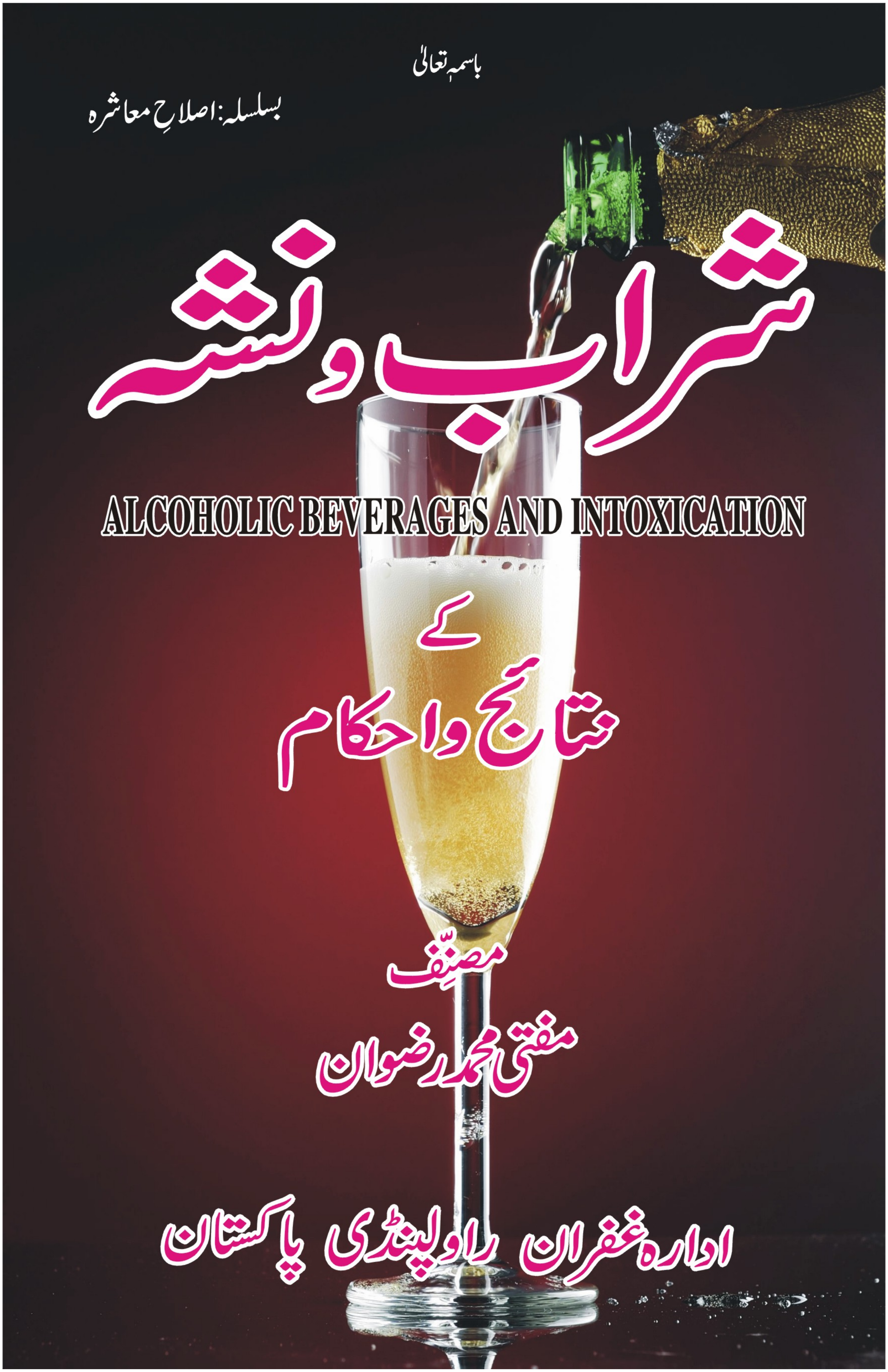

باسمہٖ تعالیٰ

بسلسلہ: اصلاحِ معاشرہ

شراب و نشہ

ALCOHOLIC BEVERAGES AND INTOXICATION

کے

نتائج و احکام

مصنّف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسلسلہ: اصلاحِ معاشرہ

شراب ونشہ

ALCOHOLIC BEVERAGES AND INTOXICATION

کے

نتائج واحکام

اسلام میں خمر وشراب نوشی اور نشہ کی ممانعت اور اس کی حکمت، شراب اور نشہ کے دنیاوی واخروی نتائج واثرات، خمر وشراب(ALCOHOLIC BEVERAGES)اور نشہ(INTOXICATION) کی مختلف قدیم وجدید صورتوں اور طریقوں کے احکام، خمر وشراب اور منشیات کی صنعت، تجارت، اعانت وملازمت اور علاج ومعالجہ اور دواء کے طور پر استعمال کا حکم، خمر وشراب نوشی کی اسلامی قانونی سزا سے متعلق احکام، خمر وشراب کو حلال قرار دیا جانا اور اس کے دوسرے نام رکھے جانا، خمر وشراب، نشہ اور شرابی سے متعلق اہم شرعی احکام، تمباکو نوشی کے احکام، غیر نشہ آور، پاک مشروبات ونبیذ اور جوس وسرکہ وغیرہ کے بارے میں شرعی وفنی احکام ومعلومات پر مشتمل مفصل ومدلل کتاب

مصنّف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

www.idaraghufran.org

Idara Ghufran

(جملہ حقوق بحق ادارہ غفران محفوظ ہیں)

نام کتاب: شراب ونشہ کے نتائج واحکام

مصنِّف: مفتی محمد رضوان

طباعتِ اوّل: جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ۔ مارچ 2014ء

صفحات: ۵۵۲

ملنے کے پتے

کتب خانہ ادارہ غفران: چاہ سلطان، گلی نمبر 17، راولپنڈی۔ فون: 051-5507270
ادارہ اسلامیات: ۱۹۰، انارکلی، لاہور۔ فون: 042-37353255
کتب خانہ رشیدیہ: مدینہ کلاتھ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی۔ فون: 051-5771798
دارالاشاعت: اردو بازار، کراچی۔ فون: 021-32631861
مکتبہ سید احمد شہید: 10-الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 042-37228196
مکتبہ اسلامیہ: گامی اڈہ، ایبٹ آباد۔ فون: 0992-340112
ادارہ اشاعت الخیر: شاہین مارکیٹ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان۔ فون: 061-4514929
ادارۃ المعارف: دارالعلوم کراچی۔ فون: 021-35032020
مکتبہ سراجیہ: چوک سیٹلائیٹ ٹاؤن، سرگودھا۔ فون 048-3226559
مکتبہ شہید اسلام، متصل مرکزی جامع مسجد (لال مسجد) اسلام آباد۔ فون: 0321-5180613
ملت پبلیکیشرز بک شاپ: شاہ فیصل مسجد، اسلام آباد۔ فون: 051-2254111
ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان۔ فون: 061-4540513
مکتبہ العارفی: نزد جامعہ امدادیہ، ستیانہ روڈ، فیصل آباد۔ فون: 041-8715856
کتب خانہ شمسیہ، نزد اریگیشن مسجد، سریاب روڈ، کوئٹہ۔ فون: 0333-7827929
مکتبہ معارف القرآن، دارالعلوم کراچی۔ فون: 021-35123130
تاج کمپنی، لیاقت روڈ، گوالمنڈی، راولپنڈی۔ فون: 051-5774634
مکتبۃ القرآن: گورومندر، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون: 021-34856701
مکتبہ الفرقان، اردو بازار، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4212716
مکتبہ القرآن: رسول پلازہ، امین پورہ بازار، فیصل آباد۔ فون: 041-2601919
اسلامی کتب خانہ، پھولوں والی گلی، بلاک نمبر 1، سرگودھا۔ فون: 048-3712628
اسلامی کتاب گھر: خیابانِ سرسید، سیکٹر 2، عظیم مارکیٹ، راولپنڈی۔ فون: 051-4830451
مکتبہ قاسمیہ، الفضل مارکیٹ، 17، اردو بازار، لاہور۔ فون: 042-37232536
الخلیل پبلشنگ ہاؤس: اقبال روڈ، کمیٹی چوک، راولپنڈی۔ فون: 051-5553248

Idara Ghufran

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
تمہید (از مؤلف)	۲۰
(باب نمبر ۱) **خمروشراب کی ممانعت وحرمت کا نزول**	۲۲
خمروشراب کے متعلق قرآن کا پہلا حکم	//
شراب ونشہ کے متعلق قرآن کا دوسرا حکم اور متعلقہ واقعات	۲۴
خمروشراب کے متعلق قرآن کا تیسرا وآخری حکم	۲۷
خمروشراب کی ممانعت کا تدریجی حکم اور صحابۂ کرام کا طرزِ عمل	۲۹
اللہ نے خمروشراب اور نشہ آور چیز کو حرام قرار دے دیا ہے	۴۰
(باب نمبر ۲) **خمروشراب، شَر کی کُنجی اور بُرائیوں کی ماں ہے**	۴۴
خمروشراب، ہر شر کی کنجی ہے	//
خمروشراب، اُمُّ الفواحش وکبیرہ ترین گناہ ہے	۴۶
خمروشراب، اُمُّ الخبائث اور کبیرہ ترین گناہ ہے	۴۹
خمروشراب، خطاؤں کی جڑ، اور دیگر خطاؤں پر غالب آجاتی ہے	۵۸
ماہرین کی نظر میں شراب ونشہ کے شرور ومفاسد	۶۵

Idara Ghufran

(باب نمبر ۳) شراب ونشہ کی وعیدیں اور دنیاوی واُخروی وبال	۶۷
خمروشراب، شیطانی عمل ہے	ءء
خمروشراب گمراہی کا سبب ہے	۶۸
خمروشراب پینے کے وقت ایمان کی حالت	۶۹
خمروشراب، اللہ وآخرت پر ایمان نہ رکھنے والے کا مشروب	۷۰
خمروشراب، شرک اور بت پرستی کے مشابہ ہے	۷۱
نشہ کی حالت میں رحمت کے فرشتوں سے محرومی	۷۵
خمروشراب کا عادی، جنت سے محروم	۷۸
خمروشراب پینے کے بعد توبہ کے بغیر فوت ہونے کا وبال	۷۹
خمروشراب پینا، پلانا اور اس میں اعانت کرنا ملعون عمل ہے	۸۳
اولاد وجانور کو خمروشراب پلانے کی ممانعت	۸۴
باختیار شرابِ دنیا کا تارک، جنت کی شراب کا مستحق	۸۷
شرابِ دنیا ونشہ آور چیز پینے والا آخرت کی شراب سے محروم	۹۰
متقی اور نیک لوگوں کے لئے جنت میں خمروشراب کی نعمت	۹۴
خمروشراب سمیت جنت کی چار نہریں	۹۶
نشہ کے استعمال پر جہنمیوں کے میل کچیل کا عذاب	۱۰۰
خمروشراب نوشی پر دنیا میں سخت عذاب کا نزول	۱۰۲

Idara Ghufran

(باب نمبر۴) **خمر وشراب اور نشہ کے نماز وعبادت پر مضر اثرات**	۱۰۵
خمر وشراب کے ذریعہ شیطان، اللہ کی یاد و نماز سے روکتا ہے	//
نشہ کی حالت میں نماز قبول نہیں ہوتی	۱۰۶
خمر وشراب پینے والے کی نماز قبول نہیں کی جاتی	۱۰۷
نشہ کی وجہ سے چار مرتبہ نماز چھوڑنے پر وعید	۱۱۱
(باب نمبر۵) **شراب اور نشہ کے اخلاق ومعاشرت پر مُضر اثرات**	۱۱۴
خمر وشراب، عداوت وبُغض کا باعث ہے	۱۱۵
خمر وشراب، کینہ وحسد کا باعث ہے	//
شراب ونشہ، بہتان بازی اور بداخلاقی کا باعث ہے	۱۱۷
شراب ونشہ، عقل کے فتور اور مال کی اضاعت کا باعث ہے	۱۲۵
ماہرین کی نظر میں شراب ونشہ کا اخلاقی، نفسیاتی ومعاشرتی بگاڑ	۱۳۰
(باب نمبر۶) **خمر وشراب اور نشہ کے صحت پر مُضر اثرات**	۱۳۵
خمر وشراب کا گناہ، اس کی منفعت سے بڑا ہے	//
خمر وشراب دواء نہیں، بلکہ بیماری ہے	۱۳۶

www.idaraghufran.org

خمر وشراب اور حرام چیز میں شفاء نہیں	۱۳۸
حرام سے علاج کرنا منع ہے	۱۴۱
اللہ نے ہر بیماری کی دواء پیدا فرمائی ہے	۱۴۲
ماہرین کی نظر میں خمر وشراب اور نشہ کے طبّی نقصانات	۱۴۳
(باب نمبر ۷) **ہر نشہ آور چیز حرام ہے**	۱۵۵
(باب نمبر ۸) **خمر وشراب اور نشہ آور چیز کا کم یا زیادہ استعمال**	۱۶۶
شراب اور نشہ کی لت Addiction یا Withdrawal	۱۷۵
(باب نمبر ۹) **شراب نوشی والی جگہ یا شرابی کے پاس بیٹھنے کی ممانعت**	۱۷۸
(باب نمبر ۱۰) **شراب کی کثرت اور اس کو حلال قرار دیا جانا**	۱۸۱
قربِ قیامت میں کثرتِ شراب نوشی	//
خمر وشراب کو حلال قرار دیا جانا	۱۸۲
خمر وشراب کو نام بدل کر حلال کرنا اور عذاب نازل ہونا	۱۸۳

IdaraGhufran

خمر وشراب اور نشہ آور چیز کو حلال سمجھنے کا حکم	۱۸۸
(باب نمبر ۱۱) خمر وشراب کی تجارت، معاملہ اور پیشہ کے احکام	۱۸۹
خمر وشراب کی تجارت کی حرمت	۔۔
خمر وشراب کی بیع کی حرمت	۱۹۰
خمر وشراب کی فروختگی اور اس کی قیمت کی حرمت	۱۹۳
خمر وشراب کی صنعت، اعانت اور اس کے پیشہ کی حرمت	۲۰۱
خمر وشراب کی تجارت، معاملہ اور پیشہ سے متعلق چند مسائل	۲۰۴
مسئلہ نمبر ۱......مسلمان کے شراب کا مالک بننے یا بنانے کا حکم	۔۔
مسئلہ نمبر ۲......مسلمان کے شراب کی خرید وفروخت کرنے کا حکم	۲۰۵
مسئلہ نمبر ۳......غیر مسلموں کے باہم شراب کی خرید وفروخت کا حکم	۲۰۶
مسئلہ نمبر ۴......غیر مسلم کے لئے شراب کی بیع وشراء کرنے کا حکم	۲۰۷
مسئلہ نمبر ۵......مسلمان کا کسی غیر مسلم کی شراب قبض کرنے کا وکیل بننا	۲۰۸
مسئلہ نمبر ۶......غیر مسلم کو شراب خریدنے یا فروخت کرنے کا وکیل بنانا	۲۱۰
مسئلہ نمبر ۷......انگور وغیرہ کا شیرہ فروخت کرنے کا جواز وعدمِ جواز	۲۱۱
مسئلہ نمبر ۸......شراب بنانے کے لئے شیرہ فروخت کرنے پر بیع کا حکم	۲۱۳
مسئلہ نمبر ۹......امام ابوحنیفہ کے نزدیک مختلف قسم کی شراب کی بیع ومعاملات کا حکم	۲۱۴

Idara Ghufran

مسئلہ نمبر ۱۰...... شراب کے علاوہ دیگر منشیات intoxicant کی خرید وفروخت	۲۱۸
مسئلہ نمبر ۱۱...... مسلمان کا کسی کو شراب پلانے کا حکم	۲۲۰
مسئلہ نمبر ۱۲...... غیر مسلم کی شراب اٹھانے پر اجرت کا معاملہ کرنا	۲۲۱
مسئلہ نمبر ۱۳...... شراب تلف کرنے یا جائز غرض سے لے جانے پر اجرت کا حکم	۲۲۲
مسئلہ نمبر ۱۴...... غیر مسلم کو شراب کی بیع کے لئے دوکان کرایہ پر دینا	۲۲۴
مسئلہ نمبر ۱۵...... غیر مسلم کرایہ دار کا مکان میں شراب فروخت کرنا	۲۲۴
مسئلہ نمبر ۱۶...... غیر مسلموں کا آپس میں شراب کے اجارہ کے معاملات کرنا	۲۲۵
مسئلہ نمبر ۱۷...... غیر مسلم کو شراب فروخت کرنے کے لئے اجرت پر رکھنا	۲۲۶
مسئلہ نمبر ۱۸...... کرایہ کے مکان میں مسلمان کا شراب نوشی کرنا	//
مسئلہ نمبر ۱۹...... کرایہ کے مکان میں غیر مسلم کا شراب نوشی کرنا	۲۲۷
مسئلہ نمبر ۲۰...... مسلمان کا اپنے گھر میں شراب نوشی کرنا	//
مسئلہ نمبر ۲۱...... مسلمان کے شراب فروخت کرنے پر اسلامی قانون میں سزا	//
مسئلہ نمبر ۲۲...... نکاح کے مہر میں شراب مقرر کرنے پر حکم	//
مسئلہ نمبر ۲۳...... غیر مسلموں کا اپنے نکاح کے مہر میں شراب مقرر کرنا	۲۲۸
مسئلہ نمبر ۲۴...... غیر مسلم کی شراب کی کمائی سے ٹیکس لینا یا معاملہ کرنا	//
مسئلہ نمبر ۲۵...... مسلمان کی شراب کو ضائع کرنے پر تاوان کا حکم	۲۲۹
مسئلہ نمبر ۲۶...... غیر مسلم کی شراب کو ضائع کرنے پر تاوان کا حکم	۲۳۱
مسئلہ نمبر ۲۷...... دوسرے کی شراب کو غصب کرنے پر تاوان کا حکم	//

(باب نمبر ۱۲) **شراب اور نشہ کی اقسام ودرجات**	۲۳۴
سکر یا نشہ INTOXICATION کی حقیقت اور اس کا حکم	//
شراب یا اشربہ کے معنیٰ	۲۴۳
خمر کے لغوی معنیٰ	//
فقہائے کرام کے نزدیک خمر کے معنیٰ ومصداق	۲۴۶
انگور وکھجور ودیگر اشیاء کی شرابوں کا احادیث میں ذکر	۲۴۷
انگور کے کچے پانی وشیرہ کی شراب کا حکم	۲۵۳
کشمش کے کچے پانی وشیرہ کی شراب کا حکم	۲۵۵
کھجور کے کچے پانی وشیرہ کی شراب کا حکم	۲۵۶
انگور کے پختہ یا نیم پختہ رَس وشیرہ کی شراب کا حکم	۲۵۸
کشمش یا کھجور کے پختہ یا نیم پختہ رَس وشیرہ کی شراب کا حکم	۲۵۹
انگور، کھجور اور کشمش کے علاوہ دوسری چیزوں کی شرابوں کا حکم	۲۶۵
امام اعظم کے نزدیک ''خمر'' وشراب کی تحقیق کا خلاصہ	۲۶۹
الکوحل Alcohol اور سپرٹ Spirit کا تفصیلی حکم	۲۷۲
شراب کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیاء intoxicant کا حکم	۲۷۸

(فصل نمبر۱) چند نشہ آور اشیاء intoxicant کا ذکر و تعارف	۲۸۸
افیون آمیز Opiates منشیات	//
افیون Opium	۲۸۹
ہیروئن Heroin	۲۹۱
مارفین Morphine	۲۹۲
کوڈین Codeine	۲۹۳
پیتھی ڈین Pethidine	۲۹۴
پپاورین Papaverine	//
فینٹنِل Fentanyl	۲۹۵
میتھاڈون Methadone	//
بینزوڈائیزپینز Benzodiazepines	۲۹۶
جی ایچ بی GHB	۲۹۹
باربیچوریٹس Barbiturates	//
دیگر خواب آور ادویات Sleeping Medications	۳۰۰
کوکین Cocaine	۳۰۱
کریک کوکین Crack Cocaine	۳۰۲
ایمفٹامین Amphetamine	۳۰۳
کرسٹل میتھ Crystal Meth	۳۰۴
ایکسٹیسی Ecstasy	۳۰۵

Idara Ghufran

ایل ایس ڈی LSD	۳۰۶
ایس ٹی پی STP	۳۰۷
کیٹمین Ketamine	//
جادوئی کُھمبی Magic Mushrooms	۳۰۸
پی سی پی PCP	۳۱۰
ڈی ایم ٹی DMT	//
بھنگ Cannabis	۳۱۱
چرس، گانجا Hemp	//
بیوٹائل نائٹرائٹ Butyl Nitrite	۳۱۳
ایمائل نائٹرائٹ Amyl Nitrate	//
سلوشن Solution اور بانڈ وغیرہ سے نشہ	۳۱۴
اینابولک سٹیرائڈز Anabolic Steroids	۳۱۵
خلاصہ	۳۱۶
نشہ آور ادویات intoxicant Drugs کا متبادل طریقہ	۳۱۹
(باب نمبر ۱۳) شراب ونشہ آور اشیاء کی نجاست وطہارت کے احکام	۳۲۰
خمر وشراب کی ناپاکی کا حکم	۳۲۱
انگور کی شراب یا الکوحل کی ناپاکی کا حکم	۳۲۳
کشمش و کھجور کی شراب یا الکوحل کی ناپاکی کا حکم	۳۲۴

دیگر اشیاء کی شراب یاالکوحل کی ناپاکی حکم	۳۲۶
شراب کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیاء intoxicant کی ناپاکی کا حکم	۳۲۷
شراب کو پیئے بغیر کسی اور طریقہ سے انتفاع کا حکم	۳۲۹
شراب والے برتنوں کو دھو کر استعمال کرنے کا حکم	۳۳۰
شراب والے برتن کو پاک کرنے کا طریقہ	۳۳۱
انگور کا شیرہ کپڑے پر لگ کر شراب کی بوآنے کا حکم	۳۳۳
شرابی کے لباس کی پاکی ناپاکی کا حکم	//
شرابی کے پس خوردہ (یا جوٹھے) کی پاکی ناپاکی کا حکم	۳۳۴
شراب پینے والے جانور کے گوشت کا حکم	۳۳۵
(باب نمبر۱۴) **شراب نوشی کے جرم کی قانونی سزا کے احکام**	۳۳۶
شراب نوشی کی اسلامی قانونی سزا کی حکمت وفلسفہ	//
خمر وشراب نوشی پر کوڑوں کی حدوسزا کا ثبوت	//
شراب نوشی کی حَد والی سزا، اسّی کوڑے ہیں	۳۴۳
رمضان کے دن میں شراب نوشی کی سزا	۳۴۴
شراب نوشی کی حَد والی سزا جاری ہونے کی شرائط	۳۴۵
شراب نوشی کی سزا کس طرح کی شراب پردی جائے گی؟	۳۵۱
شراب کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیاء intoxicant سے نشہ پر سزا کا حکم	۳۵۳
کس طرح کا نشہ ہونے پر حَد والی سزا کا حکم ہے؟	۳۵۵

شراب نوشی کی سزا نشہ اترنے کے بعد جاری کی جائے گی	۳۵۶
شراب نوشی کے قانونی ثبوت کا طریقہ	۳۵۷
شراب نوشی کی سزا جاری کرنا اسلامی حکومت کا کام ہے	۳۵۹
غیر مسلم ممالک میں شراب نوشی کی سزا کا حکم	//
سزا میں کوڑے لگانے کی حقیقت اور مقام	۳۶۰
سزا میں کوڑے لگانے میں ضرب کی کیفیت	۳۶۱
حاکم کے سامنے شراب نوشی کے اقرار یا گواہی کا حکم	۳۶۲
قانونی ثبوت کے بعد سزا کو معاف یا ساقط کرنا درست نہیں	۳۶۵
حد کی سزا شبہ سے ساقط ہو جاتی ہے	۳۶۶
اقرارِ جُرم کے بعد رجوع کرنے سے حد ساقط ہونے کا حکم	۳۶۷
حد جاری ہونے سے پہلے گواہوں کے فوت ہونے کا حکم	۳۶۸
(باب نمبر ۱۵) شرابی اور نشہ کی حالت سے متعلق احکام	۳۶۹
مسئلہ نمبر ۱......شرابی کی گواہی کا حکم	//
مسئلہ نمبر ۲......شرابی کی امامت واقتداء کا حکم	۳۷۰
مسئلہ نمبر ۳......شرابی کی عیادت وبیمار پُرسی کا حکم	۳۷۱
مسئلہ نمبر ۴......شرابی کی نمازِ جنازہ کا حکم	۳۷۲
مسئلہ نمبر ۵......شرابی کی دعوت میں شرکت کا حکم	۳۷۳
مسئلہ نمبر ۶......شرابی کو سلام کرنے اور شرابی کے سلام کا جواب دینے کا حکم	//

مسئلہ نمبر۷......شرابی شخص کے دیندار لڑکی کے نکاح میں کفو ہونے کا حکم	۳۷۴
مسئلہ نمبر۸......شراب پینے کی گواہی نہ دینے پر مال لینے کا حکم	۳۷۵
مسئلہ نمبر۹......کسی مسلمان کو سبّ وشتم کے طور پر شرابی کہنے کا حکم	۳۷۶
مسئلہ نمبر۱۰......شراب یا نشہ کی وجہ سے وضو فاسد ہونے کا حکم	//
مسئلہ نمبر۱۱......بحالتِ نشہ، گواہی دینے کا حکم	۳۷۸
مسئلہ نمبر۱۲......بحالتِ نشہ، عبادت کی ادائیگی کا حکم	//
مسئلہ نمبر۱۳......بحالتِ نشہ، انسان کے مکلّف ہونے کا حکم	۳۸۰
مسئلہ نمبر۱۴......بحالتِ نشہ، کفر کے ارتکاب یا اسلام قبول کرنے کا حکم	۳۸۲
مسئلہ نمبر۱۵......بحالتِ نشہ، آیتِ سجدہ تلاوت یا سماعت کرنے کا حکم	۳۸۴
مسئلہ نمبر۱۶......بحالتِ نشہ، اذان واقامت کا حکم	۳۸۵
مسئلہ نمبر۱۷......بحالتِ نشہ، نماز پڑھنے اور امامت کرنے کا حکم	۳۸۶
مسئلہ نمبر۱۸......بحالتِ نشہ، اعتکاف شروع یا فاسد ہونے کا حکم	//
مسئلہ نمبر۱۹......بحالتِ نشہ، روزہ شروع کرنے کا حکم	۳۸۷
مسئلہ نمبر۲۰......بحالتِ روزہ، نشہ ہوجانے کا حکم	۳۸۹
مسئلہ نمبر۲۱......بحالتِ نشہ، زکاۃ کا حکم	//
مسئلہ نمبر۲۲......نشہ کی وجہ سے احرام فاسد نہ ہونے کا حکم	۳۹۰
مسئلہ نمبر۲۳......بحالتِ نشہ، احرام کی خلاف ورزی کا حکم	//
مسئلہ نمبر۲۴......بحالتِ نشہ، وقوفِ عرفہ کا حکم	۳۹۱
مسئلہ نمبر۲۵......بحالتِ نشہ، وقوفِ مزدلفہ اور طواف وغیرہ کا حکم	//
مسئلہ نمبر۲۶......بحالتِ نشہ، جانور کو ذبح کرنے کا حکم	//

مسئلہ نمبر ۲۷...... بحالتِ نشہ، قسم اٹھانے کا حکم	۳۹۳
مسئلہ نمبر ۲۸...... بحالتِ نشہ، نکاح کرنے کا حکم	//
مسئلہ نمبر ۲۹...... بحالتِ نشہ، طلاق دینے کا حکم	۳۹۴
مسئلہ نمبر ۳۰...... بحالتِ نشہ، طلاق دینے کا وکیل بنانے کا حکم	۳۹۶
مسئلہ نمبر ۳۱...... بحالتِ نشہ، غلام یا باندی کو آزاد کرنے کا حکم	۳۹۷
مسئلہ نمبر ۳۲...... بحالتِ نشہ، بیوی سے ایلاء کرنے کا حکم	//
مسئلہ نمبر ۳۳...... بحالتِ نشہ، بیوی سے ظہار کرنے کا حکم	۳۹۸
مسئلہ نمبر ۳۴...... بحالتِ نشہ، وصیت کرنے کا حکم	۳۹۹
مسئلہ نمبر ۳۵...... بحالتِ نشہ، ہبہ و گفٹ کرنے کا حکم	//
مسئلہ نمبر ۳۶...... بحالتِ نشہ، خرید و فروخت کرنے کا حکم	۴۰۰
مسئلہ نمبر ۳۷...... بحالتِ نشہ، اپنے ذمہ میں کسی حق کا اقرار کرنے کا حکم	//
مسئلہ نمبر ۳۸...... بحالتِ نشہ، قرض لینے دینے کا حکم	۴۰۱
مسئلہ نمبر ۳۹...... بحالتِ نشہ، چوری کے ارتکاب پر حد جاری ہونے کا حکم	۴۰۲
مسئلہ نمبر ۴۰...... بحالتِ نشہ، لوگوں کو نکاح کے گواہ بنانے کا حکم	//
مسئلہ نمبر ۴۱...... بحالتِ نشہ، نابالغ بچی یا بچہ کا نکاح کرنے کا حکم	//
مسئلہ نمبر ۴۲...... بحالتِ نشہ، دوسرے کو قتل کرنے پر قصاص و دیت کا حکم	۴۰۳
مسئلہ نمبر ۴۳...... نشہ کی وجہ سے وکالت باطل ہونے کا حکم	۴۰۴
مسئلہ نمبر ۴۴...... غصب شُدہ مال، مالک کو بحالتِ نشہ، واپس کرنے کا حکم	//
مسئلہ نمبر ۴۵...... شراب کے علاوہ دیگر منشیات سے نشہ پر تصرفات کا حکم	۴۰۵

Idara Ghufran

(باب نمبر۱۶) سِرکہ اور ماہیتِ شراب کی تبدیلی سے متعلق احکام	۴۰۷
احادیث میں سرکہ کی حلت وافادیت کا ذکر	//
سرکہ کی حقیقت وصفات	۴۱۱
سرکہ(Vinegar) سے متعلق چند شرعی احکام	۴۱۴
مسئلہ نمبر۱......سرکہ کے جائز اور حلال ہونے کا حکم	//
مسئلہ نمبر۲......سرکہ میں پائے جانے والے کیڑوں کا حکم	//
مسئلہ نمبر۳......شراب کے خود بخود سرکہ بن جانے پر حکم	//
مسئلہ نمبر۴......شراب کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے پر سرکہ بننے کا حکم	۴۱۶
مسئلہ نمبر۵......شراب کو کسی تدبیر وعلاج سے سرکہ بنانے کا حکم	//
مسئلہ نمبر۶......شراب میں پانی ڈال کر سرکہ بنانے کا حکم	۴۱۹
مسئلہ نمبر۷......سرکہ بنانے کے لئے شراب کو اپنے پاس رکھنے کا حکم	۴۲۰
مسئلہ نمبر۸......جس برتن میں شراب کا سرکہ بنے، اس برتن کی پاکی کا حکم	//
مسئلہ نمبر۹......سرکہ بننے والی شراب میں موجود کسی پاک چیز کا حکم	۴۲۱
مسئلہ نمبر۱۰......سالن میں شراب اور سرکہ ڈالنے پر حکم	//
مسئلہ نمبر۱۱......شراب کے دوسری چیز میں شامل ہو کر ماہیت بدلنے کا حکم	//
مسئلہ نمبر۱۲......چوہا وغیرہ مری ہوئی شراب سے سرکہ بننے پر حکم	۴۲۲
مسئلہ نمبر۱۳......ناپاک شیرہ سے شراب بن کر پھر سرکہ بننے کا حکم	۴۲۳
مسئلہ نمبر۱۴......ناپاک سرکہ ڈال کر شراب کو سرکہ بنانے کا حکم	//

Idara Ghufran

مسئلہ نمبر ۱۵......سرکہ کے ذریعہ وضو یا غسل کرنے کا حکم	۴۲۴
مسئلہ نمبر ۱۶......سرکہ کے ذریعہ جسم یا لباس کی نجاست کو دھونے کا حکم	//
مسئلہ نمبر ۱۷......سرکہ کو غصب یا تلف کرنے پر تاوان کا حکم	۴۲۵
مسئلہ نمبر ۱۸......غصب شدہ شراب کے سرکہ بننے پر حکم	//
مسئلہ نمبر ۱۹......غصب شدہ شیرہ کے سرکہ بننے پر حکم	۴۲۶
مسئلہ نمبر ۲۰......سرکہ کی، سرکہ یا کسی اور چیز کے عوض بیع کا حکم	۴۲۷
مسئلہ نمبر ۲۱......مختلف جنسوں کے سرکوں کی باہم بیع کا حکم	۴۲۸
(باب نمبر ۱۷) **انگور، کھجور و دیگر اشیاء کے نبیذ، جوس و مشروب کا حکم**	۴۲۹
حلال و پاکیزہ چیزیں کھانے، پینے اور اسراف سے بچنے کا حکم	۴۳۰
مختلف غیر نشہ آور نبیذ اور مشروبات کا جواز اور سنت سے ثبوت	۴۳۳
نبی علیہ السلام کا تازہ نبیذ نوش فرمانا اور باسی نبیذ سے پرہیز فرمانا	۴۴۴
ایک سے زیادہ چیزوں کو جمع کر کے نبیذ بنانا	۴۴۸
شدید اور گاڑھے نبیذ کا حکم	۴۵۲
ہر طرح کے برتن میں غیر نشہ آور نبیذ و جوس کی اجازت	۴۶۹
انگور وغیرہ کا غیر نشہ آور رَس و شیرہ یا جوس جائز ہے	۴۷۶
نشہ آور مشروب کی ممانعت	۴۸۲
آگ پر پکائے ہوئے انگور وغیرہ کے رَس، نبیذ و مشروب کا حکم	۴۸۷
کولڈ ڈرنکس، چائے اور کیفین آمیز اشیاء کا شرعی و طبّی حکم	۵۰۷

(باب نمبر ۱۸) تمباکو نوشی (Tobacco and Smoking) کے احکام	۵۱۳
بیڑی وسگریٹ کی شکل میں تمباکو نوشی Smoking	//
حُقّہ Hookah یا شیشہ کی شکل میں تمباکو نوشی	۵۱۴
سگار Cigar کی شکل میں تمباکو نوشی	//
پائپ کی شکل میں تمباکو نوشی Tobacco pipe	۵۱۵
نسوار Naswar یا Niswar کی شکل میں تمباکو نوشی	//
پان Betel quids کی شکل میں تمباکو نوشی	۵۱۶
تمباکو نوشی کے شرعی حکم میں اہلِ علم کی آراء	//
(۱)......تمباکو نوشی کی حُرمت کا قول	۵۱۷
(۲)......تمباکو نوشی کی اباحت وجواز کا قول	۵۲۰
(۳)......تمباکو نوشی کی کراہت کا قول	۵۲۴
طبّی اعتبار سے تمباکو نوشی کے مضرّات ونقصانات	۵۲۵
تمباکو نوشی کے شرعی حکم کے متعلق خلاصہ وراجح قول	۵۲۹
مساجد اور علمی ودینی مجالس میں تمباکو وسگریٹ نوشی کا حکم	۵۳۳
غیر دینی اور عام مجالس ومواقع میں تمباکو وسگریٹ نوشی کا حکم	۵۳۶
تمباکو وسگریٹ کی بیع اور کاشت کا حکم	۵۳۷
تمباکو وسگریٹ کی طہارت ونجاست کا حکم	۵۳۹

Idara Ghufran

تمباکو وسگریٹ نوشی سے روزہ فاسد ہونے کا حکم	//
زوج کا زوجہ کو تمباکو نوشی سے منع کرنے کا حکم	۵۴۰
زوجہ کی تمباکو نوشی کے نفقہ کا حکم	۵۴۱
بیماری کے علاج معالجہ کے لئے تمباکو نوشی کا حکم	//
تمباکو وسگریٹ نوشی کے مرتکب کی امامت کا حکم	۵۴۳
تمباکو وسگریٹ نوشی کی وجہ سے وضو فاسد نہ ہونے کا حکم	۵۴۴
(خاتمہ) **شراب ومنشیات سے نجات کے لئے اسلامی ہدایات**	۵۴۷
(۱)......شراب نوشی ومنشیات کے مواقع سے اجتناب	//
(۲)......شراب ومنشیات کی تھوڑی مقدار سے بھی اجتناب	//
(۳)......ہر نشہ آور چیز کے استعمال سے اجتناب	۵۴۸
(۴)......شراب ومنشیات کے دوا کے طور پر استعمال سے اجتناب	//
(۵)......حجامہ Cupping Therapy کا اہتمام	۵۴۹
(۶)......شراب ونشہ کے نقصانوں اور وبالوں کی تبلیغ وتعلیم	//
(۷)......صبر وشکر کا اہتمام	۵۵۰
(۸)......غصہ ومایوسی سے اجتناب	//
(۹)......شراب ومنشیات کے بجائے متبادل اشیاء کا انتخاب	۵۵۱
(۱۰)......شراب ونشہ پر حد وتعزیزی سزاؤں کا نفاذ	//

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

(از مؤلف)

اسلام میں خمر وشراب نوشی اور نشہ کرنے کی ممانعت ہے، اور اس کے سخت ترین دنیاوی اور دینی نقصانات اور مضر اثرات ہیں، احادیث میں خمر وشراب کو شر کی کنجی اور برائیوں کی جڑ و ماں قرار دیا گیا ہے، اور اس کے دنیاوی اور اخروی بھیانک نتائج اور وبال سے آگاہ کیا گیا ہے۔

خمر وشراب اور نشہ کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اس سے عقلِ انسانی میں فساد و بگاڑ اور فتور ونقص پیدا ہوتا ہے، اور عقلِ انسانی پر ہی شرفِ انسانی کا دار و مدار ہے، عقل کی سلامتی کے بغیر انسان، حقیقی انسان کہلائے جانے کے قابل نہیں، یہی وجہ ہے کہ خمر وشراب اور نشہ کا ارتکاب کرنے والا شخص بہت سی ایسی حرکات میں مبتلا ہو جاتا ہے، کہ جو عقلِ صحیح کے خلاف ہوتی ہیں، اور اس کے نتیجہ میں بعض اوقات حیوانوں اور جانوروں سے بھی بدتر خصلتوں کا مرتکب ہو جاتا ہے، خمر وشراب نوشی اور نشہ آور اشیاء کے استعمال کے نتیجہ میں ایذاء رسانی، لڑائی جھگڑے، قتل وغارت گری، مختلف حادثات، زنا، چوری وغیرہ جیسے بے شمار جرائم جنم لیتے اور واقع ہوتے ہیں، اس کے علاوہ صحت کا بگاڑ اور مال کا ضیاع بھی لازم آتا ہے، اور اس میں مبتلا ہو کر انسان گمراہی کے راستہ پر چل پڑتا ہے، اور عبادت وغیرہ کی برکات بلکہ توفیق سے بھی محروم ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات شرک وکفر کے دہانے تک پہنچ جاتا ہے، اور اس کی مستقل عادت ADDICTION ہو جانے کی وجہ سے انسان، گھر بار ہر چیز سے ناکارہ ہو کر ایک طرح سے معاشرہ پر بوجھ بن جاتا ہے، اور بعض اوقات حیوانوں سے بھی بدتر زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اور وہ اپنے نشہ کو پورا کرنے کی خاطر ہر جرم کے ارتکاب کو آسان سمجھتا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب اور نشہ بظاہر تو ایک جرم ہے، لیکن درحقیقت وہ بہت سے جرائم اور فتنوں کی جڑ ہے، اسی لئے احادیث میں شراب کو شر کی کنجی اور

www.idaraghufran.org

بُرائی کی ماں اور کبیرہ ترین گناہ قرار دیا گیا ہے۔

آج کل انسانوں کا بڑا طبقہ خمر وشراب نوشی اور نشہ کی لت میں مبتلا ہے، جس کو اس لت سے جان چھڑانا مشکل ہو رہا ہے، اور زمانہ کی نیرنگی کے نتیجہ میں شراب اور نشہ کے نت نئے طریقے ایجاد ہو رہے ہیں، جن میں مبتلا ہو کر ایک بہت بڑے طبقے کی دنیا وآخرت تباہ ہو رہی ہے، گھر اُجڑ رہے ہیں، بیوی، بچے اور والدین وغیرہ بلک اور سسک رہے ہیں، اور شراب نوشی ونشہ آور اشیاء (intoxicant) سے نجات دلانے کے لئے مختلف ادارے کوششوں میں مصروف ہیں۔

دوسری طرف آج کل شراب اور نشہ کی مختلف قسمیں رائج ہیں، جن کے نام، شراب اور نشہ کے علاوہ مزین اور خوبصورت مشروبات واشیاء کے ساتھ رکھ لئے گئے ہیں، اور ان کو حلال سمجھ کر بے دریغ استعمال کیا جانے لگا ہے، جس کی ہزاروں سال پہلے احادیث میں پیشین گوئی سنا دی گئی تھی، اس لئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ شراب نوشی اور نشہ سے متعلق قرآن وسنت کی پیش کردہ قیمتی ومبارک تعلیمات وہدایات کو ملاحظہ کیا جائے، جو انتہائی پُر اثر ہیں، اور اس سلسلہ میں شرعی احکام سے آگاہی حاصل کی جائے، جو بے حد نافع ہیں۔

اسی ضرورت کے لئے بندہ نے ''شراب ونشہ کے نتائج واحکام'' کے عنوان سے یہ کتاب تحریر کی ہے، اور اس کتاب میں خمر وشراب اور نشہ سے متعلق حسبِ موقع ہر پہلو پر اصولی یا جزئی اور مفصل یا مجمل انداز میں بحث کرنے کی کوشش کی ہے، اور افہام وتفہیم وآسانی کے لئے مختلف بابوں میں خمر وشراب اور نشہ کے احکام کو منضبط کر کے ذکر کیا ہے، اور خمر وشراب اور نشہ آور چیزوں سے متعلق بعض علمی مباحث کو بھی آسان انداز میں حل کرنے کی کوشش کی ہے۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے، اور مسلمانوں کے لئے نفع بخش بنائے، اور خمر وشراب اور نشہ سے تمام انسانوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین. فقط

محمد رضوان

مؤرخہ ۲۲/ ربیع الآخر/ ۱۴۳۵ھ بمطابق 23/ فروری/ 2014ء بروز اتوار

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

(باب نمبر۱)

خمر وشراب کی ممانعت وحرمت کا نزول

زمانۂ جاہلیت میں خمر وشراب اور نشہ کا دور دورہ تھا، اور اس کے نتیجہ میں بے شمار مفاسد وجرائم لازم آتے تھے، بہت سے لوگ خمر وشراب کے خوگر ہو چکے تھے، جبکہ خمر وشراب کی عادت اور لَت ADDICTION پڑنے کے بعد اس سے بچنا اور اس عادت سے جان چھڑانا بہت مشکل ہوتا ہے، جب اسلام کی آمد ہوئی، تو خمر وشراب سے لوگوں کو آہستہ آہستہ حکمت کے ساتھ روکنا شروع کیا گیا، یہاں تک کہ اس کے پوری طرح حرام ہونے کا فیصلہ سنا دیا گیا، اور قرآن وسنت میں خمر وشراب کے دنیا اور آخرت کے نقصانات اور نتائج کا بھی ذکر کیا گیا، جو امتِ مسلمہ کے لئے انتہائی نافع ومؤثر ہوا، اور امت کو اس اُمُّ الخبائث اور اُمُّ الفواحش سے نجات حاصل ہوئی۔

قرآن وسنت کی روشنی میں خمر وشراب کی ممانعت وحرمت کے نزول کی کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

خمر وشراب کے متعلق قرآن کا پہلا حکم

خمر یعنی شراب کے متعلق قرآن مجید میں سب سے پہلے جو حکم نازل ہوا، اس کا ذکر سورہ بقرہ میں ان الفاظ میں آیا ہے کہ:

يَسْـأَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا إِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا (سورة البقرة، رقم الآية ۲۱۹)

ترجمہ: سوال کرتے ہیں لوگ، آپ سے خمر (شراب) اور جوئے کے بارے میں! آپ کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے منافع بھی

ہیں، اوران دونوں کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے (سورہ بقرہ)

مطلب یہ ہے کہ خمروشراب اور جوئے میں لوگوں کے لئے کچھ نفع کی باتیں ہیں، مثلاً اس سے وقتی طور پر لذت وفرحت اور سرور کی کیفیت حاصل ہوجاتی ہے، یا فروخت کر کے مال حاصل ہوجاتا ہے، لیکن ان میں بڑا گناہ ہے، اوران کا گناہ ہونا ان کے اس طرح کے نفع سے زیادہ بڑا اور مضر ونقصان دہ ہے۔

چنانچہ خمروشراب میں سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ خمروشراب کے ذریعہ سے انسان کی عقل پر پردہ پڑجاتا ہے اور عقل میں فتور وبگاڑ پیدا ہوجاتا ہے، اور عقل ہی کی صفت کی وجہ سے انسان درحقیقت دوسری مخلوقات میں اشرف اور ممتاز ہے۔

لہٰذا جب انسان کی عقل پر پردہ پڑجائے اور فتور وبگاڑ پیدا ہوجائے، تو پھر اس کا یہ شرف اور یہ امتیازی صفت باقی نہیں رہتی۔

اور اسی وجہ سے خمروشراب کے نشہ میں مبتلا ہوکر انسان حیوانوں والی بلکہ اس سے بھی بدتر خصلتوں کا مرتکب ہوجاتا ہے، اس آیت کے ذریعہ سے ابتدائی طور پر خمروشراب کی برائی کو ذہنوں میں بٹھادیا گیا۔ [1]

---

[1] إثم كبير من حيث إن تناولهما مؤد إلى ما يوجب -الإثم -وهو ترك المأمور، وفعل المحظور ومنافع للناس من اللذة والفرح وهضم الطعام وتصفية اللون وتقوية الباه وتشجيع الجبان وتسخية البخيل وإعانة الضعيف .وهى باقية قبل التحريم وبعده، وسلبها بعد التحريم مما لا يعقل ولا يدل عليه دليل، وخبر ما جعل الله تعالى شفاء أمتى فيما حرم عليها لا دليل فيه عند التحقيق كما لا يخفى وإثمهما أكبر من نفعهما أى المفاسد التى تنشأ منها أعظم من المنافع المتوقعة فيهما .فمن مفاسد الخمر إزالة العقل الذى هو أشرف صفات الإنسان، وإذا كانت عدوة للأشرف لزم أن تكون أخس الأمور لأن العقل إنما سمى عقلا لأنه يعقل -أى يمنع صاحبه عن القبائح التى يميل إليها بطبعه -فإذا شرب زال ذلك العقل المانع عن القبائح وتمكن إلفها -وهو الطبع -فارتكبها وأكثر منها، وربما كان ضحكة للصبيان حتى يرتد إليه عقله .ذكر ابن أبى الدنيا أنه مر بسكران وهو يبول بيده ويغسل به وجهه كهيئة المتوضء ويقول :الحمد لله الذى جعل الإسلام نورا والماء طهورا .وعن العباس بن مرداس أنه قيل له فى الجاهلية:

ألا تشرب الخمر فإنها تزيد فى حرارتك؟ فقال :ما أنا بآخذ جهلى بيدى فأدخله جوفى، ولا أرضى

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

شراب ونشہ کے متعلق قرآن کا دوسرا حکم اور متعلقہ واقعات

پھراس کے بعد دوسرے مرحلہ پر شراب ونشہ کے متعلق قرآن مجید میں جو حکم نازل ہوا، وہ ان الفاظ میں نازل ہوا کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (سورة النساء، رقم الآية ۴۳)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے! تم نماز کے قریب نہ جاؤ، اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو، یہاں تک کہ تم کو علم ہو جائے اُن باتوں کا جو تم کہتے ہو (سورہ نساء)

نماز کیونکہ سراسر اللہ تعالیٰ سے مناجات اور اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مشتمل ہے، اور خمر وشراب پی کر اور نشہ میں مبتلا ہو کر انسان کی عقل مغلوب ہو جاتی ہے، جس کے نتیجہ میں اُس کو اپنی زبان کے اوپر بھی اختیار اور اس کا علم نہیں رہتا کہ وہ کیا کچھ کہہ رہا ہے۔

تو نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے میں اس بات کا غالب گمان تھا کہ قرآن مجید کی قراءت اور ذکر واذکار میں غلطی کر بیٹھے، اور اس قسم کے بعض واقعات ابتدائے اسلام میں ظاہر بھی ہوئے تھے کہ بعض لوگوں نے نشہ کی حالت میں نماز پڑھتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت میں غلطی کردی۔

چنانچہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

أن أصبح سيد قوم وأمسى سفيههم، ومنها صدها عن ذكر الله تعالى وعن الصلاة وإيقاعها العداوة والبغضاء غالبا .وربما يقع القتل بين الشاربين فى مجلس الشرب، ومنها أن الإنسان إذا ألفها اشتد ميله إليها وكاد يستحيل مفارقته لها وتركه إياها، وربما أورثت فيه أمراضا كانت سببا لهلاكه .وقد ذكر الأطباء لها مضار بدنية كثيرة كما لا يخفى على من راجع كتب الطب، وبالجملة لو لم يكن فيها سوى إزالة العقل والخروج عن حد الاستقامة لكفى فإنه إذا اختل العقل حصلت الخبائث بأسرها، ولذلك قال صلى الله تعالى عليه وسلم :اجتنبوا الخمر فإنها أم الخبائث (روح المعانى، ج ا، ص۵۰۸، و ۵۰۹، سورة البقرة، تحت رقم الآية ۲۱۴)

أَنَّ رَجُلًا، مِّنَ الْأَنْصَارِ دَعَاهُ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَسَقَاهُمَا قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ، فَأَمَّهُمْ عَلِيٌّ فِي الْمَغْرِبِ فَقَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فَخَلَطَ فِيهَا، فَنَزَلَتْ: لَا تَقْرَبُوْا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (ابوداؤد) [1]

ترجمہ: انصار کے ایک آدمی نے خمر (وشراب) کے حرام ہونے سے پہلے حضرت علی، اورحضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو بُلا کر اُن کو خمر (وشراب) پلائی، پھر حضرت علی نے ان کی مغرب کی نماز میں امامت کی، اور آپ نے قل یاایہا الکافرون پڑھی، جس کی قرائت میں آپ کو خلط ملط ہوگیا، تو (سورہ نساء کی) یہ آیت نازل ہوئی کہ:

’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے! تم نماز کے قریب نہ جاؤ، اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو، یہاں تک کہ تم کو علم ہوجائے اُن باتوں کا جو تم کہتے ہو‘‘ (ابوداؤد)

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ:

صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ، فَأَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا، وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَدَّمُوْنِيْ فَقَرَأْتُ: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ، وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوْا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (سنن الترمذی) [2]

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عوف نے کھانا بنایا، پھر ہمیں بُلایا، اور ہمیں (اس موقع پر)

---

[1] رقم الحديث ۳۶۷۱، كتاب الاشربة، باب فی تحريم الخمر.
قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح (حاشية ابی داؤد)

[2] رقم الحديث ۳۰۲۶، ابواب تفسير القرآن، باب ومن سورة النساء.
قال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح غريب.

www.idaraghufran.org

خمر (وشراب) پلائی، تو خمر (وشراب) کا ہمیں نشہ ہوگیا، اور نماز کا وقت آ گیا، پھر انہوں نے مجھے نماز کے لئے آگے کیا، تو میں نے ''قُلْ یَا أَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ، وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ'' پڑھ دیا، تو اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء کی) یہ آیت نازل فرمائی کہ:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے! تم نماز کے قریب نہ جاؤ، اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو، یہاں تک کہ تم کو علم ہو جائے اُن باتوں کا جو تم کہتے ہو'' (ترمذی)

اور اسی وجہ سے احادیث میں نیند کے غلبہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے کہ کہیں وہ نیند کے غلبہ کی وجہ سے نماز میں کوئی غلط الفاظ زبان سے نہ نکال دے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ، حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ، لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ (بخاری) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی شخص کو نیند آنے لگے، اور وہ نماز پڑھ رہا ہو، تو اسے چاہئے کہ وہ لیٹ جائے، یہاں تک کہ اس کی نیند ختم ہو جائے، پس بے شک تم میں سے جب کوئی نیند کے غلبہ میں نماز پڑھتا ہے، تو وہ یہ نہیں جانتا کہ شاید وہ استغفار کرنے کے بجائے اپنے آپ کو بُرا بھلا کہنے لگے (بخاری)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ، فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلٰى لِسَانِهٖ، فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ، فَلْيَضْطَجِعْ

---

[1] رقم الحديث ٢١٢، كتاب الوضوء، باب الوضوء من النوم، ومن لم ير من النعسة والنعستين، أو الخفقة وضوءا.

www.idaraghufran.org

(مسلم) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص رات کے وقت (عبادت کے لئے) کھڑا ہو، پھر (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) قرآن، اس کی زبان پر دُشوار ہو جائے، اور اسے اپنے پڑھنے کا پتہ نہ چلے (کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے) تو اسے چاہئے کہ وہ لیٹ جائے (مسلم)

اس لئے ابتدائے اسلام میں جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو حکمت کا تقاضا یہ ہوا کہ اب دوسرے مرحلہ پر نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع کیا جائے۔ [2]

خمر وشراب کے متعلق قرآن کا تیسرا وآخری حکم

پھر جب اسلام اور اُس کے احکام کی قدر وقیمت واضح ہوگئی، اور کسی حد تک خمر وشراب اور اس کے نشہ سے بچنے کی فکر دلوں میں پیدا ہوگئی، تو اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا یہ ہوا کہ اب خمر وشراب اور نشہ کے بارے میں وہ مستحکم حکم نازل کر دیا جائے جو اللہ تعالیٰ کو اس امت کے لئے منظور تھا، تو پھر آخر میں خمر وشراب کے متعلق جو حکم قرآن مجید میں نازل ہوا، وہ ان الفاظ میں نازل ہوا کہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ

---

[1] رقم الحديث ۷۸۷ ''۲۲۳'' كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب أمر من نعس فى صلاته، أو استعجم عليه القرآن، أو الذكر بأن يرقد، أو يقعد حتى يذهب عنه ذلك، سنن ابنِ ماجه، رقم الحديث ۱۳۷۲.

[2] وبقربها القيام إليها والتلبس بها إلا أنه نهى عن القرب مبالغة، وبالسكر الحالة المقررة التى تحصل لشارب الخمر، ومادته تدل على الانسداد ومنه سكرت أعينهم أى انسدت، والمعنى لا تصلوا فى حالة السكر حتى تعلموا قبل الشروع ما تقولونه قبلها إذ بذلك يظهر أنكم ستعلمون ما ستقرؤونه فيها، وأخرج ابن أبى حاتم عن ابن جبير أن المعنى -لا تقربوا الصلاة وأنتم نشاوى من الشراب حتى تعلموا ما تقرء ونه فى صلاتكم -ولعل مراده حتى تكونوا بحيث تعلمون ما تقرء ونه وإلا فهو يستدعى تقدم الشروع فى الصلاة على غاية النهى (روح المعانى، ج۳ص۳۷، وص۳۸، سورة النساء)

مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (سورة المائدة، رقم الآيات ۹۰، و ۹۱)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے! بس شراب، اور جوا اور بُت، اور (قسمت آزمائی والے) تیر، گندگی، شیطان کا عمل ہیں، پس تم ان سے اجتناب کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

بس شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہارے درمیان عداوت اور بغض پیدا کردے، خمر (شراب) اور جوئے میں (مبتلا کرکے) اور تمہیں روک دے اللہ کی یاد اور نماز سے، تو کیا تم باز آتے ہو؟ (سورہ مائدہ)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے پہلے تو خمر وشراب کو رِجس قرار دیا، اور رِجس گندی، غلیظ اور پلید چیز کو کہا جاتا ہے، پھر خمر وشراب کو شیطان کا عمل بتلایا، اور پھر اس سے اجتناب کرنے اور بچنے کا حکم فرمایا، اور پھر خمر وشراب سے بچنے کے عمل پر مرتب ہونے والے عظیم فائدہ کا ذکر فرمایا، جو کہ فلاح ہے، اور فلاح دراصل کامیابی کو کہا جاتا ہے کہ خمر وشراب سے بچنے میں فلاح وکامیابی ہے، اور یہ فلاح وکامیابی دنیا کے اعتبار سے بھی ہے، اور آخرت کے اعتبار سے بھی، اور اس کے برعکس خمر وشراب میں ناکامی ہے، جو کہ دنیا کے اعتبار سے بھی ہے اور آخرت کے اعتبار سے بھی، جس سے معلوم ہوا کہ خمر وشراب کے ذریعہ سے انسان دنیا وآخرت کی فلاح وکامیابی نہیں پاسکتا، بلکہ اس کے نتیجہ میں ناکامی کا سامنا کرتا ہے، جو کہ مشاہدہ اور حقیقت کے مطابق ہے۔

پھر اس کے بعد مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ خمر وشراب کے ذریعہ سے شیطان تمہارے درمیان عداوت اور بُغض پیدا اور واقع کرتا ہے۔

اور یہ بات بھی مشاہدہ اور واقعہ کے مطابق ہے کہ خمر وشراب کے ذریعہ سے باہم عداوت اور بُغض پیدا ہوتا ہے، خمر وشراب کے نشہ میں انسان دوسرے کے ساتھ بدگمانی، بدزبانی، گالی گلوچ، اپنے دل میں موجود رازداری کی باتوں کا اظہار، جھگڑا اور قتل وغارت گری وغیرہ جیسی چیزوں میں مبتلا ہوجاتا ہے، اور ایسی حرکات وسکنات کر بیٹھتا ہے، جن کی وجہ سے دوسروں کے ساتھ ہمیشہ کے لئے بُغض وعداوت قائم ہوجاتی ہے۔

پھر اس کے بعد مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شیطان، خمر وشراب کے ذریعے سے تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے بھی روکتا ہے۔

یہ بات بھی حقیقت اور مشاہدہ کے مطابق ہے کہ خمر وشراب پینے کے نتیجے میں انسان، اللہ تعالیٰ سے غافل ہوجاتا ہے، اور نماز سے بھی غفلت اختیار کرتا ہے، اور اگر اس حال میں نماز پڑھتا ہے، تو اُس میں بھی طرح طرح کی کوتاہیوں کی وجہ سے نماز کو گویا کہ ایک طرح سے ضائع اور بے نور کردیتا ہے۔

اس حکم کے آنے کے بعد خمر وشراب کو بالکلیہ اور ہمہ وقت حرام کردیا گیا، خواہ نماز کا وقت ہو یا کوئی اور وقت ہو، یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خمر وشراب کے برتنوں اور آلات کو بھی توڑنے کا حکم فرمادیا۔

اور بحکمِ الٰہی خمر وشراب کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت وعیدیں بیان فرمائیں، اور خمر وشراب سے بالکلیہ اجتناب کرنے اور دُور رہنے کا حکم فرمایا، جس پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوری طرح عمل فرمایا، اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی ظاہر نہیں فرمائی۔

خمر وشراب کی ممانعت کا تدریجی حکم اور صحابۂ کرام کا طرزِ عمل

احادیث وروایات میں خمر وشراب کے مذکورہ حکمت پر مبنی، تدریجی اور مرحلہ وار حکم نازل ہونے کا ذکر آیا ہے، جس کی کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

حضرت ابومیسرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، قَالَ : اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً . فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ : (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ) قَالَ فَدُعِيَ عُمَرُ، فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً. فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى) فَكَانَ مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقَامَ الصَّلَاةَ نَادٰى: أَنْ لَّا يَقْرَبَنَّ الصَّلَاةَ سَكْرَانُ، فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ ، فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ، فَلَمَّا بَلَغَ (فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُونَ) قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ : اِنْتَهَيْنَا، اِنْتَهَيْنَا (مسند احمد، رقم الحديث ۳۷۸) [1]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب خمر (وشراب) کے حرام ہونے کا حکم نازل ہونا شروع ہوا، تو انہوں نے دعاء کی کہ اے اللہ! خمر (وشراب) کے بارے میں کوئی شافی بیان نازل فرما دیجئے، چنانچہ سورہ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی کہ:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ.

کہ "سوال کرتے ہیں آپ سے لوگ خمر (وشراب) اور جوئے کے بارے میں، آپ کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے"

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ آیت سنائی گئی (یہ آیت سُننے کے بعد) انہوں

[1] قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح (حاشية مسند احمد)

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

نے پھر وہی دعاء کی کہ اے اللہ! خمر (وشراب) کے بارے کوئی شافی بیان نازل فرمادیجئے، اس پر سورہ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى.

کہ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے! تم نماز کے قریب نہ جاؤ، اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو''

اس آیت کے نزول کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن جب (نماز کھڑی ہونے کے لئے) اقامت کہتا تو یہ اعلان کرتا کہ نشے میں مدہوش کوئی شخص نماز کے قریب نہ آئے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ آیت بھی سنائی گئی، لیکن انہوں نے (یہ آیت سُننے کے بعد) پھر وہی دعاء کی کہ اے اللہ! خمر وشراب کے بارے کوئی شافی بیان نازل فرمادیجئے، اس پر سورہ مائدہ کی (وہ) آیت نازل ہوئی (جس میں خمر وشراب کو مکمل طریقہ پر حرام کردیا گیا) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر اس آیت کی قرائت بھی سنائی گئی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم **فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ**. کہ ''تو کیا تم باز آتے ہو؟''

پر پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہم (خمر وشراب سے پوری طرح) باز آ گئے، ہم باز آ گئے (مسند احمد)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

حُرِّمَتِ الْخَمْرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ، وَيَأْكُلُوْنَ الْمَيْسِرَ، فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا إِثْمٌ كَبِيْرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، فَقَالَ النَّاسُ: مَا حَرَّمَ عَلَيْنَا، إِنَّمَا قَالَ:

(فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ) وَكَانُوا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ. حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمٌ مِّنَ الْأَيَّامِ، صَلّٰى رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ، أَمَّ أَصْحَابَهُ فِي الْمَغْرِبِ، خَلَطَ فِي قِرَاءَتِهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهَا آيَةً أَغْلَظَ مِنْهَا: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ)، وَكَانَ النَّاسُ يَشْرَبُونَ حَتّٰى يَأْتِيَ أَحَدُهُمُ الصَّلَاةَ وَهُوَ مُفِيقٌ. ثُمَّ أُنْزِلَتْ آيَةٌ أَغْلَظُ مِنْ ذٰلِكَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)، فَقَالُوا: انْتَهَيْنَا رَبَّنَا، فَقَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، نَاسٌ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَاتُوا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَانُوا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ، وَيَأْكُلُونَ الْمَيْسِرَ، وَقَدْ جَعَلَهُ اللّٰهُ رِجْسًا مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّآمَنُوا) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمْ لَتَرَكُوهَا كَمَا تَرَكْتُمْ (مسند احمد) [1]

ترجمہ: خمر (وشراب) کی حرمت تین مختلف مراحل میں ہوئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ خمر (وشراب) پیتے تھے اور جوئے کا پیسہ بھی کھاتے تھے، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونوں چیزوں کے متعلق سوال کیا، تو اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ بقرہ کی یہ آیت نازل فرمائی کہ:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ.

کہ "سوال کرتے ہیں آپ سے لوگ خمر (وشراب) اور جوئے کے بارے میں،

---

[1] رقم الحديث ٨٦٢٠.
قال شعيب الارنؤوط: حسن لغيره (حاشية مسند احمد)

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

آپ کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے منافع بھی ہیں، آخر آیت تک“

لوگ کہنے لگے کہ اس آیت میں خمر (وشراب) حرام تو نہیں قرار دی گئی، اس میں تو اللہ نے صرف یہ فرمایا ہے کہ ان میں گناہ بڑا ہے (اور لوگوں کے لئے منافع بھی ہیں) چنانچہ (بعض لوگ) خمر (وشراب) پیتے رہے، یہاں تک کہ ایک دن مہاجرین میں سے ایک صحابی نے مغرب کی نماز میں لوگوں کی امامت کی تو (نشے کی وجہ سے) انہیں قرائت میں اشتباہ ہوگیا، اس پر اللہ نے پہلے سے زیادہ سخت سورہ نساء کی یہ آیت نازل فرمائی کہ:

يَـا أَيُّهَـا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ.

کہ ”اے وہ لوگو جو ایمان لائے! تم نماز کے قریب نہ جاؤ، اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو، یہاں تک کہ تم کو علم ہو جائے اُن باتوں کا جو تم کہتے ہو“

(کچھ) لوگ پھر بھی خمر (وشراب) پیتے رہے، البتہ نماز کے لئے اُس وقت آتے جب اپنے ہوش وحواس میں ہوتے، اس کے بعد پھر اس سے بھی زیادہ سخت سورہ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی کہ:

يٰٓاَيُّهَـاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ.

کہ ”اے وہ لوگو جو ایمان لائے! بس شراب، اور جوا اور بُت، اور (قسمت آزمائی کے) تیر گندگی، شیطان کا عمل ہیں، پس تم ان سے اجتناب کرو، تا کہ تم فلاح پاؤ“

اس آیت کے نازل ہونے پر لوگ کہنے لگے کہ اے ہمارے رب! اب ہم باز

آ گئیے، پھر کچھ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ جو (اس حکم کے آنے سے پہلے) اللہ کے راستے میں شہید ہوئے یا اپنے بستروں پر فوت ہوگئے اور وہ خمر (وشراب) بھی پیتے تھے اور جوئے کا پیسہ بھی کھاتے تھے (ان کا کیا بنے گا) جبکہ اللہ نے ان چیزوں کو گندگی اور شیطانی کام قرار دے دیا ہے؟ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے، ان کے لئے ان چیزوں میں کوئی حرج نہیں جو وہ (حکم آنے سے) پہلے کھا چکے، جبکہ اب لوگ متقی اور ایمان والے رہیں، آخر آیت تک، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ان کی موجودگی میں خمر (وشراب) حرام ہوتی تو وہ بھی تمہاری طرح اسے چھوڑ ہی دیتے (مسند احمد)

مطلب یہ تھا کہ جب تک خمر وشراب کے حرام ہونے کا حکم نہیں آیا تھا، اس وقت جن مومنوں نے خمر وشراب پی، اور وہ اسی حال میں فوت ہوگئے، تو ان پر کوئی گناہ نہیں، کیونکہ وہ اس وقت کے ہی احکام کے مکلّف وپابند تھے، جس میں انہوں نے کوتاہی سے کام نہیں لیا، اور اگر ان کی زندگی میں خمر وشراب حرام کردی جاتی، تو وہ اس حکم پر بھی عمل پیرا ہوتے، لہٰذا ان کی موت بُری حالت پر نہیں ہوئی، البتہ اب جبکہ خمر وشراب کے حرام ہونے کا حکم آچکا ہے، تو اس حکم کے آنے کے بعد کوتاہی کرنے پر پکڑ اور مؤاخذہ ہوگا۔ [1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ، قَالَ: يَـاأَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ سَيُنْزِلُ فِيْهَا

---

[1] والمعنى بيان أنه لا جناح عليهم فيما طعموه إذا ما اتقوا المحارم، والحكم عام وإن اختص السبب فالجناح مرتفع عن كل من يطعم شيئا من المستلذات إذا اتقى الله فيما حرم عليه منها ودام على الإيمان أو ازداد إيمانا عند من يقول به(ارشاد السارى لشرح صحيح البخارى للقسطلانى، ج٧ص١١٠، كتاب تفسير القرآن، باب ليس على الذين آمنوا وعملوا الصالحات جناح فيما طعموا إلى قوله والله يحب المحسنين)

Idara Ghufran

أَمْرًا، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهِ، قَالَ : فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ الْخَمْرَ، فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ الْآيَةُ وَعِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ، وَلَا يَبِعْ، قَالَ : فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمَدِيْنَةِ فَسَفَكُوْهَا (مسلم) [1]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے خمر (وشراب) کی ممانعت کا اشارہ کردیا ہے، اور امید ہے کہ اللہ، اس کے بارے میں کوئی (حتمی) حکم نازل فرمادے گا، پس جس کے پاس خمر (وشراب) کا کچھ حصہ ہو، تو اسے چاہیے کہ (خمر وشراب کے متعلق اللہ کا اگلا حکم آنے تک) وہ اسے بیچ ڈالے اور اس سے نفع اٹھا لے، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کچھ ہی دن ٹھہرے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے خمر (وشراب) کو (سورہ مائدہ کی آیت نازل فرما کر اور خمر وشراب کو رجس اور شیطان کا عمل بتلا کر) حرام قرار دے دیا ہے، پس جس کو (سورہ مائدہ کی) یہ آیت پہنچ جائے اور اس کے پاس خمر (وشراب) میں سے کچھ موجود ہو، تو وہ اسے نہ پیئے اور نہ ہی فروخت کرے، پس جن لوگوں کے پاس جو خمر (وشراب) بھی تھی، اس کو انہوں نے مدینہ کے راستہ (اور گلیوں، نالیوں) میں بہادیا (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِيْ مَنْزِلِ أَبِيْ طَلْحَةَ، وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخَ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ: أَلَا إِنَّ

---

[1] ۱۵۷۸ "۶۷" کتاب المساقاة، باب تحريم بيع الخمر، مسند ابی یعلیٰ، رقم الحديث ۱۰۵۶.

www.idaraghufran.org

اَلْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ: فَقَالَ لِيْ أَبُوْ طَلْحَةَ: اُخْرُجْ، فَأَهْرِقْهَا، فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا، فَجَرَتْ فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا، اَلْآيَةَ (بخاری) [1]

ترجمہ: میں حضرت ابوطلحہ کے مکان میں لوگوں کو خمر وشراب پلا رہا تھا، اس زمانہ میں لوگ فضیخ (یعنی کچی کھجور میں پانی ڈال کر تیار شدہ) خمر وشراب استعمال کرتے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اعلان کر دے، کہ خبردار ہو جاؤ! بے شک خمر (وشراب) حرام قرار دے دی گئی ہے، تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ باہر جائیے اور اس خمر وشراب کو بہا دیجئے، چنانچہ میں باہر نکلا اور اس خمر وشراب کو بہا دیا (اور دوسرے لوگوں نے بھی یہی کیا) پس مدینہ کی گلیوں میں خمر وشراب بہنے لگی، تو بعض لوگوں نے کہا کہ کچھ (مسلمان) لوگ اس حال میں شہید (یا فوت) ہو گئے ہیں کہ خمر (وشراب) ان کے پیٹوں میں تھی (اور اس وقت تک خمر وشراب کے حرام ہونے کا حکم نہیں آیا تھا، تو ایسے لوگوں کا کیا بنے گا؟) اس پر اللہ نے (سورہ مائدہ کی) یہ آیت نازل فرمائی کہ ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک کام کئے کوئی گناہ نہیں اس چیز میں جو وہ کھا چکے، آخر آیت تک (بخاری)

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

بَيْنَا أَنَا أُدِيْرُ الْكَأْسَ عَلٰى أَبِيْ طَلْحَةَ، وَأَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ، وَأَبِيْ دُجَانَةَ حَتّٰى مَالَتْ رُؤُوْسُهُمْ إِذَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ: أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَمَا دَخَلَ عَلَيْنَا

---

[1] رقم الحدیث ۲۴۶۴، کتاب المظالم والغصب، باب صب الخمر فی الطریق.

www.idaraghufran.org

دَاخِلٌ، وَلَا خَرَجَ مِنَّا خَارِجٌ فَأَهْرَقْنَا الشَّرَابَ وَكَسَرْنَا الْقِلَالَ وَتَوَضَّأَ بَعْضُنَا وَاغْتَسَلَ بَعْضُنَا وَأَصَبْنَا مِنْ طِيبِ أُمِّ سُلَيْمٍ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ، حَتّٰى بَلَغَ، فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا مَنْزِلَةُ مَنْ مَاتَ، وهُو يَشْرَبُهَا؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا، اَلْآيَةَ

(مسند البزار، رقم الحديث ۷۲۸۸، ج۱۳ ص ۴۸۲، مسند ابی حمزة انس بن مالک) [1]

ترجمہ: اس دوران کہ میں، ابوطلحہ اور ابوعبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل اور سہیل بن بیضاء اور ابی دُجانہ کو خمر (وشراب) پلا رہا تھا، یہاں تک کہ اُن کے سَر (نشہ کی وجہ سے) ڈول رہے تھے، کہ اچانک ہم نے ایک اعلان کرنے والے کی آواز کو سُنا کہ خبردار ہوجاؤ! بے شک خمر (وشراب) کو حرام قرار دے دیا گیا ہے، تو ہمارے پاس جو شخص بھی داخل ہوا، اور جو شخص بھی ہمارے پاس سے باہر گیا، تو سب نے خمر وشراب کو بہادیا، اور خمر (وشراب) کے مٹکوں کو توڑ دیا، اور بعض نے (پاکی اور توبہ کی غرض سے) وضو کیا، اور بعض نے غسل کیا، اور ہم نے (اپنی والدہ) حضرت اُمِّ سلیم کی خوشبو لگائی، پھر ہم مسجد کی طرف گئے، تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت تلاوت فرمارہے تھے کہ:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ.

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے! بس شراب، اور جوا اور بُت، اور (قسمت آزمائی

---

[1] قال الهيثمي: رواه البزار ورجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۰۷۷، باب تحريم الخمر)

کے) تیر گندگی، شیطان کا عمل ہے،

یہاں تک کہ آپ ''فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ'' کہ ''تو کیا تم باز آتے ہو؟''

تک پہنچے، تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس شخص کا کیا بنے گا، جو خمر (وشراب) پینے کی حالت میں فوت ہوگیا؟ تو اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے (سورہ مائدہ کی) یہ آیت نازل فرمائی کہ ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک کام کیے کوئی گناہ نہیں اس چیز میں جو وہ کھا چکے، آخر آیت تک (بزار)

اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

مَاتَ رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ، فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، قَالَ رِجَالٌ: كَيْفَ بِأَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوْا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ، فَنَزَلَتْ: لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّآمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ (سنن الترمذی) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بعض لوگ خمر وشراب کے حرام قرار دیئے جانے سے پہلے فوت ہوگئے، پھر جب خمر وشراب حرام قرار دی گئی، تو لوگوں نے کہا کہ ہمارے ان ساتھیوں کا کیا بنے گا، جو خمر (وشراب) پیتے تھے اور فوت ہو چکے؟ تو (اس پر سورہ مائدہ کی) یہ آیت نازل ہوئی کہ ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک کام کیے کوئی گناہ نہیں، اس چیز میں جو وہ کھا چکے، جبکہ اب لوگ متقی اور ایمان والے رہیں، اور نیک عمل کرتے رہیں (ترمذی)

اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فِيْ قَبِيْلَتَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ شَرِبُوْا حَتّٰى إِذَا ثَمِلُوْا،

---

[1] رقم الحديث ۳۰۵۰، ابواب التفسير، باب ومن سورة المائدة.
قال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح.

عَبَثَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، فَلَمَّا صَحَوْا جَعَلَ الرَّجُلُ يَرَى الْأَثَرَ بِوَجْهِهٖ وَبِرَأْسِهٖ وَبِلِحْيَتِهٖ، يَقُوْلُ: فَعَلَ بِيْ هٰذَا أَخِيْ فُلَانٌ، فَوَاللّٰهِ لَوْ كَانَ بِيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا مَا فَعَلَ هٰذَا بِيْ، قَالَ: وَكَانُوْا اِخْوَةً لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ضَغَائِنُ، فَوَقَعَتْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الضَّغَائِنُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (المعجم الكبير للطبراني) [1]

ترجمہ: خمر وشراب حرام ہونے کا حکم انصار کے دو قبیلوں کے بارے میں نازل ہوا، جنہوں نے خمر (وشراب) پی تھی، یہاں تک کہ جب وہ نشہ میں مدہوش ہوگئے، تو انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی (اور ہاتھاپائی کی) پھر جب وہ ہوش میں آ گئے، تو ہر آدمی نے اپنے سر اور چہرے اور ڈاڑھی پر (ہاتھاپائی کا) اثر دیکھا، تو وہ کہنے لگے کہ میرے اس فلاں بھائی نے میرے ساتھ زیادتی کی، اگر وہ شخص (مجھ پر) شفیق اور مہربان ہوتا، تو وہ میرے ساتھ ایسا نہ کرتا، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُن (انصار کے دونوں قبیلے کے لوگوں) میں پہلے بھائی چارگی کا رشتہ قائم تھا، اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے سے کینہ وحسد نہیں تھا، پھر (خمر وشراب کے نتیجہ میں) ان کے دلوں میں کینہ وحسد پیدا ہوگیا، تو اللہ عزوجل نے (سورہ مائدہ کی) یہ آیت نازل فرمائی کہ:

---

[1] رقم الحديث ۱۲۴۵۹، ج۱۲ ص۵۶، مستدرک حاکم، رقم الحديث ۷۲۱۹.
قال الذهبي في التلخيص: على شرط مسلم.
وقال الهيثمي: رواه الطبراني، ورجاله رجال الصحيح، وقد تقدم في الأشربة نحو هذا في تحريم الخمر (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۱۰۹۸۵، كتاب التفسير، قوله تعالى: إنما الخمر والميسر)

Idara Ghufran

بس شراب، اور جوا اور بُت، اور (قسمت آزمائی والے) تیر گندگی، شیطان کا عمل ہیں، پس تم ان سے اجتناب کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

بس شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہارے درمیان عداوت اور بغض پیدا کردے، خمر (شراب) اور جوئے میں (مبتلا کرکے) اور تمہیں روک دے اللہ کی یاد اور نماز سے، پس کیا تم باز آتے ہو؟ (طبرانی، حاکم)

بعض اوقات کسی ایک آیت کے نازل ہونے کے ایک سے زیادہ واقعات بھی ہوتے ہیں، لہٰذا خمر وشراب کی حرمت کے نازل ہونے کے واقعات بھی ایک سے زیادہ ہوسکتے ہیں۔

خمر وشراب کی واضح حُرمت کا حکم آنے کے بعد تمام مسلمانوں نے خمر وشراب کو چھوڑ دیا، اور مدینہ منورہ میں خمر وشراب کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا، بلکہ خمر وشراب بنانے کے برتنوں تک کا استعمال بھی ترک کردیا گیا۔

گزشتہ احادیث وروایات سے خمر وشراب کے ناجائز اور حرام ہونے کا حکم نازل ہونے کی تفصیل اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کتنے اہتمام کے ساتھ خمر وشراب چھوڑنے پر عمل کیا، جبکہ خمر وشراب اور نشہ کی عادت ولَت ADDICTION پڑنے کے بعد اس کو چھوڑنا آسان کام نہیں تھا، مگر جب ایمان مضبوط ہو اور حکمت کے ساتھ تعلیم وتربیت اور تزکیہ کا انتظام ہو، تو کوئی کام بھی مشکل نہیں ہوتا۔ [1]

اللہ نے خمر وشراب اور نشہ آور چیز کو حرام قرار دے دیا ہے

گزشتہ آیات اور احادیث وروایات سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ خمر وشراب حرام کردی گئی ہے، اور اب وہ تا قیامت حرام ہی رہے گی۔

---

[1] وبه يظهر ماكان عليه الصحابة من الاستسلام الكامل لأوامر اللّٰه ورسوله، حيث تركوا عادتهم الاليفة فى شرب الخمر فى لحظة واحدة، ولم يمنعهم من ذلك حبّهم الشديد لها، وولوعهم بها، مع ماكانت الخمر فى مجتمع أهل العرب من عناصر حياتهم التى لايعيشون بدونها، فرضى الله تعالىٰ عنهم وأرضاهم (تكملة فتح الملهم، ج٣، ص ٦٠٩، كتاب الاشربة)

کئی احادیث وروایات میں بھی شراب، بلکہ نشہ آور چیزوں کے اللہ کی طرف سے حرام قرار دیئے جانے کا ذکر آیا ہے۔

یہاں صرف چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : حَرَّمَ اللّٰهُ الْخَمْرَ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (سنن النسائی) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے خمر (وشراب) کو حرام قرار دے دیا ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے (نسائی)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ، أَوْ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوْبَةَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۴۷۶) [2]

ترجمہ: بے شک اللہ نے مجھ پر حرام کر دیا ہے یا حرام کر دیا ہے خمر (وشراب) کو اور جوئے کو اور کوبہ (یعنی طبل وباجہ) کو، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ، قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ الْخَمْرَ، وَالْمَيْسِرَ، وَالْكُوْبَةَ، وَالْغُبَيْرَاءَ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (مسند احمد، رقم الحديث ۶۵۹۱) [3]

ترجمہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری طرف وہ

---

[1] رقم الحديث ۵۷۰۰، كتاب الاشربة، باب ذكر الأخبار التى اعتل بها من أباح شراب السكر.

[2] قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح (حاشية مسند احمد)

[3] قال شعيب الارنؤوط: صحيح لغيره (حاشية مسند احمد)

www.idaraghufran.org

بات منسوب کی، جو میں نے نہیں کہی (یعنی میرے متعلق کوئی حدیث بیان کرنے میں جھوٹ باندھا) تو اسے چاہئے کے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا کہ بے شک اللہ عزوجل نے خمر (وشراب) کو اور جُوے کو اور کوبہ (یعنی طبل وباجہ) اور غبیرا (شراب) کو حرام قرار دے دیا ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے (مسند احمد)

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ رَبِّى حَرَّمَ عَلَيَّ الْخَمْرَ، وَالْكُوبَةَ، وَالْقِنِّينَ، وَإِيَّاكُمْ وَالْغُبَيْرَاءَ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۵۴۸۱) [۱]

ترجمہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھ پر خمر (وشراب) کو اور کوبہ (یعنی طبل وباجہ) کو اور گانے والی چیزوں کو حرام قرار دے دیا ہے، اور تم غبیرا (شراب) سے بچو (مسند احمد)

غبیراء، ایک خاص شراب تھی، جس کو لوگ استعمال کرتے تھے۔ [۲]

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

وَإِنَّ الْخَمْرَ حَرَامٌ، وَثَمَنَهَا حَرَامٌ، وَإِنَّ الْخَمْرَ حَرَامٌ، وَثَمَنَهَا حَرَامٌ، وَإِنَّ الْخَمْرَ حَرَامٌ وَثَمَنَهَا حَرَامٌ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۷۹۹۵) [۳]

ترجمہ: اور بے شک خمر (وشراب) حرام ہے، اور اس کی قیمت بھی حرام ہے، اور

---

[۱] قال شعيب الارنؤوط: حسن لغيره دون قوله " :فإنها ثلث خمر العالم"، وهذا إسناد ضعيف (حاشية مسند احمد)

[۲] قال أبو داود :قال القاسمُ بنُ سلَّام أبو عُبيد :الغُبيراء :السُّكركَةُ تُعمل مِن الذّرة، شرابٌ يعمله الحبشة (ابوداؤد، تحت رقم الحديث ۳۶۸۵، كتاب الاشربة، باب النهى عن المسكر)

إياكم والغبيراء فإنها خمر العالم هى نبيذ الحبشة متخذة من الذرة سميت الغبيراء لما فيها من الغبرة (فتح البارى لابن حجر، ج۱۰، ص۴۸، قوله باب ما جاء فى أن الخمر ما خامر العقل من الشراب)

[۳] قال شعيب الارنؤوط: صحيح لغيره (حاشية مسند احمد)

www.idaraghufran.org

بے شک خمر (وشراب) حرام ہے، اور اس کی قیمت بھی حرام ہے، اور بے شک خمر (وشراب) حرام ہے، اور اس کی قیمت بھی حرام ہے (مسند احمد)

اس طرح کی اور بھی بے شمار احادیث ہیں، جن میں خمر وشراب اور نشہ آور چیزوں کو حرام قرار دیا گیا ہے، اور ان کا ذکر اگلے بابوں میں آتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ اسلام میں خمر وشراب حرام ہے، جس کی حُرمت میں کوئی شبہ نہیں، اور اسی طرح خمر وشراب کے علاوہ دوسری نشہ آور چیزوں سے نشہ کرنا بھی حرام ہے، جس کی مزید تفصیل اگلے ابواب میں آتی ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان کو خمر وشراب کو حرام سمجھ کر اس سے بچنا چاہئے، بلکہ ہر نشہ آور چیز سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

شراب درحقیقت انسانی عقل، سوچ اور سمجھ بوجھ میں فتور برپا کر کے انسان کو کسی کام کا نہیں چھوڑتی، اور آج نشہ آور اشیاء کو جن بدخصلتوں کی وجہ سے ناجائز وغیر قانونی کہا جاتا ہے، شراب میں بھی ان بُری خصلتوں کا اکثر حصہ پایا جاتا ہے، اگرچہ کسی وجہ سے عالمی سطح پر اس کا اظہار نہ کیا جاتا ہو۔

دنیا میں شراب کے جن اثرات کا تجزیہ کیا گیا ہے، اُس کے فوری سُکر کو تین مراحل میں بیان کیا جا سکتا ہے، چنانچہ شراب سے پہلے مرحلے میں جوش اور ولولہ پیدا ہوتا ہے، اور دوسرے مرحلہ میں سوچ، زبان اور حرکات میں ربط وضبط متأثر ہوتا ہے، چنانچہ وہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہے، اور تیسرے مرحلے میں شرابی گہری نیند سو جاتا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ شراب مسکّن Depressant بھی ہے، اور محرِّک Stimulants بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو خمر وشراب اور نشہ آور چیزوں سے محفوظ فرمائے، اور ان سے دلوں میں نفرت پیدا فرمائے، اور تمام انسانوں کو غیر شرعی منشیات سے نجات عطا فرمائے۔ آمین

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ.

Idara Ghufran

(باب نمبر ۲)

خمر و شراب، شَر کی کنجی اور بُرائیوں کی ماں ہے

اسلام میں خمر وشراب کو شَر کی کنجی اور اُمُّ الخبائث واُمُّ الفواحش، یعنی بُرائیوں کی جڑ یا بُرائیوں کی ماں قرار دیا گیا ہے، کیونکہ خمر وشراب کی وجہ سے عقلِ انسانی میں فتور وبگاڑ اور فساد پیدا ہو جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں انسان سب کچھ بلکہ ہر طرح کی بُرائی کر گزرتا ہے۔

دنیا کے حالات وواقعات بھی اس پر شاہد ہیں کہ خمر وشراب اور نشہ میں مبتلا ہو کر انسان بڑے بڑے گناہوں اور جرائم کا ارتکاب کر گزرتا ہے، یہاں تک کہ زبان سے شرکیہ وکفریہ کلمات بھی بک دیتا ہے، اور نماز ودیگر عبادات کو بھی ضائع کر دیتا ہے، اور دنیا میں بے شمار جھگڑے اور حادثے خمر وشراب نوشی کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں، اور خمر وشراب نوشی کی وجہ سے ایک انسان اتنی حد تک گر جاتا ہے کہ جس کا عقل وفکر کی نظر میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

جس کی احادیث وروایات کی روشنی میں کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

خمر وشراب، ہر شر کی کنجی ہے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ (سنن ابن ماجه) [1]

---

[1] رقم الحديث ۳۳۷۱، كتاب الاشربة، باب الخمر، مفتاح كل شر.

قال الكناني: هذا إسناد حسن وله شاهد من حديث ابن عمر رواه الإمام أحمد فى مسنده ورواه الحاكم من حديث ابن عباس وقال هذا حديث صحيح الإسناد، قلت وسيأتى فى كتاب الفتن أتم منه (مصباح الزجاجة فى زوائد ابنِ ماجه، ج۴ص۳۷، باب الخمر مفتاح كل شر)

وقال الهيثمى: رواه الطبرانى، وفيه شهر بن حوشب، وحديثه حسن، وبقية رجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۷۱۱۵، باب وصية رسول الله صلى الله عليه وسلم)

وقال شعيب الارنؤوط: حسن لغيره (حاشية ابنِ ماجه)

ترجمہ: مجھے میرے خلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وصیت فرمائی کہ آپ خمر (وشراب) نہ پینا، کیونکہ وہ ہر شر کی کنجی (وچابی) ہے (ابنِ ماجہ)

اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ (مستدرک حاکم) [۱]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم خمر (وشراب) سے بچو، کیونکہ وہ ہر شر کی کنجی (وچابی) ہے (حاکم)

طبرانی میں بھی اسی قسم کا مضمون حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے اعمال بتلاتے ہوئے فرمایا کہ تم خمر وشراب مت پینا، کیونکہ وہ ہر شر وبُرائی کی کنجی (وچابی) ہے، اور اس کی سند پر اگرچہ محدثین نے کلام کیا ہے، لیکن اس کی تائید گزشتہ احادیث وروایات سے ہوتی ہے۔ [۲]

شَر درحقیقت خیر کی ضد ہے، پس جس چیز میں خیر نہ ہو، اس میں شَر ہوتا ہے۔ [۳]

خمر وشراب کو ہر شر کی کنجی اس لئے قرار دیا گیا ہے کہ شراب، دراصل انسانی عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے اور انسانی عقل کو متاثر ومغلوب بلکہ فاسد کر دیتی ہے، اور عقلِ انسانی پر ہی ہر خیر کا

---

[۱] رقم الحديث ۷۲۳۱، كتاب الاشربة، واللفظ لهٗ، شعب الايمان للبيهقى، رقم الحديث ۵۱۹۹.
قال الحاكم: صحيح الاسناد ولم يخرجاه.
وقال الذهبى فى التلخيص: صحيح.

[۲] عن معاذ بن جبل، أن رجلا قال: يا رسول الله، علمنى عملا إذا ما عملته دخلت الجنة؟ قال: لا تشرك بالله شيئا وإن حرقت، وأطع والديك وإن أخرجاك من مالك، ولا تشرب الخمر، فإنها مفتاح كل شر، لا تتركن الصلاة متعمدا، فإنه من ترك الصلاة متعمدا برئت منه ذمة الله، لا تنازع الأمر أهله وإن رأيت أن لك، أنفق على أهلك من طولك، ولا ترفع العصا عنهم، أخفهم فى الله، لا تغلل، لا تفر من الزحف(المعجم الكبير للطبرانى، رقم الحديث ۱۵۶)

قال الهيثمى: رواه الطبرانى فى الأوسط، وفيه عمرو بن واقد، ضعفه البخارى وجماعة، وقال الثورى: كان صدوقا(مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۳۹۲، باب فى الكبائر)

[۳] إذا مسه الشر جزوعا. وإذا مسه الخير منوعا (سورة المعارج، رقم الآيات ۲۰، و ۲۱)

www.idaraghufran.org

دارومدار ہے، اوراسی وجہ سے بعض احادیث میں خمروشراب کواُمُّ الخبائث قرار دیا گیا ہے، اس لئے خمروشراب ہر برائی کی جڑ اوراس کا منبع اور کنجی ہے۔

اور جس طریقہ سے کنجی اور چابی کے ذریعہ سے کسی گھر کا دروازہ کھلتا ہے، اور پھر اندر داخل ہونے کا موقع ملتا ہے، یہی حال شر کے لئے خمروشراب نوشی اور نشہ آور چیز کا ہے، کہ اس کی وجہ سے ہر قسم کے شَر کا دروازہ کُھلتا ہے، اور وہ شر، عقیدہ ونظریہ کے اعتبار سے بھی ہوتا ہے، اور صحت وتن درستی کے بگاڑ کے اعتبار سے بھی ہوتا ہے، اور اخلاقی بگاڑ کے اعتبار سے بھی ہوتا، اور معاشرتی بگاڑ کے اعتبار سے بھی ہوتا ہے، اور عبادت سے محرومی کے اعتبار سے بھی ہوتا ہے۔

چنانچہ خمروشراب نوشی اور نشہ سے عقیدہ ونظریہ اور صحت وتن درستی اور اخلاق بھی خراب ہوتے ہیں، اور انسان کی معاشرتی زندگی بھی خراب ہوتی ہے، اور عبادت سے محرومی اور اللہ سے غفلت بھی پیدا ہوتی ہے، جیسا کہ آگے آتا ہے۔ [1]

خمروشراب، امُّ الفواحش وکبیرہ ترین گناہ ہے

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

اَلْـخَمْرُ أُمُّ الْفَوَاحِشِ وَأَكْبَرُ الْكَبَائِرِ، مَنْ شَرِبَهَا وَقَعَ عَلٰى أُمِّهٖ وَعَمَّتِهٖ وَخَالَتِهٖ (سنن الدارقطني) [2]

---

[1] (ولا تشرب الخمر) بكسر الباء لالتقاء الساكنين (فإنها مفتاح كل شر) ومذهبة للعقل الذى هو مبنى كل خير، ولذا سميت أم الخبائث (مرقاة المفاتيح ،ج۲ص ۵۱۶، كتاب الصلاة)
(لا تشربوا الخمر فإنها مفتاح كل شر) أى أصله ومنبعه ومن ثم كان شربها من أفجر الفجور وأكبر الكبائر بل ذهب بعض الصحابة إلى أنها أكبرها بعد الشرك (فيض القدير للمناوى، تحت رقم الحديث ۹۸۰۳)

[2] رقم الحديث ۴۶۱۲،كتاب الاشربة وغيرها، واللفظ له، المعجم الكبير للطبرانى، رقم الحديث ۱۱۳۷۲، ورقم الحديث ۱۱۴۹۸،المعجم الاوسط للطبرانى، رقم الحديث ۳۱۳۴.
قال الالبانى: قلت : فالحديث حسن بمجموع الطريقين . و الله أعلم(السلسلة الصحيحة ، تحت رقم الحديث ۱۸۵۳)

www.idaraghufran.org

ترجمہ: خمر (وشراب) فواحش (یعنی بے حیائی اور بُرائی کے کاموں) کی ماں ہے، اور اکبرالکبائر ہے، جو اس کو پیتا ہے، وہ اپنی ماں اور پھوپھی اور خالہ کے ساتھ بھی بدکاری میں مبتلا ہو جاتا ہے (دارقطنی؛ طبرانی)

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

هِيَ أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ وَأُمُّ الْفَوَاحِشِ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ تَرَكَ الصَّلَاةَ وَوَقَعَ عَلٰى أُمِّهِ وَعَمَّتِهِ وَخَالَتِهِ (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۱۵۴، ج۱۳ص ۶۲) [1]

ترجمہ: وہ (شراب) کبیرہ ترین گناہ اور فواحش (یعنی بے حیائی اور بُرائی کے کاموں) کی ماں ہے، اور جو شخص خمروشراب پیتا ہے، وہ نماز کو چھوڑ دیتا ہے، اور اپنی ماں اور اپنی پھوپی اور اپنی خالہ تک سے بدکاری میں مبتلا ہو جاتا ہے (طبرانی)

اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا؛ فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۲۰۷۵) [2]

ترجمہ: اور خمروشراب ہرگز نہ پینا، اس لئے کہ یہ ہر فاحشہ (وبُرائی) کی جڑ ہے (مسند احمد)

---

[1] قال الهيثمي: رواه الطبراني. وعتاب لم أعرفه وابن لهيعة حديثه حسن وفيه ضعف (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۱۷۴، باب ما جاء فى الخمر ومن يشربها)
قال الالبانى: قلت: فالحديث حسن بمجموع الطريقين. و الله أعلم (السلسلة الصحيحة، تحت رقم الحديث ۱۸۵۳)

[2] قال الهيثمي: رواه أحمد، والطبرانى فى الكبير، ورجال أحمد ثقات إلا أن عبد الرحمن بن جبير بن نفير لم يسمع من معاذ، وإسناد الطبرانى متصل، وفيه عمرو بن واقد القرشى، وهو كذاب (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۷۱۱۰، باب وصية رسول الله صلى الله عليه وسلم)
وقال الالبانى: حسن لغيره (صحيح الترغيب والترهيب، تحت رقم الحديث ۵۷۰)
وقال: وجملة القول أن الحديث بهذه الطرق والشواهد صحيح بلا ريب (ارواء الغليل، تحت رقم الحديث ۲۰۲۶)

فحش کے معنیٰ قبیح ترین چیز کے آتے ہیں، خواہ اس کا تعلق کلام سے ہو یا کام سے، جس کو انگریزی زبان میں Obsceneity کہا جاتا ہے۔ ١؎

اور بعض حضرات نے فرمایا کہ فحش ایسی چیز کو کہا جاتا ہے کہ جس سے طبیعتِ سلیمہ نفرت کرے، اور اس کو عقلِ سلیم ناقص قرار دے۔

(كذا في مفردات ألفاظ القرآن ،للراغب الأصفهاني، ج٢، ص١٨٠ . التوقيف على مهمات التعاريف، لمحمد عبد الرؤوف المناوي، ج١، ص٥٥١، فصل الحاء. لسان العرب ،لابن منظور، ج٦، ص٣٢٥)

اس اعتبار سے خمر وشراب کے ''اُمُّ الفواحش'' ہونے کا مطلب یہ ہے کہ شراب، قبیح ترین اور طبیعتِ سلیمہ وعقلِ سلیم کے نفرت وناقص قرار دینے والی چیزوں کی ماں اور جڑ ہے۔

١؎ قرآن مجید میں ان الفاظ کا مختلف پیراؤں میں مختلف فحش اقوال وافعال کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔

الشيطان يعدكم الفقر ويأمركم بالفحشاء (سورة البقرة، رقم الآية ٢٦٨)

قل إنما حرم ربى الفواحش ما ظهر منها وما بطن(سورة الاعراف، رقم الآية ٣٣)

وإذا فعلوا فاحشة قالوا وجدنا عليها آباء نا(سورة الاعراف، رقم الآية ٣٨)

قل إن الله لا يأمر بالفحشاء (سورة الاعراف، رقم الآية ٣٨)

يا نساء النبى من يأت منكن بفاحشة مبينة يضاعف لها العذاب ضعفين(سورة الاحزاب،رقم الآية ٣٠)

إنكم لتأتون الفاحشة ما سبقكم بها من أحد من العالمين (سورة العنكبوت، رقم الآية ٢٨)

إن الذين يحبون أن تشيع الفاحشة(سورة النور، رقم الآية ١٩)

إنما حرم ربى الفواحش(سورة الأعراف،رقم الآية ٣٣)

إلا أن يأتين بفاحشة مبينة(سورة النساء،رقم الآية ١٩)

واللاتى يأتين الفاحشة من نسائكم(سورةالنساء،رقم الآية ١٥)

إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذى القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغى يعظكم لعلكم تذكرون (سورة النحل،رقم الآية ٩٠)

اتل ما أوحى إليك من الكتاب وأقم الصلاة إن الصلاة تنهى عن الفحشاء والمنكر ولذكر الله أكبر والله يعلم ما تصنعون(سورة العنكبوت،رقم الآية ٤٥)

عن عامر، قال :جلس شتير بن شكل ومسروق بن الأجدع فقال أحدهما لصاحبه : حدث بما سمعت من عبد الله وأصدقك أو أحدثك وصدقنى قال :سمعت عبد الله يقول " :إن أجمع آية فى القرآن للخير والشر فى سورة النحل : (إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذى القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغى، يعظكم لعلكم تذكرون)قال :صدقت(مستدرك حاكم، رقم الحديث ٣٣٥٨)

قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه

قال الذهبى: على شرط البخارى ومسلم.

www.idaraghufran.org

چنانچہ خمر وشراب کے نتیجہ میں انسان زبان سے بھی بدترین اور فاحش کلام کرتا ہے، اور اپنے عمل سے بھی بدترین اور فاحش کاموں کا ارتکاب کرتا ہے، جس میں زنا، چوری وغیرہ جیسے بُرے اور فاحش ترین کام بھی ہوتے ہیں۔

خمر وشراب، اُمُّ الخبائث اور کبیرہ ترین گناہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْخَمْرُ أُمُّ الْخَبَائِثِ (سنن الدارقطنی، رقم الحدیث ۴۶۱۳، کتاب الاشربۃ وغیرھا)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خمر (وشراب) خبائث کی جڑ ہے (دارقطنی)

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْخَمْرُ أُمُّ الْخَبَائِثِ وَمَنْ شَرِبَھَا لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ مِنْہُ صَلَاۃً أَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فَإِنْ مَاتَ وَھِیَ فِیْ بَطْنِہٖ مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً (سنن الدارقطنی) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خمر (وشراب) خبائث کی جڑ ہے، اور جس نے خمر (وشراب) کو پیا، تو اللہ، اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں فرماتا، اور اگر کوئی شخص اس حال میں مرگیا کہ خمر (وشراب) اس کے پیٹ میں تھی، تو وہ

---

[1] رقم الحدیث ۴۶۱۰، کتاب الاشربۃ وغیرھا، واللفظ لہٗ، المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث ۳۶۶۷.

قال الھیثمی: رواہ الطبرانی فی الأوسط عن شیخہ شباب بن صالح ولم أعرفہ، وبقیۃ رجالہ ثقات وفی بعضھم کلام لا یضر (مجمع الزوائد، ج۵ص ۷۲، تحت رقم الحدیث ۸۱۹۵، کتاب الاشربۃ)

وقال شعیب الارنؤوط: وسندہٗ حسن فی الشواھد (حاشیۃ ابنِ حبان، تحت رقم الحدیث ۵۳۴۸)

وقال الالبانی: وکتب بعض المحدثین علی ھامش القضاعی، وأظنہ ابن المحب المقدسی حسن (سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، تحت رقم الحدیث ۱۸۵۴)

جاہلیت کی موت مرا (دارقطنی؛طبرانی)

اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ:

هِيَ مَجْمَعُ الْخَبَائِثِ، أَوْ هِي أُمُّ الْخَبَائِثِ (مصنف ابن ابی شیبة) [1]

ترجمہ: یہ (یعنی خمروشراب) خبائث کا مجموعہ ہے، یا یہ فرمایا کہ یہ (خمروشراب) خبائث کی جڑ ہے (ابن ابی شیبہ)

اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہی مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ:

اِجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ، إِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلا قَبْلَكُمْ تَعَبَّدَ، فَعَلِقَتْهُ امْرَأَةٌ غَوِيَّةٌ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ جَارِيَتَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّا نَدْعُوكَ لِلشَّهَادَةِ، فَانْطَلَقَ مَعَ جَارِيَتِهَا فَطَفِقَتْ كُلَّمَا دَخَلَ بَابًا أَغْلَقَتْهُ دُونَهُ، حَتّٰى أَفْضٰى إِلَى امْرَأَةٍ وَضِيئَةٍ عِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِيَةُ خَمْرٍ، فَقَالَتْ: إِنِّي وَاللّٰهِ مَا دَعَوْتُكَ لِلشَّهَادَةِ، وَلٰكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقَعَ عَلَيَّ، أَوْ تَشْرَبَ مِنْ هٰذِهِ الْخَمْرَةِ كَأْسًا، أَوْ تَقْتُلَ هٰذَا الْغُلَامَ، قَالَ: فَاسْقِينِي مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ كَأْسًا، فَسَقَتْهُ كَأْسًا، قَالَ: زِيدُونِي فَلَمْ يَرِمْ حَتّٰى وَقَعَ عَلَيْهَا، وَقَتَلَ النَّفْسَ، فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ الْإِيمَانُ، وَإِدْمَانُ الْخَمْرِ إِلَّا لَيُوشِكُ أَنْ يُخْرِجَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ (سنن النسائی) [2]

ترجمہ: تم خمر (وشراب) سے بچو، کیونکہ وہ خبائث کی جڑ ہے، تم سے پہلے لوگوں میں ایک عبادت گزار شخص تھا، اس کو ایک زنا کار عورت نے (اپنے جال میں)

---

[1] رقم الحديث ۲۴۵۴۳، کتاب الاشربة، باب فی الخمر ، وما جاء فيها.

[2] رقم الحديث ۵۶۶۶، کتاب الاشربة، باب ذكر الآثام المتولدة عن شرب الخمر، من ترك الصلوات الخ.

قال الألبانی: صحيح موقوف (صحيح وضعيف سنن النسائی، رقم الحديث ۵۶۶۶)

www.idaraghufran.org

پھنسایا، چنانچہ اس عورت نے اس عبادت گزار شخص کے پاس اپنی باندی کو بھیجا، اوراس سے کہلوایا کہ ہم آپ کو گواہی کے لئے بلاتے ہیں، پس وہ شخص اس باندی کے ساتھ (گواہی دینے کا فریضہ ادا کرنے کی نیت سے) چلا گیا، اس باندی نے مکان کے ہر ایک دروازہ کو جس وقت وہ اس کے اندر داخل ہوتا بند کرنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ وہ (عبادت گزار شخص) اس عورت کے پاس جا پہنچا، جو کہ حسین وجمیل عورت تھی اوراس کے پاس ایک لڑکا تھا اور ایک خمر (وشراب) کا برتن تھا، اس عورت نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں نے تجھ کو گواہی کے لئے نہیں بلایا، بلکہ اس لئے بلایا ہے، کہ یا تو میرے ساتھ بدکاری کرے، یا اس خمر (وشراب) کا ایک پیالہ پی لے، یا اس لڑکے کو قتل کردے، تو اس عبادت گزار شخص نے (خمر وشراب کو دوسرے گناہوں سے ہلکا سمجھتے ہوئے) کہا کہ تو مجھے اس خمر وشراب کا پیالہ پلادے، اُس عورت نے اس شخص کو ایک خمر وشراب کا پیالہ پلادیا، اس شخص نے کہا کہ مجھ کو اور خمر وشراب دو، پھر (خمر وشراب پینے کے بعد) وہ شخص وہاں سے اس وقت تک نہیں ہٹا، جب تک کہ (خمر وشراب پینے کے نتیجہ میں) اس عورت سے بدکاری نہیں کرلی اور ایک (اس لڑکے کا) خون بھی کردیا۔

لٰہذا تم خمر وشراب سے بچو کیونکہ اللہ کی قسم ایمان اور خمر (وشراب) پینے کی عادت دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہوتیں یہاں تک کہ ان میں سے ایک عمل دوسرے عمل کو انسان میں سے نکال دیتا ہے (نسائی)

معلوم ہوا کہ خمر وشراب دراصل خبائث کی جڑ اور کئی بڑے بڑے گناہوں کو جنم دینے والی ہے، اسی لئے بعض روایات میں اس کو اکبرُ الکبائر قرار دیا گیا ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص تھوڑی خمر وشراب پیتا ہے، تو اسے اس پر صبر نہیں آتا، اوراس سے رہا نہیں جاتا، بالآخر وہ مزید خمر وشراب نوشی کا ارتکاب کرتا ہے، اسی وجہ سے خمر وشراب کی تھوڑی مقدار کے پینے سے

بھی منع کیا گیا ہے۔ [1]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ایک لمبی روایت میں ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ مَلِكًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخَذَ رَجُلًا فَخَيَّرَهُ بَيْنَ أَنْ يَّشْرَبَ الْخَمْرَ، أَوْ يَقْتُلَ صَبِيًّا، أَوْ يَزْنِيَ، أَوْ يَأْكُلَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ، أَوْ يَقْتُلُوْهُ إِنْ أَبٰى . فَاخْتَارَ أَنَّهُ يَشْرَبُ الْخَمْرَ، وَأَنَّهُ لَمَّا شَرِبَ، لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ شَيْءٍ أَرَادُوْهُ مِنْهُ . وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا حِيْنَئِذٍ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْرَبُهَا فَتُقْبَلُ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، وَلَا يَمُوْتُ وَفِي مَثَانَتِهِ مِنْهَا شَيْءٌ إِلَّا حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ مَاتَ فِي الْأَرْبَعِيْنَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً (المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث ۳۶۳، باب الالف) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو بادشاہ نے پکڑا، اور اسے اختیار دیا کہ یا تو وہ خمر (وشراب) پیئے، یا بچے کو قتل کرے، یا زنا کرے، یا خنزیر کا گوشت کھائے، اور اگر وہ کسی چیز سے انکار کرے گا، تو اس کو وہ قتل کردیں گے، پس اس آدمی نے (ہلکی چیز سمجھتے ہوئے) خمر (وشراب) پینے کو ترجیح دی، اور اس نے جب خمر (وشراب) پی لی تو لوگوں نے اس سے جو کام بھی کرانا چاہا (خواہ وہ قتل ہو یا زنا ہو، یا خنزیر کا گوشت کھانا ہو) وہ اس سے بچ نہیں سکا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس وقت یہ بھی فرمایا کہ کوئی شخص بھی

---

[1] ومن سد الذرائع إلى شرب المسكر :تحريم القليل منه ولو قطرة، كما فى الحديث لو رخصت لكم فى هذه لأوشك أن تجعلوها مثل هذه(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۴،ص۲۷۷،مادة "سد الذرائع)

[2] قال المنذرى:رواه الطبرانى بإسناد صحيح والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم(الترغيب والترهيب ج۳ص۱۷۹)

وقال الهيثمي:رواه الطبرانى فى الأوسط ورجاله رجال الصحيح خلا داود بن صالح التمار وهو ثقة (مجمع الزوائد ج۵ص۶۸،تحت رقم الحديث ۸۱۷۳)

www.idaraghufran.org

ایسا نہیں جو خمر (وشراب) پیئے، اور پھر اس کی چالیس دن تک نماز قبول کی جائے، اور کوئی شخص بھی ایسا نہیں کہ جو مر جائے اور اس کے مثانہ میں خمر (وشراب) کا کوئی حصہ ہو، مگر اس پر جنت کو حرام کر دیا جاتا ہے، اور اگر وہ (خمر وشراب پی کر) چالیس دن کے اندر اندر مر جائے، تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا (طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَنَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسُوْا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا أَعْظَمَ الْكَبَائِرِ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيهَا عِلْمٌ يَنْتَهُوْنَ إِلَيْهِ فَأَرْسَلُوْنِيْ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ أَعْظَمَ الْكَبَائِرِ شُرْبُ الْخَمْرِ فَأَتَيْتُهُمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ فَأَنْكَرُوْا ذٰلِكَ وَوَثَبُوْا إِلَيْهِ جَمِيعًا حَتّٰى أَتَوْهُ فِيْ دَارِهٖ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مَلِكًا مِّنْ مُلُوْكِ بَنِيْ إِسْرَائِيلَ أَخَذَ رَجُلًا فَخَيَّرَهُ بَيْنَ أَنْ يَّشْرَبَ الْخَمْرَ أَوْ يَقْتُلَ نَفْسًا أَوْ يَزْنِيَ أَوْ يَأْكُلَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ أَوْ يَقْتُلُوْهُ إِنْ أَبٰى فَاخْتَارَ أَنْ يَّشْرَبَ الْخَمْرَ وَأَنَّهُ لَمَّا شَرِبَهَا لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ شَيْءٍ أَرَادُوْهُ مِنْهُ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا مُجِيبًا: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْرَبُهَا فَيَقْبَلَ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَلَا يَمُوْتُ وَفِيْ مَثَانَتِهٖ مِنْهَا شَيْءٌ إِلَّا حُرِّمَتْ عَلَيْهِ بِهَا الْجَنَّةُ، فَإِنْ مَاتَ فِيْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

(مستدرک حاکم) [1]

---

[1] رقم الحديث ۷۲۳۶، ج۴ص۱۶۳، كتاب الاشربة، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم، رقم الحديث ۸۱۰۔

قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه. ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

ترجمہ: ابو بکر صدیق، اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے ساتھیوں میں سے کچھ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تشریف فرما تھے کہ انہوں نے گناہوں میں سے بڑے گناہ کا تذکرہ کیا، تو اُن میں سے کسی کو اس کے بارے میں حتمی علم نہیں تھا، تو انہوں نے مجھے عبداللہ بن عمرو کے پاس اس کے بارے میں پوچھنے کے لئے بھیجا، تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ گناہوں میں سے بڑا گناہ خمر وشراب کا پینا ہے، پھر میں ان (حضرات) کے پاس آیا، اور انہیں (حضرت عبداللہ بن عمرو کی اس بات یا جواب کی) خبر دی، تو انہوں نے اس بات کو کمزور سمجھا (کیونکہ وہ شاید دوسرے کسی گناہ کو سب سے بڑا گناہ سمجھتے تھے) اور وہ سب عبداللہ بن عمرو کے پاس گئے، یہاں تک کہ اُن کے گھر آ گئے، تو عبداللہ بن عمرو نے اُن حضرات کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وقال المنذری:رواه الطبرانی بإسناد صحيح والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم(الترغيب والترهيب ، تحت رقم الحديث ۳۵۷۳)

وقال العجلونی: (الخمر أم الخبائث) رواه القضاعی بهذا اللفظ عن ابن عمرو بسند حسن ، ورواه الدارقطنی وغيره عن عمرو مرفوعا بلفظ اجتنبوا الخمر أم الخبائث ورواه الطبرانی فی الأوسط بلفظ الخمر أم الفواحش ، ولابن أبی عاصم عن عثمان اجتنبوا الخمر ، فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم سماها أم الخبائث ، وللطبرانی فی الكبير والأوسط عن ابن عباس مرفوعا الخمر أم الفواحش وأكبر الكبائر من شربها وقع على أمه وخالته وعمته ، وله فی الكبير عن ابن عمرو عن رجل رفعه فی حديث إنها أكبر الكبائر وأم الفواحش ، وللعسكری عن أم أيمن مرفوعا إياک والخمر فإنها مفتاح كل شر ، وله أيضا عن أم الدرداء عن أبی الدرداء قال أوصانی رسول الله صلى الله عليه وسلم أن لا أشرک بالله شيئا ، وأن أصل رحمی إن قطعت ، وأن لا أشرب خمرا فإنها مفتاح كل شر ، ورواه النسائی والديلمی عن عقبة بن عامر بلفظ الخمر جماع الإثم ، وذكره رزين عن حذيفة بلفظ الخمر جماع الإثم ، والنساء حبائل الشيطان وحب الدنيا رأس كل خطيئة ، قال المنذری ولم أره فی شء من أصوله عن حذيفة وشواهد هذا المعنى كثيرة ، وقد صنف فی ذم المسكر ابن أبی الدنيا ثم الضياء وآخرون ، ورواه فی الجامع الصغير للطبرانی عن الأوسط عن ابن عمرو بلفظ الخمر أم الخبائث ، فمن شربها لم تقبل صلاته أربعين يوما فإن مات وهی فی بطنه مات ميتة جاهلية(كشف الخفاء ومزيل الألباس، تحت رقم الحديث ۱۲۲۵)

وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو بادشاہ نے پکڑا، اور اسے اختیار دیا کہ یا تو وہ خمر وشراب پیئے، یا کسی نفس کو قتل کرے، یا زنا کرے، یا خنزیر کا گوشت کھائے، اور اگر وہ کسی چیز سے انکار کرے گا، تو اس کو وہ قتل کردیں گے، پس اس آدمی نے خمر وشراب پینے کو اختیار کیا، اور اس نے جب خمر وشراب پی لی تو لوگوں نے اس سے جو کام بھی کرانا چاہا (خواہ وہ قتل ہو یا زنا ہو، یا خنزیر کا گوشت کھانا ہو) وہ اس سے بچ نہیں سکا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس وقت یہ بھی فرمایا کہ کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو خمر وشراب پیئے، اور پھر اللہ اس کی چالیس دن تک نماز قبول فرمائے، اور کوئی شخص بھی ایسا نہیں کہ جو مرجائے اور اس کے مثانہ میں خمر وشراب کا کوئی حصہ ہو، مگر اس پر جنت کو حرام کردیا جاتا ہے، اور اگر وہ چالیس دن کے اندر اندر مرجائے، تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا (حاکم، ابنِ اَبی عاصم)

مطلب یہ ہے کہ اگرچہ شرک وغیرہ کا گناہ سب سے بڑا ہے، لیکن اس کے بعد خمر وشراب پینا، اس حیثیت سے کبیرہ ترین گناہ ہے، کہ خمر وشراب پینے کے بعد بڑے بڑے گناہوں کے ارتکاب کی نوبت آجاتی ہے۔

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ خمر وشراب کبیرہ ترین گناہ میں داخل ہے۔

اور روایات میں بھی اس کا ذکر ہے۔

چنانچہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ شَرَابًا حَتّٰى يُذْهِبَ بِعَقْلِهِ الَّذِيْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ فَقَدْ أَتٰى بَابًا مِّنْ أَبْوَابِ الْكَبَائِرِ (مسند ابی یعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث ۲۳۴۸، ج۴ص ۲۳۵، مسند ابنِ عباس)

ترجمہ: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خمر وشراب پی، یہاں تک

کہ اس کی وجہ سے اس کی وہ عقل چلی گئی، جو اسے اللہ نے عطاء کی ہے، تو وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر آ گیا (ابو یعلیٰ)

اور حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ شُرْبُ الْخَمْرِ (التفسير من سنن سعيد بن منصور، رقم الحديث ۸۲۴، ج۴ص ۱۶۱۴، سورة المائدة)

ترجمہ: خمر و شراب پینا کبیرہ ترین گناہ ہے (تفسیر سنن سعید بن منصور)

اور خمر وشراب کے کبیرہ ترین گناہ ہونے سے متعلق بعض روایات کی سندوں پر اگرچہ کلام ہے، لیکن اس کی تائید دیگر روایات سے ہوتی ہے۔

البتہ ایک روایت میں اس طرح خمر وشراب پی کر مختلف گناہوں کے ارتکاب کرنے کا واقعہ دو فرشتوں حضرت ہاروت و ماروت کی نسبت سے بھی مذکور ہے، مگر اس روایت کی سند غیر معمولی ضعیف ہے، اور اس کے مضمون کو محدثین نے نا قابلِ اعتبار قرار دیا ہے۔ [1]

---

[1] عن نافع، مولى عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر، أنه سمع نبى الله صلى الله عليه وسلم يقول " :إن آدم صلى الله عليه وسلم لما أهبطه الله تعالى إلى الأرض، قالت الملائكة :أى رب، (أتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك قال إني أعلم ما لا تعلمون)قالوا :ربنا نحن أطوع لك من بنى آدم .قال الله تعالى للملائكة :هلموا ملكين من الملائكة، حتى يهبط بهما إلى الأرض، فننظر كيف يعملان .قالوا :ربنا، هاروت وماروت .فأهبطا إلى الأرض، ومثلت لهما الزهرة امرأة من أحسن البشر، فجاء تهما، فسألاها نفسها، فقالت :لا والله، حتى تكلما بهذه الكلمة من الإشراك .فقالا :والله لا نشرك بالله أبدا .فذهبت عنهما ثم رجعت بصبى تحمله، فسألاها نفسها، فقالت :لا والله، حتى تقتلا هذا الصبى، فقالا :والله لا نقتله أبدا .فذهبت ثم رجعت بقدح خمر تحمله، فسألاها نفسها، فقالت :لا والله، حتى تشربا هذا الخمر .فشربا، فسكرا فوقعا عليها، وقتلا الصبى، فلما أفاقا، قالت المرأة :والله ما تركتما شيئا مما أبيتماه على إلا قد فعلتما حين سكرتما، فخيرا بين عذاب الدنيا والآخرة،فاختارا عذاب الدنيا "(مسند احمد، رقم الحديث ۶۱۷۸)

قال شعيب الارنؤوط: إسناده ضعيف ومتنه باطل .موسى بن جبير -وهو الأنصارى المدنى الحذاء

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

عربی زبان میں خبیث، دراصل طیب کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے، اور طیب کے معنیٰ پاکیزہ کے آتے ہیں، اور خبیث کے معنیٰ گندی چیز کے آتے ہیں، اور کھانے پینے کی چیزوں میں خبیث کا لفظ عموماً حلال کے مقابلہ میں حرام چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اور خمر وشراب کا حرام ہونا بالکل ظاہر ہے، اس حیثیت سے شراب، حرام چیزوں میں خبیث ترین چیز ہے۔ [1]

حضرت ابوجویریہ سے روایت ہے کہ:

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ذكره ابن حبان فى "الثقات۷/۴۵۱"، وقال :يخطىء ويخالف، وقال ابن القطان :لا يعرف حاله، وقال الحافظ فى "التقريب :"مستور، وزهير بن محمد -وهو أبو المنذر الخراسانى المروزى الخرقى -ذكره أبو زرعة فى أسامى الضعفاء ، وقال أبو حاتم :محله الصدق، وفى حفظه سوء ، واختلف قول ابن معين فيه، فوثقه مرة وضعفه أخرى، وضعفه النسائى، وذكره ابن حبان فى "الثقات"، وقال :يخطىء ويخالف، وقال الدارمى :له أغاليط كثيرة .وقال الساجى :صدوق منكر الحديث، وذكره العقيلى وابن الجوزى، والذهبى فى جملة الضعفاء .وبقية رجاله ثقات. والصحيح أن هذا الحديث لا تصح نسبته إلى النبى صلى الله عليه وسلم، وإنما هو من قصص كعب الأحبار، نقله عن كتب بنى إسرائيل(حاشية مسند احمد)

[1] وقوله عز وجل يسئلونک ماذا أحل لهم قل أحل لكم الطيبات اسم يتناول معنيين أحدهما الطيب المستلذ والآخر الحلال وذلک لأن ضد الطيب هو الخبيث والخبيث حرام فإذا الطيب حلال والأصل فيه الاستلذاذ فشبه الحلال به فى انتفاء المضرة منهما جميعا وقال تعالى يا أيها الرسل كلوا من الطيبات يعنى الحلال وقال ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبائث فجعل الطيبات فى مقابلة الخبائث والخبائث هى المحرمات وقال تعالى فانكحوا ما طاب لكم من النساء وهو يحتمل ما حل لكم ويحتمل ما استطبتموه فقوله قل أحل لكم الطيبات جائز أن يريد به ما استطبتموه واستلذتموه مما لا ضرر عليكم فى تناوله من طريق الدين فيرجع ذلک إلى معنى الحلال الذى لا تبعة على متناوله وجائز أن يحتج بظاهره فى إباحة جميع الأشياء المستلذة إلا ما خصه الدليل(أحكام القرآن،للجصاص ،ج۳ص۳۰۷،سورة المائدة، رقم الآية ۴)

قال الحسن ":الخبيث والطيب "الحلال والحرام .وقال السدى :المؤمن والكافر .وقيل :المطيع والعاصى .وقيل :الردىء والجيد، وهذا على ضرب المثال .والصحيح أن اللفظ عام فى جميع الأمور، يتصور فى المكاسب والأعمال، والناس، والمعارف من العلوم وغيرها، فالخبيث من هذا كله لا يفلح ولا ينجب، ولا تحسن له عاقبة وإن كثر، والطيب وإن قل نافع 1 جميل العاقبة .قال الله تعالى ":والبلد الطيب يخرج نباته بإذن ربه والذى خبث لا يخرج إلا نكدا "(تفسير القرطبى، ج۶ص۳۲۷، ۳۲۸، سورة المائدة)

www.idaraghufran.org

سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَاذَقَ: فَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ، قَالَ: اَلشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ، قَالَ: لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيْثُ (بخاری) [1]

ترجمہ: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باذق (شراب) کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ باذق کے بارے میں پہلے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم (حرام ہونے کا) فرما چکے ہیں، اس لئے جو چیز نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے، میں نے کہا کہ حلال طیب مشروب کا کیا حکم ہے؟ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حلال طیب کے بعد حرام خبیث ہی ہے (بخاری)

باذق، نیم پختہ انگور کے نشہ آور شیرہ کو کہا جاتا ہے، جس کا حکم خمر وشراب کی طرح ہے۔ [2]

اس روایت سے معلوم ہوا کہ خمر وشراب اور نشہ آور چیز خبیث ہے، اور اس کے مقابلہ میں حلال مشروب طیب وپاکیزہ ہے۔

خمر وشراب، خطاؤں کی جڑ، اور دیگر خطاؤں پر غالب آجاتی ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

وَلَا تَقْرَبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا رَأْسُ الْخَطَايَا (تعظيم قدر الصلاة لمحمد بن نصر)

---

[1] رقم الحديث ۵۵۹۸، كتاب الاشربة، باب الباذق، ومن نهى عن كل مسكر من الأشربة.

[2] قوله الباذق بفتح الذال غير مهموز نوع من الأشربة وهو العصير المطبوخ (فتح البارى لابن حجر، ج ۱، ص ۸۶، قوله انما البدل)

ضبطه بن التين بفتح المعجمة ونقل عن الشيخ أبى الحسن يعنى القابسى أنه حدث به بكسر الذال وسئل عن فتحها فقال ما وقفنا عليه قال وذكر أبو عبد الملك أنه الخمر إذا طبخ وقال بن التين هو فارسى معرب وقال الجواليقى أصله باذه وهو الطلاء وهو أن يطبخ العصير حتى يصير مثل طلاء الإبل وقال بن قرقول الباذق المطبوخ من عصير العنب إذا أسكر أو إذا طبخ بعد أن اشتد (فتح البارى لابن حجر، ج ۱۰، ص ۶۳، قوله باب الباذق)

المروزی) [1]

ترجمہ: اور تم خمر (وشراب) کے قریب مت جاؤ، کیونکہ وہ خطاؤں کی جڑ ہے (تعظیم قدر الصلاۃ)

اس سے معلوم ہوا کہ خمر وشراب، فواحش وخبائث کے ساتھ ساتھ خطاؤں کی بھی ماں اور جڑ ہے۔

جس طرح اولاد کی اصل اس کی ماں اور درخت کی اصل اس کی جڑ ہوتی ہے، اسی طرح خمر وشراب کا حال ہے کہ وہ بھی فواحش وخبائث اور خطاؤں کی ماں اور جڑ ہے۔ [2]

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : إِيَّاکَ وَالْخَمْرَ، فَإِنَّ خَطِيْئَتَهَا تَفْرَعُ الْخَطَايَا، كَمَا أَنَّ شَجَرَتَهَا، تَفْرَعُ الشَّجَرَ (سنن ابنِ ماجه) [3]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ اپنے آپ کو خمر (وشراب) سے بچاؤ، کیونکہ اس کی خطا دوسری خطاؤں پر غالب آ جاتی ہے، جس طریقہ سے

---

[1] رقم الحديث ۹۲۰، ج۲ص ۸۸۹، باب ذكر إكفار تارك الصلاة، واللفظ لهٗ، المسند الشاشي، رقم الحديث ۱۲۴۳.

قال المنذري: ورواه الطبراني ومحمد بن نصر في كتاب الصلاة بإسنادين لا بأس بهما (الترغيب والترهيب، تحت رقم الحديث ۸۰۹، كتاب الصلاة)

[2] (الخمر أم الفواحش) أى التى تجمع كل خبيث وإذا قيل أم الخير فهى التى تجمع كل خير وإذا قيل أم الشر فهى التى تجمع كل شر (وأكبر الكبائر) أى من أكبرها كما مر نظيره غير مرة (من شربها) وسكر (وقع على أمه وخالته وعمته) أى جامع الواحدة منهن يظن أنها زوجته وهو لا يشعر ومن ثم جعلها الله مفتاح كل إثم كما جعل الغناء مفتاح الزنا وإطلاق النظر فى الصور مفتاح العشق والكسل والراحة مفتاح الخيبة والحرمان والمعاصى مفتاح الكفر والكذب مفتاح النفاق والحرص مفتاح البخل وهذه أمور لا يصدق بها إلا من له بصيرة صحيحة ولب يعرف به ما فى نفسه وما فى الوجود من خير وشر (فيض القدير للمناوى، تحت رقم الحديث ۴۱۴۱)

[3] رقم الحديث ۳۳۷۲، كتاب الاشربة، باب الخمر، مفتاح كل شر، واللفظ لهٗ، المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۳۷۰۹.

www.idaraghufran.org

اس کا درخت (دوسرے) درخت پر غالب آ جاتا ہے (ابنِ ماجہ، طبرانی)

اس حدیث کی سند پر اگرچہ محدثین نے کلام کیا ہے، لیکن اس مضمون کی تائید دیگر روایات سے ہوتی ہے۔ [1]

بعض دوسری روایات میں بھی خمر وشراب کو خطاؤں کی جڑ قرار دیا گیا ہے۔ [2]

اور مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خمر وشراب کا گناہ دوسرے گناہوں سے آگے بڑھ جاتا، اوران پر غالب آ جاتا ہے، جس طرح سے کہ خمر وشراب کی اعلیٰ قسم جس درخت کے پھل سے تیار کی جاتی ہے، یعنی انگور کی بیل دوسرے درختوں پر غالب آ جاتی ہے، اور انگور کی بیل

---

[1] قال المنذری:رواه ابن ماجه وليس فی إسناده من ترک(الترغيب والترهيب، تحت رقم الحديث ۳۵۵۷، كتاب الحدود)

وفی حاشية ابنِ ماجه:إسناده ضعيف لضعف منير بن الزبير :وهو الشامی أبو ذر الأردنّی.

[2] عن خباب بن الأرت، قال :بعثنی رسول الله صلى الله عليه وسلم مبعثا، فقلت : يا رسول الله إنک تبعثنی بعيدا وأنا أشفق عليک، قال :وما بلغ من شفقتک علی؟ ، قلت :أصبح فلا أظنک تمسی، وأمسی فلا أظنک تصبح، قال :يا خباب خمس إن فعلت بهن رأيتنی، وإن لم تفعل بهن لم ترنی ، فقلت :يا رسول الله وما هن؟، قال :تعبد الله لا تشرک به شيئا وإن قطعت وحرقت، وتؤمن بالقدر ، قلت " :يا رسول الله وما الإيمان بالقدر؟، قال :تعلم أن ما أصابک لم يكن ليخطئک، وأن ما أخطأک لم يكن ليصيبک، ولا تشرب الخمر فإن خطيئتها تقرع الخطايا، كما أن شجرتها تعلق الشجر، وبر والديک وإن أمراک أن تخرج من الدنيا، وتعتصم بحبل الجماعة، فإن يد الله على الجماعة، يا خباب إنک إن رأيتنی يوم القيامة لم تفارقنی(المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۳۷۰۹)

عن عبد الله بن عمرو قال إنه فی الكتاب مكتوب أن خطيئة الخمر تعلو الخطايا كما تعلو شجرتها الشجر (مصنف عبدالرزاق، رقم الحديث ۱۷۰۶۳)

وعن عبادة بن الصامت قال :أوصانی رسول الله -صلى الله عليه وسلم -بسبع خلال قال " :لا تشركوا بالله شيئا، وإن قطعتم أو حرقتم أو صلبتم، ولا تتركوا الصلاة متعمدا فمن تركها متعمدا، فقد خرج من الملة .ولا تركبوا المعصية؛ فإنها سخط الله، ولا تشربوا الخمر؛ فإنها رأس الخطايا كلها، ولا تفروا من الموت وإن كنتم فيه، ولا تعص والديک، وإن أمراک أن تخرج من الدنيا كلها فاخرج، ولا تضع عصاک عن أهلک، وأنصفهم من نفسک .

رواه الطبرانی، وفيه سلمة بن شريح قال الذهبی :لا يعرف، وبقية رجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۷۱۱۴، باب وصية رسول الله صلى الله عليه وسلم)

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

دوسرے درختوں کو پوری طرح گھیر لیتی ہے، یہی حال خمر وشراب کے گناہ کا بھی ہے۔ ١
اور بعض احادیث وروایات میں خمر وشراب کو گناہوں کا مجموعہ قرار دیا گیا ہے، جن میں حضرت زید بن خالد کی سند سے مروی حدیث بھی ہے۔ ٢
اور حضرت عائشہ کی سند سے مروی حدیث بھی ہے۔ ٣
اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عوف کی حدیث بھی ہے۔ ٤
اور حضرت ابو مصعب کی حدیث بھی ہے۔ ٥

---

١ قوله :(تفرع الخطايا) من فرع العلماء الرجل إذا طالهم، أى :تعلو الخطايا وتعليها فإن من ارتكب هذه الخطيئة لا يبالى بغيرها (تفرع الشجرة) فإن شجرة العنب تزيد على الأشجار طولا وكذلك شجرة الرطب والبسر(حاشية السندى على سنن ابن ماجه،تحت رقم الحديث ٣٣٧٢، باب الخمر مفتاح كل شر)
(إياك والخمر) أى احذر شربها (فإن خطيئتها تفرع) بمثناة فوقية مضمومة وفاء وراء مشددة وعين مهملة (الخطايا) أى تطول وتكثر الذنوب يعنى خطيئة الشرب تطول سائر الخطايا وتعلوها وتزيد عليها (كما أن شجرتها) يعنى الكرمة (تفرع الشجر) أى تطول سائر الشجر التى تتعلق بها وتتسلق عليها فتعلوها شبه المعقول بالمحسوس وجعل الأحكام الشرعية كالأعيان المرئية والخمر طريق إلى الفواحش ومحسنة لها ومرقاة إلى كل خبيثة ولذا سميت أم الخبائث(فيض القدير للمناوى، تحت رقم الحديث ٢٨٩٤)

٢ حدثنى عبد الله بن مصعب بن خالد بن زيد بن خالد الجهنى ,عن أبيه ,عن جده زيد بن خالد قال :تلقفت هذه الخطبة من فى رسول الله صلى الله عليه وسلم بتبوك , سمعته يقول :والخمر جماع الإثم (سنن الدارقطنى، رقم الحديث ١٦١١)

٣ عن عائشة، قالت :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :اليمن حسن الخلق ،الشباب شعبة من الجنون، والنساء حبائل الشيطان، والخمر جماع الإثم، والغلول من جمر جهنم، والنياحة من عمل الجاهلية، والسعيد من وعظ بغيره، والشقى من شقى فى بطن أمه(مسند الشهاب القضاعى، رقم الحديث ٥٤)

٤ عن عبد الرحمن بن أبى عوف قال :قال أبو الدرداء الريب من الكفر والنوح عمل الجاهلية والشعر مزامير إبليس والغلول جمر من جهنم والخمر جماع كل إثم ، والشباب شعبة من الجنون والنساء حبالة الشيطان والكبر شر من الشر وشر المآكل مال اليتيم وشر المكاسب الربا والسعيد من وعظ بغيره والشقى من شقى فى بطن أمه "(الزهد لاحمد بن حنبل، رقم الحديث ٧٥٧)

٥ حدثنى عبد الله بن مصعب، عن أبيه، عن جده -رضى الله عنه -قال :تلقفت هذه الخطبة من فى رسول الله صلى الله عليه وسلم بتبوك سمعته يقول :(أما بعد، فإن أصدق الحديث كتاب الله، وأوثق العرى كلمة التقوى، وخير الملل ملة إبراهيم

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث بھی ہے۔ ؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

-صلوات الله عليه -وخير السنن سنة محمد، وأشرف الحديث ذكر الله، وأحسن القصص هذا القرآن، وخير الأمور عزائمها، وشر الأمور محدثاتها، وأحسن الهدى هدى الأنبياء وأشرف الموت قتل الشهداء ، وأعمى الضلالة ضلالة بعد الهدى، وخير العمل ما نفع، وخير الهدى ما اتبع، وشر العمى عمى القلب، واليد العليا خير من اليد السفلى، وما قل وكفى خير مما كثر وألهى، وشر المعذرة عند الحضور الموت، وشر الندامة ندامة يوم القيامة، ومن الناس من لا يأتي الجمعة إلا نزرا، ومنهم من لا يذكر الله إلا هجرا، ومن أعظم الخطايا اللسان الكذوب، وخير الغنى غنى النفس، وخير الزاد التقوى، ورأس الحكمة مخافة الله، وخير ما ألقى فى القلب اليقين، والارتياب من الكفر والنياحة من عمل الجاهلية، والغلول من جمر جهنم، والخمر جماع الإثم ، والفساد حبائل الشيطان، والشباب شعبة من الجنون، وشر المكاسب كسب الربا، وشر المال أكل مال اليتيم، والسعيد من وعظ بغيره، والشقى من شقى فى بطن أمه، وإنما يصير أحدكم إلى موضع أربعة أذرع، والأمر إلى الآخرة وملاك الأمر خواتمه، وشر الروايا رواية الكذب، وكل ما هو آت قريب، وسباب المسلم فسوق وقتاله كفر، وأكل لحمه من معصية الله، وحرمة ماله كحرمة دمه، ومن تألى على الله كذب، ومن يغفر يغفر الله له، ومن يرحم يرحمه الله، ومن يعفو يعف الله عنه، ومن يكظم الغيظ يأجره الله، ومن يصبر على الرؤية يعرضه الله، اللهم اغفر لأمتي، اللهم اغفر لأمتي، ثلاثا)(الترغيب والترهيب لقوام السنة للاصبهانى، رقم الحديث ۱۲۵۳)

؎ قال عبد الله بن مسعود :إن أصدق الحديث كتاب الله عز وجل، وأوثق العرى كلمة التقوى، وخير الملل ملة إبراهيم، وأحسن السنن سنة محمد صلى الله عليه وسلم، وخير الهدى هدى الأنبياء ، وأشرف الحديث ذكر الله، وخير القصص القرآن، وخير الأمور عواقبها، وشر الأمور محدثاتها، وما قل وكفى خير مما كثر وألهى، ونفس تنجيها خير من أمارة لا تحصيها، وشر العذيلة حين يحضر الموت، وشر الندامة ندامة القيامة، وشر الضلالة الضلالة بعد الهدى، وخير الغنى غنى النفس، وخير الزاد التقوى، وخير ما ألقى فى القلب اليقين، والريب من الكفر، وشر العمى عمى القلب، والخمر جماع كل إثم، والنساء حبالة الشيطان، والشباب شعبة من الجنون، والنوح من عمل الجاهلية، ومن الناس من لا يأتي الجمعة إلا دبرا، ولا يذكر الله إلا هجرا، وأعظم الخطايا الكذب، وسباب المؤمن فسوق، وقتاله كفر، وحرمة ماله كحرمة دمه، ومن يعف يعف الله عنه، ومن يكظم الغيظ يأجره الله، ومن يغفر يغفر الله له، ومن يصبر على الرزية يعقبه الله، وشر المكاسب كسب الربا، وشر المأكل مال اليتيم، والسعيد من وعظ بغيره، والشقى من شقى فى بطن أمه، وإنما يكفى أحدكم ما قنعت به نفسه، وإنما يصير إلى أربعة أذرع، والأمر إلى آخرة، وملاك العمل خواتمه، وشر الروايا روايا الكذب، وأشرف الموت قتل الشهداء ، ومن يعرف البلاء يصبر عليه، ومن لا يعرف ينكر، ومن يستكبر يضعه، ومن يتولى الدنيا تعجز عنه، ومن يطع الشيطان يعص الله، ومن يعص الله يعذبه(حلية الاولياء لابى نعيم الاصبهانى، ج ۱ ص ۱۳۸، المدخل الى السنن الكبرىٰ للبيهقى، رقم الحديث ۷۸۶)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مگران احادیث وروایات کی سندوں پر محدثین نے طویل کلام کیا ہے۔ ۱؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

حدثنا عبد الله بن مصعب بن منظور بن جميل بن سنان، قال :أخبرنا أبى، قال :سمعت عقبة بن عامر الجهنى يقول " :خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى غزوة تبوك، فاسترقد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلما كان منها على ليلة فلم يستيقظ حتى كانت الشمس قيد رمح، قال " :ألم أقل لك يا بلال :اكلأ لنا الفجر؟ "فقال :يا رسول الله، ذهب بى النوم فذهب بى الذى ذهب بك، فانتقل رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك المنزل غير بعيد، ثم صلى، ثم هدر بقية يومه وليلته، فأصبح بتبوك فحمد الله تعالى وأثنى عليه بما هو أهله، ثم قال :أيها الناس أما بعد، فإن أصدق الحديث كتاب الله، وأوثق العرى كلمة التقوى، وخير الملل ملة إبراهيم، وخير السنن سنة محمد، وأشرف الحديث ذكر الله، وأحسن القصص هذا القرآن، وخير الأمور عوازمها، وشر الأمور محدثاتها، وأحسن الهدى هدى الأنبياء ، وأشرف الموت قتل الشهداء ، وأعمى العمى الضلالة بعد الهدى، وخير الأعمال ما نفع، وخير الهدى ما اتبع، وشر العمى عمى القلب، واليد العليا خير من اليد السفلى، وما قل وكفى خير مما كثر وألهى، وشر المعذرة حين يحضر الموت، وشر الندامة يوم القيامة، ومن الناس من لا يأتى الجمعة إلا دبرا، ومنهم من لا يذكر الله إلا هجرا، ومن أعظم الخطايا اللسان الكذاب، وخير الغنى غنى النفس، وخير الزاد التقوى، ورأس الحكم مخافة الله عز وجل، وخير ما وقر فى القلوب اليقين، والارتياب من الكفر، والنياحة من عمل الجاهلية، والغلول من حثاء جهنم، والسكر كى من النار، والشعر من إبليس، والخمر جماع الإثم، والنساء حبائل الشيطان، والشباب شعبة من الجنون، وشر المكاسب كسب الربا، وشر المأكل مال اليتيم، والسعيد من وعظ بغيره، والشقى من شقى فى بطن أمه، وإنما يصير أحدكم إلى موضع أربع أذرع، والأمر إلى الآخرة وملاك العمل خواتمه، وشر الروايا روايا الكذب، وكل ما هو آت قريب، وسباب المؤمن فسق، وقتال المؤمن كفر، وأكل لحمه من معصية الله، وحرمة ماله كحرمة دمه، ومن يتألى على الله يكذبه، ومن يغفر يغفر له، ومن يعف يعف الله عنه، ومن يكظم الغيظ يأجره الله، ومن يصبر على الرزية يعوضه الله، ومن يتبع السمعة يسمع الله به، ومن يصبر يضعف الله له، ومن يعص الله يعذبه الله، اللهم اغفر لى ولأمتى، اللهم اغفر لى ولأمتى ، قالها ثلاثا، ثم قال :أستغفر الله لى ولكم(دلائل النبوة للبيهقى، ج۵ص ۲۴۱، باب ما روى فى خطبته صلى الله عليه وسلم بتبوك)

۱؎ قال المناوى:(أبو نصر) عبد الله بن سعيد (السجزى) بكسر السين المهملة وسكون الجيم نسبة لسجستان على غير قياس (فى الإبانة) أى فى كتاب الإبانة له (عن أبى الدرداء) مرفوعا (ش) وكذا أبو نعيم فى الحلية والقضاعى فى الشهاب قال بعض شراحه حسن غريب (عن ابن مسعود موقوفا) ورواه العسكرى والديلمى عن عقبة(فيض القدير، تحت رقم الحديث ۱۲۰۹، حرف الهمزة)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مذکورہ احادیث وروایات سے معلوم ہوا کہ خمر وشراب میں درجِ ذیل خرابیاں ومنکَرات پائے جاتے ہیں:

(۱)......خمر وشراب: ہر شَر وبُرائی کی کنجی وچابی ہے، یعنی اس کے ذریعہ سے ہر شر کا تالا اور دروازہ کھلتا ہے۔

(۲)......خمر وشراب: اُمُّ الفواحش ہے، یعنی قبیح ترین، عقل وطبیعتِ سلیمہ کے خلاف والے کاموں کی ماں ہے، جس سے بے شمار قبیح وبُرے کاموں کی نسل پھوٹتی ہے۔

(۳)......خمر وشراب: اُمُّ الخبائث ہے، یعنی حرام اور خباثتوں کی ماں ہے، جس سے بے شمار خباثتیں اور حرام چیزیں جَنَم لیتی ہیں۔

(۴)......خمر وشراب: خطاؤں کی جڑ ہے، یعنی اس سے بے شمار خطائیں اور گناہ اُگتے اور پھلتے پھولتے ہیں، جس طرح درخت کی جڑ سے درخت کا، تنا، پھر اس کی بے شمار شاخیں، پھر پھل پھول اور بیج نکلتے ہیں، جن سے نہ جانے کتنے مزید درخت اُگتے ہیں۔

(۵)......خمر وشراب: دوسرے گناہوں پر غالب آجاتی ہے، یعنی دوسرے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(رأس الحكمة مخافة -وفى رواية خشية -الله) رواه البيهقى فى الدلائل والعسكرى فى الأمثال والديلمى عن عقبة بن عامر قال خرجنا فى غزوة تبوك فذكر حديثا طويلا فيه قول النبى صلى الله عليه وسلم أما بعد فإن أصدق الحديث كتاب الله وخير الزاد التقوى ورأس الحكمة مخافة الله والخمر جماع الإثم ، ورواه العسكرى أيضا فقط من حديث عمرو بن ثابت عن أبيه قال أعطى ابن أبى الدرداء عبد الملك بن مروان كتابا ذكر أنه عن أبيه أبى الدرداء أن النبى صلى الله عليه وسلم قال إن أشرف الحديث كتاب الله فذكر حديثا وفيه رأس الحكمة مخافة الله والخمر جوامع الإثم ، وأخرج ابن لال عن أبى مسعود مرفوعا الجملة الأخيرة فقط ، ورواه القضاعى فى مسنده عن زيد بن خالد الجهنى ، قال تلقفت هذه الخطبة من فى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرها وفيه الخمر جماع الإثم ورأس الحكمة مخافة الله عز وجل (كشف الخفاء للعجلونى، تحت رقم الحديث ١٣٥٠)

www.idaraghufran.org

گناہوں کو پیچھے چھوڑ دیتی ہے، اور خمر وشراب کے گناہ میں مبتلا ہوکر انسان کئی دوسرے بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔

ماہرین کی نظر میں شراب ونشہ کے شرور ومفاسد

موجودہ دور کے ماہرین نے بھی خمر وشراب، بلکہ نشہ آور intoxicant چیزوں کے متعلق بے شمار شرور وفتن اور مفاسد ومنکرات کا اعتراف کیا ہے۔

چنانچہ ماہرین کے مطابق شراب کے نتیجہ میں عقل وشعور کا بگاڑ، مزاج میں یک دَم اُتار چڑھاؤ Lability of Mood جارحیت Aggression بے ربط اور مدغم الفاظ کی ادائیگی Slurred Speech ڈگمگاتی Unsteady اور بے قاعدہ و بے ترتیب چال Ataxic Gait وغیرہ جیسی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔

نشہ آور اشیاء کے براہِ راست اثر سے جو خلافِ معمول جسمانی وذہنی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اُنھیں فوری سُکر، اور انگریزی زبان میں ”اکیوٹ اِنٹوکسیکیشن“ Acute Intoxication کہا جاتا ہے۔

یہ اثرات نشہ آور شیئ کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں جیسے شراب کے ساتھ ”ڈِس انہبیشن“ Disinhibition اور اختلالِ عضلات یا نقص عُضلی کنٹرول Ataxia، جس کے نتیجے میں بے قاعدہ اور جھٹکے دار حرکات ہوتی ہیں، یا جیسے بعض نشہ آور اشیاء کے ذریعہ جنونی بشاشت اور بے تحاشہ خوشی کی غیر معمولی کیفیت Euphoria اور نظر آنے اور محسوس کرنے کا بگاڑ Visual and Sensory Distortion نشہ آور اشیاء کے مختلف قسم کے فوری اثرات، صورتِ حال، مقدارِ نشہ یا نشہ کرنے کے طریقہ کار پر بھی منحصر ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ ان اشیاء سے من گھڑت تصورات کا قائم کرنا، ذہنی فتور کا واقع ہونا، اور فریبِ نظر ہوتا ہے، اور ان حالتوں کو انگریزی زبان میں ”ہالوسینیشن“ Hallucination

''الیوژن'' یا ''ڈِلیوژن'' Illusion یا Delusion اور ''سائکوسس'' Psychosis وغیرہ کہا جاتا ہے۔

جسمانی یا ذہنی صحت کو نقصان پہنچنے یا معاشرتی، معاشی اور خاندانی فلاح و بہبود کے متاثر ہونے کے باوجود نشہ آور شئے کا متواتر استعمال خطرناک اور نقصان دہ استعمال کے زمرے میں آتا ہے، جسے میڈیکل کی خاص اصطلاح میں Harmful Use کہا جاتا ہے۔

وہ الگ بات ہے کہ نشہ میں مبتلا شخص نقصان کو جھٹلاتا ہے یا کم ظاہر کیا کرتا ہے۔

اور جب کسی کو شراب اور نشہ کی عادت ADDICTION ہو جاتی ہے، تو اسے نشہ آور چیز کو حاصل کرنے کا ترجیحی رویہ پیدا ہوتا ہے، جس کو انگریزی زبان میں Primacy of drug-seeking behaviour کہا جاتا ہے۔

یہ نشہ آور شئے کے استعمال کا خاصّہ ہے، نشہ آور شئے اور اُس کو حاصل کرنا نشہ کرنے والے شخص کی زندگی کی سب سے اہم چیز بن جاتا ہے، اور نشہ اس کی تمام مشغولیات اور دلچسپیوں پر ترجیح حاصل کر لیتا ہے، چنانچہ یہ اُس کے لئے ملازمت جاری رکھنے، رشتہ داریاں اور تعلقات کے برقرار رکھنے، معاشی ساکھ کو قائم رکھنے اور اپنی جسمانی صحت کی حفاظت سے زیادہ اہم ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ یہ اخلاقی اقدار کھو کر اور کردار کی وضع سے ہِر کر مجرمانہ حرکات و دھوکہ دہی میں مبتلا ہو سکتا ہے، نشہ کا ترجیحی رویہ اس مقصود کو حاصل کرنے میں حائل ہچکچاہٹ اور روک ٹوک کو اس کی نگاہ میں ہلکا بنا دیتا ہے، جیسا کہ اگر نشہ اُس کے نزدیک صحت سے زیادہ اہم ہے، تو ایسی تنبیہات کہ نشہ کا استعمال مضرِ صحت ہے، اُس کے نزدیک کوئی خاص وقعت نہیں رکھتیں، اور اس طرح کے حالات کے نتیجہ میں بے شمار فسادات اور جرائم وجود میں آتے ہیں، اللہ تعالیٰ سب انسانوں کو خمر و شراب بلکہ ہر نشہ آور چیز سے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ.

www.idaraghufran.org

(باب نمبر ۳)

شراب ونشہ کی وعیدیں اور دنیاوی واُخروی وبال

قرآن وسنت کی رو سے خمر وشراب حرام اور کبیرہ گناہ ہے، اور قرآن وسنت میں اس پر بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں، چنانچہ قرآن مجید میں خمر وشراب کو شیطانی عمل قرار دیا گیا ہے، اور اس کو گندی وغلیظ چیز بتلایا گیا ہے، اور احادیث وروایات میں اس کو بُرائیوں کی ماں اور جڑ وغیرہ قرار دیا گیا ہے، جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

اس کے علاوہ احادیث میں خمر وشراب کو ایمان کے لئے انتہائی خطرناک بتلایا گیا ہے، اور اس پر کئی قسم کے دنیاوی واُخروی عذابوں اور وبالوں کا ذکر کیا گیا ہے، جس کی کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

خمر وشراب، شیطانی عمل ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورة المائدة، رقم الآية ۹۰)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے! بس خمر (وشراب) اور جوا اور بُت، اور (قسمت آزمائی والے) تیر گندگی، شیطان کا عمل ہیں، پس تم ان سے اجتناب کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ (سورہ مائدہ)

اس سے معلوم ہوا کہ خمر وشراب شیطانی عمل ہے، اور انسان کی دنیاوی واُخروی فلاح وکامیابی کے راستہ میں حائل ہے، یہی وجہ ہے کہ خمر وشراب کا عادی، شیطان کے ہاتھوں میں کھیلتا ہے،

www.idaraghufran.org

خمروشراب کے نتیجہ میں عزت وآبرو، گھربار، کاروبار، روپیہ پیسہ، بیوی، بچے سب کو تباہ وبرباد کر کے چھوڑ دیتا ہے، اور آخرت کا وبال اس کے علاوہ سر پر رہتا ہے، جو کہ بڑا سخت ہے۔

خمروشراب گمراہی کا سبب ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً أُسْرِیَ بِہٖ بِإِیْلِیَاءَ بِقَدَحَیْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَیْھِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ قَالَ جِبْرِیْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَاکَ لِلْفِطْرَۃِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُکَ (بخاری)[1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس رات میں، جس میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایلیاء (بیت المقدس) کی سیر (اور معراج) کرائی گئی، دو برتن لائے گئے، ایک خمر (یعنی شراب) کا اور ایک دودھ کا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا، اور دودھ کو لے لیا، جبریل نے کہا کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں، جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت بخشی، اگر آپ خمر (یعنی شراب) کو لے لیتے، تو آپ کی امت گمراہ ہوجاتی (بخاری، مسلم)

دودھ حلال اور پاکیزہ مشروب ہے اور خمروشراب دنیا میں خبیث اور گندا ترین مشروب اور گمراہی کا سبب ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ اور شراب میں سے دودھ کا انتخاب فرما کر، اپنی امت کو دودھ کی ترغیب اور شراب سے نفرت کی تعلیم دی، اور اپنی امت کو گمراہی سے بچا کر ہدایت کے راستہ پر ڈالا۔[2]

---

[1] رقم الحديث ٤٣٤٠، كتاب تفسير القرآن، باب قوله أسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام، دارطوق النجاة، بيروت، واللفظ لهٗ؛ مسلم، رقم الحديث ١٦٨، باب جواز شرب اللبن.

[2] (أما) : بالتخفيف للتنبيه (إنک لو أخذت الخمر) أی :شربت أو ما شربت، والمعنى لو ملت إليها أدق الميل (غوت) أی :ضلت (أمتک)أی نوعا من الغواية المترتبة على شربها بناء على

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اس سے معلوم ہوا کہ خمر وشراب گمراہی کا سبب ہے، اور یہ بات واقعہ اور حقیقت کے مطابق ہے کہ خمر وشراب میں مبتلا ہوکر انسان گمراہ ہوجاتا ہے، اور صراطِ مستقیم سے ہٹ جاتا ہے، کیونکہ جب خمر وشراب کے نشہ کی وجہ سے عقل پر پردہ پڑجاتا اور فتور وفساد پیدا ہوجاتا ہے، تو پھر صحیح راستہ دکھائی نہیں دیتا، اور حق وباطل کی تمیز اُٹھ جاتی ہے۔

خمر وشراب پینے کے وقت ایمان کی حالت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيْهَا أَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ (بخاری) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زانی مومن ہونے کی حالت میں زنا نہیں کرتا ہے اور شرابی مومن ہونے کی حالت میں خمر (یعنی شراب) نہیں پیتا ہے، اور چور مومن ہونے کی حالت میں چوری نہیں کرتا ہے، اور اُچکنے والا مومن ہونے کی حالت میں کسی چیز کو نہیں اُچکتا (یعنی لوٹ مار نہیں کرتا) ہے، جس کو لوٹ مار کرتے ہوئے لوگ (حیرت سے) دیکھ رہے ہوں (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ مذکورہ حدیث میں بیان کئے گئے یہ گناہ اور بداعمالیاں ایمان کے تقاضے

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

أنه لو شربها لأحل للأمة شربها، فوقعوا في ضررها وشرها، ولما كان هو معصوما لم يقل له: غويت على ما تقتضيه المقابلة، وفيه إيماء إلى أن استقامة المقتدى من النبي والعالم والسلطان، ونحوهم سبب لاستقامة أتباعهم، لأنهم بمنزلة القلب للأعضاء (مرقاة المفاتيح، ج ۹ ص ۳۶۵۲، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب بدء الخلق وذكر الأنبياء عليهم الصلاة والسلام)

[1] رقم الحديث ۲۴۷۵، كتاب المظالم والغصب، باب النهبى بغير إذن صاحبه.

کے خلاف ہیں، اور ان بداعمالیوں میں مبتلا ہونے کے وقت ایمان کو ان سے نفرت ہوتی ہے اور مومن کی شان نہیں ہے کہ وہ ان قبیح گناہوں و بداعمالیوں کا ارتکاب کرے، اور ان گناہوں کا ارتکاب کرتے وقت ایمان بہت کمزور ہو جاتا ہے۔

یہ مطلب نہیں کہ ان گناہوں کے کرنے کی وجہ سے آدمی ایمان سے ہی حقیقت میں خارج ہو جاتا ہو، البتہ اگر کوئی اپنے عقیدہ سے ان حرام کاموں کو حلال سمجھ کر کرے تو پھر ایمان سے خارج ہونے کا خطرہ ہو جاتا ہے، اور جب ان گناہوں کو بار بار اور کثرت سے کرتا ہے، تو پھر بھی یہ چیزیں ایمان کی نعمت سے محروم ہونے کا سبب بن جاتی ہیں۔ [1]

خمر و شراب، اللہ و آخرت پر ایمان نہ رکھنے والے کا مشروب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ، فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهُ بِـنَبِيْـذٍ صَـنَـعْتُهُ فِيْ دُبَّاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهٖ فَإِذَا هُوَ يَنِشُّ، فَقَالَ: اِضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطِ، فَإِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ (سنن ابی داؤد، رقم الحديث ۳۷۱۶، كتاب الاشربة، باب كراهيه النبيذ اذا غلى) [2]

---

[1] قوله ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن قال بن بطال هذا أشد ما ورد فی شرب الخمر وبه تعلق الخوارج فكفروا مرتكب الكبيرة عامدا عالما بالتحريم وحمل أهل السنة الإيمان هنا على الكامل لأن العاصی يصير أنقص حالا فی الإيمان ممن لا يعصی ويحتمل أن يكون المراد أن فاعل ذلک يئول أمره إلى ذهاب الإيمان كما وقع فی حديث عثمان الذی أوله اجتنبوا الخمر فإنها أم الخبائث وفيه وإنها لا تجتمع هی والإيمان إلا وأوشک أحدهما أن يخرج صاحبه أخرجه البيهقی مرفوعا وموقوفا وصححه بن حبان مرفوعا (فتح الباری لابنِ حجر، ج۱۰ ص۳۴، قوله كتاب الأشربة وقول الله تعالى إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس الآية)

قال المهلب :فی هذا الحديث بيان قوله (صلى الله عليه وسلم)(لا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن) يريد وهو مستكمل الإيمان، وليس بخارج من الملة بشربها ولا بمعصية من المعاصی؛ لأن النبی (صلى الله عليه وسلم) قد شهد للشارب بحب الله ورسوله وبالإسلام (شرح صحيح بخاری لابن بطال، ج۸ص۳۹۹، كتاب الحدود، باب ما يكره من لعن شارب الخمر وأنه ليس بخارج عن الملة)

[2] قال شعيب الانؤوط: حديث حسن، هشام بن عمار متابع، وخالد بن عبد الله بن حسين -وهو الدمشقی -روى عنه جمع، وذكره ابن حبان فی "الثقات"، فهو حسن الحديث (حاشية ابی داؤد)

www.idaraghufran.org

ترجمہ: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً روزہ رکھا کرتے تھے، تو میں (ایک مرتبہ) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افطار کے وقت آپ کے لیے نبیذ (یعنی کھجور کا مشروب) لے کر گیا، میں نے اس نبیذ کو، دباء (یعنی خمر وشراب کے مخصوص برتن) میں بنایا تھا، پھر میں اسے آپ کے پاس لے کر گیا، تو وہ اس وقت جوش مار رہا تھا، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے باغ میں بہادو، اس لیے کہ یہ اس آدمی کا مشروب ہے، جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا (ابوداؤد)

یہ مشروب، خمر وشراب بنانے کے مخصوص برتن میں تیار کئے اور رکھے جانے اور جوش مارنے اور اُبال کی وجہ سے نشہ آور ہو چکا تھا، اور ایک طرح سے خمر وشراب بن چکا تھا، کیونکہ دیسی خمر وشراب اسی طرح اُبال کی وجہ سے بنتی ہے، جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا، اور اس نشہ آور مشروب کو اللہ اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والے لوگوں کا مشروب قرار دیا، کیونکہ اس طرح کا مشروب وہی لوگ استعمال کرتے ہیں، جو اللہ اور آخرت پر سرے سے ایمان نہیں رکھتے، یا پھر کامل ایمان کی نعمت سے محروم ہوتے ہیں۔ [1]

خمر وشراب، شرک اور بت پرستی کے مشابہ ہے

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ مَشٰى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، وَقَالُوْا: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، وَجُعِلَتْ عَدْلًا لِلشِّرْكِ (المعجم الكبير

---

[1] قوله: (ينش) بفتح الياء التحتية وكسر النون :أى إذا غلى يقال :نشت الخمر تنش نشيشا إذا غلت (نيل الاوطار للشوكانى، ج۸، ص ۲۱۹، كتاب الاشربة)

(فتحينت فطره) أى طلبت حين فطره (فى دباء) أى قرع (ثم أتيته) أى رسول الله صلى الله عليه وسلم (به) أى بالنبيذ (فإذا هو ينش) بفتح الياء التحتية وكسر النون أى يغلى يقال نشت الخمر تنش نشيشا إذا غلت (اضرب بهذا الحائط) أى اصببه وأرقه فى البستان وهو الحائط (عون المعبود، ج۱۰، ص ۱۲۹، باب فى النبيذ إذا غلا)

للطبرانی، رقم الحدیث ۱۲۳۹۹، ج۱۲ ص۳۷، مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۷۲۲۷) ؎۱

ترجمہ: جب خمر (یعنی شراب) حرام کردی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام ایک دوسرے کی طرف گئے، اورانہوں نے کہا کہ خمر (یعنی شراب) کو حرام کردیا گیا، اوراس کوشرک کے برابر قراردے دیا گیا (طبرانی،حاکم)

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے خمروشراب کی حرمت کو بڑا سخت سمجھا، اوراس کی وعیدیں سُن کر اسے شرک کے مثل کبیرہ ترین گناہ خیال کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، کَعَابِدِ وَثَنٍ

(سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۳۳۷۵، كتاب الاشربة، باب مدمن الخمر) ؎۲

ترجمہ: رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ خمر (وشراب) کے عادی شخص کی مثال بت کی عبادت (وپوجا) کرنے والے کی طرح ہے (ابنِ ماجہ)

اس قسم کا مضمون حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت ابنِ عباس اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم کی سندوں سے بھی مروی ہے، جس کی وجہ سے اس طرح کے مضمون کی بعض سندوں پر کلام مُضِر نہیں ہے۔ ؎۳

؎۱ قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه.
وقال الذهبي في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.
وقال المنذري: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح (الترغيب والترهيب، تحت رقم الحديث ۳۵۷۶، كتاب الحدود)
وقال الهيثمي: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۰۷۹، باب تحريم الخمر)

؎۲ قال شعيب الارنؤوط: اسناده ضعيف (حاشية سنن ابن ماجه)
وقال الالباني: حسن (صحيح وضعيف سنن ابن ماجة، تحت رقم الحديث ۳۳۷۵)

؎۳ عن مجاهد، عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من سكر من الخمر لم تقبل له صلاة أربعين يوما، فإن مات فيها مات

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مذکورہ احادیث وروایات میں خمروشراب کے عادی شخص کو بت کی عبادت کرنے والی کی طرح قرار دیا گیا ہے، اس کی وجہ محدثین نے یہ بیان فرمائی ہے کہ یا تو اس سے خمروشراب نوشی کی

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

كعابد وثن (مسند البزار، رقم الحديث ٢٣٨٠)

عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما، عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: شارب الخمر كعابد وثن(مسند البزار، رقم الحديث ٢٣٨٢)

قال الهيثمي: رواه البزار، وفيه فطر بن خليفة وهو ثقة، وفيه كلام لا يضر(مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨١٨٧، باب ماجاء فى الخمر ومن يشربها)

عن محمد بن المنكدر،قال: حدثت عن ابن عباس، انه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:مدمن الخمر ان مات، لقى الله كعابد وثن(مسند احمد، رقم الحديث ٢٤٥٣)

عن ابن المنكدر :عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :من مات مدمن خمر لقى الله، وهو عليه غضبان، وهو كعابد وثن (مصنف عبدالرزاق، رقم الحديث ١٧٠٧٠)

عن سعيد بن جبير ،عن ابن عباس قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" :من لقى الله مدمن خمر ,لقيه كعابد وثن (صحيح ابنِ حبان، رقم الحديث ٥٣٤٧)

قال الهيثمى:رواه أحمد، والبزار، والطبرانى، ورجال أحمد رجال الصحيح، إلا أن ابن المنكدر قال :حدثت عن ابن عباس .وفى إسناد الطبرانى يزيد بن أبى فاختة ولم أعرفه، وبقية رجاله ثقات(مجمع الزوائد ،تحت رقم الحديث ٨٢١٠، باب فى مدمن الخمر)

وقال الالبانى: قلت :فالحديث بمجموع طرقه حسن أو صحيح(سلسلة الأحاديث الصحيحة، تحت رقم الحديث ٦٧٧)

نا الحارث بن النعمان قال :سمعت أنس بن مالك، يقول :سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :المقيم على الربا كعابد وثن، والمقيم على الخمر كعابد وثن(المعجم الاوسط للطبرانى، رقم الحديث ٤٨١٠)

عن عبد الله بن عمرو ، قال : مدمن الخمر كمن يعبد اللات والعزى (السنة لابى بكر بن الخلال، رقم الحديث ١٣٠٤)

عن سالم بن أبى الجعد، عن عبد الله بن عمرو قال :معاقر الخمر كمن عبد اللات والعزى(التفسير من سنن سعيد بن منصور، رقم الحديث ٨١٨)

عن طلحة، قال :قال مسروق :شارب الخمر كعابد اللات والعزى، وشارب الخمر كعابد وثن(السنة لابى بكر الخلال، رقم الحديث ١٣١٢)

عن سعيد بن المسيب، قال :قال فلان :من لقى الله عز وجل وهو مدمن الخمر، فإنه يلقى الله كعابد وثن ، وقال أبو جعفر :عابد (السنة لابى بكر الخلال، رقم الحديث ١٥٢٠ ، باب مناكحة المرجئة)

www.idaraghufran.org

عادت کی برائی اور اس پر وعید کو بیان کرنا مقصود ہے، یا پھر یہ مطلب ہے کہ جس طرح بت پرست اپنے نفس کی پیروی کرتا اور اپنے من پسند بت کے ساتھ چمٹا رہتا، اور اس کو دوسری چیزوں پر ترجیح دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے، اسی طرح خمر وشراب کا عادی بھی اپنے نفس کی پیروی کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا اور خمر وشراب کے ساتھ چمٹا رہتا ہے، اور خمر وشراب کے مقصود وتقاضہ کو دوسری چیزوں پر ترجیح دیتا ہے۔

اور یہ معنیٰ بھی ہوسکتے ہیں کہ خمر وشراب کے نشے میں مبتلا ہو کر انسان ہر کچھ کر گزرتا ہے، جس میں کلمۂ کفر وشرک زبان سے نکالنا یا کوئی کفریہ وشرکیہ حرکت کرنا بھی داخل ہے، اور اسی وجہ سے خمر وشراب کو گناہوں اور برائیوں کی جڑ بتلایا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ [1]

اسی لئے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

مَا أُبَالِيُ شَرِبْتُ الْخَمْرَ، أَوْ عَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِيَةَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (سنن النسائی) [2]

ترجمہ: میں پروا نہیں کرتا کہ خمر (یعنی شراب) پیوں، یا اللہ کے سوا، اس ستون کی عبادت کروں (یعنی میرے نزدیک خمر وشراب پینا ستون پرستی کی طرح ہے)

(نسائی)

---

[1] (وعن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مدمن الخمر إن مات) أى على إدمانه أو إذا مات، وقال الطيبي: (إن) للشك فيقتضى أن يكون لقاء شارب الخمر ربه تعالى بعد الموت مشابها بلقاء عابد الوثن، وليس كذلك فهو من الشرط الذى يورده الواثق بأمره المدل لحجته. اهـ ك (إن كنت ولدى فافعل أو لا تفعل) ومنه قوله تعالى إن كنتم مؤمنين فى وجه والظاهر ما قدمناه فتدبر (لقى الله تعالى) أى وهو عليه غضبان (كعابد وثن) أى صنم وهو وعيد وكيد وزجر شديد ولعل تشبيهه بعابد الوثن حيث اتبع هواه وخالف أمر الله وقد قرن الله سبحانه بين الخمر والصنم فى قوله تعالى (إنما الخمر والميسر والأنصاب)أى الأصنام المنصوبة حول الكعبة وغيرها (رواه أحمد) أى عن ابن عباس ورواه الطبرانى وأبى نعيم فى الحلية عنه بلفظ: ما مات وهو مدمن خمر لقى الله وهو كعابد وثن (مرقاة المفاتيح، ج٦ص ٢٣٩٠، باب بيان الخمر ووعيد شاربها)

[2] رقم الحديث ٥٦٦٣، كتاب الاشربة، باب ذكر الروايات المغلظات فى شرب الخمر.

www.idaraghufran.org

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ میرے نزدیک جس طرح ستون کی عبادت کرنا عقل کے خلاف ہے، اسی طرح خمر وشراب نوشی کی عادت بھی عقل کے خلاف ہے، اور دونوں چیزوں میں قریبی تعلق ومشابہت ہے۔ [1]

نشہ کی حالت میں رحمت کے فرشتوں سے محرومی

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَلَاةً، وَلَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ : اَلسَّكْرَانُ حَتّٰى يُفِيْقَ مِنْ سُكْرِهٖ، وَالْجُنُبُ حَتّٰى يَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ، وَالْمُتَخَلِّقُ بِالزَّعْفَرَانِ حَتّٰى يَغْسِلَ عَنْهُ (حلية الاولياء لابی نعيم الاصبهانی) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی نماز اللہ قبول نہیں فرماتا، اور نہ ان کے قریب (رحمت کے) فرشتے آتے ہیں، ایک تو نشہ کرنے والا، جب تک کہ وہ اپنے نشہ سے ہوش میں نہ آجائے، اور دوسرے جنبی (یعنی جس پر غسل واجب ہو) جب تک کہ غسل نہ کرلے اور نماز نہ پڑھ لے، اور تیسرے زعفران لتھیڑنے والا، جب تک کہ اس کو دھو نہ لے (ابونعیم، بزار)

---

[1] (وعن أبی موسى أنه كان يقول :ما أبالی شربت الخمر أو عبدت هذه السارية) أی الأسطوانة (دون الله) حال مؤكدة أی عبدتها متجاوزا عن الله تعالى، قال الطيبی :أی ما أبالی فی تسويتی بين هذين الأمرين وجعلهما منخرطين فی سلک واحد مبالغة وهو أبلغ مما مر فی الحديث السابق من قوله :لقی الله كعابد وثن لتصريح أداة التشبيه فيه، وخلوه عنه هنا (رواه النسائی) أی موقوفا(مرقاة المفاتيح، ج٦ص ٢٣٩١، باب بيان الخمر ووعيد شاربها)

[2] ج٤ص ٩٦ ،تحت ترجمة ميمون بن مهران،واللفظ لهٗ، كشف الاستار عن زوائد البزار، رقم الحديث ٢٩٣٠.

قال المنذری: رواه البزار بإسناد صحيح (الترغيب والترهيب، ج٣ص ١٨١، كتاب الحدود)

وقال الهيثمی:رواه البزار ورجاله رجال الصحيح خلا العباس بن أبی طالب وهو ثقة(مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨١٩٨، باب ماجآء فی الخمر ومن يشربها)

Idara Ghufran

اس قسم کا مضمون اور سندوں سے مروی احادیث میں بھی آیا ہے۔ [1]

اور بعض احادیث میں یہ مضمون تھوڑے بہت الفاظ کے فرق کے ساتھ آیا ہے۔ [2]

اور بعض احادیث میں ایسے گھر میں بھی فرشتوں کے داخل نہ ہونے کا ذکر ہے، جس میں کتا، یا جاندار کی تصویر ہو، یا گانے بجانے کا آلہ ہو۔ [3]

حدیث میں جو جُنبی (یعنی جس پر غسل واجب ہو) کے لئے حکم بیان کیا گیا ہے، یہ ایسے جنبی شخص کے لئے ہے، جس پر یا تو کسی ناجائز وگناہ کے کام (مثلاً زنا وغیرہ) کی وجہ سے غسل واجب ہوا ہو، یا پھر ایسے شخص کے لئے ہے، جو بلا عذر دیر تک جنابت کی حالت میں رہے، اور اس سے بڑھ کر اسی حال میں اس کی نماز بھی قضاء ہو جائے، جس کی طرف حدیث میں

---

[1] عن عبد الله بن حكيم، عن يوسف بن صهيب، عن ابن بريدة، عن أبيه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ثلاث لا تقربهم الملائكة :السكران، والمتخلق، والجنب.

لم يرو هذا الحديث عن يوسف بن صهيب إلا عبد الله بن حكيم، وهو أبو بكر الداهرى، تفرد به :سعيد بن سليمان "(المعجم الاوسط للطبرانى، رقم الحديث ۵۲۳۳؛ مسند البزار، ۴۴۴۶)

قال البزار: وهذا الحديث لانعلمه يروى عن بريدة الا من هذا الوجه، ولا نعلم رواه عن يوسف بن صهيب الا عبدالله بن حكيم (حواله بالا)

وقال الهيثمى: رواه الطبرانى وفيه عبد الله بن حكيم، وهو ضعيف (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۷۵۲، باب ما جاء فى الخلوق)

[2] عن عمار بن ياسر، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال " :ثلاثة لا تقربهم الملائكة :جيفة الكافر، والمتضمخ بالخلوق، والجنب، إلا أن يتوضأ "(سنن أبى داود، رقم الحديث ۴۱۸۰، باب فى الخلوق للرجال)

قال شعيب الارنؤوط: اسناده ضعيف لانقطاعه (حاشية سنن ابى داوٗد)

[3] عن ابن عباس، عن أبى طلحة، رضى الله عنهم قال :قال النبى صلى الله عليه وسلم :لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا تصاوير(بخارى، رقم الحديث ۵۹۴۹، كتاب اللباس، باب التصاوير)

عن عائشة، قالت :بينما هى عندها إذ دخل عليها بجارية وعليها جلاجل يصوتن، فقالت :لا تدخلنها على إلا أن تقطعوا جلاجلها، وقالت :سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :لا تدخل الملائكة بيتا فيه جرس (ابوداوٗد، رقم الحديث ۴۲۳۱، باب ما جاء فى الجلاجل)

اشارہ بھی پایا جاتا ہے، بعض محدثین نے فرمایا کہ اگر کسی جنبی کو جلدی غسل کرنا ممکن نہ ہو، تو اس کو کم از کم وضو کر لینا چاہیے، جس کا بعض احادیث میں ذکر پایا جاتا ہے۔

اور مرد حضرات کو زعفران کی رنگین خوشبو لتھیڑنا بھی منع ہے، کیونکہ اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔

اور خمر و شراب اور اس کی وجہ سے قصداً وعمداً نشہ کے گناہ کا ہونا بالکل ظاہر ہے۔

ان افعال کی وجہ سے برکت ورحمت کے فرشتوں کو ایذاء پہنچتی ہے، اس لئے وہ ایسے شخص کے قریب نہیں آتے، البتہ جو فرشتے انسان کے نامۂ اعمال لکھتے ہیں، وہ اس وقت بھی ساتھ ہوتے ہیں، اور انسان کے اعمال کو لکھتے ہیں، بلکہ ان گناہ کے اعمال کو بھی لکھتے ہیں، جن میں وہ اس وقت مبتلا ہوتا ہے، اس کے علاوہ، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ صلاحیت بھی عطاء فرمائی ہے کہ وہ کچھ دور رہتے ہوئے بھی اعمال کو لکھتے رہتے ہیں، جس طرح سے کہ دور سے کیمرہ بلکہ سیٹلائٹ وغیرہ کے ذریعہ چیزوں کو دیکھا اور جائزہ لیا جاسکتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔ [1]

---

[1] (ثلاثة لا تقربهم الملائكة) بخير (السكران) أى سكرا تعدى به (والمتضمخ بالزعفران) أى تعديا (والحائض والجنب) ومثلهما النفساء ويظهر أن المراد بالحائض والنفساء انقطع من دمه منهما وأمكنه الغسل لتفريطه بإهماله أما غيره ففيه احتمال (البزار) فى مسنده (عن بريدة) بن الحصيب المسلمى قال الهيثمى :فيه عبد الله بن حكيم لم أعرفه وبقية رجاله ثقات (فيض القدير للمناوى، تحت رقم الحديث ۳۵۲۵)

(ثلاثة لا تقربهم الملائكة) أى الملائكة النازلون بالبركة والرحمة والطائفون على العباد للزيارة واستماع الذكر وأضرابهم لا الكتبة فإنهم لا يفارقون المكلفين طرفة عين فى شىء من أحوالهم الحسنة والسيئة (ما يلفظ من قول إلا لديه رقيب عتيد) (جيفة الكافر والمتضمخ) أى الرجل المتضمخ (بالخلوق) بالفتح طيب له صبغ يتخذ من الزعفران وغيره لما فيه من الرعونة والتشبه بالنساء (والجنب إلا أن يتوضأ) قال الكلاباذى :يجوز كونه فيمن أجنب من محرم أما من حلال فلا يجتنبه الملك ولا البيت الذى فيه فقد كان النبى صلى الله عليه وسلم يصبح جنبا بغير حلم ويصوم ذلك اليوم وكان يطوف على نسائه بغسل واحد ويجوز كونه فيمن أجنب باحتلام وترك الغسل مع وجود الماء فبات جنبا لأن الحلم من الشيطان فمن تلعب به فى يقظته أو نومه تجنبه الملك الذى هو عدو الشيطان (فيض القدير للمناوى، تحت رقم الحديث ۳۵۲۳)

www.idaraghufran.org

خمروشراب کا عادی، جنت سے محروم

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، مُدْمِنُ خَمْرٍ (ابنِ ماجه، رقم الحديث ۳۳۷۶، ابواب الاشربة، باب مدمن الخمر)

ترجمہ: نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جنت میں خمر (شراب) پینے کا عادی داخل نہیں ہوگا (ابن ماجہ)

اس طرح کی حدیث اورسندوں سے بھی مروی ہے۔ [1]

اگر نعوذ باللہ تعالیٰ کوئی ایسی خمر وشراب کو حلال سمجھ کر پیئے کہ جس کی حرمت میں کوئی شبہ نہ پایا جاتا ہو، پھر تو اس عمل کی وجہ سے وہ مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اس لئے اس کے جنت میں داخل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اور اگر کوئی حرام سمجھ کر پیئے، اور بطور خاص اس کی عادت بنا لے، اور سچی توبہ بھی نہ کرے، تو پھر اس کا مؤاخذہ اور سزا کے بغیر جنت میں داخل ہونا مشکل ہے، خاص کر جبکہ خمر وشراب کی عادت کی وجہ سے انسان نہ جانے کتنے دوسرے گناہوں میں بھی مبتلا ہو چکا ہو، پھر تو آخرت کا معاملہ بہت سنگین ہے۔

---

[1] عن سالم بن عبد الله، عن أبيه، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :ثلاثة لا ينظر الله عز وجل إليهم يوم القيامة :العاق لوالديه، والمرأة المترجلة، والديوث، وثلاثة لا يدخلون الجنة :العاق لوالديه، والمدمن على الخمر، والمنان بما أعطى "(نسائی،رقم الحديث ۲۵۶۲)

عن عبد الله بن عمرو، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال :لا يدخل الجنة منان، ولا عاق، ولا مدمن خمر(نسائی، رقم الحديث ۵۶۷۲)

عن أبي سعيد، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال " :لا يدخل الجنة منان، ولا عاق، ولا مدمن خمر(مسند أحمد،رقم الحديث ۱۱۲۲۲)

قال شعيب الارنؤوط:حديث حسن لغيره(حاشية مسند احمد)

Idara Ghufran

اگرچہ ایمان سلامت رہنے کی صورت میں سزا پا کر جنت میں داخل ہونے کا امکان ہوتا ہے، جس کا دوسری احادیث میں ذکر آیا ہے۔ [1]

خمروشراب پینے کے بعد توبہ کے بغیر فوت ہونے کا وبال

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَنَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسُوْا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا أَعْظَمَ الْكَبَائِرِ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيْهَا عِلْمٌ يَنْتَهُوْنَ إِلَيْهِ فَأَرْسَلُوْنِيْ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ أَعْظَمَ الْكَبَائِرِ شُرْبُ الْخَمْرِ فَأَتَيْتُهُمْ

---

[1] عن أبي ذر رضى الله عنه، قال :خرجت ليلة من الليالي، فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي وحده، وليس معه إنسان، قال :فظننت أنه يكره أن يمشي معه أحد، قال :فجعلت أمشي في ظل القمر، فالتفت فرآني، فقال :من هذا قلت :أبو ذر، جعلني الله فداءك، قال :يا أبا ذر تعاله قال :فمشيت معه ساعة، فقال :إن المكثرين هم المقلون يوم القيامة، إلا من أعطاه الله خيرا، فنفح فيه يمينه وشماله وبين يديه ووراءه، وعمل فيه خيرا قال :فمشيت معه ساعة، فقال لي :اجلس ها هنا قال :فأجلسني في قاع حوله حجارة، فقال لي :اجلس ها هنا حتى أرجع إليك قال :فانطلق في الحرة حتى لا أراه، فلبث عني فأطال اللبث، ثم إني سمعته وهو مقبل، وهو يقول :وإن سرق، وإن زنى قال :فلما جاء لم أصبر حتى قلت :يا نبي الله جعلني الله فداءك، من تكلم في جانب الحرة، ما سمعت أحدا يرجع إليك شيئا؟ قال " :ذلك جبريل عليه السلام، عرض لي في جانب الحرة، قال :بشر أمتك أنه من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة، قلت :يا جبريل، وإن سرق، وإن زنى؟ قال :نعم "قال :قلت :وإن سرق، وإن زنى؟ قال :نعم، وإن شرب الخمر (بخاري، رقم الحديث ٦٤٤٣)

(وعنه) أي عن عبد الله (عن النبي صلى الله عليه وسلم قال :لا يدخل الجنة) أي مع الفائزين السابقين أو المراد منه المستحل للمعاصي أو قصد به الزجر الشديد، وقال الطيبي :هو أشد وعيدا من لو قيل :يدخل النار ;لأنه لا يرجى منه الخلاص ......(ولا مدمن خمر) أي مصر على شربها (مرقاة المفاتيح، ج٦ ص ٢٣٨٩، كتاب الحدود، باب بيان الخمر ووعيد شاربها)

www.idaraghufran.org

فَأَخْبَرْتُهُمْ فَأَنْكَرُوا ذٰلِكَ وَوَثَبُوا إِلَيْهِ جَمِيعًا حَتّٰى أَتَوْهُ فِيْ دَارِهٖ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مَلِكًا مِّنْ مُلُوْكِ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَخَذَ رَجُلًا فَخَيَّرَهُ بَيْنَ أَنْ يَّشْرَبَ الْخَمْرَ أَوْ يَقْتُلَ نَفْسًا أَوْ يَزْنِيَ أَوْ يَأْكُلَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ أَوْ يَقْتُلُوْهُ إِنْ أَبٰى فَاخْتَارَ أَنْ يَّشْرَبَ الْخَمْرَ وَأَنَّهُ لَمَّا شَرِبَهَا لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ شَيْءٍ أَرَادُوْهُ مِنْهُ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا مُجِيْبًا: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْرَبُهَا فَيَقْبَلَ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَلَا يَمُوْتُ وَفِيْ مَثَانَتِهٖ مِنْهَا شَيْءٌ إِلَّا حُرِّمَتْ عَلَيْهِ بِهَا الْجَنَّةُ، فَإِنْ مَاتَ فِيْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

(مستدرک حاکم) [1]

ترجمہ: ابوبکر صدیق، اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے ساتھیوں میں سے کچھ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تشریف فرما تھے کہ انہوں نے گناہوں میں سے بڑے گناہ کا تذکرہ کیا، تو اُن میں سے کسی کو اس کے بارے میں حتمی علم نہیں تھا، تو انہوں نے مجھے عبداللہ بن عمرو کے پاس اس کے بارے میں پوچھنے کے لئے بھیجا (جب میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے جا کر یہ سوال کیا) تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ گناہوں میں بڑا گناہ خمر (وشراب) کا پینا ہے، پھر میں ان (حضرات، یعنی حضرت ابوبکر وعمر رضی

---

[1] رقم الحدیث ۷۲۳۶، کتاب الاشربة، المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث ۳۶۳،الآحاد والمثانی لابنِ ابی عاصم، رقم الحدیث ۸۱۰.

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ.

وقال الھیثمی:رواہ الطبرانی فی الأوسط ورجالہ رجال الصحیح خلا داود بن صالح التمار وھو ثقة(مجمع الزوائد، ج۵ص۶۸، باب ما جاء فی الخمر ومن یشربھا)

وقال المنذری:رواہ الطبرانی بإسناد صحیح والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم (الترغیب والترھیب، تحت رقم الحدیث ۳۵۷۳، کتاب الحدود وغیرھا الترغیب فی الأمر بالمعروف والنھی عن المنکر والترھیب من ترکھما والمداھنة فیھما)

Idara Ghufran

اللہ عنہما وغیرہ) کے پاس آیا، اور انہیں (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ کے جواب کی) خبر دی، تو انہوں نے اس بات کو کمزور سمجھا، اور وہ سب حضرات، عبداللہ بن عمرو کے پاس گئے، یہاں تک کہ اُن کے گھر آ گئے، تو حضرت عبداللہ بن عمرو نے اُن حضرات کو خبر دی کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو بادشاہ نے پکڑا، اور اسے اختیار دیا کہ یا تو وہ خمر (وشراب) پیئے، یا کسی نفس (یعنی انسان) کو قتل کرے، یا زنا کرے، یا خنزیر کا گوشت کھائے، اور اگر وہ کسی چیز سے انکار کرے گا، تو اس کو وہ قتل کر دیں گے، پس اس آدمی نے خمر (وشراب) پینے کو (ہلکی چیز سمجھ کر) اختیار کیا، اور اس نے جب خمر (وشراب) پی لی تو لوگوں نے اس سے جو کام بھی کرانا چاہا (خواہ وہ قتل ہو یا زنا ہو، یا خنزیر کا گوشت کھانا ہو) وہ اس سے بچ نہیں سکا (لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ خمر وشراب کبیرہ ترین گناہ ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس وقت یہ بھی فرمایا کہ کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو خمر (وشراب) پیئے، اور پھر اللہ اس کی چالیس دن تک نماز قبول فرمائے، اور کوئی شخص بھی ایسا نہیں کہ جو مر جائے اور اس کے مثانہ میں خمر (وشراب) کا کوئی حصہ ہو، مگر اس پر جنت کو حرام کر دیا جاتا ہے، اور اگر وہ چالیس دن کے اندر اندر مر جائے، تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا (حاکم، طبرانی، ابنِ ابی عاصم)

اس طرح کا مضمون خود حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ [1]

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ:

---

[1] عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الخمر أم الخبائث فمن شربها لم تقبل منه صلاته أربعين يوما، فإن مات وهى فى بطنه مات ميتة جاهلية (المعجم الاوسط للطبرانى، رقم الحديث ٣٦٦٧)

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَنْتَشِ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ مَا دَامَ فِي جَوْفِهِ أَوْ عُرُوقِهِ مِنْهَا شَيْءٌ، وَإِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا، وَإِنِ انْتَشَى لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، وَإِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا (سنن النسائی) [۱]

ترجمہ: جس نے خمر (یعنی شراب) پی، پھر اسے نشہ نہیں ہوا، تو اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں کی جائے گی، جب تک اس کے پیٹ یا اس کی رگوں میں خمر (یعنی شراب) کا کچھ حصہ ہو، اور اگر وہ اسی حال میں مرجائے، تو کافر ہو کر مرے گا، اور اگر اس کو نشہ ہو گیا، تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں کی جائے گی (اگرچہ نماز کا فریضہ ادا ہو جائے گا) اور اگر وہ اس نشہ میں مرگیا، تو کافر ہو کر مرے گا (نسائی)

اس سے معلوم ہوا کہ خمروشراب پی کر فوت ہونے والے شخص پر جاہلیت کی موت پر مَرنے کا خوف ہے، جس کی تفصیل پہلے ذکر کی جاچکی ہے، اس سے خمروشراب نوشی کے گناہ کی سنگینی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ [۲]

---

[۱] رقم الحديث ٥٦٦٨، كتاب الاشربة، ذكر الآثام المتولدة عن شرب الخمر.
قال الالبانی: صحيح (صحيح وضعيف سنن النسائی، تحت رقم الحديث ٥٦٦٨)

[۲] (عن عبد الله بن عمر، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :من يشرب الخمر) أی ولم يتب منها (لم يقبل الله له صلاة) بالتنوين وقوله (أربعين صباحا) ظرف وفی نسخة بالإضافة أی لم يجد لذة المناجاة التی هی مخ العبادات ولا الحضور الذی هو روحها فلم يقع عند الله بمكان وإن سقط مطالبة فرض الوقت وخص الصلاة بالذكر ;لأنها سبب حرمتها أو لأنها أم الخبائث على ما رواه الدارقطنی عن ابن عمر مرفوعا كما أن الصلاة أم العبادات كما قال تعالى (إن الصلاة تنهى عن الفحشاء والمنكر)وقال صلى الله عليه وسلم :من شرب خمرا خرج نور الإيمان من جوفه .رواه الطبرانی فی الأوسط عن أبی هريرة وقال الأشرف :إنما خص الصلاة بالذكر ;لأنها أفضل عبادات البدن، فإذا لم يقبل منها فلأن لا يقبل منها عبادة أصلا كان أولى، قال المظهر :هذا وأمثاله مبنی على الزجر وألا يسقط عنه فرض الصلاة إذا أداها بشرائطها ولكن ليس ثواب صلاة الفاسق كثواب صلاة الصالح، بل الفسق ينفی كمال الصلاة وغيرها من الطاعات، وقال النووی :إن لكل طاعة اعتبارين :أحدهما سقوط القضاء عن المؤدی، وثانيهما ترتيب حصول الثواب فعبر عن عدم ترتيب الثواب بعدم قبول الصلاة (مرقاة المفاتيح، ج٦ ص٢٣٨٥، باب بيان الخمر ووعيد شاربها)

خمروشراب پینا، پلانا اور اس میں اعانت کرنا ملعون عمل ہے

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْخَمْرَ وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ وَشَارِبَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَسَاقِيَهَا وَمُسْقَاهَا (صحیح ابنِ حبان) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل تشریف لائے، اور انہوں نے کہا کہ اے محمد! بے شک اللہ نے لعنت فرمائی خمر (یعنی شراب) پر اور اُس کے تیار کرنے والے پر، اور جس کے لئے تیار کی جائے اُس پر، اور اُس کو اُٹھا کر لے جانے والے پر، اور اُس پر جس کے لئے اُٹھا کر لے جائی جائے، اور اس کے پینے والے پر، اور اس کے بیچنے والے پر، اور اس کے خریدنے والے پر، اور اُس کے پلانے والے پر، اور جس کو پلائی جائے اُس پر (ابنِ حبان، مسند احمد)

اس طرح کی اور بھی کئی احادیث ہیں، جن کا ذکر آگے خمروشراب کی تجارت، معاملہ اور پیشہ کے احکام کے بیان میں آتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ خمروشراب اتنا سخت گناہ ہے کہ اُس کا پینے والا تو لعنت کا مستحق ہوتا ہی ہے، اسی کے ساتھ خمروشراب میں کسی طرح سے تعاون کرنے اور سبب بننے والا بھی لعنت کا مستحق ہوتا ہے۔ لہٰذا ہر بندہ کو خمروشراب بنانے، بنوانے، بیچنے، خریدنے، پلانے، پلوانے، لے کر جانے وغیرہ کی تمام صورتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ [2]

---

[1] رقم الحديث ۵۳۵۶، كتاب الاشربة، فصل فى الاشربة، ذكر استحقاق لعن الله جل وعلا من أعان فى شرب الخمر لتشرب، مسند احمد، رقم الحديث ۲۸۹۷.

قال شعيب الارنؤوط: إسناده جيد (حاشية ابنِ حبان)

[2] (لعن الله الخمر وشاربها وساقيها وبائعها ومبتاعها وعاصرها ومعتصرها) قال فى الصحاح :

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اولاد وجانور کو خمر وشراب پلانے کی ممانعت

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ (ابوداؤد) [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ اعتصرت عصيرا اتخذته قال الأشرفي: قد يكون عصيره لغيره والمعتصر من يعتصر لنفسه نحو كال واكتال وقصد واقتصد (وحاملها والمحمولة إليه وآكل ثمنها) أي ولعن الله آكل ثمنها بالمد أي متناوله بأي وجه كان وخص الأكل لأنه أغلب وجوه الانتفاع قال الطيبي: ومن باع العنب من العاصر فأخذ ثمنه فهو أحق باللعن قال: وأطنب فيه ليستوعب مزاولتها مزاولة ما بأي وجه كان قال ابن العربي: وقد لعن المصطفى صلى الله عليه وسلم في هذا الخبر في الخمر عشرة ولم ينزله ولم يرتبه أحد من الرواة وتنزيله يفتقر إلى علم وافر وذلك أن يكون بشيئين أحدهما الترتيب من جهة تصوير الوجود الثاني من جهة كثرة الإثم أما بتنزيلها وترتيبها من جهة الوجود فهو المعتصر ثم العاصر ثم البائع ثم الآكل من الثمن ثم المشترى ثم الحامل ثم المحمول إليه ثم المشتراة له ثم الساقي ثم الشارب وأما من جهة كثرة الإثم فالشارب ثم الآكل لثمنها ثم البائع ثم الساقي وجميعهم يتفاوتون في الدركات في الإثم وقد يجتمع الكل منها في شخص واحد وقد يجتمع البعض ونعوذ بالله من الخذلان وتضاعف السيئات وفيه أن يحرم بيع المسكر قال شيخ الإسلام زكريا: وجه الدلالة أنه يدل على النهي عن التسبب إلى الحرام وهذا منه وأخذ منه الشيخ أنه يحرم بيع الحشيشة ويعزر بائعها وآكلها.

فائدة: روى أحمد من طريق نافع بن كيسان عن أبيه أنه كان يتجر في الخمر فأقبل من الشام فقال: يا رسول الله جئتك بشراب جيد فقال: يا كيسان إنها حرمت بعدك قال: فأبيعها قال: إنها حرمت وحرم ثمنها وروى أحمد وأبو يعلى من حديث تميم الداري أنه كان يهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم كل عام راوية خمر فلما كان عام حرمت جاء براوية قال: أشعرت أنها قد حرمت بعدك قال: أفلا أبيعها وأنتفع بثمنها فنهاه كذا في الفتح.

(د) في الأشربة (ك) في الأشربة (عن ابن عمر) بن الخطاب قال الحاكم: صحيح ا ه. وفيه عبد الرحمن الغافقي قال ابن معين: لا أعرفه ورواه ابن ماجه عن أنس قال المنذري: ورواته ثقات (فيض القدير، تحت رقم الحديث ۷۲۵۳)

[1] رقم الحديث ۳۶۷۴، كتاب الاشربة، باب في تحريم الخمر.

قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح بطرقه وشواهده كما هو مبين في التعليق على مسند أحمد ۴۷۸۷، وهذا إسناد حسن (حاشية ابوداؤد)

www.idaraghufran.org

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، خمر (یعنی شراب) پر، اوراس کے پینے والے پر، اوراس کے پلانے والے پر، اوراس کے بیچنے والے پر، اوراس کے خریدنے والے پر، اوراس کے تیار کرنے والے پر، اوراس کے بنوانے والے پر، اوراس کے اٹھا کر لے جانے والے پر، اورجس کے پاس لے جائی جائے اس پر (ابوداؤد)

اس طرح کی اور بھی کئی احادیث ہیں، اورخمر وشراب پلانے کی ممانعت عام ہے، جس میں بچوں وغیرہ کوخمر وشراب پلانا بھی داخل ہے۔

جبکہ بعض روایات وآثار میں صراحت کے ساتھ بھی بچوں بلکہ جانوروں کوخمر وشراب پلانے کی ممانعت کا ذکر آیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَا تَسْقُوْا أَوْلَادَكُمُ الْخَمْرَ، فَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ أَتَسْقُوْنَهُمْ مِمَّا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهِ، إِنَّمَا إِثْمُهُمْ عَلٰى مَنْ سَقَاهُمْ (مصنف عبد الرزاق) [1]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کوخمر (یعنی شراب) نہ پلاؤ، کیونکہ تمہاری اولاد فطرت (یعنی اسلام) پر پیدا ہوئی ہے، کیا تم ان کو وہ چیز پلاتے ہو، جس کا ان کو علم نہیں، اس (صورت میں خمر وشراب) کا گناہ پلانے والے پر ہے (عبدالرزاق، طبرانی)

اس سے معلوم ہوا کہ اولاد کوخمر وشراب پلانا جائز نہیں، اورمجنون و پاگل کو بھی خمر وشراب پلانا

[1] رقم الحديث ١٧١٠٢، كتاب الاشربة، باب التداوى بالخمر، المعجم الكبير للطبرانى، رقم الحديث ٩٧١٧.

قال الهيثمى: رواه الطبرانى، وإسناده منقطع، ورجاله رجال الصحيح(مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨٢٠٠، باب ماجاء فى الخمر ومن يشربها)

Idara Ghufran

جائز نہیں اور اس صورت میں نا سمجھ بچہ، مجنون و پاگل کے بجائے، خمر و شراب پلانے والا دوسرا شخص ہی گناہ گار ہوتا ہے۔ [1]

حضرت عبداللہ بن نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُسْقَى الْبَهَائِمُ الْخَمْرَ (مصنف ابنِ ابی شيبة، رقم الحديث ۲۳۹۶۱، كتاب الطب، باب فى الخمر يتداوى بها والسكر)

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما جانوروں کو خمر (یعنی شراب) پلانے کو ناپسند قرار دیتے تھے (ابنِ ابی شیبہ) [2]

جانور کو اگر انسان خمر و شراب پلائے، تو اگرچہ جانور گناہ گار نہیں ہوتا، کیونکہ وہ احکام کا مکلّف و پابند نہیں، مگر انسان احکام کا مکلّف و پابند ہے، اس لئے جانور کو اپنے اختیار سے خمر و شراب پلانے کی صورت میں خمر و شراب پلانے والا انسان گناہ گار ہوتا ہے۔

مگر افسوس کہ بعض لوگ خود تو خمر و شراب پیتے ہی ہیں، لیکن وہ اس کے ساتھ ساتھ اپنے

---

[1] يحرم على المسلم المكلف أن يسقى الخمر الصبى، أو المجنون، فإن أسقاهم فالإثم عليه لا على الشارب، ولا حد على الشارب، لأن خطاب التحريم متوجه إلى البالغ العاقل وقد قال صلى الله عليه وسلم :(الخمر أم الخبائث وقال :(لعن الله الخمر وشاربها وساقيها وبائعها ومبتاعها وعاصرها ومعتصرها وحاملها والمحمولة إليه وآكل ثمنها) (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵، ص ۲۶، مادة "الاشربة")

[2] یہ اثر مرفوعاً بھی مروی ہے، مگر اس کے موقوف ہونے کو زیادہ صحیح قرار دیا گیا ہے۔

حدثنا أبو القاسم بن أبى حصين ، ثنا محمد بن عبد الله الحضرمى ، ثنا عبد الوهاب بن زكرياء بن أبى زكرياء ، وأبو سعيد الأصبهانى ، ثنا الحسين بن حفص ، ثنا أبو مسلم ، قائد الأعمش ، عن عبيد الله ، عن نافع ، عن ابن عمر ، قال : نهى رسول الله ﷺ أن تسقى البهائم الخمر (اخبارِ اصبهان، رقم الحديث ۴۰۵۶۴)

حدثنا محمد بن جعفر ، ثنا محمد بن يعقوب بن إسحاق أبو صالح الوراق ، ثنا عبد الله بن داود ، ثنا الحسين بن حفص ، ثنا أبو مسلم قائد الأعمش ، عن عبيد الله ، عن نافع ، عن ابن عمر قال : نهى رسول الله ﷺ أن تسقى البهائم الخمر (اخبارِ اصبهان، رقم الحديث ۱۴۱۶)

الصحيح فى هذا موقوف على ابن عمر . وهذا أيضا كذلك ، إنما سئل عنه فأجاب بأن أبا مسلم قائد الأعمش رواه عن عبيد الله بن عمر ، عن نافع ، عن ابن عمر مرفوعا(بيان الوهم والإيهام فى كتاب الأحكام لابن القطان ج۲ ص ۵۳۴)

www.idaraghufran.org

جانوروں خاص کر پالتو کتوں وغیرہ کو بھی خمر وشراب پلاتے ہیں، جس کا گناہ جانوروں کو خمر وشراب پلانے والے پر ہی عائد ولازم ہوتا ہے۔

البتہ اگر خمر وشراب کہیں پڑی ہو، یا کسی جگہ ڈال دی جائے، اور جانور خود وہاں جا کر اسے خود سے پی لے، تو یہ جانور کا اپنا فعل ہے، اور جانور اس کا مکلّف نہیں۔ [1]

باختیار شرابِ دنیا کا تارک، جنت کی شراب کا مستحق

احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں خمر وشراب کو پینے پر قادر ہونے کے باوجود جو شخص اس کو چھوڑ دے گا، تو اس کو اس کے عوض وبدلہ میں جنت وآخرت کی عالی شان خمر وشراب کی نعمت نصیب ہوگی، اور اس کے برعکس خمر وشراب پینے والا جنت وآخرت کی خمر وشراب سے محروم رہے گا۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيه وَسَلَّم قَالَ: مَنْ تَرَکَ الْخَمْرَ، وهُوَ يَقْدِرُ

---

[1] ويحرم أيضا على المسلم أن يسقى الخمر للدواب صرح بذلك المالكية والحنابلة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵، ص ۲۶، مادة "الأشربة")

(وحرم الانتفاع بها) ولو لسقى دواب(الدر المختار)

(قوله ولو لسقى دواب) قال بعض المشايخ لو قاد الدابة إلى الخمر لا بأس به، ولو نقل إلى الدابة يكره وكذا قالوا فيمن أراد تخليل الخمر ينبغي أن يحمل الخل إلى الخمر ولو عكس يكره وهو الصحيح تتارخانية (ردالمحتار، ج٦، ص ۴۴۹، كتاب الاشربة)

ويكره أن يبل الطين بالخمر وأن يسقى الدواب به قال بعض المشايخ لو نقل الدابة إلى الخمر لا بأس به ولو نقل الخمر إلى الدابة يكره(الفتاوىٰ الهندية، ج۵، ص ۴۱۱، كتاب الاشربة، الباب الاول)

(ولا تسقى الدواب) مطلقا (وقيل) إن أريد سقى الدواب (لا يحمل الخمر إليها) أى إلى الدابة (فإن قيدت) أى الدابة (إلى الخمر فلا بأس به) أى بالقود لأنه لا يكون حاملها (كما فى الكلب مع الميتة) فإنه إن دعاه إليها فلا بأس به وإن حملها إليه لا يجوز (مجمع الانهر، ج۲، ص ۵۷۴، كتاب الاشربة)

وهذا كما لا يحل للمسلم حمل الخمر إلى الخل للتخليل ولكن يحمل الخل إلى الخمر ولا يحمل الجيفة إلى الهرة وله أن يحمل الهرة إلى الجيفة (فتاوىٰ قاضى خان، ج۳، ص ۳۷۲، كتاب الشفعة)

عَلَيْهِ لَأَسْقِيَنَّهُ مِنْهُ فِيْ حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ، وَمَنْ تَرَكَ الْحَرِيْرَ، وهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ لَأَكْسُوَنَّهُ إِيَّاهُ فِيْ حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ (مسند البزار) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خمر (یعنی شراب) کو چھوڑ دیا، حالانکہ وہ اس (کو پینے پر) پر قادر تھا (اور اسے خمر وشراب کو پینے میں کوئی ظاہری مانع ورُکاوٹ نہیں تھی) تو میں اس کو ضرور جنت کی خمر (وشراب) پلاؤں گا، اور جس (مرد) نے ریشمی لباس کو چھوڑ دیا، حالانکہ وہ اس (کے پہننے) پر قادر تھا، تو میں اس کو ضرور جنت کا لباس پہناؤں گا (بزار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّسْقِيَهُ اللّٰهُ الْخَمْرَ فِي الْآخِرَةِ فَلْيَتْرُكْهَا فِي الدُّنْيَا، وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّكْسُوَهُ اللّٰهُ الْحَرِيْرَ فِي الْآخِرَةِ فَلْيَتْرُكْهُ فِي الدُّنْيَا (المعجم الاوسط للطبرانی) [2]

---

[1] رقم الحديث ۷۳۸۱، ج ۱۳ ص ۴۷۵، مسند ابی حمزة انس بن مالک.

قال المنذری: رواه البزار بإسناد حسن ويأتي فی باب شرب الخمر أحاديث نحو هذا إن شاء الله تعالى(الترغيب والترهيب ،للمنذری،تحت رقم الحديث ۳۱۳۳،كتاب اللبَاس والزينة ،الترغيب فی لبس الأبيض من الثياب)

وقال الهيثمی:رواه البزار، وفيه شعيب بن بيان قال الذهبی :صدوق، وضعفه الجوزجانی، والعقيلی، وبقية رجاله ثقات(مجمع الزوائد،تحت رقم الحديث ۸۲۱۸،باب فيمن ترک الخمر والحرير لله)

[2] رقم الحديث ۸۸۷۹، ج۸ ص ۳۶۳، باب الميم.

قال المنذری:رواه الطبرانی فی الأوسط ورواته ثقات إلا شيخه المقدام بن داود وقد وثق وله شواهد(الترغيب والترهيب، ج۳ص ۷۴، تحت رقم الحديث ۳۱۳۴، كتاب اللباس والزينة)

وقال الهيثمی:رواه الطبرانی فی الأوسط عن شيخه المقدام بن داود وهو ضعيف، وبقية رجاله ثقات. وقد تقدم حديث أبی أمامة قبل هذا بباب (مجمع الزوائد،تحت رقم الحديث ۸۲۱۷،باب فيمن ترک الخمر والحرير لله)

وقال العراقی:أخرجه الطبرانی فی الأوسط بإسناد حسن وللنسائی بإسناد صحيح من لبس الحرير فی الدنيا لم يلبسه فی الآخرة ومن شرب الخمر فی الدنيا لم يشربها فی الآخرة (المغنی عن حمل الاسفار، ج ۱ ص ۱۹۲۷، كتاب ذكر الموت وما بعده، الباب الرابع)

www.idaraghufran.org

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو یہ بات خوش کرے کہ اس کو اللہ، آخرت میں خمر (وشراب) پلائے، تو اس کو چاہئے کہ وہ دنیا میں خمر (وشراب) کو چھوڑ دے، اور جس (مرد) کو یہ بات خوش کرے کہ اس کو اللہ آخرت میں ریشم پہنائے، تو اس کو چاہئے کہ وہ دنیا میں ریشم کو چھوڑ دے (طبرانی)

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے نفس اور خواہش پر قابو پا کر دنیا میں خمر وشراب کو چھوڑ دے، تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس کو آخرت وجنت میں عظیم خمر وشراب پلائیں گے، جو حقیقی اور انتہائی لذت آمیز خوشبودار خمر وشراب ہوگی، اور دنیا کی خمر وشراب کی طرح عقل میں فتور وقصور اور صحت میں بگاڑ وفساد اور طرح طرح کے نقصانات پیدا کرنے والی نہیں ہوگی۔ [1]

---

[1] وقوله ثم لم يتب منها أى من شربها فحذف المضاف وأقيم المضاف إليه مقامه قال الخطابى والبغوى فى شرح السنة معنى الحديث لا يدخل الجنة لأن الخمر شراب أهل الجنة فإذا حرم شربها دل على أنه لا يدخل الجنة وقال بن عبد البر هذا وعيد شديد يدل على حرمان دخول الجنة لأن الله تعالى أخبر أن فى الجنة أنهار الخمر لذة للشاربين وأنهم لا يصدعون عنها ولا ينزفون فلو دخلها وقد علم أن فيها خمرا أو أنه حرمها عقوبة له لزم وقوع الهم والحزن فى الجنة ولا هم فيها ولا حزن وإن لم يعلم بوجودها فى الجنة ولا أنه حرمها عقوبة له لم يكن عليه فى فقدها ألم فلهذا قال بعض من تقدم إنه لا يدخل الجنة أصلا قال وهو مذهب غير مرضى قال ويحمل الحديث عند أهل السنة على أنه لا يدخلها ولا يشرب الخمر فيها إلا إن عفا الله عنه كما فى بقية الكبائر وهو فى المشيئة فعلى هذا فمعنى الحديث جزاؤه فى الآخرة أن يحرمها لحرمانه دخول الجنة إلا إن عفا الله عنه قال وجائز أن يدخل الجنة بالعفو ثم لا يشرب فيها خمرا ولا تشتهيها نفسه وإن علم بوجودها فيها (فتح البارى لابنِ حجر، ج۱۰ ص۳۲، كتاب الاشربة)

لأن الخمر من شراب الجنة فإذا لم يشربها فى الآخرة لم يدخل الجنة، قال النووى :قيل يدخل الجنة ويحرم عليه شربها فإنها من فاخر أشربة الجنة، فيحرمها هذا العاصى بشربها فى الدنيا، وقيل: إنه ينسى شهوتها ;لأن الجنة فيها كل ما تشتهى الأنفس وقيل :لا يشتهيها وإن ذكرها، ويكون هذا نقصا عظيما بحرمانه عن أشرف نعيم الجنة، قلت :ونظيره حرمان المعتزلى ونحوه عن الرؤية، ويمكن أن يقيد الحرمان بمقدار مدة عيش العاصى فى الدنيا أو المراد أنه لم يشربها فى الآخرة مع الفائزين السابقين فى دخول الجنة، أو لم يشربها شربا كاملا فى الكمية والكيفية بالنسبة إلى التائبين، والله تعالى أعلم (مرقاة المفاتيح، ج۶، ص۲۳۸۴، كتاب الحدود، باب بيان الخمر ووعيد شاربها)

Idara Ghufran

شرابِ دنیا ونشہ آور چیز پینے والا آخرت کی شراب سے محروم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا، حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ (بخاری) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں خمر (یعنی شراب) پی، پھر اس سے توبہ نہیں کی، تو وہ آخرت کی خمر (یعنی شراب) سے محروم کر دیا جائے گا (بخاری، مسلم، ترمذی)

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے ہی روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا وَلَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ، وَإِنْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ (شعب الايمان) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں خمر (وشراب) پی، اور توبہ نہیں کی، وہ آخرت میں خمر (وشراب) نہیں پی سکے گا، اگرچہ وہ (کسی طرح، خواہ سزا پا کر ہی سہی) جنت میں داخل کر دیا جائے (بیہقی)

---

[1] رقم الحديث ۵۵۷۵، كتاب الاشربة، مسلم، رقم الحديث ۲۰۰۳ "۷۶" سنن الترمذی، رقم الحديث ۱۸۶۱)

قال الترمذی: وفی الباب عن أبی هريرة، وأبی سعيد، وعبد الله بن عمرو، وابن عباس، وعبادة، وأبی مالک الأشعری: حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد روی من غير وجه عن نافع، عن ابن عمر، عن النبی صلى الله عليه وسلم، ورواه مالک بن أنس، عن نافع، عن ابن عمر، موقوفا فلم يرفعه.

[2] رقم الحديث ۵۱۸۴، باب فی المطاعم والمشارب وما يجب التورع عنه.

قلت: وهذا إسناد صحيح، رجاله ثقات رجال البخاری، وحفص بن عبد الله هو السلمی النيسابوری. وقد أخرجه الشيخان وغيرهما من طرق عن نافع به دون قوله " :وإن أدخل الجنة ." لكنها زيادة جيدة، لها شواهد ذكرتها فی "الروض النضير ۵۶۱ وقد أورده المنذری فی " الترغيب ۱۸۲/۳، بهذه الزيادة ساكتا عليها (سلسلة الاحاديث الصحيحة، تحت رقم الحديث ۲۶۳۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ (سنن ابنِ ماجه) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں خمر (وشراب) پی، وہ آخرت کی خمر (وشراب) نہیں پیئے گا (ابنِ ماجہ، حاکم)

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص دنیا میں خمر وشراب پیئے، اور اس سے توبہ نہ کرے، تو وہ آخرت کی خمر وشراب سے محروم کیا جائے گا، اور آخرت کی خمر وشراب سے محروم کئے جانے کے ساتھ ساتھ جنت سے بھی محروم کردیا جائے گا، جبکہ بعض حضرات نے فرمایا کہ ایسا شخص اگر دیگر نیک اعمال کی بدولت جنت میں داخل بھی کردیا گیا، تب بھی آخرت کی خمر وشراب کا مستحق نہیں ہوگا، اگرچہ وہ جنت کے دوسرے مشروبات (پانی، دودھ، شہد وغیرہ) کا مستحق ہوجائے۔

اور اگر کوئی شخص نعوذ باللہ، قطعی حرام شدہ خمر وشراب کو حلال سمجھ کر پیئے، تو پھر وہ اس عقیدہ کی وجہ سے کافر ہوجاتا ہے، اور آخرت کی خمر وشراب اور جنت سب سے محروم کردیا جاتا ہے۔ [2]

---

[1] رقم الحديث ۳۳۷۴، كتاب الاشربة، باب من شرب الخمر فى الدنيا، لم يشربها فى الآخرة، مستدرک حاکم، رقم الحديث ۷۲۱۶.
قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه "
وقال الذهبي فى التلخيص: صحيح.
قال شعيب الارنؤوط: صحيح بسابقه، وهذا إسناد حسن (حاشية سنن ابنِ ماجه)

[2] (ومن شرب الخمر فى الدنيا فمات وهو يدمنها) أى يداوم على شربها بأن (لم يتب) عنها حتى مات على ذلك (لم يشربها فى الآخرة) أى إن كان مستحلا لها أو المراد به الزجر الأكيد والوعيد الشديد، وفى النهاية: هذا من باب التعليق بالبيان، أراد أنه لم يدخل الجنة ;لأن الخمر من شراب الجنة فإذا لم يشربها فى الآخرة لم يدخل الجنة، قال النووى: قيل يدخل الجنة ويحرم عليه شربها فإنها من فاخر أشربة الجنة، فيحرمها هذا العاصى بشربها فى الدنيا، وقيل: إنه ينسى شهوتها ;لأن الجنة فيها كل ما تشتهى الأنفس وقيل: لا يشتهيها وإن ذكرها، ويكون هذا نقصا عظيما بحرمانه عن أشرف نعيم الجنة، قلت: ونظيره حرمان المعتزلى ونحوه عن الرؤية، ويمكن أن يقيد

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

ایک روایت میں دنیا میں خمر وشراب پینے والے کے بارے میں یہ وعید اور سزا آئی ہے کہ وہ قیامت کے دن پیاسا ہونے کی حالت میں آئے گا، مگر اس روایت کی سند کو محدثین واہلِ علم نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [1]

تاہم اس کی سند کے ضعیف ہونے سے خمر وشراب کی وعید پر کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ خمر

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الحرمان بمقدار مدة عيش العاصى فى الدنيا أو المراد أنه لم يشربها فى الآخرة مع الفائزين السابقين فى دخول الجنة، أو لم يشربها شربا كاملا فى الكمية والكيفية بالنسبة إلى التائبين، والله تعالى أعلم (رواه مسلم) وكذا أحمد والأربعة وفى الجامع الصغير :من شرب الخمر فى الدنيا ثم لم يتب منها حرمها فى الآخرة ."رواه أحمد والشيخان والنسائى وابن ماجه عن ابن عمر (مرقاة المفاتيح، ج٦ص٢٣٨٤، باب بيان الخمر ووعيد شاربها)

قوله: (حرمها) بضم الحاء وكسر الراء المخففة على صيغة المجهول وهو متعد إلى المفعولين لأنه ضد أعطت أى :لا يشربها كما قال تعالى :(وأنهار من خمر لذة للشاربين)فإن قلت :المعصية لا توجب حرمان الجنة .قلت :يدخلها ولا يشرب من نهرها فإنها من فاخر شراب أهلها .فإن قلت : فيها كل ما تشتهى الأنفس .قلت قيل :إنه ينسى شهوتها، وقيل :لا يشتهيها وإن ذكرها .وقال القرطبى :ظاهر الحديث تأبيد التحريم، فإن دخل الجنة شرب من جميع أشربتها إلا الخمر، ومع ذلك فلا يتألم لعدم شربها ولا يحسد من يشربها ويكون حاله كحال أصحاب المنازل فى الخفض والرفعة فكما لا يشتهى منزلة من هو أرفع منه لا يشتهيها أيضا، وليس ذلك بعقوبة له .قال تعالى : (ونزعنا ما فى صدورهم من غل إخوانا)وقيل :إنه يعذب فى النار فإذا خرج من النار بالرحمة وبالشفاعة ودخل الجنة لم يحرم شيئا .قولنا :فى لبس الحرير والشرب فى آنية الذهب والفضة . وقال أبو عمر :قال بعض من تقدم :إن من شرب الخمر ثم لم يتب منها لم يدخل الجنة وهو مذهب غير مرضى عندنا إلا إذا كان على القطع فى إنفاذ الوعيد، ومحمله عندنا أنه لا يدخل الجنة إلا أن يغفر الله له إذا مات غير تائب منها كسائر الكبائر، وكذلك قولهم :لم يشربها فى الآخرة معناه: عندنا إلا أن يغفر الله له فيدخل الجنة ويشربها وهو عندنا فى المشيئة، إن شاء غفر له وإن شاء عذبه، فإن عذبه بذنبه ثم أدخله الجنة برحمته لم يحرمها إن شاء الله عز وجل (عمدة القارى، ج ٢١ص١٦٣، ١٦٤، كتاب الاشربة)

[1] سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول " :من شرب الخمر أتى عطشانا يوم القيامة، ألا فكل مسكر خمر، وإياكم والغبيراء "، قال هذا الشيخ :ثم سمعت عبد الله بن عمروبعد ذلك يقول مثله،فلم يختلفا إلا فى "بيت أو مضجع "(مسند احمد، رقم الحديث ١٥٤٨٢/١، عن قيس بن سعد بن عبادة)

فى حاشية مسند احمد:صحيح لغيره، دون قوله :من شرب الخمر أتى عطشانا يوم القيامة.وهذا إسناد ضعيف إسناد سابقه.

www.idaraghufran.org

وشراب پینے پر بڑی سخت وعیدیں موجود اور صحیح وکثیر احادیث سے ثابت ہیں۔

حضرت ابوطلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، فَجَاءَ صُحَارُ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا تَرٰى فِيْ شَرَابٍ نَصْنَعُهُ بِأَرْضِنَا، مِنْ ثِمَارِنَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَأَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، حَتّٰى قَامَ فَصَلّٰى، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ السَّائِلُ عَنِ الْمُسْكِرِ؟ لَا تَشْرَبْهُ، وَلَا تُسْقِهِ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ - أَوْ فَوَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ- لَا يَشْرَبُهُ رَجُلٌ ابْتِغَاءَ لَذَّةِ سُكْرِهٖ، فَيَسْقِيْهِ اللّٰهُ الْخَمْرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(مسند احمد، رقم الحديث ۲۴۰۰۹/۳۲) [1]

ترجمہ: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو صحار عبدالقیس (قبیلہ کے لوگ) آئے، انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کی اس خمر (وشراب) کے بارے میں کیا رائے ہے، جو ہم اپنی زمین میں اپنے پھلوں سے بناتے ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض فرمایا، یہاں تک کہ انہوں نے آپ سے تین مرتبہ یہی سوال کیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، پھر نماز پڑھی، پھر نماز پوری فرما کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نشہ آور چیز کے بارے میں سوال کرنے والے کہاں ہیں؟ (پھر فرمایا کہ) آپ نشہ آور چیز نہ پئیں، اور نہ اپنے مسلمان بھائی کو پلائیں، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، یا اس ذات کی قسم جس کی قسم کھائی جاتی ہے، جو آدمی بھی نشہ کی لذت حاصل کرنے کے لئے نشہ آور چیز کو نہیں پیتا کہ اس کو اللہ قیامت

---

[1] في حاشية مسند احمد: المرفوع منه صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن.

کے دن خمر (وشراب) پلائے گا (مسند احمد)

مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص آخرت کی خمر وشراب سے محروم رہے گا۔ [1]

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص نشہ کی لذت حاصل کرنے کے لئے خمر یا شراب ونشہ آور چیز پیتا ہے، تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آخرت کی قیمتی وعمدہ خمر وشراب سے محروم فرمائیں گے، مگر یہ کہ سچی توبہ نصیب ہو جائے۔

متقی اور نیک لوگوں کے لئے جنت میں خمر وشراب کی نعمت

اللہ تعالیٰ نے نیک اور متقی بندوں کے لئے آخرت اور جنت میں عالی شان مشروبات کا انتظام فرما رکھا ہے، جن میں عالی شان خمر وشراب بھی داخل ہے۔

قرآن مجید اور احادیث میں کئی مقامات پر اس کا ذکر پایا جاتا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ، فِیْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی وَلَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ (سورة محمد، رقم الآية ۱۵)

ترجمہ: اس جنت کی مثال جس کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو سڑنے والا نہیں، اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ نہیں

---

[1] عن سراج بن عقبة، عن عمته خلدة ابنة طلق قالت: حدثني أبي قال: كنا عند نبي الله صلى الله عليه وسلم جلوسا، فجاء صحار بن عبد القيس، فقال: يا نبي الله، ما ترى في شراب نصنعه من ثمارنا؟ فأعرض عنه، حتى سأله ثلاث مرات، فقام النبي صلى الله عليه وسلم، فلما قضى قال: من السائل عن المسكر؟ قال: أنا قال: لا تشربه، ولا يشربه أحد من المسلمين، فوالذي نفسي بيده، ما شربه أحد قط ابتغاء لذة مسكرا إلا لم يسقه الله يوم القيامة (معجم الصحابة لابنِ قانع، رقم الحديث ۷۶۳)

بدلے گا، اور ایسی خمر (شراب) کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے لذت والی ہے، اور ایسے شہد کی نہریں ہیں جو صاف ہے، اور ان کے لئے وہاں ہر طرح کے پھل ہیں اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت بھی (سورہ محمد)

مذکورہ آیت میں جنت کی چار نہروں کا ذکر ہے، جن میں سے ایک نہر خمر و شراب کی ہے، اور جنت کی ان چار نہروں کا ذکر احادیث میں بھی آیا ہے، جیسا کہ آگے آتا ہے۔

اور قرآن مجید میں ہی ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ. بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِيْنَ. لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ (سورة الصافات، رقم الآيات ۴۵، الیٰ ۴۷)

ترجمہ: ان کے لئے خمر (شراب) خالص کے جام کا دور چلے گا۔ سفید ہوگی پینے والوں کو لذیذ معلوم ہوگی۔ نہ اس میں کوئی دردِ سر ہوگا اور نہ وہ اس سے مدہوش کیے جائیں گے (سورہ صافات)

اور قرآن مجید میں ہی ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ. مُتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِيْنَ. يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ. بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيْقَ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ. لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ (سورة الواقعة، رقم الآيات ۱۵ الیٰ ۱۹)

ترجمہ: سونے کے جڑاؤ تختوں کے اوپر ٹیک لگا کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے، ان کے ارد گرد چکر لگائیں گے ہمیشہ نو عمر رہنے والے لڑکے، ایسے کٹورے اور صراحیاں اور پیالے (مشروب سے بھرے ہوئے) لے کر جو صاف ہوں گے، نہ تو اس سے ان کے سر چکرائیں گے اور نہ ہی وہ مدہوش ہوں گے (سورہ واقعہ)

معلوم ہوا کہ متقی اور نیک لوگوں کو جنت میں عالی شان خمر و شراب دی جائے گی، جس کا ذائقہ

عالی شان ہے، اور لذیذ ہے، اور اس سے نہ تو سر میں درد ہوگا، اور نہ سر چکرائیں گے، اور نہ ہی عقل میں فتور آنے کے باعث مدہوشی و بے ہوشی وغیرہ یا کوئی کمزوری و بیماری واقع اور طاری ہوگی۔ [1]

خمر و شراب سمیت جنت کی چار نہریں

اس سے پہلے قرآن مجید کی آیت کے ضمن میں جنت کی چار نہروں کا ذکر گزر چکا ہے، اور احادیث میں بھی جنت کی ان چار نہروں کا ذکر آیا ہے۔

چنانچہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ، وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ (سنن الترمذی) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین جتنا فاصلہ ہے، اور فردوس سب سے اوپر والا

---

[1] ولا ينزفون قال مجاهد وقتادة والضحاك : لا تذهب عقولهم بكسرها من نزف الشارب كعنى إذا ذهب عقله، ويقال للسكران نزيف ومنزوف، وقيل : وهو من نزف الماء نزحه من البئر شيئا فشيئا فكان الكلام على تقدير مضاف (روح المعانى، سورة الواقعة، تحت رقم الآية ۱۹)

(لا فيها غول) ما يغتال عقولهم (ولا هم عنها ينزفون) بفتح الزاى وكسرها من نزف الشارب وأنزف أى يسكرون بخلاف خمر الدنيا (تفسير الجلالين، سورة الصافات، تحت رقم الآية ۴۵)

(لا يصدعون عنها ولا ينزفون) بفتح الزاى وكسرها من نزف الشارب وأنزف أى لا يحصل لهم منها صداع ولا ذهاب عقل بخلاف خمر الدنيا (تفسير الجلالين، سورة الواقعة، تحت رقم الآية ۱۹)

[2] رقم الحديث ۲۵۳۱، ابواب صفة الجنة، باب ما جاء فى صفة درجات الجنة، مسنداحمد، رقم الحديث ۲۲۶۹۵.

قال شعيب الانؤوط: حديث صحيح (حاشية مسنداحمد)

درجہ ہے، جنت کی چاروں نہریں اسی سے نکلتی ہیں اور اس کے اوپر عرش ہے، لہٰذا اگر تم اللہ سے جنت مانگو تو فردوس مانگا کرو (ترمذی، مسند احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: أَنَّهٗ رَاٰى لَيْلَةَ أُسْرِىَ بِهٖ شَجَرَةً، إِنَّهَا لَتُغَطِّى الْخَلْقَ كُلَّهُمْ، وَبَنِىْ آدَمَ، يَخْرُجُ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ الْأَرْبَعَةُ: نَهَرٌ مِنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ، وَنَهَرٌ مِنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِيْنَ، وَنَهَرٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ، وَنَهَرٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى (صفة الجنة) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں ایک درخت دیکھا، جس نے سب مخلوق اور بنی آدم کو ڈھانکا ہوا تھا (جو سدرۃ المنتہٰی ہے) اور اُس کے نیچے سے چار نہریں نکل رہی تھیں، ایک نہر دودھ کی، جس کا ذائقہ بدلنے والا (یعنی خراب ہونے والا) نہیں تھا، اور دوسری نہر خمر (وشراب) کی، جو پینے والوں کے لیے لذّت والی تھی، اور تیسری نہر پانی کی، جو خراب ہونے والی نہیں تھی، اور چوتھی نہر صاف شہد کی (صفة الجنة)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

ثُمَّ انْتَهٰى إِلَى السِّدْرَةِ، فَقِيْلَ لَهٗ: هٰذِهِ السِّدْرَةُ يَنْتَهِىْ إِلَيْهَا كُلُّ أَحَدٍ خَلَا مِنْ أُمَّتِكَ عَلٰى سُنَّتِكَ، فَإِذَا هِىَ شَجَرَةٌ يَخْرُجُ مِنْ أَصْلِهَا أَنْهَارٌ مِّنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِيْنَ، وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى (تفسير الطبرى) [2]

---

[1] لابى نعيم اصبهانى، رقم الحديث ۳۰۸، باب ذكر مافيها من العيون والانهار.

[2] ج۱۷ ص۳۳۷، تحت آيت ۱ من سورة الاسراء، مؤسسة الرسالة، بيروت، سورة السراء، تهذيب الآثار للطبرى، رقم الحديث ۲۷۶۸.

Idara Ghufran

ترجمہ: پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ کی طرف تشریف لے گئے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ یہ سدرہ ہے کہ جہاں تک ہر وہ شخص جو آپ کی امت میں سے آپ کے طریقہ پر ہے، پہنچتا ہے، پس وہ ایک ایسا درخت تھا، جس کی جڑ سے ایسے پانی کی نہریں نکل رہی تھیں، جو خراب ہونے والا نہیں تھا، اور ایسے دودھ کی نہریں نکل رہی تھیں، جس کا ذائقہ بدلنے والا (یعنی خراب ہونے والا) نہیں تھا، اور ایسی خمر (وشراب) کی نہریں نکل رہی تھیں، جو پینے والوں کے لیے لذّت والی تھی، اور ایسے شہد کی نہریں نکل رہی تھیں، جو خالص تھا (طبری)

جنت کی ان چار نہروں کا ذکر دوسری احادیث میں بھی ہے۔

چنانچہ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْجَنَّةِ بَحْرُ اللَّبَنِ، وَبَحْرُ الْمَاءِ، وَبَحْرُ الْعَسَلِ، وَبَحْرُ الْخَمْرِ، ثُمَّ تَشَقَّقُ الْأَنْهَارُ مِنْهَا بَعْدُ (مسند احمد) [1]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جنت میں دودھ کا سمندر (یعنی بڑا دریا ونہر) ہے، اور پانی کا سمندر (یعنی بڑا دریا ونہر) ہے، اور شہد کا سمندر (یعنی بڑا دریا ونہر) ہے، اور خمر (وشراب) کا سمندر (یعنی بڑا دریا ونہر) ہے، پھر ان سے آگے مزید نہریں پھوٹتی ہیں (مسند احمد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] رقم الحدیث ۲۰۰۵۲، مؤسسة الرسالة، بیروت، واللفظ لهٗ، ترمذی، رقم الحدیث ۲۵۷۱، صحیح ابنِ حبان رقم الحدیث ۷۴۰۹، ذکر الاخبار عن وصف انهار الجنة التی اعدها الله جل وعلا للمطیعین من اولیائه.

قال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح، وحکیم بن معاویة هو والد بهز بن حکیم، والجریری یکنی ابامسعود واسمه: سعید بن ایاس.

قال شعیب الارنؤوط: إسناده حسن (حاشیة مسند احمد)

www.idaraghufran.org

نے جنت کی خمروشراب کے بارے میں فرمایا کہ:

شَرَابٌ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلٰى مَذَاقَةً مِّنَ الْعَسَلِ، وَأَطْيَبُ رِيْحًا مِّنَ الْمِسْكِ (مسند الشاميين، رقم الحديث ۱۹۶۸، ج۳ص۱۴۸)

ترجمہ: دودھ سے زیادہ سفید شراب ہے، اور ذائقہ میں شہد سے زیادہ میٹھی ہے، اور خوشبو میں مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے (طبرانی)

یہ جنت کی عالی شان نہریں ہیں، جو جنتیوں کو نصیب ہوں گی، اور ان نہروں میں ایک نہر شراب کی بھی ہے، جس کا ذائقہ نہ تو دنیا کی خمروشراب کی طرح خراب ہے، اور نہ ہی دوسری خرابیوں پر مشتمل ہے۔[1]

مگر احادیث سے معلوم ہوا کہ دنیا میں خمروشراب پینے والا جنت کی شراب سے محروم رہے گا۔

لہٰذا جو شخص یہ چاہے کہ وہ آخرت اور جنت کی عالی شان شرابوں سے مستفید اور سیراب ہوتو

---

[1] (إن فی الجنة بحر الماء) غير آسن (وبحر العسل) أی المصفی (وبحر اللبن) أی الذی لم يتغير طعمه (وبحر الخمر) الذی هو لذة للشاربين (ثم تشقق الأنهار بعد) قال الطيبی رحمه الله تعالی: يريد بالبحر مثل دجلة والفرات ونحوهما وبالنهر مثل نهر معقل حيث تشقق منها جداول وخص هذه الأنهار بالذكر لكونها أفضل أشربة النوع الإنسانی فالماء لريهم وطهورهم والعسل لشفائهم ونفعهم واللبن لقوتهم وغذائهم والخمر للذتهم وسرورهم وقدم الماء لأنه حياة النفوس وثنی بالعسل لأنه شفاء للناس وثلث باللبن لأنه الفطرة وختم بالخمر إشارة إلی أن من حرمه فی الدنيا لا يحرمه فی الآخرة (حم ت عن معاوية بن حيدة) بفتح الحاء المهملة بن معاوية بن كعب القشيری صحابی نزل البصرة (فيض القدير للمناوی، ج۲ص۶۲۶، تحت رقم الحديث ۲۳۱۶)

(وعن حكيم بن معاوية) أی النميری، قال البخاری: فی صحبته نظر، وروی عن ابن أخيه معاوية بن حكيم، وقتادة -رضی الله عنهم- كذا ذكره المؤلف. (قال: قال رسول الله -صلی الله عليه وسلم-: (إن فی الجنة بحر الماء، وبحر العسل، وبحر اللبن، وبحر الخمر، ثم تشقق الأنهار بعد) قال الطيبی -رحمه الله-: يريد بالبحر مثل دجلة والفرات ونحوهما، وبالنهر مثل نهر معقل حيث تشقق من أحدهما، ثم منه تشقق جداول، انتهی. والظاهر أن المراد بالبحار المذكورة هی أصول الأنهار المسطورة فی القرآن، كما قال تعالی: (فيها أنهار من ماء غير آسن وأنهار من لبن لم يتغير طعمه وأنهار من خمر لذة للشاربين وأنهار من عسل مصفی) وقوله: ثم تشقق بحذف إحدی التاء ين أی: تفترق الأنهار إلی الجداول بعد تحقق الأنهار إلی بساتين الأبرار وتحت قصور الأخيار، علی أنه قد يقال: المراد بالبحار هی الأنهار، وإنما سميت أنهارا لجريانها بخلاف بحار الدنيا، فإن الغالب منها أنها فی محل القرار (مرقاة المفاتيح، ج۶ص۳۵۹۸، باب صفة الجنة واهلها)

اسے چاہیے کہ وہ دنیا میں خمروشراب نوشی سے پرہیز کرے، اور دنیا میں خمروشراب کے نشہ کی خاطر اپنے آپ کو آخرت اور جنت کی عالی شان شراب سے محروم نہ کرے، اور اگر کوئی اب تک خمروشراب نوشی اور نشہ کی عادت میں مبتلا رہا ہو، تو اسے چاہیے کہ آج ہی بلکہ ابھی اس سے سچی توبہ کر کے آخرت کی شراب کی نعمت کا مستحق بننے کی کوشش کرے۔

اللہ تعالیٰ یہ نعمت ہم سب کو نصیب فرمائے۔ آمین۔

نشہ کے استعمال پر جہنمیوں کے میل کچیل کا عذاب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَجُلاً قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ، وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِأَرْضِهِمْ مِّنَ الذُّرَةِ، يُقَالُ لَهُ : الْمِزْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَّشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ (مسلم) [۱]

ترجمہ: جیشان کا ایک آدمی آیا، اور جیشان یمن میں ہے، پھر اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس خمر (وشراب) کے متعلق سوال کیا، جو اُن کے علاقہ میں لوگ مکئی سے تیار کی ہوئی پیتے تھے، جس کو ''مِزر'' کہا جاتا تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا کہ کیا وہ نشہ آور ہے؟ اس نے جواب میں کہا کہ بے شک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ آور (چیز) حرام ہے، بے شک اللہ عزوجل کا اس

[۱] رقم الحديث ۲۰۰۲ ''۷۲''، كتاب الاشربة، باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام.

www.idaraghufran.org

شخص کے لئے عہد (اور وعدہ) ہے جو نشہ آور چیز پئے گا کہ اس کو "طینۃُ الخبال" پلائیں گے، لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ''طینۃُ الخبال'' کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جہنمیوں کا پسینہ یا جہنمیوں کا میل کچیل ہے (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ سُكْرًا مَرَّةً وَاحِدَةً، فَكَأَنَّمَا كَانَتْ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فَسُلِبَهَا، وَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ سُكْرًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قِيْلَ : وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ عُصَارَةُ أَهْلِ جَهَنَّمَ (مسند احمد، رقم الحديث ٦٦٥٩) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نشہ کی وجہ سے ایک مرتبہ نماز کو چھوڑ دیا، تو وہ گویا کہ ایسا ہے کہ اس کے پاس دنیا اور دنیا کی تمام نعمتیں تھیں، جو اس سے چھین لی گئیں، اور جس نے نشہ کی وجہ سے نماز کو چار مرتبہ چھوڑ دیا، تو اللہ عزوجل پر یہ بات حق ہے کہ اس کو ''طینۃُ الخبال'' پلائیں، عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! ''طینۃُ الخبال'' کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ جہنم والوں کا میل کچیل ہے (مسند احمد)

''طینۃُ الخبال'' سے مراد جہنمیوں کا میل کُچیل ہے، جس میں جہنمیوں کا پسینہ اور جہنمیوں کے زخمی اور آگ میں جُھلسے اور جلے ہوئے جسم سے نکلنے والا خون اور پیپ سب داخل ہے۔

اور بعض حضرات نے فرمایا کہ جہنمیوں کا یہ میل کچیل ایک حوض میں جمع ہوگا، جو بعض گناہ

---

[1] قال شعيب الارنؤوط: إسناده حسن (حاشية مسند احمد)

وقال الهيثمي: رواه أحمد ورجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨١٨١، كتاب الاشربة، باب ما جاء في الخمر ومن يشربها)

گاروں کو بطور عذاب کے پلایا جائے گا، جن میں وہ گناہ گار بھی شامل ہوں گے، جو دنیا میں خمر وشراب نوشی اور نشہ کیا کرتے تھے، اور اس خمر وشراب اور نشہ کی وجہ سے نمازیں بھی ضائع کردیتے تھے، اللہ حفاظت فرمائے۔ آمین۔ ؎۱

خمر وشراب نوشی پر دنیا میں سخت عذاب کا نزول

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

يَبِيتُ قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَلَهْوٍ، فَيُصْبِحُونَ قَدْ مُسِخُوا خَنَازِيرَ، وَلَيُخْسَفَنَّ بِقَبَائِلَ فِيهَا وَفِي دُوْرٍ فِيهَا، حَتّٰى يُصْبِحُوا فَيَقُولُوا خُسِفَ اللَّيْلَةَ بِبَنِي فُلَانٍ خُسِفَ اللَّيْلَةَ بِدَارِ بَنِي فُلَانٍ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمْ حَصْبَاءُ حِجَارَةٌ كَمَا أُرْسِلَتْ عَلٰى قَوْمِ لُوطٍ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الرِّيحُ الْعَقِيمُ فَتَنْسِفُهُمْ كَمَا نَسَفَتْ مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ بِشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ، وَأَكْلِهِمُ الرِّبَا، وَلُبْسِهِمُ الْحَرِيرَ، وَاتِّخَاذِهِمُ الْقَيْنَاتِ، وَقَطِيعَتِهِمُ الرَّحِمَ قَالَ وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرٰى فَنَسِيتُهَا (مستدرک حاکم) ؎۲

؎۱ (ردغة الخبال) بسكون الدال المهملة ويفتح والخبال بفتح الخاء المعجمة قال ابن الملك: الردغة بسكون الدال وفتحها وأهل الحديث يرونه بالسكون لا غير، وفي النهاية جاء تفسيرها في الحديث أنها عصارة أهل النار والردغة بسكون الدال وفتحها طين ووحل كثير والخبال في الأصل الفساد ويكون في الأفعال والأبدان والعقول اه .قيل :سمي به الصديد ;لأنه من المواد الفاسدة وقيل :الخبال موضع في جهنم مثل الحياض يجتمع فيه صديد أهل النار وعصارتهم (مرقاة المفاتيح، ج٦ ص٢٣٦٧، كتاب الحدود، باب الشفاعة في الحدود، الفصل الثاني)

(قالوا :يا رسول الله وما طينة الخبال؟) بالرفع على أنه خبر (ما) وفي نسخة بالجر على الحكاية وعلى طبقه قال :عرق أهل النار أو عصارة أهل النار) أي ما يسيل عنهم من الدم والصديد (مرقاة المفاتيح، ج٦ ص٢٣٨٤، كتاب الحدود، باب بيان الخمر ووعيد شاربها)

؎۲ رقم الحديث ٨٥٧٢ كتاب الفتن والملاحم، دار الكتب العلمية -بيروت، مسند ابوداؤد الطيالسي، رقم الحديث ١٢٢٠ .

قال الحاكم:هذا حديث صحيح على شرط مسلم لجعفر، فاما فرقد فانهما لم يخرجاه.

وقال الذهبي في التلخيص: صحيح.

www.idaraghufran.org

ترجمہ: میری امت میں سے کچھ لوگ کھانے پینے اور لہو (یعنی گانے بجانے کے مشغلہ) پر رات گزاریں گے، پھر صبح ہونے پر مسخ کر کے خنزیر بنا دیے جائیں گے، اور کچھ قبیلوں اور گھرانوں کو ان کے قبیلوں وگھروں سمیت زمین میں دھنسا دیا جائے گا، جب لوگ صبح کریں گے، تو کہیں گے کہ رات کو فلاں قبیلہ کو، فلاں گھرانے کو، گھروں سمیت دھنسا دیا گیا، اوران پر تیز آندھی اور پتھر پھینکے جائیں گے، جیسا کہ قومِ لوط پر پھینکے گئے، اوران پر تیز وتند طوفان بھیجا جائے گا، جو ان کو تہس نہس کر دے گا، جس طرح پہلے لوگوں کو (تہس نہس) کیا گیا تھا، ان کے خمر (یعنی شراب) پینے کی وجہ سے اور سود کھانے کی وجہ سے اور (مرد حضرات کے) ریشم پہننے کی وجہ سے، اور گانے والی (عورتیں اور چیزیں) اختیار کرنے کی وجہ سے، اوران کے قطع رحمی کرنے کی وجہ سے، اوراس کے علاوہ بھی بعض خصلتیں ذکر کیں، جو مجھے یاد نہیں رہیں (حاکم)

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَكُوْنَنَّ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَمَسْخٌ وَذٰلِكَ إِذَا شَرِبُوا الْخُمُوْرَ وَاتَّخَذُوا الْقَيْنَاتِ وَضَرَبُوْا بِالْمَعَازِفِ (ذم الملاهی لابن ابی الدنیا) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس اُمّت میں یقیناً زمین میں دھنس جانے اور آسمان سے پتھر برسنے اور صورتیں مسخ ہو جانے کا عذاب آئے گا، اور یہ اس وقت ہوگا جب لوگ شرابیں پئیں گے، اور گانے والی عورتیں (اور چیزیں وآلات) رکھیں گے اور گانے بجانے کا سامان استعمال کریں گے (ابنِ ابی دنیا)

معلوم ہوا کہ خمر وشراب نوشی آخرت کے علاوہ دنیا میں بھی عذاب اور وبال کا باعث ہے۔

---

[1] رقم الحدیث ۷، ج ۱ ص ۲۹، باب فی المزمار، مکتبة ابن تیمیة، القاهرة.
تحقیق الألبانی (صحیح) (صحیح وضعیف الجامع الصغیر، رقم الحدیث ۹۵۹۸)

خلاصہ یہ کہ خمر وشراب نوشی اور نشہ کرنے پر بڑی سخت وعیدوں، سزاؤں اور دنیا وآخرت کے مختلف وبالوں کا ذکر احادیث میں آیا ہے، لٰہذا خمر وشراب نوشی اور نشہ سے ہر مسلمان کو بچنا چاہئے، اور اگر کوئی اس میں مبتلا ہو، تو اسے فوراً اس سے توبہ کرنی چاہئے کہ کہیں اسی حال میں موت نہ آجائے، اور پھر آخرت کی نعمتوں سے بھی محرومی کا سامنا ہو، اور عذابوں سے بھی دوچار ہو، اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔آمین۔

شراب پر اتنی سخت وعیدوں کی وجہ یہ ہے کہ شراب دماغ میں فتور پیدا کرتی ہے، عقل وخرد کو نقصان پہنچاتی ہے، ہوش وحواس سے بیگانہ کرتی ہے، برے بھلے کی تمیز مٹا دیتی ہے۔

شراب جہاں تحریک پیدا کر کے جوش اور ولولہ پیدا کرتی ہے وہاں یہ تسکین پیدا کر کے مدہوش اور عقل وحواس کو ماؤف بھی کر دیتی ہے، شراب ایک طرف اگر شہوت انگیز ہے، تو دوسری طرف یہ مرد کی مردانگی کو ٹھیس بھی پہنچاتی ہے، جہاں یہ حقائق اور سامنے کی چیزوں پر پردہ ڈالنے کا باعث ہے وہیں یہ سبز باغ بھی دکھانے کا باعث ہے، اور شراب ڈپریشن اور طرح طرح کے نفسیاتی مسائل پیدا کرتی ہے، ایک غم سے نجات کے لئے جب اسے استعمال کیا جاتا ہے تو یہ اور پریشانیوں کو جنم دیتی ہے۔اگر پینے والا ان پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے بھی اس کا استعمال کرے تو شراب نوش ایسے شیطانی چکر میں پھنس جاتا ہے کہ جن سے اس کو نکلنا دُشوار ہو جاتا ہے، اور دنیا میں کیئے گئے سروے کے مطابق شراب پی کر ہلاک ہونے والوں کی تعداد دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہے، اور دنیا میں واقع ہونے والے ٹریفک کے حادثات اور معاشرہ کے جرائم کے بڑے تناسب کی بنیاد شراب نوشی ہے، مدت پہلے غیر مسلم ڈاکٹروں نے یہ بات کہی تھی کہ اگر شراب کی آدھی دکانیں بند کر دی جائیں، تو آدھے ہسپتال، جرائم کے اڈے اور جیلوں کے بند ہو جانے کی توقع کی جاسکتی ہے، ان جیسی وجوہات کی بناء پر اسلام ہی میں نہیں، بلکہ عیسائی اور یہودی مذہب میں بھی شراب کو ناپسند قرار دیا گیا ہے۔ وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ.

www.idaraghufran.org

(باب نمبر۴)

خمر وشراب اور نشہ کے نماز وعبادت پر مضر اثرات

خمر وشراب اور نشہ کیونکہ سنگین گناہ، اللہ کی سخت ناراضگی اور رحمت کے فرشتوں سے محرومی کا باعث ہے، اس لئے خمر وشراب اور نشہ کی وجہ سے انسان نماز وعبادت اور اس کی نورانیت وقبولیت سے بھی محروم ہوجاتا ہے، اور نشہ کی حالت میں نماز کی صحیح ادائیگی بھی مشکل ہوجاتی ہے، بلکہ نشہ چڑھنے سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے، پھر نماز کیونکر درست ہوگی۔

نشہ میں نماز کی ممانعت کا حکم ابتدائے اسلام میں ان الفاظ میں نازل ہوا تھا کہ:

يَـا أَيُّهَـا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (سورة النساء، رقم الآية ۴۳)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے! تم نماز کے قریب نہ جاؤ، اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو، یہاں تک کہ تم کو علم ہوجائے اُن باتوں کا جو تم کہتے ہو (سورہ نساء)

نشہ کی حالت میں عقل وسمجھ میں فتور کے باعث نماز کے ارکان واذکار کی ادائیگی دشوار ہوجاتی ہے، جس کی تفصیل اس کتاب کے شروع میں گزر چکی ہے۔

خمر وشراب کے ذریعہ شیطان، اللہ کی یاد ونماز سے روکتا ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

اِنَّـمَـا يُـرِيْـدُ الشَّيْـطٰـنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِى الْخَمْرِ وَالْـمَيْسِـرِ وَيَـصُـدَّكُـمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ

(سورة المائدة، رقم الآية ۹۱)

ترجمہ: بس شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہارے درمیان عداوت اور بغض پیدا

کردے، خمر (شراب) اور جوئے میں (مبتلا کر کے) اور تمہیں روک دے اللہ کی یاد اور نماز سے، تو کیا تم باز آتے ہو؟ (سورہ مائدہ)

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ تَرَکَ الصَّلَاۃَ (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۵۴، ج۱۳ص ۶۲) [۱]

ترجمہ: اور جو شخص خمر (وشراب) پیتا ہے، وہ نماز کو چھوڑ دیتا ہے (طبرانی)

اس سے معلوم ہوا کہ خمر وشراب کے ذریعہ شیطان، اللہ کی یاد اور عبادت سے روکتا ہے، یعنی خمر وشراب کا اللہ کی یاد اور عبادت اور بطورِ خاص نماز پر مُضِر اثر پڑتا ہے، اور نماز وعبادت یا اس کی قبولیت ونورانیت متأثر ہوتی ہے۔

نشہ کی حالت میں نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : ثَلَاثَۃٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لَھُمْ صَلَاۃً، وَلَا تَقْرَبُھُمُ الْمَلَائِکَۃُ : اَلسَّکْرَانُ حَتّٰی یُفِیْقَ مِنْ سُکْرِہٖ، وَالْجُنُبُ حَتّٰی یَغْتَسِلَ وَیُصَلِّیَ، وَالْمُتَخَلِّقُ بِالزَّعْفَرَانِ حَتّٰی یَغْسِلَ عَنْہُ (حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبھانی) [۲]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی، اور نہ ان کے قریب فرشتے آتے، ایک تو نشہ کرنے والا، جب تک کہ وہ اپنے نشہ سے ہوش میں نہ آجائے، دوسرے جنبی (جس پر غسل واجب ہو) جب

---

[۱] فالحدیث حسن بمجموع الطریقین (السلسلۃ الصحیحۃ، تحت رقم الحدیث ۱۸۵۳)

[۲] ج۴ص۹۶، تحت ترجمۃ میمون بن مھران، کشف الاستار عن زوائد البزار، رقم الحدیث ۲۹۳۰. قال المنذری: رواہ البزار بإسناد صحیح (الترغیب والترھیب، ج۳ص ۱۸۱، کتاب الحدود) وقال الھیثمی: رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح خلا العباس بن أبی طالب وھو ثقۃ (مجمع الزوائد، تحت رقم الحدیث ۸۱۹۸، باب ماجآء فی الخمر ومن یشربھا)

Idara Ghufran

تک کہ وہ غسل نہ کرلے، اور نماز نہ پڑھ لے، تیسرے زعفران لتھیڑنے والا مرد، جب تک کہ اس کو دھو نہ لے (ابونعیم، بزار)

اس سے معلوم ہوا کہ نشہ کرنے والے کی، نشہ کی حالت میں نماز قبول نہیں ہوتی اور اس حدیث میں مذکور دوسری چیزوں کی وضاحت وتشریح پہلے گزر چکی ہے۔

خمر وشراب پینے والے کی نماز قبول نہیں کی جاتی

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَسَكِرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَإِنْ عَادَ، فَشَرِبَ، فَسَكِرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَإِنْ تَابَ، تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَإِنْ عَادَ، فَشَرِبَ، فَسَكِرَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَإِنْ عَادَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ، أَنْ يُّسْقِيَهُ مِنْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رَدْغَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ (سنن ابن ماجه)[1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خمر (وشراب) پی، اور نشہ میں مبتلا ہوا، تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی، اور اگر وہ (اسی حال میں توبہ کے بغیر) فوت ہوجائے، تو جہنم میں داخل ہوگا، پھر اگر وہ توبہ کرلے، تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، اور اگر وہ دوبارہ خمر (وشراب) پیے، اور نشہ میں مبتلا ہو، تو اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں کی جاتیں، پھر اگر وہ

[1] رقم الحديث ٣٣٧٧، كتاب الاشربة، باب من شرب الخمر، لم تقبل له صلاة، مسند احمد، رقم الحديث ٦٦٤٤.
قال شعيب الارنؤوط: اسنادهٗ صحيح (حاشية سنن ابنِ ماجه ومسند احمد)

www.idaraghufran.org

فوت ہو جائے تو جہنم میں داخل ہوگا، پھر اگر وہ توبہ کرلے، تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، اور اگر وہ پھر خمر (وشراب) پیئے، اور نشہ میں مبتلا ہو، تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کی جاتیں، اور اگر وہ فوت ہو جائے تو جہنم میں داخل ہوگا، اور اگر وہ توبہ کرلے، تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، اور اگر وہ پھر خمر (وشراب) پیئے، تو اللہ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ اللہ قیامت کے دن اس کو ''ردغۃ الخبال'' پلائے گا، لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ''ردغۃ الخبال'' کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جہنمیوں کا پسینہ ہے (ابنِ ماجہ، مسند احمد)

اور حاکم کی روایت میں جہنمیوں کے پسینہ کے بجائے، جہنمیوں کی پیپ کا ذکر ہے۔ [1]

جس سے معلوم ہوا کہ جہنمیوں کا پسینہ اور پیپ دونوں چیزیں پلائی جائیں گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ قِيْلَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَمَا نَهْرُ

---

[1] عن عبد الله بن عمرو، رضى الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من شرب الخمر فسكر منها لم تقبل له صلاة أربعين يوما ثم إن شرب منها حتى يسكر منها لم تقبل له صلاة أربعين يوما ثم إن شربها فسكر منها لم تقبل له صلاة أربعين يوما ثم إن شربها الرابعة فسكر منها كان حقا على الله أن يسقيه من عين الخبال قيل: وما عين الخبال؟ قال: صديد أهل النار (مستدرک حاکم، رقم الحديث ۷۲۳۲)

قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه "

وقال الذهبی فی التلخيص: صحيح.

www.idaraghufran.org

الْخَبَالِ؟ قَالَ: نَهْرٌ مِّنْ صَدِيْدِ أَهْلِ النَّارِ (سنن الترمذی) [۱]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خمر (وشراب) پی، تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی، پس اگر وہ توبہ کرلے، تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، پھر اگر وہ دوبارہ خمر (وشراب) پیئے تو اللہ، اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں فرماتا، پس اگر وہ توبہ کرلے، تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، اگر وہ پھر خمر (وشراب) پیئے تو اللہ، اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں فرماتا، پس اگر وہ توبہ کرلے، تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، پھر اگر وہ چوتھی مرتبہ خمر (وشراب) پیئے تو اللہ، اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں فرماتا، پھر اگر وہ توبہ کرے، تو اللہ، اس کی توبہ قبول نہیں فرماتا، اور اس کو ''نہرِ خبال'' سے پلائے گا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے) عرض کیا گیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! ''نہرِ خبال'' کون سی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نہر اہلِ جہنم کی پیپ ہے (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت اسماء بنتِ یزید رضی اللہ عنہما سے مروی روایات میں بھی اس طرح کا مضمون آیا ہے۔ [۲]

---

[۱] رقم الحدیث ۱۸۶۲، ابواب الاشربة، باب ماجاء فی شارب الخمر.
قال الترمذی: هذا حدیث حسن وقد روی نحو هذا عن عبد الله بن عمرو، وابن عباس، عن النبی صلى الله عليه وسلم.

[۲] عن أسماء بنت يزيد، أنها سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول " :من شرب الخمر، لم يرض الله عنه أربعين ليلة، فإن مات، مات كافرا، وإن تاب، تاب الله عليه، وإن عاد، كان حقا على الله أن يسقيه من طينة الخبال "قالت :قلت :يا رسول الله، وما طينة الخبال؟ قال " :صديد أهل النار "(مسند أحمد، رقم الحديث ۲۷۶۰۳)
فی حاشية مسند احمد: حديث صحيح لغيره دون قوله" :فإن مات مات كافرا "، وهذا إسناد ضعيف لضعف شهر بن حوشب.

عن ابن عباس، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال :من شرب الخمر كان نجسا أربعين يوما، فإن تاب منها تاب الله عليه، فإن عاد عاد نجسا، فإن تاب تاب الله عليه، فإن عاد عاد نجسا أربعين يوما، فإن تاب منها تاب الله عليه، فإن رجع منها كان حقا على الله أن يسقيه من ردغة الخبال قالوا :يا أبا العباس وما ردغة الخبال؟ قال :شحوم أهل النار وصديدهم (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۱۳۰۱۵)
قال الهيثمی: رواه الطبرانی وفيه شهر بن حوشب وحديثه حسن، وفيه ضعف (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۱۹۰، باب ماجاء فی الخمر ومن يشربها)

Idara Ghufran

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ:

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَنْتَشِ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ مَا دَامَ فِيْ جَوْفِهٖ أَوْ عُرُوْقِهٖ مِنْهَا شَيْءٌ، وَإِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا، وَإِنِ انْتَشٰى لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، وَإِنْ مَاتَ فِيْهَا مَاتَ كَافِرًا (سنن النسائی) [1]

ترجمہ: جس نے خمر (یعنی شراب) پی، پھر اسے نشہ نہیں ہوا، تو اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں کی جائے گی، جب تک اس کے پیٹ یا اس کی رگوں میں خمر (وشراب) کا کچھ حصہ ہو، اور اگر وہ اسی حال میں مر جائے، تو کافر ہو کر مرے گا، اور اگر اس کو نشہ ہوگیا، تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں کی جائے گی، اور اگر وہ اس نشہ میں مر گیا، تو کافر ہو کر مرے گا (نسائی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی خمر وشراب پیئے اور اُس سے اُس کو پوری طرح نشہ نہ ہو، جیسا کہ خمر وشراب نوشی کے پُرانے عادی لوگوں کی حالت ہوتی ہے، یا شراب کی تھوڑی مقدار میں پینے کی صورت میں ہوتی ہے، تب بھی جب تک خمر وشراب پیٹ میں ہو، یا اُس کا کوئی جزء انسان کے رگ وریشے میں ہو، تو اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔

اور اگر نشہ بھی ہو جائے تو پھر چالیس دن تک نماز قبول نہیں کی جاتی۔

اور کافر ہو کر مَرنے سے مراد یہ ہے کہ ایسے شخص کے کفر پر مَرنے کا خوف ہے، جس سے خمر وشراب نوشی کے گناہ کی سنگینی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے، اور چوتھی مرتبہ شراب پینے کے بعد جو طینۃ الخبال پلانے کا ذکر ہے، اس کا مطلب محدثین نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اسے چوتھی مرتبہ توبہ کی عموماً توفیق نہیں ہوتی، تاہم اگر پھر بھی سچی توبہ کرے، تو قبول ہو جاتی ہے۔ [2]

---

[1] رقم الحدیث ۵۶۶۸، کتاب الاشربة، ذکر الآثام المتولدة عن شرب الخمر.

[2] (فان عاد الرابعة كان حقا على الله ان يسقية من طينة الخبال) لا لان التوبة لاتقبل منه بل لانه لايوفق للتوبة (بذل المجهود، ج١٦، ص١٦، كتاب الاشربة، باب ماجاء فى السكر)

(عن عبد الله بن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :من يشرب الخمر) أى ولم يتب

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

نشہ کی وجہ سے چار مرتبہ نماز چھوڑنے پر وعید

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّہُ قَالَ : مَنْ تَرَکَ الصَّلَاۃَ سُکْرًا مَرَّۃً وَاحِدَۃً، فَکَأَنَّمَا کَانَتْ لَہُ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا فَسُلِبَھَا، وَمَنْ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

منها (لم يقبل الله له صلاة) بالتنوين وقوله (أربعين صباحا) ظرف وفي نسخة بالإضافة أي لم يجد لذة المناجاة التي هي مخ العبادات ولا الحضور الذي هو روحها فلم يقع عند الله بمكان وإن سقط مطالبة فرض الوقت وخص الصلاة بالذكر ;لأنها سبب حرمتها أو لأنها أم الخبائث على ما رواه الدارقطني عن ابن عمر مرفوعا كما أن الصلاة أم العبادات كما قال تعالى (إن الصلاة تنهى عن الفحشاء والمنكر)وقال صلى الله عليه وسلم :من شرب خمرا خرج نور الإيمان من جوفه .رواه الطبراني في الأوسط عن أبي هريرة وقال الأشرف :إنما خص الصلاة بالذكر ;لأنها أفضل عبادات البدن، فإذا لم يقبل منها فلأن لا يقبل منها عبادة أصلا كان أولى، قال المظهر :هذا وأمثاله مبني على الزجر وألا يسقط عنه فرض الصلاة إذا أداها بشرائطها ولكن ليس ثواب صلاة الفاسق كثواب صلاة الصالح، بل الفسق ينفي كمال الصلاة وغيرها من الطاعات، وقال النووي :إن لكل طاعة اعتبارين :أحدهما سقوط القضاء عن المؤدي، وثانيهما ترتيب حصول الثواب فعبر عن عدم ترتيب الثواب بعدم قبول الصلاة (فإن تاب) أي بالإقلاع والندامة (تاب الله عليه) أي قبل توبته (فإن عاد) أي إلى شربها (لم يقبل الله له صلاة أربعين صباحا) ولعل وجه التقييد بالأربعين لبقاء أثر الشراب في باطنه مقدار هذه، وكذا قال الإمام الغزالي :لو ترك الناس كلهم كل الحرام أربعين يوما لاختل نظام العالم بتركهم أمور الدنيا، قيل :لولا الحمقى لخربت الدنيا، وقد روي أنه من أخلص لله أربعين صباحا أظهر الله ينابيع الحكمة من قلبه على لسانه .رواه أبو نعيم في الحلية عن أبي أيوب وورد (ومن حفظ عن أمتي أربعين حديثا بعثه الله فقيها .رواه جماعة من الصحابة وقال تعالى (وإذ واعدنا موسى أربعين ليلة)والحاصل أن لعدد الأربعين تأثيرا بليغا في صرفها إلى الطاعة أو المعصية وإذا قيل :من بلغ الأربعين ولم يغلب خيره شره فالموت خير له (فإن تاب) أي رجع إليه تعالى بالطاعة (تاب الله عليه) أي أقبل عليه بالمغفرة (فإن عاد لم يقبل الله له صلاة أربعين صباحا) ظاهره عدم قبول طاعته ولو تاب عن معصيته قبل استيفاء مدته كما يدل عليه الفاء التعقيبية في قوله (فإن تاب تاب الله عليه) ويمكن أن يكون التقدير ولو كانت التوبة قبل ذلك والفاء تكون تفريعية (فإن عاد الرابعة) أي رجع الرجعة الرابعة وفي نسخة في الرابعة (لم يقبل الله له صلاة أربعين صباحا فإن تاب لم يتب الله عليه) هذا مبالغة في الوعيد والزجر الشديد وإلا فقد ورد (ما أصر من استغفر وإن عاد في اليوم سبعين مرة) رواه أبو داود والترمذي عن أبي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه، وقال

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

تَـرَکَ الـصَّلَاـةَ سُکْرًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، کَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُّسْـقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ،قِيْلَ: وَمَـا طِيْنَةُ الْخَبَالِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ عُصَارَةُ أَهْلِ جَهَنَّمَ (مسند احمد، رقم الحديث ۶۶۵۹) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نشہ کی وجہ سے ایک مرتبہ نماز کو چھوڑ دیا، تو وہ گویا کہ ایسا ہے کہ اس کے پاس دنیا اور دنیا کی تمام نعمتیں تھیں، جو اس سے چھین لی گئیں، اور جس نے نشہ کی وجہ سے نماز کو چار مرتبہ چھوڑ دیا، تو اللہ عزوجل پر یہ بات حق ہے کہ اس کو ''طینۃ الخبال'' پلائیں، عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! ''طینۃ الخبال'' کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ جہنم والوں کا میل کچیل (مسند احمد)

خمروشراب اور نشہ کی وجہ سے انسان کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے، اور وہ اپنے آپ سے بھی

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾المظهر :أى فإن تـاب بـلسـانه وقلبه عازم على أن يعود لا يقبل توبته، قلت فيه :إنـه حيـنـئـذ ليـس بتـوبة مع أن هـذا وارد فى كل مرتبة لا خصوصية لها بالرابعة، قال الطيبى: ويمكن أن يقال :أن قـوله (إن تاب لم يتب الله عليه) مـحـمول على إصراره وموته على ما كان فإن عدم قبـول التـوبة لازم لـلموت على الكفر والمعاصى، كأنه قيل :مـن فعل ذلک وأصر عليه مات عـاصيـا ولذلک عقبه بقوله (وسقاه) أى الـله (من نهر الخبال) . اهـ والـمعنى أن صديد أهل النار لكثرته يصير جاريا كالأنهار وفيه إيماء إلى ما ورد عن قيس بن سعد (من شرب الخمر أتى عطشان يوم القيامة) رواه أحمد ولعل نقض التوبة ثلاث مرات مما يكون سببا لغضب الله على صاحبها كما يشيـر إليه قوله تعالى (إن الذين آمنوا ثم كفروا ثم آمنوا ثم كفروا ثم ازدادوا كفرا لم يكن الله ليغفر لهـم ولا ليهديهم سبيلا) وكـان الـغـالـب أن صـاحـب العود إلى الذنب ثلاثا لم تصح له التوبة كما أشـارت إليـه الآية بـعـدم الهداية والمغفرة، قال الطيبى :ونـظيـره قـولـه تعالى (إن الذين كفروا بعد إيـمـانهم ثم ازدادوا كفرا لن تقبل توبتهم)الكشاف فإن قلت :قـد علم أن المرتد كيفما ازداد كفرا فإنـه مـقبول التوبة إذا تاب فما معنى لن تقبل توبتهم، قلت :جـعـلت عبارة عن الموت على الكفر ; لأن الـذى لا تقبل توبته من الكفار هو الذى يموت على الكفر، كأنه قيل إن اليهود والمرتدين ميتون عـلى الكفر داخلون فى جملة من لا تقبل توبتهم اهـ .وحـاصـل المعنى فى الحديث أن من لم يثبت عـلى التـوبة فـى الـثـالثة يـخشى عليه أن يموت على المعصية (رواه الترمذى) أى عـن عبد الله بن عمر(مرقاة المفاتيح، ج۶ص ۲۳۸۵، ۲۳۸۶ ،باب بيان الخمر ووعيد شاربها)

[1] قال شعيب الارنؤوط:إسناده حسن(حاشية مسند احمد)

وقـال الهيـثـمـى:رواه أحـمـد ورجـالـه ثـقـات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۱۸۱، كتاب الاشربة، باب ما جاء فى الخمر ومن يشربها)

www.idaraghufran.org

غافل ہوجاتا ہے، اور زبان سے اول فول بکتا جاتا ہے، اور اس کا علم نہیں رہتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، اور کیا نہیں اور کیا کہنا چاہئے، اور کیا نہیں کہنا چاہئے؟ ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں نماز، جو سراسر اللہ کے ذکر و یاد پر مشتمل ہے، اس کی ٹھیک ٹھیک ادائیگی ممکن نہیں، اور یہ تو اس وقت ہے، جبکہ نماز پڑھنے کی کوشش کرے، ورنہ واقعہ یہ ہے کہ شرابی اور نشئی کو نماز و عبادت کی توفیق ہی نہیں ہوتی، بلکہ وہ اپنے نشہ کے چکر میں ہی مگن رہتا ہے۔

اور جب شراب پی کر یا نشہ آور چیز استعمال کرنے سے نشہ ہوجائے، تو اس حال میں وضو ٹوٹ جاتا ہے، پھر اس حالت میں نماز کیونکر درست وادا ہوسکتی ہے۔ [1]

اور اسی وجہ سے فقہائے کرام نے نشہ کی ایسی حالت کہ جس میں انسان کی چال ڈھال بے ڈھنگی ہوجائے، اس کو عبادت کی ادائیگی صحیح ہونے کے لئے مانع قرار دیا ہے، جس کا ذکر آگے "شرابی اور نشہ کی حالت سے متعلق احکام" میں آتا ہے۔ [2]

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

---

[1] د -السکر:
اتفق الفقهاء على أن السكر ناقض للوضوء (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۳، ص۳۹۳، مادة "وضوء")

أ -نواقض الوضوء :
عدد الفقهاء نواقض الوضوء ، وهى فى الجملة :خروج شيء من أحد السبيلين، وخروج نجس من غير السبيلين، وزوال العقل (السكر -الجنون -الإغماء) ، والنوم(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۱، ص۱۵۰، مادة "نقض")

[2] فحد السكر الذى يمنع صحة العبادات، ويوجب الفسق على شارب النبيذ ونحوه هو الذى يجمع بين اضطراب الكلام فهما وإفهاما، وبين اضطراب الحركة مشيا وقياما، فيتكلم بلسان منكسر، ومعنى غير منتظم، ويتصرف بحركة مختبط، ومشى متمايل، وما زاد على ذلك مما يذكره الإمام أبو حنيفة فهو زيادة فى حد السكر أى مقداره.وذهب أبو حنيفة إلى أن السكر الذى يتعلق به وجوب الحد هو الذى يزيل العقل بحيث لا يفهم السكران شيئا، ولا يعقل منطقا، ولا يفرق بين الرجل والمرأة، والأرض والسماء ، لأن الحدود يؤخذ فى أسبابها بأقصاها، درءا للحد، لقوله عليه الصلاة والسلام :(ادرءوا الحدود عن المسلمين ما استطعتم)وقول الصاحبين أبى يوسف ومحمد مال إليه أكثر المشايخ من الحنفية، وهو المختار للفتوى عندهم .قال فى الدر :يختار للفتوى لضعف دليل الإمام(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص۲۳، ۲۴،مادة "الاشربة")

www.idaraghufran.org

(باب نمبر۵)

شراب اور نشہ کے اخلاق ومعاشرت پر مُضِر اثرات

خمر وشراب اور نشہ کی وجہ سے انسان کے اخلاق اور اس کی معاشرت پر بھی انتہائی بُرے اثرات پڑتے ہیں، اور خمر وشراب اور نشہ کے نتیجہ میں اخلاق میں غیر معمولی بگاڑ اور معاشرتی زندگی میں فساد پیدا ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ خمر وشراب پی کر اور نشہ میں مبتلا ہو کر انسان، دوسروں سے بدگمانی اور بدزبانی کا ارتکاب کرتا ہے، جو کہ لڑائی جھگڑے کی بنیاد ہے، خمر وشراب اور نشہ کی وجہ سے انسان، بعض اوقات اپنے قریبی رشتہ داروں، دوستوں، تعلق داروں، یہاں تک کہ والدین اور بیوی بچوں سے بھی بدظن ہو جاتا ہے، اور ان کو اپنا دشمن تصور کرنے لگتا ہے، اور زبان سے ایسی بات کہہ دیتا ہے کہ جس کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے دشمنی وعداوت یا دلوں میں بُغض پیدا ہو جاتا ہے، نیز وہ خمر وشراب اور نشہ کی لت کو پورا کرنے اور اس کے تقاضہ کو حاصل کرنے کو سب سے اہم اور ترجیحی مقصود تصور کرتا ہے، جس کو حاصل کرنے کے لئے اگر اسے اپنے پیشہ، تجارت یا ملازمت وغیرہ کو بھی ضائع وخیرباد کہنا پڑے، تو اس سے بھی نہیں چوکتا، اس کے نزدیک خمر وشراب اور نشہ ایسا ترجیحی مقصود اور گویا کہ ایک طرح سے نصبُ العین بن جاتا ہے کہ وہ اس کو حاصل کرنے کے لئے اپنے گھر کا ضروری سامان اور خورد ونوش کی اشیاء بھی فروخت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات اپنی بیوی کو غلط کاری پر مجبور کر کے دیوث بن بیٹھتا ہے، اور اس شراب ونشہ کی غرض کو حاصل کرنے کے لئے چوری چکاری، گویا کہ ہر کام، جو اس کے نشہ کے مقصد کو پورا کرے، کرتا ہے، اپنی قیمتی اشیاء چند ٹکوں میں بیچ دیتا ہے، اگر کہیں کسی کے گھر، بلکہ راستہ کی نالی وغیرہ سے ادنیٰ درجہ اور دو ٹکوں کی چیز ملے، تو اسے بھی اُٹھا کر فروخت

کردینے کو اپنے مقصد کے لئے بڑی چیز سمجھتا ہے، اور اس طرح مختلف شکلوں میں ہر عیب کا ارتکاب کرتا ہے، اور طرح طرح سے لوگوں کی حق تلفی اور ایذاء رسانی کا ارتکاب کرتا ہے۔

ان جیسی وجوہات کی بناء پر قرآن وسنت میں شراب کو بُغض وعداوت، کینہ کپٹ اور اخلاقی ومعاشرتی بگاڑ کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

خمر وشراب، عداوت وبُغض کا باعث ہے

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطٰنُ أَنْ يُّوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ

(سورة المائدة، رقم الآية ۹۱)

ترجمہ: بس شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہارے درمیان عداوت اور بغض پیدا کردے، خمر (وشراب) اور جوئے میں (مبتلا کر کے) اور تمہیں روک دے اللہ کی یاد اور نماز سے، تو کیا تم باز آتے ہو؟ (سورہ مائدہ)

معلوم ہوا کہ خمر وشراب کی وجہ سے دلوں میں عداوت وبُغض پیدا ہوتا ہے۔

خمر وشراب، کینہ وحسد کا باعث ہے

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فِي قَبِيلَتَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ شَرِبُوا حَتّٰى إِذَا ثَمِلُوا، عَبَثَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، فَلَمَّا صَحَوْا جَعَلَ الرَّجُلُ يَرَى الْأَثَرَ بِوَجْهِهٖ وَبِرَأْسِهٖ وَبِلِحْيَتِهٖ، يَقُولُ: فَعَلَ بِي هٰذَا أَخِي فُلَانٌ، فَوَاللّٰهِ لَوْ كَانَ بِي رَءُوفًا رَّحِيمًا مَا فَعَلَ هٰذَا بِي، قَالَ: وَكَانُوا أُخْوَةً لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ضَغَائِنُ، فَوَقَعَتْ فِي قُلُوبِهِمُ الضَّغَائِنُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّمَا

اَلْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (المعجم الكبير للطبراني) [1]

ترجمہ: خمر (یعنی شراب) حرام ہونے کا حکم انصار کے دو قبیلوں کے بارے میں نازل ہوا، جنہوں نے خمر (وشراب) پی تھی، یہاں تک کہ جب وہ نشہ میں مدہوش ہوگئے، تو انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ (اور ہاتھا پائی) کی، پھر جب وہ ہوش میں آ گئے، تو ہر آدمی نے اپنے سر اور چہرے اور ڈاڑھی پر (ہاتھا پائی کا) اثر دیکھا، تو وہ کہنے لگے کہ میرے اس فلاں بھائی نے میرے ساتھ زیادتی کی، اگر وہ شخص (مجھ پر) شفیق اور مہربان ہوتا، تو وہ میرے ساتھ ایسا نہ کرتا، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُن (قبیلوں) میں پہلے بھائی چارگی کا رشتہ تھا، اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے سے حسد وکینہ نہیں تھا، پھر (خمر وشراب پینے کی وجہ سے) ان کے دلوں میں کینہ وحسد پیدا ہوگیا، تو اللہ عزوجل نے (سورہ مائدہ کی) یہ آیت نازل فرمائی کہ: بس خمر (شراب) اور جوا اور بُت، اور (قسمت آزمائی والے) تیر گندگی، شیطان کا عمل ہیں، پس تم ان سے اجتناب کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

بس شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہارے درمیان عداوت اور بغض پیدا کردے، خمر (شراب) اور جوئے میں (مبتلا کرکے) اور تمہیں روک دے اللہ کی یاد اور نماز

---

[1] رقم الحديث ۱۲۴۵۹، مستدرک حاکم، رقم الحديث ۷۲۱۹.
قال الذهبی: علی شرط مسلم.
وقال الهيثمی: رواه الطبرانی، ورجاله رجال الصحيح، وقد تقدم فی الأشربة نحو هذا فی تحريم الخمر (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۱۰۹۸۵، كتاب التفسير، قوله تعالى: إنما الخمر والميسر)

www.idaraghufran.org

سے، تو کیا تم باز آتے ہو؟ (طبرانی، حاکم)

معلوم ہوا کہ خمر وشراب نوشی کی وجہ سے دلوں میں حسد وکینہ پیدا ہوتا ہے، اورلڑائی جھگڑے وفساد کی نوبت آتی ہے۔

شراب ونشہ، بہتان بازی اور بداخلاقی کا باعث ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ:

إِنَّ السَّكْرَانَ إِذَا سَكِرَ هَذٰى، وَإِذَا هَذٰى اِفْتَرٰى (مصنف عبدالرزاق، رقم الحديث ۱۳۵۴۲، باب حد الخمر)

ترجمہ: شراب پینے والے کو جب نشہ ہوتا ہے، تو وہ بہکی بہکی باتیں کرتا ہے، اور جب بہکی بہکی باتیں کرتا ہے تو (کسی پر) تہمت بھی لگاتا ہے (عبدالرزاق)

اس طرح کی روایت اور سندوں سے بھی مروی ہے۔ [1]

اس سے معلوم ہوا کہ نشہ میں مبتلا ہونے کے بعد انسان زبان سے بہکی بہکی باتیں اور بدزبانی والزام تراشی وغیرہ کا ارتکاب کرتا ہے، جو بہت سے فسادات کا سبب وباعث ہے۔

اوراس سے پہلے قرآن مجید کی آیت اوراحادیث سے معلوم ہو چکا کہ شراب کی وجہ سے بغض

---

[1] عن ثور بن زيد الديلي؛ أن عمر بن الخطاب استشار في الخمر يشربها الرجل . فقال له علي بن أبي طالب :نرى أن نجلده ثمانين .فإنه إذا شرب سكر .وإذا سكر هذى .وإذا هذى افترى .أو كما قال فجلد عمر في الحد ثمانين(موطأمالک، رقم الحديث ۳۱۱۷، الحد في الخمر)

فقال علي رضي الله عنه: نراه إذا سكر هذى وإذا هذى افترى وعلى المفترى ثمانون(مستدرک حاکم، رقم الحديث ۸۱۳۱)

قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه .

وقال الذهبي: صحيح.

فقال علي رضي الله عنه :نرى أنه إذا شرب سكر، وإذا سكر هذى، وإذا هذى افترى، وعلى المفترى ثمانون جلدة (مستدرک حاکم، رقم الحديث ۸۱۳۲)

قال الحاكم:هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

وقال الذهبي: صحيح.

وعداوت اور کینہ وحسد بھی پیدا ہوتا ہے۔

اور تجربہ ومشاہدہ سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ شراب ونشہ میں مبتلا ہوکر انسان بدزبانی، بدگمانی کبر وتکبر اور کئی قسم کی بداخلاقیوں کا ارتکاب کرتا ہے، اور بے اعتدالی میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

جبکہ اسلام میں ہر چیز میں اعتدال رکھا گیا ہے، چنانچہ اسلام میں خوشی کے اندر بھی اعتدال رکھا گیا ہے اور غمی میں بھی اعتدال رکھا گیا ہے، اور صبر وتحمل اور ضبط وغیرہ جیسے اچھے اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے، اور بے صبری، مایوسی، بے جا غصہ، بدزبانی، بدکلامی، بدگمانی، لڑائی جھگڑے وغیرہ کو سخت ناپسند کیا گیا ہے، اور اچھے اخلاق کی بڑی تاکید کی گئی ہے، اور بے صبری و مایوسی وغیرہ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَلَا تَيْـأَسُـوْا مِـنْ رَّوْحِ اللّٰـهِ إِنَّـهٗ لَا يَيْـأَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ (سورة يوسف، رقم الآية ۸۷)

ترجمہ: اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں (سورہ یوسف)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی رحمت سے ناامید اور مایوس ہونا بہت بُرا فعل ہے۔

اور ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورة الزمر، رقم الآية ۵۳)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر (گناہوں کی کثرت کی وجہ سے) ظلم کیا ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ سب گناہ بخش دے گا، بے شک وہ غفور ہے، رحیم ہے (سورہ زمر)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

www.idaraghufran.org

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ کَرِیْمٌ یُحِبُّ الْکَرَمَ، وَیُحِبُّ مَعَالِیَ الْأَخْلَاقِ، وَیَکْرَہُ سَفْسَافَھَا (المعجم الکبیر للطبرانی) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ عزوجل، کریم (یعنی انتہائی سخی اور کرم کا معاملہ فرمانے والے) ہیں، کرم (وانتہائی سخاوت وکرم کے معاملہ) کو پسند فرماتے ہیں، اور بلند (یعنی عالی شان) اخلاق کو پسند فرماتے ہیں، اور ردّی (یعنی گندے ورذیل) اخلاق کو مکروہ وناپسند فرماتے ہیں (طبرانی، بیہقی، حاکم)

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَیَبْلُغُ بِحُسْنِ خُلُقِہٖ عَظِیْمَ دَرَجَاتِ الْآخِرَۃِ، وَشَرَفَ الْمَنَازِلِ، وَإِنَّہٗ لَضَعِیْفُ الْعِبَادَۃِ، وَإِنَّہٗ لَیَبْلُغُ بِسُوْءِ خُلُقِہٖ أَسْفَلَ دَرْکٍ مِنْ جَھَنَّمَ وَھُوَ عَابِدٌ (معرفۃ الصحابہ لابی نعیم) [2]

---

[1] رقم الحدیث ۵۹۲۸، ج۶ص ۱۸۱؛ شعب الایمان للبیھقی، رقم الحدیث ۷۶۴۶؛ مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۱۵۱؛ حلیۃ الاولیاء، لابی نعیم، ج۳، ص ۴۱۴.

قال الحوینی: قال أبو نعیم": تفرَّد بہ عن أبی حازم، معمرٌ، وعن فضیل: أحمدُ بنُ یونس.

قُلْتُ: رضی اللہ عنک! فلم یتفرد بہ معمر عن أبی حازم، فتابعہ أبو غسان المدنی، فرواہ عن أبی حازم بسندہ سواء. أخرجہ الحاکم (۴۸۱) من طریق حجاج بن سلیمان بن القمری -ومات قبل ابن وھب- ثنا أبو غسان المدنی.

قال الحاکم": وحجاج بن قمری شیخٌ من أھل مصر، ثقۃٌ مأمونٌ (تَنْبِیهُ الھَاجِدُ للحوینی، تحت رقم الحدیث ۱۵۴۱، ج۲ص۵۷،۵۸)

[2] رقم الحدیث ۷۷۵، ج۱ص ۲۳۶؛ طبقات المحدثین بأصبھان لأبی الشیخ الأصبھانی، رقم الحدیث ۱۳۱۲؛ المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۷۵۴.

قال المنذری: رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات سوی شیخہ المقدام بن داود وقد وثق (الترغیب والترھیب، تحت رقم الحدیث ۴۰۰۸)

وقال الھیثمی: رواہ الطبرانی عن شیخہ المقدام بن داود وھو ضعیف، وقال ابن دقیق العید فی الإمام: إنہ وثق، وبقیۃ رجالہ ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحدیث ۱۲۶۹۲)

Idara Ghufran

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک بندہ اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے آخرت کے عظیم درجات اور بلند مقامات تک پہنچ جاتا ہے، حالانکہ وہ عبادت میں کمزور ہوتا ہے، اور بے شک بندہ اپنے بُرے اخلاق کی وجہ سے جہنّم کے نچلے درجے میں پہنچ جاتا ہے، حالانکہ وہ عبادت گزار ہوتا ہے (ابونعیم، طبرانی)

اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ، صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ (مسلم) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن بندہ کا حال بہت خوش کُن اور عجیب ہے، اس کے تمام کاموں میں خیر ہے، اور یہ بات مومن کے علاوہ کسی اور کو حاصل نہیں، اور وہ یہ ہے کہ اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے، تو وہ شکر کرتا ہے، اور اِس کے نتیجہ میں اُس کو خیر حاصل ہوتی ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو وہ صبر کرتا ہے، اور اِس کے نتیجہ میں بھی اُس کو خیر حاصل ہوتی ہے (صحیح مسلم)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: قَلْبًا شَاكِرًا، وَلِسَانًا ذَاكِرًا، وَبَدَنًا عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا، وَزَوْجَةً لَا تَبْغِيهِ خَوْنًا فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ (المعجم الكبير للطبراني) [2]

---

[1] رقم الحديث ٢٩٩٩ "٦٤" كتاب الزهد والرقائق، باب المؤمن أمره كله خير.

[2] رقم الحديث ١١٢٧٥، ج ١١ ص ١٣٤، المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحديث ٧٢١٢.
قال الهيثمي: رواه الطبرانی فی الكبير، والأوسط، ورجال الأوسط رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٧٤٣٧، باب فی المرأة الصالحة وغيرها)

Idara Ghufran

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو چار چیزیں عطا کردی گئیں، اس کو دنیا وآخرت کی خیر (وبھلائی) عطا کردی گئی، ایک شکر کرنے والا دل، دوسرے ذکر کرنے والی زبان، تیسرے بلاء (تکلیف ومصیبت) پر صبر کرنے والا بدن، چوتھے ایسی بیوی جو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرتی ہو (طبرانی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِىْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ (بخاری) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاقت ور وہ نہیں جو لوگوں کو مقابلہ میں شکست دے دے بلکہ طاقت ور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَاذَا يُبَاعِدُنِىْ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: لَا تَغْضَبْ (مسند أحمد، رقم الحديث ٦٦٣٥) [2]

ترجمہ: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سی چیز مجھے اللہ عزوجل کے غضب (وغصہ) سے دُور کردے گی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ غصہ نہ کیجئے (یہ عمل آپ کو اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصہ سے دُور کردے گا) (مسند احمد)

مطلب یہ ہے کہ جو شخص غصہ وغضب سے پرہیز کرے گا، وہ اس کے نتیجہ میں اللہ کے غصہ وغضب سے بھی محفوظ ہوگا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِىْ عَلٰى عَمَلٍ يُدْخِلُنِى الْجَنَّةَ ؟

---

[1] رقم الحديث ٦١١٤، كتاب الادب، باب الحذر من الغضب.

[2] فى حاشية مسند احمد: صحيح لغيره.

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ (مسند الشاميين للطبراني) ؎۱

ترجمہ: انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مجھے ایسا عمل بتلا دیجئے، جو مجھے جنت میں داخل کرنے کا باعث ہو؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ غصہ نہ کیا کیجئے، تو آپ کے لئے جنت ہے (طبرانی)

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ: وَالْجَوَّاظُ: اَلْغَلِيْظُ الْفَظُّ (سنن أبي داؤد) ؎۲

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں جوّاظ (یعنی بدخُلق وبدلحاظ) اور مغرور ومتکبر شخص داخل نہیں ہوگا۔

راوی کہتے ہیں کہ ''جواظ'' وہ ہے جو انتہا درجہ کا بدخُلق اور بدلحاظ ہو (ابوداؤد)

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عِنْدَ ذِكْرِ أَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ جَمَّاعٍ مَنَّاعٍ (مسند أحمد، رقم الحديث ۶۵۸۰) ؎۳

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنّمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر مغرور، بداخلاق وبدلحاظ، اِترانے اور تکبر کرنے والا (مال) جمع کرکے رکھنے والا اور (نیکی سے) روکنے والا جہنم میں ہوگا (مسند احمد)

؎۱ رقم الحديث ۲۱، واللفظ لهٗ، المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحديث ۲۳۵۳.
قال المنذری: رواه الطبرانی بإسنادين أحدهما صحيح (الترغيب والترهيب للمنذری، الترهيب من الغضب والترغيب فی دفعه وكظمه وما يفعل عند الغضب)

؎۲ رقم الحديث ۴۸۰۱، كتاب الادب، باب فی حسن الخلق.

؎۳ فی حاشية مسند احمد: إسناده صحيح على شرط مسلم.

Idara Ghufran

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ الرِّفْقُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ (صحيح ابن حبان) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نرمی جس چیز میں بھی آتی ہے، اُسے زینت والی (اور خوبصورت) بنا دیتی ہے، اور فُحش وبدگوئی جس چیز میں بھی آجاتی ہے اُسے عیب دار (وبدصورت) بنا دیتی ہے (ابنِ حبان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ (ابنِ حبان) [2]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے آپ کو فحش گوئی وبدزبانی سے بچاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش گوئی وبدزبانی کرنے اور فحش گوئی وبدزبانی کو پسند کرنے والے سے محبت نہیں فرماتا (ابنِ حبان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِحْتَجَّتِ النَّارُ، وَالْجَنَّةُ، فَقَالَتْ: هٰذِهٖ يَدْخُلُنِيَ الْجَبَّارُوْنَ، وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ، وَقَالَتْ: هٰذِهٖ يَدْخُلُنِيَ الضُّعَفَاءُ، وَالْمَسَاكِيْنُ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهٖ: أَنْتِ عَذَابِيْ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ -وَرُبَّمَا قَالَ: أُصِيْبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ: أَنْتِ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا

---

[1] رقم الحديث ۵۵۱، كتاب البر والاحسان، باب الرفق ذكر الأمر بلزوم الرفق فى الأشياء إذ دوامه عليه زينته فى الدنيا والآخرة.

قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح (حاشية ابنِ حبان)

[2] رقم الحديث ۵۱۷۷، كتاب الغصب، ذكر الزجر عن الظلم والفحش والشح.

قال شعيب الارنؤوط: إسناده حسن (حاشية ابنِ حبان)

Idara Ghufran

مِلْؤُهَا (مسلم) ۱؎

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم اور جنت نے آپس میں حجت بازی کی (اور ایک دوسرے کو اپنا اپنا موقف پیش کیا) پس جہنم نے کہا کہ میرے اندر دوسرے کے اُوپر زور (اور دھونس) چلانے والے اور تکبر کرنے والے داخل ہوں گے، اور جنت نے کہا کہ میرے اندر عاجزی (اور تواضع یا چھوٹا پَن) اختیار کرنے والے اور مساکین (یعنی غریب وغرباء) داخل ہوں گے، اللہ عزّ وجلّ نے جہنم سے فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعہ جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا، اور جنت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعہ میں جس پر چاہوں گا، رحم کروں گا، اور تم میں سے ہر ایک کو بھرا جائے گا (مسلم، مسند احمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰـهِ، قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ؟ قَالَ: اَلْمُتَكَبِّرُوْنَ (سنن الترمذی) ۲؎

ترجمہ: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں مجھے سب سے زیادہ محبوب

۱؎ رقم الحديث ٢٨٤٦ "٣٤" كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، مسند احمد، رقم الحديث ٧٧١٨.

في حاشية مسند احمد: إسناده صحيح على شرط الشيخين.

۲؎ رقم الحديث ٢٠١٨، ابواب البر والصلة، باب ماجاء في معالي الاخلاق.

قال الترمذى: وفى الباب عن أبى هريرة وهذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وروى بعضهم هذا الحديث، عن المبارك بن فضالة، عن محمد بن المنكدر، عن جابر، عن النبى صلى الله عليه وسلم ولم يذكر فيه عن عبد ربه بن سعيد وهذا أصح والثرثار: هو الكثير الكلام، والمتشدق الذى يتطاول على الناس فى الكلام ويبذو عليهم.

اورتم میں قیامت کے دن میری مجلس کے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے، جوتم میں سب سے اچھے اخلاق والے ہوں، اورتم میں میرے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض (وناپسند) اور قیامت کے دن میری مجلس سے سب سے زیادہ دُور بہت زیادہ بولنے والے، اور چرب لسان اور ''مُتَفَيْهِقُوْنَ'' ہوں گے۔

صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! بہت زیادہ بولنے والے اور چرب لسان (بہت باتونی یا زبان دراز) کو تو ہم جانتے ہیں، تو ''مُتَفَيْهِقُوْنَ'' کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ تکبر کرنے والے (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، لَا تَجَسَّسُوْا، وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَنَافَسُوْا، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا (مسنداحمد) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ، کیونکہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے، اورتم ایک دوسرے (کے عیبوں) کا تجسس نہ کرو، اور ایک دوسرے کی باتیں نہ سنو، اور (دنیا کے معاملات میں) ایک دوسرے سے آگے نہ بڑھو، اور ایک دوسرے پر اپنی فوقیت وبرتری ظاہر نہ کرو، اور ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو (یعنی اعراض نہ کرو) اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، اورتم اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ (مسنداحمد، بخاری)

شراب ونشہ، عقل کے فتور اور مال کی اضاعت کا باعث ہے

حضرت صحار بن صخر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

---

[1] رقم الحديث ٧٨٥٨، و اللفظ لهٗ، بخاری، رقم الحديث ٦٠٦٦.
قال شعيب الارنؤط: إسناده صحيح على شرط الشيخين (حاشية مسند احمد)

أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا بِأَرْضٍ كَثِيْرَةٌ أَخْبَازُهَا وَبُقُوْلُهَا، وَنَشْرَبُ النَّبِيْذَ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِشْرَبُوْا مِنْهُ مَالَا يُذْهِبُ الْعَقْلَ وَالْمَالَ (المعجم الكبير للطبرانی) [1]

ترجمہ: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں، جہاں روٹیاں اور سبزیاں کثرت سے ہوتی ہیں، اور ہم اس کے اوپر (کشمش، کھجور وغیرہ کا) نبیذ (وجوس) پیتے ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسا نبیذ پی لیا کرو، جو عقل اور مال کو ضائع نہ کرے (طبرانی)

حضرت ابو العلاء کی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

لَا تَشْرَبُوْا مَا يُسَفِّهُ أَحْلَامَكُمْ ، وَمَا يُذْهِبُ أَمْوَالَكُمْ (مُصنف ابن أبی شيبة، رقم الحديث ۲۴۳۶۶ ، كتاب الأشربة،باب فی الرخصة فی النبيذ)

ترجمہ: تم ایسی چیز نہ پیو، جو تمہاری عقلوں میں سفاہت (یعنی فتور ونقص) پیدا کردے، اور تمہارے مال کو ضائع کردے (ابنِ ابی شیبہ)

حضرت عبداللہ بن ابی شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

فَاشْرَبُوْا مَا لَمْ يُسَفِّهْ أَحْلَامَكُمْ وَلَا يُذْهِبْ أَمْوَالَكُمْ (مصنف عبدالرزاق) [2]

ترجمہ: تم ایسی چیز پیو، جو تمہاری عقلوں میں سفاہت (یعنی فتور ونقص) پیدا نہ کرے، اور تمہارے مال کو ضائع نہ کرے (عبدالرزاق)

سفاہت کے معنیٰ عقل کے کمزور اور اس کے نتیجہ میں تصرفات خراب ہونے کے آتے ہیں۔

---

[1] رقم الحديث ۷۴۰۵، ج۸ص ۷۳.

[2] كتاب الاشربة، رقم الحديث ۱۷۰۱۲ ، باب ما ينهى عنه من الأشربة.

قال الهيثمی: رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحيح، خلا الحسين بن مهدی، وهو ثقة (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۱۶۱)

Idara Ghufran

اور تصرفات کے خراب ہونے میں مال کا بے جا استعمال اور ضیاع بھی داخل ہے۔ [1]
اسی وجہ سے ناسمجھ بچہ، اور کم عقل شخص کو بھی سفیہ کہا جاتا ہے، جو مال کا صحیح استعمال کرنے سے قاصر ہوتا ہے، اور اسی وجہ سے قرآن مجید میں ایسے کم عقل افراد کو مال حوالہ وسپرد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (سورة النسآء، رقم الآية ۵)

ترجمہ: اور تم مت دیا کرو کم عقلوں (اور نادانوں) کو اپنے وہ مال جن کو اللہ نے تمہارے لئے گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے، اور انہیں تم مال میں سے کھانے اور پہننے کو (حسبِ ضرورت) دے دیا کرو، اور (اس صورت میں ان کی دلجوئی کے لئے) تم ان سے بھلی بات کہہ دیا کرو (سورہ نساء)

مذکورہ احادیث وروایات سے معلوم ہوا کہ شراب اور نشہ سے عقل میں فتور وبگاڑ بھی پیدا ہوتا ہے، اور مال کی اضاعت بھی لازم آتی ہے، جس کا کھلی آنکھوں مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ شراب اور نشہ کا عادی اپنی عقل، صحت اور مال سب چیزوں کی بربادی کو داؤ پر لگا دیتا ہے۔

اور قرآن وسنت میں مال کی اضاعت واسراف سے منع کیا گیا ہے، خواہ کھانے پینے کی شکل میں ہو یا کسی اور شکل میں۔

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

---

[1] السفه ضعف العقل وسوء التصرف وأصله الخفة والحركة تسفهت الريح الشجر مالت به قال أهل اللغة السفيه الجاهل الذى قل عقله وجمعه سفهاء وقد سفه بكسر الفاء يسفه بفتحها والمصدر السفه والسفاهة قالوا وأصله الخفة وسمى هذا سفيحا لخفة عقله ولهذا سمى الله تعالى النساء والصبيان سفهاء فى قوله تعالى (ولا تؤتوا السفهاء أموالكم) لجهلهم وخفة عقولهم(تحرير الفاظ التنبيه للنووى، ج ۱ ص ۲۰۰)

وَلَاتُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَايُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (سورة الانعام، رقم الآية ۱۴۱)

ترجمہ: اور تم اسراف سے کام نہ لو، بے شک وہ (اللہ) پسند نہیں کرتا اسراف کرنے والوں کو (سورہ انعام)

اور سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْن (سورة الاعراف، رقم الآيات، ۳۱، ۳۲)

ترجمہ: اور کھاؤ اور پیو اور اسراف سے کام نہ لو، بے شک اللہ، اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (سورہ اعراف)

اور سورہ فرقان میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذَالِكَ قَوَامًا (سورة الفرقان، رقم الآية ٦٧)

ترجمہ: اور وہ (رحمٰن کے خاص بندے) جب خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں، اور ان کا خرچ کرنا اس (اسراف و تنگی) کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے (سورہ فرقان)

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُوْا، وَاشْرَبُوْا، وَتَصَدَّقُوْا، وَالْبَسُوْا، فِيْ غَيْرِ مَخِيْلَةٍ وَلَا سَرَفٍ (مسند احمد، رقم الحديث ٦٧٠٨) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کھاؤ اور پیو، اور صدقہ کرو، اور پہنو، تکبر اور فضول خرچی کے بغیر (مسند احمد)

---

[1] قال شعيب الارنؤوط: إسناده حسن (حاشية مسند احمد)

www.idaraghufran.org

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَ فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ أَيْنَ اِكْتَسَبَهُ وَفِيْمَ أَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَ أَبْلَاهُ (ترمذی) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندہ کے قدم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہلیں گے، جب تک اس سے عمر کے بارے یہ سوال نہ کرلیا جائے کہ اس نے اس کو کہاں خرچ کیا؟

اور علم کے بارے میں یہ سوال نہ کرلیا جائے کہ اس نے کیا کیا؟

اور اس کے مال کے بارے میں یہ سوال نہ کرلیا جائے کہ کہاں سے کمایا اور کس چیز میں خرچ کیا؟

اور اس کے جسم کے بارے میں یہ سوال نہ کرلیا جائے کہ اس نے اس کو کس چیز میں کھپایا (ترمذی)

اس طرح کی احادیث اور سندوں سے بھی مروی ہیں۔ [2]

---

[1] رقم الحديث ۲۴۱۷، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، باب فی القيامة،شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى -مصر.

قال الترمذی:هذا حديث حسن صحيح، وسعيد بن عبدالله بن جريج هو بصرى وهو مولى ابى برزة، وابوبرزة اسمه نضلة بن عبيد.

[2] عن ابن عمر، عن عبد الله بن مسعود، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : "لا تزول قدما عبد يوم القيامة حتى يسأل :عن شبابه فيما أبلاه، وعن عمره فيما أفناه، وعن ماله من أين اكتسبه وفيما أنفقه، وعن علمه ماذا عمل فيه(مسند البزار، رقم الحديث ۱۴۳۵، شعب الايمان للبيهقی، رقم الحديث ۱٦٤٧)

قال المنذری: رواه الترمذی أيضا والبيهقی وقال الترمذی حديث غريب لا نعرفه من حديث ابن مسعود عن النبی صلى الله عليه وسلم إلا من حديث حسين بن قيس

قال الحافظ حسين هذا هو حنش وقد وثقه حصين بن نمير وضعفه غيره وهذا الحديث حسن فی المتابعات إذا أضيف إلى ما قبله والله أعلم(الترغيب والترهيب،تحت رقم الحديث ۲۱۱)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اور شراب ونشہ، اچھے اخلاق سے محروم اور بداخلاقی میں مبتلا کرتا ہے، اور مال کے ضیاع کے باعث، حقوق اللہ وحقوق العباد میں کوتاہی کا سبب بنتا ہے۔

ماہرین کی نظر میں شراب ونشہ کا اخلاقی، نفسیاتی ومعاشرتی بگاڑ

موجودہ ماہرین نے بھی شراب اور نشہ کے نتیجہ میں بے شمار نفسیاتی، ذہنی اور اخلاقی ومعاشرتی بگاڑ کے مشاہدات اور تجربات ذکر کئے ہیں۔

مثلاً شراب اور نشہ کے استعمال کے مضر اثرات Acute Intoxication جو شراب کے خون میں شامل ہونے کے نتیجہ میں وجود میں آتے ہیں، جیسے مزاج میں غیر معمولی خوشی کی کیفیت والی تبدیلی Elevated Mood، نفسانی، شہوانی اور غضبی اعتبار سے بے قابو ہونا Disinhibition، فہم ودانست کا متاثر ہونا Impaired Judgment پھر بعد میں بے ربط مدغم حروف والفاظ کی ادائیگی کے ساتھ گفتگو Slurred Speech، لڑکھڑاتی Unsteady، بے قاعدہ و بے ترتیب چال Ataxic Gait، جارحیّت Aggression، مزاج میں یک دم اُتار چڑھاؤ کا رُجحان Lability of Mood، خللِ ارتکاز Impaired Concentration اور بالآخر بے ہوشی اور کوما Coma۔

شراب کے استعمال کرنے سے حیاء اور جھجک ختم ہوجاتی ہے، اور بعض نشہ آور اشیاء سے شہوت میں بھی ابھار اور جوش پیدا ہوتا ہے، اس لئے نشہ آور اشیاء کے نتیجہ میں زنا کے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ عن معاذ، أحسبه رفعه قال: لا تزول قدما عبد من بين يدي الله عز وجل حتى يسأل عن أربع، عن عمره فيما أفناه، وعن جسده فيما أبلاه، وعن علمه ما عمل به، وعن ماله من أين اكتسبه، وفيما أنفقه (مسند البزار، رقم الحديث ۲۶۴۰، المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۱۱۱)

قال الهيثمي: رواه الطبراني، والبزار بنحوه، ورجال الطبراني رجال الصحيح غير صامت بن معاذ، وعدي بن عدي الكندي، وهما ثقتان (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۱۸۳۷۳، باب ماجاء في الحساب)

وقال المنذري: رواه البزار والطبراني بإسناد صحيح (الترغيب والترهيب، تحت رقم الحديث ۵۴۴۴)

www.idaraghufran.org

واقعات بھی سرزَد ہوتے ہیں، جس کے معاشرہ پر بدترین اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

شراب اور نشہ کا عقل ودماغ پر گہرا اثر پڑتا ہے، اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انسان، جان اور مال سب طرح کی چیزوں کو داؤ پر لگا دیتا ہے۔

وہ لوگ جو غیر شرعی منشیات کے عادی ہوتے ہیں ان کو کسی اور چیز سے دلچسپی نہیں ہوتی، سوائے اس کے کہ وہ کس طرح اپنے منشیات کا حصول ممکن بنائیں، اور بسا اوقات اس کے حصول کے لئے کسی چیز سے دریغ نہیں کرتے، حتّٰی کہ اس کی خاطر ہر قسم کے جرائم کا ارتکاب کر گزرتے ہیں، اور شراب ونشہ ان کو ایک تباہ کن راستہ پر لگا دیتا ہے، جہاں سے واپسی بہت مشکل ہوتی ہے۔

شراب اور نشہ کے عادی اپنے مقصد کے حصول کے لئے چونکہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں، اور پھر اس عادت ADDICTION کو پورا کرنے کے نتیجے میں مفلسی اور ناداری مقدر بن جاتی ہے، اور پھر اس کے نتیجہ میں چوری اور ڈاکے کے ذریعے اپنی منشیات کے لئے رقم کا بندوبست کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

نشہ کی علت وعادت اور بعض منشیات میں انتہائی طاقتور اور طویل المدتی نفسیاتی اثرات بھی پائے جاتے ہیں، بعض منشیات کے استعمال سے ذہنی بیماریوں اور خود فریبی بھی ہوسکتی ہے، خاص طور سے ہالوسیجینک منشیات دماغ کے کام کرنے کے طریقہ کار پر انتہائی گہرے اثرات مرتب کرتی ہیں اور طویل عرصہ تک ان منشیات کو استعمال کرنے والوں کا معمول کی زندگی کی جانب واپس آنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔

شراب کے فوری اثرات میں مزاج میں خوشگوار تبدیلی Mood Elevation کا ذاتی احساس، لوگوں میں گُھلنا ملنا اور گفت وشنید کرنا Socialization، قوّتِ شہوانیہ، نفسانیہ اور غصبیہ کے اعتبار سے بے قابو ہو جانا Disinhibition، شامل ہیں۔

اگر ان اثرات کو قائم رکھنے کے لئے شراب کا مسلسل استعمال کیا جائے تو اس کے نتیجے میں

www.idaraghufran.org

مزاج میں یک دم اُتار چڑھاؤ کا رُجحان Lability of Mood، فہم ودانست کا بگاڑ Impaired Judgement، جارحیت، بے ربط اور مدغم ادائیگی الفاظ Slurred کے ساتھ گفتگو، ڈگمگاتی Unsteady اور بے قاعدہ و بے ترتیب Ataxic چال وجود میں آتی ہیں۔

شراب اور نشہ کی وجہ سے متاثرہ شخص دوسروں کی طرف سے غیر معمولی بدگمانی Pathological jealousy میں مبتلا ہوجاتا ہے، اور اسے اس حالت میں مونو سیمپٹو میٹک ڈیلوژن Mono-symptomatic delusion ہوجاتی ہے، مثلاً اس کی بیوی یا شوہر یا اُس کا پارٹنر بے وفا ہے، بعض اوقات اس سلسلے میں وہ ثبوت بھی اکٹھے کرنے کی کوشش کرتا ہے، یہ حالت تشدد یا دوسرے کے قتل یا اقدامِ قتل پر بھی منتج ہوسکتی ہے، شراب وغیر شرعی منشیات سے طلاقوں کی شرح میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور اس سے ایسے خاندانوں میں اضافہ ہوتا ہے، جن میں خاندان کا سربراہ یا تو اکیلی ماں ہوتی ہے یا اکیلا باپ۔

منشیات کا غیر شرعی استعمال اپنے اندر موت کا خطرہ بھی رکھتا ہے، جس کے باعث معاشرے میں نسبتاً کم عمری میں ہی کئی افراد اپنے اہلِ خانہ کو کھودیتے ہیں، اور اسکول وتعلیم کی عمر کے بچے اپنے والدین میں سے کسی ایک یا پھر دونوں کو کھودیتے ہیں۔

غرضیکہ شراب اور نشہ صرف ان لوگوں کو ہی متاثر نہیں کرتا جو اس کو استعمال کرتا ہے، بلکہ گھریلو خاندانی ماحول میں منشیات پر انحصار کرنے والوں کی تباہ کُن علت والا رویہ والدین اور بیوی بچوں کو بھی متاثر کرتا ہے، اور اُس معاشرے پر بھی گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں جس میں شراب ونشہ کے عادی افراد رہتے ہیں، بلکہ منشیات کا دنیا کے تقریباً تمام ممالک کے سیاسی مباحث پر بھی اہم اثر پڑتا ہے، اس وقت منشیات کا غیر قانونی کاروبار پوری دنیا میں کئی ارب ڈالروں کی صنعت بن چکا ہے۔

اسی وجہ سے غیر قانونی منشیات کے خلاف جنگ پر آنے والی لاگت کا بھی بہت سے ممالک کی

www.idaraghufran.org

معیشتوں پر بُرا اثر پڑتا ہے، کیونکہ منشیات کے لئے بنائے گئے قوانین کے نفاذ، علت وعادت میں مبتلا افراد کے علاج اور منشیات کے استعمال کے بعد کے اثرات سے نمٹنے کے لئے بہت زیادہ رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔

سب سے پہلی لاگت تو پولیس اور منشیات کے استعمال اور تقسیم سے وابستہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ہے، جس میں مالیاتی لاگت کے ساتھ ساتھ انسانی اور دیگر وسائل کا استعمال بھی شامل ہوتا ہے، اس کے علاوہ مقامی اور بین الاقوامی غیر قانونی منشیات کے کاروبار میں ملوث افراد کی تفتیش، گرفتاریوں اور مقدمہ چلانے کے اخراجات بھی شامل ہیں۔

نشہ کی علت وعادت میں مبتلا افراد کے علاج پر اُٹھنے والے اخراجات بھی کئی ممالک کے لئے مزید لاگت کا سبب بنتے ہیں، بعض معاملات میں تو صحت اور سماجی بہبود کے دیگر شعبوں سے رقوم کو بھی اس طرف منتقل کیا جاتا ہے۔

شراب نوشی کی وجہ سے ہونے والی بیماریوں اور ان کے علاج پر آنے والی لاگت، جرائم کی وجہ سے آنے والے خرچے، حاملہ عورتوں کے استعمال اور غفلت (Maternal abuse and neglect) کے نتیجے میں ہونے والے خرچے، بچوں کی پیدائش کے وقت کی نگہداشت پر آنے والے خرچے، حکومت کی طرف سے خوراک کے متعلق جاری کردہ تصدیق ناموں (Food Stamps) پر آنے والے خرچے، اوقاتِ کار میں حرج کی وجہ ہونے والے نقصانات کی مقدار بھی بہت زیادہ ہے۔

بہت سے شہریوں کو بھی منشیات کے غیر قانونی کاروبار اور منشیات کی فروخت کے باعث ہونے والے قتل اور دیگر جرائم کے سلسلے میں بہت زیادہ اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

غیر شرعی وغیر قانونی منشیات (ILLICIT DRUGS) کا استعمال اسکولوں یا معاشرے میں سماج دشمن رویوں کو بڑھانے میں بھی بہت اہم کردار ادا کرتا ہے، اس کی وجہ سے تعلیم ادھوری چھوڑنے اور تعلیمی اداروں سے بھاگ جانے والوں کی شرح بہت زیادہ بڑھ جاتی

ہے، جس سے عمومی تعلیمی معیار پر ایک منفی اثر مرتب ہوتا ہے۔

شراب نوشی یا اس کے نتیجہ میں ہونے والے حادثات کی وجہ سے بہت سے لوگ اپنے کام کاج اور ڈیوٹیوں سے ناغہ کرتے ہیں۔

شراب نوشی کی وجہ سے گھریلو تشدد پر آنے والے خرچ اور ایک اچھے مُستقبل کے حرج کے نقصانات بھی شامل ہیں۔

شراب اور غیر شرعی منشیات کے استعمال سے انسان میں پیداواری صلاحیت اور مہارت بھی بڑی حد تک متاثر ہوتی ہے، اور ذہنی صلاحیتیں متاثر ہونے کے علاوہ اس کے اندر کام کرنے کے جذبات بھی متاثر ہوتے ہیں۔

غیر شرعی منشیات کے استعمال سے معاشرے پر پڑنے والے اثرات میں جرائم سب سے زیادہ سنجیدہ اہمیت کے حامل ہیں۔

خلاصہ یہ کہ شراب نوشی کی وجہ سے آنے والے بہت سے اخراجات کا تعین کرنا اور اندازہ لگانا دشوار ہے، اور مختصراً یہ کہ شراب اور غیر شرعی وغیر قانونی منشیات کے اثرات پورے معاشرے کے ہر طبقے پر پڑتے ہیں۔

آج پوری دنیا کے ممالک شراب ومنشیات کی تباہی وبربادی سے دوچار ہیں، اور انسانیت کی بہت بڑی تعداد شراب ونشہ کی عادت میں مبتلا ہو کر طرح طرح کے مسائل ومصائب سے دوچار ہے۔

شراب، بلکہ منشیات کے استعمال سے ابتداء میں سرور وانبساط کی کیفیت محسوس ہوتی ہے، اور اس کے استعمال کے نتیجہ میں دنیا وآخرت سے بے نیازی اور بے خودی کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے، اور نیند، بے ہوشی، مدہوشی اور بدمستی طاری ہوتی ہے، شروع شروع میں تو سکون کا متلاشی بے انتہا فرحت محسوس کرتا ہے، مگر جب نشہ ختم ہوتا ہے تو اس کی طلب پھر بے چین کردیتی ہے اور اس کے حصول کے لئے وہ پھر کوشاں ہوجاتا ہے، یہاں تک کہ اس کی زندگی کا مقصد ہی نشہ کرنا رہ جاتا ہے۔

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

(باب نمبر ٦)

خمر وشراب اور نشہ کے صحت پر مُضر اثرات

آج کل بعض لوگ خمر وشراب اور نشہ آور اشیاء کے استعمال کے جواز کی یہ وجہ بیان کیا کرتے ہیں کہ یہ مختلف بیماریوں کے لئے شفاء کا باعث ہے، اور اس سے صحت وتندرستی حاصل ہوتی ہے، اور اس کے کئی فوائد ہیں۔

ہندوستان کے بہت سے علاقوں میں شراب کو ''دارُو'' کہا جاتا ہے، جبکہ ''دارُو'' درحقیقت دواء کا نام ہے، جیسا کہ عام طور پر دوا کے ساتھ اس لفظ کا استعمال کیا جاتا ہے، اور کہا جاتا ہے کہ ''دوادارُو''۔

حالانکہ قرآن وسنت اور طب ومیڈیکل سائنس کی رو سے خمر وشراب اور نشہ صحت کے لئے نقصان دہ ہے، اور اسی وجہ سے احادیث میں اس کو دواو شفاء کے بجائے مرض وبیماری قرار دیا گیا ہے، اور اس کے گناہ ہونے کو اس کے نفع سے بڑا ابتلایا گیا ہے۔

علاوہ ازیں بعض اوقات انسان تھوڑی مقدار کو غیر مضِر سمجھ کر اختیار کرتا ہے، لیکن جب ایک مرتبہ یہ منہ کو لگ جاتی ہے، تو اس کا چھوڑنا اور تھوڑی پر اکتفاء کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔

آگے اس کی کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

خمر وشراب کا گناہ، اس کی منفعت سے بڑا ہے

پہلی بات تو یہ ہے کہ خمر وشراب میں بعض منافع ہونے کے باوجود، اللہ نے اس کو حرام اور گناہ قرار دے دیا ہے، اور اس کے گناہ کو اس کے نفع سے زیادہ بڑا فرمادیا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا إِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا (سورة البقرة، رقم الآية ۲۱۹)

ترجمہ: سوال کرتے ہیں لوگ آپ سے خمر (شراب) اور جوئے کے بارے میں! آپ کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے منافع بھی ہیں، اور ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے (سورہ بقرہ)

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ بات بڑی اہم ہے کہ وہ کسی چیز کے گناہ ہونے کی وجہ سے اس کے نفع کو نظر انداز کردے۔

خمر وشراب دواء نہیں، بلکہ بیماری ہے

دوسری بات یہ ہے کہ یہ بات ہی مسلَّم نہیں کہ خمر وشراب اور نشہ بیماریوں کے لئے شفاء اور صحت وتن درستی کا باعث ہے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ خمر وشراب اور نشہ، شفاء وصحت کے بجائے مرض وبیماری کا باعث ہے۔

چنانچہ حضرت وائل حضرمی سے روایت ہے کہ:

أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيَّ، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يَّصْنَعَهَا، فَقَالَ: إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ، وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ (مسلم) [1]

ترجمہ: طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خمر (وشراب) کے بارے میں پوچھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا، یا اس کو ناپسند قرار دیا، حضرت طارق بن سوید نے عرض کیا کہ میں خمر (وشراب) کو دوا کے لئے بناتا ہوں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دوا نہیں بلکہ بیماری

---

[1] رقم الحدیث ۱۹۸۴ "۱۲"، کتاب الاشربة، باب تحریم التداوی بالخمر، سنن ابی داؤد، رقم الحدیث ۳۸۷۳.

www.idaraghufran.org

ہے (مسلم، ابوداؤد)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ طَارِقٍ، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ لَنَا أَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا، فَذَكَرَ الْخَمْرَ، فَنَهَاهُ، فَقَالَ: إِنَّهَا دَوَاءٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ هِيَ دَاءٌ (مستخرج أبي عوانة، رقم الحديث ٧٩٨٠، بيان النهي عن اتخاذ الخمر، خلا)

ترجمہ: سوید بن طارق رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس انگور ہوتے ہیں، جن کو ہم نچوڑ لیتے ہیں، پھر (اس انگور کے شیرہ ورس سے) خمر (وشراب بنانے) کا ذکر کیا، تو ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا، انہوں نے کہا کہ یہ دوا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلکہ وہ بیماری ہے (ابوعوانہ)

اس طرح کی حدیث کو اور محدثین نے بھی روایت کیا ہے، اور کئی احادیث میں شراب ونشہ آور مشروب کو عقل کے فتور وکمزوری کا باعث قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ پیچھے باب نمبر ۵ میں گزرا۔ [۱]

---

[۱] عن سماك بن حرب، قال: سمعت علقمة بن وائل الحضرمي، يحدث أن سويد بن طارق، سأل النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: يا رسول الله، إن لنا أعنابا نعتصرها، فذكر الخمر فنهاه فقال: إنها دواء، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بل هي داء (مسند أبي داود الطيالسي، رقم الحديث ١١١١، موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان، رقم الحديث ١٣٧٧، باب الخمر داء لا شفاء فيها)

في حاشية موارد الظمآن: إسناده حسن من أجل غسان بن الربيع.

عن علقمة بن وائل الحضرمي، عن طارق بن سويد الحضرمي، قال: قلت يا رسول الله، إن بأرضنا أعنابا نعتصرها، فنشرب منها؟ قال: لا فراجعته، قلت: إنا نستشفي به للمريض، قال: إن ذلك ليس بشفاء، ولكنه داء (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ٣٥٠٠، باب النهي ان يتداوى بالخمر)

قال شعيب الارنؤوط: حديث حسن، وقد اختلف في إسناده على سماك بن حرب، وهو صدوق حسن الحديث (حاشية ابن ماجه)

www.idaraghufran.org

اس سے معلوم ہوا کہ خمر وشراب دواء کے بجائے جسمانی ودماغی بیماری کا باعث ہے۔
اور بعض حضرات نے فرمایا کہ بیماری اس اعتبار سے ہے کہ یہ شرعاً گناہ ہے، اور اس میں کئی اخلاقی اور دوسرے عیوب ہیں، اگرچہ طبی اعتبار سے بعض صورتوں میں دواء کے طور پر مفید ہو، لیکن اس کے باوجود، اس کے اخلاقی اور دوسرے عیوب کا نقصان زیادہ ہے، جیسا کہ قرآن مجید کی آیت میں بھی گزرا۔ [1]

خمر وشراب اور حرام چیز میں شفاء نہیں

تیسری بات یہ ہے کہ حدیث کی رو سے بنیادی طور پر حرام چیز میں شفاء نہیں ہوتی۔
چنانچہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

اِشْتَکَتِ ابْنَۃٌ لِیْ فَنَبَذْتُ لَھَا فِیْ کُوْزٍ، فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَغْلِیْ، فَقَالَ: مَا ھٰذَا؟ فَقُلْتُ: إِنَّ ابْنَتِیْ اِشْتَکَتْ فَنَبَذْنَا لَھَا ھٰذَا، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ یَجْعَلْ شِفَاءَ کُمْ فِیْ حَرَامٍ (مسند ابی یعلیٰ، رقم الحدیث ۶۹۶۶، ج۱۲ ص ۴۰۲، مسند ابی سلمۃ) [2]

---

[1] قال الشيخ: قوله لا ولكنها داء إنما سماها داء لما فى شربها من الإثم، وقد تستعمل لفظة الداء فى الآفات والعيوب ومساوى الأخلاق، وإذا تبايعوا الحيوان قالوا برئت من كل داء يريدون العيب، وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبنى ساعدة: من سيدكم قالوا جد بن قيس وإنا لنزنه بشيء من البخل، فقال وأى داء أدوى من البخل والبخل إنما هو طبع أو خلق وقد سماه داء، وقال دب إليكم داء الأمم قبلكم البغى والحسد، فنرى أن قوله فى الخمر أنها داء أى لما فيها من الإثم فنقلها صلى الله عليه وسلم عن أمر الدنيا إلى أمر الآخرة وحولها من طب الطبيعة إلى طب الشريعة ومعلوم أنها من جهة الطب دواء فى بعض الأسقام، وفيها مصحة للبدن (معالم السنن للخطابى، ج۴، ص ۲۲۲، كتاب الطب، ومن باب الأدوية المكروهة)

ولكنها داء "ومعناه أنها داء فى أمر الدين لما فى شربها من الإثم، وإن كانت دواء فى بعض الأسقام من جهة الطب (شرح السنة للبغوى، تحت رقم الحديث ۳۵۸۱، باب تحريم اللعب بالنرد)

[2] فى حاشية مسند ابى يعلىٰ: إسناده جيد.

وقال الهيثمى: رواه أبو يعلى، والطبرانى إلا أنه قال "فى كوز" بدل "تور". "ورجال أبى يعلى رجال الصحيح خلا حسان بن مخارق، وقد وثقه ابن حبان (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۲۸۷، باب النهى عن التداوى بالحرام)

Idara Ghufran

ترجمہ: میری بیٹی بیمار ہوگئی، تو میں نے اس کے لئے ایک ہانڈی میں (کھجور یا کشمش کا) نبیذ تیار کیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اوراس نبیذ میں (نشہ پیدا ہونے کی وجہ سے) جوش واُبال (Boil) پیدا ہورہا تھا (جواس کے شراب بننے کی علامت تھا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میری بیٹی بیمار ہے، جس کے لئے ہم نے یہ نبیذ (کی خمروشراب) تیار کی ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے تمہاری شفاء حرام میں نہیں رکھی (ابویعلیٰ)

معلوم ہوا کہ بنیادی طور پر خمروشراب میں شفاء نہیں، بلکہ بیماری ہے۔

حضرت ابواحوص سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَجُلًا أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ، فَقَالَ: إِنَّ أَخِيْ مَرِيْضٌ اِشْتَكٰى بَطْنَهٗ وَإِنَّهٗ نُعِتَ لَهُ الْخَمْرُ أَفَأَسْقِيهِ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَا جَعَلَ اللّٰهُ شِفَاءً فِيْ رِجْسٍ، إِنَّمَا الشِّفَاءُ فِيْ شَيْئَيْنِ: اَلْعَسَلُ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ، وَالْقُرْآنُ شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۸۹۱۰، ج۹ص ۱۸۴) [1]

ترجمہ: ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اوراس نے کہا کہ میرا بھائی مریض ہے، جس کے پیٹ میں بیماری ہے، اوراس کے لئے خمر (وشراب) کی افادیت بیان کی گئی ہے، تو کیا میں اسے خمر (وشراب) پلادوں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سبحان اللہ! اللہ نے رِجس (وگندی) چیز میں شفاء نہیں رکھی، شفاء تو دو چیزوں میں ہے، لوگوں کے لئے شہد شفاء ہے، اورسینوں کے امراض کے لئے قرآن شفاء ہے (طبرانی)

---

[1] قال الالبانی: قلت :وإسناده صحيح أيضا (سلسلة الاحاديث الصحيحة، تحت رقم الحديث ۱۶۳۳)

www.idaraghufran.org

مطلب یہ ہے کہ خمر وشراب رِجس وگندی چیز ہے، اور جس طرح پیٹ میں جا کر غذا سڑتی اور خراب ہوتی ہے، اسی طرح خمر وشراب بھی شیرہ وغیرہ کے سڑ کر خراب ہونے اور اُبال (Boil) پیدا ہونے سے تیار ہوتی ہے، اور گندگی میں شفاء نہیں ہوتی، اس کے بجائے شہد یا قرآن سے شفاء حاصل کرنی چاہیئے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَا تَسْقُوْا أَوْلَادَكُمُ الْخَمْرَ، فَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ أَتَسْقُوْنَهُمْ مِمَّا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهٖ، إِنَّمَا إِثْمُهُمْ عَلٰى مَنْ سَقَاهُمْ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ (مصنف عبد الرزاق) [1]

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنی اولاد کو خمر (وشراب) نہ پلاؤ، کیونکہ تمہاری اولاد فطرت پر پیدا کی گئی ہے، کیا تم اُن کو وہ چیز پلاتے ہو، جس کا انہیں علم نہیں، بس اس کا گناہ اُن لوگوں پر ہے، جو اُن کو خمر (وشراب) پلائیں گے، بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی، جو تم پر حرام کر دی ہیں (عبدالرزاق، طبرانی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ کی اس روایت کو اور محدثین نے بھی روایت کیا ہے۔ [2]

معلوم ہوا کہ خمر وشراب اور حرام چیز میں اللہ نے شفاء نہیں رکھی، اس لئے شفاء کو خمر وشراب

---

[1] رقم الحديث ۱۷۱۰۲، كتاب الاشربة، باب التداوى بالخمر، المعجم الكبير للطبرانى، رقم الحديث ۹۷۱۷.

قال الهيثمى: رواه الطبرانى، وإسناده منقطع، ورجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۲۰۰، باب ماجاء فى الخمر ومن يشربها)

[2] عن مسروق قال: (قال عبد الله: أيها الناس! أين يذهب بكم؟ أتسقون أولادكم الخمر؟ إن أولادكم ولدوا على الفطرة، وإن الله لم يجعل شفاء كم فيما حرم عليكم (المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، لابن حجر العسقلانى، رقم الحديث ۲۴۹۹)

Idara Ghufran

اور نشہ کے بجائے حلال و پاکیزہ چیزوں میں تلاش کرنا چاہئے۔

حرام سے علاج کرنا منع ہے

چوتھی بات یہ ہے کہ خمر وشراب حرام ہے، اور عام حالات میں حرام چیز سے دواء وعلاج کرنا منع ہے، خواہ اس سے صحت وتندرستی حاصل ہو جائے۔

چنانچہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ (سنن ابی داوٗد) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ عزوجل نے مرض اور دوا دونوں کو پیدا فرمایا، اور ہر مرض کی دواء پیدا فرمائی، تو تم دواء کیا کرو، لیکن تم حرام چیز سے دوا نہ کیا کرو (ابوداؤد)

اور حضرت اُمِ درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ فَتَدَاوَوْا، وَلَا تَتَدَاوَوْا بِحَرَامٍ (المعجم الكبير للطبرانى) [2]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے مرض اور دوا دونوں کو پیدا فرمایا ہے، تو دوا کیا کرو، اور تم حرام چیز سے دوا نہ کیا کرو (طبرانی)

معلوم ہوا کہ عام حالات میں حرام سے علاج کرنا منع ہے۔

---

[1] رقم الحديث ۳۸۷۴، كتاب الطب، باب فى الأدوية المكروهة.
قال شعيب الارنؤوط: صحيح لغيره (حاشية ابنِ ماجه)

[2] رقم الحديث ۶۴۹، ج۲۴ ص۲۵۴.
قال الهيثمى: رواه الطبرانى ورجاله ثقات (مجمع الزوائد، رقم الحديث ۸۲۸۸، باب النهى عن التداوى بالحرام)

www.idaraghufran.org

اللہ نے ہر بیماری کی دواء پیدا فرمائی ہے

پانچویں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کی حلال و پاکیزہ دوا نازل و پیدا فرمائی ہے، البتہ بعض اوقات کسی بیماری اور مرض کی حلال و پاکیزہ دوا اور علاج کی تحقیق نہیں ہوتی، اس لئے بعض بیماریوں اور امراض میں یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ اس کی حلال و پاکیزہ دوا دارو موجود نہیں، حالانکہ واقع اور حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔

چنانچہ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

جَاءَ أَعْرَابِیٌّ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ ؟ قَالَ: أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، ثُمَّ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَنَتَدَاوٰی؟ قَالَ: تَدَاوَوْا، فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ یُنْزِلْ دَاءً، إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ (مسند احمد، رقم الحدیث ۱۸۴۵۶) [۱]

ترجمہ: ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! لوگوں میں بہتر آدمی کون سا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اُن میں سب سے اچھے اخلاق والا ہو، پھر اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا ہم دوا (وعلاج) کرلیا کریں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دوا (وعلاج) کیا کرو، کیونکہ بے شک اللہ نے جو مرض بھی نازل کیا ہے، تو اس کے لئے شفاء کو بھی نازل کیا ہے، جو اس کو جانتا ہے تو وہ جانتا ہے، اور جو اس کو نہیں جانتا تو وہ نہیں جانتا (مسند احمد)

مطلب یہ ہے کہ اللہ نے ہر بیماری کی دواء نازل فرمائی ہے، لیکن سب لوگوں کو اس دواء کا علم نہیں ہوتا، بلکہ کسی کو ہوجاتا ہے، اور کسی کو نہیں ہوتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر بیماری کی دواء اللہ نے نازل فرمائی ہے۔

[۱] قال شعیب الارنؤوط: حدیث صحیح (حاشیة مسند احمد)

www.idaraghufran.org

لیکن اگر کسی کو ایسی بیماری لاحق ہو کہ جس کا حلال و پاکیزہ چیز سے علاج اپنے تجربہ یا ماہرین کی رائے کے مطابق ممکن نہ ہو، جس کا مطلب یہ ہے کہ حلال و پاکیزہ دوا وعلاج کی تحقیق وعلم نہ ہو، اور اس کے برعکس اپنے علم کے مطابق خمر وشراب وغیرہ سے علاج ممکن ہو، تو اس صورت میں انسانوں کو معذور قرار دیا جاسکتا ہے، اور ایسی صورت میں بقدرِ ضرورت خمر وشراب سے علاج کی گنجائش ہوسکتی ہے، بالخصوص اس شراب سے جس کا حکم بعض فقہائے کرام کے نزدیک کمزور ہو، جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔

ماہرین کی نظر میں خمر وشراب اور نشہ کے طبّی نقصانات

آج کل کے ماہرین نے بھی خمر وشراب اور نشہ کے بے شمار طبّی مضرات ونقصانات کو تسلیم کیا ہے، بالخصوص جبکہ اس کا استعمال کثرت کے ساتھ ہو، چنانچہ شراب انسان کے ذہن اور اعصابی نظام کو ڈپریس (DEPRESS) کرتی ہے، شروع میں یہ دماغ کے اُن اعلیٰ حصوں یا سنٹرز کو متاثر کرتی ہے جن کا تعلق عقل وشعور، ہوش وحواس اور رویے سے ہوتا ہے، شروع شروع میں انسان اپنے آپ کو ٹھیک محسوس کرتا ہے اور اُسے مُسرت کا احساس ہوتا ہے۔ وہ بات چیت خوب کرتا ہے، ہنستا اور مسکراتا ہے، لیکن غصے میں جلد آجاتا ہے، بسا اوقات وہ راز کی باتیں بھی بیان کردیتا ہے، اُس کا رویہ اور زبان بیہودہ اور فحش ہوجاتی ہے، اور جنسی خواہشات بھی بڑھ جاتی ہیں، اس مرحلے کو جوش اور ولولے کا مرحلہ (Stage of Excitement) کہا جاتا ہے۔

شراب کی مقدار جب خون میں مزید بڑھتی ہے تو دماغ کے وہ حصے یا سنٹرز متاثر ہوجاتے ہیں جو حرکات وسکنات کو کنٹرول کرتے ہیں، چنانچہ سوچ، زبان اور حرکات میں بے ربطگی پیدا ہوتی ہے جو کہ فہم ودانست، ہوش وحواس کے فتور، بے ربط اور مدغم ادائیگی الفاظ (Slurred speech) اور لڑکھڑاتی وڈگمگاتی چال Ataxic Gait کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے، شراب نوش اپنی وضع قطع میں بے سلیقہ اور پھوہڑ معلوم ہوتا ہے، وہ اپنے فطری

مزاج وعادت اور ماحول اور موقع کے لحاظ سے تند خو، خوش یا چڑ چڑا ہوسکتا ہے، اس حالت میں دل کا متلی ہونا اور قے کا آنا عام ہیں، زیادہ تر جرائم اس حالت میں کیئے جاتے ہیں، فہم وہوش کے فقدان کی وجہ سے حادثات، پُرتشدد واقعات، جنسی اختلاط کی کثرت اور جرائم رونما ہوتے ہیں، یہ مرحلہ بے ربطگی (Stage of incoordination) کا کہلاتا ہے۔

شراب نوشی کے نتیجے میں دماغ کے وہ اہم حصے یا سنٹر (MEDULLA) بھی متاثر ہوتے ہیں جو انسان کو جگائے رکھتے ہیں اور تنفس کو بھی کنٹرول کرتے ہیں، شراب نوش گہری نیند میں چلا جاتا ہے اور جگانے پر مشکل سے جاگتا ہے، دل کی دھڑکن تیز ہوتی ہے، درجہ حرارت کم ہوتا ہے اور وہ خراٹے لے کر سوتا ہے، یہ Stage of Narcosis کہلاتی ہے۔

شراب نوشی کی وجہ سے فوری طور پر یاداشت پر اثر پڑتا ہے، جس کو Alcohol Induced Amnesia (backouts or palimpsest) کہا جاتا ہے، یہ اصطلاح شراب نوشی کے نتیجے میں ہونے والی فوری نسیانی کیفیت کے لئے استعمال کی جاتی ہے، اختصاصی طور پر متاثرہ شخص اپنی یاداشت میں کئی گھنٹوں پر مشتمل ایک وقفہ Gap محسوس کرتا ہے، جس میں اس دوران کی گئی حرکات وسکنات کُلی یا جزوی طور پر یاد نہیں رہتیں، نسیان کی اس قسم میں ابتدائی یاد کرنے کے عمل Registration کی بجائے دوبارہ اُس کو یاد کرنے کا Recall عمل متاثر ہوتا ہے، شراب کے طویل عرصے کے نتیجہ میں طویل المیعاد شعور وادراک کے خلل Long-term Cognitive impairment کا اس کیفیت کے وقوع پذیر ہونے سے اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

شراب اور نشہ کی وجہ سے دماغ کی بیرونی تہہ سکڑ جاتی Cortical Atrophy ہے اور دماغی بطین Ventricles پھیل جاتے ہیں، اس نسیان کا تعلق زندگی بھر کی مجموعی طور پر کی گئی شراب نوشی سے ہوتا ہے، اور یہ عورتوں میں مردوں کی نسبت پہلے ہوجاتا ہے۔

شراب اور نشہ آور چیز کی وجہ سے انسان کے دل ودماغ پر بہت برے اثرات مرتب ہوتے

ہیں، اور شعور وادارک میں خلل واقع ہوتا ہے، جس کو انگریزی زبان میں Cognitive Impairment Syndromes کہا جاتا ہے۔

شراب مُنہ، معدے اور چھوٹی آنت سے جلد جذب ہوتی ہے، ایک دفعہ کے استعمال کے بعد تقریباً ساٹھ منٹ (ایک گھنٹہ) میں خون میں اس کی مقدار اپنی زیادہ سے زیادہ حد کو پہنچ جاتی ہے، معدے میں اگر کھانا موجود ہو تو شراب کا انجذاب کم ہو جاتا ہے اور اگر ساتھ میں گیس والا مشروب استعمال کیا جائے تو اس کا انجذاب بڑھ جاتا ہے۔

الکوحل پانی میں حل ہونے والی شئے ہے اور جسم کے مختلف اعضاء بشمول دماغ، گردوں، پھیپھڑوں اور انول/ نال، Placenta میں پہنچ جاتی ہے۔

خون میں شراب کی مقدار تمام جسم میں ماسوائے چربی کے یکساں رہتی ہے۔ خون میں الکوحل کی مقدار کا اندازہ سانس کا تجزیہ (ٹیسٹ) کرنے سے بھی ہو سکتا ہے، درمیانہ درجہ کی شراب نوشی کرنے والے میں خون میں الکوحل کی مقدار اور ظاہر ہونے والی علامات وذہنی اثرات باہم مطابقت رکھتے ہیں، جبکہ کثرتِ شراب نوشی کی عادت ADDICTION رکھنے والوں میں خون میں الکوحل کی کثیر مقدار ہونے کے باوجود سُکر کے معمولی آثار ظاہر ہوتے ہیں ، کیونکہ ان میں ٹولرینس Tolerance پیدا ہوگئی ہوتی ہے۔

مرد وعورت اگر ایک جتنی شراب پئیں تو عورت کے خون میں شراب کی مقدار زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کے جسم میں مردوں کی بنسبت چربی کا تناسب زیادہ ہوتا ہے۔

شراب اور نشہ میں مبتلا لوگ خصوصی طور پر وِٹامن بی اور ون کی کمی کا شکار ہونے کے رسک پر ہوتے ہیں، کیونکہ اُن کی خوراک میں شراب اور نشہ کی وجہ سے کمی ہوتی ہے، شراب میں کیلوریز Calories تو زیادہ ہوتے ہیں، لیکن وٹامن بہت کم ہوتی ہیں، مزید براں خوراک کے ہاضمے (انجذاب) میں کمی اور جگر میں خوراک کی ذخیرہ اندوزی میں خلل کی وجہ سے بھی کثرتِ شراب نوشی میں مبتلا لوگ وِٹامنز کی کمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

شراب کی وجہ سے جگر کی بیماری بھی لاحق ہونے کا خطرہ ہوتا ہے، جس کو انگریزی زبان میں الکوحلک لِوّر ڈزیز Alcoholic Liver Disease کہا جاتا ہے۔

ترقی یافتہ ممالک میں جگر کی بیماری کی بڑی وجہ شراب کو قرار دیا جاتا ہے، شراب کی وجہ سے جگر میں چربی Fatty change چڑھتی ہے، پھر ہیپاٹائٹس یعنی جگر کی سوزش Hepatitis ہوتی ہے اور بالآخر جگر سِروسِس Cirrhosis کا شکار ہو جاتا ہے۔

کثرتِ شراب نوشی میں مبتلا اکثر لوگوں کے جگر پر جو چربی Fatty change چڑھتی ہے، یہ بغیر علامات کے بھی ہوسکتی ہے اور سُستی، تھکاوٹ، جگر کی درد اور سوجن اور یرقان کے ساتھ بھی ظاہر ہوسکتی ہے، اور شراب ترک کرنے پر یہ ٹھیک بھی ہوسکتی ہے۔

شراب نوشی کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو الکوحلک ہیپاٹائٹس ہو جاتا ہے۔

اور بہت سے شراب نوشی کے عادی لوگوں کا جگر دس سے تیس سال بعد سِروسِس Cirrhosis میں مبتلا ہو جاتا ہے، جگر کے سِروسِس کی وجہ سے پیٹ میں پانی پڑنا، خون کی اُلٹیاں آنا، بے ہوشی یا کومے میں جانا وغیرہ کے امکانات ہوتے ہیں۔

شراب نوشی کی وجہ سے معدے کی سوزش Gastritis، زخم Erosion، اور اس کے نتیجے میں خون کی اُلٹیاں بھی آسکتی ہیں۔

شراب نوشی کی وجہ سے خوراک کی نالی Esophagus میں نسیجی تبدیلی واقع ہوسکتی ہے (ایک بافت دوسری قسم کی بافت سے تبدیل ہو جاتی ہے، اور خوراک کی نالی کی اندرونی تہہ کی جگہ معدے کی اندرونی تہہ لے لیتی ہے) جس کو بیرٹس ایسوفیگس Barretts Esophagus کہا جاتا ہے، اور یہ حالت کبھی کینسر میں بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔

شراب نوشی کی وجہ سے زور سے قے کرتے ہوئے بعض اوقات خوراک کی نالی میں چِیرہ آسکتا ہے، جسے انگریزی زبان میں میلوری وِیس ٹیئر Mallory-Weiss tear کہا جاتا ہے، اور اس کی وجہ سے بھی قے کے ساتھ خون آسکتا ہے۔

شراب نوشی کی وجہ سے معدے یا چھوٹی آنت کے ابتدائی حصے (جسے انگریزی زبان میں ڈیوڈینم Duodenum کہا جاتا ہے) میں السر Peptic Ulcer ہوسکتا ہے، اور یہ بھی خون کی قے کی وجہ بن سکتا ہے۔

شراب نوشی کی وجہ سے بعض اوقات طویل المیعاد اسہال Chronic Diarrhea لگ سکتے ہیں۔

اور بعض اوقات طویل المیعاد لبلبے کی سوزش Chronic Pancreatitis بھی ہوسکتی ہے

شراب نوشی کی وجہ سے جگر، خوراک کی نالی، معدہ، مُنہ، زبان اور حلق کے کینسر ہوسکتے ہیں۔

شراب نوشی کی وجہ سے دل اور خون کی شریانوں کی بیماریاں مثلاً ہائی بلڈ پریشر یعنی بلند فِشارِ خون Hypertension، دِل کا پھیل جانا Dilated Cardiomyopathy (جس میں دل کی پمپ کرنے کی صلاحیّت متاثر ہوتی ہے) دِل کی دھڑکن کا بے ترتیب ہونا Atrial Fibrillation، اور فالج وغیرہ میں بھی انسان مبتلا ہوسکتا ہے۔

شراب نوشی کی وجہ سے پھیپھڑوں کی بیماریوں، مثلاً ٹی بی Tuberculosis، نمونیہ Pneumonia ہونے کے امکانات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

شراب نوشی دماغ وعصبی بیماریوں مثلاً ورنیکی کوسا کوف سِنڈروم Wernickes Korsakoff Syndrome، عصبی نسوں کا متاثر ہونا، سنٹرل پونٹائن مائلینو لائسیس Central Pontine Myelinolysis (جس میں بازوؤں اور ٹانگوں پر فالج پڑ جاتا ہے) کا بھی سبب بنتی ہے۔

نیز شراب نوشی کی وجہ سے نظر کی کمزوری Optic atrophy، عُضلات (پٹھوں) کی کمزوری Alcoholic Myopathy، مردانہ کمزوری، تولیدی غدودوں واعضاء کے انحطاط میں بھی انسان مبتلا ہوجاتا ہے۔

نیز شراب نوشی کی وجہ سے ماں کے پیٹ میں بچے پر مُضر اثرات Fetal alcohol syndrome پڑتے ہیں۔

نیز شراب نوشی کی وجہ سے گنٹھیا Gout، تصلب العظام یعنی ہڈی کی بڑھتی ہوئی سختی Osteoporosis (جس کی وجہ سے فریکچر کے امکانات بڑھ جاتے ہیں) وغیرہ کی بیماریوں میں بھی انسان مبتلا ہوسکتا ہے۔

اور بھی اس طرح کے بے شمار طبی نقصانات شراب اور نشہ کے نتیجہ میں رونما ہوتے ہیں۔

حکیم محمد سعید صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ:

شراب کو ''خانہ خراب'' بھی کہا جاتا ہے، جو بالکل درست ہے، اس لیے کہ جس آدمی کو شراب کی لت لگ جاتی ہے، وہ اپنے روپے پیسے اور گھر بار کو برباد کر کے کنگال بن جاتا ہے، اور ساتھ ہی اپنی تن درستی کو بھی بگاڑ لیتا ہے، ایسی بری چیز سے خدا بچائے۔ خدا کا شکر ہے کہ دیہاتوں کے باشندے اس لعنت سے زیادہ تر محفوظ ہیں، اور جو لوگ اس کو پیتے ہیں، ان کو چاہئے کہ جس قدر بھی جلد ممکن ہو، شراب نوشی سے پرہیز کریں۔

شراب کے کثرتِ استعمال سے دماغ واعصاب (پٹھے) پر بُرا اثر پڑتا ہے، جس کی وجہ سے شرابی لوگ، فالج، مالیخولیا، پاگل پن، اور مرگی، وغیرہ، دماغی وعصبی امراض میں مبتلا ہوجاتے ہیں، ان کے دل کی حالت خراب ہوجاتی ہے، وہ زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے، بعض شرابیوں کا دل، چلتے چلتے اچانک رک جاتا ہے، اور وہ فوراً مرجاتے ہیں، شراب کے کثرتِ استعمال سے معدہ اور جگر بھی خراب ہوجاتے ہیں، بدہضمی رہنے لگتی ہے، دست آنے لگتے ہیں، اور ورمِ جگر اور جلندھر کی شکایت ہوجاتی ہے، اس کے علاوہ شرابی ماں باپ سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے، وہ کم زور ہوتی ہے، اور عموماً دماغ اور سینے کی بیماریوں میں مبتلا رہتی ہے۔

شراب پینے سے آدمی عارضی طور پر خوشی اور طاقت محسوس کرتا ہے، لیکن جب اس کا نشہ اتر جاتا ہے، تو طبیعت سُست اور مغموم ہوجاتی ہے، جسم کی حرارت گھٹ

جاتی ہے، اور جسم میں سردی کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رہتی۔

بعض لوگ سردی سے محفوظ رہنے کے لیے شراب پیتے، اور دوسروں کو اس کے پینے کا مشورہ دیتے ہیں، ان کا یہ مشورہ محض نادانی کی وجہ سے ہے، اس لیے کہ شراب پینے سے عارضی طور پر بے شک بدن میں گرمی پیدا ہوکر سردی کا احساس نہیں ہوتا، لیکن اس کا نشہ اترنے کے بعد جو سردی لگتی ہے، وہ برداشت سے باہر ہوتی ہے، اور شرابی کو نمونیا جیسی بیماریاں ہوجاتی ہیں۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر تھوڑی مقدار میں شراب پی جائے، تو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا، بلکہ فائدہ ہی حاصل ہوتا ہے، لیکن یہ واضح رہے کہ شراب ایسی چیز ہے کہ جس کے منہ کو اس کا چسکا لگ جاتا ہے، پھر اس کا چھوٹنا ناممکن ہوجاتا ہے، اگر آج تھوڑی پیتا ہے، تو اگلے روز اس سے زیادہ پینے کی خواہش کرتا ہے، وہ اپنی طبیعت پر قابو نہیں رکھ سکتا، اس لیے اس کو منہ نہ لگانا ہی بہتر ہے، اس کی برائیوں کی وجہ سے ہی تمام مذاہب میں اس کو بُرا بتایا گیا ہے، اور حکومت بھی اس پر روک لگا رہی ہے۔

تاڑی: یہ ایک سیّال ہے، جو کھجور کے درختوں سے نکلتی ہے، یہ نشہ آور ہوتی ہے، اور شراب کی طرح پی جاتی ہے، دیہات میں اس کے پینے کا رواج پایا جاتا ہے، ان کے نقصانات بھی وہی ہیں، جو اوپر بیان ہوچکے ہیں، البتہ اگر ان کو درخت سے نکلتے ہی تازہ بہ تازہ پیا جائے، تو یہ چیزیں فائدہ پہنچاتی ہیں۔

چنانچہ ان کے استعمال سے عام جسمانی کمزوری دُور ہوجاتی ہے، بدن موٹا ہوجاتا ہے، پیشاب کھل کر آتا ہے، اور قبض بھی دُور ہوجاتی ہے، بھوک خوب لگتی ہے۔ [۱]

بھنگ، چرس، گانجا اور افیون: یہ نشے کی چیزیں شراب اور تاڑی سے بھی زیادہ بُری ہیں، اس لیے کہ شراب اور تاڑی سے جسم کو کچھ غذائیت اور تقویت حاصل ہوتی

---

[۱] اور تازہ ہونے کی حالت میں یہ نشہ آور شمار نہیں ہوتی۔

ہے، لیکن یہ چیزیں تو سب کی سب نہایت زہریلی اور خشک ہوتی ہیں، ان کی وجہ سے دماغ واعصاب میں خشکی بڑھ جاتی ہے، نیند موقوف ہوجاتی ہے، قبض رہنے لگتا ہے، بد ہضمی رہنے لگتی ہے، بینائی کم زور ہوجاتی ہے، اوران کے پینے والے بہت سے آدمی پاگل بھی ہوجاتے ہیں (دیہاتی معالج ص ۹۸ تا ۱۰۰، مطبوعہ: فضلی بک سپر مارکیٹ، اردو بازار، کراچی)

معلوم ہوا کہ خمر وشراب اور نشہ آور چیزیں، صحت کے لئے بہت سی بیماریوں کا باعث ہیں۔

اگر کوئی بیماری ایسی ہو، کہ تجربہ یا مستند ماہرین کی رائے کے مطابق اس کا خمر وشراب یا نشہ آور چیز سے ہی علاج ممکن ہو، اوراس کے ذریعہ سے شفاء حاصل ہونے کی تجربہ کی روشنی میں قوی امید بھی ہو، تو پھر ایسی حالت میں خمر وشراب کو علاج ودواء کے طور پر استعمال کرنے کی گنجائش ہے، بشرطیکہ اس سے مقصود نشہ حاصل کرنا نہ ہو۔

اور جب کوئی دواء خالص خمر وشراب پر مشتمل نہ ہو، بلکہ دواء میں شراب والکوحل کے اجزاء شامل ہوں، تو ایسی دواء کو بھی مذکورہ حالت میں استعمال کرنے کی گنجائش پائی جاتی ہے، جبکہ واقعتاً علاج ودواء کرنا مقصود ہو، نشہ کرنا مقصود نہ ہو، اور اگر کسی دواء میں شراب والکوحل کا کوئی جزء شامل کیا گیا، اوراس میں شامل ہونے کے بعد اس کی ماہیت وحقیقت ختم ہوگئی، اور وہ چیز نشہ آور نہ رہی، یا شراب والکوحل کی اتنی کم مقدار ہے کہ جس کا اثر ہی ظاہر نہیں ہوتا، مثلاً اعشاریہ پانچ فیصد سے بھی کم ہے، جو کہ ماہرین کے بقول نشہ آور مقدار شمار نہیں ہوتی، تو ایسی دواء کو بھی بوقتِ ضرورت استعمال کرنے میں حرج نہیں۔ [1]

اور جو شراب یا الکوحل انگور اور کھجور سے تیار شدہ نہ ہو، بلکہ ان دونوں کے علاوہ کسی اور چیز مثلاً سیب، آلو بخارا، گیہوں، مکئی، جَو، گنّے، گندھک، شہد یا کسی اور غلہ وسبزی یا پھل سے تیار شدہ ہو، یا وہ کسی ایسے نشہ آور (یعنی مخدر ومفتر) مادہ پر مشتمل ہو، جو کہ مائع نہ ہو، جیسا کہ بھنگ، اور اس کو نشہ کا مقصد حاصل کرنے کے لئے استعمال نہ کیا جائے، بلکہ دواء وعلاج کے طور پر استعمال کیا جائے، اور نہ ہی اس کو استعمال کر کے نشہ پیدا ہوتا ہو، تو امام ابو حنیفہ اور بعض

دوسرے حضرات کے نزدیک اس کو دواء وعلاج کے طور پر استعمال کرنا جائز ہے، کیونکہ ان کو ہر اعتبار سے حقیقی خمر وشراب کا حکم حاصل نہیں، اور اکثر احادیث میں ''خمر'' کے الفاظ کے

لے ذهب جمهور الفقهاء إلى تحريم الانتفاع بالخمر للمداواة، وغيرها من أوجه الانتفاع، كاستخدامها فى دهن، أو طعام، أو بل طين .واحتجوا بقوله صلى الله عليه وسلم :(وإن الله لم يجعل شفاء كم فيما حرم عليكم) وأخرج مسلم فى صحيحه وغيره (أن طارق بن سويد رضى الله عنه سأل النبى صلى الله عليه وسلم عن الخمر فنهاه -أو كره أن يصنعها -فقال :إنما أصنعها للدواء ، فقال :إنه ليس بدواء ، ولكنه داء) وقال الجمهور :يحد من شربها لدواء) وذهب الشافعية إلى أن التداوى بالخمر حرام فى الأصح إذا كانت صرفا غير ممزوجة بشىء آخر تستهلك فيه، ويجب الحد .أما إذا كانت ممزوجة بشىء آخر تستهلك فيه، فإنه يجوز التداوى به عند فقد ما يقوم به التداوى من الطاهرات، وحينئذ تجرى فيه قاعدة الضرورة الشرعية .وإذا يجوز التداوى بذلك لتعجيل شفاء ، بشرط إخبار طبيب مسلم عدل بذلك، أو معرفته للتداوى به، وبشرط أن يكون القدر المستعمل قليلا لا يسكر .وذهب الإمام النووى إلى الجزم بحرمتها فقال :المذهب الصحيح تحريم الخمر للتداوى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵، ص ۲۵، مادة''الاشربة'')

ذهب المالكية والحنابلة والشافعية -فى وجه -إلى عدم جواز التداوى بالمحرم والنجس. لقول النبى صلى الله عليه وسلم :إن الله لم يجعل شفاء كم فيما حرم عليكم.

ويرى الحنفية جواز الاستشفاء بالحرام عند تيقن حصول الشفاء فيه، كتناول الميتة عند المخمصة، والخمر عند العطش وإساغة اللقمة، ولا يجيزون الاستشفاء بالحرام الذى لا يتيقن حصول الشفاء به.

ويشترط الحنفية لجواز التداوى بالمحرم تيقن حصول الشفاء فيه وعدم وجود دواء غيره.

وأجاز الشافعية -على المذهب -التداوى بالنجاسات غير الخمر، سواء فيه جميع النجاسات غير المسكر(الموسوعة الفقهية الكويتية،ج۲۸،ص ۲۰۲،مادة:ضرورة)

وقصر الشافعية الحكم على النجس والمحرم الصرف، فلا يجوز التداوى بهما، أما إذا كانا مستهلكين مع دواء آخر، فيجوز التداوى بهما بشرطين :أن يكون عارفا بالطب، حتى ولو كان فاسقا فى نفسه، أو إخبار طبيب مسلم عدل، وأن يتعين هذا الدواء فلا يغنى عنه طاهر .

وإذا كان التداوى بالنجس والمحرم لتعجيل الشفاء به، فقد ذهب الشافعية إلى جوازه بالشروط المذكورة عندهم، وللحنفية فيه قولان (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۱،ص ۱۱۹،مادة:تداوى)

وهل يجوز شرب العليل من الخمر للتداوى فيه وجهان، وكذا ذكره الإمام التمرتاشي وكذا فى الذخيرة وما قيل إن الاستشفاء بالحرام حرام غير مجرى على إطلاقه وأن الاستشفاء بالحرام إنما لا يجوز إذا لم يعلم أن فيه شفاء أما إن علم وليس له دواء غيره يجوز ومعنى قول ابن مسعود -رضى الله عنه -لم يجعل شفاؤكم فيما حرم عليكم يحتمل أن يكون قال ذلك فى داء عرف له دواء غير المحرم لأنه حينئذ يستغنى بالحلال عن الحرام ويجوز أن يقال تنكشف الحرمة عند الحاجة فلا يكون الشفاء بالحرام وإنما يكون بالحلال اهـ نور العين من آخر الفصل التاسع والأربعين (ردالمحتار، ج۵، ص۲۲۸، كتاب البيوع، باب المتفرقات من أبوابها، مطلب فى التداوى بالمحرم)

ساتھ دواء نہ کرنے کا ذکر آیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ [1]

اسی وجہ سے جن دواؤں میں انگور اور کھجور کے علاوہ کسی اور چیز سے تیار شدہ ایتھائل الکوحل

---

[1] وذهب الحنفية إلى أن النيء من عصير العنب إذا غلى واشتد عند الصاحبين، وقذف بالزبد عند أبي حنيفة، هو الخمر التي يحرم شرب قليلها وكثيرها إلا عند الضرورة، لأنها محرمة العين، فيستوى في الحرمة قليلها وكثيرها .أما عصير غير العنب والتمر، أو المطبوخ منهما بشرطه، فليس حراما لعينه ومن هنا فلا يحرم إلا السكر منه كما سيأتي تفصيله .وأما السكر والفضيخ ونقيع الزبيب، فيحرم شرب قليلها وكثيرها باتفاق الفقهاء ، لما تقدم من الأحاديث، ولقوله عليه الصلاة والسلام :(الخمر من هاتين الشجرتين)وأشار عليه الصلاة والسلام إلى النخلة والكرمة .والذى هاهنا هو المستحق لاسم الخمر، فكان حراما .هذا إذا كان عصيرهما نيئا غير مطبوخ، وغلى واشتد عند الصاحبين، وقذف بالزبد عند أبي حنيفة .أما المطبوخ من هذه الأشياء فسيأتي حكمه عند الأحناف (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵، ص ۱٦، وص۱۷، مادة"الاشربة")

الظاهر أن هذا خاص بالأشربة المائعة دون الجامد كالبنج والأفيون، فلا يحرم قليلها بل كثيرها المسكر، وبه صرح ابن حجر في التحفة وغيره، وهو مفهوم من كلام أئمتنا لأنهم عدوها من الأدوية المباحة وإن حرم السكر منها بالاتفاق كما نذكره، ولم نر أحدا قال بنجاستها ولا بنجاسة نحو الزعفران مع أن كثيره مسكر، ولم يحرموا أكل قليله أيضا .... والحاصل أنه لا يلزم من حرمة الكثير المسكر حرمة قليله ولا نجاسته مطلقا إلا في المائعات لمعنى خاص بها.

أما الجامدات فلا يحرم منها الكثير المسكر، ولا يلزم من حرمته نجاسته كالسم القاتل فإنه حرام مع أنه طاهر، هذا ما ظهر لفهمي القاصر، وسنذكر ما يؤيده ويقويه ويشيده (ردالمحتار، ج٦، ص۴۵۵، وص۴۵٦، كتاب الاشربة)

كل مسكر حرام أي كل ما أسكر كثيره حرم قليله، وهو قول محمد المفتى به، فيدخل فيه الأشربة المتخذة من غير العنب والمثلث لا بقصد السكر بل بقصد الاستمراء والتقوى ونقيع الزبيب بلا طبخ، فالسكر بها يكون بسبب محظور كالسكر من الخمر، وأما على قول الإمام إذا شربها لا بقصد المعصية فلا يكون محظورا (ردالمحتار، ج۳، ص۱٦۵، كتاب العتق، مطلب في ملك ذي الرحم المحرم)

وبه علم أن المراد الأشربة المائعة، وأن البنج ونحوه من الجامدات إنما يحرم إذا أراد به السكر وهو الكثير منه، دون القليل المراد به التداوى ونحوه كالتطيب بالعنبر وجوزة الطيب، ونظير ذلك ما كان سميا قتالا كالمحمودة وهي السقمونيا ونحوها من الأدوية السمية فإن استعمال القليل منها جائز، بخلاف القدر المضر فإنه يحرم، فافهم واغتنم هذا التحرير (ردالمحتار، ج۴، ص۴۳، باب حد الشرب المحرم)

(وأما) المطبوخ من نبيذ التمر ونقيع الزبيب أدنى طبخة، والمنصف منهما فيحل شربه ولا يحرم إلا السكر منه وهو طاهر يجوز بيعه ويضمن متلفه، وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف -رضي الله عنهما-، وعن محمد -رحمه الله- روايتان :في رواية لا يحل شربه لكن لا يجب الحد إلا بالسكر، وفي رواية قال لا أحرمه ولكن لا أشرب منه (بدائع الصنائع، ج۵، ص۱۱٦، كتاب الاشربة، حد شرب الخمر وحد السكر)

www.idaraghufran.org

(Ethyl Alcohol) شامل ہوتی ہے، اہلِ علم حضرات نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے پیشِ نظر ایسی دواؤں کو علاج کے طور پر استعمال کرنے کی گنجائش بیان کی ہے، اور آج کل کی اکثر دواؤں میں انگور اور کھجور کے علاوہ دوسری چیزوں سے تیار شدہ ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) کی ہی آمیزش ہوتی ہے۔[1]

[1] اور اگر ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) کی کسی دواء میں اس طرح آمیزش کی جائے، کہ جس سے اس ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) کی حیثیت ختم ہوجائے، اور دوسری غیر نشہ آور اور پاک دواء اس پر غلبہ حاصل کرلے، تب بھی اس طرح کی دواء کو استعمال کرلینے کی بدرجۂ اولیٰ گنجائش ہے، جیسا کہ پہلے گزرا۔

حكم الأدوية المركبة من الكحول :هذه المسألة لا تختص بالبلاد الأجنبية، وإنما عمت بها البلوى فى سائر البلدان، بما فيه البلاد الإسلامية، والحكم فيها على طريق الحنفية سهل، لأن الأشربة المتخذة من غير العنب والتمر تحل عند أبى حنيفة وأبى يوسف بقصد التقوى أو التداوى، ما لم تبلغ حد الإسكار وإن معظم الكحول المستعملة فى الأدوية اليوم لا تصنع من عنب ولا تمر، وإنما تصنع من السلفات والكبريتات، والعسل، والدبس، والحب، والشعير، والجودار، وغيرها فإن كانت الكحول المستعملة فى الأدوية متخذة من غير العنب والتمر فإن تناولها جائز فى مذهب أبى حنيفة وأبى يوسف رحمهما الله، ما لم تبلغ حد الإسكار، ويمكن أن يؤخذ بقولهما لحاجة التداوى، وأما إذا كانت الكحول متخذة من العنب أو التمر، فلا يجوز استعمالها إلا إذا أخبر طبيب عدل أنه ليس له دواء آخر، لأن التداوى بالمحرم يجوز عند الحنفية فى هذه الحالة.

وأما الشافعية فلا يجوز عندهم استعمال الأشربة المحرمة للدواء صرفا، ولكن إذا كانت مستهلكة مع دواء آخر، فيجوز التداوى بها عندهم إن عرف بنفعها وتعيينها، بأن لا يغنى عنها طاهر، كما صرح به الرملى فى نهاية المحتاج حيث قال" :أما مستهلكة مع دواء آخر، فيجوز التداوى بها، كصرف بقية النجاسات إن عرف، أو أخبره طبيب عدل بنفعها بأن لا يغنى عنها طاهر والكحول لا تستعمل للدواء صرفا، وإنما تكون مستهلكة فى دواء آخر، فتناولها لحاجة الدواء جائز عند الشافعية أيضا.

وأما المالكية والحنابلة فلا يجوز عندهم فيما أعلم التداوى بالمحرم فى حال من الأحوال إلا عند الاضطرار .وحيث عمت البلوى فى هذه الأدوية، فينبغى أن يؤخذ فى هذا الباب بمذهب الحنفية، أو الشافعية، والله أعلم .ثم هناك جهة أخرى، ينبغى أن يسأل عنها خبراء الكيمياء وهو :أن هذه الكحول بعد تركيبها بأدوية أخرى، هل تبقى على حقيقتها أو تستحيل حقيقتها وماهيتها بعمليات كيماوية؟ فإن كانت ماهيتها تستحيل بهذه العمليات بحيث لا تبقى "كحول "وإنما تصير شيئا آخر، فيظهر أن عند ذلك يجوز تناولها باتفاق الأئمة، لأن الخمر إذا صارت خلا جاز تناولها فى قولهم جميعا لاستحالة الحقيقة(بحوث فى قضايا فقهية معاصرة.لمحمد تقى العثمانى، ج ۱ ،ص ۳۴۳،أجوبة عن استفتاء المركز الإسلامى بواشنطن)

Idara Ghufran

مگر یہ بات ملحوظ رہنا ضروری ہے کہ گزشتہ تفصیل نفسِ مسئلہ کی رُو سے ایک اصولی اعتبار سے ذکر کی گئی ہے، ورنہ واقعہ یہ ہے کہ شریعتِ مطہرہ نے شراب اور نشہ آور چیز سے علاج ومعالجہ کی حوصلہ افزائی نہیں کی، بلکہ حوصلہ شکنی کی ہے، اور ان چیزوں کو دوا کے طور پر بھی استعمال کرنے سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے، خواہ یہ حکم انتظامی درجہ کا ہی کیوں نہ ہو۔

اور آج دنیا بھر میں کھلی آنکھوں شریعت کے اس انتظام وتعلیم کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ مختلف بیماریوں کے لئے کئی قسم کی دوائیاں دنیا بھر میں تیار کی گئیں، لیکن آج ان کا نشہ کی غرض سے استعمال بہت زیادہ ہے، بلکہ دنیا بھر میں نشہ اور منشیات استعمال کرنے والوں کی بڑی تعداد وہ ہے، جو نشہ آور دوائیوں کے ذریعہ ہی نشہ کرتی ہے، اور اس سلسلہ میں ماہرین وحکمران پریشان رہتے ہیں، اور اس کے سدِ باب کی مختلف تدابیر اور کوششیں کرتے ہیں، مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے اس کے سدِ باب کی تعلیم دے دی تھی، جس کی طرف دنیا کو آج بھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

شراب کی وجہ سے فہم ودانست متاثر ہوتی اور اچھے وبُرے کی تمیز ختم ہوتی، اور حیاء، غیرت، معاشرتی وسماجی اور ثقافتی اور مذہبی پابندیاں متاثر ہوتی ہیں، جسے **Disinhibition** کہتے ہیں، چنانچہ جب ایسی آزادی ہو کہ جھجک وحیاء نہ رہے، تو انسان سب کچھ کر گزرتا ہے۔

شراب کے علاوہ دنیا میں کئی طرح کی نشہ آور اشیاء رائج ہیں، اور ان میں سے بے شمار نشہ آور اشیاء وہ ہیں، جو بنیادی طور پر دوا وعلاج کے لئے تیار کی گئی تھیں، مگر اُن کا بکثرت استعمال ناجائز اور غلط نشہ کے طور پر ہو رہا ہے، اور اس کے نتیجہ میں بے شمار طبی ومیڈیکلی مسائل جنم لے رہے ہیں۔

جس کی تفصیل باب نمبر ۱۲ میں شراب کے علاوہ چند نشہ آور اشیاء **intoxicant** کے ضمن میں آتی ہے۔

وَاللہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

www.idaraghufran.org

(باب نمبر ۷)

ہر نشہ آور چیز حرام ہے

کئی احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے، جس کے پیشِ نظر تمام فقہائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو چیز بھی نشہ پیدا کرے، اس کا استعمال جائز نہیں، بلکہ حرام ہے، جیسا کہ وائن (Wine) بیئر (Beer) وغیرہ۔

البتہ کچھ نشہ آور شرابوں کا حکم بعض فقہائے کرام کے نزدیک دوسری شرابوں سے زیادہ سخت ہے، اور کچھ کا حکم بعض چیزوں کے اعتبار سے ہلکا ہے۔

اس سلسلہ میں چند احادیث ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں، جس کے بعد اس سلسلہ میں فقہائے کرام کی رائے کا ذکر کیا جائے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ (بخاری)[۱]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پینے والی چیز جو نشہ لائے، تو وہ حرام ہے (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ جو مشروب بھی نشہ پیدا کرے، وہ حرام ہے، کیونکہ شراب کے حرام ہونے کی اصل علت اور وجہ اس کا نشہ پیدا کرنا ہی ہے۔[۲]

---

۱ رقم الحديث ۲۴۲، كتاب الوضوء، باب لا يجوز الوضوء بالنبيذ، ولا المسكر.

۲ قوله :(كل شراب) أى :كل واحد من أفراد الشراب المسكر حرام وذلک لأن كلمة، كل إذا أضيفت إلى النكرة تقتضى عموم الإفراد، وإذا أضيفت إلى المعرفة تقتضى عموم الإجزاء وقال بعضهم :قوله :(كل شراب أسكر) أى :كان من شأنه الإسكار سواء حصل بشربه الإسكار أم لا .

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

حضرت صمعہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ (سنن النسائی) ۱

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مختلف شرابوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نشہ آور چیز سے منع فرماتے تھے (نسائی)

مطلب یہ ہے کہ ہر نشہ آور شراب اور چیز منع ہے، خواہ وہ انگور، یا کھجور کی ہو یا کسی اور چیز کی، اور خواہ اس کو شراب کا نام دیا جائے، یا کسی اور چیز کا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيْرِ، وَشَرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ، فَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (مسلم) ۲

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

قلت :ليس معناه كذا، لأن الشارع أخبر بحرمة الشراب عند اتصافه بالإسكار، ولا يدل ذلك على أنه يحرم إذا كان يسكر فى المستقل، ثم نقل عن الخطابى، فقال :قال الخطابى :فيه دليل على أن قليل المسكر وكثيره حرام من أى نوع كان لأنها صيغة عموم أشير بها ألى جنس الشراب الذى يكون منه السكر، فهو كما قال :كل طعام أشبع فهو حلال، فإنه يكون دالا على حل كل طعام من شأنه الإشباع، وإن لم يحصل الشبع به لبعض .قلت :قوله، قليل المسكر وكثيره حرام من أى نوع كان لا يمشى فى كل شراب، وإنما ذلك فى الخمر لما روى عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما، موقوفا ومرفوعا (إنما حرمت الخمرة بعينها والمسكر من كل شراب) فهذا يدل على أن الخمر حرام قليلها وكثيرها أسكرت أو لا، وعلى أن غيرها من الأشربة إنما يحرم عند الإسكار وهذا ظاهر(عمدة القارى شرح صحيح البخارى، ج۳،ص ۱۸۱ ،باب لا يجوز الوضوء بالنبيذ ولا بالمسكر)

۱ رقم الحديث ۵۶۸۲، كتاب الاشربة، باب ذكر الأخبار التى اعتل بها من أباح شراب السكر.

۲ رقم الحديث ۱۷۳۳ "۷۰" كتاب الاشربة، باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام، بخارى، رقم الحديث ۶۱۲۴.

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کے علاقہ کی طرف بھیجا، تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے علاقے میں ایک شراب جَو (Barley) سے بنائی جاتی ہے جسے مزر کہا جاتا ہے اور ایک شراب شہد (HONEY) سے بنائی جاتی ہے جسے بِتع کہا جاتا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے (مسلم، بخاری)

مطلب یہ ہے کہ جو بھی نشہ آور شراب یا چیز ہو، خواہ وہ جَو سے بنائی گئی ہو، یا شہد سے، بہرحال وہ حرام ہے، یعنی نشہ کرنا ہر طرح کی شراب اور ہر نشہ آور چیز سے حرام ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِأَهْلِ الْيَمَنِ شَرَابَيْنِ أَوْ أَشْرِبَةً، هٰذَا الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ، وَالْمِزْرُ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيْرِ، فَمَا تَأْمُرُنِيْ فِيْهِمَا؟ قَالَ: أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۹۶۴۷) [۱]

ترجمہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یمن والے لوگ دو قسم کی یا کئی قسم کی شرابیں استعمال کرتے ہیں، ایک شراب شہد سے بنائی جاتی ہے، جسے بِتع کہا جاتا ہے، اور ایک شراب مکئی اور جَو سے بنائی جاتی ہے، جسے مزر کہا جاتا ہے، تو آپ ہمیں ان کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز سے منع کرتا ہوں (مسند احمد)

اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث ان الفاظ میں مروی ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ، فَانْتَبِذُوْا فِيْهِ، وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ (سنن ابن ماجه) [۲]

---

[۱] قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين (حاشية مسند احمد)

[۲] رقم الحديث ۳۴۰۵، كتاب الاشربة، باب ما رخص فيه من ذلك.
قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح (حاشية ابنِ ماجه)

Idara Ghufran

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں (شراب کے مخصوص) برتنوں کے (کسی بھی طرح) استعمال سے منع کردیا تھا، تو اب تم اُن میں مشروب بنا (اور پی) سکتے ہو، مگر ہر نشہ آور چیز سے بچنے کا اہتمام کرو (ابن ماجہ)

اس طرح کی احادیث حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت علی، حضرت ابنِ عباس اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم کی سندوں سے بھی مروی ہیں۔ [1]

شروع میں جب شراب حرام کی گئی، اس وقت ان برتنوں کے استعمال کو بھی ناجائز قرار دے

---

[1] حدثنی عبد الله بن بریدة، عن أبیه قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ": إنی کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها؛ فإنها تذکر الآخرة، ونهیتکم عن نبیذ الجر، فانتبذوا فی کل وعاء، واجتنبوا کل مسکر، ونهیتکم عن أکل لحوم الأضاحی بعد ثلاث فکلوا وتزودوا وادخروا "(مسند احمد، رقم الحدیث ۲۳۰۰۵)

قال شعیب الارنؤوط:حدیث صحیح، وهذا إسناد قوی(حاشیة مسند احمد)

عن عبد الله، عن النبی صلی الله علیه وسلم أنه قال " :إنی کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها، ونهیتکم أن تحبسوا لحوم الأضاحی فوق ثلاث فاحبسوا، ونهیتکم عن الظروف فانبذوا فیها، واجتنبوا کل مسکر "(مسند احمد، رقم الحدیث ۴۳۱۹)

قال شعیب الارنؤوط:صحیح لغیره(حاشیة مسند احمد)

عن علی، "أن رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن زیارة القبور، وعن الأوعیة،وأن تحبس لحوم الأضاحی بعد ثلاث "، ثم قال " :إنی کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها فإنها تذکرکم الآخرة، ونهیتکم عن الأوعیة فاشربوا فیها، واجتنبوا کل ما أسکر، ونهیتکم عن لحوم الأضاحی أن تحبسوها بعد ثلاث، فاحبسوا ما بدا لکم "(مسند احمد، رقم الحدیث ۱۲۳۶)

قال شعیب الارنؤوط:صحیح لغیره(حاشیة مسند احمد)

عن ابن عباس، رضی الله عنهما، قال :نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن هذه الظروف، ثم رخص فیها نهی عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت، ثم رخص فیها قال : اشربوا فیما شئتم واجتنبوا کل مسکر ونهی عن زیارة القبور، ثم قال :زوروها فإن فیها عظة ونهی عن لحوم الأضاحی فوق ثلاث، ثم رخص فیها قال مجاهد :قالت عائشة :إن کنا لنصبح، وإن العراق من لحوم الأضاحی بعد عشر، تعنی عندنا (مسند البزار، رقم الحدیث ۴۹۲۹)

قال الهیثمی: رواه البزار، وفیه یزید بن أبی زیاد، وهو ضعیف یکتب حدیثه، وبقیة رجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحدیث ۸۱۵۸، کتاب الاشربة، باب جواز الانتباذ فی کل وعاء)

عن النعمان بنِ بَشیرٍ، قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :اجتنبوا کل مسکر (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۹۱)

www.idaraghufran.org

دیا گیا تھا، اوران کو توڑنے کا حکم دے دیا گیا تھا، جن میں شراب بنائی جاتی تھی، تاکہ شراب سے پوری طرح اجتناب کیا جائے، اوراس سے کلی نفرت اور دُوری پیدا ہو، پھر بعد میں جب شراب سے بچنے کا پوری طرح اہتمام ہوگیا، توان برتنوں کے استعمال کی تو اجازت دے دی گئی، لیکن ساتھ ہی ہر نشہ آور چیز اور شراب سے منع کر دیا گیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ، وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ، يُقَالُ لَهُ: اَلْمِزْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (مسلم) [1]

ترجمہ: جیشان سے ایک آدمی آیا اور جیشان یمن کا ایک شہر ہے، تو اس آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شراب کے بارے میں معلوم کیا کہ جو اُن کے علاقوں میں لوگ پیتے تھے، اور وہ شراب جو سے تیار ہوتی تھی، اس شراب کو مزر کہا جاتا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ شراب نشہ والی ہے؟ اس نے عرض کیا کہ جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز حرام ہے (مسلم)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْخَمْرَ، وَالْمَيْسِرَ، وَالْكُوبَةَ، وَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۶۲۵) [2]

---

[1] رقم الحديث ۲۰۰۲ "۷۲" كتاب الاشربة، باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام.

[2] قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح، أحمد بن عبد الملك ثقة من رجال البخارى، وعبد الجبار بن محمد: هو ابن عبد الحميد بن عبد الرحمن بن زيد بن الخطاب، روى عنه جمع، وذكره ابن حبان فى "الثقات ۴۱۸/۸" وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين غير قيس بن حبتر، فقد روى له أبو داود، وهو ثقة. عبيد الله بن عمرو: هو الرقى، وعبد الكريم: هو ابن مالك الجزرى (حاشية مسند احمد)

www.idaraghufran.org

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تم پر خمر (وشراب) جُوا اور کوبہ (یعنی باجا، طبل) کو حرام قرار دیا ہے، اور فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ، وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ أَبُوْ عُبَيْدٍ: اَلْغُبَيْرَاءُ السُّكُرْكَةُ تُعْمَلُ مِنَ الذُّرَةِ، شَرَابٌ يَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ (سنن ابی داؤد) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خمر (وشراب) اور جُوے اور کوبہ (یعنی باجا، طبل) اور غبیراء (شراب) سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

ابوداؤد نے فرمایا کہ قاسم بن سلام ابوعبید نے فرمایا کہ غبیراء، جوار (مکئی) سے بنائی جانے والی شراب ہے جس کو حبشہ کے لوگ تیار کرتے ہیں (ابوداؤد، مسند احمد)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (مسند احمد) [2]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے (مسند احمد، ابن ماجہ)

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَفَّتَةِ، وَقَالَ: كُلُّ

---

[1] رقم الحديث ٣٦٨٥، كتاب الاشربة، باب النهى عن المسكر، واللفظ لهٗ، مسند احمد، رقم الحديث ٦٤٧٨.

قال شعيب الارنؤوط: صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن (حاشية مسند احمد)

[2] رقم الحديث ٩٥٣٩، واللفظ لهٗ، سنن ابن ماجه، رقم الحديث ٣٤٠١.

قال شعيب الارنؤوط: صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن من أجل محمد بن عمرو -وهو ابن علقمة الليثي-، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين (حاشية مسند احمد)

www.idaraghufran.org

مُسْكِرٍ حَرَامٌ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۲۱۹۶) ۱؎

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزفّت (یعنی شراب بنانے والے مخصوص برتن) سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے (مسند احمد) ۲؎

اس قسم کی احادیث حضرت عمر بن خطاب، حضرت ابوسعید خدری، حضرت معاویہ، حضرت ابنِ مسعود، حضرت قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہم اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی سندوں سے بھی مروی ہیں۔ ۳؎

۱؎ قال شعيب الارنؤوط:إسناده صحيح على شرط مسلم(حاشية مسند احمد)

۲؎ (والمزفت) : بتشديد الفاء المفتوحة -المطلى بالزفت، ويقال له :القار والقير، وربما قال ابن عباس " :المقير "بدل المزفت، والمراد بالنهي ليس استعمالها مطلقا، بل النقيع فيها والشرب منها ما يسكر، وإضافة الحكم إليها خصوصا إما لاعتيادهم استعمالها فى المسكرات، أو لأنها أوعية تسرع بالاشتداد فيما يستنقع؛ لأنها غليظة لا يترشح منها الماء ولا ينفذ فيه الهواء، فلعلها تغير النقيع فى زمان قليل، ويتناوله صاحبه على غفلة بخلاف السقاء فإن التغير فيه يحدث على مهل (مرقاة المفاتيح، ج ۱ ص ۹۰، كتاب الايمان)

۳؎ عن سفيان بن وهب الخولانى، قال :سمعت عمر بن الخطاب، يقول :سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول :كل مسكر حرام(مسند ابى يعلىٰ، رقم الحديث ۲۴۸)

قال أبو سعيد :سمعت أذناى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول " :إنى نهيتكم عن أكل لحوم الأضاحى، بعد ثلاث، فكلوا وادخروا، فقد جاء الله بالسعة، ونهيتكم عن أشياء من الأشربة، أو الأنبذة، فاشربوا، وكل مسكر حرام، ونهيتكم عن زيارة القبور، فإن زرتموها، فلا تقولوا هجرا " (مسند احمد،رقم الحديث ۱۱۶۲۷)

قال شعيب الارنؤوط:حديث صحيح(حاشية مسند احمد)

عن يعلى بن شداد، ثنا معاوية، قال :سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :ألا إن كل مسكر على كل مؤمن حرام (المعجم الكبير للطبرانى، رقم الحديث ۹۰۹، ج۱۹ ص۳۸۸)

عن ابن مسعود، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :كل مسكر، حرام (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۳۳۸۸)

عن ابن مسعود، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال :إنى كنت نهيتكم عن نبيذ الأوعية، ألا وإن وعاء لا يحرم شيئا، كل مسكر حرام(سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۳۴۰۶)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

اوراس مضمون کی احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے صحابۂ کرام سے کثرت کے ساتھ مروی ہیں کہ جن کے پیشِ نظر بعض محدثین نے ان کو متواتر کا درجہ دیا ہے۔ [1]

البتہ ان میں سے بعض روایتوں کی سندوں پر کلام بھی ہے، مگر وہ دوسری صحیح احادیث کے ہوتے ہوئے نقصان دہ نہیں ہے۔ [2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

حدثنی ابن هبيرة، قال :سمعت شيخا، من حمير يقول :خطبنا قيس بن سعد بن عبادة الأنصاری فقال :سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :كل مسكر خمر، وكل مسكر حرام(المعجم الكبير للطبرانی،رقم الحديث ۸۹۸،ج۱۸ ص ۳۵۲)

عن ميمونة، زوج النبی صلى الله عليه وسلم، قالت :نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء، والنقير، والجر، والمقير، وقال " :كل مسكر حرام "(مسند احمد، رقم الحديث ۲۶۸۲۴)

قال شعيب الارنؤوط:حديث صحيح(حاشية مسند احمد)

[1] (كل مسكر حرام)أورده فی الأزهار من حديث عائشة وأبی موسى وابن عباس وأبی هريرة وابن عمر وابن مسعود ومعاوية ابن أبی سفيان وأنس وعمر وخوات بن جبير وزيد بن ثابت وقيس ابن سعد وأبی سعيد وقرة بن إياس أربعة عشر نفساً.

(قلت) ورد أيضاً من حديث ابن عمرو بن العاص وجابر بن عبد الله وعلی وأم مغيث وغيرهم ونقل المناوی وغيره عن السيوطی أنه متواتر وفی فيض القدير فی حديث اجتنبوا ما أسكر قال ابن حجر وفی الباب نحو ثلاثين صحابياً وأكثر الأحاديث عنهم جياد اهـ.

وفی شرح الموطأ للزرقانی فی الكلام على حديث كل شراب أسكر حرام ما نصه وقد ورد لفظ هذا الحديث ومعناه من طرق عن أكثر من ثلاثين من الصحابة مضمونها أن المسكر لا يحل تناوله اهـ.

وقال علی القاری فی شرحه لمسند أبی حنيفة ما نصه وأما حديث كل مسكر حرام فكاد أن يكون متواتراً رواه أحمد والشيخان وأبو داود والنسائی وابن ماجه عن أبی موسى وأحمد والنسائی عن أنس وأحمد وأبو داود والنسائی وابن ماجه عن ابن عمر وأحمد والنسائی وابن ماجه عن أبی هريرة وابن ماجه عن ابن مسعود اهـ.(نظم المتناثر، تحت رقم الحديث ۱۶۵ ،ج ۱ ص ۱۵۳، ۱۵۴ ،كتاب الاطعمة والاشربة)

[2] بعض حضرات نے ابنِ معین کے حوالہ سے کلُ مسکرحرام حدیث پرطعن نقل کیا ہے، لیکن بعد کے محدثین نے اس طعن کی تردید فرمائی ہے۔

قوله :كل مسكر حرام .قال صاحب الهداية :إن ابن مَعِين قدحَ فی هذه الجُملة .قال الزيلعی :لم أجد قدحَ ابن مَعِين، ومر عليه الحافظ، وقال :إن الحافظ جمال الدين الزَّيْلعی أكثرُهم تتبُّعاً، وهو يعترف بأنه لم يجد قدحَ ابن معين .وأقول أنا أيضاً :لم أجد قدحَ ابن معين، نعم، قدحُ إبراهيم

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ (مسند احمد، رقم الحديث ۴۸۳۰) [۱]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز خمر (وشراب) ہے، اور ہر خمر (وشراب) حرام ہے (مسند احمد)

مطلب یہ ہے کہ ہر نشہ لانے والی چیز کو نشہ لانے کے اعتبار سے حرام ہونے میں خمر وشراب کا حکم حاصل ہے۔

خلاصہ یہ کہ کسی بھی قسم کی شراب اور نشہ آور چیز سے نشہ کرنا حرام ہے، خواہ نشہ آور مشروب پی کر ہو، یا نشہ آور چیز کھا کر ہو، یا کسی اور طریقہ سے نشہ کر کے ہو، اور دوسرے فقہائے کرام کے ساتھ ساتھ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے کہ ہر طرح کے مشروب ونشہ آور چیز

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

النَّخعی موجود فی كتاب الآثار لمحمد بن الحسن، إلا أنی رأيت فی مسند الخوارزمی، وله مهارةٌ كاملة، واطلاع تام، وفيه نقل قدحَ يحيى بن مَعِين، لكنه لم يذكر مأخذه ولو ذكره لكان أولى وأفيد. انتهى مع تغيير فی العبارة، وتخريج للأحاديث واعلم أن مسألة المسكرات عسيرة جداً من حيث تواترَ الأحاديث فی جانب الجمهور، فليس لنا للتأويله مساغٌ إلا بنوع من التَّمحل، ولذا أعرض عنها الشيخ، وقد كان نبهنا فی درس الترمذی على أنه تعرض إليها الفاضل شهاب الدين أحمد، المعروف بابن عبد ربه الأندلسی فی كتابه العقد الفريد فلم يتفق لنا المراجعة إليه، حتى حان تسويد هذه الأوراق، وحينئذ أردنا أن نأتيک بملخص منه، فإنَّه قد أطال فيه الكلام، ونتحفک منه بقدر ما يتعلق بموضوعنا إن شاء الله تعالى.(فيض الباری، ج۶، ص ۱۹، ۲۰، كتاب الاشربة)

ہمیں ابنِ معین سے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک خاص سند پر جرح دستیاب ہوئی، جس سے معلوم ہوا کہ ابنِ معین نے مطلق اس متواتر لفظی یا معنوی والی حدیث یا اس متن پر طعن نہیں فرمایا۔

سمعت يحيى يقول يحدث عبد الله بن وهب المصری عن بن جريج عن أيوب بن هانء عن مسروق عن عبد الله عن النبی صلى الله عليه وسلم كل مسكر حرام قال يحيى هذا فی كتب بن جريج مرسل فيما أظن ولكن هذا حديث ليس يساوی شيئا قدم أيوب بن هانء هذا وكان ضعيف الحديث لا أدری أين يحيى قال قدم (تاريخ ابن معين للدوری، تحت رقم الحديث ۵۴۰۱، ج۴، ص ۴۸۴)

[۱] قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح على شرط الشيخين (حاشية مسند احمد)

www.idaraghufran.org

سے نشہ کرنا حرام ہے، اور اسی وجہ سے بعض احادیث میں ہر نشہ آور چیز کو خمر وشراب کا نام دیا گیا ہے۔

البتہ بعض احکام (مثلاً حد جاری ہونے یا ناپاک ہونے یا نشہ ہونے نہ ہونے وغیرہ) کے اعتبار سے بعض طریقوں اور بعض شراب کی قسموں میں فرق ممکن ہے۔

ملحوظ رہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے شراب یا کسی نشہ آور چیز کو حلال قرار نہیں دیا، جیسا کہ بہت سے اہلِ علم حضرات سمجھتے ہیں، البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے بعض مشروبات کو اصطلاحی شراب میں داخل نہیں کیا، مگر پھر بھی کسی ایسے نشہ آور مشروب بلکہ غیر مائع مشروب اور جامد چیز سے نشہ کرنا ناجائز ہی قرار دیا ہے۔ [۱]

البتہ کیا ہر طرح کی شراب کا جو نشہ پیدا نہ کرے، زیادہ اور کم مقدار میں ایک ہی حکم ہے یا مختلف ہے؟ اس میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے، مگر حنفیہ کے نزدیک راجح یہی ہے کہ ہر طرح

---

[۱] حرمة السكر من كل شراب كحرمة الخمر لثبوتها بدليل مقطوع به، وهو نص الكتاب العزيز قال الله تعالى جل شأنه فى الآية الكريمة (إنما يريد الشيطان أن يوقع بينكم العداوة والبغضاء فى الخمر والميسر ويصدكم عن ذكر الله وعن الصلاة فهل أنتم منتهون)وهذه المعانى تحصل بالسكر من كل شراب فكانت حرمة السكر من كل شراب ثابتة بنص الكتاب العزيز كحرمة الخمر ولهذا جمع رسول الله -صلى الله عليه وسلم- بين الحرمتين فى قوله -عليه الصلاة والسلام- حرمت عليكم الخمر لعينها قليلها وكثيرها والسكر من كل شراب.

ومعلوم أنه -عليه الصلاة والسلام- ما أراد به أصل الحرمة لأن ذلك لا يقف على السكر فى كل شراب دل أن المراد منه الحرمة الكاملة التى لا شبهة فيها كحرمة الخمر(بدائع الصنائع، ج۵،ص۱۱۵،كتاب الاشربة، فصل حد شرب الخمر وحد السكر)

السكر حرام فى كل شراب(الدرالمختار مع ردالمحتار، ج۶ص۴۵۳، كتاب الاشربة)

المسكر عندنا حرام(بدائع الصنائع، ج۵ص۱۱۷،كتاب الاشربة)

لا يلزم من حرمة قليله أنه يحد به بلا إسكار كالخمر خلافا للأئمة الثلاثة، وأن استدلالهم على الحد بقليله بحديث مسلم كل مسكر خمر "وبقول عمر فى البخارى "الخمر ما خامر العقل "وغير ذلك لا يدل على ذلك؛ لأنه محمول على التشبيه البليغ كزيد أسد والمراد به ثبوت الحرمة، ولا يلزم منه ثبوت الحد بلا إسكار، وكون التشبيه خلاف الأصل أوجب المصير إليه قيام الدليل عليه لغة وشرعا، ولا دليل لهم على ثبوت الحد بقليله سوى القياس ولا يثبت الحد به، نعم الثابت الحد بالسكر منه (رد المحتار، ج۴،ص۳۸،باب حد الشرب المحرم)

www.idaraghufran.org

کی شراب کی تھوڑی وزیادہ مقدار حرام ہے، سوائے مخصوص مجبوری وضرورت کے، جس کی تفصیل اگلے باب میں آتی ہے۔ [1]

یہی وجہ ہے کہ افیون، بھنگ، چرس، ہیروئن اور دوسری غیر مائع چیزوں سے بھی نشہ کرنا تمام فقہائے کرام کے نزدیک حرام ہے، اور دنیا بھر کے ماہرین بھی اس طرح کی چیزوں سے نشہ کرنے کو انتہائی مضر ونقصان دہ سمجھتے ہیں، اور قانونی طور پر اس طرح کی نشہ آور اشیاء کے استعمال کو ممنوع سمجھتے ہیں، اور تجربہ ومشاہدہ کاروں کا کہنا یہ ہے کہ ابتداء سے ہی کوئی شخص بڑی نشہ آور شراب یا نشہ کی چیز استعمال نہیں کرتا، بلکہ شروع میں ہلکی نشہ آور چیز استعمال کرتا ہے، پھر بعد میں آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہے، احادیث میں ہر نشہ لانے والی چیز کو حرام وناجائز فرما کر شراب ومنشیات سے بچنے کا پوری طرح انتظام کردیا گیا ہے۔

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ.

---

[1] وأما الأشربة المتخذة من الشعير أو الذرة أو التفاح أو العسل إذا اشتد، وهو مطبوخ أو غير مطبوخ فإنه يجوز شربه ما دون السكر عند أبي حنيفة وأبي يوسف -رحمهما الله تعالى- وعند محمد -رحمه الله تعالى- حرام شربه قال الفقيه :وبه نأخذ كذا في الخلاصة فإن سكر من هذه الأشربة فالسكر والقدح المسكر حرام بالإجماع واختلفوا في وجوب الحد إذا سكر (الفتاویٰ الهندية ، ج۵ص۴۱۴، کتاب الاشربة، الباب الثانی)

ذهب جمهور الفقهاء (المالكية والشافعية والحنابلة ومحمد من الحنفية) إلى أن الأشربة المسكرة كلها حرام، وقالوا :كل ما أسكر كثيره فقليله حرام من أى نوع كان (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۸ص۳۵۷،۳۵۸، مادة"طلاء")

تقدم أن مذهب جمهور العلماء تحريم كل شراب مسكر قليله وكثيره، وعلى هذا فإن الأشربة المتخذة من الحبوب والعسل واللبن والتين ونحوها يحرم شرب قليلها إذا أسكر كثيرها، وبهذا قال محمد بن الحسن من الحنفية وهو المفتى به عندهم وذلك للأدلة المتقدمة من أن "كل شراب مسكر خمر وكل خمر حرام "وغير ذلك .ورأى الجمهور مروى عن عمر، وعلى، وابن مسعود، وابن عمر، وأبى هريرة، وسعد بن أبى وقاص، وأبى بن كعب، وأنس، وعائشة، وابن عباس، وجابر بن عبد الله، والنعمان بن بشير، ومعاذ بن جبل، وغيرهم من فقهاء الصحابة رضى الله عنهم .وبذلك قال ابن المسيب، وعطاء، وطاوس ومجاهد، والقاسم، وقتادة، وعمر بن عبد العزيز، وأبو ثور، وأبو عبيد، وإسحاق بن راهويه، والأوزاعى، وجمهور فقهاء الحجاز، وجمهور المحدثين عن فقهاء التابعين ومن بعدهم (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص۱۹،مادة"الاشربة")

www.idaraghufran.org

(باب نمبر ۸)

خمروشراب اور نشہ آور چیز کا کم یا زیادہ استعمال

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ خمروشراب یا کسی نشہ آور چیز کی عادت ہوجانے کی وجہ سے کسی شخص کو مخصوص ومحدود یا تھوڑی مقدار سے نشہ پیدا نہیں ہوتا، یا نشہ کا کوئی خاص اثر نہیں ہوتا، لیکن جب وہ شراب یا نشہ آور چیز زیادہ مقدار میں استعمال کرے، تو نشہ پیدا ہوتا ہے۔

اسی طرح بعض لوگ بہت تھوڑی مقدار میں شراب پی کر سمجھتے ہیں کہ اس سے نشہ نہیں ہوا، ایسی حالت میں یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمیں شراب یا نشہ کی جتنی محدود مقدار سے نشہ نہیں ہوتا، اتنی مقدار کا استعمال کرنا ہمارے لئے جائز ہے، کیونکہ شراب یا نشہ آور چیز کے حرام یا ممنوع ہونے کی وجہ نشہ کا پیدا ہونا ہے، اور ہمیں اس سے نشہ نہیں ہورہا۔

مگر ان لوگوں کی یہ تاویل اور فہم درست نہیں ہے، کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ کئی صحیح اور صریح احادیث میں اس کا جواب دیا گیا ہے، اور فرمایا گیا ہے کہ اگر شراب یا نشہ آور چیز کی زیادہ مقدار سے نشہ ہوتا ہو، تو اس کی کم مقدار کا استعمال بھی حرام ہے، جبکہ اس سے مقصود نشہ کرنا یا سرور حاصل کرنا ہو، اور کسی مہلک بیماری کے علاج معالجہ کے لئے بطور دوا کے نہ ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ ابتداء سے ہی انسان شراب یا نشہ کا زیادہ مقدار میں استعمال شروع نہیں کردیتا، بلکہ شروع میں تھوڑی مقدار استعمال کرتا ہے، اور پھر یہ لت ADDICTION ایسی منہ کو لگ جاتی ہے کہ اس سے جان چھڑانا مشکل ہوجاتا ہے، شریعت نے اس کا سدِ باب، تھوڑی مقدار سے منع کرکے فرمادیا۔

تیسری بات یہ ہے کہ جب انسان، شراب یا نشہ آور چیز کا ایک مخصوص مقدار میں استعمال کرتا ہے، تو شروع شروع میں تو اس کو نشہ چڑھتا ہے، لیکن چند دنوں بعد اسے اس مقدار سے نشہ

نہیں ہوتا، اور پھر نشہ کے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس کی مقدار کو بڑھانے کی فکر لاحق ہوتی ہے، اور یہ سلسلہ اسی طرح ترقی کرتا اور آگے بڑھتا ہے۔

اور شریعت کی نظر میں تو حلال و پاکیزہ طعام و مشروب کا بھی اتنی زیادہ مقدار میں استعمال منع ہے کہ وہ ضرر یا نشہ کا باعث ہو جائے۔

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (سورة الاعراف، رقم الآية، ۳۱)

ترجمہ: اور کھاؤ اور پیو اور (زیادہ یا بے جا چیز کھا پی کر) حد سے نہ نکلو، بے شک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا (سورہ اعراف)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ (سنن الترمذی) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے، جس سے ایک فرق (تین صاع پیمانہ) نشہ لائے، اس کا ایک چلو بھی حرام ہے (ترمذی، مسند احمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خمر و شراب اور نشہ آور چیز حرام ہے، خواہ اس کی تھوڑی مقدار استعمال کی جائے کہ اتنی مقدار سے نشہ نہ ہوتا ہو، یا زیادہ مقدار

---

[1] رقم الحديث ۱۸٦٦، ابواب الاشربة، باب ما جاء ما أسكر كثيره فقليله حرام، مسند احمد، رقم الحديث ۲۴۴۲۳، صحيح ابن حبان، رقم الحديث ۵۳۸۳، سنن الدارقطنى، رقم الحديث ۴٦۳۱.

قال الترمذى: هذا حديث حسن، وقد رواه ليث بن أبى سليم، والربيع بن صبيح، عن أبى عثمان الأنصارى، نحو رواية مهدى بن ميمون، وأبو عثمان الأنصارى اسمه عمرو بن سالم، ويقال: عمر بن سالم أيضا.

وقال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح (حاشية مسند احمد)

وقال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح (حاشية ابن حبان)

استعمال کی جائے، جس سے نشہ ہوتا ہو۔

اور جو چیز نشہ آور نہ ہو، یا اتفاقاً کسی بیماری کے علاج کے لئے بہت تھوڑی مقدار ہو، اور اس سے نشہ مقصود نہ ہو، وہ اس سے خارج ہے۔

اور تین صاع پیمانہ کا ذکر بطورِ مثال کے ہے، خاص یہ مقدار متعین طور پر مراد نہیں، کیونکہ اولاً تو دیگر احادیث میں اس طرح کے پیمانہ کا ذکر نہیں، دوسرے تین صاع پیمانہ کی مقدار تقریباً دس سیر بنتی ہے، اور یہ بات ظاہر ہے کہ بیک وقت اتنی وزن کی مقدار میں کسی نشہ آور چیز کا پینا عادتاً ممکن نہیں، تیسرے اتنی زیادہ مقدار میں تو بعض اوقات حلال اور پاک چیز کھانے سے بھی کچھ نشہ کا اثر ہوجاتا ہے۔ [1]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ، فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ (المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث ۴۰۱۵، ج۴ص ۲۱۶، باب العین)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ پیدا کرے، تو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے (طبرانی)

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

---

[1] أقول: المراد بما أسكر كثيره إلخ من الأشربة، وبه عبر بعضهم وإلا لزم تحريم القليل من كل جامد إذا كان كثيره مسكرا كالزعفران والعنبر، ولم أر من قال بحرمتها، حتى إن الشافعية القائلين بلزوم الحد بالقليل مما أسكر كثيره خصوه بالمائع، وأيضا لو كان قليل البنج أو الزعفران حراما عند محمد لزم كونه نجسا؛ لأنه قال ما أسكر كثيره فإن قليله حرام نجس، ولم يقل أحد بنجاسة البنج ونحوه .وفي كافي الحاكم من الأشربة :ألا ترى أن البنج لا بأس بتداويه، وإذا أراد أن يذهب عقله لا ينبغي أن يفعل ذلك .اهـ.

وبه علم أن المراد الأشربة المائعة، وأن البنج ونحوه من الجامدات إنما يحرم إذا أراد به السكر وهو الكثير منه، دون القليل المراد به التداوي ونحوه كالتطيب بالعنبر وجوزة الطيب، ونظير ذلك ما كان سميا قتالا كالمحمودة وهي السقمونيا ونحوها من الأدوية السمية فإن استعمال القليل منها جائز، بخلاف القدر المضر فإنه يحرم، فافهم واغتنم هذا التحرير(ردالمحتار، ج۴ص ۴۲، ۴۳، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: قَلِیْلُ مَا أَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ حَرَامٌ

(صحیح ابن حبان) [1]

ترجمہ: رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے (ابنِ حبان، ترمذی)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ، وَمَا أَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ (سنن ابنِ ماجه) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اور جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے، تو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے (ابنِ ماجہ، بزار)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ، فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ

(مسند احمد، رقم الحديث ٦٥٥٨، سنن ابن ماجه، رقم الحديث ٣٣٩٤) [3]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ پیدا کرے، تو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے (مسند احمد، ابنِ ماجہ)

---

[1] رقم الحديث ٥٣٨٢، كتاب الاشربة، فصل فى الاشربة، ذكر الخبر المدحض قول من أباح شرب القليل من المسكر ما لم يسكر، سنن الترمذى، رقم الحديث ١٨٦٥.
قال الترمذى: وفى الباب عن سعد، وعائشة، وعبد الله بن عمرو، وابن عمر، وخوات بن جبير: هذا حديث حسن غريب من حديث جابر.
وقال شعيب الارنؤوط: إسناده قوى (حاشية ابنِ حبان)

[2] رقم الحديث ٣٣٩٢، كتاب الاشربه، باب ما اسكر كثيره فقليله حرام، مسند البزار، رقم الحديث ٥٩٦٦)
قال شعيب الارنؤوط: حديث قوى، وهذا إسناد ضعيف لضعف زكريا بن منظور، وأبو حازم (حاشية ابنِ ماجه)

[3] قال شعيب الارنؤوط: صحيح، عبد الله بن عمر العمرى (المكبر) - وإن كان ضعيفاً - قد تابعه أخوه الثقة عبيد الله (حاشية مسند احمد)
وقال شعيب الارنؤوط: صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن (حاشية ابنِ ماجه)

www.idaraghufran.org

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی سند سے ہی روایت ہے کہ:

جَاءَ قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَنْبِذُ نَبِيذًا فَنَشْرَبُهُ عَلٰى طَعَامِنَا،فَقَالَ:اِشْرَبُوْا وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ فَأَعَادُوْا عَلَيْهِ،فقَالَ:إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيْلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ (سنن الدارقطنی، رقم الحديث ۴۶۷۱، كتاب الاشربة وغيرها)

ترجمہ: کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور انہوں نے کہا کہ ہم مشروب تیار کرتے ہیں، پھر اپنے کھانے کے ساتھ پیتے ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پی لیا کرو، لیکن ہر نشہ آور چیز سے بچا کرو، پھر ان لوگوں نے یہی سوال دہرایا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک، اللہ تمہیں اس چیز کی تھوڑی مقدار سے بھی منع کرتا ہے، جس کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے (دارقطنی)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيْلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ (سنن النسائی) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں اس چیز کی تھوڑی مقدار سے بھی منع کرتا ہوں، جس کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے (نسائی، طحاوی)

اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَلِيْلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ(صحيح ابن حبان) [2]

---

[1] رقم الحديث ۵۶۰۸، كتاب الاشربة، باب تحريم كل شراب أسكر كثيره، شرح معانی الآثار، رقم الحديث ۶۴۴۳.

[2] رقم الحديث ۵۳۷۰، كتاب الاشربة، فصل فی الاشربة.
قال شعيب الارنؤوط: حديث حسن (حاشية ابنِ حبان)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کی تھوڑی مقدار سے بھی منع فرمایا، جس کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے (ابنِ حبان)

اورحضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ (مستدرک حاکم، رقم الحديث ۵۷۴۸، ج۳ص ۴۶۶، کتاب معرفة الصحابة)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ پیدا کرے،تو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے (حاکم)

اس طرح کی احادیث اور سندوں سے بھی مروی ہیں۔ [1]

مطلب ان احادیث کا یہ ہے کہ نشہ کرنا ہر شراب اور نشہ آور چیز سے ناجائز ہے، اگرچہ سب

---

[1] عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه ,قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : كل مسكر حرام ,وما أسكر كثيره فقليله حرام(سنن الدارقطنی،رقم الحديث ۴۶۳۰)
عن خارجة بن زيد بن ثابت، عن أبيه زيد بن ثابت، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ما أسكر كثيره فقليله حرام(المعجم الكبير للطبرانی،رقم الحديث ۴۸۸۰،ج۵ص ۱۴۱)
قال الهيثمی:رواه الطبرانی فی الكبير والأوسط، وفيه إسماعيل بن قيس بن سعد، وهو ضعيف جدا(مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۱۰۹،باب فيما أسكر كثيره)
دثنا عبد الله بن إدريس قال :سمعت المختار بن فلفل قال :سألت أنس بن مالک عن الشرب فی الأوعية، فقال :نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المزفتة، وقال ": كل مسكر حرام "، قال :قلت :وما المزفتة؟ قال " :المقيرة ."قال :قلت :فالرصاص والقارورة؟ قال " :ما بأس بهما "قال :قلت :فإن ناسا يكرهونهما، قال " :دع ما يريبک إلى ما لا يريبک، فإن كل مسكر حرام ."قال :قلت له :صدقت السكر حرام، فالشربة والشربتان،على طعامنا .قال " :ما أسكر كثيره، فقليله حرام "، وقال: "الخمر من العنب، والتمر، والعسل، والحنطة، والشعير، والذرة، فما خمرت من ذلک فهی الخمر "(مسند احمد، رقم الحديث ۱۲۰۹۹)
قال شعيب الارنؤوط:حاشية مسند احمد:إسناده صحيح على شرط مسلم.
عن عطاء ,وطاوس ,ومجاهد ,عن ابن عباس ,قال :قليل ما أسكر كثيره حرام(سنن الدارقطنی،رقم الحديث ۴۶۶۷)

طرح کے نشہ آور مشروبات کو تمام احکام کے اعتبار سے یکساں حکم حاصل نہ ہو۔ [1]

چنانچہ حضرت عبداللہ بن شداد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيْلُهَا وَ كَثِيْرُهَا، وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ (سنن النسائی) [2]

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خمر (یعنی شراب) کی تھوڑی اور زیادہ مقدار حرام کردی گئی ہے، اور نشہ ہر مشروب سے حرام کردیا گیا ہے (نسائی)

اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن شداد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْخَمْرَ بِعَيْنِهَا قَلِيْلَهَا وَ كَثِيْرَهَا، وَالسُّكْرَ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ (كتاب الآثار لابی يوسف، رقم الحديث ۱۰۱۰، ج ۱ ص ۲۲۸، باب الاشربة)

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خمر (یعنی شراب) تو بعینہٖ تھوڑی اور زیادہ مقدار میں حرام کردی ہے، اور نشہ کو ہر مشروب سے حرام کردیا ہے (کتاب الآثار)

اور حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

---

[1] وحديث (ما اسكر كثيره فقليله حرام) مرفوع، ولكنه لايدل على ان غير الخمر من الاشربة المسكرة تاخذ حكم الخمر فى جميع الامور، وانما يدل على انها فى حكم الخمر فى حرمة التناول، سواء كانت قليله او كثيره، وامّا كونها فى حكم الخمر فى حقه حق النجاسة، وحرمة البيع، ووجوب الحد، فلايثبت بهذه الاخبار، وليس للاستدلال على ذلك سبيل الا القول بان كلمة الخمر تعمّ جميعها، وهذا، كما ذكرنا، قول ضعيف. ولذلك افتى كثير من الحنفية بقول الجمهور فى حق الحرمة، وبقول أبى حنيفة رحمه الله فى جواز بيع غير الخمر وعدم وجوب الحد منه الا اذا أسكر (تكملة فتح الملهم، ج۳، ص۶۰۷، وص۶۰۸، كتاب الاشربة)

[2] رقم الحديث ۵۶۸۳، كتاب الاشربة، باب ذكر الأخبار التى اعتل بها من أباح شراب السكر.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا، وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۱۲۳۸۹، ج۱۲ ص۳۴)

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خمر (یعنی شراب) تو بعینہٖ حرام کردی گئی ہے، اور نشہ ہر مشروب سے حرام کردیا گیا ہے (طبرانی)

اس طرح کی روایت کو حضرت ابوعمر یحییٰ نے بھی حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ [1]

اور ایک سند میں یہ مضمون مرفوعاً یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے طور پر بھی مروی ہے۔ [2]

مطلب یہ ہے کہ خمر (یعنی اصل شراب) تو اپنی ذات میں حرام ہے، اور اس کی تھوڑی اور

---

[1] عن يحيى أبي عمر، عن ابن عباس قال: حرمت الخمر بعينها، قليلها وكثيرها، والسكر من كل شراب (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۱۲۶۳۳، ج۱۲، ص۱۱۳)

[2] حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن، ثنا بشر بن موسى، ثنا خلاد بن يحيى، ح وحدثنا عبد الله بن جعفر، ثنا إسماعيل بن عبد الله، ثنا أبو نعيم، قالا: ثنا مسعر، عن أبي عون، عن عبد الله بن شداد، عن ابن عباس، قال: حرمت الخمر بعينها -القليل منها والكثير -والمسكر من كل شراب رواه عن مسعر، سفيان الثوری, وشعبة بن الحجاج, وسفيان, وإبراهيم ابنا عيينة, ورفعه سفيان بن عيينة, عن مسعر فقال: عن النبی صلى الله عليه وسلم. وتفرد شعبة بلفظه, عن مسعر فيه فقال: والمسكر من كل شراب (حلية الأولياء وطبقات الأصفياء لابی نعيم الاصبهانی، ج۷ص ۲۲۴، تحت ترجمة مسعر بن كدام)

قال (باب من رخص فيما لم يسكر) ذكر فيه قول ابن عباس (والسكر من كل شراب) - قلت - خرج قاسم بن اصبغ ثنا احمد بن زهير ثنا أبو نعيم الفضل ابن دكين عن مسعر عن أبي عون عن عبد الله بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعينها القليل منها والكثير والسكر من كل شراب - قال ابن حزم صحيح وتابع ابا نعيم جعفر بن عون فرواه عن مسعر كذلك وتابع مسعرا الثوری فرواه عن أبي عون كذلك وفی التهذيب للطبری ثنا محمد بن موسى الحرشی ثنا عبد الله بن عيسى ثنا داود بن أبي هند عن عكرمة عن ابن عباس قال حرم الله الخمر بعينها والسكر من كل شراب -وروى أبو حنيفة فی مسنده عن عون بن أبي جحيفة قال قال ابن عباس حرمت الخمر بعينها قليلها وكثيرها والسكر من كل شراب (الجوهر النقی على سنن البيهقی، لابن التركمانی، ج۸ص۲۹۷، باب من رخص فيما لم يسكر)

زیادہ مقدار کا استعمال جائز نہیں، اور جو خمر کے علاوہ دوسری نشہ آور اشیاء (مثلاً افیون وغیرہ) ہیں، وہ اگرچہ خمر (یعنی اصل شراب) کی طرح بعینہٖ قلیل مقدار میں حرام نہ ہوں، لیکن نشہ کرنا ان سے بھی حرام ہے، اور بغیر کسی دوا وغیرہ کے ان کو نشہ یا لہو اور سرور وغیرہ کے طور پر پینا گناہ ہے، اور ان کی تھوڑی مقدار کا استعمال زیادہ کی طرف لے جانے والا ہے۔ [1]

مذکورہ احادیث وروایات سے معلوم ہوا کہ شراب اور نشہ آور اشیاء کا استعمال کرنا خواہ زیادہ مقدار میں ہو، جس سے پوری طرح نشہ چڑھ جائے، یا کم مقدار میں ہو کہ اس سے ہوش وحواس پوری طرح متاثر نہ ہوں، ان کا استعمال جائز نہیں، اور یہ مراد نہیں کہ اگر کسی حلال وپاکیزہ چیز کے بہت زیادہ مقدار میں کھا پی لینے سے نشہ کا کچھ اثر ہو جاتا ہو، تو اس کی تھوڑی مقدار کا کھانا پینا بھی ناجائز ہوگا، کیونکہ ایسی صورت میں تو بہت سی حلال چیزیں بھی حرام ہو جائیں گی، البتہ کسی حلال چیز کا اتنی مقدار میں کھا لینا کہ کچھ نشہ کا اثر ہو جائے، یہ حد سے تجاوز اور اسراف میں داخل ہو کر منع ہے۔ [2]

---

[1] ولئن اخذنا هذا الطريق الذى صححه النسائى، فانه يدل على شيئين، الأول: ان الاشربة المسكرة جميعها لاتسمى خمرا، و الا لما صح فصل الخمر عنها، كما فعله ابن عباس، والثانى: ان المحرم لعينه الذى يحرم قليله وكثيره، هو الخمر، وأما الأشربة الأخرى فليست بمحرمة لعينها، وانما تحرم لعلة السكر (تكملة فتح الملهم، ج۳، ص ۲۰۲، كتاب الاشربة)

معناه كل مسكر خمر حقيقة أو حكما، والخمر الحقيقى قطعيا كان أو ظنيا، يحرم شرب قليلها وكثيرها، والخمر الحكمى يحرم منها مايسكر، لانها ليست بمحرمة لذاتها، بل لسكرها (اعلاء السنن، ج۱۷، ص۸۲۸۸، كتاب الاشربة، باب حرمة الخمر)

قلت ان كان ما أسكر خمرا فقليله حرام لكونه خمراً، وهى نجسة العين، وأما ما عدا الخمر فحرمة القليل مبنية على أن قليله داع الى الكثير، أو اذا شرب للتلهى والمعصية (بذل المجهود، ج۱۶، ص۱۶، كتاب الاشربة، باب ماجاء فى السكر)

[2] والكل حرام عند محمد وبه يفتى، والخلاف إنما هو عند قصد التقوى .أما عند قصد التلهى فحرام إجماعا اهـ (الدرالمختار مع ردالمحتار، ج۶، ص۴۵۶، كتاب الاشربة)

(قوله وبه يفتى) أى بتحريم كل الأشربة، وكذا بوقوع الطلاق .قال فى النهر .وفى الفتح :وبه يفتى لأن السكر من كل شراب حرام (ردالمحتار، ج۶، ص۴۵۶، كتاب الاشربة)

ومن سد الذرائع إلى شرب المسكر :تحريم القليل منه ولو قطرة، كما فى الحديث لو رخصت لكم

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

شراب اور نشہ کی لت Addiction یا Withdrawal

اور جیسا کہ پہلے گزرا کہ شراب اور نشہ ابتداء میں تھوڑی مقدار میں ہی کیا جاتا ہے، پھر سلسلہ آگے بڑھتا اور ترقی ہوتی ہے، اور اس طرح پھر عادت ہو جاتی اور لت ADDICTION پڑ جاتی ہے، اس لئے زیادہ مقدار سے بچنے کا بنیادی طریقہ یہی ہے کہ کم مقدار سے بھی پرہیز کیا جائے، احادیث میں نشہ آور چیز کی تھوڑی مقدار سے منع کر کے اس کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے۔

چنانچہ آج کل کے ماہرین نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ شراب ونشہ آور چیز کے کچھ مدت تک استعمال کرنے سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا اثر کم ہوتا جاتا ہے، اور مطلوبہ اثر حاصل کرنے کے لیے اس کی مقدار بڑھانی پڑتی ہے، یہ عمل ٹولرنس Tolerance کہلاتا ہے، یعنی نشہ کا مقصد حاصل کرنے کے لیے کچھ وقت کے بعد زیادہ مقدار میں شراب یا نشہ آور چیز استعمال کرنے کی ضرورت پڑنے لگتی ہے، اور یہ چیز شراب اور نشہ کا عادی بنانے کا سبب بنتی ہے۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

فی هذه لأوشک أن تجعلوها مثل هذه(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۴، ص۲۷۷، مادة "سد الذرائع)

وكذلك النبيذ لا بأس بأن يشربه على طعام، ولا خير في المسكر منه؛ لأنه إسراف، فإذا جاء السكر، فليدع الشرب.

(ألا ترى) أن اللبن، وما أشبهه من الشراب حلال، ولا ينبغي له إن كان يسكر أن يستكثر منه.

(ألا ترى) أن البنج لا بأس بأن يتداوى به الإنسان، فإذا كاد أن يذهب عقله منه، فلا ينبغي أن يفعل ذلک (المبسوط،للسرخسي، ج۲۴، ص۹، كتاب الأشربة)

فإن كان يسكر بشرب الكثير منه، فذاک لا يدل على أنه يحرم تناول القليل منه كالبنج، ولبن الفرس، وأما الحديث، فنحن نقول به، وكل مسكر عندنا حرام، وذلک القدح الأخير، وروى عن أبي يوسف أنه قال في تأويله :إذا كان يشرب على قصد السكر، فإن القليل، والكثير على هذا القصد حرام، فأما إذا كان يشرب لاستمراء الطعام فلا، فهو نظير المشي على قصد الزنا يكون حراما، وعلى قصد الطاعة يكون طاعة(المبسوط،للسرخسي، ج۲۴، ص۱۷، كتاب الأشربة)

فكان المعنىٰ ان القليل المسكر حرام وان قل اسكاره فبقی التعليل الغير المسكر على حله ، وهذا التاويل جار فی قوله عليه السلام كل مسكر حرام (الكوكب الدرى، ج۲ص۱۳ ، كتاب الاشربة)

ماہرین نے اس کو نشہ آور شئے کی بڑھتی ہوئی ٹولرینس Increased tolerance to the effects of the drug کا نام دیا ہے، یعنی وقت کے ساتھ نشہ کا اثر کم ہوتا جاتا ہے، اور نشہ کی مقدار کو بڑھانا پڑتا ہے، نشہ کرنے والا یہ محسوس کرتا ہے کہ پہلے جتنے نشہ کے اثرات حاصل کرنے کے لئے اب نشہ آور شئے کی اس سے زیادہ مقدار کی ضرورت ہے، ٹولرینس کی تلافی کے لئے نشہ کرنے والا بعض اوقات نشہ استعمال کرنے کے ایسے ذرائع استعمال کرتا ہے جن سے نشہ آور شئے کا جلد اثر ظاہر ہوتا ہے، جیسے وریدی ٹیکے لگانا، یا پھر نشے کی ایسی صورت استعمال کرنا جس کا اثر جلد ظاہر ہو، جیسے فری بیس کوکین Freebase Cocaine بجائے کوکین ہائڈروکلورائڈ Cocaine Hydrochloride کے۔

حکیم محمد سعید صاحب مرحوم اس سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ:

> بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر تھوڑی مقدار میں شراب پی جائے، تو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا، بلکہ فائدہ ہی حاصل ہوتا ہے، لیکن یہ واضح رہے کہ شراب ایسی چیز ہے کہ جس کے منہ کو اس کا چسکا لگ جاتا ہے، پھر اس کا چھوٹنا ناممکن ہوجاتا ہے، اگر آج تھوڑی پیتا ہے، تو اگلے روز اس سے زیادہ پینے کی خواہش کرتا ہے، وہ اپنی طبیعت پر قابو نہیں رکھ سکتا، اس لیے اس کو منہ نہ لگانا ہی بہتر ہے، اس کی برائیوں کی وجہ سے ہی تمام مذاہب میں اس کو برا بتایا گیا ہے، اور حکومت بھی اس پر روک لگا رہی ہے (دیہاتی معالج ص۹۹، مطبوعہ: فضلی بک سپر مارکیٹ، اردو بازار، کراچی)

علاوہ ازیں جب شراب یا کسی نشہ آور شئے کی عادت ADDICTION ہوجائے، تو اس عادت کی خلاف ورزی پر جو منفی اثرات ظاہر ہوتے ہیں، اُن کو انگریزی زبان میں وِدڈرال Withdrawal کہا جاتا ہے۔

شراب اور نشہ آور چیز کا عادی ہوجانے کے بعد اگر مطلوبہ چیز یا اس کی مطلوبہ مقدار میسر نہ آئے، تو عموماً وِدڈرال Withdrawal کی علامات ظاہر ہوتی ہیں، جو کہ ذہنی اور بعض اوقات جسمانی Physical اعتبار سے تکلیف دہ ہوتی ہے، کچھ اشیاء میں کم اور کچھ میں

www.idaraghufran.org

زیادہ، اور بعض اوقات انتہائی درجہ کی علامات ظاہر ہوتی ہیں، جس کو انگریزی زبان میں کمپلیکیٹڈ وِدڈرال Complicated Withdrawal کہا جاتا ہے۔

طبّ ومیڈیکل کے اعتبار سے شراب، افیون، کوکین، ایم فٹامین، نکوٹین اور بعض خواب آور اشیاء کے ساتھ نمایاں وِدڈرال کی علامات ظاہر ہوتی ہیں، مثلاً بے چینی، جھنجلاہٹ وغیرہ۔

بہرحال شراب اور نشہ سے نجات وحفاظت کے لئے شریعت نے یہ انتظام کیا ہے کہ شراب ونشہ کی تھوڑی مقدار سے بھی منع کر دیا، اور تجربہ ومشاہدہ کاروں کے نزدیک بھی شراب ونشہ سے حفاظت کے لئے یہ طریقہ انتہائی مفید ومؤثر ہے۔

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

۱؎ ماہرین کے مطابق جب نشہ آور شئے کا متواتر استعمال کیا جاتا ہے، تو نشہ کرنے والا نشہ استعمال کرنے سے اپنے آپ کو قابو میں نہیں رکھ سکتا، اور ایسے شخص کو عادی نشئی (Addict) کہتے ہیں۔

اور عادت کی دو اقسام ہیں، ایک جسمانی عادت ''فزیکل ڈپنڈینس'' Physical/Physiological Dependence جبکہ نشہ کرنے والے شخص میں درج ذیل دونوں یا کوئی ایک خصوصیت پائی جائے:

ایکؔ ڈرگ ٹولرینس (Drug Tolerance) یعنی کسی ڈرگ کی ایک مقدار استعمال کرنے سے بتدریج اُس کا اثر کم ہو جانا یا پہلے والی کیفیت اور حالت حاصل کرنے کے لئے زیادہ مقدار میں اُس نشہ آور شئے کو استعمال کرنے کی ضرورت ہونا۔

دوسرے وِدڈرال (Withdrawal) یعنی نشہ آور شئے جو کہ ایک عرصے سے زیرِ استعمال ہو اُس کے چھوڑنے یا اُس کی مقدار کم کر دینے سے تکلیف دہ جسمانی Physical اثرات اور ذہنی انتشار وفساد مرتب ہوتا ہے، یہ ذہنی انتشار وفساد اپنی کیفیت اور حالت کے اعتبار سے نشہ آور شئے کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے، جیسے شراب نہ ملنے کے اپنے اثرات ہوتے ہیں اور افیون نہ ملنے کے اپنے اثرات ہوتے ہیں۔

عادت کی دوسری قسم ذہنی یا نفسیاتی عادت ہے، جس میں نشہ کرنے والے کو یہ احساس ہوتا ہے کہ نشہ سے اپنے آپ کو روک نہیں سکتا اور نشہ حاصل کرنے کی خواہش اور دُھن ہوتی ہے، نشہ آور شئے کو ذہنی ٹینشن یا جذباتی جھنجلاہٹ وبے آرامی سے نجات کے لئے استعمال کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے، اس طرح کی عادت میں جسمانی ٹولرینس یا وِدڈرال نہیں ہوتا اور چھوڑنے سے جسمانی اثرات مرتب نہیں ہوتے (یہ جسمانی عادت سے ہلکے درجے کی ہوتی ہے)

کچھ ڈرگز کی جسمانی اور نفسیاتی دونوں طرح کی عادت ہوتی ہے جیسے شراب، جبکہ بعض کے لئے جسمانی عادت کے کوئی خاص اثرات نہیں ہوتے جیسے ایل ایس ڈی (جس کی تفصیل آگے منشیات کے ذکر میں آتی ہے)

(باب نمبر۹)

شراب نوشی والی جگہ یا شرابی کے پاس بیٹھنے کی ممانعت

اسلام میں خمر وشراب نوشی سخت گناہ اور ملعون عمل ہے، اور خمر وشراب نوشی کے گناہ وباعثِ لعنت عمل واقع ہونے والی جگہ حاضر ہونا بھی گناہ ہے، اس لئے جس دسترخوان، یا میز وغیرہ پر شراب پی جارہی ہو، وہاں بیٹھنا شرعاً منع وگناہ ہے۔

نیز ایسی جگہ بیٹھنے والے کو خود بھی شراب نوشی کا ارتکاب کرنے کا تقاضا پیدا ہوتا ہے، اور عموماً شراب نوشی اور منشیات وغیرہ کی لت دوسرے شراب نوشوں اور نشہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے یا شراب نوشی ونشہ کئے جانے والی جگہ حاضر ہونے سے پڑتی ہے، اس لئے احادیث میں اس کا سدِ باب کرنے کے لئے وہاں حاضر ہونے اور بیٹھنے سے ہی منع کر دیا گیا ہے۔

چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يَقْعُدُ عَلٰى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۴۶۵۱) [۱]

ترجمہ: اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے کہ جس پر خمر (وشراب) پی جارہی ہو (مسند احمد)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ (مستدرک حاکم، رقم الحديث ۷۷۷۹، ج۴ص ۳۲۰، کتاب الأدب) [۲]

---

[۱] قال شعيب الارنؤوط: حسن لغيره، وبعضه صحيح (حاشية مسند احمد)

[۲] قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه.
وقال الذهبي: على شرط مسلم.

ترجمہ: اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، تو وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر خمر (وشراب) کا دور چل رہا ہو (حاکم)

اور خلیفۂ راشد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يَقْعُدَنَّ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۲۵) [۱]

ترجمہ: اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے کہ جس پر خمر (وشراب) کا دور چل رہا ہو (مسند احمد)

اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَطْعَمَيْنِ: اَلْجُلُوْسِ عَلٰى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ أَوْ يَأْكُلُ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلٰى بَطْنِهٖ

(مستدرک حاکم، رقم الحديث ۷۱۷۱، ج۴ص ۱۴۳، کتاب الاطعمة) [۲]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے کھانوں کی جگہ سے منع فرمایا، ایک تو ایسے دستر خوان پر بیٹھنے سے کہ جس پر خمر (وشراب) پی جارہی ہو، دوسرے آدمی کے پیٹ کے بل اوندھا ہو کر کھانے سے (حاکم)

اس طرح کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ [۳]

---

[۱] قال شعيب الارنؤوط: حسن لغيره (حاشية مسند احمد)

[۲] قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه.
وقال الذهبی فی التلخيص: على شرط مسلم.

[۳] عن مكحول الشامی، سمعت أبا هريرة، يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يقعد على مائدة يشرب عليها الخمر (مسند الشاميين للطبرانی، رقم الحديث ۳۴۶۹)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ خمر وشراب نوشی والی جگہ اور بطورِ خاص ایسے دسترخوان یا میز یا ٹیبل پر بیٹھنا منع وگناہ ہے کہ جس پر خمر وشراب پی جارہی ہو۔

اسی سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ایسے ہوٹل میں کھانا کھانا اور مشروب پینا وغیرہ بھی منع ہے، جہاں خمر وشراب نوشی کا دور چلتا ہو، البتہ اگر وہاں جائز چیز کھانے پینے کی سخت مجبوری ہو، تو پھر ممکنہ حد تک شراب پی جانے والی مخصوص جگہ سے دُور ہو کر اور شراب نوشی والے برتنوں سے بچتے ہوئے، ایسے ہوٹل میں حلال وپاک کھانا پینا جائز ہے۔

اور اسی سے فقہائے کرام نے یہ مسئلہ بھی اخذ کیا ہے کہ شراب نوشی ونشہ کا ارتکاب کرنے والے شخص کی مجالست اور صحبت کو اختیار کرنا بھی گناہ ہے، کیونکہ اوّلاً تو شرابی شخص، اللہ کی رحمت اور فرشتوں کے قُرب سے محروم رہتا ہے، جس کی صحبت میں برکت ونورانیت نہیں ہوتی، دوسرے اکثر وبیشتر شراب اور نشہ کی عادت ولَت دوسرے شرابی یا نشہ کرنے والے شخص کی صحبت میں بیٹھنے اور ایسے لوگوں کے ساتھ دوستی وغیرہ کرنے سے ہی پڑتی ہے، اور اچھی وبُری صحبت کے اچھے وبُرے اثرات، ایک مسلمہ اُصول ہے، مثل مشہور ہے کہ:

"خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے"

اور "صحبتِ صالح تُرا صالح کند، وصحبتِ طالع ترا طالع کند" [1]

اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی ونشہ والی جگہ اور شرابی ونشئی کی صحبت سے ہی روک دیا۔

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ.

---

[1] يحرم مجالسة شراب الخمر وهم يشربونها، أو الأكل على مائدة يشرب عليها شيء من المسكرات خمرا كان أو غيره، لقول النبي صلى الله عليه وسل (من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يقعد على مائدة يشرب عليها الخمر) (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵، ص۲۷، مادة: الاشربة، حكم مجالسة شاربي الخمر)

(باب نمبر۱۰)

شراب کی کثرت اور اس کو حلال قرار دیا جانا

کئی احادیث میں اس چیز کی بھی پیشین گوئی کی گئی ہے کہ قیامت کے قریب شراب کی کثرت ہوگی، اور قیامت سے پہلے کچھ لوگ خوشنما نام رکھ کر شراب کو حلال قرار دینے کی کوشش کریں گے، اور اس حرکت کی وجہ سے بعض لوگوں پر دنیا میں سخت عذاب کا نزول ہوگا۔

اس سلسلہ میں چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

قربِ قیامت میں کثرتِ شراب نوشی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَأَةً اَلْقَيِّمُ الْوَاحِدُ (بخاری)[1]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی علامتوں سے یہ بھی ہے کہ علم اُٹھالیا جائے گا، اور جہالت (اور لاعلمی) کی کثرت ہوگی، اور زنا کی کثرت ہوگی، اور خمر (وشراب) پینے کی کثرت ہوگی، اور مَردوں کی قلت ہوگی، اور عورتوں کی کثرت ہوگی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا کفیل (وسہارا) ایک مرد ہوگا (بخاری)

---

[1] رقم الحديث ٥٢٣١، كتاب النكاح، باب يقل الرجال ويكثر النساء.

Idara Ghufran

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب، خمر وشراب نوشی کی کثرت ہوگی، اور موجودہ زمانہ بھی قربِ قیامت کا زمانہ ہے، اس لئے موجودہ دور میں بھی خمر وشراب نوشی کی کثرت ہے، اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ ۱؎

خمر وشراب کو حلال قرار دیا جانا

حضرت ابو عامر یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ، وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ (بخاری) ۲؎

ترجمہ: میری امت میں ضرور ایسی اقوام ہوں گی، جو زنا کو اور ریشم کو اور خمر

۱؎ (عن أنس قال :سمعت رسول الله -صلى الله عليه وسلم -يقول " :إن من أشراط الساعة أن يرفع العلم ") أى :يرتفع إما بقبض العلماء ، وإما بخفضهم عند الأمراء ("ويكثر الجهل ") أى: بغلبة السفهاء ("ويكثر الزنا ") أى :لأجل قلة الحياء (ويكثر شرب الخمر ") : بضم الشين وفتحها، وقرء بهما فى المتواتر عند قوله تعالى :(فشاربون شرب الهيم)ويجوز كسرها، ففى القاموس :شرب كسمع شربا، ويثلث، ثم كثرة شرب الخمر مورثة لكثير من الفساد فى البلاد والعباد، فيحصل الاعتداء .("ويقل الرجال ") أى :وجودهم المطلوب منه نظام العالم، ("ويكثر النساء ") أى :ممن لا يتعلق بظهورهن الأمر الأهم، بل وجودهن مما يكثر الغم والهم، ويقتضى تحصيل الدينار والدرهم، ("حتى يكون لخمسين امرأة القيم ") : بكسر التحتية المشددة أى: القائم ("الواحد ") أى :المنفرد لمصالحهن، وليس المراد أنهن زوجات له، بل أعم منها ومن الأمهات والجدات والأخوات والعمات والخالات.

(وفى رواية " :يقل العلم، ويظهر الجهل ") : والظاهر أنهما بدلان من (يرفع ويكثر) ، فالتقدير :أن يقل العلم ويظهر الجهل، ولعل هذه الرواية مبنية على أول الأمر، فإن مآل آخره إلى رفع العلم بالكلية (مرقاة المفاتيح، ج۸ص ۳۴۲۸، كتاب الفتن، باب اشراط الساعة)

۲؎ رقم الحديث ۵۵۹۰،كتاب الاشربة، باب ما جاء فيمن يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه، ابن حبان، رقم الحديث ۶۷۵۴.

قال شعيب الارنؤوط:حديث صحيح، هشام بن عمار مع كونه ثقة، فقد كبر، فصار يتلقن، لكنه لم ينفرد به، وباقى رجاله ثقات(حاشية ابن حبان)

www.idaraghufran.org

(وشراب) کو اور گانے بجانے کے آلات کو حلال قرار دیں گی (بخاری)

اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بہت سے لوگ خمر وشراب کو حلال قرار دیں گے۔

خمر وشراب کو نام بدل کر حلال کرنا اور عذاب نازل ہونا

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِيْ وَالْأَيَّامُ حَتّٰى تَشْرَبَ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ اَلْخَمْرَ، يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۳۳۸۴، كتاب الاشربة، باب الخمر يسمونها بغير اسمها) [۱]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات اور دن (اس وقت تک) ختم نہ ہوں گے (اور اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی) یہاں تک کہ میری امت کے کچھ لوگ خمر (وشراب) پئیں گے، اور اس کا کوئی اور نام رکھیں گے (ابنِ ماجہ)

اس طرح کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ [۲]

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُنَاسًا مِّنْ أُمَّتِيْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ، يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا (مسند احمد) [۳]

---

[۱] قال شعيب الارنؤوط: صحيح لغيره (حاشية ابنِ ماجه)

[۲] عن أبى هريرة، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تذهب الأيام حتى تشرب طائفة من أمتى الخمر يسمونها بغير اسمها (مسند الشاميين للطبرانى، رقم الحديث ۴۳۰)

[۳] رقم الحديث ۱۸۰۷۳، حديث رجل من أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم، سنن النسائى، رقم الحديث ۵۶۵۸.

قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين .أبو بكر بن حفص :هو عبد الله بن حفص بن عمر بن سعد بن أبى وقاص الزهرى، وابن محيريز :هو عبد الله (حاشية مسند احمد)

Idara Ghufran

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ خمر (وشراب) پئیں گے، جس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے (مسند احمد، نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

إِنَّ نَاسًا مِّنْ أُمَّتِي يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا (مستدرک حاکم، رقم الحديث ۷۲۳۷، ج۴ص ۱۶۴، كتاب الاشربة) [1]

ترجمہ: میری امت کے کچھ لوگ خمر (وشراب) پئیں گے، جس کا نام (خمر وشراب کے علاوہ) کچھ اور رکھ لیں گے (حاکم)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أُمَّتِي يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۱۱۲۲۸، ج ۱۱ ص۲۱۸) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں میری امت خمر (وشراب) پئے گی، جس کا نام کچھ اور رکھ لے گی (طبرانی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُكْفَأُ، قَالَ زَيْدٌ: يَعْنِيْ فِي الْإِسْلَامِ، كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ يَعْنِي الْخَمْرَ، فَقِيْلَ: كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيْهَا مَا بَيَّنَ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّوْنَهَا (سنن الدارمی، رقم الحديث

---

[1] قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه.
وقال الذهبی فی التلخيص: على شرط البخارى ومسلم.

[2] قال الهيثمی: رواه الطبرانی ورجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۱۰۷، باب فيما يسكر)

www.idaraghufran.org

۲۱۴۵، کتاب الاشربة، باب ما قیل فی المسکر) [1]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے جس کام کو اوندھا کر دیا جائے گا، حدیث کے راوی زید نے یہ وضاحت فرمائی کہ اسلام میں سب سے پہلے جس کام کو اوندھا کر دیا جائے گا، جیسے برتن کو اوندھا کر دیا جاتا ہے، وہ خمر (وشراب) ہوگی، عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ کیونکر ہوگا، حالانکہ اللہ نے شراب کے بارے میں وضاحت فرمادی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ خمر (وشراب) کا نام کچھ اور رکھ لیں گے، پھر اس کو (اپنے دعوے میں) حلال قرار دے لیں گے (دارمی)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يَسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا يُضْرَبُ عَلٰى رُءُ وْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْقَيْنَاتِ يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ (التاريخ الكبير للبخارى) [2]

ترجمہ: کچھ لوگ میری امت میں سے خمر (وشراب) پئیں گے، جس کا نام خمر (وشراب) کے علاوہ کچھ اور رکھیں گے، ان کے سروں پر گانے بجانے کے آلات بجائے جائیں گے، اور گانے والی گانے گائیں گی، اللہ، ان لوگوں کو زمین میں دھنسادے گا، اور ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنادے گا (تاریخ کبیر بخاری)

اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

---

[1] قال حسين سليم اسد الدارانى: إسناده حسن (حاشية سنن الدارمى)

[2] ج ۱ ص ۳۰۵، دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد - الدكن، واللفظ لهٗ، ابنِ ماجة رقم الحديث ۴۰۱۰، كتاب الفتن، باب العقوبات، شعب الايمان رقم الحديث ۵۲۲۷، مصنف ابنِ ابى شيبة رقم الحديث ۲۴۲۲۷، المعجم الكبير للطبرانى رقم الحديث ۳۳۴۲، صحيح ابنِ حبان رقم الحديث ۶۷۵۸.

قلت: وهذا إسناد رجاله ثقات غير مالك هذا فإنه لا يعرف إلا برواية حاتم عنه فهو مجهول ولذلك قال الحافظ فيه: مقبول أى عند المتابعة (تحريم آلات الطرب للألبانى، ص ۴۵)

www.idaraghufran.org

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَمَسْخٌ، قِيْلَ: وَمَتٰى ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ وَالْقَيْنَاتُ، وَاسْتُحِلَّتِ الْخَمْرُ (المعجم الكبير للطبراني) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں (اس امت میں) دھنسائے جانے اور صورتیں مسخ کیے جانے اور پتھر برسائے جانے کا عذاب ہوگا، سوال کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ کب ہوگا؟ فرمایا کہ جب گانے بجانے کے آلات (موسیقی) اور گانے بجانے والی عورتوں کی کثرت ہوجائے گی، اور خمر (وشراب) کو حلال قرار دیا جانے لگے گا (طبرانی، مسند حمید)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب کچھ لوگ خمر وشراب کو دوسرے نام دے کر اور دوسرے مزین نام رکھ کر حلال قرار دینے کی کوشش کریں گے، اور یہ اُن کے لئے سخت وبال کا باعث ہوگا۔

مذکورہ احادیث کی پیشین گوئی کے کچھ مناظر آج دنیا میں رونما ہونا شروع ہوگئے ہیں، اور شراب ونشہ آور چیزوں کو مختلف مہذب اور پرکشش ناموں سے موسوم کیا جانے لگا ہے، اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ [2]

---

[1] رقم الحديث ۵۸۱۰، ج۶ ص ۱۵۰، مسند عبد بن حميد، جلد۲ صفحه ۳۸، رقم الحديث ۴۵۴.

قال الهيثمی: رواه الطبرانی، وفيه عبد الرحمن بن زيد بن أسلم وفيه ضعف، وبقية رجال إحدى الطريقين رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۱۲۵۸۹، باب ما جاء فی المسخ والقذف وإرسال الشياطين والصواعق)

[2] (ليكونن من أمتی أقوام يستحلون الحر)، بكسر الحاء المهملة وتخفيف الراء المفتوحة الفرج أی يستحلون الزنا، وحكی القاضی عياض تشديد الراء وهو كذلك فی الفرع أيضا والصواب كما فی الفتح التخفيف (و) يستحلون (الحرير و) يستحلون (الخمر) شربا أی يعتقدون حلها أو هو مجاز عن الاسترسال فی شربها كالاسترسال فی الحلال (و) يستحلون (المعازف)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

یہ بات سمجھ لینا ضروری ہے کہ اگر شراب یا نشہ آور چیز کا کوئی اور نام رکھ لیا جائے، تو اس سے اس شراب یا نشہ آور چیز کا حکم تبدیل نہیں ہوتا۔

اور اس کے برعکس اگر کسی غیر نشہ آور، مباح وجائز اور حلال چیز کو، نشہ آور چیز کا نام دیا جائے، تو اس سے بھی اس کے مباح وجائز اور حلال ہونے کا حکم تبدیل نہیں ہوتا، جیسا کہ بعض لوگ چائے یا قہوہ کو نشہ کہتے ہیں، تو اس نام سے وہ چائے یا قہوہ نشہ آور چیز شمار ہو کر حرام نہیں کہلائے گا، کیونکہ اعتبار حقیقت کا ہوا کرتا ہے، نہ کہ نام کا۔ [۱]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بفتح الميم والعين المهملة وبعد الألف زاى مكسورة ففاء جمع معزفة آلات الملاهى أو هى الغناء وفى الصحاح هى آلات اللهو وقيل أصوات الملاهى، وقال فى القاموس :والمعازف الملاهى كالعود والطنبور الواحد عزف أو معزف كمنبر ومكنسة والعازف اللاعب بها والمغنى وفى حواشى الدمياطى أنها الدفوف وغيرها مما يضرب به، وعند الإمام أحمد وابن أبى شيبة والبخارى فى تاريخه من طريق مالك بن أبى مريم عن عبد الرحيم بن غنم عن أبى مالك الأشعرى عن رسول الله -صلى الله عليه وسلم" :-ليشربن أناس من أمتى الخمر يسمونها بغير اسمها تغدو عليهم القيان وتروح عليهم المعازف (ارشاد السارى لشرح صحيح البخارى للقسطلانى، ج۸، ص۳۱۸، كتاب الاشربة، باب ما جاء فيمن يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه)

[۱] تسمية المحرمات بغير أسمائها:

إذا سميت المحرمات بغير أسمائها المعروفة، وهى التى اقترن بها التحريم، بأن سميت بأسماء أخرى لم يقترن التحريم بها :فإن هذه التسمية لا تزيل عن المحرمات صفة الحرمة .مثال ذلك: الخمر، فإن الله سبحانه وتعالى حرمها بنفس هذا الاسم حيث قال سبحانه :(يا أيها الذين آمنوا إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون)فلو سميت باسم آخر من أسماء الأشربة المباحة، فإن تلك التسمية لا تزيل عنها صفة الحرمة، لأن العلة - وهى الإسكار -لا تزول بتلك التسمية، وهذا تلاعب بالدين واحتيال يزيد فى إثم مرتكب الحرام. وقد أخرج أبو داود فى سننه عن مالك بن أبى مريم قال :دخل علينا عبد الرحمن بن غنم فتذاكرنا الطلاء فقال :حدثنى أبو مالك الأشعرى رضى الله عنه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :ليشربن ناس من أمتى الخمر، يسمونها بغير اسمها .والطلاء بالكسر والمد :هو الشراب الذى يطبخ حتى يذهب ثلثاه، وكان البعض يسمى الخمر طلاء .والمراد بقوله صلى الله عليه وسلم يسمونها بغير اسمها أى :يتسترون بشربها بأسماء الأنبذة المباحة كماء العسل وماء الذرة ونحو ذلك، ويزعمون أنه غير محرم؛ لأنه ليس من العنب والتمر وهم فيه كاذبون؛ لأن كل مسكر حرام، فإن المدار على حرمة المسكر، ولهذا لا يضر شرب القهوة المأخوذة من البن حيث لا سكر فيها مع الإكثار منها، وإن كانت القهوة من أسماء الخمر فالاعتبار بالمسمى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۱، ص،۳۴۰، ۳۴۱،مادة "تسمية ")

خمروشراب اورنشہ آور چیز کوحلال سمجھنے کا حکم

اس کے علاوہ ایک اہم بات یہ ہے کہ کسی بھی طرح کی شراب یانشہ آور چیز سے نشہ کرنا تو اگر چہ جائز نہیں، بلکہ حرام ہے، لیکن کسی مسلمان کومحض شراب نوشی کی وجہ سے کافر قرار دینا درست نہیں، البتہ جس شراب کا حکم زیادہ سخت ہے، اور جس کے قرآن وسنت میں مذکور ''خمر'' کا مصداق ہونے میں فقہاء کا اختلاف نہیں، وہ انگور کی شراب ہے، لہٰذا اگر کوئی مسلمان، نعوذ باللہ اس شراب کوحلال سمجھے، تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے، لیکن اگر کوئی مسلمان انگور کے علاوہ کسی اور چیز سے تیار شدہ نشہ آور شراب کوحلال سمجھے، تو وہ گناہ گار تو ہوتا ہے، مگر اس کے ''خمر'' ہونے میں شبہ واختلاف پائے جانے کی وجہ سے وہ کافر قرار نہیں پاتا، اوراسی طرح شراب کے علاوہ جامد یعنی غیر مائع نشہ آوراشیاء intoxicant مثلاً بھنگ، افیون وغیرہ سے نشہ کوحلال سمجھنا بھی گناہ ہے، مگر باعثِ کفر نہیں، اور مختلف قسم کی شرابوں کے درجات اور بعض احکام میں فرق کا ذکر آگے باب نمبر۱۲وغیرہ میں آتا ہے۔ [1]

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ.

---

[1] (الثانی) من أحكام الخمر: أنه يكفر مستحلها:
لقد ثبتت حرمة الخمر بدليل قطعي، وهو القرآن الكريم والسنة والإجماع، كما سبق. فمن استحلها فهو كافر مرتد حلال الدم والمال. وللتفصيل فى ذلك انظر مصطلح :(ردة).
هذا، وإن الخمر التى يكفر مستحلها هى ما اتخذ من عصير العنب، أما ما أسكر من غير عصير العنب النىء فلا يكفر مستحله، وهذا محل اتفاق بين الفقهاء، لأن حرمتها دون حرمة الخمر الثابتة بدليل قطعى، وهذه ثبتت حرمتها بدليل ظنى غير مقطوع به من أخبار الآحاد عن النبى صلى الله عليه وسلم وآثار الصحابة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص ۲۲،۲۳، مادة "اشربة")
(ويكفر مستحل الخمر) لإنكاره الدليل القطعى (دون هذه) الأشياء لأن حرمتها غير قطعية بل اجتهادية (مجمع الانهر، ج۲ص ۵۷۰، كتاب الاشربة)
مطلب فى البنج والأفيون والحشيشة (قوله لكن دون حرمة الخمر) ؛ لأن حرمة الخمر قطعية يكفر منكرها بخلاف هذه (ردالمحتار، ج۴ص ۴۲، كتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم)

(باب نمبر ۱۱)

خمر وشراب کی تجارت، معاملہ اور پیشہ کے احکام

اسلام میں خمر وشراب نوشی، کیونکہ حرام اور گناہ ہے، اس لئے خمر وشراب بنانا اور اس کی خرید وفروخت کرنا بھی گناہ اور منع ہے، اور خمر وشراب فروخت کرنے میں گناہ کے ساتھ، اس کی قیمت وآمدنی بھی حرام ہے، اور اسی طرح خمر وشراب فروخت کرنے پر اجرت وغیرہ حاصل کرنا اور خمر وشراب کا پیشہ اختیار کرنا بھی حرام ہے۔

البتہ عربی زبان میں جس کو ''خمر'' کہا جاتا ہے، اس کی تعیین اور خمر کے علاوہ دوسرے نشہ آور مشروبات کے احکام میں فقہائے کرام کی آراء میں تھوڑا بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔

پہلے اس سلسلہ میں چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں، جن کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں فقہائے کرام کے بیان کردہ مسائل واحکام کا ذکر کیا جائے گا۔

خمر وشراب کی تجارت کی حرمت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ (بخاری) [۱]

ترجمہ: جب سورہ بقرہ کے آخر کی آیات سود (کی حُرمت) کے بارے میں نازل

---

[۱] رقم الحديث ۴۵۹، كتاب الصلاة، باب تحريم تجارة الخمر فى المسجد، ابنِ حبان، رقم الحديث ۴۹۴۳.

قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح على شرط الشيخين (حاشية ابنِ حبان)

ہوئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، پھر وہ آیات لوگوں کے سامنے تلاوت فرمائیں، پھر آپ نے خمر (وشراب) کی تجارت کو حرام قرار دے دیا (بخاری، ابنِ حبان)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خمر وشراب کی تجارت حرام ہے، اور تجارت میں اس کی خرید وفروخت دونوں داخل ہیں۔ [۱]

خمر وشراب کی بیع کی حرمت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّـهُ: سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِـمَكَّةَ: إِنَّ اللّٰـهَ وَرَسُوْلَـهُ حَـرَّمَ بَيْـعَ الْـخَـمْرِ، وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْأَصْنَامِ (بخاری، رقم الحدیث ۲۲۳۶، کتاب البیوع، باب بیع المیتۃ والأصنام)

ترجمہ: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (مکہ کے) فتح کے سال، جبکہ آپ مکہ میں تھے، فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور اس کے رسول نے خمر (وشراب) کی، اور مُردار کی، اور خنزیر کی اور بتوں کی بیع کو حرام کر دیا ہے (بخاری)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لَـمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَلَا نَبِيْعُ؟ قَالَ: إِنَّ الَّذِىْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا (المعجم الکبیر للطبرانی) [۲]

ترجمہ: جب خمر (وشراب) کے حرام ہونے کا حکم نازل ہوا، تو لوگوں نے کہا کہ

---

[۱] قولہ (تجارۃ الخمر) أی: بیعھا وشراء ھا (عمدۃ القاری للعینی، ج۴ ص ۲۳۲، باب تحریم تجارۃ الخمر فی المسجد)

[۲] رقم الحدیث ۱۰۸۴۲، ج۱۰ ص ۳۳۹.

قال الھیثمی: رواہ الطبرانی فی الکبیر، ورجالہ ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحدیث ۶۴۱۳، باب فی الخمر وثمنھا)

www.idaraghufran.org

اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس کوفروخت نہ کردیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جس ذات نے اس کے پینے کوحرام کیا ہے، اس ذات نے اس کے فروخت کرنے کوبھی حرام کیا ہے (طبرانی)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

إِنَّ رَجُلًا أَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَهَا؟ قَالَ: لَا، فَسَارَّ إِنْسَانًا، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَ سَارَرْتَهٗ؟ فَقَالَ: أَمَرْتُهٗ بِبَيْعِهَا، فَقَالَ: إِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا قَالَ: فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِيْهَا (مسلم) [1]

ترجمہ: ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوخمر (وشراب) کا ایک مشکیزہ ہدیہ کیا، تو اس کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ بے شک اللہ نے اس کوحرام قرار دے دیا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں، پھر (جب اسے شراب کے حرام ہونے کا پتہ چلا تو) اس (شراب کو ہدیہ کرنے والے) آدمی نے ایک دوسرے آدمی سے سرگوشی (یعنی آہستہ سے کوئی بات) کی، پھر اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیا سرگوشی کرتے ہو؟ اس آدمی نے کہا کہ میں نے اسے اس خمر (وشراب) کو بیچنے کا حکم دیا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جس ذات نے اس کے پینے کوحرام قرار دیا ہے، اسی نے اس کے بیچنے کوبھی حرام قرار دیا ہے، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر اس شخص نے اپنے (شراب والے) مشکیزہ (وبرتن) کا منہ کھولا، یہاں تک کہ جو کچھ اس میں تھا وہ سارا بہہ گیا (مسلم)

---

[1] رقم الحديث ۱۵۷۹ "۶۸" كتاب المساقاة، باب تحريم بيع الخمر.

اور حضرت عبدالرحمٰن بن وعلہ سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ، فَقَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدِيقٌ مِّنْ ثَقِيفٍ أَوْ مِنْ دَوْسٍ، فَلَقِيَهُ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ بِرَاوِيَةِ خَمْرٍ يُهْدِيهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاأَبَا فُلَانٍ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهَا؟فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ عَلٰى غُلَامِهٖ، فَقَالَ: اِذْهَبْ فَبِعْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا فُلَانٍ، بِمَاذَا أَمَرْتَهُ؟قَالَ: أَمَرْتُهُ أَنْ يَّبِيعَهَا،قَالَ: إِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ شُرْبَهَا، حَرَّمَ بَيْعَهَا،فَأَمَرَ بِهَا فَأُفْرِغَتْ فِي الْبَطْحَاءِ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۰۴۱) [1]

ترجمہ: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے خمر (وشراب) کی تجارت کے متعلق مسئلہ دریافت کیا؟ توانہوں نے فرمایا کہ ثقیف یا دوس نام کے قبیلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دوست رہتا تھا، وہ فتح کے سال مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے خمر (وشراب) کا ایک مشکیزہ بطور ہدیہ کے لے کر آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے فلاں! کیا تمہارے علم میں یہ بات نہیں کہ اللہ نے اس کو حرام قرار دے دیا ہے؟ یہ معلوم ہونے کے بعد وہ شخص اپنے غلام کی طرف متوجہ ہو کر سرگوشی (یعنی آہستہ آواز) میں اسے کہنے لگا کہ اسے لے جا کر بیچ دو، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اے ابوفلاں! تم نے اسے (آہستہ سے سرگوشی کرتے ہوئے) کیا کہا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے اسے یہ حکم دیا ہے کہ اسے بیچ آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس ذات نے اس کا پینا حرام قرار دیا ہے، اسی نے

---

[1] قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح، محمد بن إسحاق وإن لم يصرح بالتحديث قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح (حاشية مسند احمد)

Idara Ghufran

اس کی خرید وفروخت بھی حرام کردی ہے، چنانچہ اس کے کہنے پر اس شراب کو وادیِ بطحاء میں بہادیا (اور پھینک دیا) گیا (مسند احمد)

اس طرح کا واقعہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی سندوں سے بھی مروی ہے۔ ؂۱

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح خمروشراب کو پینا حرام ہے، اسی طرح خمروشراب کو فروخت کرنا بھی حرام ہے۔ ؂۲

خمروشراب کی فروختگی اور اس کی قیمت کی حرمت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ

؂۱ عن رجل، عن أبي هريرة، أن رجلا كان يهدى للنبى صلى الله عليه وسلم كل عام راوية من خمر، فأهداها إليه عاما، وقد حرمت فقال النبى صلى الله عليه وسلم :إنها قد حرمت ، فقال الرجل :أفلا أبيعها؟ فقال :إن الذى حرم شربها حرم بيعها ، قال :أفلا أكارم بها اليهود؟ قال :إن الذى حرمها حرم أن يكارم بها اليهود ، قال :فكيف أصنع بها؟، قال :شنها فى البطحاء (مسند الحميدى، رقم الحديث ١٠٦٤،باب البيوع)

قال الصنعانى:رواه الحميدى فى "مسنده"وما قبله يشهد له(فتح الغفار الجامع لأحكام سنة نبينا المختار، تحت رقم الحديث ٥٦٨٠)

وقال البوصيرى:هذا إسناد ضعيف، لجهالة التابعى .وله شاهد فى صحيح مسلم وغيره من حديث ابن عباس(اتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة ، تحت رقم الحديث ٣٧٢٢ "٢")

عن جابر، أن رجلا من ثقيف أهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم راوية من خمر بعدما حرمت الخمر، فأمر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فشقت، فقال رجل :لو أمرت بها فتباع، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :إن الذى حرم شربها حرم بيعها .لم يرو هذا الحديث عن محمد بن زيد إلا ابن لهيعة(المعجم الاوسط للطبرانى،رقم الحديث ٩٠٤٨)

قال الهيثمى: رواه الطبرانى فى الأوسط، عن المقدام بن داود، وهو ضعيف(مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٦٤٠٥، باب فى الخمر وثمنها)

؂۲ وجميع العلماء على تحريم بيع الدم والخمر(التمهيد لما فى المؤطا من المعانى والاسانيد، ج٤ص ١٤٤، باب الزاى،زيد بن اسلم، الحديث الخامس عشر)

وأما قوله صلى الله عليه وسلم فى الخمر فى حديث هذا الباب إن الذى حرم شربها حرم بيعها ، وهذا إجماع من المسلمين كافة عن كافة أنه لا يحل لمسلم بيع الخمر ولا التجارة فى الخمر(الاستذكار لابنِ عبدالبر، ج٨ص ٣٠، باب جامع تحريم الخمر)

www.idaraghufran.org

وَثَمَنَهَا، وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا، وَحَرَّمَ الْخِنْزِيرَ وَثَمَنَهُ (ابوداؤد) ۱؎

ترجمہ: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے خمر (وشراب) اوراُس کی قیمت کوحرام قرار دے دیا ہے،اور مُردار اوراُس کی قیمت کوحرام قرار دے دیا ہے،اورخنزیر اوراُس کی قیمت کوحرام قرار دے دیا ہے (ابوداؤد)

حضرت ابوالعلاء سے روایت ہے کہ:

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، أَنَّ مَوْلًى لَهُ اِشْتَرٰى خَمْرًا فَرَبِحَ فِيهِ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: أُرْدُدْهُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَحَرَّمَ ثَمَنَهَا (مسند البزار) ۲؎

ترجمہ: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام نے خمر (وشراب) خریدی، پھراس میں نفع کمایا،توان کوحضرت عثمان بن ابی العاص نے فرمایا کہ اس خمرو(شراب) کوواپس کردیں،کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمر (وشراب) سے منع فرمایا ہے،اوراس کی قیمت کوحرام قرار دیا ہے (بزار)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَمَنُ الْخَمْرِ حَرَامٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ حَرَامٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ، وَالْكُوبَةُ حَرَامٌ، وَإِنْ أَتَاكَ صَاحِبُ الْكَلْبِ يَلْتَمِسُ ثَمَنَهُ، فَامْلَأْ يَدَيْهِ تُرَابًا، وَالْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (المعجم الكبير للطبراني) ۳؎

۱؎ رقم الحديث ۳۴۸۵، ابواب الاجارة، باب فى ثمن الخمر والميتة.

۲؎ رقم الحديث ۲۳۲۲، ج۶ص ۳۰۹، مسند عثمان بن ابى العاص.

قال الهيثمى:رواه البزار، ورجاله ثقات(مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۶۴۱۰، باب فى الخمر وثمنها)

۳؎ رقم الحديث ۱۲۶۰۱، ج۱۲ ص ۱۰۲.

قال الالبانى:قلت :وهذا إسناد جيد رجاله كلهم ثقات وفى معقل بن عبيد الله وهو الجزرى ضعف يسير من قبل حفظه واحتج به مسلم وقد توبع كما يأتى(سلسلة الاحاديث الصحيحة ،تحت رقم الحديث ۱۸۰۶)

www.idaraghufran.org

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خمر (وشراب) کی قیمت حرام ہے، اور زانیہ عورت کی اجرت (وکمائی) حرام ہے، اور کتے کی قیمت حرام ہے، اور کوبہ (یعنی طبل وباجہ) حرام ہے، اور اگر تمہارے پاس کوئی کتے والا اس کی قیمت طلب کرنے آئے، تو اس کے ہاتھوں کو مٹی سے بھر دو، اور خمر (وشراب) اور جوا اور ہر نشہ آور چیز (سے نشہ کرنا) حرام ہے (طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمر وشراب کی قیمت سے منع فرمایا۔ [1]

اور اس طرح کی حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ [2]

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ خمر وشراب فروخت کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی قیمت بھی حرام ہے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَجُلًا، مِنْ ثَقِيفٍ يُكْنٰى أَبَا تَمَامٍ أَهْدٰى إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتْ يَا أَبَا تَمَامٍ، فَقَالَ لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَأَسْتَنْفِقُ ثَمَنَهَا؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الَّذِىْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ ثَمَنَهَا (المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحديث

---

[1] عن ابن عباس، قال : نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن مهر البغى، وثمن الكلب، وثمن الخمر (مسند أحمد، رقم الحديث ۲۰۹۴)

قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير قيس بنِ حَبتر، فقد روى له أبو داود، وهو ثقة (حاشية مسند احمد)

[2] عن عبد الله بن عمرو قال : نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن خمس : عن ثمن الكلب، وثمن الخنزير، وثمن الخمر، وعن مهر البغى، وعن عسب الفحل. لم يرو هذا الحديث عن عبد الله بن عيسى إلا زياد بن خيثمة، تفرد به شجاع بن الوليد (المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحديث ۲۰۳۵)

www.idaraghufran.org

۴۳۶، ج ۱ ص ۱۳۸، باب الالف) [۱]

ترجمہ: ثقیف قبیلہ کے ایک آدمی نے جس کو ابوتمام کہا جاتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خمر (وشراب) کا مشکیزہ ہدیہ کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوتمام! بے شک خمر (وشراب) کو حرام قرار دے دیا گیا ہے، پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کی قیمت کو (ضرورت مندوں پر) خرچ کرنے کے لئے فروخت کردوں؟ تو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جس ذات نے اس کو حرام قرار دیا ہے، اسی ذات نے اس کی قیمت کو بھی حرام کر دیا ہے (طبرانی)

اس طرح کا واقعہ ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ [۲]

اس سے معلوم ہوا کہ خمر وشراب کو اس نیت سے فروخت کرنا بھی جائز نہیں کہ اس کی قیمت کسی غریب پر یا کارِ خیر میں خرچ کی جائے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ

---

[۱] قال الهيثمي:رواه الطبراني في الأوسط، ورجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۶۴۰۷، باب في الخمر وثمنها)

[۲] عن نافع بن كيسان، أن أباه أخبره، أنه كان يتجر بالخمر في زمن النبي صلى الله عليه وسلم، وأنه أقبل من الشام ومعه خمر في الزقاق، يريد بها التجارة، فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :يا رسول الله، إني جئتك بشراب جيد، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :يا كيسان، إنها قد حرمت بعدك "قال :أفأبيعها يا رسول الله؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :إنها قد حرمت، وحرم ثمنها ."فانطلق كيسان إلى الزقاق فأخذ بأرجلها، ثم أهراقها(مسند احمد، رقم الحديث ۱۸۹۶۰)

قال الهيثمي:رواه أحمد، والطبراني في الكبير، والأوسط، وفيه نافع بن كيسان، وهو مستور، وفي رواية الطبراني :أفلا أبيعها من اليهود؟ فقال " :إن بائعها كشاربها(مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۶۴۰۱، باب في الخمر وثمنها)

وقال شعيب الارنؤوط:إسناده ضعيف لضعف ابن لهيعة، وهو عبد الله، ونافع بن كيسان(حاشية مسندا حمد)

www.idaraghufran.org

ثُـمَّ أَكَبَّ، وَنَكَتَ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ : اَلْـوَيْـلُ لِبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : يَا نَبِيَّ اللّٰـهِ، لَقَدْ أَفْزَعَنَا قَوْلُكَ لِبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فَقَالَ : لَيْسَ عَلَيْكُمْ مِنْ ذٰلِكَ بَأْسٌ، إِنَّهُمْ لَمَّا حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ، فَتَوَاطَئُوْهُ، فَيَبِيْعُوْنَهُ، فَيَأْكُلُوْنَ ثَمَنَهُ، وَكَذٰلِكَ ثَمَنُ الْخَمْرِ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ (مسند احمد، رقم الحديث ۵۹۸۲) [1]

ترجمہ: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک آپ نے اپنا سَر آسمان کی طرف اُٹھایا، پھر نیچے زمین کی طرف کرلیا، اور پھر فرمایا کہ بنی اسرائیل کے لئے ہلاکت ہو، تو آپ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! ہمیں بنی اسرائیل کے متعلق آپ کے اس فرمان نے گھبراہٹ میں ڈال دیا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بات سے (جو میں نے ابھی بیان کی) تم پر کوئی نقصان نہیں (یعنی یہ ہلاکت کا حکم بنی اسرائیل کے لئے ہے، تمہارے لئے نہیں) بنی اسرائیل پر جب چربیوں کو حرام کردیا گیا، تو انہوں نے اُن کو (حیلہ سے) پگھلا کر بیچنا شروع کردیا، اوراس کی قیمت کو کھانے لگے، اسی طریقے سے تم پر خمر (وشراب) کی قیمت حرام ہے (تم بھی کسی عنوان سے اس کی قیمت کو مت کھانا، ورنہ یہ طرزِ عمل بنی اسرائیل کے چربی بیچ کراس کی قیمت کھانے کی طرح ہلاکت کا باعث ہوجائے گا) (مسند احمد)

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ، أَنَّهُ كَانَ يُهْدِىْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ عَامٍ رَاوِيَةَ خَمْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عَامٌ حُرِّمَتْ، أَهْدٰى لَهُ رَاوِيَةً، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتْ، قَالَ:

---

[1] قال شعيب الارنؤوط: إسناده حسن (حاشية مسند احمد)

www.idaraghufran.org

فَأَبِيُعُهَا؟ قَالَ: إِنَّـهُ حَرَامٌ شِرَاؤُهَا، وَثَمَنُهَا (المعجم الکبیر للطبرانی) [1]

ترجمہ: حضرت تمیم داری، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر سال خمر (وشراب) کا مشکیزہ ہدیہ کیا کرتے تھے (جس کو ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور کو استعمال کرنے کے لئے دے دیتے ہوں) پس جس سال وہ حرام کی گئی، تو تمیم داری نے خمر (وشراب) کا مشکیزہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کرنا چاہا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا کہ بے شک اس کو حرام قرار دے دیا گیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ کیا میں اس کو بیچ نہ دوں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا خریدنا بھی حرام ہے، اور (اس کو بیچ کر) اس کی قیمت بھی حرام ہے (طبرانی)

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے ہی ایک تفصیلی حدیث ان الفاظ میں مروی ہے کہ:

أَنَّ الـدَّارِيَّ، كَـانَ يُهْدِىُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ عَامٍ رَاوِيَةً مِـنْ خَـمْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عَامٌ حُرِّمَتْ، فَجَاءَ بِرَاوِيَةٍ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ ضَـحِكَ قَـالَ: هَـلْ شَـعَرْتَ أَنَّهَا قَدْ حُرِّمَتْ بَعْدَكَ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰـهِ، أَفَـلَا أَبِيْـعُهَـا فَأَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ: لَـعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، اِنْطَلَقُوْا إِلٰـى مَـا حُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ شُحُوْمِ الْبَقَرِ، وَالْغَنَمِ، فَأَذَابُوْهُ، فَجَعَلُوْهُ ثَمَنًا لَـهُ، فَبَـاعُـوْا بِـهِ مَـا يَـأْكُـلُوْنَ، وَإِنَّ الْخَمْرَ حَرَامٌ، وَثَمَنَهَا حَرَامٌ، وَإِنَّ الْـخَـمْرَ حَرَامٌ، وَثَمَنَهَا حَرَامٌ، وَإِنَّ الْخَمْرَ حَرَامٌ وَثَمَنَهَا حَرَامٌ (مسند

---

[1] رقم الحدیث ۱۲۷۵، ج۲ص۵۷.

قال ابن حجر: هذا اسناد حسن (المطالب العالیة، تحت رقم الحدیث ۱۸۰۵)

وقال الهیثمی: ورواه الطبرانی فی الکبیر، عن عبد الرحمن بن غنم، عن تمیم الداری أنه کان یهدی، فذکر نحوه باختصار إلا أنه قال " :إنه حرام شراؤها وثمنها ."وإسناده متصل حسن (مجمع الزوائد، تحت رقم الحدیث ۶۴۰۳، باب فی الخمر وثمنها)

www.idaraghufran.org

احمد، رقم الحدیث ۱۷۹۹۵) [1]

ترجمہ: (تمیم) داری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر سال خمر (وشراب) کا مشکیزہ ہدیہ کیا کرتے تھے (جس کو ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور کو استعمال کرنے کے لئے دے دیتے ہوں) پس جب وہ سال آیا، جس میں وہ حرام کی گئی، تو تمیم داری اس کا مشکیزہ لے کر آئے، پس جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا، تو آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ آپ کو خبر نہیں کہ آپ کے جانے کے بعد (یعنی آپ کی غیر موجودگی میں) شراب کو حرام قرار دے دیا گیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کو بیچ نہ دوں، پھر اس کی قیمت سے فائدہ اٹھالوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ یہود پر لعنت فرمائے، اللہ یہود پر لعنت فرمائے، اللہ یہود پر لعنت فرمائے کہ ان پر گائے اور بکری کی چربی کو حرام قرار دیا گیا تھا، پھر انہوں نے اس کی چربی کو پگھلا کر اس کی قیمت حاصل کی، اور اس کو بیچ کر کھانے لگے (یعنی خاص چربی تو استعمال نہیں کی، لیکن اس حیلہ کے ساتھ اس کی چربی استعمال کی) اور بے شک خمر (وشراب) حرام ہے، اور اس کی قیمت حرام ہے، اور بے شک خمر (وشراب) حرام ہے، اور اس کی قیمت حرام ہے، اور بے شک خمر (وشراب) حرام ہے، اور اس کی قیمت حرام ہے (یہ بات تاکید وتنبیہ کے طور پر تین مرتبہ بیان فرمائی) (مسند احمد)

اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

---

[1] قال ابن حجر: وهذا حديث حسن (المطالب العالية، تحت رقم الحديث ١٨٦٧)
وقال الهيثمی: رواه أحمد هكذا عن ابن غنم أن الداری، وفيه شهر، وحديثه حسن، وفيه كلام (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٦٤٠٢، باب فی الخمر وثمنها)
وقال شعيب الارنؤوط: صحيح لغيره، دون قوله: أن الداری كان يهدی لرسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ راوية خمر، فهی منكرة، وهذا إسناد ضعيف، رواية عبد الرحمن بن غنم عن النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرسلة، وشهر بن حوشب ضعيف، وقد تفرد بتسمية الرجل: الداری، وبذكر أنه كانت تهدی للنبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ راوية خمر كل سنة (حاشية مسند احمد)

Idara Ghufran

أَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِقَّ خَمْرٍ بَعْدَمَا حُرِّمَتْ، فَلَمَّا أَتٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ بَاعُوْهَا، فَأَعْطُوْا ثَمَنَهَا فُقَرَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُهْرِيْقَتْ فِيْ وَادٍ مِّنْ أَوْدِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، وَقَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمْ شُحُوْمُهَا فَبَاعُوْهَا، وأَكَلُوْا أَثْمَانَهَا (المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحديث ۴۱۵۵، ج۴ص ۲۶۵، باب العين) [1]

ترجمہ: انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوخمر (وشراب) حرام ہونے کے بعد اس کا مشکیزہ ہدیہ کیا، پس جب وہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک خمر (وشراب) حرام کردی گئی ہے، بعض لوگوں نے کہا کہ اگر اس کو بیچ کر اس کی قیمت غریب مسلمانوں پر خرچ کردیں، تو کیسا ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مدینہ کی ایک وادی میں گرانے (اور بہانے) کا حکم فرمایا، اور فرمایا کہ اللہ یہود پر لعنت فرمائے جن پر چربیوں کو حرام قرار دے دیا گیا تھا، پھر انہوں نے چربیوں کو بیچ کر (اس حیلہ سے) ان کی قیمتوں کو کھایا (طبرانی)

اس سے معلوم ہوا کہ خمر وشراب کی قیمت حرام ہے، اور خمر وشراب کو بیچ کر اور یہ سمجھ کر کہ شراب تو نہیں پی، اس کی قیمت کو کھانا بنی اسرائیل کی طرح ہلاکت کا باعث ہے۔

بعض اور احادیث میں بھی خمر وشراب کی خرید وفروخت کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ [2]

---

[1] قال الهيثمي: رواه الطبراني في الأوسط، وفيه أشعث بن سوار، وهو ثقة، وفيه كلام (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۶۴۰۲، باب في الخمر وثمنها)

[2] عن أنس بن مالک، عن أبي طلحة، عن أم سليم، قالت: لما نزل تحريم الخمر أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم هاتفا يهتف: ألا إن الخمر قد حرمت، فلا تبيعوها،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

نیز کئی احادیث میں خمر وشراب بیچنے والے پر بھی لعنت آئی ہے، جن کا ذکر آگے آتا ہے۔

خمر وشراب کی صنعت، اعانت اوراس کے پیشہ کی حرمت

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْخَمْرَ وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ وَشَارِبَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَسَاقِيَهَا ومُسْقَاهَا (صحيح ابنِ حبان) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل تشریف لائے، اور انہوں نے کہا کہ اے محمد! بے شک اللہ نے لعنت فرمائی خمر (وشراب) پراوراُس کے تیار کرنے والے پر، اوراس کے تیار کروانے والے پر، اوراُس کواُٹھا کر لے جانے والے پر، اوراُس پر جس کے لئے اُٹھا کر لے جائی جائے، اوراس کے پینے والے پر، اوراس کے بیچنے والے پر، اور جس کے لئے بیچی جائے اُس (یعنی خریدار) پر، اوراُس کے پلانے والے پر، اور جس کو پلائی جائے اُس پر (ابنِ حبان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ، وَلَعَنَ شَارِبَهَا، وَسَاقِيَهَا، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَبَائِعَهَا، وَمُبْتَاعَهَا، وَحَامِلَهَا،

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ ولا تبتاعوها ومن كان عنده منها شيء فليهرقه قال أبو طلحة: يا غلام، احلل عن المزادة، فأهرقها، فأهراق الناس، ومالهم خمر يومئذ إلا البسر والتمر. لم يرو هذا الحديث عن الزهرى إلا الوليد بن محمد الموقرى "(المعجم الاوسط للطبرانى، رقم الحديث ۴۲۰۰)

قال الهيثمى: رواه الطبرانى فى الأوسط، وفيه الوليد بن محمد الموقرى، وهو ضعيف (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۶۴۱۴، باب فى الخمر وثمنها)

[1] رقم الحديث ۵۳۵۶، كتاب الاشربة، فصل فى الاشربة؛ مسند احمد، رقم الحديث ۲۸۹۷.
قال شعيب الارنؤوط: إسناده جيد (حاشية ابنِ حبان)

Idara Ghufran

وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ، وَآكِلَ ثَمَنِهَا (مسند احمد) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ، خمر (وشراب) پر لعنت فرماتا ہے، اوراس کے پینے والے پر لعنت فرماتا ہے، اوراس کے پلانے والے پر لعنت فرماتا ہے، اوراس کے تیار کرنے والے پر لعنت فرماتا ہے، اور جس کے لئے تیار کی جاتی ہے، اس پر لعنت فرماتا ہے، اوراس کے بیچنے والے پر لعنت فرماتا ہے، اور جس کے لئے بیچی جائے اس پر لعنت فرماتا ہے، اوراس کو اٹھا کر لے جانے والے پر لعنت فرماتا ہے، اور جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے، اس پر لعنت فرماتا ہے، اوراس (کو بیچ کر اس) کی قیمت کھانے (واستعمال کرنے) والے پر لعنت فرماتا ہے (مسند احمد)

اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلٰى عَشْرَةِ وُجُوْهٍ: لُعِنَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا، وَشَارِبُهَا، وَسَاقِيُهَا، وَبَائِعُهَا، وَمُبْتَاعُهَا، وَعَاصِرُهَا، وَمُعْتَصِرُهَا، وَحَامِلُهَا، وَالْمَحْمُوْلَةُ إِلَيْهِ، وَآكِلُ ثَمَنِهَا

(مسند احمد، رقم الحديث ۴۷۸۷) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خمر (وشراب) پر دس طریقوں سے لعنت کی گئی ہے (ایک) بعینہٖ خمر (وشراب) پر لعنت کی گئی ہے، اور (دوسرے) اس کے پینے والے پر، اور (تیسرے) اس کے پلانے والے پر، اور (چوتھے) اس کے بیچنے والے پر، اور (پانچویں) اس کے خریدنے والے پر، اور (چھٹے) اس کو تیار کرنے والے پر، اور (ساتویں) اس پر جس کے لئے تیار کی جائے، اور

---

[1] رقم الحديث ۵۷۱۶، واللفظ لهٗ؛ سنن ابی داوٗد، رقم الحديث ۳۶۷۴ دون لفظ آكل ثمنها.
قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح بطرقه وشواهده (حاشية مسند احمد)

[2] قال شعيب الارنؤوط: صحيح بطرقه وشواهده، وهذا إسناد حسن (حاشية مسند احمد)

www.idaraghufran.org

(آٹھویں) اس کو اٹھا کر لے جانے والے پر، اور (نویں) اس پر جس کے لئے اٹھا کر لے جائی جائے، اور (دسویں) اس کی قیمت کھانے (واستعمال کرنے) والے پر (مسنداحمد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً : عَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَشَارِبَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ، وَسَاقِيَهَا، وَبَائِعَهَا، وَآكِلَ ثَمَنِهَا، وَالْمُشْتَرِىَ لَهَا، وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ (ترمذی)[1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمر (وشراب) کے بارے میں دس (افراد) پر لعنت فرمائی (ایک) اُس کے تیار کرنے والے پر، اور (دوسرے) جس کے لئے تیار کی جائے، اور (تیسرے) اس کے پینے والے پر، اور (چوتھے) اس کو اُٹھا کر لے جانے والے پر، اور (پانچویں) جس کی طرف اُٹھا کر لے جائی جائے اُس پر، اور (چھٹے) اس کے پلانے والے پر، اور (ساتویں) اس کے بیچنے والے پر، اور (آٹھویں) اُس کی قیمت کھانے والے پر، اور (نویں) اُس کو خریدنے والے پر، اور (دسویں) جس کے لئے خریدی جائے اُس پر (ترمذی، ابنِ ماجہ)

[1] رقم الحديث ١٢٩٥، ابواب البيوع، باب النهى أن يتخذ الخمر خلا، ابنِ ماجه، رقم الحديث ٣٣٨١.

قال الترمذی: هذا حديث غريب من حديث أنس وقد روى نحو هذا عن ابن عباس، وابن مسعود، وابن عمر، عن النبى صلى الله عليه وسلم.

وقال شعيب الارنؤوط: صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن فى المتابعات والشواهد .أبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد النبيل، وشبيب :هو ابن بشر (حاشية سنن ابنِ ماجه)

وقال ابن الملقن: قلت :وروى من حديث عبد الله بن مسعود أيضا، ذكره ابن أبى حاتم فى علله من حديث عيسى بن أبى عيسى الحناط، عن الشعبى، عن علقمة، عن عبد الله، عن النبى -صلى الله عليه وسلم -أنه لعن عشرة :الخمر وعاصرها ومعتصرها.

قال أبو حاتم: رواه حسن بن صالح، عن عيسى الحناط، عن الشعبى، عمن حدثه عن النبى صلى الله عليه وسلم. قال : لا أبعد عيسى أن يكون قال مرة كذا ومرة كذا، هذا من عيسى (البدرالمنير، ج٨ص ٧٠٠، ٧٠١، كتاب الردة، الحديث الثانى)

www.idaraghufran.org

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ خمروشراب بنانے، بنوانے، بیچنے، خریدنے، پلانے، پلوانے، لے کر جانے، اوران میں سے کسی چیز پر اجرت وغیرہ حاصل کرنے کی صورتیں گناہ اور باعثِ لعنت اور اللہ کی سخت ناراضگی والی ہیں۔ [1]

خمروشراب کی تجارت، معاملہ اور پیشہ سے متعلق چند مسائل

مذکورہ اوراس جیسی دوسری احادیث وروایات کی روشنی میں فقہائے کرام نے جومسائل ذکر فرمائے ہیں، اب ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱...... مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے اختیار وارادہ سے کسی بھی طریقہ پر (خواہ فروخت کر کے یا خرید کر یا ہبہ وغیرہ کے ذریعہ) کسی دوسرے شخص کو خمروشراب کا مالک بنائے، یا خود سے خمروشراب کا مالک بنے، کیونکہ احادیث میں خمروشراب کی تجارت اور خرید وفروخت وغیرہ کی ممانعت آئی ہے۔ [2]

---

[1] (لعن الله الخمر وشاربها وساقيها وبائعها ومبتاعها وعاصرها ومعتصرها) قال فی الصحاح : اعتصرت عصيرا اتخذته قال الأشرفی :قد يكون عصيره لغيره والمعتصر من يعتصر لنفسه نحو كال واكتال وقصد واقتصد (وحاملها والمحمولة إليه وآكل ثمنها) أی ولعن الله آكل ثمنها بالمد أی متناوله بأی وجه كان وخص الأكل لأنه أغلب وجوه الانتفاع قال الطيبی :ومن باع العنب من العاصر فأخذ ثمنه فهو أحق باللعن قال :وأطنب فيه ليستوعب مزاولتها مزاولة ما بأی وجه كان قال ابن العربی :وقد لعن المصطفى صلى الله عليه وسلم فی هذا الخبر فی الخمر عشرة ولم ينزله ولم يرتبه أحد من الرواة وتنزيله يفتقر إلى علم وافر وذلك أن يكون بشيئين أحدهما الترتيب من جهة تصوير الوجود الثانی من جهة كثرة الإثم أما بتنزيلها وترتيبها من جهة الوجود فهو المعتصر ثم العاصر ثم البائع ثم الآكل من الثمن ثم المشتری ثم الحامل ثم المحمول إليه ثم المشتراة له ثم الساقی ثم الشارب وأما من جهة كثرة الإثم فالشارب ثم الآكل لثمنها ثم البائع ثم الساقی وجميعهم يتفاوتون فی الدركات فی الإثم وقد يجتمع الكل منها فی شخص واحد وقد يجتمع البعض ونعوذ بالله من الخذلان وتضاعف السيئات (فيض القدير، تحت رقم الحديث ۷۲۵۳)

[2] حرمة تملك وتمليك الخمر :يحرم على المسلم تملك أو تمليك الخمر بأی سبب من أسباب الملك الاختيارية أو الإرادية، كالبيع والشراء والهبة ونحو ذلك، لقوله عليه الصلاة والسلام: (إن الذی حرم شربها حرم بيعها) وعن جابر قال :سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (إن الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام) (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص ۲۴، مادة "اشربة")

Idara Ghufran

اور مسلمان کے لئے خمر وشراب کی خرید وفروخت، تجارت اور اس کی قیمت وآمدنی سب کچھ حرام ہے، البتہ اگر خمر وشراب کسی مسلمان کی ملکیت میں جبری یعنی غیر اختیاری طور پر داخل ہو جائے، جیسا کہ اس کا کوئی فوت ہونے والا مورِث، اس کے لئے اپنی وراثت میں خمر وشراب چھوڑے، یا مثلاً کسی غیر مسلم شخص کی ملکیت میں خمر وشراب تھی، پھر وہ مسلمان ہوگیا، یا کسی مسلمان کی ملکیت میں انگور کا شیرہ، سرکہ بننے سے پہلے خمر وشراب بن گیا، اور یہ شخص اس کو چھوڑ کر فوت ہوگیا، اور اس طرح سے اس کی ملکیت اس کے وارث کی طرف غیر ارادی طور پر منتقل ہوگئی، تو یہ ملکیت میں آنا ناجائز طریقہ پر ملکیت قائم ہونے میں داخل نہیں کہلائے گا، لیکن مسلمان کو اس خمر وشراب سے ناجائز طریقہ پر استفادہ کرنا جائز نہیں ہوگا۔ [1]

مگر یہ بات ملحوظ رہنا ضروری ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مذکورہ احکام انگور کی شراب کے ساتھ خاص ہیں، اور انگور کی شراب کے علاوہ دوسری چیزوں سے تیار شدہ شراب کی خرید وفروخت کی ضرورت کے تحت گنجائش ہے، جس کا ذکر آگے مسئلہ نمبر ۹ میں آتا ہے۔

مسئلہ نمبر۲...... اگر کوئی مسلمان خمر وشراب کی بیع یعنی خرید یا فروخت کرے، تو وہ بیع فاسد شمار ہوتی ہے، اور اکثر فقہائے کرام کے نزدیک یہ بیع سرے سے معتبر نہیں ہوتی۔

اور حنفیہ کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ اگر کسی مسلمان نے خمر وشراب کی خرید وفروخت، روپیہ پیسہ (یعنی کرنسی یا سونا یا چاندی) کے عوض میں کی ہو، تو یہ بیع بالکل باطل شمار ہوتی ہے، اور پیسہ اور شراب کسی میں بھی اس خرید وفروخت کے نتیجہ میں ملکیت ثابت نہیں ہوتی، اور اگر کسی دوسری چیز مثلاً کپڑے یا کسی اور سامان کے عوض میں شراب کی خرید وفروخت کی ہو، تو اس صورت میں شراب کی خرید وفروخت تو باطل ہوجاتی ہے، اور اس کپڑے کی بیع فاسد ہوتی

---

[1] مگر اس کا سرکہ بنانا، یا اس کو نشہ کے علاوہ کسی اور چیز میں شرعی حدود وپابندیوں کے مطابق استعمال کرنا جائز ہوگا۔

أما إذا كان التملك للخمر بسبب جبرى كالإرث، فإنها تدخل فى ملكه وتورث، كما إذا كانت ملكا لذمى فأسلم، أو تخمر عند المسلم عصير العنب قبل تخلله، ثم مات والخمر فى حوزته، فإنها تنتقل ملكيتها إلى وارثه بسبب غير إرادى، فلا يكون ذلك من باب التملك والتمليك الاختيارى المنهى عنه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵، ص ۲۵، مادة "اشربة")

www.idaraghufran.org

ہے، جو قبضہ کے بعد معتبر ہوجاتی ہے، جس کے عوض میں اس کپڑے (یا جو بھی چیز ہو) کی بازاری قیمت واجب ہوتی ہے۔

اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ حکم انگور کی شراب کے ساتھ خاص ہے، جیسا کہ آگے مسئلہ نمبر ۹ میں تفصیل آتی ہے۔ ؎1

مسئلہ نمبر ۳..... اگر غیر مسلم لوگ، آپس میں خمر وشراب کی خرید وفروخت کا معاملہ کریں، تو

؎1 فمن أمثلة غير المتقوم: بيع الخمر والخنزير، فإنه فاسد عند جمهور الفقهاء.

والمعنى فيه هو نجاسة عينه، ويلحق بهما باقي نجس العين، وكذا كل ما نجاسته أصلية أو ذاتية ولا يمكن تطهيره. ونقل ابن قدامة عن ابن المنذر إجماع أهل العلم على القول به.ودليله حديث جابر المتقدم (إن الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام)

والحنفية فرقوا بين بيع المذكورات بثمن أو بدين ثابت في الذمة، فهو باطل .وبين بيعها بأعيان أو عروض، فإن البيع يبطل في الخمر، ويفسد فيما يقابلها من العروض والأعيان.

ووجه الفرق :أن المبيع هو الأصل في البيع، وليست الخمر ونحوها محلا للتمليك، فبطل البيع فيها، فكذا يبطل في ثمنها.أما إذا كان الثمن عينا، فإنه حينئذ مبيع من وجه، مقصود بالتملك، ولكن فسدت التسمية، فوجبت قيمته دون الخمر المسمى.

وكذلك فرق الحنفية في بيع المذكورات بين المسلم وبين الذمي .وفي هذا يقول الكاساني :ولا ينعقد بيع الخنزير من المسلم، لأنه ليس بمال في حق المسلمين .فأما أهل الذمة، فلا يمنعون من تبايع الخمر والخنزير فيما بينهم لما يلي:

أ -أما على قول بعض مشايخنا، فلأنه مباح الانتفاع به شرعا لهم، كالخل وكالشاة لنا، فكان مالا في حقهم، فيجوز بيعه .وروى عن سيدنا عمر بن الخطاب رضي الله عنه :أنه كتب إلى عشاره بالشام: أن ولوهم بيعها، وخذوا العشر من أثمانها .ولو لم يجز بيع الخمر منهم لما أمرهم بتوليتهم البيع.

ب -وعن بعض مشايخنا :حرمة الخمر والخنزير ثابتة على العموم في حق المسلم والكافر؛ لأن الكفار مخاطبون بشرائع هي حرمات، وهو الصحيح من مذهب أصحابنا، فكانت الحرمة ثابتة في حق المسلم والكافر، لكنهم لا يمنعون من بيعها، لأنهم لا يعتقدون حرمتها، ويتمولونها، ونحن أمرنا بتركهم وما يدينون .فيقول ابن عابدين -رحمه الله -معلقا على عبارة الكاساني :وظاهره الحكم بصحتها فيما بينهم، ولو بيعت بالثمن (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۹ص ۱۴۹، مادة "بيع")

بيع الخمر والخنزير :إن كان قوبل بالدين كالدراهم والدنانير فالبيع باطل، لا يفيد ملك الخمر ولا ما يقابلها.

وإن كان قوبل بعين بيع مقايضة فالبيع فاسد في العرض، باطل في الخمر والخنزير، لا يفيد ملك الخمر والخنزير، ويفيد ملك ما يقابلها من البدل بالقبض(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۳۸ص ۳۴۴، مادة " مقايضة")

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

حنفیہ کے نزدیک ان کے اس طرح کے باہمی اور آپس کے معاملات وتصرفات کو فاسد قرار نہیں دیا جائے گا، یعنی کوئی مفتی یا قاضی ان کے باہمی شراب کی خرید وفروخت کے معاملات وتصرفات پر باطل وفاسد یا ان کے حق میں شراب کی خرید وفروخت کی آمدنی پر حرام وناجائز ہونے کا حکم نہیں لگائے گا۔ [1]

مسئلہ نمبر۴..... کسی مسلمان شخص کو کسی غیر مسلم شخص کے لئے شراب کے خریدنے، یا کسی غیر مسلم شخص کے لئے شراب کو فروخت کرنے کا وکیل ونمائندہ بننا جائز نہیں، البتہ غیر مسلم شخص کا کسی دوسرے غیر مسلم شخص کے لئے شراب خریدنے یا فروخت کرنے کا وکیل ونمائندہ بننا بنانا درست ہے۔ [2]

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کے لئے جس طرح خمر وشراب کی خرید وفروخت اور تجارت گناہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ومن أمثلة البيع الفاسد التى ذكرها الحنفية :البيع بالخمر والخنزير، أو بيعهما مقايضة بالعين، فإذا قوبلا بالعين كما إذا اشترى الثوب بالخمر، أو باع الخمر بالثوب فالبيع فاسد، أما إن قوبلا بالدين كالدراهم والدنانير فالبيع باطل (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۹ص ۱۰۵، مادة "بيع")

[1] المعاملة بالخمر والخنزير :اتفق الفقهاء على أنه لا تجوز المعاملة بالخمر والخنزير بين المسلمين مطلقا؛ لأنهما لا يعتبران مالا متقوما عند المسلمين، وقد روى عن النبى صلى الله عليه وسلم أنه قال :ألا إن الله ورسوله حرم بيع الخمر والخنزير والميتة والأصنام ، لكنهم أقروا المعاملة بالخمر والخنزير بين أهل الذمة، بنحو شرب أو بيع أو هبة أو مثلها، بشرط عدم الإظهار؛ لأن مقتضى عقد الذمة :أن يقر الذمى على الكفر مقابل الجزية، ويترك هو وشأنه فيما يعتقده من الحل والحرمة، والمعاملة بالخمر والخنزير مما يعتقد جوازها.

وهذا محل اتفاق بين الفقهاء فى الجملة.

ويستدل الحنفية لذلك بقولهم :إن الخمر والخنزير مال متقوم فى حقهم، كالخل والشاة للمسلمين، فيجوز بيعه، وروى عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه أنه كتب إلى عشاره بالشام :أن ولوهم بيعها، وخذوا العشر من أثمانها، ولو لم يجز بيع الخمر منهم لما أمرهم بتوليتهم البيع (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۷، ص ۱۳۲ ،مادة،أهل الذمة)

[2] وإذا اشترى النصرانى أو الرجل من أهل الذمة الخمر من الرجل المسلم فذلك باطل لا يجوز. وكذلك لو باع الكافر من مسلم خمرا لم يجز ذلك (الأصل المعروف بالمبسوط للشيبانى، ج۵ص ۲۲۲، كتاب البيوع والسلم ،باب بيوع أهل الذمة بعضهم من بعض)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ہے، اسی طرح خمر وشراب کی خرید وفروخت کرنے کی ملازمت کرنا بھی گناہ ہے۔

اور اسی وجہ سے مسلمانوں کو ایسے ہوٹلوں اور اسٹوروں میں ملازمت کرنا بھی جائز نہیں، جہاں خمر وشراب فروخت کرنے کی ذمہ داری ہو، خواہ وہ ملازمت غیر مسلم شخص کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۵...... اگر کوئی غیر مسلم شخص، کسی مسلمان کو خمر وشراب خریدنے کا تو وکیل ونمائندہ نہ بنائے، البتہ کسی جگہ سے اپنی مملوکہ خمر وشراب کو قبض کرنے کا وکیل بنائے، تو بعض دوسرے فقہائے کرام کے نزدیک تو یہ وکالت یا وکیل بننا صحیح ودرست نہیں ہوتا، لیکن حنفیہ کے نزدیک یہ وکالت صحیح ودرست ہوجاتی ہے۔ [1]

مثلاً ایک غیر مسلم کو کسی دوسرے غیر مسلم نے خمر وشراب ہبہ کی، تو یہ دوسرا غیر مسلم کسی مسلمان کو

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الكافر إذا اشترى خمرا أو خنزيرا لا يقدر المسلم أن يبيعه وكالة من جهته (رد المحتار على الدر المختار، ج۴ص ۳۰۶، كتاب الشركة)

والذمي إذا وكل مسلما في الخمر لم يجز، وجاز أن يعقد الذمي بنفسه فيها (العناية شرح الهداية، ج۷، ص ۵۰۲، كتاب الوكالة)

وإن وكل الذمي المسلم بقسمة ميراث فيه خمر وخنزير لم يجز ذلك من المسلم كما لا يجوز بيعه وشراؤه في الخمر والخنزير (الفتاوى الهندية، ج۵ص ۲۲۰، كتاب القسمة، الباب السابع)

الذمي كما يملك بيع الخمر بنفسه يملك توكيل غيره ببيعها أيضا، حتى أنه لو وكل ذميا آخر ببيعها يجوز، وإنما لم يجز توكيل المسلم هاهنا لمعنى في المسلم، وهو أنه مأمور بالاجتناب عنها وفي جواز التوكيل ببيعها اقترابها فكان ذلك أمرا عارضا في الوكيل، والعوارض لا تقدح في القواعد (فتح القدير، ج۸ص ۴، كتاب الوكالة)

(قوله :وكذا لا يرد جواز توكيل المسلم الذمي ببيع الخمر ونحوه لأنه عكس) ويرد على طرده نقض وهو أن الذمي يملك بيع الخمر بنفسه ولا يجوز له أن يوكل مسلما ببيعها والجواب أن الذمي يملك بيع الخمر بنفسه ويملك تمليك غيره بيعها أيضا حتى لو وكل ذميا بذلك جاز وإنما لم يجز توكيل المسلم هنا لمعنى في المسلم وهو أنه مأمور باجتنابها وفي التوكيل ببيعها اقترابها والحرمة إذا جاء ت من قبل المحل لا تكون مانعة (حاشية الشلبي، على تبيين الحقائق، ج۴، ص ۲۵۵، كتاب الوكالة)

[1] الذمي إذا وكل مسلما أن يقبض خمرا له جاز قبضها من غير كراهة (تكملة البحر الرائق للطوري، ج۸ص ۱۶۸، كتاب القسمة)

www.idaraghufran.org

پہلے شخص سے وہ ہبہ والی خمر وشراب لے کر آنے کا وکیل ونمائندہ بنائے، یا ہبہ کرنے والا پہلا شخص اس دوسرے شخص کو یہ خمر وشراب دینے کا کسی مسلمان کو وکیل ونمائندہ بنائے، تو حنفیہ کے نزدیک یہ درست ہے، کیونکہ اس میں مسلمان وکیل نہ تو خمر وشراب کا کسی کو مالک بنانے والا شمار ہوتا، اور نہ ہی خمر وشراب کا خود مالک بننے والا شمار ہوتا، بلکہ وہ غیر مسلم کے لئے خمر وشراب کا قبضہ کرنے میں نائب اور قبضہ کی ہوئی چیز میں امین شمار ہوتا ہے، اور مسلمان کو کسی غیر مسلم کا اس طرح نائب اور امین بننا درست ہے۔ [1]

البتہ بعض حضرات کے نزدیک مسلمان کے لئے یہ عمل مکروہ ہے، جس سے مسلمان کو ممکنہ حد تک بچنا چاہئے، اور بغیر معقول مجبوری کے یہ عمل نہیں کرنا چاہئے۔ [2]

اسی طرح اگر کسی غیر مسلم شخص نے فوت ہونے سے پہلے کسی مسلمان کو اپنے ترکہ کے تقسیم

---

[1] قال وإذا وهب الذمي للذمي خمرا أو خنزيرا فوكل الموهوب له بقبضها مسلما أو وكل الواهب بدفعها إلى الموهوب له مسلما فهو جائز لأن الوكيل غير مملك ولا يتملك بل هو نائب في القبض أمين في المقبوض والمسلم يجوز أن يكون نائبا عن الذمي أمينا له في قبض الخمر والخنزير (المبسوط للسرخسي، ج ۱۹، ص ۹۲، كتاب الوكالة، باب الوكالة في الدين)

[2] وفي كافي الحاكم يصح توكيل الذمي المسلم في قبض الخمر ويكره للمسلم قبضها وفي الذخيرة أن الاختلاف مبني على أن الموكل فيه ملك الموكل أو ملك الغير فقالا بالأول بناء على أن المقبوض عين صاحب الدين حكما حتى كان له الأخذ من غير قضاء ولا رضا كما لو كان عنده وديعة أو غصب وقال الإمام: إنه وكيل بقبض ملك الغير بناء على أن المقبوض ليس ملك رب الدين حقيقة بل هو بدله بدليل أن للمديون التصرف فيما في يده وإن لم يرض الدائن اهـ. (البحر الرائق، ج ۷ ص ۱۷۹، باب الوكالة بالخصومة)

وإذا وكل ذمي مسلما بتقاضي خمر له على ذمي كرهت للمسلم أن يقبض ذلك لأن المسلم مأمور بالاجتناب عن الخمر ممنوع من الاقتراب منها وفي القبض اقتراب منها ولأن التوكيل بقبض الدين من وجه توكيل بتمليك الدين لأن الديون تقضى بأمثالها فالوكيل يملك المطلوب ما في ذمته بما يقبضه وتوكيل الذمي المسلم بتملك الخمر لا يجوز إلا أن هنا يجوز أن يقبض في حق براء ة الغريم لأنه من وجه تعيين لما كان مملوكا للطالب دينا فكان كالوكيل بقبض العين ومن وجه يتضمن التمليك ولكن لا يتوقف هذا على فعل الوكيل ألا ترى أن المطلوب إذا أتى بالدين فوضعه بين يدي الطالب أو وكيله برء فلما كان إتيانه لا يستدعي فعلا من الوكيل قلنا يجوز ولما كان أن فيه تمليك الخمر من وجه قلنا يكره توكيل المسلم به (المبسوط للسرخسي، ج ۱۹، ص ۷۰، كتاب الوكالة، باب الوكالة في الدين)

www.idaraghufran.org

کرنے کا وصی (وِنگران اور ذمہ دار) مقرر کردیا، اور اس غیر مسلم نے اپنے ترکہ میں خمر وشراب وغیرہ چھوڑی، تو مسلمان کا اس طرح کے ترکہ کو تقسیم کرنا بھی مکروہ ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر۶ ...... اگر کوئی مسلم شخص کسی غیر مسلم شخص کو، کسی دوسرے غیر مسلم سے، شراب

---

[1] البتہ بعض حضرات نے اس ترکہ کی تقسیم کی کراہت کو اس صورت تک محدود رکھا ہے، جبکہ ترکہ میں شراب اور خنزیر وغیرہ ہو، کیونکہ اس صورت میں مبادلہ ہوتا ہے، اور اگر صرف شراب ہو، تو مکروہ نہیں ہوتا، کیونکہ اس صورت میں صرف افراز ہوتا ہے، جس میں مبادلہ کا شبہ نہیں پایا جاتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قال فی النهاية :فإن قلت :ليس أن محمدا ذكر كتاب القسمة إذا كان وصى الذمى مسلما، وفى التركة خمور أنه يكره قسمتهما ولو كان الرجحان فى هذه القسمة للإفراز ينبغى أن يجوز من غير كراهة فإن الذمى إذا وكل مسلما أن يقبض خمرا له جاز قبضها من غير كراهة.

قلت :ذكر شمس الأئمة الحلوانى إذا كان فى التركة خمور لا يكره للوصى المسلم قسمتها لأن هذا إفراز محض ليس فيه شبهة المبادلة، وإنما تكره القسمة إذا كان مع الخمر الخنازير لأن القسمة حينئذ تكون مبادلة، وغيره من المشايخ قالوا :لا بل يكره قسمة الخمور وحدها لأن العمل بالشبهين فى قسمة الخمور وحدها يمكن بإثبات الكراهة، ومعنى الكراهة هنا هو ما بين الحلال المطلق والحرام المحض، وإنما كان معنى المبادلة فى غير المثلى أظهر للتفاوت فلا يمكن أن يجعل كأنه أخذ عين حقه لعدم المعادلة بينهما بيقين ولو اشترى دارا فاقتسماها لا يبيع أحدهما نصيبه مرابحة بعد القسمة ولك أن تقول :إن القسمة لا تعرى عن معنى الإفراز والمبادلة فى جميع الصور، سواء كانت فى ذوات الأمثال أو فى غيره لأنها بالنظر إلى البعض إفراز وبالنظر إلى البعض الآخر مبادلة، وإذا كان كذلك فغاية الأمر أن البعض الذى يأخذه كل منهما عوض مما فى يد صاحبه وليس بمثل له بيقين فلم يتحقق معنى الإفراز فيه بالنظر إلى ذلك البعض فلا يلزم منه أن لا يتحقق الإفراز فيه بالنظر إلى البعض الآخر وهو كونه بعض حقه فى الجملة فثبتت المساواة بين المبادلة والإفراز غير أن الظهور للمبادلة (تكملة البحر الرائق للطورى، ج۸، ص۱۶۸، كتاب القسمة)

فإن قيل :أليس محمد رحمه الله ذكر فى آخر كتاب القسمة :إذا كان وصى الذمى مسلماً، وفى التركة خمور وخنازير أنه يكره له قسمتها .ولو كان الرجحان فى هذه القسمة لشبه الإفراز ينبغى أن يجوز من غير كراهة، فإن الذمى إذا وكل مسلماً أن يقبض خمراً له جاز للوكيل قبضها من غير كراهة.

قلنا :ذكر شمس الأئمة الحلوانى :أنه إذا كان فى التركة الخمور لا غير لا يكره للوصى المسلم قسمتها، لأن هذه القسمة إفراز محض، ليس فيها شبهة المبادلة، والمسلم يملك قبض خمر الذمّى، وإنما تكره القسمة إذا كان مع الخمور الخنازير؛ لأن القسمة تكون مبادلة(المحيط البرهانى، ج۷،ص۳۳۳، كتاب القسمة،الفصل الأول :فى بيان ماهية القسمة)

وإن وكل الذمى المسلم بقسمة ميراث فيه خمر وخنزير لم يجز ذلك من المسلم كما لا يجوز بيعه وشراؤه فى الخمر والخنزير(الفتاوىٰ الهندية، ج۵ص۲۲۰، كتاب القسمة، الباب السابع)

خریدنے یا فروخت کرنے کا وکیل ونمائندہ بنائے، تو حنفیہ میں سے امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک یہ وکالت درست نہیں ہوتی، جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ وکیل بنانا تو درست ہو جاتا ہے، یعنی اس غیر مسلم وکیل کا شراب کی خرید وفروخت کا معاملہ کرنا معتبر اور اس وکیل بنانے والے مسلمان کے حق میں نافذ ومعتبر ہو جاتا ہے، لیکن مسلمان کا اس طرح کسی غیر مسلم کو شراب کی خرید وفروخت کا وکیل بنانا گناہ کا باعث ہوتا ہے، اور اس مسلمان پر واجب ہوتا ہے کہ اس نے اس طرح جو شراب خرید کرائی ہو، تو اس شراب کو ضائع کر دے، یا اس کا سرکہ وغیرہ بنالے، اور اگر شراب فروخت کرائی ہو، تو اس شراب کی قیمت کو صدقہ کر دے۔ [1]

مسئلہ نمبر ۷..... اگر کوئی مسلمان براہِ راست خمر وشراب فروخت نہ کرے، البتہ انگور، کھجور

---

[1] (ولو أمر مسلم ذميا ببيع خمر أو شرائها صح) أى يجوز توكيل المسلم ذميا ببيع الخمر وبشرائها عند الإمام لأن الوكيل فيما وكل به يتصرف تصرف الأصل لأهليته لا لنيابته وانتقال الملک إلى الآمر حكمى فلا يمتنع بسبب الإسلام كما إذا ورثهما (خلافا لهما) لأن عندهما لا يجوز إذ الوكيل نائب عن موكله فيما تصرف فيه عائد إليه فمباشرته كمباشرته وذا لا يجوز فيما نحن فيه إذ لا ولاية للمسلم فى بيعها ولا شرائها والتوكيل مبنى على الولاية فيما وكل به غيره وعلى هذا الخلاف الخنزير وقد روى عن الامام يكره أشد ما يكون من الكراهة ثم إن كان خمرا يخللها وإن خنزيرا يسيبه(مجمع الانهر، ج۲ ص۲۲، کتاب البيوع، باب البيع الفاسدة)

(أو أمر المسلم ببيع خمر أو خنزير أو شرائهما) أى وكل المسلم (ذميا أو) أمر (المحرم غيره) أى غير المحرم (ببيع صيده) يعنى صح ذلک عند الإمّ مع أشد كراهة كما صح ما مر؛ لأن العاقد يتصرف بأهليته وانتقال الملک إلى الآمر أمر حكمى .وقالا :لا يصح، وهو الأظهر شرنبلالية عن البرهان(الدرالمختار)

(قوله أو أمر المسلم إلخ) عطف على كفل من قوله كما لو كفل ط (قوله ببيع خمر أو خنزير) أى مملوكين له بأن أسلم عليهما ومات قبل أن يزيلهما وله وارث مسلم فيرثهما فتح (قوله يعنى صح ذلک) أى التوكيل وبيع الوكيل وشراؤه بحر (قوله مع أشد كراهة) أى مع كراهة التحريم، فيجب عليه أن يخلل الخمر أو يريقها ويسيب الخنزير، ولو وكله ببيعهما يجب عليه أن يتصدق بثمنهما نهر وغيره، وانظر لم يقولوا ويقتل الخنزير مع أن تسييب السوائب لا يحل،(قوله كما صح ما مر) وهو المعطوف عليه منح أى الكفالة وإسقاط الأجل .وأفاد بهذا أن قوله أو أمر معطوف على قوله كفل لئلا يتوهم عطفه على ما لا يصح وهو البيع إلى النيروز (قوله؛ لأن العاقد إلخ) أى أن الوكيل فى البيع يتصرف بأهلية نفسه، حتى لا يلزمه أن يضيف العقد إلى الموكل، وترجع حقوق العقد إليه وهو أهل لبيع الخمر وشرائها شرعا فلا مانع شرعا من توكله فتح (قوله أمر حكمى) أى

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

وغیرہ کا شیرہ وجوس فروخت کرے، تو اگر اسے یہ معلوم ہو کہ اس شیرہ وجوس سے وہ خریدار خمرو شراب تیار کرے گا، تو بہت سے فقہائے کرام کے نزدیک اس صورت میں اس شیرہ وجوس بلکہ خود انگور، کھجور کا فروخت کرنا بھی جائز نہیں ہوتا۔

البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس شیرہ وجوس اور انگور، کھجور وغیرہ کا فروخت کرنا جائز

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

يحكم الشرع بانتقال ما ثبت للوكيل من الملك إليه فيثبت له كثبوت الملك الجبرى له بموت مورثه (قوله وقالا :لا يصح) أى يبطل كما فى البرهان (قوله وهو الأظهر) لعل وجهه ما قاله فى الفتح من أن حكم هذه الوكالة فى البيع أن لا ينتفع بالثمن، وفى الشراء أن يسيب الخنزير ويخلل الخمر أو يريقها فبقى تصرفا بلا فائدة فلا يشرع مع كونه مكروها تحريما فأى فائدة فى الصحة؟ وأجاب فى النهر بأنا لا نسلم عدم المشروعية؛ لأن عدم طيب الثمن لا يستلزم عدم الصحة كما فى شعر الخنزير إذا لم يوجد مباح الأصل جاز بيعه وإن لم يطب ثمنه؛ وأما فى الشراء فله فائدة فى الجملة وهى تخليل الخمر .اهـ وتأمل ذلك مع ما قدمناه عند قوله وشعر الخنزير إلخ(ردالمحتار، ج۵ص۳۸، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد)

قال (وإن وكل المسلم الذمى بأن يشترى له خمرا أو يسلم له فيها ففعل ذلك مع ذمى جاز على الآمر فى قول أبى حنيفة وفى قول أبى يوسف ومحمد رحمهما الله تعالى هو مشتر لنفسه) لأن المسلم لا يملك هذا العقد لنفسه بنفسه فلا يصح توكيل غيره به كما لو وكل المسلم مجوسيا بأن يزوجه مجوسية وهذا لأنه لو نفذ عقده على الآمر ملك المسلم الخمر بالعقد ولا يجوز أن يملك المسلم الخمر بعقد التجارة وهذا منهما نوع استحسان فكأنهما يقولان فى البيع والشراء طرفان طرف العقد وطرف الملك فكما أن الكافر إذا وكل به المسلم لا يجوز لاعتبار طرف العقد فكذلك المسلم إذا وكل الكافر به لا يجوز لاعتبار طرف الملك بل أولى لأن العقد سبب الملك والثابت به الملك فى المحل وهو المقصود فإذا وجبت مراعاة جانب العقد فلأن تجب مراعاة جانب الملك أولى.

وأبو حنيفة يقول الذى ولى الصفقة هو الوكيل والخمر مال متقوم فى حقه يملك أن يشتريها لنفسه فيملك أن يشتريها لغيره وهذا لأن الممتنع ههنا بسبب الإسلام هو العقد على الخمر فالمسلم من أهل أن يملك الخمر ألا ترى

أنه إذا تخمر عصير المسلم يبقى مملوكا له وإذا مات قريبه عن خمر يملكها بالإرث وهنا إن اعتبرنا جانب العقد فالعاقد من أهله وهو فى حقوق العقد كالعاقد لنفسه وإن اعتبرنا جانب الملك فللمسلم من أهل ملك الخمر فيصح التوكيل ألا ترى أن فى جانب العقد إفساد التوكيل إذا كان الوكيل مسلما يعتبر جانب العقد دون الملك فكذلك فى جانب تصح الوكالة وبه فارق النكاح فالوكيل فى باب النكاح سفير ومعبر فكان العاقد هو الموكل وقوله بأن الموكل يملك الخمر

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

تو ہوتا ہے، مگر گناہ میں ایک طرح سے دُور کی اعانت کی وجہ سے مکروہ ہوتا ہے، کیونکہ یہ انگور، کھجور، یا شیرہ وجوس بذاتِ خود شراب نہیں، اوراس کا جائز طریقہ پر استعمال بھی ممکن ہے، لہٰذا بیچنے کے ساتھ اس کی شراب بنانے کے گناہ کا تعلق قائم نہیں، مگر جب یہ معلوم ہو کہ اس انگور، کھجور یا شیرہ وجوس سے وہ خریدار شراب تیار کرے گا، تو ایسے شخص کے ہاتھ وہ انگور یا شیرہ وجوس وغیرہ فروخت کرنے میں کراہت آ جاتی ہے، اور یہ کراہت تنزیہی درجہ کی ہوتی ہے، نہ کہ تحریمی درجہ کی، یعنی ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہوتا ہے، نہ کہ مکروہ تحریمی۔ [1]

مسئلہ نمبر ۸...... اس بات پر تمام فقہائے کرام کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص انگور کھجور وغیرہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بالعقد فليس كذلك بل العقد يوجب الملك للعاقد ثم الموكل يخلفه فى ذلك على ما قررنا والمسلم من أهل أن يملك الخمر بهذا الطريق كما إذا أذن لعبده الكافر فى التجارة فاشترى العبد خمرا فإن المولى يملكها على سبيل الخلافة عنه.

وكذلك المكاتب إذا كان كافرا واشترى خمرا ثم عجز فمولاه المسلم يملكها بطريق الخلافة عنه وفرقهما أن العبد والمكاتب يتصرفان لأنفسهما ولهذا لا يرجعان على المولى بعهدة تصرفهما فلهذا اعتبرنا حالهما فأما الوكيل فيتصرف للموكل حتى يرجع عليه بما يلحقه من العهدة ويكون الموكل فى قرار العهدة عليه كأنه باشر التصرف بنفسه فكذلك فى عقد الوكيل له على الخمر فإذا تعذر تنفيذ العقد على الآمر نفذ العقد على الوكيل (المبسوط للسرخسى، ج۱۲، ص۲۱۷، كتاب البيوع، باب الوكالة فى السلم)

[1] بيع العصير لمن يتخذه خمرا:

المراد بالعصير :عصير العنب، أى معصوره المستخرج منه.

وقد ذهب الفقهاء مذاهب مختلفة فى الحكم التكليفى فى هذه الجزئية.

فذهب المالكية والحنابلة إلى حرمة هذا البيع، وهو الأصح والمعتمد عند الشافعية إن كان يعلم أو يظن أيلولته إلى الخمر، فإن شك كره .ونحوه قول للصاحبين -أشار الحصكفى لتضعيفه -بأنه مكروه، والكراهة إن أطلقت عند الحنفية للتحريم.

وعبارة المالكية :وحرم على المكلف بيع العنب لمن يعلم أنه يعصره خمرا .وقد استدلوا بقوله تعالى :(ولا تعاونوا على الإثم والعدوان) قال ابن قدامة :وهذا نهى يقتضى التحريم.

واستدلوا كذلك بحديث لعنت الخمر على عشرة أوجه :بعينها، وعاصرها، ومعتصرها، وبائعها، ومبتاعها، وحاملها، والمحمولة إليه، وآكل ثمنها، وشاربها، وساقيها.

ووجه الاستدلال كما يقول عميرة البرلسى :أنه يدل على تحريم التسبب إلى الحرام.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

یاان کے شیرہ وجوس کوایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرے، جواس سے خمروشراب تیارکرتا ہو،تو باوجودممنوع یامکروہ ہونے کے یہ بیع درست اورمنعقد ہوجاتی ہے،اوراس کی قیمت حرام نہیں کہلاتی۔ ۱

مسئلہ نمبر۹...... دوسرے فقہائے کرام تو مسلمان کے حق میں انگوراوردوسری چیزوں سے تیار

﴿گزشتہ صفحے کابقیہ حاشیہ﴾

ولما روى عن ابن سيرين، أن قيما كان لسعد بن أبي وقاص رضى الله عنه فى أرض له، فأخبره عن عنب أنه لا يصلح زبيبا، ولا يصلح أن يباع إلا لمن يعصره، فأمره بقلعه، وقال :بئس الشيخ أنا إن بعت الخمر .ولأنه يعقد البيع على عصير لمن يعلم أنه يريده للمعصية، فأشبه إجارة الرجل أمته لمن يعلم أنه يستأجرها ليزنى بها.

والقول الآخر للشافعية :أنه مكروه .والبيع صحيح على القولين .

وذهب أبو حنيفة إلى أن هذا البيع جائز، وحكاه ابن المنذر عن الحسن وعطاء والثورى، ونقل عن هذا قوله " :بع الحلال ممن شئت "واستدلوا بقوله تعالى :(وأحل الله البيع) وقد تم بأركانه وشروطه.

ولأن المعصية لا تقوم بعينه، بل بعد تغيره بشربه، وهو فعل فاعل مختار، وليس الشرب من ضرورات الحمل؛ لأن الشرب قد يوجد بدون الحمل، وليس الحمل من ضرورات الشرب، لأن الحمل قد يوجد للإراقة والتخليل بالصب فى الخل، فليست المعصية من لوازم الحمل، وصار كالاستئجار لعصير العنب، وهذا قياس وقولهما استحسان كما قال الكرلانى .لكن يبدو أن المذهب -مع ذلك -أنه مكروه تنزيها، وأنه خلاف الأولى، فقد قال صاحب الهداية :ولا بأس ببيع العصير ممن يعلم أنه يتخذه خمرا وكلمة لا بأس لكراهة التنزيه، فتركه أولى.

وقول أبى حنيفة هذا، هو المذهب عند الحنفية، وهو الذى عليه المتون (الموسوعة الفقهية الكويتية،ج۹،ص ۲۰۸ و ۲۰۹،مادة: البيع)

۱ حكم بيع العصير لمتخذه خمرا، من حيث الصحة والبطلان:

ذهب الحنفية والشافعية، والحنابلة فى وجه :إلى صحة هذا البيع .وعلله الشافعية بأن النهى - المستفاد من حديث لعن العاصر وإن كان يقتضى الكراهة أو التحريم؛ لأن البيع سبب لمعصية متحققة أو متوهمة -لا يقتضى البطلان هنا، لأنه راجع إلى معنى خارج عن ذات المنهى عنه وعن لازمها، لكنه مقترن به، نظير البيع بعد نداء الجمعة، فإنه ليس لذاته لا لازمها، بل هو لخشية تفويتها.

وذهب المالكية إلى :أنه يجبر المشترى على إخراجه من ملكه، من غير فسخ للبيع.

أما الحنابلة فنصوا على :أنه إذا ثبت التحريم، بأن علم البائع قصد المشترى الخمر بشراء العنب، بأى وجه حصل العلم، فالبيع باطل، وذلك لأنه عقد على عين لمعصية الله تعالى بها فلم يصح، ولأن التحريم هنا لحق الله تعالى فأفسد العقد، كبيع درهم بدرهمين (الموسوعة الفقهية الكويتية،ج۹،ص ۲۱۰،مادة: البيع)

Idara Ghufran

شدہ ہر قسم کی شراب میں خرید وفروخت اور معاملات کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔

لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک انگور کے کچے شیرہ یا رَس سے تیار شدہ شراب کے علاوہ دوسری چیزوں (مثلاً کشمش، کھجور، سیب، جَو، گندم وغیرہ) سے تیار شدہ شراب کی خرید و فروخت اور دیگر معاملات (مثلاً اس کو اُٹھانے وغیرہ کی اُجرت کا لین دین) جائز ہوتے ہیں۔ [1]

مگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ اور گناہ ہے، جبکہ یہ معلوم ہو کہ اس کا

---

[1] کیونکہ یہ حقیقی خمر کے مفہوم میں قطعیت کے ساتھ داخل نہیں، لہٰذا ان کا مالِ متقوم ہونا باقی ہے، اور ان کا جائز اغراض مثلاً دوا وغیرہ میں استعمال ممکن ہے۔

واتفق الرواة عن أبى حنيفة أن بيع الأشربة المحرمة تجوز إلا الخمر، ومنعا جواز كل ما حرم شربه. وثبوت الضمان على القولين فرع الاختلاف فى جواز البيع(فتح القدير، ج٦ص ٤٠٤، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد)

قال أبو حنيفة -رحمه الله تعالى -يجوز بيع الأشربة المحرمة كلها إلا الخمر وعلى مستهلكها الضمان.

وقال أبو يوسف ومحمد -رحمهما الله تعالى -لا يجوز بيعها ولا يجب الضمان على مستهلكها كذا فى المحيط (الفتاوىٰ الهندية، ج٣ص ١١٦، كتاب البيوع، الباب التاسع، الفصل الخامس)

ويجوز بيع الباذق والمنصف والسكر ونقيع الزبيب ويضمن متلفها فى قول أبى حنيفة -رحمه الله تعالى -خلافا لهما والفتوى على قوله فى البيع أما فى الضمان إن كان المتلف قصد الحسبة، وذلك يعرف بقرائن الأحوال فالفتوى على قولهما، وإن لم يقصد الحسبة فالفتوى على قوله أيضا كذا فى الظهيرية (الفتاوىٰ الهندية، ج٥، ص ٤١٢، كتاب الاشربة، الباب الاول)

ثم بيع غير الخمر من هذه الأشربة جائز عند أبى حنيفة ومضمونة بالإتلاف، لأنها شراب مختلف فى إباحة شربها بين العلماء، فيجوز كالمثلث، وهذا لأنه ليس من ضرورة حرمة التناول حرمة البيع.

وقالا: لا يجوز بيعها كمالك والشافعى، وهو الأظهر لأن عينها محرم التناول فلا يجوز بيعها كالخمر (شرح النقاية، ج٤، ص ٢١٩، كتاب الاشربة)

م :(لأنه مال متقوم) ش :هذا دليل أبى حنيفة -رَحِمَهُ اللَّهُ -أى :لأن هذه الأشربة مال متقوم، وتذكير الضمير باعتبار الحال أو باعتبار المذكور أو باعتبار كل واحد أما كونه مالا فلجريان الصيغة فيه، وأما كونه متقوما، فلعدم القطع فى حرمته أشار إليه بقوله:

م :(وما شهدت دلالة قطعية بسقوط تقومها) ش :لأن الناس اختلفوا فى إباحة شربه، فيجوز بيعه كالمثلث. وهذا لأنه ليس من ضرورة حرمة التناول حرمة البيع، فإن الدهن النجس لا يحل تناوله ويجوز بيعه، وكذا بيع السرقين يجوز وإن حرم تناوله.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

استعمال نشہ کی غرض کے لئے ہوگا، اور جائز غرض کے لئے مکروہ بھی نہیں۔

مذکورہ تفصیل سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آج کل نشہ کے علاوہ کئی دوسری ضروریات ومقاصد مثلاً دواء وعلاج یا عطریات یا کسی کیمیاوی غرض کے لئے جو شراب یا الکوحل یا سپرٹ کی خرید وفروخت اور دوسرے معاملات کیے جاتے ہیں، تو اس طرح کے معاملات اگر انگور سے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

م :(بخلاف الخمر) ش :حيث لا يجوز بيعها ولا يضمن متلفها إذا كانت لمسلم، لقيام الدليل لسقوط تقومها(البناية شرح الهداية، ج۱۲ ص۳۶۸، كتاب الاشربة،بيع الأشربة المحرمة)

ويجوز بيع ما سوى الخمر من الأشربة المحرمة كالسكر، ونقيع الزبيب، والمنصف، ونحوها عند أبي حنيفة، وعند أبي يوسف، ومحمد :لا يجوز؛ لأنه إذا حرم شربها لم تكن مالا فلا تكون محلا للبيع كالخمر، ولأن ما حرم شربه لا يجوز بيعه لما روى عن النبي -عليه الصلاة والسلام -أنه قال: لعن الله اليهود حرمت عليهم الشحوم فجملوها، وباعوها، وإن الله إذا حرم شيئا حرم بيعه، وأكل ثمنه ولأبي حنيفة -رحمه الله -أن حرمة هذه الأشربة ما ثبتت بدليل متيقن مقطوع به لكونها محل الاجتهاد والمالية قبل حدوث الشدة كانت ثابتة بيقين فلا تبطل بحرمة ثابتة بالاجتهاد فبقيت أموالا، وبه تبين أن المراد من الحديث محرم، ثبتت حرمته بدليل مقطوع به، ولم يوجد ههنا بخلاف الخمر؛ لأن حرمتها ثبتت بدليل مقطوع به فبطلت ماليتها، والله -سبحانه، وتعالى -أعلم (بدائع الصنائع، ج۵ص۱۴۴، ۱۴۵، كتاب البيوع، فصل فی الشرط الذی يرجع إلى المعقود عليه)

(وأما) المطبوخ من نبيذ التمر ونقيع الزبيب أدنى طبخة، والمنصف منهما فيحل شربه ولا يحرم إلا السكر منه وهو طاهر يجوز بيعه ويضمن متلفه، وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف -رضي الله عنهما -، وعن محمد -رحمه الله -روايتان :فی رواية لا يحل شربه لكن لا يجب الحد إلا بالسكر، وفي رواية قال لا أحرمه ولكن لا أشرب منه، والحجج تذكر فی المثلث (بدائع الصنائع، ج۵ص۱۱۶، كتاب الاشربة، حد شرب الخمر وحد السكر)

وأبو حنيفة -رحمه الله -يقول هذا شراب مختلف فی إباحة شربه بين العلماء -رحمهم الله -، فيجوز بيعه كالمثلث؛ وهذا لأنه ليس من ضرورة حرمة التناول حرمة البيع، فإن الدهن النجس لا يحل تناوله، ويجوز بيعه، وكذلک بيع السرقين جائز، وإن كان تناوله حراما، والسرقين محرم العين، ومع ذلک كان بيعه جائزا، فكذلک المنصف، وما أشبهه، وبطلان بيع الخمر عرفناه بالنص الوارد فيه، وما عرف بالنص لا يلحق به إلا ما يكون فی معناه من كل وجه.

وهذه الأشربة ليست فی معنى الخمر من كل وجه بدليل حكم الحد، وحكم النجاسة، فجاز بيعها باعتبار الأصل (المبسوط للسرخسي، ج۲۴، ص۱۵، كتاب الاشربة)

افتى كثير من الحنفية بقول الجمهور فی حق الحرمة وبقول ابی حنيفة رحمه الله فی جواز بيع غير الخمر وعدم وجوب الحد الا اذا اسكر (تكملة فتح الملهم، ج۳، ص۶۰۸، كتاب الاشربة)

تیار شدہ شراب یا الکوحل یا سپرٹ کے علاوہ دوسری چیزوں سے تیار شدہ شراب یا الکوحل یا سپرٹ میں کیے جائیں، تو وہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جائز ہیں۔ [۱]

[۱] اور بعض مشائخِ حنفیہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک انگور کے علاوہ کھجور اور کشمش کی غیر پختہ یا نیم پختہ شرابوں کی بیع کو مکروہ قرار دیا ہے، لیکن یہ کراہت اس صورت میں ہے، جبکہ ناجائز غرض مثلاً نشہ کرنے کے لئے خرید وفروخت کی جائے، اور دواء اور دوسری جائز اغراض کے لئے خرید وفروخت میں کراہت نہیں، اور آج کل بیشتر دواؤں اور دوسری اشیاء میں الکوحل وغیرہ انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر اشیاء سے تیار شدہ استعمال کی جاتی ہے۔

مذکورہ تفصیل سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یورپ وغیرہ میں جہاں ہوٹلوں یا اسٹوروں وغیرہ پر مالکان یا دوکانداروں کو شراب رکھنا بعض اوقات ضروری ہوجاتا ہے، تو اگر انگور کے علاوہ دوسری چیزوں کی شراب فروخت کی جائے، تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی آمدنی حرام نہیں ہوگی، البتہ ناجائز نشہ کے لئے اس کا فروخت کرنا گناہ سے خالی نہیں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(وأما) السكر والفضيخ ونقيع الزبيب فيحرم شرب قليلها وكثيرها......ويجوز بيعها عند أبي حنيفة مع الكراهة وعند أبي يوسف ومحمد لا يجوز أصلا (وجه) قولهما إن محل البيع هو المال وإنه اسم لما يباح الانتفاع به حقيقة وشرعا ولم يوجد فلا يكون مالا فلا يجوز بيعها كبيع الخمر.

(وجه) قول أبي حنيفة -رضي الله عنه -إن البيع مبادلة شيء مرغوب فيه بشيء مرغوب فيه قال الله تبارك وتعالى (أولئك الذين اشتروا الضلالة بالهدى فما ربحت تجارتهم وما كانوا مهتدين) وقد وجد ههنا لأن الأشربة مرغوب فيها، والمال اسم لشيء مرغوب فيه إلا أن الخمر مع كونها مرغوبا فيها لا يجوز بيعها بالنص الذي روينا والنص ورد باسم الخمر فيقتصر على مورد النص وعلى هذا الخلاف إذا أتلفها إنسان يضمن عنده وعندهما لا يضمن (بدائع الصنائع، ج۵ص ۱۱۴، ۱۱۵، كتاب الاشربة، حد شرب الخمر وحد السكر، ملخصاً)

(وصح بيع غير الخمر) مما مر، ومفاده صحة بيع الحشيشة والأفيون .قلت :وقد سئل ابن نجيم عن بيع الحشيشة هل يجوز؟ فكتب لا يجوز، فيحمل على أن مراده بعدم الجواز عدم الحل .قال المصنف(الدر المختار)

(قوله وصح بيع غير الخمر) أي عنده خلافا لهما في البيع والضمان، لكن الفتوى على قوله في البيع، وعلى قولهما في الضمان إن قصد المتلف الحسبة وذلك يعرف بالقرائن، وإلا فعلى قوله كما في التتارخانية وغيرها . ثم إن البيع وإن صح لكنه يكره كما في الغاية وكان ينبغي للمصنف ذكر ذلك قبيل الأشربة المباحة، فيقول بعد قوله ولا يكفر مستحلها :وصح بيعها إلخ كما فعله في الهداية وغيرها، لأن الخلاف فيها لا في المباحة أيضا إلا عند محمد فيما يظهر مما يأتي من قوله بحرمة كل الأشربة ونجاستها تأمل .(قوله مما مر) أي من الأشربة السبعة (قوله ومفادة إلخ) أي مفاد التقييد بغير الخمر، ولا شك في ذلك لأنهما دون الخمر وليسا فوق الأشربة المحرمة، فصحة بيعها يفيد صحة بيعهما فافهم (قوله عدم الحل) أي لقيام المعصية بعينها .وذكر ابن الشحنة أنه يؤدب بائعها وسيأتي(رد المحتار ۶، ج، ص ۴۵۴، كتاب الأشربة)

والظاهر ان هذه الكراهة انما تثبت اذا تعاطاه الرجل لغرض غيرمشروع، واما اذا تعاطاه لغرض

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مسئلہ نمبر۱۰...... جو چیزیں شراب کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیاء (intoxicant) شمار ہوتی ہیں، جیسے افیون (Opium) وغیرہ، ان کا دواؤں اور علاج کے طور پر (مثلاً دردوں کی بیماری، اور مریض کے آپریشن وغیرہ کے لئے کسی عضو کو سُن یا مریض کو بے ہوش کرنے کی غرض سے) بھی استعمال ہوتا ہو، ان کو ناجائز نشہ کے لئے استعمال کرنا تو جائز نہیں۔ ۱؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

مشروع، كالدواء والضماد وغيره فيما يجوز استعماله فيه، فالظاهر انتفاء الكراهة حينئذ (تكملة فتح الملهم، جلد۳، صفحه ۶۰۸، كتاب الاشربة)

وحاصل ذلك ان البيع باطل على القول المختار عندالحنفية في الخمر، يعنى النئ من ماء العنب فقط، وبيع الاشربة المحرمة او المسكره منعقد عندهم مع الكراهة، والظاهر ان هذه الكراهة انما تثبت اذا تعاطاه الرجل لغرض غيرمشروع، واما اذا تعاطاه لغرض مشروع، كالدواء والضماد وغيره فيما يجوز استعماله فيه، فالظاهر ان لا كراهة ايضا.

وانما نبهت على هذا لان حكم الكحول المسكرة (ALCOHALS) اليوم صارت تستعمل في معظم الادوية ولاغراض كيمياوية اخرى، ولا تستغنى عنها كثير من الصناعات الحديثة، وقد عمت بها البلوى واشتدت اليها الحاجة، والحكم فيها على قول ابى حنيفة سهل، لانها ان لم تكن مصنوعة من النئ من ماء العنب فلا يحرم بيعها عنده، والذى ظهر لى ان معظم هذه الكحول لا تصنع من العنب بل تصنع من غيرها، وراجعت له دائرة المعارف البريطانية المطبوعة (۱۹۵۰م، ۱: ۵۴۴) فوجدت فيها جدولا للمواد التى تصنع منها هذه الكحول فذكر في جملتها العسل والدبس والحب والشعير والجودار، وعصير اناناس (التفاح الصوبرى) والسلفات، والكبريتات، ولم يذكر فيها العنب والتمر (تكملة فتح الملهم، ج ۱، ص۵۱۵، ۵۱۶، كتاب البيوع، باب تحريم الخمر)

۱؎ المخدرات: تحرم جميع المخدرات وهى كل ما يضر بالجسم والعقل كالبنج والأفيون والحشيشة ونحوها، لحديث أم سلمة رضى الله عنها قالت: نهى رسول الله صلّى الله عليه وسلم عن كل مسكر ومفتّر ولما فيها من الإضرار بالعقل والجسم، ولما تؤدى إليه من تعطيل الأعمال والكسل والاسترخاء والخمول.

ما يستثنى من حكم المسكرات والمخدرات: يباح تناول شىء من المسكر للضرورة كإزالة اللقمة بالغصة إذا لم يوجد شراب آخر غير الخمر، ويباح التداوى بالأدوية الممزوجة بالكحول للضرورة أو الحاجة إذا لم يتوافر دواء آخر سواها. ويحل استعمال المخدر في العمليات الجراحية وتسكين الآلام الشديدة بحقنة أو شرب أو ابتلاع للضرورة (الفقه الاسلامى وادلته للزحيلى، ج۴ص ۲۶۲۶، القسم الاول، الباب السابع، المبحث الثانى)

حكم التداوى بالمخدر:

استعمال المخدر في الطب له حالتان:

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

البتہ ان کی فی نفسہٖ خرید وفروخت اور جائز مقاصد کے لئے صنعت سازی شرعاً جائز ہے۔
لیکن اگر فروخت کرنے والے کو معلوم ہو کہ خریدار، اس کا استعمال ناجائز مثلاً نشہ کی غرض سے کرے گا، تو پھر ایسے شخص کے ہاتھ ان چیزوں کو فروخت کرنا گناہ ہے، اور بہت سے ممالک میں بھی یہی قانون ہے کہ اس طرح کی چیزوں سے تیار شدہ دواؤں کو معتبر ومستند معالجین وڈاکٹرز کے نسخوں پر ہی مریضوں کے لئے فروخت کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الأولى :استعمال المخدر فی العمليات الجراحية.
فهذا جائز، سواء كان التخدير كليا أم جزئيا، بل هو من نعم الله على الإنسان لمنع ضرر الألم الشديد الذی يصيب الإنسان أثناء الجراحة، وإباحته من باب الضرورة.
الثانية :استعمال المخدر مع الأدوية الطبية بنسب معينة، لتسكين الآلام والأوجاع الشديدة.
فهذا إن كانت نسبته قليلة، ولا يترتب عليه ضرر ولا سكر، وحصل به للمريض نفع، وكان المريض محتاجا إليه، ولم يوجد غيره يقوم مقامه، وقرر الطبيب أنه لا بد منه، فهذا يباح التداوی به للحاجة؛ حفظا للنفس من الضرر أو الهلاک.
يتناوله المريض أكلا، أو شربا، أو شما، أو بحقنة، أو ابتلاع، بقدر الضرورة والحاجة(موسوعة الفقه الاسلامی للتويجری، ج۴ص ۳۵۹، ۳۶۰، الباب الثالث عشر كتاب الاطعمة والاشربة، باب الاشربة)

[1] بيع المخدرات وضمان إتلافها:
لما كانت المخدرات طاهرة -كما سبق تفصيل ذلک -وأنها قد تنفع فی التداوی بها جاز بيعها للتداوی عند جمهور الفقهاء ، وضمن متلفها، واستثنى بعض الفقهاء الحشيشة، فقالوا بحرمة بيعها كابن نجيم الحنفی، وذلک لقيام المعصية بذاتها، وذكر ابن الشحنة أنه يعاقب بائعها، وصحح ابن تيمية نجاستها وأنها كالخمر، وبيع الخمر لا يصح فكذا الحشيشة عند الحنابلة، وذهب بعض المالكية إلى ما ذهب إليه ابن تيمية.
أما إذا كان بيعها لا لغرض شرعی كالتداوی، فقد ذهب المالكية والشافعية إلى تحريم بيع المخدرات لمن يعلم أو يظن تناوله لها على الوجه المحرم، ولا يضمن متلفها، خلافا للشيخ أبی حامد أی الإسفراينی ويفهم من كلام ابن عابدين فی حاشيته أن البيع مكروه ويضمن متلفها(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۱، ص ۳۶، مادة "تخدير")
والظاهر ان هذه الكراهة انما تثبت اذا تعاطاه الرجل لغرض غيرمشروع، واما اذا تعاطاه لغرض مشروع، كالدواء والضماد وغيره فيما يجوز استعماله فيه، فالظاهر انتفاء الكراهة حينئذ (تكملة فتح الملهم، جلد۳، صفحه ۶۰۸، كتاب الاشربة)
(وصح بيع غير الخمر) مما مر، ومفاده صحة بيع الحشيشة والأفيون.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اسی طرح جن نشہ آور اشیاء (intoxicant) کی کسی ملک میں قانونی طور پر تجارت وصنعت یا کاشت کی اجازت نہ ہو، تو وہاں قانون پر عمل کرنا شرعاً بھی ضروری ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر ۱۱...... کسی مسلمان، بلکہ غیر مسلم شخص کو اپنے ہاتھ سے خمر وشراب پلانا، یا خمر وشراب پینے کے لئے اس کو پیالہ یا بوتل پکڑانا بھی جائز نہیں، خواہ وہ اپنا بزرگ یا والد یا استاد وغیرہ ہی کیوں نہ ہو۔ [2]

کیونکہ احادیث میں خمر وشراب پلانے والے پر بھی لعنت آئی ہے، اور بعض روایات میں بچوں اور جانور وغیرہ تک کو بھی شراب پلانے کی ممانعت آئی ہے، حالانکہ بچے اور جانور

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

قلت :وقد سئل ابن نجيم عن بيع الحشيشة هل يجوز؟ فكتب لا يجوز، فيحمل على أن مراده بعدم الجواز عدم الحل(الدر المختار مع ردالمحتار، ج۶ ص ۴۵۴، كتاب الاشربة)

قال الرملي ربما يفيد عدم جواز بيع الحشيشة؛ لأنها، وإن كانت مالا لكن لا يباح في الشرع الانتفاع بها وبه أفتى مولانا صاحب البحر اهـ.

غزي وأقول :لا نسلم عدم جواز الانتفاع بها لغير الأكل لكونها طاهرة بخلاف الخمر لكونها نجسة فتأمل اهـ.(منحة الخالق على البحر الرائق، ج۵ ص۲۷۷، كتاب البيع)

رملی کا یہ کہنا کہ اگرچہ افیون مال ہے، مگر شرعاً اس سے انتفاع مباح نہیں، یہ بات محلِ نظر ہے، کیونکہ ادویات اور دوسری مباح ضروریات میں اس کا استعمال نہ صرف یہ کہ ممکن ہے، بلکہ اطباء کے یہاں اس کا کثرت سے دواؤں میں استعمال رائج ہے، اور اگر افیون کی بیع فی نفسہٖ ناجائز ہو، تو پھر انگور کی شراب کے علاوہ دیگر شرابوں میں بدرجۂ اولیٰ ناجائز ہونی چاہئے، حالانکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک وہ جائز ہے بالخصوص ضرورت کے تحت، جیسا کہ اس سے پہلے مسئلہ میں گزرا۔

[1] وفي الحديث وجوب طاعة ولاة الأمور وهي مقيدة بغير الأمر بالمعصية كما تقدم في أوائل الفتن والحكمة في الأمر بطاعتهم المحافظة على اتفاق الكلمة لما في الافتراق من الفساد الحديث الثاني (فتح الباري لابن حجر العسقلاني، ج۱۳، ص۱۱۲، قوله باب قول الله تعالى أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم)

أجمع العلماء على وجوبها في غير معصية وعلى تحريمها في المعصية نقل الإجماع على هذا القاضي عياض وآخرون(شرح النووي، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية وتحريمها في المعصية)

[2] ولا يسقي أباه الكافر خمرا، ولا يناوله القدح ويأخذ منه، ولا يذهب به إلى البيعة ويرده عنها ويوقد تحت قدره إذا لم يكن فيها ميتة أو لحم خنزير، ولا يحضر المسلم مائدة يشرب فيها خمر أو تؤكل الميتة، كذا في الفتاوى العتابية(الفتاوى الهندية، ج۵، ص ۳۴۱، كتاب الكراهية، الباب الحادي عشر)

www.idaraghufran.org

مکلّف نہیں ہوتے۔ ۱؎

مسئلہ نمبر۱۲...... اگر کوئی مسلمان شخص، کسی غیر مسلم کی شراب کو اٹھا کر یا سواری پر لاد کر کسی جگہ لے جانے یا کسی جگہ سے لانے کے اجارہ وکرایہ کا معاملہ کرے، تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ اجارہ وکرایہ کا معاملہ جائز ہے، خواہ بعد میں وہ غیر مسلم شراب کو پئے یا اس کا اور کچھ کرے۔ جبکہ امام ابو یوسف اور امام محمد اور دیگر فقہائے کرام کے نزدیک یہ معاملہ جائز نہیں۔ ۲؎

۱؎ ويحرم أيضا على المسلم أن يسقى الخمر للدواب صرح بذلك المالكية والحنابلة(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵، ص۲۶، مادة "الأشربة")

(وحرم الانتفاع بها) ولو لسقى دواب(الدر المختار)

(قوله ولو لسقى دواب) قال بعض المشايخ لو قاد الدابة إلى الخمر لا بأس به ، ولو نقل إلى الدابة يكره.

وكذا قالوا فيمن أراد تخليل الخمر ينبغى أن يحمل الخل إلى الخمر ولو عكس يكره وهو الصحيح تتارخانية (ردالمحتار، ج۶، ص۴۴۹، كتاب الاشربة)

ويكره أن يبل الطين بالخمر وأن يسقى الدواب به قال بعض المشايخ لو نقل الدابة إلى الخمر لا بأس به ولو نقل الخمر إلى الدابة يكره(الفتاوىٰ الهندية، ج۵، ص۴۱۱، كتاب الاشربة، الباب الاول)

(ولا تسقى الدواب) مطلقا (وقيل) إن أريد سقى الدواب (لا يحمل الخمر إليها) أى إلى الدابة (فإن قيدت) أى الدابة (إلى الخمر فلا بأس به) أى بالقود لأنه لا يكون حاملها (كما فى الكلب مع الميتة) فإنه إن دعاه إليها فلا بأس به وإن حملها إليه لا يجوز (مجمع الانهر، ج۲، ص۵۷۴، كتاب الاشربة)

۲؎ وبحث الحنفية نظير هذه المسألة فى الإجارة، كما سبق عند الحنابلة، كما لو آجر شخص نفسه ليعمل فى بناء كنيسة، أو ليحمل خمر الذمى بنفسه أو على دابته، أو ليرعى له الخنازير، أو آجر بيتا ليتخذ بيت نار، أو كنيسة أو بيعة، أو يباع فيه الخمر، جاز له ذلك عند أبى حنيفة، لأنه لا معصية فى عين العمل، وإنما المعصية بفعل المستأجر، وهو فعل فاعل مختار كشربه الخمر وبيعها، ففى هذا يقول المرغينانى :إن الإجارة ترد على منفعة البيت (ونحوه) ولهذا تجب الأجرة بمجرد التسليم، ولا معصية فيه، وإنما المعصية بفعل المستأجر، وهو مختار فيه، فقطع نسبته عنه.

ويرى الصاحبان كراهة ذلك، لما فيه من الإعانة على المعصية(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۹ ص۲۱۳، مادة " بيع ")

رجل حمل لذمى خمرا فإنه يطيب الأجر ويكره له ذلك فى قول أبى يوسف ومحمد (الجامع الصغير، ج۱، ص۴۸۴، كتاب المزارعة، مسائل من كتاب الكراهية لم تشاكل ما فى الأبواب)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر۱۴۳...... اگر کوئی مسلمان شخص شراب کو تلف وضائع کرنے کے لئے ایک جگہ سے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

قال :ومن حمل لذمی خمرا، فإنه يطيب له الأجر عند أبی حنيفة -رَحِمَهُ اللَّهُ-، وقال أبو يوسف ومحمد -رحمهما الله :-يكره له ذلک، لأنه إعانة على المعصية، وقد صح أن النبی -عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ :-لعن فی الخمر عشرا :حاملها، والمحمول إليه وله :أن المعصية فی شربها وهو فعل فاعل مختار، وليس الشرب من ضرورات الحمل ولا يقصد به .والحديث محمول على الحمل المقرون بقصد المعصية (الهداية، ج۴، ص۳۷۸، كتاب الكراهية، فصل فی البيع)

ذمی استأجر مسلماً ليحمل له خمراً جاز فی قول أَبِی حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَی كما يجوز استئجار الكنائس وقال صاحباه لا يجوز وعلى هذا الخلاف إذا استأجر الذمی دابة من مسلم أو سفينة لينقل عليها الخمر (فتاویٰ قاضی خان، ج۲، ص ۱۶۹، كتاب الاجارات)

وإذا استأجر رجل من أهل الذمة مسلماً يضرب لهم الناقوس فإنه لا يجوز لما ذكرنا،وإذا استأجر مسلماً ليحمل له خمراً ولم يقل ليشرب، أو قال ليشرب جازت الإجارة فی قول أبی حنيفة خلافاً لهما، وكذلک إذا استأجر الذمی بيتاً من مسلم ليبيع فيه الخمر، جازت الإجارة فی قول أبی حنيفة خلافاً لهما.

والوجه لأبی حنيفة فيما إذا نص على الشرب، إن هذه إجارة وقعت لأمر مباح؛ لأنها وقعت على حمل الخمر ليشربها الذمی، أو وقعت على الدار ليبيع الذمیّ وشرب الخمر مباح؛ لأن خطاب التحريم كان غير نازل فی حقه......ومعنى صفة المعصية متى انتفت عن الشرب لديانته بقی فعلاً مباحاً فی نفسه ليس بطاعة فتجوز الإجارة، وفيما إذا لم ينص على الشرب، فالوجه له أن الخمر كما يكون للشرب وإنه معصية فی حق المسلم يكون للتخليل، وإنه مباح للكل فإذا لم ينص على الشرب يجب أن يجعل التنقل لتخليل حملاً لهذا العقد على الصحة (المحيط البرهانی، ج۷ص ۴۸۲، كتاب الاجارات، الفصل الخامس عشر)

وإذا استأجر ذمی مسلما ليحمل له خمرا ولم يقل ليشرب أو قال ليشرب جازت له الإجارة فی قول أبی حنيفة -رحمه الله تعالى -خلافا لهما، وإذا استأجر الذمی ذميا لينقل الخمر جاز عندهم لأن الخمر عندهم كالخل عندنا .كذا فی المحيط.

إذا استأجر ذمی دابة من مسلم أو سفينة لينقل عليها الخمر جاز فی قول أبی حنيفة -رحمه الله تعالى -وقال صاحباه :لا يجوز.

ولو استأجر المشركون مسلما ليحمل ميتا منهم إلى موضع يدفن فيه إن استأجروه لينقله إلى مقبرة البلدة جاز عند الكل، وإن استأجروه لينقل من بلد إلى بلد قال محمد -رحمه الله تعالى :-إنه إن لم يعلم الحمال أنه جيفة فله الأجر، وإن علم فلا أجر له وعليه الفتوى هكذا فی فتاوى قاضی خان(الفتاوى الهندية، ج۴،ص ۴۴۹، كتاب الاجارة،الباب السادس عشر)

ملحوظ رہے کہ بدائع وغیرہ میں جامع صغیر کی عبارت کا حوالہ دیتے ہوئے امام ابوحنیفہ کے نزدیک مطلقاً شراب کے اُٹھانے پر اُجرت کے حصول کا جواز بیان کیا گیا ہے، جس سے بعض حضرات نے اطلاق کے ساتھ اُجرت کا جواز سمجھ لیا ہے، جبکہ جامع

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

دوسری جگہ لے جائے، تو اس پر اجرت حاصل کرنا تمام فقہائے کرام کے نزدیک جائز ہے۔ [1]

اور اگر شراب کو سرکہ بنانے کے لئے یا کسی اور جائز ومباح غرض کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے، تو اس پر اجرت حاصل کرنا بھی حنفیہ کے نزدیک جائز ہے۔

چنانچہ اگر کوئی شراب، الکوحل یا نشہ آور چیز، نشہ کرنے کے بجائے جائز علاج ومعالجہ یا دوا میں شامل کرنے یا دوسرے کیمیاوی جائز مقاصد میں استعمال کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے، تو اس پر اجرت حاصل کرنا جائز ہے۔ [2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ صغیر میں یہ مسئلہ ذمی یعنی غیر مسلم کی شراب کے اُٹھانے کی قید کے ساتھ مذکور ہے، جیسا کہ جامع صغیر کی عبارت اوپر مذکور ہوئی، اور اکثر مشائخِ احناف نے بھی اسی مخصوص صورت کے ساتھ اس مسئلہ کو بیان کیا ہے۔

اس لئے بظاہر یہی راجح معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ غیر مسلم کی خمر وشراب کو اُٹھانے پر اُجرت کے ساتھ خاص ہے، کیونکہ غیر مسلم کے حق میں خمر وشراب مالِ متقوم ہے، جس پر اُجرت ایک حیثیت سے درست بنتی ہے، برخلاف مسلم کے، مگر امام ابوحنیفہ کے نزدیک خمر وشراب کا مسلمان کے حق میں متقوم نہ ہونا، حقیقی خمر یعنی انگور کی شراب کے ساتھ خاص ہے، جیسا کہ پہلے گزرا۔

ومن استأجر حمالا يحمل له الخمر فله الأجر في قول أبي حنيفة وعند أبي يوسف، ومحمد لا أجر له كذا ذكر في الأصل، وذكر في الجامع الصغير أنه يطيب له الأجر في قول أبي حنيفة، وعندهما يكره لهما أن هذه إجارة على المعصية؛ لأن حمل الخمر معصية لكونه إعانة على المعصية، وقد قال الله عز وجل (ولا تعاونوا على الإثم والعدوان)

ولهذا لعن الله تعالى عشرة :منهم حاملها والمحمول إليه ولأبي حنيفة إن نفس الحمل ليس بمعصية بدليل أن حملها للإراقة والتخليل مباح وكذا ليس بسبب للمعصية وهو الشرب؛ لأن ذلك يحصل بفعل فاعل مختار وليس الحمل من ضرورات الشرب فكانت سببا محضا فلا حكم له كعصر العنب وقطفه والحديث محمول على الحمل بنية الشرب وبه نقول :إن ذلك معصية، ويكره أكل أجرته(بدائع الصنائع، ج۴ص۱۹۰، كتاب الاجارة، فصل في أنواع شرائط ركن الإجارة)

[1] **وأما حمل هذه الأشياء لإراقتها وإتلافها فجائز إجماعا (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱،ص۲۹۰، مادة "اجارة")**

[2] اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک انگور کے علاوہ دوسری چیزوں سے تیار شدہ شراب مسلمان کے حق میں مالِ متقوم شمار ہوتی ہے، اس لئے انگور کے علاوہ دوسری چیز سے تیار شدہ شراب یا الکوحل لانے لیجانے پر اُجرت کا حصول امام صاحب کے نزدیک جائز ہے، مگر جب ناجائز چیز میں استعمال کا علم ہو تو گناہ میں اعانت کی وجہ سے مکروہ وممنوع ہے۔

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر۱۴...... اگر کوئی مسلمان شخص کسی غیر مسلم کو اپنی دوکان وغیرہ کرایہ پر دے، جس میں وہ غیر مسلم شخص شراب فروخت کرے، تو مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور حنفیہ میں سے امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک یہ کرایہ کا معاملہ گناہ ہونے کے ساتھ ساتھ اکثر حضرات کے نزدیک فاسد ہے، کیونکہ اس میں گناہ کا تعاون اور گناہ کی اعانت پائی جاتی ہے۔

البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک فی نفسہ یہ کرایہ داری کا معاملہ درست ہے، کیونکہ کرایہ داری کا معاملہ دوکان پر واقع ہوا ہے، جس میں بذاتِ خود کوئی گناہ نہیں پایا جاتا، پھر اس دوکان میں خمر وشراب کو فروخت کرنا اس غیر مسلم کا اپنا الگ فعل ہے۔

لیکن بایں ہمہ اگر وہ جگہ مسلمانوں کے علاقہ میں ہو، تو وہاں قانونی طور پر خمر وشراب کی خرید وفروخت سے منع کیا جائے گا، جیسا کہ آگے آتا ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر۱۵...... اگر کوئی مسلمان شخص، کسی غیر مسلم کو مکان کرایہ پر دے، اور پھر وہ غیر مسلم

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

حتى لو حملها يريقها أو ليخللها جاز (الاختيار لتعليل المختار، ج۴ص ۱۶۲، فصل فى الاحتكار)

اختلفوا فى جواز إمساك الخمر بقصد تخليلها .فذهب الحنفية والشافعية إلى جوازه، وهذا الخل عندهم حلال طاهر .وذهب الحنابلة إلى تحريم إمساك الخمر بقصد تخليلها، لكن يحل عندهم للخلال إمساك الخمر ليتخلل، لئلا يضيع ماله (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص ۲۹، مادة "اشربة")

والظاهر ان هذه الكراهة انما تثبت اذا تعاطاه الرجل لغرض غيرمشروع، واما اذا تعاطاه لغرض مشروع، كالدواء والضماد وغيره فيما يجوز استعماله فيه، فالظاهر انتفاء الكراهة حينئذ (تكملة فتح الملهم، جلد۳، صفحه ۶۰۸، كتاب الاشربة، حكم الكحول المسكرة)

[1] إذا استأجر ذمى دارا من مسلم على أنه سيتخذها كنيسة أو حانوتا لبيع الخمر، فالجمهور (المالكية والشافعية والحنابلة وأصحاب أبى حنيفة) على أن الإجارة فاسدة؛ لأنها على معصية . وانفرد أبو حنيفة بالقول بجواز ذلك؛ لأن العقد وارد على منفعة البيت مطلقا، ولا يتعين على المستأجر اتخاذها لتلك المعصية .وفى هذا التعليل ما فيه.

أما إذا استأجر الذمى دارا للسكنى مثلا، ثم اتخذها كنيسة، أو معبدا عاما، فالإجارة انعقدت بلا خلاف .وللمالك الدار، وللمسلم عامة، منعه حسبة، كما يمنع من إحداث ذلك فى الدار المملوكة للذمى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ا ص ۲۸۶، مادة " اجارة")

إذا استأجر الذمى من المسلم بيتا ليبيع فيه الخمر جاز عند أبى حنيفة -رحمه الله تعالى -خلافا لهما. كذا فى المضمرات (الفتاوى الهندية، ج۴، ص ۴۴۹، كتاب الاجارة، الباب السادس عشر)

www.idaraghufran.org

اس مکان میں شراب فروخت کرے، تو اگر وہ مسلمانوں کا علاقہ ہو، تو وہاں خمر وشراب کی خرید وفروخت سے منع کیا جائے گا، کیونکہ مسلمانوں کے علاقہ میں غیر مسلموں کو ایسی چیزوں کا اظہار اور کھلے عام خرید وفروخت کرنا منع ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر۱۶...... اگر کوئی غیر مسلم، دوسرے غیر مسلم کے ساتھ شراب فروخت کرنے کے لئے دوکان وغیرہ کی کرایہ داری کا معاملہ کرے، یا شراب کی نقل وحمل کے اجارہ کا معاملہ کرے، تو امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد کے نزدیک ان کے اس طرح کے باہمی معاملات کو فاسد قرار نہیں دیا جائے گا، بلکہ ان کے حق میں معتبر اور درست قرار دیا جائے گا، جیسا کہ ان

---

[1] ذمی استأجر دارا من مسلم فاتخذها مصلی لنفسه لم یمنع لأنه لیس فی اتخاذه مصلی لنفسه إحداث بیعة ولا إظهار شیء من شعائر دینهم فی أمصار المسلمین، وإن اتخذها مصلی للجماعة وضرب فیها الناقوس فلصاحبها منعه وکذلک لو أراد بیع الخمر فیها لأن هذه أشیاء یمنع عن إظهارها فی بلاد المسلمین ولو کان بالسواد لا یمنع، وقال محمد بن سلمة البلخی :ما ذکره محمد -رحمه الله تعالی -فی سواد العراق فإن عامة أهلها فی ذلک الزمان أهل الذمة، وأما فی سواد خراسان فإنهم یمنعون عن ذلک لأن الغالب فیه المسلمون وقال غیره من مشایخنا لا یمنعون من ذلک فی سواد خراسان .کذا فی محیط السرخسی(الفتاوی الهندیة، ج۴، ص ۴۴۹، وص ۴۵۰،کتاب الاجارة،الباب السادس عشر)

ولو استأجر ذمی دارا من مسلم فاتخذ فیها مصلی لنفسه لم یمنع فإن جمع الجماعة وضرب الناقوس فلصاحبها منعه، ولو أراد بیع الخمر فیها فإن کان فی السواد لا یمنع، وأما فی سواد خراسان فإنهم یمنعون من ذلک؛ لأن الغالب فیها المسلمون (تکملة البحر الرائق لمحمد بن حسین بن علی الطوری الحنفی، ج۸، ص۲۳، کتاب الاجارة، أخذ أجرة الحجام)

(ولا تکره إجارة بیت بالسواد) أی بالقریة (لیتخذ بیت نار أو کنیسة أو بیعة أو یباع) معطوف علی قوله لیتخذ أی لیباع (فیه الخمر) عند الإمام؛ لأن الإجارة واردة علی منفعة البیت ولا معصیة فیه وإنما معصیته بفعل المستأجر وهو فعل الفاعل المختار فقطع نسبته منه کبیع الجاریة لمن لا یستبرئها أو یأتیها من دبرها أو بیع الغلام من اللوطی کما فی التبیین وغیره وهذا صریح فی جواز بیع الغلام من اللوطی والمنقول فی کثیر من المعتبرات أنه یکره (وعندهما یکره) أن یؤجر بیتا لشیء من ذلک لأنه إعانة علی المعصیة وبه قالت الأئمة الثلاثة قالوا إن ما ذکره الإمام مختص بسواد الکوفة؛ لأن أغلب أهلها ذمی وأما فی سوادنا فأعلام الإسلام ظاهرة فلا یمکنون من إجارة البیت لیتخذه معبدا ومفسقا فی الأصح کما لا یمکنون فی الأمصار لعدم الإذن من الحکام فیما تغلب فیه شعائر الإسلام وعن هذا قال (ویکره فی المصر إجماعا وکذا فی سواد غالبه أهل الإسلام) لما مر أن شعائر الإسلام ظاهرة(مجمع الانهر، ج۲ ص ۵۲۹، کتاب الکراهیة ، فصل فی الکسب)

کے باہم شراب کی خرید وفروخت کے مسئلہ میں تفصیل گزری۔ ؎۱

مسئلہ نمبر ۱۷...... اگر کوئی مسلم شخص کسی غیر مسلم شخص کو شراب فروخت کرنے کے لئے اُجرت پر رکھے، تو یہ جائز نہیں ہے۔ ؎۲

البتہ اگر انگور کے علاوہ دوسری چیزوں سے تیار شدہ الکوحل یا سپرٹ وغیرہ کو جائز اغراض مثلاً دوا، یا دوسری کیمیاوی اشیاء کے استعمال میں فروخت کرنے کے لئے کسی غیر مسلم، بلکہ مسلم کو اُجرت وملازمت پر رکھے، تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی گنجائش ہے، جیسا کہ پہلے مسئلہ نمبر ۹ وغیرہ میں ذکر گزرا۔

مسئلہ نمبر ۱۸...... اگر کسی مسلمان شخص نے دوسرے مسلمان شخص کو اپنا مملوکہ مکان کرایہ پر دیا، اور اس میں وہ کرایہ دار شراب پیئے، تو اس کی وجہ سے مکان مالک کے لئے اس مکان کا کرایہ لینا حرام نہیں ہوتا، البتہ اس کرایہ دار کو اس طرح کی حرکات سے منع کیا جائے گا۔

اور اگر حاکمِ وقت مناسب سمجھے، تو ایسے کرایہ دار شخص کو مصلحتاً اور تنبیہاً اس مکان سے خارج اور بے دخل بھی کرسکتا ہے۔ ؎۳

؎۱ وإذا استأجر الذمی ذميا لينقل الخمر جاز عندهم لأن الخمر عندهم كالخل عندنا .كذا فی المحيط......ولو استأجر الذمی من ذمی بيتا يبيع فيه الخمر جاز عندهم جميعا كذا فی الذخيرة(الفتاوى الهندية، ج۴، ص ۴۴۹، ۴۵۰، كتاب الاجارة،الباب السادس عشر)

وإن استأجر ذمي ذمياً لذلک جاز (فتاویٰ قاضی خان، ج۲، ص ۱۶۹، کتاب الاجارات)

؎۲ وإن استأجر المسلم ذمياً ليبيع له خمراً أو ميتة أو دماً لا يجوز (فتاویٰ قاضی خان، ج۲، ص ۱۷۰، کتاب الاجارات)

؎۳ ولو أظهر المستأجر فی الدار شيئا من أعمال الشر كشرب الخمر وأكل الربا أو الزنى أو اللواطة فإنه يؤمر بالمعروف وليس للآجر ولا للجيران أن يخرجوه من الدار(الفتاوى الهندية، ج۴، ص۴۶۳، كتاب الاجارة،الباب التاسع عشر)

(فرع كثير الوقوع) قال فی لسان الحكام: لو أظهر المستأجر فی الدار الشر كشرب الخمر وأكل الربا والزنا واللواطة يؤمر بالمعروف وليس للمؤجر ولا لجيرانه أن يخرجوه فذلک لا يصير عذرا فی الفسخ ولا خلاف فيه للأئمة الأربعة.

وفی الجواهر :إن رأى السلطان أن يخرجه فعل اهـ.(رد المحتار، ج۶، ص ۸۱، كتاب الإجارة، باب فسخ الإجارة، مطلب فسق المستأجر ليس عذرا فی الفسخ)

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر ۱۹...... اگر کوئی مسلمان شخص، کسی غیر مسلم کو مکان کرایہ پر دے، اور پھر وہ غیر مسلم اس مکان میں شراب پیئے، تو مسلمان پر اس کا گناہ عائد نہیں ہوتا، اور نہ ہی اس کی وجہ سے مسلمان کے لئے اپنے اس مکان کی اجرت وکرایہ کو لینا حرام ہوتا ہے۔ ۱

مسئلہ نمبر ۲۰...... اگر کوئی مسلمان اپنے مملوکہ گھر میں شراب پیئے، اور اس کے پاس دوسرے لوگ بھی شراب پینے کے لئے جمع ہوں، تو اس مسلمان کو اس طرزِ عمل سے منع کیا جائے گا اور روکا جائے گا، لیکن اس کو اس کے مملوکہ گھر سے نکالا اور خارج نہیں کیا جائے گا۔ ۲

اور اگر کسی گھر میں شراب پائی جائے، جہاں کچھ لوگ موجود ہوں، لیکن ان کو شراب پیتے ہوئے نہ پایا جائے، تو ان کو اسلامی قانون کی رُو سے مناسب تعزیر کی جائے گی۔ ۳

مسئلہ نمبر ۲۱...... اگر کوئی مسلمان، شراب تو نہ پیئے، لیکن شراب کو فروخت کرے، تو اسلامی قانون کی رُو سے اس کو تعزیراً مناسب قید وغیرہ کی سزا دی جائے گی۔ ۴

مسئلہ نمبر ۲۲...... اگر کسی مسلمان نے نکاح کے مہر میں خدانخواستہ خمر وشراب مقرر کی، تو

---

۱ وإذا استأجر الذمي من المسلم دارا يسكنها فلا بأس بذلك، وإن شرب فيها الخمر أو عبد فيها الصليب أو أدخل فيها الخنازير ولم يلحق المسلم في ذلك بأس لأن المسلم لا يؤاجرها لذلك إنما آجرها للسكنى . كذا في المحيط(الفتاوى الهندية، ج۴، ص ۴۴۹، كتاب الاجارة، الباب السادس عشر)

۲ مسلم يشرب الخمر في داره ويجمع القوم يمنع من ذلك ولا يخرج من داره (تكملة البحر الرائق للطوري الحنفي، ج۸، ص ۲۳، كتاب الاجارة، أخذ أجرة الحجام)

۳ وإذا وجدت الخمر في دار إنسان وعليها قوم جلسوا مجالس من يشربها ولم يرهم أحد يشربونها عزروا، لأنهم ارتكبوا أمرا محظورا وجلسوا مجلسا منكرا، وكذلك من وجد معه آنية خمر عزر لأنه ارتكب محظورا(الاختيار لتعليل المختار، ج۲ ص ۱۰۲، كتاب الاشربة)

۴ الحبس للتعدي على حق الله أو حقوق العباد:

شرع الحبس في كل تعد على حق لله تعالى، كالتعامل بالربا، وبيع الخمر، والغش والاحتكار، أو الزواج بأكثر من أربع، أو الجمع بين أختين، وبيع الوقف، وفي كل تعد على حقوق العباد، كمنع مستحقي الوقف من ريعه، والامتناع من تسليم المبيع بعد العقد، وتسليم الأجرة، أو بدل الخلع، أو الجزية، أو الخراج، أو العشر، وجحد الوديعة، والخيانة في الوكالة، وعدم الإنفاق على من تجب نفقته عند الجمهور، والمدعى عليه إذا لم يبين ما أبهمه .وتفصيل ذلك في أبوابه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۶ ص ۳۱۱، مادة "حبس")

www.idaraghufran.org

خمر وشراب کو مہر بنانا درست نہیں ہوتا، البتہ اس صورت میں نکاح درست ہو جاتا ہے، اور شوہر پر خمر وشراب کے بجائے مہرِ مثل (یعنی اس جیسی عورت کی طرح کا مہر) لازم ہوتا ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر ۲۳...... اگر غیر مسلم مرد وعورت اپنے نکاح میں شراب مقرر کریں، تو خرید وفروخت کی طرح ان کے درمیان شراب کو مہر میں مقرر کرنا درست ہو جاتا ہے۔ [2]

مسئلہ نمبر ۲۴...... اگر کوئی غیر مسلم شراب کی فروخت کا کاروبار کرتا ہے، اور اس سے شرعی اصولوں کے مطابق ٹیکس لینے کی ضرورت پیش آئے، تو ٹیکس میں عین شراب کو حاصل کرنا تو جائز نہیں ہوتا، البتہ غیر مسلم سے رقم یا کسی اور مال کی شکل میں ٹیکس وصول کرنا جائز ہوتا ہے،

---

[1] پھر اصول وقواعد سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ حکم انگور کی شراب کے ساتھ خاص ہے، کیونکہ انگور کی شراب امام صاحب کے نزدیک مالِ متقوم نہیں، برخلاف دیگر اشیاء سے تیار شدہ شرابوں کے، کمامرّ مراراً.

فلا يصلح أن يكون مهرا بل يجب لكل منهما مهر المثل كما لو تزوجها على خمر أو خنزير (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٢٦، ص١٢٧، مادة "شغار")

فساد الصداق لا يوجب فساد النكاح، لأن النكاح يصح بدون تسمية الصداق، وكما لو تزوجها على خمر أو خنزير أو نحوهما (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٤١، ص٣٢٩، مادة "نكاح")

(وإن تزوجها على خمر أو خنزير، أو على هذا الدن من الخل فإذا هو خمر، أو على هذا العبد فإذا هو حر، أو على خدمته سنة، أو تعليم القرآن -جاز النكاح، ولها مهر المثل) . أما الخمر والخنزير فلأنه شرط فاسد فيلغو، والنكاح لا يبطل بالشروط الفاسدة، بخلاف البيع .وإذا بطلت التسمية صارت كالعدم فيجب مهر المثل؛ لما تقدم (الاختيار لتعليل المختار، ج٣، ص١٠٤، كتاب النكاح، فصل مهر المثل)

إذا تزوجها على خمر أو خنزير فإن المسمى ليس بمال متقوم في حق المسلم فكان شرط قبوله شرطا فاسدا غير أن النكاح لا يبطل بالشروط الفاسدة فيصح النكاح ويلغو الشرط ويجب مهر المثل بخلاف البيع فإنه يفسد بالشرط الفاسد (تبيين الحقائق، ج٢، ص١٥١، كتاب النكاح، باب المهر)

[2] وما لا يصلح مهرا في نكاح المسلمين لا يصلح مهرا في نكاحهم أيضا إلا الخمر، والخنزير؛ لأن ذلك مال متقوم في حقهم بمنزلة الشاة، والخل في حق المسلمين، فيجوز أن يكون مهرا في حقهم في حكم الإسلام، فإن تزوج ذمي ذمية على خمر أو خنزير، ثم أسلما أو أسلم أحدهما، فإن كان الخمر، والخنزير بعينه، ولم يقبض، فليس لها إلا العين، وإن كان بغير عينه بأن كان في الذمة، فلها في الخمر القيمة، وفي الخنزير مهر مثلها، وهو قول أبي حنيفة.

وقال أبو يوسف :لها مهر مثلها سواء كان بعينه أو بغير عينه .وقال محمد لها القيمة سواء كان بعينه أو بغير عينه، ولا خلاف في أن الخمر والخنزير إذا كان دينا في الذمة ليس لها غير ذلك (بدائع الصنائع، ج٢ ص٣١٣، كتاب النكاح، فصل جواز وإفساد نكاح أهل الذمة)

Idara Ghufran

خواہ وہ رقم یا مال اس غیر مسلم کے پاس شراب کی آمدنی سے حاصل شدہ ہو۔

یہی حکم اس غیر مسلم کی شراب والی آمدنی کے عوض میں جائز معاملات (یعنی جائز چیز کی خرید وفروخت، یا اس رقم سے اُجرت وغیرہ حاصل) کرنے کا بھی ہے۔ [۱]

مسئلہ نمبر ۲۵...... جو خمر وشراب مسلمان کی ہو، اوراس کو کوئی دوسرا شخص تلف وضائع کردے، تو اس کو تلف وضائع کرنے والے پر تاوان لازم نہیں آتا، کیونکہ مسلمان کے حق میں خمر وشراب مالِ متقوم شمار نہیں ہوتی۔ [۲]

---

[۱] استيفاء الجزية من ثمن الخمر والخنزير:
استيفاء الجزية من أعيان الخمر والخنزير لا يجوز باتفاق الفقهاء لأنهما ليسا بمال عند جمهور الفقهاء، ومال غير متقوم عند الحنفية، فلا يجوز أخذها فى الجزية .
وأما استيفاء الجزية من ثمن ما باعوه من الخمر والخنزير فقد اختلف الفقهاء فى جوازه.
فذهب الحنفية والمالكية والحنابلة والشافعية فى قول إلى جواز أخذ الجزية من ثمن الخمر والخنزير إذا تولى الذمى بيعها.
واستدلوا لذلك بما يلى:ما روى أبو عبيد -بسنده -عن سويد بن غفلة قال " :بلغ عمر بن الخطاب أن ناسا يأخذون الجزية من الخنازير، وقام بلال فقال :إنهم ليفعلون، فقال عمر :لا تفعلوا: ولوهم بيعها.وفى رواية :أن بلالا قال لعمر بن الخطاب :إن عمالك يأخذون الخمر والخنازير فى الخراج، فقال :لا تأخذوا منهم، ولكن ولوهم بيعها، وخذوا أنتم من الثمن .قال أبو عبيد " :يريد أن المسلمين كانوا يأخذون من أهل الذمة الخمر والخنزير من جزية رء وسهم وخراج أرضهم بقيمتها ثم يتولى المسلمون بيعها، فهذا الذى أنكره بلال، ونهى عنه عمر، ثم رخص لهم أن يأخذوا ذلك من أثمانها إذا كان أهل الذمة هم المتولين لبيعها؛لأن الخمر والخنزير مال من أموال أهل الذمة ولا تكون مالا للمسلمين ."ولأن الخمر والخنزير مال من أموالهم التى نقرهم على اقتنائها، والتصرف فيها، فجاز أخذ أثمانها منهم كثيابهم .
وذهب الشافعية فى القول المعتمد عندهم إلى عدم جواز استيفاء الجزية من ثمن الخمر والخنزير .
واستدلوا لذلك بما يلى:
١ـ روى البيهقى -بسنده -إلى أبى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :إن الله جل ثناؤه حرم الخمر وثمنها وحرم الميتة وثمنها، وحرم الخنزير وثمنه . ٢ـ وروى البيهقى أيضا عن ابن عباس رضى الله عنهما أنه قال " :إن الله إذا حرم على قوم أكل شىء حرم عليهم ثمنه . ٣ـ ولأن ثمن هذه المحرمات حرام عليهم فى اعتقادنا فحرم علينا أخذ الثمن عند العلم به كالمسروق والمغصوب (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ ص ۱۹۵، ۱۹۶، مادة "جزية")

[۲] ضمان إتلاف الخمر أو غصبها :اتفق الفقهاء على أن الخمر إن كانت لمسلم فلا يضمن متلفها(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ ص ۲۴، مادة "اشربة")
من شروط وجوب ضمان المتلفات أن يكون الشىء المتلف متقوما، فلا يجب الضمان بإتلاف الخمر والخنزير على المسلم، سواء أكان المتلف مسلما أم ذميا، لسقوط تقوم الخمر والخنزير فى حق المسلم(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۳ ص ۱۶۹، مادة "تقوم")

www.idaraghufran.org

مگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ حکم انگور کی شراب کے ساتھ خاص ہے، اور اگر انگور کے علاوہ کسی دوسری چیز سے تیار شدہ مسلمان کی شراب کو تلف وضائع کیا، تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس کا تاوان لازم ہوتا ہے۔ [1]

---

[1] اور صاحبین کے نزدیک مسلمان کی جس طرح کی شراب کو بھی تلف وضائع کرے، تو بہرحال تاوان لازم نہیں آتا، اور حنفیہ کا فتویٰ امام صاحب کے قول پر ہے۔

البتہ اگر حکومت کا کوئی نمائندہ قانون پر عمل داری کے لئے کسی بھی قسم کی شراب کو تلف وضائع کرے، تو پھر صاحبین کے قول پر فتویٰ دیا جائے گا، اور اس نمائندہ پر تاوان لازم نہ ہوگا۔

قال أبو حنيفة -رحمه الله تعالى -يجوز بيع الأشربة المحرمة كلها إلا الخمر وعلى مستهلكها الضمان.

وقال أبو يوسف ومحمد -رحمهما الله تعالى -لا يجوز بيعها ولا يجب الضمان على مستهلكها كذا في المحيط (الفتاوىٰ الهندية، ج۳ص۱۱۶، كتاب البيوع، الباب التاسع، الفصل الخامس)

ويجوز بيع الباذق والمنصف والسكر ونقيع الزبيب ويضمن متلفها في قول أبي حنيفة -رحمه الله تعالى -خلافا لهما والفتوى على قوله في البيع أما في الضمان إن كان المتلف قصد الحسبة، وذلك يعرف بقرائن الأحوال فالفتوى على قولهما، وإن لم يقصد الحسبة فالفتوى على قوله أيضا كذا في الظهيرية (الفتاوىٰ الهندية، ج۵، ص۴۱۲، كتاب الاشربة، الباب الاول)

(قوله وصح بيع غير الخمر) أي عنده خلافا لهما في البيع والضمان، لكن الفتوى على قوله في البيع، وعلى قولهما في الضمان إن قصد المتلف الحسبة وذلك يعرف بالقرائن، وإلا فعلى قوله كما في التتارخانية وغيرها (ردالمحتار، ج۶ ص۴۵۴، كتاب الاشربة)

ثم بيع غير الخمر من هذه الأشربة جائز عند أبي حنيفة ومضمونة بالإتلاف، لأنها شراب مختلف في إباحة شربها بين العلماء، فيجوز كالمثلث، وهذا لأنه ليس من ضرورة حرمة التناول حرمة البيع.

وقالا :لا يجوز بيعها كمالك والشافعي، وهو الأظهر لأن عينها محرم التناول فلا يجوز بيعها كالخمر (شرح النقاية، ج۴، ص۲۱۹، كتاب الاشربة)

م :(لأنه مال متقوم) ش :هذا دليل أبي حنيفة -رَحِمَهُ اللَّهُ -أي :لأن هذه الأشربة مال متقوم، وتذكير الضمير باعتبار الحال أو باعتبار المذكور أو باعتبار كل واحد أما كونه مالا فلجريان الصيغة فيه، وأما كونه متقوما، فلعدم القطع في حرمته أشار إليه بقوله:

م :(وما شهدت دلالة قطعية بسقوط تقومها) ش :لأن الناس اختلفوا في إباحة شربه، فيجوز بيعه كالمثلث .وهذا لأنه ليس من ضرورة حرمة التناول حرمة البيع، فإن الدهن النجس لا يحل تناوله ويجوز بيعه، وكذا بيع السرقين يجوز وإن حرم تناوله.

م :(بخلاف الخمر) ش :حيث لا يجوز بيعها ولا يضمن متلفها إذا كانت لمسلم، لقيام الدليل لسقوط تقومها (البناية شرح الهداية، ج۱۲ ص۳۶۸، كتاب الاشربة، بيع الأشربة المحرمة)

www.idaraghufran.org

اوراگرکسی مسلمان نے انگور کا رَس یا شیرہ، سرکہ بنانے کے لئے رکھا ہوا تھا، جو سرکہ بننے سے پہلے شراب بن گیا، تو ایسی صورت میں اس کو تلف کرنے والے پر تمام فقہائے کرام کے نزدیک تاوان لازم ہوتا ہے۔ [۱]

مسئلہ نمبر ۲۶...... اگر کوئی شراب کسی غیر مسلم کی ملکیت ہو، اور اس کو دوسرا شخص تلف وضائع کردے، خواہ وہ دوسرا شخص مسلم ہو یا غیر مسلم، تو حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک اس شراب کو تلف وضائع کرنے والے پر اس کے مثل تاوان لازم ہوتا ہے، اور شافعیہ وحنابلہ کے نزدیک اس کا تاوان لازم نہیں ہوتا۔ [۲]

مسئلہ نمبر ۲۷...... اگر کوئی شخص دوسرے کی شراب کو غصب کرلے، تو شافعیہ اور حنابلہ کے

---

[۱] واتفقوا أيضا على أنه لا تراق الخمرة المغصوبة من مسلم إذا كانت محترمة -وهي التي عصرت لا بقصد الخمرية، وإنما بقصد التخليل -وترد إلى المسلم، لأن له إمساكها لتصير خلا. والضمان هنا إذا وجب على المسلم، فإنه يكون بالقيمة عند الحنفية والمالكية لا بالمثل، لأن المسلم ممنوع عن تمليكه وتملكه إياها، لما فيه من إعزازها .وإذا وجب لذمي على ذمي، فقد صرح الحنفية بأنه يكون بالمثل (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ ص ۲۵، مادة "اشربة")

[۲] أما لو أتلف مسلم أو ذمي على ذمي خمرا أو خنزيرا فيرى الحنفية والمالكية وجوب الضمان، واستدلوا بأننا أمرنا أن نترك أهل الذمة وما يدينون، وقد روى عن عمر رضى الله عنه أنه سأل عماله :ماذا تصنعون بما يمر به أهل الذمة من الخمور؟ فقالوا :نعشرها، فقال :لا تفعلوا، ولوهم بيعها، وخذوا العشر من أثمانها .فلولا أنها متقومة وبيعها جائز لهم لما أمرهم بذلك، فإذا كانت مالا لهم وجب ضمانها كسائر أموالهم . ويقول الشافعية والحنابلة بعدم وجوب ضمان الخمر والخنزير مطلقا، سواء أكانا لمسلم أم ذمي، لما روى جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال :ألا إن الله ورسوله حرما بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام وما حرم بيعه لحرمته لم تجب قيمته كالميتة، ولأن الخمر والخنزير غير متقومين فلا يجب ضمانهما، ودليل أنهما غير متقومين في حق المسلم -فكذلك في حق الذمي -أن النبي صلى الله عليه وسلم قال :فإذا قبلوا عقد الذمة فأعلمهم أن لهم ما للمسلمين وعليهم ما عليهم وهذا يقتضي أن كل ما ثبت في حق المسلمين يثبت في حق الذميين لا أن حقهم يزيد على حق المسلمين، ولأن عقد الذمة خلف عن الإسلام، فيثبت به ما يثبت بالإسلام، إذا الخلف لا يخالف الأصل، فيسقط تقومهما في حقهم(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۳ ص ۱۶۹، ۱۷۰، مادة "تقوم")

واختلفوا في ضمان من أتلف خمر الذمي، فذهب الحنفية والمالكية إلى القول بالضمان، وذهب الشافعية والحنابلة إلى القول بعدم الضمان، لانتفاء تقومها كسائر النجاسات (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ ص ۲۵، مادة "اشربة")

www.idaraghufran.org

نزدیک غصب کرنے والے پر اس کا تاوان لازم نہیں ہوتا، لیکن اگر وہ شراب غیر مسلم کی ہو، اور غصب کرنے والے کے پاس موجود ہو، تو اس پر لازم ہوتا ہے کہ وہ اس غیر مسلم کی شراب اس کو واپس کردے۔ ؎۱

اور حنفیہ کے نزدیک عام حالات میں مسلمان کی شراب کو غصب کرنے والے پر تو تاوان لازم نہیں آتا، خواہ غصب کرنے والا مسلم ہو یا غیر مسلم، لیکن اگر مسلمان نے وہ شراب سرکہ بننے کے لئے رکھی ہوئی تھی، تو پھر اس کو غصب کرنے والے پر تاوان لازم ہوتا ہے۔

اسی طرح غیر مسلم کی شراب کو غصب کرنے والے پر بھی تاوان لازم ہوتا ہے، اور اگر وہ شراب ضائع ہوگئی، تو اس شراب کی قیمت کی صورت میں تاوان لازم ہوگا۔ ؎۲

؎۱ اور اگر وہ شراب محترم ہو، مثلاً کسی مسلمان نے سرکہ بنانے یا شراب کے علاوہ کسی اور جائز غرض کے لئے انگور وغیرہ کا رَس وشیرہ رکھا ہوا تھا، اور وہ رکھے رکھے شراب بن گیا، تو شافعیہ کے نزدیک غصب کرنے والے پر اس کا تاوان لازم ہوتا ہے۔

غصب غير المتقوم: قال الشافعية والحنابلة: لا تضمن الخمر والخنزير، سواء أكان متلفها مسلما أم ذميا، وسواء أكانت لمسلم أم لذمي إذ لا قيمة لها، كالدم والميتة وسائر الأعيان النجسة، وما حرم الانتفاع به لم يضمن ببدل عنه، لأن الرسول صلى الله عليه وسلم حرم بيع الخمر، وأمر بإراقتها، فما لا يحل بيعه ولا تملكه، لا ضمان فيه.

لكن إذا كانت خمر الذمي ما زالت باقية عند الغاصب، يجب ردها عليه؛ لأنه يقر على شربها.

فإن غصبها من مسلم لم يلزم عند الحنابلة ردها .ويجب إراقتها، لأنه لا يقر على اقتنائها، ويحرم ردها إلى المسلم إذا لم يكن صانع خل (خلالا) ؛ لأنه إعانة له على ما يحرم عليه.

وفصل الشافعية في الأمر، فقالوا :ترد الخمر المحترمة -وهي التي عصرت بقصد الخلية، أو بغير قصد الخمرية وهو المعتمد -المغصوبة من مسلم إليه، ولا ترد الخمر غير المحترمة، بل تراق.

ولو غصب عصيرا، فتخمر، ثم تخلل، فالأصح عند الشافعية أن الخل للمالك، وعلى الغاصب أرش ما نقص من قيمة العصير إن كان الخل أنقص قيمة من العصير، لحصوله في يده، وقال الحنابلة :إنه يجب عليه مثل العصير.

ولو غصب شخص جلد ميتة فدبغه، فالأصح عند الشافعية أيضا أن الجلد للمغصوب منه، كالخمر التي تخللت، فإذا تلفا بيده ضمنهما.

وعند الحنابلة :لا يلزم الغاصب رد جلد الميتة ولو دبغه؛ لأنه لا يطهر بدبغه عندهم، ولا قيمة له؛ لأنه لا يصح بيعه(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۱،ص ۲۳۳، مادة "غصب")

؎۲ وذهب الحنفية إلى أنه لا يضمن الغاصب خمر المسلم أو خنزيره إذا غصبه وهلك في يده،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اور پیچھے جو مسلمان کی شراب کو غصب کرنے والے پر تاوان لازم نہ آنے کا حکم بیان کیا گیا ہے، وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک انگور کی شراب کے ساتھ خاص ہے، اور اگر انگور کے علاوہ کسی دوسری چیز سے تیار شدہ مسلمان کی شراب کو غصب کیا، تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس کا تاوان لازم ہوتا ہے، جس کی تفصیل شراب کو تلف وضائع کرنے کے مسئلہ کے ضمن میں گزر چکی ہے۔[1]

اور سرکہ کے غصب کرنے کے احکام آگے سرکہ کے بیان میں آتے ہیں۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ أو استهلكه، أو خلل الخمر، سواء أكان الغاصب مسلما أم ذميا؛ لأن الخمر ليست بمال متقوم في حق المسلم، ويجب إراقتها، وكذا الخنزير غير متقوم.

لكن لو قام الغاصب بتخليل خمر المسلم، ثم استهلكها يضمن خلا مثلها لا خمرا؛ لأنه وجد منه سبب الضمان، وهو إتلاف خل مملوك للمغصوب منه، فيضمن، ولصاحب الخمر أن يأخذ الخل بغير شيء؛ وكذلك يضمن الغاصب جلد الميتة إذا دبغه الغاصب، ويأخذ جلد الميتة ويرد عليه ما زاد الدباغ فيه إن دبغها بما له قيمة، وكذلك إذا خلل الخمر بما له قيمة.

ويضمن المسلم أو الذمي خمر الذمي أو خنزيره إذا استهلكه؛ لأن كلا منهما مال عند أهل الذمة، فالخمر عندهم كالخل عندنا، والخنزير عندهم كالشاة عندنا، ونحن أمرنا بتركهم وما يدينون، وبه يقرون على بيعهما.

لكن تجب على المسلم قيمة الخمر لا رد مثلها وإن كانت الخمر من المثليات؛ لأن المسلم ممنوع من تملكها، وغير المسلم يجوز له تسليم المثل؛ لأنه يجوز له تملك الخمر وتمليكها بالبيع وغيره. أما الميتة والدم ولو لذمي، فلا يضمنان بالغصب؛ لأنهما ليسا بمال، ولا يدين أحد من أهل الأديان تمولهما.

وكذلك يضمن من المسلم قيمة صليب غصبه من نصراني، فهلك في يده؛ لأنه مقر على ذلك.

ومذهب المالكية كمذهب الحنفية فيما ذكر، فإنهم قالوا: لا تضمن خمر المسلم أو خنزيره، ولا آلات الملاهي والأصنام، لقوله صلى الله عليه وسلم: إن الله تعالى ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام، ولأنه لا قيمة لها، وما لا قيمة له لا يضمن.

لكن يضمن الغاصب خمر الذمي لتعديه عليه؛ ولأنها مال محترم عند غير المسلمين يتمولونها.

وإذا تخللت الخمر وكانت لمسلم، خير صاحبها بين أخذها خلا، أو مثل عصيرها إن علم قدرها وإلا فقيمتها. أما خمر غير المسلم إذا تخللت فيخير صاحبها بين أخذ قيمتها يوم الغصب، أو أخذ الخل، على المفتى به عند المالكية (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۱، ص ۲۳۴، مادة "غصب")

[1] قال أبو حنيفة -رحمه الله تعالى- يجوز بيع الأشربة المحرمة كلها إلا الخمر وعلى مستهلكها الضمان وقال أبو يوسف ومحمد -رحمهما الله تعالى- لا يجوز بيعها ولا يجب الضمان على مستهلكها كذا في المحيط (الفتاویٰ الهندية، ج۳ ص ۱۱٦، كتاب البيوع، الباب التاسع، الفصل الخامس)

(باب نمبر۱۲)

شراب اور نشہ کی اقسام ودرجات

قرآن وسنت کے دلائل کی روشنی میں یہ بات تفصیل سے گزر چکی ہے کہ اسلام میں خمر وشراب نوشی اور نشہ کا ارتکاب حرام ہے۔

شراب کو عربی زبان میں ''خمر'' کہا جاتا ہے، البتہ بعض فقہائے کرام خمر اور دوسرے نشہ آور یعنی مسکر مشروبات کے ناموں اور بعض احکام میں فرق کے قائل ہیں، اور عربی زبان میں نشہ (Intoxication) کو ''سُکر'' کہا جاتا ہے، اور نشہ آور چیز کو ''مُسکِر'' (Intoxicant) کہا جاتا ہے۔

اب خمر وشراب اور سکر ونشہ کی اقسام اور ان کے بنیادی احکام ذکر کئے جاتے ہیں۔

سکر یا نشہ INTOXICATION کی حقیقت اور اس کا حکم

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

يَـا أَيُّهَـا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (سورة النساء، رقم الآية ۴۳)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے! تم نماز کے قریب نہ جاؤ، اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو، یہاں تک کہ تم کو علم ہوجائے اُن باتوں کا جو تم کہتے ہو (سورہ نساء)

قرآن مجید کی مذکورہ آیت میں نشہ کی حالت میں نماز کے قریب جانے سے منع کیا گیا ہے، اور پھر اس کے بعد فرمایا گیا کہ یہاں تک کہ تم کو علم ہوجائے ان باتوں کا جو تم کہتے ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ نشہ اس کیفیت کا نام ہے، جس میں انسان کی عقل میں اس طرح کا فتور

پیدا ہوجائے، کہ اسے زبان سے کہی ہوئی بات کے اچھے اور بُرے ہونے کا علم وامتیاز نہ رہے، اور یہ کیفیت اسی وقت ہوتی ہے، جب عقل میں فتور پیدا ہوجائے۔ [1]

اور جنت کی شراب کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

لَا فِيهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ (سورة الصافات، رقم الآية ۴۵)

ترجمہ: نہ اس میں کوئی دردِ سر ہوگا اور نہ وہ اس سے مدہوش کیے جائیں گے (سورہ صافات)

اور قرآن مجید میں ہی ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ (سورة الواقعة، رقم الآية ۱۹)

ترجمہ: نہ تو اس سے ان کو دردِ سر ہوگا، اور نہ ہی وہ مدہوش ہوں گے (سورہ واقعہ)

حضرت علی بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِيْ قَوْلِهٖ : (بِكَأْسٍ مِّنْ مَعِيْنٍ) يَقُوْلُ : اَلْخَمْرُ، وَقَوْلُهٗ : (لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا) يَقُوْلُ: لَيْسَ فِيْهَا مِنْهَا صُدَاعٌ، وَفِيْ قَوْلِهٖ : (يُنْزَفُوْنَ) يَقُوْلُ: لَا تَذْهَبُ عُقُوْلُهُمْ، وَقَوْلُهٗ : (كَأْسًا دِهَاقًا) يَقُوْلُ : مُمْتَلِئًا. وَقَوْلُهٗ: (رَحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ) يَقُوْلُ : اَلْخَمْرُ خُتِمَ بِالْمِسْكِ (البعث والنشور للبيهقي) [2]

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے (سورہ صافات میں) اللہ کے قول

---

[1] وقوله حتى تعلموا ما تقولون هذا أحسن ما يقال في حد السكران إنه الذي لا يدري ما يقول، فإن المخمور فيه تخليط في القراء ة وعدم تدبره وخشوعه فيها .وقد قال الإمام أحمد : حدثنا عبد الصمد، حدثنا أبي، حدثنا أيوب عن أبي قلابة، عن أنس، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا نعس أحدكم وهو يصلي فلينصرف فلينم حتى يعلم ما يقول انفرد بإخراجه البخاري دون مسلم، ورواه هو والنسائي من حديث أيوب به .وفي بعض ألفاظ الحديث فلعله يذهب يستغفر فيسب نفسه (تفسيرا بن كثير، ج۲ ص۲۷۳، سورة النساء، تحت رقم الآية ۴۳)

[2] رقم الحديث ۳۲۲، ج ا ص۲۰۷، باب ما جاء في طعام أهل الجنة، وشرابهم، وفاكهتهم، وما ترجع إليه أطعمتهم.

"بِكَأْسٍ مِّنْ مَعِيْنٍ" کے بارے میں فرمایا کہ وہ شراب ہوگی۔

اور (سورہ صافات میں) اللہ کے قول "لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا" کے بارے میں فرمایا کہ اس میں دردِ سر نہیں ہوگا۔

اور (سورہ صافات ہی میں) اللہ کے قول "يُنْزَفُوْنَ" کے بارے میں فرمایا کہ ان کی عقلیں نہیں جائیں گی۔

اور (سورہ نبأ میں) اللہ کے قول "كَأْسًا دِهَاقًا" کے بارے میں فرمایا کہ بھرے ہوئے پیالے ہوں گے۔

اور (سورہ مطففین میں) اللہ کے قول "رَحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ" کے بارے میں فرمایا کہ شراب پر مشک کی مہر لگی ہوئی ہوگی (بیہقی)

مدہوش ہونے کا مطلب عقل میں نقص وفتور آ جانا ہے، اور جنت کی شراب، دنیا کی شراب کے برخلاف ہے، جس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی شراب وہ ہے کہ جس سے عادتاً سر چکرائے، یا دردِ سر ہو، یا عقل میں فتور یا مدہوشی وغیرہ واقع ہو۔ [1]

---

[1] انٹرنیشنل ہیڈیک سوسائٹی (International Headache Society) کی سردرد (headache) کی قسم بندی (Classification) کے مطابق شراب یا الکوحل سے دو طرح کا سردرد ہوتا ہے۔

(۱)......Immediate alcohol induced headache: شراب نوشی کے نتیجے میں جلد ہونے والا سردرد، جسے پہلے کاک ٹیل ہیڈیک (Cocktail Headache) کہا جاتا تھا، یہ سردرد شراب پینے کے تین گھنٹے کے اندر ہوتا ہے، اور شراب نوشی ختم کرنے کے تین دن کے اندر ختم ہو جاتا ہے۔

(۲)......Delayed alcohal induecd headache: شراب نوشی کے نتیجے میں دیر سے ہونے والا سردرد جسے پہلے ہینگ اوور ہیڈیک (Hangover Headache) کہا جاتا تھا، یہ سردرد شراب نوشی کے بعد تقریباً پانچ سے بارہ گھنٹوں کے اندر شروع ہو جاتا ہے، اور تین دن کے اندر ٹھیک ہو جاتا ہے، دونوں طرح کا درد، سر کے دونوں طرف ہوتا ہے، سر اس طرح پھٹتا ہوا (Pulsating) محسوس ہوتا ہے، جیسے رگیں خون کے دورانیے کی وجہ سے پھڑکتی ہیں، اور کام کرنے سے اس درد میں اضافہ ہوتا ہے، الکوحل کی وجہ سے دوسری قسم کا سردرد (Delayed alcohal induecd headache) کافی عام ہے، جبکہ پہلی قسم کے درد کا وجود کم ہے۔

علاوہ ازیں شراب، سردرد کی دوسری اقسام جیسے دردِ شقیقہ (Migraine) اور ٹینشن ہیڈیک (Tension Headache) شروع ہونے کا محرک بھی بنتی ہے۔

حضرت ابوالعلاء کی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

لَا تَشْرَبُوا مَا يُسَفِّهُ أَحْلَامَكُمْ ، وَمَا يُذْهِبُ أَمْوَالَكُمْ (مُصنف ابن أبی شيبة، رقم الحديث ٢٤٣٦٦ ، كتاب الأشربة،باب فی الرخصة فی النبيذ)

ترجمہ: تم ایسی چیز نہ پیو، جو تمہاری عقلوں میں سفاہت (یعنی فتور ونقص) پیدا کردے، اور تمہارے مال کو ضائع کردے (ابنِ ابی شیبہ)

حضرت عبداللہ بن ابی شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

فَاشْرَبُوا مَا لَمْ يُسَفِّهُ أَحْلَامَكُمْ وَلَا يُذْهِبُ أَمْوَالَكُمْ (مصنف عبدالرزاق) [۱]

ترجمہ: تم ایسی چیز پیو، جو تمہاری عقلوں میں سفاہت (یعنی فتور ونقص) پیدا نہ کرے، اور تمہارے مال کو ضائع نہ کرے (عبدالرزاق)

سفاہت کے معنیٰ عقل کے کمزور اور اس کے نتیجہ میں تصرفات خراب ہونے کے آتے ہیں۔ اور تصرفات کے خراب ہونے میں مال کا بے جا استعمال اور ضیاع بھی داخل ہے۔ [۲]

اسی وجہ سے ناسمجھ بچہ، اور کم عقل شخص کو بھی سفیہ کہا جاتا ہے، جو مال کا صحیح استعمال کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:

وَالخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ (بخاری) [۳]

---

[۱] كتاب الاشربة، رقم الحديث ١٧٠١٢ ، باب ما ينهى عنه من الأشربة.
قال الهيثمی: رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحيح، خلا الحسين بن مهدى، وهو ثقة (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨١٦١)

[۲] السفه ضعف العقل وسوء التصرف وأصله الخفة والحركة تسفهت الريح الشجر مالت به قال أهل اللغة السفيه الجاهل الذى قل عقله وجمعه سفهاء وقد سفه بكسر الفاء يسفه بفتحها والمصدر السفه والسفاهة قالوا وأصله الخفة وسمى هذا سفيها لخفة عقله ولهذا سمى الله تعالى النساء والصبيان سفهاء فى قوله تعالى (ولا تؤتوا السفهاء أموالكم) لجهلهم وخفة عقولهم (تحرير الفاظ التنبيه للنووى، ج ١ ص ٢٠٠ ، الناشر : دارالقلم، دمشق)

[۳] رقم الحديث ٤٦١٩ ،كتاب تفسير القرآن، باب قوله:إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان.

ترجمہ: اور شراب وہ ہے کہ جو عقل کو چھپالے (بخاری)

اس روایت میں خمر کے معنیٰ عقل کو چھپانے سے کیے گئے ہیں۔

جس سے معلوم ہوا کہ شراب کا نشہ وہ ہوتا ہے، جو عقل کو چھپائے۔ [1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ:

إِنَّ السَّكْرَانَ إِذَا سَكِرَ هَذٰى، وَإِذَا هَذٰى اِفْتَرٰى (مصنف عبدالرزاق) [2]

ترجمہ: نشہ کرنے والے کو جب نشہ ہوتا ہے، تو وہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے، اور جب بہکی بہکی باتیں کرتا ہے تو (کسی پر) تہمت لگاتا ہے (مصنف عبدالرزاق)

اس طرح کی روایت اور سندوں سے بھی مروی ہے۔ [3]

---

[1] وسمى الخمر خمرا، لأنها تخمر العقل وتستره، أو لأنها تركت حتى أدركت واختمرت (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵، ص ۱۲، مادة: الاشربة،الخمر)

اوراس روایت میں خمر (یعنی شراب) کے جو معنیٰ کیے گئے ہیں، وہ حنفیہ کے نزدیک حقیقی معنیٰ نہیں ہیں، کیونکہ عقل کو ڈھانکنے والی چیز بعض اوقات غیر مائع مشروب بھی ہوتا ہے، جبکہ شراب، مائع مشروب کے ساتھ خاص ہے۔

لہٰذا مذکورہ روایت کا مطلب یہ ہے کہ شراب اورنشہ آور چیز وہ کہلاتی ہے، کہ جس سے عقل پر پردہ پڑے۔

لو كان قليل البنج أو الزعفران حراما عند محمد لزم كونه نجسا؛ لأنه قال ما أسكر كثيره فإن قليله حرام نجس، ولم يقل أحد بنجاسة البنج ونحوه .وفي كافي الحاكم من الأشربة :ألا ترى أن البنج لا بأس بتداويه، وإذا أراد أن يذهب عقله لا ينبغي أن يفعل ذلك .اهـ.

وبه علم أن المراد الأشربة المائعة، وأن البنج ونحوه من الجامدات إنما يحرم إذا أراد به السكر وهو الكثير منه، دون القليل المراد به التداوي ونحوه كالتطيب بالعنبر وجوزة الطيب، ونظير ذلك ما كان سميا قتالا كالمحمودة وهي السقمونيا ونحوها من الأدوية السمية فإن استعمال القليل منها جائز، بخلاف القدر المضر فإنه يحرم، فافهم واغتنم هذا التحرير (ردالمحتار، ج۴ص ۴۲، ۴۳، كتاب الاشربة، باب حد الشرب المحرم)

[2] رقم الحديث ۱۳۵۴۲، كتاب الطلاق، باب حد الخمر.

[3] إذا شرب سكر .وإذا سكر هذى .وإذا هذى افترى (موطأمالك،رقم الحديث ۳۱۱۷، الحد في الخمر)

فقال علي رضي الله عنه :نراه إذا سكر هذى وإذا هذى افترى وعلى المفترى ثمانون. هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه (مستدرك حاكم، رقم الحديث ۸۱۳۱)

وقال الذهبي: صحيح.

إذا شرب سكر، وإذا سكر هذى، وإذا هذى افترى (مستدرك حاكم، رقم الحديث ۸۱۳۲)

قال الحاكم:هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه. وقال الذهبي: صحيح.

www.idaraghufran.org

اس سے معلوم ہوا کہ نشہ میں مبتلا ہونے کے بعد انسان زبان سے بہکی بہکی باتیں اور بدزبانی والزام تراشی وغیرہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

مذکورہ دلائل کے پیشِ نظر فقہائے کرام نے فرمایا کہ نشہ جس کو عربی زبان میں سُکر کہا جاتا ہے، اس سے مراد وہ کیفیت ہے، کہ جس میں انسان کی عقل متاثر ہوجائے، اور اچھی بری چیز میں امتیاز کرنے میں خلل واقع ہوجائے، اور ظاہر میں اس کا کلام اور چال ڈھال بے ڈھنگی ہوجائے۔ [1]

اور سائنسی اعتبار سے شراب کے نتیجہ میں نشہ ہوجانے کا سبب دماغ کی طرف شراب کے فاسد رطوبات وبخارات کا چڑھنا ہے، اور شراب ظاہر ہے کہ اشیاء کے سڑنے اور خراب ہونے سے تیار ہوتی ہے، جس میں اشیاء کی رطوبات، صالح نہیں رہتیں، بلکہ فاسد ہوجاتی ہیں۔

---

[1] البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نشہ کی تعریف کچھ مختلف ہے، جس کی تفصیل شراب نوشی کی قانونی سزا کے ذیل میں ذکر کردی گئی ہے۔

فقہائے کرام نے سکران یا نشہ کی تعریف کرتے ہوئے گفتگو میں ہذیان اور بے ڈھنگا پن پیدا ہونے کا جو ذکر کیا ہے، وہ ظاہری علامت کے درجہ میں ہے، اور بعض فقہائے کرام نے چال ڈھال میں بے ڈھنگا پن پیدا ہونے کا ذکر کیا ہے، یہ بھی ظاہری علامت کے درجہ کی ایک چیز ہے، کیونکہ باطنی طور پر عقل کا مغلوب ہونا امرِ مخفی ہے۔

ورنہ اگر کسی نشہ آور چیز کے استعمال کرنے کے بعد عقل اس طرح متاثر ہوجائے کہ ہر اچھی بری چیز میں امتیاز کرنا مشکل ہوجائے، تب بھی یہ حالت نشہ کی حالت ہی شمار ہوتی ہے، خواہ چال میں بے ڈھنگا پن پیدا ہو یا نہ ہو۔

ذهب المالكية والشافعية والحنابلة وصاحبا أبي حنيفة وغيرهم إلى أن السكران هو الذى يكون غالب كلامه الهذيان، واختلاط الكلام، لأن هذا هو السكران فى عرف الناس وعاداتهم، فإن السكران فى متعارف الناس اسم لمن هذى، وإليه أشار الإمام على رضى الله عنه بقوله إذا سكر هذى، وإذا هذى افترى، وحد المفترى ثمانون .فحد السكر الذى يمنع صحة العبادات، ويوجب الفسق على شارب النبيذ ونحوه هو الذى يجمع بين اضطراب الكلام فهما وإفهاما، وبين اضطراب الحركة مشيا وقياما، فيتكلم بلسان منكسر، ومعنى غير منتظم، ويتصرف بحركة مختبط، ومشى متمايل، وما زاد على ذلك مما يذكره الإمام أبو حنيفة فهو زيادة فى حد السكر أى مقداره وذهب أبو حنيفة إلى أن السكر الذى يتعلق به وجوب الحد هو الذى يزيل العقل بحيث لا يفهم السكران شيئا، ولا يعقل منطقا، ولا يفرق بين الرجل والمرأة، والأرض والسماء ، لأن الحدود يؤخذ فى

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اور شرعی اعتبار سے سکر ونشہ کا حکم اس وقت ہوتا ہے، جبکہ مذکورہ کیفیت کسی نشہ آور چیز کے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

أسبابها بأقصاها، درء اللحد، لقوله عليه الصلاة والسلام :(ادرء وا الحدود عن المسلمين ما استطعتم) وقول الصاحبين أبي يوسف ومحمد مال إليه أكثر المشايخ من الحنفية، وهو المختار للفتوى عندهم .قال في الدر :يختار للفتوى لضعف دليل الإمام (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ ص۲۳، ۲۴، مادة "اشربة")

اختلف الفقهاء في ضابط السكر. فذهب جمهور الفقهاء -المالكية والشافعية والحنابلة وصاحبا أبي حنيفة -إلى أن ضابط السكر هو من اختلط كلامه وكان غالبه هذيانا، فقد قال الشافعي في حده :إنه الذي اختل كلامه المنظوم وانكشف سره المكتوم وذهب أبو حنيفة إلى أن السكران هو الذي لا يعرف الأرض من السماء ، والرجل من المرأة، وهو قول المزني من الشافعية (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵، ص۹۲، مادة "سكر")

السكر في اللغة مصدر سكر فلان من الشراب ونحوه، فهو ضد الصحو، والسكر -بفتحتين -لغة: كل ما يسكر من خمر وشراب، والسكر أيضا نقيع التمر الذي لم تمسه النار، وفي التنزيل :(ومن ثمرات النخيل والأعناب تتخذون منه سكرا ورزقا حسنا) قال ابن العربي :نزلت هذه الآية قبل تحريم الخمر فتكون منسوخة .واختلفت عبارات الفقهاء في تعريف السكر:

فعند أبي حنيفة والمزني من الشافعية :السكر نشوة تزيل العقل، فلا يعرف السماء من الأرض، ولا الرجل من المرأة، وصرح ابن الهمام بأن تعريف السكر بما مر إنما هو في السكر الموجب للحد.

وأما تعريفه في غير وجوب الحد فهو عند أئمة الحنفية كلهم :اختلاط الكلام والهذيان .وقال الشافعي :السكران هو الذي اختلط كلامه المنظوم وانكشف سره المكتوم.

وقيل :السكر حالة تعرض للإنسان من امتلاء دماغه من الأبخرة المتصاعدة من الخمر ونحوه، فيتعطل معه العقل المميز بين الأمور الحسنة والقبيحة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵، ص۹۰، مادة "سكر")

قال الزركشي إن هذه الأمور المذكورة تؤثر في متعاطيها المعنى الذي يدخله في حد السكران فإنهم قالوا السكران هو الذي اختل كلامه المنظوم وانكشف سره المكتوم.

وقال بعضهم هو الذي لا يعرف السماء من الأرض.وقيل والأولى أن يقال إن أريد بالإسكار تغطية العقل فهذه كلها صادق عليها معنى الإسكار وإن أريد بالإسكار تغطية العقل مع الطرب فهي خارجة عنه فإن إسكار الخمر تتولى منه النشأة والنشاط والطرب والعربدة والحمية والسكران بالحشيشة ونحوها يكون مما فيه ضد ذلك فنقرر من هذا أنها لا تحرم إلا لمضرتها العقل ودخولها في المفتر المنهي عنه ولا يجب الحد على متعاطيها لأن قياسها على الخمر مع الفارق وهو انتفاء بعض الأوصاف لا يصح انتهى.وفي التلويح السكر هو حالة تعرض للإنسان من امتلاء دماغه من الأبخرة المتصاعدة إليه فيعطل معه عقله المميز بين الأمور الحسنة والقبيحة انتهى.وفي كشف الكبير قيل هو سرور يغلب على العقل بمباشرة بعض الأسباب الموجبة له فيمتنع الإنسان عن العمل بموجب

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

استعمال سے پیدا ہوئی ہو۔

لہٰذا اگر جنون، پاگل پن یا کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے عقل متأثر ہوئی ہو، یا سونے یعنی نیند میں مشغولی کی وجہ سے یہ کیفیت پیدا ہوئی ہو، تو اس کو نشہ کی حالت نہیں کہا جاتا۔ [1]

اور یہ بات تفصیل ودلائل کے ساتھ کئی مقامات پر ذکر کی جاچکی ہے کہ نشہ کرنا شرعاً گناہ وحرام ہے۔ [2]

خواہ وہ نشہ آور چیز منہ کے ذریعہ سے پی کر استعمال کی جائے، یا کسی اور طریقہ سے استعمال کی

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

عقله من غير أن يزيله وبهذا بقى السكران أهلا للخطاب انتهى.وقال السيد الشريف الجرجانى فى تعريفاته السكر غفلة تعرض بغلبة السرور على العقل بمباشرة ما يوجبها من الأكل والشرب.والسكر من الخمر عند أبى حنيفة رحمه الله أن لا يعلم الأرض من السماء وعند أبى يوسف ومحمد الشافعى أن يختلط كلامه وعند بعضهم أن يختلط فى مشيه بحركة انتهى.

وفى القاموس فتر جسمه فتورا لانت مفاصله وضعف الفتار كغراب ابتداء النشوة وأفتر الشراب فتر شاربه انتهى(عون المعبود شرح سنن أبى داود، ج١٠، كتاب الأشربة،باب ما جاء فى السكر)

[1] الجنون :اختلال العقل بحيث يمنع جريان الأفعال والأقوال على نهجه إلا نادرا .وعرف بغير ذلك (ر :جنون).

العته:العته :آفة توجب خللا فى العقل فيصير صاحبه مختلط الكلام فيشبه بعض كلامه كلام العقلاء وبعضه كلام المجانين وكذا سائر أموره .

الصرع :علة تمنع الدماغ من فعله منعا غير تام فتتشنج الأعضاء .

الإغماء :الإغماء مصدر أغمى على الرجل، وفعله ملازم للبناء للمفعول، وهو مرض يزيل القوى ويستر العقل، وقيل :هو فتور عارض لا بمخدر يزيل عمل القوى .

الخدر :استرخاء يغشى بعض الأعضاء أو الجسم كله، وخدر العضو تخديرا :جعله خدرا، أو حقنه بمخدر لإزالة إحساسه .

الترقيد :المرقد شىء يشرب ينوم من شربه ويرقده وتذهب معه الحواس (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٢٥، ص٩١ و ٩٢، مادة "سكر")

[2] المسكر فى اللغة :ما أزال العقل، يقال :أسكره الشراب :أزال عقله، فهو مسكر، والاسم منه :السكر.ولا يخرج المعنى الاصطلاحى عن المعنى اللغوى.

الحكم التكليفى: ذهب الفقهاء إلى أن تناول الشىء المسكر حرام، ويجب عند جمهور الفقهاء الحد على شاربه، قل أم كثر، إذا كان مسلما مكلفا، مختارا عالما بأن ما شربه مسكر، من غير ضرورة، لما روته عائشة رضى الله عنها :أن النبى صلى الله عليه وسلم قال :كل شراب أسكر فهو حرام ."ولحديث ابن عمر :كل مسكر خمر، وكل خمر حرام ويحد شاربه، وإن كان لا يسكر، حسما لمادة الفساد ولحديث :من شرب الخمر فاجلدوه.وقيس به النبيذ وغيره (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٣٧، ص٢٩١، مادة "مسكر")

جائے، مثلاً نشہ آور ٹیکہ لگا کر یا منہ یا ناک وغیرہ کے ذریعہ سے دھواں یا کسی چیز کی بو وغیرہ کھینچ کر ہو، اور خواہ وہ چیز پتلی اور بہنے والی (Liquid) ہو، یا جامد (Solid) ہو، جیسا کہ پاؤڈر وغیرہ، اور خواہ وہ چیز پکا کر تیار کی گئی ہو، یا کچی ہو۔ [1]

البتہ شرعی اعتبار سے شراب پینے یا نشہ کی وجہ سے گنہگار ہونے کا حکم اس وقت ہوتا ہے، جبکہ استعمال کرنے والے کی طرف سے تعدّی وزیادتی اور قصور پایا جائے۔

اور اگر بغیر تعدّی وزیادتی کے نشہ طاری ہو، مثلاً کسی چیز کو عام مشروب یا عام کھانے پینے کی چیز سمجھ کر استعمال کیا، اور اس کے نشہ آور ہونے کا علم نہیں تھا، یا کسی نے جان لینے یا مار پیٹ کی دھمکی دے کر اس سے نشہ کا ارتکاب کرایا، یا کسی نے ماہر طبیب ومعالج کی رائے کے مطابق کسی مہلک مرض وبیماری کے علاج کے طور پر ایسی نشہ آور چیز استعمال کی وغیرہ وغیرہ، تو ایسی صورت میں تعدّی وزیادتی نہ پائے جانے کی وجہ سے بندہ گناہ گار نہیں ہوتا۔ [2]

---

[1] والمراد بالشارب: المتعاطي شربا كان أو غيره، وسواء كان ما تعاطاه جامدا أو مائعا مطبوخا أو نيئا، وسواء أتناوله معتقدا تحريمه أم إباحته، لضعف أدلة الإباحة، وقال أبو ثور :من شربه معتقدا تحريمه حد، ومن شربه متأولا فلا حد عليه، فأشبه النكاح بلا ولي.

وقال أبو حنيفة :إذا اشتد عصير العنب وقذف زبده، أو طبخ فذهب أقل من ثلثيه، ونقيع التمر والزبيب إذا اشتدا بغير طبخ فهذا حرام قليله وكثيره، وحد شاربه، أما إذا طبخ عصير العنب فذهب ثلثاه، ونقيع التمر والزبيب إذا طبخا وإن لم يذهب ثلثاهما، أو نبيذ الحنطة والذرة، والشعير، ونحو ذلك وإن لم يطبخ، فكل ذلك حلال، نقيعا كان أو مطبوخا إلا ما بلغ السكر أو كان بلهو (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٣٧، ص ٢٩١، مادة "مسكر")

[2] السكر إما أن يكون بتعد بشرب محرم معلوم للشارب كالخمر ونحوها من المسكرات، وهذا حرام لقوله تعالى :(إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون)

ولحديث :كل مسكر خمر وكل خمر حرام .

وإما أن يكون السكر بغير تعد كأن يشرب شرابا مسكرا يظنه غير مسكر .وهذا لا إثم فيه لقوله تعالى :(وليس عليكم جناح فيما أخطأتم به ولكن ما تعمدت قلوبكم) وكذا لو شربه مضطرا كأن أكره عليه أو لدفع غصة ولم يحضره غيره (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٢٥، ص٩٢، مادة "سكر")

شراب یا اشربہ کے معنیٰ

''شراب'' عربی زبان کا لفظ ہے، جس کی جمع ''اشربہ'' آتی ہے، اور شراب کو انگریزی زبان میں Beverage کہا جاتا ہے، اور عربی لغت میں شراب ہر پینے والے مشروب کو کہا جاتا ہے، جس کو پیٹ میں لے جانے کے لئے چبانے کی ضرورت پیش نہ آتی ہو۔

لیکن شریعت کی زبان میں شراب کا لفظ، نشہ آور مشروب کے لئے استعمال ہوتا ہے، خواہ وہ مشروب پھلوں سے تیار کیا گیا ہو، جیسا کہ انگور اور کھجور، یا دانوں سے تیار کیا گیا ہو، جیسا کہ گندم اور جَو، یا میٹھی چیزوں سے تیار کیا گیا ہو، جیسا کہ شہد، اور خواہ وہ مشروب پکا کر تیار کیا گیا ہو، یا پکائے بغیر کسی طرح سے اس کو تیار کیا گیا ہو، بشرطیکہ نشہ آور ہو، البتہ اس طرح کے تمام مشروبات بعض فقہائے کرام کے نزدیک تمام احکام کے اعتبار سے عربی میں ''خمر'' کا درجہ رکھتے ہیں، اور بعض کے نزدیک کچھ مشروبات خمر کا درجہ رکھتے ہیں، اور کچھ خمر کا درجہ نہیں رکھتے۔ [1]

خمر کے لغوی معنیٰ

عربی زبان میں نشہ آور مشروب کو ''خمر'' کا نام دیا گیا ہے، اور اُردو زبان میں عموماً اس کا ترجمہ شراب سے کیا جاتا ہے۔

خمر کے عربی لغت میں معنیٰ چھوڑنے، ڈھکنے، چھپانے اور خمیر وغیرہ پیدا ہونے یا اٹھنے

---

[1] الأشربة جمع شراب، والشراب :اسم لما يشرب من أى نوع كان، ماء أو غيره، وعلى أى حال كان .وكل شيء لا مضغ فيه فإنه يقال فيه :يشرب.

وفى الاصطلاح تطلق الأشربة على ما كان مسكرا من الشراب، سواء كان متخذا من الثمار، كالعنب والرطب والتين، أو من الحبوب كالحنطة أو الشعير، أو الحلويات كالعسل .وسواء كان مطبوخا أو نيئا. وسواء كان معروفا باسم قديم كالخمر، أو مستحدث (كالعرق والشمبانيا ... إلخ)، لحديث النبى صلى الله عليه وسلم :ليشربن أناس من أمتى الخمر ويسمونها بغير اسمها (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵، ص ۱۱، وص ۱۲، مادة ''اشربة'')

Idara Ghufran

www.idaraghufran.org

(Fermentation) کے آتے ہیں۔

اور اس کا نام ''خمر'' اس لئے رکھا گیا ہے، کہ یہ عقل کو ڈھانک اور چھپا لیتی ہے، یا یہ شیرہ کو چھوڑنے یا ڈھک کر رکھنے یا خمیر (Yeast) وغیرہ اٹھنے سے تیار ہوتی ہے۔

اور بہت سے اہلِ لغت نے بطورِ خاص انگور کے کچے شیرہ سے تیار شدہ شراب کو عربی میں خمر (Wine) کا اصل مصداق قرار دیا ہے۔ [1]

---

[1] ودخل معه السجن فتيان قال أحدهما إنى أرانى أعصر خمرا (سورة يوسف، رقم الآية ٣٦)
(إنى أرانى أعصر خمرًا) استعير اسم الْمُسَبّب فِيهَا وَهُوَ الْخمر للسبب وَهُوَ الْعِنَب، لاخْتِصَاص الْخمر بالعنب(الكليات معجم فى المصطلحات والفروق اللغوية ،لأبى البقاء الحنفى، ج ١ ص ٥٠٥، فصل السين)

(خ م ر) : ومنها الخمر وهى النيء من ماء العنب مهموز الآخر وقبله ياء معتلة وفارسيته خام وفى اشتقاق الخمر كلام قيل سميت بها لأنها تخمر العقل بالتشديد أى تغطيه ومنه اختمار المرأة بخمارها أى تغطيها به وقيل لأن شاربها يخمر الناس من حد ضرب أى يستحيى منهم وقال الخليل بن أحمد سميت بها لاختمارها وهو إدراكها وغليانها وقال ابن الأعرابى سميت بها لأنها تركت فاختمرت واختمارها تغير ريحها (طلبة الطلبة، ج٤ص ٦٢،كتاب الاشربة، مادة خ م ر)

الخمر :ما أسكر من عصير العنب.
سميت بذلک لانها تغطى العقل.
قال ابن سيده :إن الخمر حقيقة إنما هى للعنب، وغيرها من المسكرات يسمى خمرا مجازا.
وهى مؤنثة، وقد تذكر، والتأنيث أفصح.(ج) خمور(القاموسى الفقهى، ج ١ ص ١٢٣ ، حرف الخاء)

خ م ر خمرة وخمر وخمور مثل تمرة وتمر وتمور يقال خمرة صرف .قال ابن الأعرابى سميت الخمر خمرا لأنها تركت فاختمرت واختمارها تغير ريحها .وقيل سميت بذلک لمخامرتها العقل .والخمير الدائم الشرب للخمر .والخمار بقية السكر تقول رجل خمر بوزن كتف ومخمور .واختمرت المرأة لبست الخمار .والخمير والخميرة ما يجعل فى العجين تقول خمر العجين أى جعل فيه الخمير وبابه ضرب ونصر .والتخمير التغطية يقال خمر إناء ک .و المخامرة المخالطة (مختار الصحاح،ج ١ ،ص ٩٢، مادة خ م ر)

(خ م ر) : الخمار ثوب تغطى به المرأة رأسها والجمع خمر مثل :كتاب وكتب واختمرت المرأة وتخمرت لبست الخمار والخمر معروفة تذكر وتؤنث فيقال هو الخمر وهى الخمر.
وقال الأصمعى الخمر أنثى وأنكر التذكير ويجوز دخول الهاء فيقال الخمرة على أنها قطعة من الخمر كما يقال كنا فى لحمة ونبيذة وعسلة أى فى قطعة من كل شيء منها ويجمع الخمر على الخمور مثل :فلس وفلوس ويقال هى اسم لكل مسكر خامر العقل أى :غطاه واختمرت الخمر أدركت وغلت وخمرت الشيء تخميرا غطيته وسترته والخمرة وزان غرفة حصير صغيرة قدر ما

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

لیکن لغت سے ہٹ کر کیا شرعی وفقہی اعتبار سے خمر کا اطلاق کسی اور مشروب پر بھی آتا ہے، یانہیں؟ اس میں فقہائے کرام کا اختلاف ہے۔ ؎[1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

يسجد عليه وخمرت العجين خمرا من باب قتل جعلت فيه الخمير وخمر الرجل شهادته كتمها (المصباح المنير فى غريب الشرح الكبير، ج ا ص ١٨١، مادة خ م ر)

والخمر :ما أسكر من عصير العنب لأنها خامرت العقل .والتخمير :التغطية، يقال :خمر وجهه وخمر إناء ك .والمخامرة :المخالطة؛ وقال أبو حنيفة :قد تكون الخمر من الحبوب فجعل الخمر من الحبوب؛ قال ابن سيده :وأظنه تسمحا منه لأن حقيقة الخمر إنما هى العنب دون سائر الأشياء، والأعرف فى الخمر التأنيث؛ يقال :خمرة صرف، وقد يذكر، والعرب تسمى العنب خمرا؛ قال :وأظن ذلک لكونها منه؛ حكاها أبو حنيفة قال :وهى لغة يمانية .وقال فى قوله تعالى : إنى أرانى أعصر خمرا؛ إن الخمر هنا العنب؛ قال :وأراه سماها باسم ما فى الإمكان أن تؤول إليه، فكأنه قال :إنى أعصر عنبا؛ قال الراعى:

ينازعنى بها ندمان صدق ...شواء الطير، والعنب الحقينا

يريد الخمر .وقال ابن عرفة :أعصر خمرا أى أستخرج الخمر، وإذا عصر العنب فإنما يستخرج به الخمر، فلذلک قال :أعصر خمرا.

قال أبو حنيفة :وزعم بعض الرواة أنه رأى يمانيا قد حمل عنبا فقال له :ما تحمل؟ فقال :خمرا، فسمى العنب خمرا، والجمع خمور، وهى الخمرة .قال ابن الأعرابى :وسميت الخمر خمرا لأنها تركت فاختمرت، واختمارها تغير ريحها؛ ويقال :سميت بذلک لمخامرتها العقل .وروى الأصمعى عن معمر بن سليمان قال :لقيت أعرابيا فقلت :ما معک؟ قال :خمر .والخمر :ما خمر العقل، وهو المسكر من الشراب، وهى خمرة وخمر وخمور مثل تمرة وتمر وتمور (لسان العرب، ج۴، ص ۲۵۵، فصل الخاء المعجمة)

عن قتادة، عن سعيد بن المسيب قال :إنما سميت الخمر لأنها تركت حتى مضى صفوها، وبقى كدرها (سنن النسائى، رقم الحديث ۵۷۴۶)

؎[1] أنواع الأشربة المسكرة وحقيقة كل نوع:

تطلق الأشربة المسكرة عند الفقهاء على اختلاف مذاهبهم على قسمين :الخمر، والأشربة الأخرى.

النوع الأول :الخمر

التعريف :الخمر لغة :ما أسكر من عصير العنب، وسميت بذلک لأنها تخامر العقل .وحقيقة الخمر إنما هى ما كان من العنب دون ما كان من سائر الأشياء. قال الفيروزآبادى :الخمر ما أسكر من عصير العنب، أو هو عام، والعموم أصح، لأنها حرمت وما بالمدينة خمر عنب، وما كان شرابهم إلا البسر والتمر.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

فقہائے کرام کے نزدیک خمر کے معنیٰ ومصداق

بہت سے فقہائے کرام کے نزدیک خمر ہر اُس شراب کو کہا جاتا ہے، جو خمیر اٹھا کر (Fermentation) تیار کی گئی ہو، اور نشہ آور (intoxicant) ہو، خواہ وہ انگور سے تیار کی گئی ہو، یا کھجور سے، یا گیہوں سے، یا جَو سے، یا کسی اور چیز سے۔

جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک حقیقی خمر تو انگور کی کہلاتی ہے، جس کا حکم زیادہ سخت ہے، اور اس کے بعد کھجور کی شراب کا درجہ ہے، اور دوسری چیزوں (مثلاً گندم، جَو، مکئی، گنا، سیب وغیرہ) سے تیار کردہ نشہ آور مشروبات کو نشہ آور ہونے کی وجہ سے مجازاً ''خمر'' کہا جاتا ہے، اس لئے دوسری چیزوں سے تیار شدہ شراب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک تمام احکام (مثلاً ناپاک ہونے اور بیع وشراء) کے اعتبار سے انگور کی طرح کی ''خمر'' وشراب کا حکم نہیں رکھتی، جس کی آگے احادیث وروایات کی روشنی میں تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ وقال الزبيدى يشرح قول صاحب القاموس :(أو عام) أى :ما أسكر من عصير كل شىء ، لأن المدار على السكر وغيبوبة العقل، وهو الذى اختاره الجماهير .وسمى الخمر خمرا، لأنها تخمر العقل وتستره، أو لأنها تركت حتى أدركت واختمرت.

فعلى القول الأول يكون إطلاق اسم الخمر على سائر الأنبذة المسكرة من باب القياس اللغوى لما فيها من مخامرة العقل (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵، ص ۱۲، مادة: الاشربة،الخمر)

[1] واصطلاحا :اختلف الفقهاء فى تعريف الخمر بناء على اختلافهم فى حقيقتها فى اللغة وإطلاق الشرع .فذهب أهل المدينة، وسائر الحجازيين، وأهل الحديث كلهم، والحنابلة، وبعض الشافعية إلى أن الخمر تطلق على ما يسكر قليله أو كثيره، سواء اتخذ من العنب أو التمر أو الحنطة أو الشعير أو غيرها .واستدلوا بقول النبى صلى الله عليه وسلم :كل مسكر خمر، وكل خمر حرام . وبقول عمر رضى الله عنه :أيها الناس :إنه نزل تحريم الخمر، وهى من خمسة :من العنب، والتمر، والعسل، والحنطة، والشعير .والخمر ما خامر العقل .

وإن القرآن لما نزل بتحريم الخمر فهم الصحابة -وهم أهل اللسان -أن كل شىء يسمى خمرا يدخل فى النهى، فأراقوا المتخذ من التمر والرطب ولم يخصوا ذلك بالمتخذ من العنب، على أن الراجح من حيث اللغة كما تقدم هو العموم .ثم على تقدير التسليم بأن المراد بالخمر المتخذ من عصير العنب خاصة .فإن تسمية كل مسكر خمرا من الشرع كان حقيقة شرعية، وهى مقدمة على الحقيقة اللغوية .

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

انگور، کھجور اور دیگر اشیاء کی شرابوں کا احادیث میں ذکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: اَلنَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ (مسلم) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خمر (وشراب) ان دو درختوں سے (تیار کی جاتی) ہے، کھجور اور انگور سے (مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ، وَمَا نَجِدُ -يَعْنِي بِالْمَدِيْنَةِ- خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيْلًا، وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ (بخاری) [2]

ترجمہ: ہم پر خمر (وشراب) حرام کی گئی اور جس وقت وہ حرام کی گئی، ہم لوگوں کو مدینہ میں انگور کی خمر (وشراب) بہت کم ملتی تھی اور ہم میں سے اکثر کی خمر (وشراب)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وذهب أكثر الشافعية، وأبو يوسف ومحمد من الحنفية، وبعض المالكية إلى أن الخمر هي المسكر من عصير العنب إذا اشتد، سواء أقذف بالزبد أم لا، وهو الأظهر عند الشرنبلالي وذهب أبو حنيفة وبعض الشافعية إلى أن الخمر هي عصير العنب إذا اشتد .وقيده أبو حنيفة وحده بأن يقذف بالزبد بعد اشتداده .

واشترط الحنفية في عصير العنب كونه نيئا.

يتبين مما سبق أن إطلاق اسم الخمر على جميع أنواع المسكرات عند الفريق الأول من باب الحقيقة، فكل مسكر عندهم خمر.

وأما الفريق الثاني والثالث، فحقيقة الخمر عندهم عصير العنب إذا غلى واشتد عند الفريق الثاني، وقذف بالزبد عند الفريق الثالث .وإطلاقه على غيره من الأشربة مجاز وليس بحقيقة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٥، ص ١٢ الى ١٣، مادة: الاشربة،الخمر)

[1] رقم الحديث ١٩٨٥ "١٣" كتاب الاشربة، باب بيان أن جميع ما ينبذ مما يتخذ من النخل والعنب يسمى خمرا، مسند احمد، رقم الحديث ١٠١٤٠ .

[2] رقم الحديث ٥٥٨٠، كتاب الاشربة، باب الخمر من العنب.

www.idaraghufran.org

کچی اور پکی کھجوروں سے (تیار شدہ) ہوتی تھی (بخاری)

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

أَنَّ الْخَمرَ حُرِّمَتْ، وَالْخَمرُ يَوْمَئِذٍ اَلْبُسْرُ وَالتَّمْرُ (بخاری) [۱]

ترجمہ: خمر (وشراب جس وقت) حرام کی گئی، اس وقت خمر (وشراب) کچی اور پکی کھجوروں سے (تیار) ہوتی تھی (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی حدیث تھوڑے بہت الفاظ کے فرق کے ساتھ بھی مروی ہے۔ [۲]

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ خمر، انگور اور کھجور کی ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ مِنْهَا شَيْءٌ (بخاری) [۳]

ترجمہ: بے شک خمر (وشراب) حرام قرار دے دی گئی، اور مدینہ میں خمر (نام کی شراب) نہیں تھی (بخاری)

مدینہ میں خمر (نام کی شراب) نہ ہونے کا مطلب بعض محدثین نے یہ بیان کیا ہے کہ مدینہ میں انگور کی شراب نہیں تھی، کیونکہ گزشتہ احادیث سے معلوم ہو چکا ہے کہ جب شراب حرام کی گئی، تو مدینہ میں عموماً کھجور کی شراب تھی۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے انگور کی شراب کو تو ''خمر'' کا نام دیا، اور کھجور وغیرہ کی شراب کو خمر کا نام نہیں دیا، جس سے معلوم ہوا کہ ''خمر'' درحقیقت انگور کی شراب کو کہا جاتا ہے۔ [۴]

---

[۱] رقم الحدیث ۵۵۸۴، کتاب الاشربة، باب نزل تحریم الخمر وهی من البسر والتمر.

[۲] عن أنس رضی الله عنه، کنت ساقی القوم فی منزل أبی طلحة، وکان خمرهم یومئذ الفضیخ، فأمر رسول الله صلی الله علیه وسلم منادیا ینادی :ألا إن الخمر قد حرمت (بخاری، رقم الحدیث ۲۴۶۴)

[۳] رقم الحدیث ۵۵۷۹، کتاب الاشربة، باب الخمر من العنب.

[۴] ویدل علی أن الحمل المذکور علی الخمر بطریق التشبیه قول ابن عمر (حرمت الخمر وما

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

جلیل القدر تابعی حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے مرسلاً روایت ہے کہ:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْخَمْرُ مِنَ الْعِنَبِ وَالسَّكَرُ مِنَ التَّمْرِ، وَالْمِزْرُ مِنَ الذُّرَةِ، وَالْغُبَيْرَاءُ مِنَ الْحِنْطَةِ، وَالْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ، كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (مصنف عبد الرزاق) ؎١

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''خمر'' انگور سے بنتی ہے، اور ''سَکَر'' کھجور، سے بنتی ہے، اور ''مِزر'' جَو سے بنتی ہے، اور ''غُبیراء'' گندم سے بنتی ہے، اور ''بِتع'' شہد سے بنتی ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے (عبدالرزاق)

حضرت امام شعبی سے روایت ہے کہ:

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَلْخَمْرُ مِنَ الْعِنَبِ (كتابُ الأشربة لأحمد بن حنبل) ؎٢

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خمر انگور کی ہوتی ہے (کتاب الاشربہ)

اور حضرت عبداللہ بن شداد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا، وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ (سنن النسائى) ؎٣

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بالمدينة منها شيء. أخرجه البخارى فى الصحيح، ومعلوم أنه إنما أراد ماء العنب لثبوت أنه كان بالمدينة غيرها لما ثبت من قول أنس، وما شرابهم يومئذ -أى يوم حرمت- إلا الفضيخ البسر والتمر، فعرف أن ما أطلق هو وغيره من الحمل لغيرها عليها، هو على وجه التشبيه (مرقاة، كتاب الحدود، باب بيان الخمر ووعيد شاربها)

(لقد حرمت الخمر وما بالمدينة منها شيء) فانه صريح فى أن لفظ الخمر لايطلق لغة الا على النيئ من ماء العنب. ومن أطلق هذا اللفظ على غيره فانما فعل ذلك توسعا ومجازا لجامع السكر أو الحرمة (تكملة فتح الملهم، ج٣، ص٦٠٧، كتاب الاشربة)

؎١ رقم الحديث ١٧٠٥٤، كتاب الاشربة، باب اسماء الخمر.

؎٢ رقم الحديث ١٤٢، ج١ ص ٥٩، باب الخمر من العنب.

؎٣ رقم الحديث ٥٦٨٣، كتاب الاشربة، باب ذكر الأخبار التى اعتل بها من أباح شراب السكر.

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خمر (نام کی شراب) تو تھوڑی اور زیادہ مقدار بھی حرام کردی گئی ہے، اور نشہ ہر مشروب سے حرام کردیا گیا ہے (نسائی)

اس قسم کی احادیث وروایات اور متعدد اہلِ لغت کے اقوال کے پیشِ نظر کئی مشائخِ حنفیہ نے فرمایا کہ ان احادیث وروایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل خمر تو انگور کی ہوتی ہے، جس پر خمر کے تمام احکام جاری ہوتے ہیں، یعنی اس کی بیع ناجائز ہوتی ہے، اور اس کی تھوڑی مقدار کو پینے پر بھی حد جاری ہوتی ہے۔

لیکن چونکہ کئی احادیث میں کھجور کی شراب کو بھی خمر کا نام دیا گیا ہے، اس وجہ سے وہ بھی حنفیہ کی ایک روایت کے مطابق ناپاک ہے، اور ان دونوں کے علاوہ باقی چیزوں سے تیار شدہ شراب کو ان سب پہلوؤں کے اعتبار سے ''خمر'' کا درجہ حاصل نہیں، البتہ نشہ کرنا ہر چیز سے حرام ہے، اس لئے دوسری ہر طرح کی شراب کو بھی اس نسبت سے ''خمر'' کہہ دیا جاتا ہے۔ [1]

چنانچہ بعض احادیث میں انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر چیزوں سے تیار شدہ شراب کو بھی خمر کا نام دیا گیا ہے، بلکہ ہر نشہ آور چیز کو خمر کہا گیا ہے۔

---

[1] وهذا صريح فى ان الخمر انما تكون من العنب، وهو مرسل سعيد بن المسيب، ومراسيله مقبولة بالاجماع غير ان فى اسناده ابراهيم بن ابى يحيىٰ، تركه كثيرون، واحتج به الشافعى.

واخرج عبدالرزاق فى مصنفه ۹: ۲۲۲ عن ابن عمر فى قصة قال أما الخمر فحرام لا سبيل إليها، وأما ما سواها من الأشربة فكل مسكر حرام، ففصل ابن عمر الخمر عن غيرها من الاشربة المسكرة فدلّ ان جميع الاشربة المسكرة لاتسمىٰ خمرا.

فتبين بهذا ان كلمة الخمر فى اصل اللغة موضوعة لما اختمر من ماء العنب النيىء، وانما تستعمل لغيره توسعا اومجازاً، الا ان حديث الباب، وحديث ابى هريرة الآتى بعد مابين (الخمر من هاتين الشجرتين) افاد ان الطلاء نقيع التمر والزبيب خمر ايضاً، فصار فى حكمها فى حرمة الشرب والنجاسة، ولكن كونها خمرا انما ثبت بدليل ظنى، وهو خبر الواحد، فبقيت فى خمريتها شبهة، ولذلک لم تكن فى معنى الخمر فى حق الحدود، لانها تندرئ بالشبهات.

واما غيرها من الاشربة فسميت خمرا مجازا لجامع السكر، فكان السكر علة لحرمتها، فلا تحرم بدونه، ولذلک قلنا: انها لايحرم منها الا القدر المسكر. وبما انها ليست حراما لعينها، فانها ليست نجسة (تكملة فتح الملهم، ج۳، ص ۱۰۶، كتاب الاشربة)

www.idaraghufran.org

چنانچہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالذُّرَةِ وَإِنِّيْ أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ (صحیح ابن حبان) [1]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خمر (وشراب انگور کے) شیرہ کی بھی ہوتی ہے، اور کشمش کی بھی ہوتی ہے، اور کھجور کی بھی ہوتی ہے، اور گندم کی بھی ہوتی ہے، اور جَو کی بھی ہوتی ہے، اور جوار (مکئی) کی بھی ہوتی ہے، اور میں نے تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کردیا ہے (ابنِ حبان)

اس طرح کی حدیث حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ [2]

اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (مسلم) [3]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز خمر (وشراب) ہے، اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے (مسلم، مسند احمد)

اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

---

[1] رقم الحدیث ۵۳۹۸، کتاب الاشربة، فصل فی الاشربة، ذکر خبر ثان یصرح بأن النبیذ الذی کان یشربه صلی الله علیه وسلم لم یکن بالذی یسکر کثیره شاربه.
قال شعیب الارنؤوط: إسناده حسن، وهو حدیث صحیح (حاشیة ابن حبان)

[2] عن سالم بن عبد الله، عن أبیه، عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: إن من العنب خمرا، ومن العسل خمرا، ومن الزبیب خمرا، ومن التمر خمرا، ومن الحنطة خمرا، وأنا أنهی عن کل مسکر (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۳۱۵۹، ج۱۲ ص۲۹۵)

[3] رقم الحدیث ۲۰۰۳ "۷۳" کتاب الاشربة، باب بیان أن کل مسکر خمر وأن کل خمر حرام، مسند احمد، رقم الحدیث ۴۶۴۵.
قال شعیب الارنؤوط: إسناده صحیح علی شرط الشیخین (حاشیة مسند احمد)

www.idaraghufran.org

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :كُلُّ مُخَمِّرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (سنن أبي داؤد) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر (عقل پر) پردہ ڈالنے والی چیز خمر (وشراب) ہے، اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے (ابوداؤد)

مذکورہ احادیث سے استدلال کرتے ہوئے اکثر فقہائے کرام نے ہر نشہ آور چیز کو ''خمر'' کا درجہ دے کر اس پر ''خمر'' کے تمام احکام جاری کیے ہیں۔ [2]

لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مذکورہ احادیث کا مطلب یہ ہے کہ ان مشروبات سے نشہ کرنا حرام ہونے میں خمر کا حکم رکھتا ہے۔ [3]

---

[1] رقم الحديث ٣٦٨٠،كتاب الاشربة، باب النهى عن المسكر.

[2] ذهب جماهير العلماء إلى أن يكون كل مسكر خمرا هو حقيقة لغوية أو شرعية كما علم مما سبق، وجمهور الشافعية الذين ذهبوا إلى أن الخمر ما كان من عصير العنب لا يخالفون الجمهور فى أن ما أسكر كثيره فقليله حرام، والاختلاف فى الإطلاق بين الجمهور، وأكثر الشافعية لم يغير الأحكام من وجوب الحد عند شرب قليله، والنجاسة، وغير ذلك مما يتعلق بالخمر، ما عدا مسألة تكفير مستحل غير الخمر، فلا يكفر منكر حكمه للاختلاف فيه، كما سيأتى كل ذلك مفصلا.
وذهب الحنفية إلى أن الخمر التى يحرم قليلها و كثيرها، ويحد بها، ويكفر مستحلها، إلى غير ذلك هى المتخذة من عصير العنب خاصة، أما الأنبذة عندهم فلا يحد شاربها إلا إذا سكر منها(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٥، ص، ١٣، ١٤، مادة "الاشربة")

[3] فاذا بلغ نبيذ هذه الاشياء حد الاسكار يصير خمراً ويكون حكمه حكم الخمر (بذل المجهود، ج١٦، ص١٢، كتاب الاشربة، باب الخمر مم هى؟)
(كل مسكر) من الاشربة وغيرها اذا بلغ حد الاسكار (خمر) اى فى حكم الخمر وهو حرمتها (بذل المجهود، ج١٦، ص١٤، كتاب الاشربة، باب ماجاء فى السكر)
(قوله وقد تطلق إلخ) قال فى المنح :هذا الاسم خص بالشرب بإجماع أهل اللغة ولا نقول إن كل مسكر خمر لاشتقاقه من مخامرة العقل فإن اللغة لا يجرى فيها القياس، فلا يسمى الدن قارورة لقرار الماء فيه، وأما قوله -صلى الله عليه وسلم -كل مسكر خمر وكل مسكر حرام وقوله إن من الحنطة خمرا وإن من الشعير خمرا ومن الزبيب خمرا ومن العسل خمرا فجوابه :أن الخمر حقيقة تطلق على ما ذكرنا وغيره كل واحد له اسم مثل المثلث والباذق والمنصف ونحوها وإطلاق الخمر عليها مجازا وعليه يحمل الحديث اهـ ملخصا أو هو لبيان الحكم لأنه -عليه الصلاة والسلام - بعث له لا لبيان الحقائق (قوله وحرم قليلها)أى شرب قليلها لئلا يتكرر الآتى من حرمة الانتفاع

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کی روشنی میں شرابوں کے مختلف احکام کے اعتبار سے جو اقسام بنتی ہیں، اوران کا اہلِ علم حضرات کو بھی بعض اوقات سمجھنا دُشوار ہو جاتا ہے، اب اُن کا ذیل میں الگ الگ ذکر کیا جاتا ہے۔

انگور کے کچے پانی وشیرہ کی شراب کا حکم

انگور کے کچے پانی یعنی شیرہ میں اگر گاڑھاپن اور جوش واُبال (Boil) پیدا ہو جائے، اور وہ جھاگ بھی پھینکے، تو وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حقیقی شراب بن کر قطعی طور پر حرام ہے، اور صاحبین (امام ابو یوسف، امام محمد) اور دیگر فقہائے کرام کے نزدیک جھاگ پھینکے بغیر ہی حرام ہے، اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ شراب قطعاً حرام ہے، خواہ تھوڑی مقدار میں پی جائے، یا زیادہ مقدار میں، اور یہ نجاستِ غلیظہ میں داخل ہے۔ [1]

اور بعض اہلِ لغت نے خاص انگور کی اس شراب کو ہی عربی میں حقیقی ''خمر'' قرار دیا ہے، اور باقی چیزوں سے بنی ہوئی شراب کو نشہ آور ہونے کی وجہ سے مجازاً ''خمر'' قرار دیا ہے، اور فنی اعتبار سے انگور سے شراب تیار ہونے کا عمل دوسری چیزوں سے تیار ہونے والی شرابوں کے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ والتداوی اهـ ح واحترز به عما قاله بعض المعتزلة إن الحرام هو الكثير المسكر لا القليل قهستانی (ردالمحتار، ج٦ ص ٤٤٨، ٤٤٩، كتاب الاشربة)

[1] أما الخمر فهو اسم للنیء من ماء العنب بعدما غلى واشتد وقذف بالزبد وسكن عن الغليان وصار صافيا وهذا عند أبى حنيفة.

وقال أبو يوسف ومحمد إذا غلى واشتد فهو خمر وإن لم يسكن عن الغليان (تحفة الفقهاء للسمرقندى، ج٣، ص ٣٢٥، كتاب الاشربة)

أما الخمر فهو اسم للنیء من ماء العنب إذا غلى واشتد وقذف بالزبد، وهذا عند أبى حنيفة عليه الرحمة وعند أبى يوسف ومحمد عليهما الرحمة ماء العنب إذا غلى واشتد فقد صار خمرا وترتب عليه أحكام الخمر قذف بالزبد أو لم يقذف به (وجه) قولهما أن الركن فيها معنى الإسكار وذا يحصل بدون القذف بالزبد (وجه) قول أبى حنيفة -رحمه الله- أن معنى الإسكار لا يتكامل إلا بالقذف بالزبد فلا يصير خمرا بدونه (بدائع الصنائع، ج٥، ص ١١٢، كتاب الاشربة)

الخمر وهى المتخذة من عصير العنب النیء إذا غلى واشتد عند أبى يوسف ومحمد، وقذف بالزبد عند أبى حنيفة. وبقول الصاحبين من عدم اشتراط قذف الزبد قال الأئمة الثلاثة (مالك والشافعى وأحمد) (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٥ ص ١٤، مادة "الاشربة")

مقابلہ میں تیز ہوتا ہے۔ [1]

ملحوظ رہے کہ سائنسی اعتبار سے انگور وغیرہ کے شیرہ کا اُبال یا جھاگ پھینکنا، خمیر اُٹھنے یعنی اس کے نشہ آور بن جانے کی ظاہری علامت ہے، کیونکہ اُبال یا جھاگ، کاربن ڈائی آکسائیڈ کے نکلنے سے بنتی ہے، اور یہ جھاگ یا جوش ایک وقتی چیز ہے، چنانچہ اگر خمیر اُٹھنے (Fermentation) کا عمل رُک جائے، تو یہ جھاگ یا اُبال تو وقتی ہونے کی وجہ سے ختم ہو جائے گا، لیکن اُس مشروب میں ایتھائل الکوحل موجود ہوگا، جس کی وجہ سے وہ مشروب نشہ آور ہو سکتا ہے، نیز جھاگ کا ظاہر ہونا، ان اجناس کی شرابوں میں زیادہ واضح ہوگا، جن میں خمیر جلد اور تیز رفتاری سے اٹھتا ہے۔

جہاں تک شراب کے لئے جوش Effervesce واُبال Boil یا جھاگ پھینکنے Bubbles یا Froth کی قید کا تعلق ہے، تو فنی لحاظ سے بظاہر ان دونوں میں کوئی معتدبہ

---

[1] ملحوظ رہے کہ کاشت کردہ، خمیر (Yeast) افزائش کے مختلف مراحل سے گزرتی ہے، لیگ فیز (Lag phase) جس میں خمیر نئے ماحول میں ایڈجسٹ ہوتی ہے۔ نئے بننے والے خُلیے اور مرنے والے خُلیے تقریباً ایک رفتار پر بنتے اور مرتے ہیں؛ لاگ فیز (Log phase) میں خمیر کے خُلیوں کی افزائش تیز رفتاری سے ہوتی ہے؛ سٹیشنری فیز (Stationary phase) میں خمیر کی افزائش کم ہوتی جاتی ہے، کیونکہ اس کی خوراک (شوگرز) کم ہو جاتی ہے اور بعض ایسے مادے بشمول الکوحل کے بن جاتے ہیں جو کہ خمیر کی افزائش کو روکنے کا باعث بنتے ہیں۔ ان وجوہ سے خمیر بننے اور مرنے کی رفتار برابر ہو جاتی ہے؛ تنزلی کی فیز (Decline phase) میں خوراک کی کمی اور افزائش کو روکنے والے مادوں کی وجہ سے خمیر کی افزائش کم ہوتی ہے اور خمیر مرتی زیادہ ہے، انگوروں سے جب شراب تیار کی جاتی ہے تو اس میں یہ مراحل دوسری اشیاء سے بنائی گئی شرابوں سے مُختلف ہوتے ہیں۔ لیگ فیز بُہت مختصر یا نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے جبکہ لاگ فیز نسبتاً مختصر ہوتی ہے، اور سٹیشنری فیز بھی مختصر ہوتی ہے اور خوراک (شوگرز) کی قلت سے بُہت پہلے ہی یہ فیز شروع ہو جاتی ہے؛ تنزلی کی فیز خلافِ معمول طویل ہوتی ہے اور کئی مہینوں پر مُحیط ہو سکتی ہے، چالیس فیصد شوگر تک کا خمیر اس فیز میں اُٹھ سکتا ہے، لیگ فیز مختصر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انگوروں میں خمیر بُہت جلد اُٹھنا شروع ہو جاتا ہے، اور غالباً اسی وجہ سے انگریزی زبان میں بھی لغت کے اعتبار سے بعض حضرات نے وائن (Wine) کا اصل اور عام اطلاق انگور کی شراب پر ہی کیا ہے، اور انگوروں کے علاوہ دیگر پھلوں سے تیار کردہ وائن کو ان پھلوں سے منسوب کیا ہے، جیسے انار کی وائن، سیب کی وائن، یہ سب فروٹ وائن کہلاتی ہیں۔ وائن ایسی شرابوں کو بھی کہہ دیا جاتا ہے جن میں الکوحل کی مقدار زیادہ ہو، جو سے تیار کردہ وائن اس کیٹیگری میں آتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات جو سے تیار کردہ شراب کو بھی وائن کہا جاتا ہے، اور بیئر اناج وغلہ جات اور خاص کر جو کے شیرہ (Malted barley) سے تیار کی جاتی ہے۔

فرق معلوم نہیں ہوتا، کیونکہ نباتات سے جو شرابیں خمیر اٹھا کر (Fermented Liqures) تیار کی جاتی ہیں، ان میں خمیر کا اٹھنا (Fermentation) ہی شراب بننے کے لئے سب سے اہم عُنصر ہے، اور خمیر (Yeast) کے لفظی معنیٰ اُبال (Boil) کے بھی کئے جاتے ہیں، خمیر اٹھنے کے نتیجے میں جو اُبال آتا ہے، وہ ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) بن جانے کی علامت ہے، خمیر کے نتیجے میں شوگر یعنی نشاستہ، الکوحل (Alcohol) اور کاربن ڈائی آکسائیڈ (Carbon Dioxide) میں تبدیل ہوجاتی ہے، اوراس کیمیائی تبدیلی کے ساتھ حرارت بھی پیدا ہوتی ہے، کاربن ڈائی آکسائیڈ (Carbon Dioxide) جو کہ ایک گیس ہے، بلبلوں Bubbles اور جھاگ Froth کی صورت میں سطح پر نظر آتی ہے، جو کہ اس میں واضح اور نمایاں طور پر ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) بن جانے کی ظاہری علامت شمار ہوتی ہے۔

لیکن فقہائے کرام کی تصریح کے مطابق جھاگ پھینکنے کا عمل جوش پیدا ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جب تک اس مشروب میں الکوحل کی معتَد بہٖ مقدار پیدا نہ ہوجائے، اس وقت تک اس پر حرام شراب کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔[۱]

کشمش کے کچے پانی وشیرہ کی شراب کا حکم

پانی میں ڈالی ہوئی کشمش میں اگر گاڑھا پن اور جوش واُبال (Boil) پیدا ہوجائے، اور وہ جھاگ بھی پھینکے، تو اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شراب کا حکم حاصل ہے، اور حرام ہے، اور صاحبین (امام ابو یوسف وامام محمد) اور دیگر فقہائے کرام کے نزدیک جھاگ پھینکے

---

[۱] اور ماہرین کے نزدیک کسی مشروب میں اعشاریہ پانچ (0.5) فیصد یا اس سے زیادہ مقدار میں الکوحل ہونے سے وہ مشروب عموماً نشہ آور کہلاتا ہے، جس کی تفصیل آگے الکوحل کے بیان میں آتی ہے، لہٰذا اگر کسی مشروب میں مذکورہ مقدار سے کم الکوحل ہو، تو ایسی صورت میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس کو شراب کا حکم حاصل نہیں ہوگا، اور اس کی بیع بھی ناجائز نہیں ہوگی، بالخصوص جبکہ وہ انگور کے علاوہ کسی اور چیز سے تیار شدہ الکوحلک مشروب ہو، جس کی مزید تفصیل باب نمبر ۱۱ میں مسائل کے ضمن میں آتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بغیر ہی وہ شراب بننے کی وجہ سے حرام ہے۔ ۱؎

کھجور کے کچے پانی وشیرہ کی شراب کا حکم

کھجور کے کچے پانی وشیرہ میں اگر گاڑھا پن اور جوش واُبال (Boil) پیدا ہوجائے، اور وہ جھاگ پھینکے، تو وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حرام ہے، اور صاحبین (امام ابویوسف، امام محمد) اور دیگر فقہائے کرام کے نزدیک جھاگ پھینکے بغیر ہی وہ شراب بننے کی وجہ سے حرام ہے۔ ۲؎

۱؎ البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک کشمش کی شراب کا حکم انگور کے کچے شیرہ وپانی سے تیارشدہ شراب سے کسی قدر کم ہے، اس وجہ سے اس کی بیع کراہت کے ساتھ جائز ہے، کیونکہ اس پر بعض اہلِ لغت کے نزدیک حقیقتاً خمر کا اطلاق نہیں ہوتا، برخلاف انگور کی شراب کے، کہ اس پر خمر کے اطلاق میں شبہ واختلاف نہیں۔

(نقيع الزبيب، وهو النيء من ماء الزبيب) بشرط أن يقذف بالزبد بعد الغليان (الدر المختار مع ردالمحتار، ج٦ص ۴۵۲، كتاب الاشربة)

وأما نقيع الزبيب :وهو النيء من ماء الزبيب فهو حرام إذا اشتد وغلى، ويتأتى فيه خلاف الأوزاعى، وقد بينا المعنى من قبل، إلى أن حرمة هذه الأشربة دون حرمة الخمر (الهداية، ج۴، ص ۳۹۵، كتاب الاشربة)

(وأما) نقيع الزبيب فهو اسم للنىء من ماء الزبيب المنقوع فى الماء حتى خرجت حلاوته إليه واشتد وقذف بالزبد أو لا على الخلاف (بدائع الصنائع، ج۵، ص ۱۱۲، كتاب الاشربة)

(وأما ما يتخذ من الزبيب فنوعان) نقيع وهو أن ينقع الزبيب فى الماء حتى خرجت حلاوته إلى الماء ثم اشتد وغلى وقذف بالزبد (الفتاوىٰ الهندية، ج۵، ص ۴۰۹، كتاب الأشربة، الباب الأول)

(ونقيع الزبيب نيئا إذا غلت) أى الطلاء والسكر والنقيع (واشتدت وقذفت بالزبد) فإن هذه الأشربة إنما تحرم عند أبى حنيفة إذا حصلت لها هذه الصفات الثلاث وعندهما يكفى الاشتداد كما فى الخمر (درر الحكام شرح غرر الأحكام، ج۲ ص۸۷، كتاب الاشربة)

ما يتخذ من الزبيب، وهو صنفان نقيع الزبيب وهو أن يترك الزبيب فى الماء من غير طبخ حتى تخرج حلاوته إلى الماء ، ثم يشتد ويغلى ويقذف بالزبد عند أبى حنيفة، أو لم يقذف بالزبد عند صاحبيه(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص ۴۱،مادة "الاشربة")

من معانى النقيع فى اللغة :شراب يتخذ من زبيب أو تمر أو غيرهما، ينقع فى الماء من غير طبخ . ومن معانيه :البئر الكثيرة الماء .وجمعه أنقعة .

وفى الاصطلاح :أن ينقع الزبيب فى الماء إلى أن تخرج حلاوته إلى الماء ثم يشتد ويغلى ويقذف بالزبد(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۱ ص۱۹۹ مادة "نقيع")

۲؎ البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک کشمش کی شراب کی طرح کھجور کی شراب کا حکم بھی انگور کے کچے شیرہ وپانی سے تیارشدہ شراب سے کسی قدر کم ہے، اور اس کی ناپاکی میں بھی روایات مختلف ہیں، اور اس کی بیع بھی درست ہے۔

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اور یہی حکم کچی وتازہ کھجور کا بھی ہے، جس کو پانی میں شامل کرلیا گیا ہو۔ [1]

یہ بات ملحوظ رہنا ضروری ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک آگ پر پکائے بغیر کشمش یا کھجور وغیرہ کے پانی ورَس کو شراب کا حکم اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا، جب تک کہ اس میں

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وأما السكر فهو النيء من ماء الرطب بعدما غلى واشتد وقذف بالزبد وسكن غليانه عنده وعندهما إذا غلى ولم يسكن غليانه (تحفة الفقهاء للسمرقندی، ج۳، ص ۳۲۵، کتاب الاشربة)

(وأما) السكر فهو اسم للنيء من ماء الرطب إذا غلى واشتد وقذف بالزبد أو لم يقذف على الاختلاف (بدائع الصنائع، ج۵، ص ۱۱۲، کتاب الاشربة)

(و) الثالث (نقيع التمر و) الرابع نقيع (الزبيب) النيء (إذا اشتد) وقذف بالزبد على الاختلاف، والنقيع :اسم مفعول، قال في المغرب :يقال أنقع الزبيب في الخابية ونقعه إذا ألقاه فيها ليبتل وتخرج منه الحلاوة، وزبيب منقع بالفتح مخففاً، واسم الشراب نقيع، اهـ قال في الهداية :وهو حرام إذا اشتد وغلى؛ لأنه رقيق ملذ مطرب، إلا أن حرمة هذه الأشربة دون حرمة الخمر(اللباب فی شرح الكتاب،لعبد الغنی الغنيمی الدمشقی الميدانی،ج۳ص ۲۱۴، کتاب الاشربة)

(قوله، وهو النيء من ماء الرطب) انظر الهداية وشرح الأتقانی اهـ (قوله، وإنما يحرم إذا اشتد وقذف بالزبد) أی عند أبی حنيفة وعندهما لا يشترط القذف بالزبد كالخمر .اهـ(حاشية الشلبی على تبيين الحقائق، ج۶ص ۴۵، کتاب الاشربة)

[1] وأما الفضيخ فهو البسر إذا خرج منه الماء وغلى واشتد وَقذف بالزبد وذلك بأن يكسر ويدق يسمى فضيخا لأنه يفضخ أی يكسر ويرض (تحفة الفقهاء للسمرقندی، ج۳، ص ۳۲۶، کتاب الاشربة)

وأما الفضيخ فهو اسم للنيء من ماء البسر المنضوخ وهو المدقوق إذا غلى واشتد وقذف بالزبد أو لا على الاختلاف (بدائع الصنائع، ج۵، ص ۱۱۲، کتاب الاشربة)

الفضيخ وهو النيء من البسر المذنب إذا غلى واشتد وقذف بالزبد فإنه اسم مشتق من الفضخ وهو الكسر يقال انفضخ سنام البعير أی انكسر من الحمل فلما كان البسر ينكسر لاستخراج الماء منه سمی الماء المستخرج بعد الفضخ كذا فی المحيط (تكملة البحر الرائق للطوری، ج۸، ص ۲۴۸، کتاب الاشربة)

وأما حكم السكر ونقيع الزبيب والتمر من غير طبخ والفضيخ والباذق فواحد وهو أنه يحرم شرب قليلها وكثيرها لكن هذه الحرمة دون حرمة الخمر حتى إن من جحد حرمة هذه الأشربة لا يكفر بخلاف الخمر .وكذا لا يجب الحد بشرب قليلها وإنما يجب الحد بالسكر .

وقال بعض الناس بإباحة هذه الأشربة مثل بشر المريسی وغيره لورود الأخبار فی إباحة شربها.

واختلفت الروايات فی النجاسة ففی رواية عن أبی حنيفة أنه نجس العين كالخمر ويمنع من جواز الصلاة ما كان مقدرا بأكثر من قدر الدرهم وفی رواية ظاهر .وعن أبی يوسف أنه اعتبر فيه الكثير الفاحش .أو ما بيع هذه الأشربة وتمليكها فجائز عند أبی حنيفة.

وعند أبی يوسف ومحمد لا يجوز ذلك فهما يقولان إن المال ما يباح الانتفاع به (تحفة الفقهاء للسمرقندی، ج۳، ص۳۲۷، کتاب الاشربة)

www.idaraghufran.org

گاڑھا پن اور جوش واُبال (Boil) پیدا ہونے کے بعد وہ جھاگ نہ پھینکے، اور فنی وسائنسی لحاظ سے بھی یہ بات واقعہ کے مطابق ہے، جیسا کہ پہلے گزرا۔ [1]

انگور کے پختہ یا نیم پختہ رَس وشیرہ کی شراب کا حکم

انگور کے تازہ رَس وشیرہ کو (نہ کہ اس کی شراب کو) اگر آگ پر پکایا جائے، تو اگر اتنی مقدار میں پکالیا جائے کہ اس کا دوتہائی (Two-thirds) حصہ خشک ہوجائے، تو اس میں شراب (Ethyl Alcohol) والے بیکٹیریا اور جرثومے پیدا ہونے کی صلاحیت کافی حد تک ختم ہوجاتی ہے، اس لئے اتنی مقدار میں آگ پر پکے ہوئے انگور کے رَس وشیرہ کا استعمال جائز ہے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابۂ کرام سے اس طرح کے مشروب کا استعمال کرنا ثابت ہے۔

اور اگر انگور کے رَس وشیرہ کو مذکورہ مقدار سے کم آگ پر پکایا گیا ہو، تو نشہ آور ہونے اور شراب بننے سے پہلے اس کا استعمال جائز ہے۔

اور اگر آگ سے اُتارنے کے بعد رکھے رکھے اس میں گاڑھا پن اور جوش واُبال (Boil) پیدا ہوجائے، اور وہ جھاگ پھینکے، تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وہ شراب کا حکم حاصل کر لینے کی وجہ سے حرام ہوجاتا ہے، جیسا کہ تفصیلاً باب نمبر ۱۷ میں آتا ہے۔ [2]

---

[1] لہٰذا بعض اہلِ علم حضرات نے جوکشمش یا کھجور کے نبیذ کو صرف گاڑھا ہونے کی بنیاد پر حرام لکھ دیا ہے، وہ درست نہیں، مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں "انگور، کھجور ودیگر اشیاء کے نبیذ، جوس ومشروب کا حکم" باب نمبر ۱۷۔

غیر المطبوخ من الأنبذة حرام بإجماع الصحابة إذا غلى واشتد وقذف بالزبد(رد المحتار، ج۶، ص ۴۵۳، کتاب الاشربة)

[2] البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس طرح کی شراب کا حکم بھی انگور کے کچے شیرہ وپانی سے تیار شدہ شراب سے کسی قدر کم ہوتا ہے، اور اسی وجہ سے اس کی بیع بھی منعقد ہوجاتی ہے۔

ملحوظ رہے کہ بعض حضرات نے مندرجہ بالا صورت میں نیم پختہ مشروب (یعنی انگور کے دوتہائی حصہ خشک ہونے سے پہلے کے رَس وشیرہ) کو جوش واُبال اور جھاگ پیدا ہوئے بغیر ہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حرام قرار دے دیا ہے، جو کہ درست نہیں،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

کشمش یا کھجور کے پختہ یا نیم پختہ رَس وشیرہ کی شراب کا حکم

اگر کشمش و کھجور کے رَس وشیرہ یا نبیذ کو آگ پر پکالیا جائے، خواہ تھوڑا ہی پکایا جائے، تو چونکہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ کیونکہ جب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حقیقی وقطعی خمروشراب (یعنی انگور کے کچے پانی کی شراب) بننے کے لئے گاڑھا پن اور جوش واُبال پیدا ہونا اور جھاگ پھینکنا شرط ہے، تو پھر آگ پر پکے ہوئے رَس وشیرہ کی شراب کا حکم حاصل کرنے کے لئے یہ کیونکر شرط نہیں ہوگا، جبکہ فنی اعتبار سے آگ پر پکنے کی وجہ سے مشروب میں شراب کی صلاحیت پیدا ہونے کے امکانات بڑھنے کے بجائے کم ہوجاتے ہیں، علاوہ ازیں بعض صحابہ وتابعین سے دوتہائی سے کم مثلاً نصف حالت تک پکا کر بھی انگور کے شیرہ کا استعمال ثابت ہے، جس کی تفصیل آگے باب نمبر ۱۷ میں آتی ہے۔

اور بعض اہلِ علم کی اس مذکورہ غلط فہمی کی بظاہر وجہ یہ ہے کہ بعض فقہی عبارات میں انگور کے شیرہ ورَس کو دوتہائی حصہ جلنے سے پہلے ناجائز قرار دے دیا گیا ہے، اور مذکورہ شرط کو اس موقع پر دوہرانے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی، جس کی نشاندہی علامہ شامی نے بھی ردُالمحتار میں فرمائی ہے۔

(وأما) الطلاء فهو اسم للمطبوخ من ماء العنب إذا ذهب أقل من الثلثين وصار مسكرا ويدخل تحت الباذق والمنصف لأن الباذق هو المطبوخ أدنى طبخة من ماء العنب والمنصف هو المطبوخ من ماء العنب إذا ذهب نصفه وبقي النصف، وقيل الطلاء هو المثلث وهو المطبوخ من ماء العنب حتى ذهب ثلثاه وبقي معتقا وصار مسكرا (بدائع الصنائع، ج۵، ص ۱۱۲، كتاب الاشربة)

وأما العصير إذا طبخ حتى يذهب أقل من ثلثيه وهو المطبوخ أدنى طبخة ويسمى الباذق والمنصف وهو ما ذهب نصفه بالطبخ فكل ذلك حرام عندنا إذا غلى واشتد وقذف بالزبد أو إذا اشتد على الاختلاف (الهداية، ج۴، ۳۹۵، كتاب الاشربة)

والمعنى :أن العصير المطبوخ الذاهب أقل من ثلثيه على قسمين :أحدهما المطبوخ أدنى طبخة المسمى الباذق، والآخر المنصف وهو ما ذهب نصفه بالطبخ، وكل واحد منهما حرام عندنا إذا غلى واشتد وقذف بالزبد أو إذا اشتد على الاختلاف، وأما حديث أن المنصف لو كان غير الباذق لكانت الأشربة المحرمة خمسة وقد حصروها في الأربعة فعلى طرف الثمام؛ لأن الأربعة التي حصروا الأشربة المحرمة فيها إنما هي أصول الأشربة المحرمة وأقسامها الأولية، والباذق والمنصف ليسا كذلك، بل إنما هما قسمان من أحد تلك الأصول والأقسام الأولية وهو الطلاء العام للباذق والمنصف(فتح القدير،ج١٠،ص٩٧،كتاب احياء الموات،فصل فى الدعوى والاختلاف والتصرف فيه)

وأما العصير إذا طبخ حتى ذهب أقل من ثلثيه فهو المطبوخ أدنى طبخ وذلك حرام إذا غلى واشتد وقذف بالزبد على الاختلاف ويسمى الباذق، والمنصف وهو ما ذهب نصفه بالطبخ وهو حرام عندنا أيضا إذا غلى واشتد، وأما نقيع التمر وهو يسمى السكر وهو النيء من ماء الرطب فهو حرام أيضا إذا غلى واشتد وأما نقيع الزبيب فهو النيء من ماء الزبيب فهو حرام إذا غلى واشتد(الجوهرة النيرة،۲،ص۱۷۴،كتاب الاشربة)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

آگ پر پکنے کی وجہ سے اس میں ایک حد تک شراب بننے اور نشہ آور ہونے کی قوت واستعداد

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(و) الثانی (الطلاء) بالکسر (وهو العصير يطبخ حتى يذهب أقل من ثلثيه) ويصير مسكرا وصوب المصنف أن هذا يسمى الباذق، وأما الطلاء فما ذكره بقوله (وقيل ما طبخ من ماء العنب حتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه) وصار مسكرا (وهو الصواب) كما جرى عليه صاحب المحيط وغيره، يعنى فى التسمية لا فى الحكم، لأن حل هذا المثلث المسمى بالطلاء على ما فى المحيط ثابت لشرب كبار الصحابة -رضى الله عنهم- كما فى الشرنبلالية .قال :وسمى بالطلاء لقول عمر -رضى الله عنه-:ما أشبه هذا الطلاء البعير وهو القطران الذى يطلى به البعير الجربان (ونجاسته) أى الطلاء على التفسير الأول كذا قاله المصنف (كالخمر) به يفتى(الدر المختار)

(قوله بالكسر) أى والمد ككساء قاموس (قوله يطبخ) أى بالنار أو الشمس قهستانى (قوله أقل من ثلثيه) قيد به لأنه إذا ذهب ثلثاه فما دام حلوا يحل شربه عند الكل، وإذا غلى واشتد يحل شربه عندهما ما لم يسكر خلافا لمحمد اهـ شرح مسكين وسيأتى (قوله ويصير مسكرا) بأن غلى واشتد وقذف بالزبد فإنه يحرم قليله وكثيره أما ما دام حلوا فيحل شربه أتقانى، وهذا القيد ذكره هنا غير ضرورى لأنه سيأتى فى كلام المصنف فى قوله :والكل حرام إذا غلى واشتد (قوله يسمى الباذق) بكسر الذال وفتحها كما فى القاموس، ويسمى المنصف أيضا، والمنصف :الذاهب النصف، والباذق الذاهب ما دونه، والحكم فيهما واحد كما فى الغاية وغيرها (قوله وصار مسكرا) أى بأن اشتد وزالت حلاوته، وإذا أكثر منه أسكر (قوله يعنى فى التسمية لا فى الحكم إلخ) لما كان كلام المصنف موهما أشد الإيهام أتى بالعناية لأن كلامه فى الأشربة المحرمة وذكر منها الطلاء ، وفسره أولا بتفسير ثم بآخر وحكم بأنه الصواب، فيتوهم أن المحرم هو المعنى الثانى دون الأول مع أن الأمر بالعكس، فالباذق والمنصف حرام اتفاقا .والطلاء :وهو ما ذهب ثلثاه ويسمى المثلث حلال إلا عند محمد كما سيأتى، فلا يحرم منه عندهما إلا القدح الأخير الذى يحصل به الإسكار كما يأتى بيانه، فنبه على أن المراد المنصف أن الذى يسمى الطلاء هو الذى ذهب ثلثاه، وأن الأول حرام والثانى حلال .وبحث الشرنبلالى فى هذا التصويب بأن الطلاء يطلق بالاشتراك على أشياء كثيرة: منها الباذق والمنصف والمثلث وكل ما طبخ من عصير العنب اهـ أقول :وفى المغرب الطلاء كل ما يطلى به من قطران أو نحوه، ويقال لكل ما خثر من الأشربة طلاء على التشبيه حتى يسمى به المثلث (قوله على التفسير الأول) أما على الثانى فظاهر لحل شربه، وعند محمد نجس كما يأتى (قوله به يفتى) عزاه القهستانى إلى الكرمانى وغيره(رد المحتار،ج۶،ص ۴۵۱،كتاب الاشربة)

(و) الثانى (العصير) المذكور (إذا طبخ حتى ذهب أقل من ثلثيه) ويسمى الباذق والطلاء أيضاً، وقيل :الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه كما فى المحيط، وقيل :إذا ذهب ثلثه فهو الطلاء وإن ذهب نصفه فهو المنصف، وإن طبخ أدنى طبخ فالباذق، والكل حرام إذا غلى واشتد وقذف بالزبد على الاختلاف كما فى الاختيار، وقال قاضيخان :ماء العنب إذا طبخ -وهو الباذق- يحل شربه ما دام حلواً عند الكل، وإذا غلى واشتد وقذف بالزبد يحرم قليله وكثيره، ولا يفسق شاربه، ولا يكفر مستحله،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

ختم ہوجاتی ہے، اس لئے امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک اس کا اتنی مقدار میں پینا جائز ہے، کہ اُس سے نشہ پیدا نہ ہو۔ ۱؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ولا يحد شاربه مالم يسكر منه، اهـ (اللباب فى شرح الكتاب، ج۳ص ۲۱۳، ۲۱۴، كتاب الاشربة)

قال -رحمه الله -(والطلاء ، وهو العصير إن طبخ حتى ذهب أقل من ثلثيه) وهو النوع الثانى من الأشربة المحرمة وقال فى المحيط :الطلاء اسم للمثلث، وهو ما طبخ من ماء العنب حتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه وصار مسكرا، وهو الصواب لما روى أن كبار الصحابة كانوا يشربون من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه على ما يجىء من قريب، وإنما سمى طلاء لقول عمر -رضى الله عنه -ما أشبه هذا بطلاء البعير وهو القطران الذى يطلى به البعير إذا كان به جرب، وهو يشبهه، وفى الهداية هو مثل ما ذكره فى المختصر، وهو الذى طبخ حتى ذهب أقل من ثلثيه ويسمى الباذق أيضا سواء كان الذاهب قليلا أو كثيرا بعد أن لم يكن الذاهب ثلثيه والمنصف منه، وهو ما ذهب نصفه وبقى النصف وكل ذلك حرام عندنا إذا غلا واشتد وقذف بالزبد، وإذا اشتد ولم يقذف بالزبد فهو على الاختلاف(تبيين الحقائق، ج٦، ص ۴۵، كتاب الاشربة)

وأما الشراب الثانى من العنب فهو الباذق وهو ماء العنب إذا طبخ أدنى طبخة يحل شربه مادام حلواً عند الكل وإذا غلى واشتد وقذف بالزبد يحرم قليله و كثيره ولا يفسّق شاربه ولا يكفر مستحله ولا يحد شاربه ما لم يسكر منه(فتاوى قاضى خان، ج۳، ص ۱۱۹، كتاب الاشربة)

(كالطِّلاَءِ) أى كما حَرُمَ الطِّلاء (وَهُوَ) بكسر الأول (مَاءُ عِنَبٍ طُبِخَ فَذَهَبَ أَقَلُّ مِنْ ثُلُثَيْهِ) كذا فى الهداية .وفى المحيط :الطلاء :اسم لِلمُثَلَّث وهو ماء عنب طُبِخ حتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه وصار مسكراً .وفي الصحاح مثل (ما فى) المحيط لكن من غير ذكر الإسكار .ويدخل في تفسير المُصنِّف (المُنَصَّفُ) وهو ما طبخ من ماء العنب حتى ذهب نصفه إلا أن يقال :مراد المصنف :ما ذهب أقلّ من ثلثيه وأكثر من نصفه فلا يدخل .لكن المراد لا يَدفع الإيراد.

ثم كل ذلك عندنا حرامٌ إذا غلا واشتدّ وقذف بالزَّبد، وإن لم يقذف فهو على الخلاف لأنه رقيق مُلِذٌّ مُطرِب يدعو قليله إلى كثيره، فيحرم شربه دفعاً للفساد المتعلّق به كالخمر .وأمّا البَاذِق فاسم لذاهبِ ما دون النصف، فأظهر الروايتين عن أبى حنيفة أنّه بمنزلة المُنَصَّف فى حكم البيع والحد، وعنه فى رواية أخرى أنه ألحق ذلك بالخمر فى أنه لا يجوز بيعه كذا فى المبسوط(شرح النقاية، ج۴،ص، ۲۱۱، كتاب الاشربة)

(فإن ذهب نصفه) بالطبخ وبقى النصف (سمى منصفا وإن طبخ بأدنى طبخة سمى باذقا) اسم لما يطبخ من ماء العنب حتى يذهب أقل من ثلثيه سواء كان أقل من الثلث أو النصف بعدما صار مسكرا (إذا غلا واشتد) وقذف بالزبد على الاختلاف لأنه رقيق ملذ مطرب يدعو قليله إلى كثيره كالخمر ولهذا يجتمع عليه الفساق فيحرم شربه دفعا لما يتعلق به الفساد(مجمع الأنهر، ج۲، ص ۵۷۰، كتاب الاشربة)

۱؎ والقسم الثالث: الأشربة المسكرة الأخرى، غير الأقسام الأربعة المذكورة، مثل نبيذ التمر أو الزبيب المطبوخ أدنى طبخة، أو عصير العنب المطبوخ الذى ذهب ثلثاه، وكذلك نبيذ العسل، والتين، والحنطة، والشعير، والحبوب الأخرىٰ.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اوراس کو پینے کا مقصد لہوولعب اورتفریح اورنشہ نہ ہو۔ ۱؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ وحكم هذا القسم عند أبي حنيفة وأبي يوسف رحمهما الله، أنه لايحرم منه شرب القليل الذى لايسكر، وانما يحرم منه القدر المسكر (تكملة فتح الملهم، ج٣، ص٦٠٠، كتاب الاشربة)

(وأما) المطبوخ من نبيذ التمر ونقيع الزبيب أدنى طبخة، والمنصف منهما فيحل شربه ولا يحرم إلا السكر منه وهو طاهر يجوز بيعه ويضمن متلفه، وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف -رضي الله عنهما -، وعن محمد -رحمه الله -روايتان :في رواية لا يحل شربه لكن لا يجب الحد إلا بالسكر، وفي رواية قال لا أحرمه ولكن لا أشرب منه، والحجج تذكر في المثلث، فأبو حنيفة وأبو يوسف رحمهما الله يحتاجان إلى الفرق بين المطبوخ أدنى طبخة والمنصف من عصير العنب، (ووجه) الفرق لهما أن طبخ العصير على هذا الحد وهو أن يذهب أقل من ثلثيه لا أثر له في العصر؛ لأن بعد الطبخ بقيت فيه قوة الإسكار بنفسه.

ألا ترى أنه لو ترك يغلي ويشتد من غير أن يخلط بغيره كما كان قبل الطبخ لم يعمل فيه هذا النوع من الطبخ فبقي على حاله بخلاف نبيذ التمر ونقيع الزبيب؛ لأنه ليس فيه قوة الإسكار بنفسه، ألا ترى أنه لو ترك على حاله ولا يخلط به الماء لم يحتمل الغليان أصلا، كعصير العنب إذا طبخ حتى ذهب ثلثاه وبقي ثلثه والماء يغلي، ويسكر إذا خلط فيه الماء وإذا لم يكن مسكرا بنفسه بل بغيره جاز أن يتغير حاله بالطبخ بخلاف العصير على ما ذكرنا، وإلى هذا أشار سيدنا عمر -رضي الله عنه -فيما روينا عنه من قوله يذهب حرامه وريح جنونه، يعني إذا كان يغلي بنفسه من غير صب الماء عليه فقد بقي سلطانه وإذا صار بحيث لا يغلي بنفسه بأن طبخ حتى ذهب ثلثاه فقد ذهب سلطانه، والله سبحانه وتعالى أعلم.

هذا إذا نقع الزبيب المدقوق في الماء ثم طبخ نقيعه أدنى طبخة، فأما إذا نقع الزبيب كما هو وصفي ماؤه ثم طبخ أدنى طبخة فقد روى محمد عن أبي حنيفة وأبي يوسف -رحمهم الله -أنه لا يحل حتى يذهب بالطبخ ثلثاه ويبقى ثلثه، ووجهه ما ذكرنا أن إنقاع الزبيب إحياء للعنب، فلا يحل به عصيره إلا بما يحل به عصير العنب.

وروى عن أبي يوسف -رحمه الله -أنه يعتبر في ذلك أدنى طبخة لأنه زبيب انتفخ بالماء فلا يتغير حكمه، والله سبحانه وتعالى أعلم (بدائع الصنائع، ج٥، ص١١٦، كتاب الاشربة)

۱؎ (نبيذ التمر والزبيب إن طبخ أدنى طبخة) يحل شربه (وإن اشتد) وهذا (إذا شرب) منه (بلا لهو وطرب) فلو شرب للهو فقليله وكثيره حرام (وما لم يسكر) فلو شرب ما يغلب على ظنه أنه مسكر فيحرم، لأن السكر حرام في كل شراب (الدر المختار)

(قوله إن طبخ أدنى طبخة) وهو أن يطبخ إلى أن ينضج شرنبلالية عن الزيلعي .وقيد به لأن غير المطبوخ من الأنبذة حرام بإجماع الصحابة إذا غلى واشتد وقذف بالزبد، وقد ورد في حرمة المتخذ من التمر أحاديث وفي حله أحاديث، فإذا حمل المحرم على النيء والمحلل على المطبوخ فقد حصل التوفيق واندفع التعارض عيني، والأحاديث الواردة كلها صحاح ساقها الزيلعي، ووفق بما ذكر فراجعه .قال الأتقاني :وقد أطنب الكرخي في رواية الآثار عن الصحابة والتابعين بالأسانيد الصحاح في تحليل النبيذ الشديد .والحاصل أن الأكابر من أصحاب رسول الله -صلى الله عليه وسلم -وأهل بدر كعمر وعلي وعبد الله بن مسعود وأبي مسعود -رضي الله عنهم -كانوا يحلونه،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اور اگر اس مشروب کو آگ سے اُتارنے کے بعد رکھ دیا جائے، اور پھر اس میں گاڑھا پن اور جوش واُبال (Boil) پیدا ہو جائے، اور وہ جھاگ پھینکے، تو دیگر فقہائے کرام اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک شراب کا حکم حاصل کر لینے کی وجہ سے اس کا پینا حرام ہو جاتا ہے، کیونکہ اس میں شراب بننے کی حقیقت پائی جاتی ہے، وھو الراجح عندنا۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وكذا الشعبي وإبراهيم النخعي .وروى أن الإمام قال لبعض تلامذته إن من إحدى شرائط السنة والجماعة أن لا يحرم نبيذ الجر اهـ .وفي المعراج قال أبو حنيفة :لو أعطيت الدنيا بحذافيرها لا أفتي بحرمتها لأن فيه تفسيق بعض الصحابة، ولو أعطيت الدنيا لشربها لا أشربها لأنه لا ضرورة فيه وهذا غاية تقواه اهـ .ومن أراد الزيادة على ذلك والتوفيق بين الأدلة فعليه بغاية البيان ومعراج الدراية (قوله وإن اشتد) أي وقذف بالزبد .قال في الزمر :ولم يذكر القذف اكتفاء بما سبق اهـ ط (قوله بلا لهو وطرب) قال في المختار :الطرب خفة تصيب الإنسان لشدة حزن أو سرور اهـ .قال في الدرر .وهذا التقييد غير مختص بهذه الأشربة بل إذا شرب الماء وغيره من المباحات بلهو وطرب على هيئة الفسقة حرام اهـ ط.

قلت :وكان ينبغي للمصنف أن يذكر التقييد بعدم اللهو والطرب وعدم السكر بعد الرابع ليكون قيدا للكل (قوله فلو شرب ما يغلب على ظنه إلخ) أي يحرم القدر المسكر منه، وهو الذي يعلم يقينا أو بغالب الرأي أنه يسكره كالمتخم من الطعام، وهو الذي يغلب على ظنه أنه يعقبه التخمة تتارخانية .فالحرام :هو القدح الأخير الذي يحصل السكر بشربه كما بسطه في النهاية وغيرها؛ ويحد إذا سكر به طائعا .قال في منية المفتي شرب تسعة أقداح من نبيذ التمر فأوجر العاشر لم يحد اهـ .وقال في الخانية .وفيما سوى الخمر من الأشربة المتخذة من التمر والعنب والزبيب لا يحد ما لم يسكر، ثم قال في تعريف السكران والفتوى على أنه من يختلط كلامه ويصير غالبه الهذيان وتمامه في حدود شرح الوهبانية (رد المحتار، ج٦، ص ۴۵۲، ۴۵۳، كتاب الاشربة)

قال :(ونبيذ التمر والزبيب إذا طبخ أدنى طبخة حلال، وإن اشتد إذا شرب ما لم يسكر من غير لهو ولا طرب(الاختيار لتعليل المختار، ج۴ص ۱۰۰، كتاب الاشربة)

[1] وإن طبخ نقيع الزبيب أدنى طبخة فما دام حلواً يحل شربه وإذا غلى واشتد وقذف بالزبد يحرم قليله و كثيره في قول محمد والشافعي رحمهما الله تعالى وهو كالعصير، وقال أبو يوسف رحمه الله تعالى يحل شربه ما لم يسكر فإذا أسكر يحرم القدح المسكر وليس هذا كالعصير بدليل أنه لا يفسق شارب النقيع ولا يحد ما لم يسكر، وروى هشام عن أبي حنيفة وأبي يوسف رحمهما الله تعالى أن نقيع التمر والزبيب إذا غلى واشتد وقذف بالزبد ما لم يذهب ثلثاه بالطبخ لا يحل، قال الفقيه أبو جعفر رحمه الله تعالى يحتمل أن يكون في المسألة روايتان ويحتمل أن يكون فيها رواية واحدة وإنما يختلف الجواب لاختلاف الموضوع وموضوع ما ذكر في ظاهر الرواية إذا كان الماء

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ملحوظ رہے کہ اگر شراب کو آگ پر پکایا جائے، تو صرف آگ پر پکانے کی وجہ سے وہ شراب

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الذی ألقی فیه الزبیب والتمر قلیلاً ویکون فی الغلظة قبل الطبخ مثل المنصف فإذا طبخ أدنی طبخة یلتحق بالمثلث، وموضوع ما ذکر فی النوادر إذا کان ذلک الماء کثیراً فیکون فی اللطافة والرقة قبل الطبخ مثل العصیر فیشترط فیه ذهاب الثلثین(فتاوی قاضی خان، ج۳،ص ۱۲۲، کتاب الاشربة)

حکم المطبوخ من نبیذ التمر ونقیع الزبیب وسائر الأنبذة:

مذهب جمهور العلماء -کما تقدم -أن ما أسکر من النیء والمطبوخ، سواء اتخذ من العنب أو التمر أو الزبیب أو غیرها یحرم شرب قلیله وکثیره، وقد سبق ذکر أدلتهم .أما عند الحنفیة، فقد قال أبو حنیفة وأبو یوسف :إن المطبوخ من نبیذ التمر ونقیع الزبیب أدنی طبخة، یحل شربه ولا یحرم إلا السکر منه .وعن محمد روایتان :الروایة الأولی :لا یحل شربه، لکن لا یجب الحد إلا بالسکر .والروایة الثانیة :قال محمد :لا أحرمه، ولکن لا أشرب منه .واحتج أبو حنیفة وأبو یوسف لقولهما :بأن طبخ العصیر علی هذه الصفة -وهی أن یذهب أقل من ثلثیه -لا یحرم إلا السکر منه، وإن اشتد وقذف بالزبد، إذا غلب علی ظنه أن الشراب لا یسکره، وذلک لأنه لیس فیه قوة الإسکار بنفسه .هذا، وإن حل شرب القلیل الذی لا یسکر عند أبی حنیفة وأبی یوسف لیس مطلقا، ولکنه مقید بشروط هی: أن یکون شربه للتقوی ونحوه من غرض صحیح. أن یشربه لا للهو والطرب، فلو شربه للهو أو الطرب فقلیله وکثیره حرام. ألا یشرب ما یغلب علی ظنه أنه مسکر، فلو شرب حینئذ، فیحرم القدح الأخیر الذی یحصل السکر بشربه، وهو الذی یعلم یقینا، أو بغالب الرأی، أو بالعادة أنه یسکره .وهذا کله عند أبی حنیفة وأبی یوسف، کما تقدم، ومثلهما بقیة فقهاء العراق :إبراهیم النخعی من التابعین، وسفیان الثوری، وابن أبی لیلی،وشریک، وابن شبرمة، وسائر فقهاء الکوفیین، وأکثر علماء البصریین، فإنهم قالوا :إن المحرم من غیر الخمر من سائر الأنبذة التی یسکر کثیرها هو السکر نفسه، لا العین، وهذا إنما هو فی المطبوخ منها.

ودلیل أبی حنیفة ومن معه من السنة ما یأتی :أ -عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما (أن النبی صلی الله علیه وسلم :أتی بنبیذ فشمه، فقطب وجهه لشدته، ثم دعا بماء فصبه علیه وشرب منه)

ب -(إن النبی قال :لا تنبذوا الزهو والرطب جمیعا، ولا تنبذوا الرطب والزبیب جمیعا، ولکن انتبذوا کل واحد منها علی حدته) ، وفی لفظ البخاری ذکر التمر بدل الرطب .قالوا :وهذا نص علی أن المتخذ من کل واحد منها مباح .ج -عن أبی سعید رضی الله عنه (أن النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن التمر والزبیب أن یخلط بینهما، یعنی فی الانتباذ) . وزید فی روایة أنه قال :(من شربه منکم فلیشربه زبیبا فردا، وتمرا فردا، وبسرا فردا)

واستدلوا علی إباحة الخلیطین بما روته عائشة رضی الله عنها قالت :(کنا ننتبذ لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی سقاء ، فنأخذ قبضة من تمر، وقبضة من زبیب، فنطرحهما فیه، ثم نصب علیه الماء فننتبذه غدوة فیشربه عشیة، وننتبذه عشیة فیشربه غدوة)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

حلال نہیں ہوجاتی، اور آگ پر پکانے کی مذکورہ تفصیل اُن مشروبات کے بارے میں ہے، جو آگ پر پکانے سے پہلے شراب نہ ہوں۔ ۱؎

انگور، کھجور اور کشمش کے علاوہ دوسری چیزوں کی شرابوں کا حکم

انگور، کھجور اور کشمش کے علاوہ جو شرابیں دوسرے نباتات، مثلاً سیب، چیری، آلو بخارا، انار، مالٹا، گنّا، جَو، گندم، مکئی وغیرہ سے تیار کی گئی ہو، جس کو بطورِ خاص عربی میں ''الـجِـعَة'' اور انگریزی زبان میں بئیر (Beer) کہا جاتا ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سمیت تمام فقہائے کرام کے نزدیک اس قسم کی شرابوں سے نشہ کرنا حرام ہے۔ ۲؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وأدلتهم من الآثار :أ -ما روى عن عمر رضى الله عنه أنه كتب إلى عمار بن ياسر رضى الله عنه: إني أتيت بشراب من الشام طبخ حتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه، فذهب منه شيطانه وريح جنونه، وبقى طيبه وحلاله، فمر المسلمين قبلك، فليتوسعوا به في أشربتهم . فقد نص على أن الزائد على الثلث حرام، وأشار إلى أنه ما لم يذهب ثلثاه فالقوة المسكرة فيه قائمة، ورخص في الشراب الذى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه .ب -ما روى أيضا عن عمر رضى الله عنه أنه كان يشرب النبيذ الشديد، وأنه هو وعلى وأبو عبيدة بن الجراح ومعاذ بن جبل وأبو الدرداء وأبو موسى الأشعرى أحلوا الطلاء ، وكانوا يشربونه، وهو :ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه، وقال عمر :هذا الطلاء مثل طلاء الإبل، ثم أمر بشربه، وكان على يرزق الناس طلاء يقع فيه الذباب، فلا يستطيع الخروج منه، أى لحلاوته(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص۱۷ الیٰ ۱۹، مادة ''اشربة'')

۱؎ وإن اشتد عصير العنب، وغلا، وقذف بالزبد، ثم طبخ بعد ذلك لم يحل بالطبخ؛ لأن الطبخ لاقى عينا حراما، فلا يفيد الحل فيه كطبخ لحم الخنزير، وهذا؛ لأنه ليس للنار تأثير فى الحل(المبسوط للسرخسى ،ج۲۴ص۱۸، كتاب الاشربة)

ولو طبخ الخمر أو غيره بعد الاشتداد حتى ذهب ثلثاه لم يحل؛ لأن الحرمة قد تقررت فلا ترتفع بالطبخ(تكملة البحر الرائق للطورى، ج۸ص ۲۴۹،كتاب الاشرب)

۲؎ تقدم أن مذهب جمهور العلماء تحريم كل شراب مسكر قليله وكثيره، وعلى هذا فإن الأشربة المتخذة من الحبوب والعسل واللبن والتين ونحوها يحرم شرب قليلها إذا أسكر كثيرها، وبهذا قال محمد بن الحسن من الحنفية وهو المفتى به عندهم .وذلك للأدلة المتقدمة من أن " كل شراب مسكر خمر وكل خمر حرام "وغير ذلك .ورأى الجمهور مروى عن عمر، وعلى، وابن مسعود، وابن عمر، وأبى هريرة، وسعد بن أبى وقاص، وأبى بن كعب، وأنس، وعائشة، وابن

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی مشہور روایت کے مطابق اس طرح کی شراب کا حکم بعض چیزوں کے اعتبار سے مختلف ہے، مثلاً یہ کہ وہ ناپاک نہیں ہوتی، اور نشہ کے بجائے بعض جائز مقاصد کے لئے تھوڑی مقدار کا استعمال جائز ہوتا ہے، جس سے کہ نشہ پیدا نہ ہو۔

جبکہ دیگر فقہائے کرام اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک اس طرح کی شرابوں کی تھوڑی مقدار کا پینا بھی بہر حال جائز نہیں۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

عباس، وجابر بن عبد الله، والنعمان بن بشير، ومعاذ بن جبل، وغيرهم من فقهاء الصحابة رضى الله عنهم .وبذلك قال ابن المسيب، وعطاء، وطاوس ومجاهد، والقاسم، وقتادة، وعمر بن عبد العزيز، وأبو ثور، وأبو عبيد، وإسحاق بن راهويه، والأوزاعي، وجمهور فقهاء الحجاز، وجمهور المحدثين عن فقهاء التابعين ومن بعدهم (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵، ص ۱۹، مادة: الاشربة)

والقسم الثالث: الأشربة المسكرة الأخرى، غير الأقسام الأربعة المذكورة، مثل نبيذ التمر أو الزبيب المطبوخ أدنى طبخة، أو عصير العنب المطبوخ الذى ذهب ثلثاه، وكذلك نبيذ العسل، والتين، والحنطة، والشعير، والحبوب الأخرىٰ.

وحكم هذا القسم عند أبى حنيفة وأبى يوسف رحمهما الله، أنه لايحرم منه شرب القليل الذى لايسكر، وانما يحرم منه القدر المسكر (تكملة فتح الملهم، ج۳، ص ۶۰۰، كتاب الاشربة)

[1] وأما الأشربة المتخذة من الشعير أو الذرة أو التفاح أو العسل إذا اشتد، وهو مطبوخ أو غير مطبوخ فإنه يجوز شربه ما دون السكر عند أبى حنيفة وأبى يوسف -رحمهما الله تعالى- وعند محمد -رحمه الله تعالى- حرام شربه قال الفقيه :وبه نأخذ كذا فى الخلاصة فإن سكر من هذه الأشربة فالسكر والقدح المسكر حرام بالإجماع واختلفوا فى وجوب الحد إذا سكر قال الفقيه أبو جعفر -رحمه الله تعالى :- لا يحد فيما ليس من أصل الخمر، وهو التمر والعنب كما لا يحد من البنج ولبن الرماك، وهكذا ذكر شمس الأئمة السرخسى -رحمه الله تعالى- وقال بعضهم: يحد، وقيل :هو قول الحسن بن زياد كذا فى فتاوى قاضى خان(الفتاوى الهندية، ج۵، ص ۴۱۴، كتاب الاشربة، الباب الثانى)

(ونبيذ العسل) ويسمى البتع . قال فى المغرب : البتع- بكسر الباء وسكون التاء -شراب مسكر يتخذ من العسل باليمن (و) نبيذ (التين و) نبيذ (الحنطة) ويسمى بالمزر -بكسر الميم، كما فى المغرب -(و) نبيذ (الشعير) ويسمى بالحقة -بكسر الحاء -كما فى القهستانى (و) نبيذ (الذرة) بالذال العجمة -ويسمى بالسكركة -بضم السين والكاف وسكون الراء ، كما فى المغرب (حلال) شربه للتقوى واستمراء الطعام (وإن لم يطبخ) وإن اشتد وقذف بالزبد، وهذا عند أبى حنيفة وأبى يوسف، وعند محمد حرام، قال فى التصحيح :واعتمد قولهما البرهانى والنسفى

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

یہ بات دوبارہ ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ شراب کی مذکورہ اقسام کا ذکر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اُن کے احکام ودرجات میں کچھ فرق ہونے کے اعتبار سے کیا گیا ہے، ورنہ واقعہ یہ ہے کہ حنفیہ کے نزدیک راجح اور مفتیٰ بہ یہی ہے کہ نشہ کرنا ہر طرح کی شراب اور نشہ آور چیز سے حرام ہے، خواہ وہ مائع مشروب کی شکل میں پینے والی چیز ہو، یا جامد اور پاؤڈر وغیرہ کی شکل میں کھانے والی چیز ہو، یا جسم میں ٹیکہ لگانے کی شکل میں نشہ کیا جائے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وصدر الشريعة، اهـ وفي القهستاني :وحاصله أن شرب نبيذ الحبوب والحلاوات بشرطه حلال عند الشيخين؛ فلا يحد السكران منه، ولا يقع طلاقه وحرام عند محمد فيحد و يقع كما في الكافي، وعليه الفتوى كما في الكفاية وغيره، اهـ .ومثله في التنوير والملتقى والمواهب والنهاية والمعراج وشرح المجمع وشرح درر البحار والعيني حيث قالوا الفتوى في زماننا بقول محمد، لغلبة الفساد، وفي النوازل لأبي الليث ولو اتخذ شيئا من الشعير أو الذرة أو التفاح أو العسل فاشتد وهو مطبوخ أو غير مطبوخ فإنه يجوز شربه ما دون السكر عند أبي حنيفة وأبي يوسف، وعند محمد :لا يجوز شربه، وبه نأخذ اهـ.(اللباب في شرح الكتاب، ج۳ص ۲۱۵، كتاب الاشربة)

[1] أما للسكر نفسه فهو حرام اتفاقا بمعنى أنه يحرم القدر المؤدي إلى الإسكار (ردالمحتار، ج۳، ص ۶۵۱، كتاب العتق)

والكلام فيه في مواضع :أحدها في بيان ماهيته، والثاني وقت ثبوت هذا الاسم -وقد تقدما -، والثالث أن عينه حرام غير معلول بالسكر بخلاف غيره من الأشربة فإنه معلول بالسكر ومن الناس من يقول غير المسكر منها ليس بحرام كغيره من الأشربة فإنه معلول بالسكر؛ لأن الفساد لا يحصل إلا به، وهذا كفر لأنه مخالف الكتاب والسنة والإجماع، والرابع أنها نجسة العين نجاسة غليظة كالبول والغائط (تكملة البحر الرائق للطوري، ج۸، ص۲۴۷، كتاب الاشربة)

مطلب في البنج والأفيون والحشيشة (قوله لكن دون حرمة الخمر) ؛ لأن حرمة الخمر قطعية يكفر منكرها بخلاف هذه (قوله لا يحد بل يعزر)أي بما دون الحد كما في الدر المنتقى عن المنح، لكن فيه أيضا عن القهستاني عن متن البزدوي أنه يحد بالسكر من البنج في زماننا على المفتى به اهـ تأمل قال في المنح :وفي الجواهر :ولو سكر من البنج وطلق تطلق زجرا وعليه الفتوى اهـ وقد تقدم عن قاضي خان تصحيح عدم الوقوع فليتأمل عند الفتوى .اهـ .وتقدم أول الطلاق عن تصحيح العلامة قاسم أنه إذا سكر من البنج والأفيون يقع زجرا وعليه الفتوى وقدمنا هناك عن النهر أنه صرح في البدائع وغيرها بعدم الوقوع؛ لأنه لم يزل عقله بسبب هو معصية .والحق التفصيل :إن كان للتداوي فكذلك وإن للهو وإدخال الآفة قصدا فينبغي أن لا يتردد في الوقوع .اهـ .قلت :ويدل للأول تعليل البدائع، وللثاني تعليل العلامة قاسم(رد المحتار، ج۴، ص ۴۲، كتاب الحدود)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اورشراب کی تلچھٹ سے بھی نشہ کرنا حرام ہے۔ ۱؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(قوله وقال محمد إلخ) أقول :الظاهر أن هذا خاص بالأشربة المائعة دون الجامد كالبنج والأفيون، فلا يحرم قليلها بل كثيرها المسكر، وبه صرح ابن حجر فی التحفة وغيره، وهو مفهوم من كلام أئمتنا لأنهم عدوها من الأدوية المباحة وإن حرم السكر منها بالاتفاق كما نذكره، ولم نر أحدا قال بنجاستها ولا بنجاسة نحو الزعفران مع أن كثيره مسكر، ولم يحرموا أكل قليله أيضا، ويدل عليه أنه لا يحد بالسكر منها كما يأتی، بخلاف المائعة فإنه يحد، ويدل عليه أيضا قوله فی غرر الأفكار: وهذه الأشربة عند محمد وموافقيه كخمر بلا تفاوت فی الأحكام، وبهذا يفتی فی زماننا اهـ فخص الخلاف بالأشربة، وظاهر قوله بلا تفاوت أن نجاستها غليظة فتنبه، لكن يستثنی منه الحد فإنه لا يجب إلا بالسكر، بخلاف الخمر .والحاصل أنه لا يلزم من حرمة الكثير المسكر حرمة قليله ولا نجاسته مطلقا إلا فی المائعات لمعنی خاص بها.أما الجامدات فلا يحرم منها الكثير المسكر، ولا يلزم من حرمته نجاسته كالسم القاتل فإنه حرام مع أنه طاهر،هذا ما ظهر لفهمی القاصر، وسنذكر ما يؤيده ويقويه ويشيده (ردالمحتار، ج۶ص ۴۵۶، كتاب الاشربة)

(قوله وبه يفتی) أی بقول محمد، وهو قول الأئمة الثلاثة لقوله -عليه الصلاة والسلام - كل مسكر خمر وكل مسكر حرام رواه مسلم، وقوله -عليه الصلاة والسلام " -ما أسكر كثيره فقليله حرام رواه أحمد وابن ماجه والدارقطنی وصححه (قوله غيره) كصاحب الملتقی والمواهب والكفاية والنهاية والمعراج وشرح المجمع وشرح درر البحار والقهستانی والعينی، حيث قالوا الفتوی فی زماننا بقول محمد لغلبة الفساد .وعلل بعضهم بقوله لأن الفساق يجتمعون علی هذه الأشربة ويقصدون اللهو والسكر بشربها.

أقول :والظاهر أن مرادهم التحريم مطلقا وسد الباب بالكلية وإلا فالحرمة عند قصد اللهو ليست محل الخلاف بل متفق عليها كما مر ويأتی، يعنی لما كان الغالب فی هذه الأزمنة قصد اللهو لا التقوی علی الطاعة منعوا من ذلک أصلا تأمل(ردالمحتار، ج۶ص ۴۵۵، كتاب الاشربة)

وبه علم أن المراد الأشربة المائعة، وأن البنج ونحوه من الجامدات إنما يحرم إذا أراد به السكر وهو الكثير منه، دون القليل المراد به التداوی ونحوه كالتطيب بالعنبر وجوزة الطيب، ونظير ذلک ما كان سميا قتالا كالمحمودة وهی السقمونيا ونحوها من الأدوية السمية(ردالمحتار، ج۴ص ۴۲، باب حد الشرب للمحرم)

۱؎ البتہ ایسی چیز سے نشہ کرنے پر حد جاری ہونے کے حکم میں فقہائے کرام کا اختلاف ہے۔

شرب دردی الخمر:

ذهب جمهور الفقهاء إلی تحريم شرب دردی الخمر، ويحد شاربه، لأنه خمر بلا شک، وسواء دردی الخمر أو دردی غيره، وأنه لا فرق بين الجميع، ويحد بالثخين منها إذا أكله .وذهب الأحناف إلی كراهة شرب دردی الخمر، لأن فيه ذرات الخمر المتناثرة، وقليله ككثيره، ولكن لا

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

امام اعظم کے نزدیک ''خمر'' وشراب کی تحقیق کا خلاصہ

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مختلف قسم کی شرابوں کی تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ اصل شراب، جس کو قرآن مجید میں ''خمر'' کا نام دیا گیا ہے، وہ قطعاً حرام ہے، جس کا منکر اسلام سے خارج ہے، اوراس کی تھوڑی اور زیادہ مقدار بہرحال ناجائز ہے، اوراس کی تھوڑی مقدار پینے پر بھی حد جاری ہوتی ہے، خواہ اس کو پینے سے نشہ بھی پیدا نہ ہو، اوراس کی خرید وفروخت بھی جائز نہیں، بلکہ فاسد ہے، اور یہ سخت وغلیظہ درجہ کی نجس وناپاک چیز ہے۔

پھراس بات پر تمام فقہائے کرام کا اتفاق ہے کہ انگور کے کچے رَس یا شیرہ سے تیار شدہ شراب پر مذکورہ تمام احکام قطعیت کے ساتھ جاری ہوتے ہیں، جس میں ابال پیدا ہوگیا ہو، اوروہ جھاگ پھینکنے لگی ہو۔

اوراگر وہ جھاگ نہ پھینکے، مگر نشہ آور ہو، تو وہ بھی حرام ہے، مگرامام ابوحنیفہ کے نزدیک اس شراب کا درجہ پہلی شراب سے بعض احکام میں کمزور ہے، اس لئے امام ابوحنیفہ کے نزدیک

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

يحد شارب الدردى إلا إذا سكر، لأنه لا يسمى خمرا، فإذا سكر منه وجب الحد عليه، كما فى شرب الباذق أو المنصف (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص۱۷، مادة ''اشربة'')

وكذلك من شرب دردى الخمر لا حد عليه؛ لأن دردى الخمر لا يسمى خمرا وإن كان لا يخلو عن أجزاء الخمر (بدائع الصنائع، ج۷، ص۴۰، كتاب الحدود)

(ويكره شرب دردى الخمر) وهو ما يبقى فى أسفله (والامتشاط به) أى بدردى الخمر وإنما خص الامتشاط بالذكر مع أن الانتفاع به حرام لأن له تأثيرا فى تحسين الشعر والمراد بالكراهة الحرمة لأن فيه أجزاء الخمر وهذا هو المفهوم من الهداية وغيرها ولذا قال فى مختصر الوقاية وحرم شرب دردى الخمر (ولا يحد شاربه بلا سكر) لأن وجوب الحد للزجر عن الميل والطبع لا يميل إلى الدردى فقليله لا يدعو إلى كثيره خلافا للشافعى فإنه قال يحد لأنه شرب جزء من الخمر (مجمع الانهر، ج۲، ص۵۷۳، كتاب الاشربة)

(الطراطير) دردى الْخمر مُعرب (ترتير) باليونانية هَذَا أَصله ثمَّ اسْتعْمل فِي كل دردى (ج) طراطير و (فِي الكيمياء) حمض الدردى (حمض الطرطريك) وَهُوَ حمض عضوى تُوجد مِنْهُ أَنْوَاع متناظرة وَالنَّوْع العادى بلوراته شفافة يذوب فِي المَاء والكحول وَيُوجد عَادَة فِي أنسجة الْخضر والفاكهة (المعجم الوسيط، ج۲ ص۵۵۵، باب الضاد)

www.idaraghufran.org

اس کا منکر اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ [۱]

اور جو شراب، کشمش یا کھجور سے بنائی گئی ہو، یا انگور کا شیرہ تھوڑا سا آگ پر پکا کر رکھ دیا گیا اور اس میں اُبال پیدا ہو گیا ہو، اور وہ جھاگ پھینک رہی ہو، وہ بھی ''خمر'' میں داخل ہے، مگر شراب کی اس قسم پر ''خمر'' کا اطلاق قطعی کے بجائے ظنی ہے، اس لئے امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کا منکر اسلام سے خارج نہیں، اور کھجور کی شراب ایک روایت کے مطابق پاک ہے، اور دوسری روایت کے مطابق ہلکی وخفیفہ نجاست میں داخل اور تیسری روایت کے مطابق سخت وغلیظہ نجاست میں داخل ہے، اور اسی روایت کو بعض مشائخِ حنفیہ نے راجح قرار دیا ہے، اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس طرح کی شراب کو پینے والے پر اس وقت تک حد نہیں لگائی جائے گی، جب تک کہ اس کو پی کر نشہ پیدا نہ ہو جائے، اور اس کی بیع درست مگر بلاضرورت مکروہ اور گناہ ہے، جیسا کہ باب نمبر ۱۱ میں گزرا۔ [۲]

---

[۱] اقول: الحديث نص فى حرمة الخمر، وحرمة بيعها، وحرمتها منصوصة فى القرآن، ومصرح بكونها نجسة، وهذا القدر مما اتفق عليه المسلمون ، الا ان الخمور ما اتفقوا على كونها خمرا حقيقة بلا شبهة فى خمريتها، وهو النئ من ماء العنب، اذا غلا واشتد وقذف بالزبد، وهو حرام قطعي يكفر مستحلها، ويحد شاربها ولو قطرة، ويبطل بيعها، ويحكم بنجاستها بلاخلاف.

ومنها ما هو خمر بالاتفاق الا ان فى خمريتها شبهة ، وهو النئ من ماء العنب ، اذا غلا واشتد وصار مسكرا،ولكنه لم يقذف بالزبد، وحكمها:انه لايكفر مستحلها، ولا يحد شاربها مادون السكر،لكونها ادنى حالا من الخمر المقطوع بحرمتها، لنقصانها فى بعض صفاتها عند ابى حنيفة، الا انه يحكم بنجاستها وحرمة بيعها، وحرمة شربها قليلا او كثيرا، لانها ليست بادنى حالا من السكر. والفضيخ، ونقيع الزبيب، والباذق، والمنصف ، وعند ابى حنيفة هى كالخمر المجمع على خمريتها بلاشبهة ، ولم يعتدوا بعدم قذف الزبد.

هذا هو تحقيق الخلاف بين ابى حنيفة وغيره فى كون النئ من ماء العنب المشتد غير القاذف بالزبد خمرا او غير خمر، واصحابنا اطلقوا فى الخلاف، وقالوا:انها ليست بخمر عند ابى حنيفة ، وخمر عند غيره، ومقتضاه ان يحل شربها، ويحكم بطهارتها، وجواز بيعها عنده، وهو بعيد غاية البعد عن مثل الامام، فحقيقة قوله هو ماقلنا، والله اعلم (اعلاء السنن ، ١٧ ، ص٨٢٨٧، كتاب الاشربة ، باب حرمة الخمر)

[۲] ومنها:ماهى خمور بالاتفاق الا ان خمريتها ظنية عندالكل، كالسكر، والفضيخ، ونقيع الزبيب، والباذق والمنصف، وحكمها:انها حرام شربها قليلا، وكثيرا بالحرمه الظنية ، ولايكفر مستحلها بالاتفاق. واختلفوا فى نجاستها وحرمة بيعها، وحد شارب قليلها، والراجح من مذهب ابى

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اور انگور، کشمش اور کھجور کے علاوہ دوسری چیزوں مثلاً گندم، جو، مکئی، گنے وغیرہ سے مذکورہ طریقہ پر تیار کردہ شراب پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مشہور قول کے مطابق ''خمر'' کا اطلاق نہیں ہوتا، بلکہ وہ نشہ آور شراب کہلاتی ہے، جس سے نشہ کرنا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ناجائز ہوتا ہے، لیکن یہ ناپاک نہیں کہلاتی، اور اس کی بیع بھی فاسد نہیں ہوتی، بلکہ جائز اغراض کے لئے مکروہ بھی نہیں ہوتی، اور اس کا منکر اسلام سے خارج نہیں ہوتا، اور اس کا نشہ آور مقدار سے کم کا استعمال جائز ہوتا ہے، بالخصوص جائز غرض سے، جیسا کہ باب نمبر ۱۱ میں گزرا۔ [1]

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

حنيفة نجستها نجاسة غليظة ، وكراهة بيعها، وعدم حد شارب القليل منها، للشبهة فى خمريتها ، لان خمريتها ظنية ، وهذه الخمور ادنى حالا من النئ من ماء العنب المشتد المسكر غير القاذف بالزبد، كما لايخفى (اعلاء السنن ، ج١٧ ، ص٨٢٨٧، كتاب الاشربة ، باب حرمة الخمر)

قال صاحب "عقود الجواهر": واعلم ان كون الخمر اسما للنئ من ماء العنب اذا صار مسكرا حقيقة بالاتفاق من ائمة اللغة ، حتى اشتهر استعماله فيه، وفى غيره سمى باسامى مختلفة مجازا، والحقيقة هى المرادة فى الحديث ، والكل من الطلاء والباذق، اذا اشتد وغلا، وقذف بالزبد حرام عند ابى حنيفة، والسكر اذا غلا كذلك، ونقيع الزبيب كذلك، لكن حرمة هذه الثلاثة اى الطلاء، والسكر، ونقيع الزبيب ، دون حرمة الخمر، لان الخمر قطعية بالكتاب، والسنة ، وعليه اجماع الامة ، وتعلقت بها الاحكام ، وحرمة هذه الثلاثة اجتهادية، ولايكفر مستحلها، وانما يضلل، ولا يحد شاربها لو لم يسكر، والسكر من كل شراب هو غير الخمر فى الحديث ، لان العطف يقتضى المغايرة ، والله تعالىٰ اعلم اهـ ملخصاً(اعلاء السنن ، ج١٧ ، ص٨٢٩٠، كتاب الاشربة ، باب حرمة الخمر)

وان هذه الاشربة خمر عند ابى حنيفة فى الصحيح، فلذلك هى حرام نجسة يحرم شربها قليلة كانت أو كثيرة، ولكن كونها خمرا ليس قطعياً كقطعية القسم الأول، بل هناك شبهة فى كونها خمرا، فيسقط الحد عن شاربها لمكان هذه الشبهة، وانما يحد اذا أسكر منها.

والخلاصة أن هذا القسم له شبه بالقسم الأول، فيحرم قليله وكثيره ويحكم بنجاسته، وله شبه بالقسم الثالث، فلايحد شاربه الا اذا أسكر، ويجوز بيعها (اى مع الكراهة) عند أبى حنيفة، خلافا لصاحبيه (تكملة فتح الملهم، ج٣، ص٦٠٠، كتاب الاشربة)

[1] ومنها ماهى خمور مختلف فى خمريتها ، كالتى تتخذ من الحنطة ، والشعير، والعسل وغيرها، فقال ابوحنيفة : انها ليست بخمر، بل هى نبيذ مسكر، واطلاق الخمور عليها من قبيل زيد اسد، وقال آخرون: هى خمور السكر. والفضيخ، ونقيع الزبيب، والباذق، والمنصف، وهى حلال عند ابى حنيفة اذا لم يشرب القدر المسكر، وان شرب هذا القدر ، فهى حرام ، لان السكر حرام من كل شيئ، وعند غيره هى حرام قليلها وكثيرها(اعلاء السنن ، ج١٧ ، ص٨٢٨٨، كتاب الاشربة ، باب حرمة الخمر)

الکوحل Alcohol اور سپرٹ Spirit کا تفصیلی حکم

پھلوں، غلوں اور سبزیوں سے تیار کردہ شراب میں جو نشہ آور بنیادی جوہر وعنصر ہوتا ہے، اور اس سے شراب میں نشہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، اس کو آج کل کی سائنسی زبان میں ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) کہا جاتا ہے۔ [1]

اس لئے ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) بھی شراب کے حکم میں داخل ہے۔ [2]

ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) دراصل دنیا میں پائی جانے والی مختلف الکوحل کی اقسام میں وہ اہم قسم ہے کہ جو عموماً نشہ آور مشروب کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ [3]

---

[1] ملحوظ رہے کہ انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق شراب (Alcoholic Beverage) ایسے تمام محلولوں کو کہا جاتا ہے جو کہ میوہ جات، سبزیوں اور غلوں کو تخمیر کرکے یا خمیر اُٹھا کر (Fermented Liquors) تیار کئے جاتے ہیں اور ان میں ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) ایتھینول (Ethanol) بطور نشہ آور شئے (Intoxicating agent) کے استعمال ہوتا ہے، جیسے بیئر (Beer)، وائن (Wine)، ڈسٹیلڈ سپرٹ (Distilled Spirit)

(Alcoholic beverage: Encyclopedia Britannica)

[2] ولا شك أن العرق المستقطر من الخمر هو عين الخمر تتصاعد مع الدخان وتقطر من الطابق بحيث لا يبقى منها إلا أجزاؤها الترابية ولذا يفعل القليل منه فى الإسكار أضعاف ما يفعله كثير الخمر (رد المحتار، ج۴، ص۳۸، باب حد الشرب المحرم)

ومن هنا يعلم حكم العرق المستقطر من فضلات الخمر، فينبغي جريان الخلاف فى الحد من شرب قليله كما بحثه القهستانى، أما نجاسته فغليظة كأصله لكن ليس كحرمة الخمر لعدم إكفار مستحله للخلاف فيه، وقول الشرنبلالى بحثا لا حد به بلا سكر مبنى على خلاف المفتى به كما أفاده كلام القهستانى تأمل (رد المحتار، ج۶، ص۴۵۰، كتاب الأشربة)

[3] الکوحل بہت سی اقسام کی ہوتی ہیں، ان میں سے درجن کے قریب اقسام ایسی ہیں جو زیادہ استعمال میں ہیں، الکوحل کی بعض اقسام بے ضرر اور نشے والے اثرات سے خالی ہیں اور بعض مُضر تو ہیں مگر وہ عموماً بطور نشے کے استعمال نہیں کی جاتیں، ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) سب سے زیادہ مشہور الکوحل ہے، اسی سے ہمیں زیادہ سروکار ہے کیونکہ تمام شرابوں میں یہی اصل جوہر ہے، اسی کو ایتھینول (Ethanol) بھی کہا جاتا ہے، ایتھینول کو خمیر اُٹھائے بغیر بعض دوسرے کیمیائی طریقوں سے بھی تیار کیا جاسکتا ہے۔

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اور ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) اگر کسی دوسرے مشروب ومحلول میں معتدبہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

دوطرح کے طریقوں سے ایتھائل الکوحل کو تیار کیا جاتا ہے، دونوں طریقوں سے تیار کی گئی ایتھائل الکوحل کیمیائی اعتبار سے ایک جیسی ہوتی ہے، حیاتیاتی طریقے کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1)......کیمیائی (Chemical): اس طریقے سے تیار کردہ ایتھائل الکوحل کو صنعتی استعمال جیسے بطورِ ایندھن اور بطورِ محلل کے استعمال کیا جاتا ہے۔

(2)......حیاتیاتی (Biological): اس طریقے سے تیار کردہ ایتھائل الکوحل کو پینے والی شراب بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، علاوہ ازیں صنعتی مقاصد کے لئے بھی اس طریقے سے ایتھائل الکوحل کو بنایا جاتا ہے۔

انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق Encyclopaedia Britannica: Ethanol and its products جو ایتھائل الکوحل پینے کے لئے استعمال ہوتا ہے وہ ہمیشہ حیاتیاتی طریقے (یعنی خمیر اُٹھانے) سے بنایا جاتا ہے (غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ خمیر اُٹھانے سے جو ہم جنس اجزاء بنتے ہیں وہ اس کے ذائقے کے لئے اہم ہوتے ہیں، اور کیمیائی طریقے سے یہ اجزاء نہیں بنتے)

صنعتی مقاصد (ایندھن وغیرہ) کے لئے استعمال ہونے والی ایتھائل الکوحل میں کچھ ایسے اجزاء شامل کئے جاتے ہیں کہ جن کی وجہ سے وہ عموماً پینے کے قابل نہیں رہتی، مصنوعی ایتھائل الکوحل سے مُراد عموماً کیمیائی طریقے سے حاصل شدہ الکوحل ہوتا ہے، البتہ کبھی یہ اُس شراب کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جس میں کاشت کردہ خمیر کو شامل کیا اور ملایا جاتا ہے۔

خمیر (Yeast) کی بہت سی اقسام ہیں، عملی مقاصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان کو دوطرح کی اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

(1) خودرو خمیر: جسے انگریزی زبان میں وائلڈ ییسٹ Wild Yeast کہا جاتا ہے۔

(2) افزائش یا کاشت کردہ خمیر: جسے انگریزی زبان میں کلچرڈ ییسٹ Cultured Yeast کہا جاتا ہے۔

(1)......خودرو یعنی وائلڈ ییسٹ Wild Yeast کئی قسم کا ہوتا ہے، یہ ہمارے اردگرد فضا میں بھی پایا جاتا ہے، خاص کر یہ انگوروں کی بیلوں، خوشوں وغیرہ پر پایا جاتا ہے، علاوہ ازیں یہ اُس ساز وسامان پر بھی پایا جاتا ہے جو کہ انگور وغیرہ کی کاشت یا ان کو منتقل کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے، انگوروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے میں جو انگور پھس جاتے ہیں اور اُن کا شیرہ نکل آتا ہے تو برتنوں میں موجود خمیر اُس پر اپنا اثر شروع کردیتا ہے۔

(2)......افزائش یا کاشت کردہ خمیر یعنی کلچرڈ ییسٹ Cultured Yeast بھی قدرتی خمیر ہوتا ہے، قدرتی خمیر کی بعض اقسام کی افزائش کی جاتی ہے اور پھر ان کو شراب بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

خودرو یعنی وائلڈ خمیر، ایتھائل الکوحل کی زیادہ مقدار کو برداشت نہیں کرسکتی اور جب کسی چیز میں ایتھائل الکوحل کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے تو یہ ختم ہوجاتی ہے، عموماً خودرو یعنی وائلڈ خمیر سے بنائی ہوئی الکوحل پانچ فیصد سے زیادہ نہیں بنتی۔

کاشت کردہ خمیر سے بنائی گئی الکوحل تقریباً سولہ یا زیادہ سے زیادہ اٹھارہ فیصد تک بن جاتی ہے۔

انگور اور دوسرے پھلوں وغیرہ پر بعض دوسرے جراثیم بھی موجود ہوتے ہیں، جیسے سرکہ بنانے والے جراثیم، اس لئے بعض اوقات وائلڈ خمیر کے استعمال کے نتیجہ میں سرکہ تیار ہوجاتا ہے۔ ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مقدار کے ساتھ شامل کردیا جائے، تو وہ مشروب بھی نشہ آور ہوجاتا ہے، البتہ اگر الکوحل کی

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بُہت سے شراب بنانے والے شراب کی تیاری میں ذائقہ کی بہترائی کے لئے وائلڈ خمیر کا استعمال کرتے ہیں۔

ایتھائل الکوحل کا استعمال بطور ایندھن، شراب میں، کھانے پکانے میں، بطورِ محلّل، بطور صاف کرنے والے محلول، جراثیم کُش محلول میں، دیگر نامیاتی مادوں کی تیاری کے لئے بعض ذائقوں کو نکالنے اور بعض ضرر رساں مادوں (خاص کر میتھائل الکوحل) کے زہریلے اثرات کے علاج وغیرہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، جدید ادویات سے پہلے الکوحل بہت سے طبّی مقاصد کے لئے بھی استعمال ہوتی تھی، اب اکثر بطور محلّل بیرونی طور پر اس کا استعمال ہوتا ہے۔

شوگر الکوحل: (Sugar Alcohol) نامی محلول بھی الکوحل کی قسم سے تعلق رکھتا ہے، لیکن یہ نشہ آور نہیں ہوتا، یہ شوگر کی بعض اقسام سے تیار کیا جاتا ہے اور شوگر سے مماثلت رکھتا ہے، مثال کے طور پر Mannitol, Sorbitol (یہ ادویات میں بھی استعمال ہوتا ہے)

الکوحل کی ایک قسم کو Rubbing Alcohol یعنی اعضاء وغیرہ پر مَلنے یا رگڑنے والا الکوحل کہا جاتا ہے، جو صرف بیرونی استعمال کے لئے ہوتا ہے، اس میں ایتھائل الکوحل موجود نہیں ہوتا، بلکہ اس میں Isopropanol Alcohol نامی الکوحل ہوتا ہے، اس کا پینا سخت مُضر ہوتا ہے۔

پرفیوم: (Perfume) میں متغیر الکوحل یا الکوحل المغیر Specially Denatured Alcohol بطور محلّل استعمال ہوتا ہے، جس کو انگریزی زبان میں مختصراً ایس۔ڈی الکوحل (S D Alcohol) کہا جاتا ہے، اور اس کو میتھائلیٹڈ سپرٹ Methylated Spirit بھی کہا جاتا ہے، جس میں ایسے زہریلی مادے شامل ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ انتہائی بدذائقہ، ناگوار اور ناقابلِ شرب ہوجاتا ہے، اور اسی وجہ سے اس کو زہریلی شراب بھی کہہ دیا جاتا ہے، اور زہریلی شراب کو بعض اوقات میتھائل الکوحل Methyl Alcohol سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

متغیر الکوحل یا میتھائلیٹڈ سپرٹ Methylated Spirit اپنی خالص شکل میں جلانے یا مُردہ اجسام کو گلنے، سڑنے سے محفوظ رکھنے اور دیگر صنعتی مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

اور ان مقاصد کے لئے بنیادی طور پر میتھائل الکوحل Methyl Alcohol ہی استعمال کی جاتی ہے، اور اسی وجہ سے اس کو میتھائلیٹڈ سپرٹ Methylated Spirit بھی کہا جاتا ہے۔

دیگر اشیاء جو اس طرح کے مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہیں اُن میں آئی سو پروپینول (Isopropanol)، ایسیٹون (Acetone)، میتھائل ایتھائل کیٹون (Methyl Ethyl Ketone) وغیرہ شامل ہیں۔

آئی سو پروپینول (Isopropanol) محلّل اور جراثیم کُش دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے، اور یہ ماؤتھ واش (MouthWash)، جلد پر لگائے جانے والے لوشن (Skin Lotion) اور جلد پر لگائے جانے والے الکوحل (Rubbing Alcohol) میں بھی موجود ہوسکتا ہے۔

اور میتھینول یا میتھائل الکوحل (Methanol/Methyl Alcohol) مختلف صنعتوں میں وسیع پیمانے پر بطورِ محلّل

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مقدار انتہائی معمولی ہو، تو پھر اس مشروب میں عموماً نشہ کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ ۱؎
بعض اوقات ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) کو کشید کر کے مزید طاقت ور جوہر بنایا جاتا ہے، جس کو سپرٹ (Spirit) کہا جاتا ہے۔ ۲؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

استعمال ہوتا ہے، اس کے علاوہ پینٹ کو صاف کرنے، فوٹو کاپی کے محلول، لاکھ اور الکوحل کو ملا کر تیار کیے جانے والے وارنش (Shellac) اور ونڈ سکرین کو صاف کرنے والے محلول میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ ایتھائلین گلائکول (Ethylene Glycol) ایک بے رنگ، بے بُو اور میٹھے ذائقہ رکھنے والا سیال ہے جو کہ مختلف مصنوعات کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کا ایک عام استعمال ایک مانع انجماد سیال (Antifreeze) کے طور پر گاڑیوں کے ریڈی ایٹر میں کیا جاتا ہے۔

۱؎ ماہرین کے نزدیک ہر ایسا قابلِ شُرب محلول جس میں ایتھائل الکوحل اعشاریہ پانچ (0.5) فیصد سے اسّی (80) فیصد تک ہو، وہ مشروباتِ کحولیہ یا الکحلک شراب (Alcoholic Beverage) کہلاتا ہے۔

اور ماہرین کے مطابق کسی مشروب میں 0.5 فیصد یا اس سے کم الکوحل کی مقدار اتنی قلیل شمار ہوتی ہے، جو عموماً نشہ کا باعث نہیں ہوتی، ایک اندازے کے مُطابق ایک عام صحت مند (تقریباً 72 کلووزنی) شخص اگر 40 سے 55 اونس ایسی مشروب دس سے پندرہ منٹ میں پی لے تو اُس کے ذہن پر اس کے نشہ کے اثرات مُرتب ہوسکتے ہیں۔

اگر الکوحل خوراک میں موجود دیگر اجزاء کا حصہ ہو اور ان اجزاء میں بھی اس کی مقدار اعشاریہ پانچ (0.5) فیصد سے کم ہو تو یہ ضمنی جُزو (Incidental ingredient) کہلاتا ہے، بعض ضمنی اجزاء اتنی خفیف مقدار میں ہوتے ہیں کہ ان کا کوئی خاص اثر اُس خوراک پر نہیں ہوتا، بہت سے ذائقے مُختلف محللوں (الکوحل) کے ذریعے اخذ کئے جاتے ہیں، ان ذائقوں میں الکوحل کی بہت خفیف مقدار موجود ہوتی ہے کیونکہ ان کو الکوحل سے بالکل پاک کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

۲؎ شراب جو کہ مختلف پھلوں یا غلوں یا سبزیوں کا خمیر اُٹھا کر (Fermentation) تیار کی گئی ہوتی ہے اُس کو عرق کشی یا تقطیر (Distillation) کے عمل سے گزارا جاتا ہے تا کہ اس میں موجود اصلی جوہر (ایتھائل الکوحل) زیادہ طاقت ور (Concentrated) ہو جائے۔ اس طرح تیار کئے ہوئے شراب میں جب الکوحل کی مقدار کم از کم بیس (20) فیصد ہو جاتی ہے تو اس کو سپرٹ (Spirit) کہتے ہیں، عام طور پر استعمال ہونے والی سپرٹس میں وہسکی اور وُوڈکا، جن، رَم اور کئی دوسری شامل ہیں، جن میں الکوحل کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے، ان میں الکوحل چالیس (40) فیصد تک ہوتی ہے، عرق کشی یا کشید کرنے کا عمل شراب میں الکوحل کو گاڑھا کرتا ہے اور بعض ہم جنس (Congeners) اجزا کو الگ کر دیتا ہے، جس کے نتیجہ میں زیادہ طاقت ور الکوحل بنتا ہے۔

مکرر تقطیر کردہ سپرٹ (Rectified Spirit) کو، نیوٹرل (Neutral Spirit) سپرٹ، مکرر تقطیر کردہ الکوحل (Rectified Alcohol) یا زرعی ماخذ سے تیار کردہ ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol of agricultural origin) بھی کہا جاتا ہے، اس کو نیوٹرل سپرٹ اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس میں کسی چیز کا ذائقہ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

پس الکوحل والی خمر یا شراب کا حکم اس چیز کے مطابق ہوگا، جس سے یہ ایتھائل الکوحل تیار کی گئی ہے، یعنی اگر انگور سے تیار کی گئی ہو، تو انگور کی شراب کا حکم حاصل ہوگا، اور کھجور سے تیار کی گئی ہو، تو کھجور کی شراب کا حکم حاصل ہوگا، اور اگر ان دونوں چیزوں کے علاوہ کسی اور چیز سے تیار کی گئی ہو، تو ان چیزوں کی شراب کا حکم حاصل ہوگا۔

تاہم اگر خالص ایتھائل الکوحل کو کسی غیر نشہ آور پاک مشروب وماکول چیز میں ملایا جائے، تو اگر وہ ایتھائل الکوحل انگور وکھجور کے علاوہ کسی اور چیز سے تیار شدہ ہو، تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وہ مشروب یا ماکول چیز ناپاک شمار نہیں ہوگی، اور اگر اس کے استعمال سے نشہ پیدا نہ ہو، تو اس کے استعمال پر حد کی سزا بھی جاری نہیں ہوگی۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

شامل نہیں کیا جاتا، یہ سپرٹس حجم کے اعتبار سے ایتھائل الکوحل کی بہت زیادہ مقدار رکھتی ہیں اور مکرر عرق کشی یا تقطیر کے عمل سے تیار ہوتی ہیں، یہ شفاف، بے رنگ اور جلد آگ پکڑنے والا محلول ہوتا ہے جس میں عموماً حجم کے اعتبار سے پچانوے (95) فیصد الکوحل ہوتی ہے، اور یہ اناج، انگور، گنے یا دیگر پودوں سے حاصل کردہ اجزاء کے خمیر کرنے سے بھی تیار کی جا سکتی ہے، بالخصوص نیوٹرل سپرٹ کی بڑی مقدار وائن (Wine) کی عرق کشی سے تیار کی جاتی ہے، نیوٹرل سپرٹس کو شراب کی بعض اقسام کی تیاری کے لئے، محلل کے طور پر، بعض ذائقوں کو اخذ کرنے اور طب میں بطورِ ٹنکچر کے بنیادی طور پر اسی سپرٹ کو استعمال کیا جاتا ہے۔

سپرٹ تعفن (سڑھاند) کو رکھنے کے لئے ایک طاقت ور چیز ہے، اور زخم کے درد، جلن اور پیپ پڑنے سے روکنے کے لئے مفید ہوتی ہے (ملاحظہ ہو: دیہاتی معالج، صفحہ ۱۷۰، از حکیم محمد سعید صاحب)

[1] خلط الخمر بغيرها :إن ثرد في الخمر أو اصطبغ به (أي ائتدم) أو طبخ به لحما فأكل من مرقته، فعليه الحد؛ لأن عين الخمر موجودة .وكذلك إن لت به سويقا فأكله، نص على ذلك الشافعية، والحنابلة، وإن عجن به دقيقا ثم خبزه فأكله لم يحد نص على ذلك الشافعية في الأصح عندهم، والحنابلة؛ لأن النار أكلت أجزاء الخمر فلم يبق إلا أثره(الموسوعة الفقهية الكويتية،ج۲۵ ص ۹۵،مادة " السكر")

ومنها بقاء اسم الخمر للمشروب وقت الشرب في حد الشرب؛ لأن وجوب الحد بالشرب تعلق به، حتى لو خلط الخمر بالماء ، ثم شرب نظر فيه إن كانت الغلبة للماء لا حد عليه؛ لأن اسم الخمرية يزول عند غلبة الماء ، وإن كانت الغلبة للخمر أو كانا سواء يحد؛ لأن اسم الخمر باق وهي عادة بعض الشربة أنهم يشربونها ممزوجة بالماء ، وكذلك من شرب دردي الخمر لا حد عليه؛ لأن دردي الخمر لا يسمى خمرا وإن كان لا يخلو عن أجزاء الخمر(بدائع الصنائع، ج۷ص ۴۰، كتاب الحدود، فصل في حد الشرب) ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

خالص ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) کا ذائقہ بہت سے ماہرین نے جلانے والا بیان کیا ہے، اور خالص ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) کو پینے کے لئے ناقابلِ استعمال بتلایا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) دوسرے اجزاء کے ساتھ شامل ہوکر ہی پینے کے قابل ہوتی ہے۔

خالص ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) کا پینا مشکل ہوتا ہے، اور اسی وجہ سے شراب نوشی کے عادی لوگ، خالص ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) سے شراب نوشی نہیں کرتے، بلکہ ان مشروبات اور شرابوں سے شراب نوشی کرتے ہیں، جن میں دوسرے غذائی اجزاء کے ساتھ ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) کم وبیش مقدار میں شامل ہوتا ہے۔

اگر ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) کو کسی دوسری چیز مثلاً دوا میں شامل کیا جائے، جس سے اس میں نشہ کی کیفیت زائل ہوجائے، تو پھر اس کا حکم بدل جاتا ہے، جیسا کہ شراب کا حکم سرکہ بننے سے بدل جاتا ہے، اور اس کی تفصیل آگے باب نمبر ۱۶ میں آتی ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ فإن خلط الخمر بشيء من المائعات مثل الماء واللبن والدهن وغير ذلك وشرب إن كانت الخمر غالبة وشرب منها قطرة حد وإن كانت مغلوبة لا يحل شربها ولا يحد ما لم يسكر كذا في فتاوى قاضي خان (الفتاویٰ الهندية، ج۲ص ۱۶۰، کتاب الحدود، الباب السادس)

وإن خلط الخمر بالنبيذ، وشربه رجل، ولم يسكر، فإن كانت الخمر هي الغالبة حددته، وإن كان النبيذ هو الغالب لم نحده؛ لما بينا أن المغلوب يصير مستهلكا بالغالب (المبسوط للسرخسي، ج۲۴ص ۲۰، کتاب الاشربة)

ولو خلط الخمر بالماء وشربها إن كان الخمر غالبا أو مثله حد في القليل منه إذا وصل جوفه وإن كان الماء غالبا لم يحد حتى يسكر وشرب ذلك حرام قل أو كثر لأنها نجسة، والنجاسة إذا خالطت الماء لم يجز شربه (الجوهرة النيرة، ج۲ص ۱۷۵، کتاب الاشربة)

[1] إذا تخللت الخمر بنفسها يحل شرب الخل بلا خلاف، لقوله عليه الصلاة والسلام: نعم الإدام الخل. ويعرف التخلل بالتغير من المرارة إلى الحموضة بحيث لا يبقى فيها مرارة أصلاً عند أبي حنيفة، فلو بقي فيها بعض المرارة لا يحل؛ لأن الخمر عنده لا يصير خلاً إلا بعد تكامل معنى الخلّية فيه، كما لا يصير خمراً إلا بعد تكامل معنى الخمرية.

وقال الصاحبان: تصير الخمر خلاً بظهور قليل الحموضة فيها، اكتفاء بظهور دليل الخلية فيه، كما

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

شراب کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیاء Intoxicant کا حکم

مشروبات کے علاوہ بعض منشیات یا نشہ آور چیزوں واشیاء کو عربی زبان میں مسکرات یا ''مفتِّرات'' یا ''مخدرات'' کہا جاتا ہے، جن میں بھنگ، افیون، چرس، ہیروئن، وغیرہ جیسی چیزیں داخل ہیں، اور بعض نے تمباکو وغیرہ کو بھی اس میں شامل کیا ہے، جبکہ بعض نے عام تمباکو کو اس سے خارج کیا ہے، اور اسی لئے تمباکو نوشی کا موضوع تفصیلاً آگے الگ باب میں ذکر کیا گیا ہے، اور شراب یا مشروبات کے علاوہ دیگر نشہ آور چیزوں کا بھی نشہ کی غرض سے استعمال شرعاً جائز نہیں، اور جو چیزیں مسکر ہیں، ان کی حرمت کا ذکر باب نمبر ۷ میں گزر چکا ہے۔

حضرت اِمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ (سنن ابی داؤد، رقم الحديث ۳۶۸۶، كتاب الاشربة، باب النهى عن المسكر)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکِر اور مفتِّر چیز سے منع فرمایا (ابوداؤد)

اس حدیث کی سند کو بعض حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ أن الخمر تصير خمراً بظهور دليل الخمرية عندها.

أما إذا خلل الخمر صاحبها بإلقاء علاج فيها من خلٍ أو ملح أو غيرهما، حتى صارت حامضاً، فيحل شربها، ويكون التخليل جائزاً عند الجمهور، قياساً على دبغ الجلد، فإن الدباغ يطهره، ولقوله عليه السلام :خير خلكم خل خمركم.وقوله أيضاً :نعم الإدام الخل ولم يفصل بين تخلل الخمر بنفسها والتخليل، ولأن التخليل يزيل الوصف المفسد، ويجعل فى الخمر صفة الصلاح، والإصلاح مباح.

وإذا صارت الخمر خلاً يطهر ما يجاورها من الإناء ، ويطهر أعلى الإناء إذا غسل بالخل .وقيل: يطهر تبعاً، وهو المفتى به .وقال الشافعى :لا يحل التخليل بالعلاج، ولا تطهر الخمر حينئذ، لأننا مأمورون باجتنابها، فيكون التخليل اقتراباً من الخمر على وجه التمول، وهو مخالف للأمر بالاجتناب، ولأن الشىء المطروح فى الخمر يتنجس بملاقاتها، فينجسها بعد انقلابها خلاً .

وإذا نقلت الخمر من الظل إلى الشمس أو بالعكس، فتخللت، تحل عند الجمهور، وكذا عند الشافعية فى الأصح(الفقه الإسلامى وأدلته، ج۷، ص ۵۴۹۹، أحكام الخمر)

[1] قال شعيب الارنؤوط:صحيح لغيره دون قولها :ومفتِّر، فقد عدّه الحافظ صالح بن محمد البغدادى من تفردات شهر بن حوشب (وهو ضعيف)، لأنه لم يُذكر فى شىء من الحديث .وعده

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

لیکن بعض دیگر حضرات نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ [1]

مسکِر سے مراد نشہ آور ہونا ہے، اور مفتّر سے مراد فتور پیدا کرنے والی ہونا ہے، خواہ وہ عقل میں

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ الحافظ الذهبی فی "الميزان "من مناكيره .لكن حسَّن إسناده الحافظ ابن حجر فی "الفتح ١٠/ ٤٤" ونقل المناوی فی "فيض القدير ٦/ ٣٣٨" عن الحافظ العراقی أنه صحح إسناده !وأنه احتج به فی مجلس حضره أكابرُ علماء العصر لبحث تحريمِ الحشيش فأعجب من حَضَر .وأخرجه ابن أبی شيبة ٨/ ١٠٣، وأحمد فی "مسنده(٢٦٦٣٤)" وفی "الأشربة" والطحاوی فی "شرح معانی الآثار ٤/ ٢١٦ "والطبرانی فی "الكبير ٢٣/ ٧٨١" وأبو الشيخ فی "طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/ ١٢٢، والبيهقی ٨/ ٢٩٦ من طريق الحسن بن عمرو الفُقيمی، بهذا الإسناد.

والمفتر :قال الخطابی :كل شراب يورث الفتور والخدر فی الأطراف، وهو مقدمة السكر، نهی عن شربه لئلا يكون ذريعة إلی السكر(حاشية ابی داوٗد)

[1] وحديث أم سلمة أخرجه أبو داود بسند حسن بلفظ نهی عن كل مسكر ومفتر(فتح الباری لابن حجر، ج١٠ ص٤٤، قوله باب الخمر من العسل)

وحديث الباب قال الإمام المنذری فيه شهر بن حوشب وثقه الإمام أحمد بن حنبل ويحيی بن معين وتكلم فيه غير واحد والترمذی يصحح حديثه انتهی.

وقال الشوكانی فی بعض فتاواه هذا حديث صالح للاحتجاج به لأن أبا داود سكت عنه وقد روی عنه أنه لا يسكت إلا عما هو صالح للاحتجاج به وصرح بمثل ذلک جماعة من الحفاظ مثل بن الصلاح وزين الدين العراقی والنووی وغيرهم.

وإذا أردنا الكشف عن حقيقة رجال إسناده فليس منهم من هو متكلم فيه إلا شهر بن حوشب وقد اختلف فی شأنه أئمة الجرح والتعديل فوثقه الإمام أحمد ويحيی بن معين وهما إماما الجرح والتعديل ما اجتمعا علی توثيق رجل إلا وكان ثقة ولا علی تضعيف رجل إلا وكان ضعيفا فأقل أحوال حديث شهر المذكور أن يكون حسنا والترمذی يصحح حديثه كما يعرف ذلک من له ممارسة بجامعه انتهی. قلت قال مسلم فی مقدمة صحيحه سئل ابن عون عن حديث الشهر وهو قائم علی أسكفة الباب فقال إن شهرا تركوه إن شهرا تركوه انتهی.

قال النووی فی شرحه إن شهرا ليس متروكا بل وثقه كثيرون من كبار أئمة السلف أو أكثرهم فممن وثقه أحمد بن حنبل ويحيی بن معين وآخرون.وقال أحمد بن حنبل ما أحسن حديثه ووثقه.وقال أحمد بن عبد الله العجلی هو تابعی ثقة.وقال ابن أبی خيثمة عن يحيی بن معين هو ثقة ولم يذكر ابن أبی خيثمة غير هذا وقال أبو زرعة لا بأس به.وقال الترمذی قال محمد يعنی البخاری شهر حسن الحديث وقوی أمره وقال إنما تكلم فيه ابن عون وقال يعقوب بن شيبة شهر ثقة.وقال صالح بن محمد شهر روی عنه الناس من أهل الكوفة وأهل البصرة وأهل الشام ولم يوقف منه علی كذب وكان رجلا ينسک أی يتعبد إلا أنه روی أحاديث ولم يشركه فيها أحد فهذا كلام هؤلاء الأئمة فی الثناء عليه.وأما ما ذكر من جرحه أنه أخذ خريطة من بيت المال فقد حمله العلماء المحققون علی محل صحيح.وقول أبی حاتم بن حبان إنه سرق من رفيقه فی الحج عليه غير مقبول عند المحققين بل أنكروه والله أعلم انتهی(عون المعبود شرح سنن أبی داود، ج١٠، ص١٠٦، كتاب الأشربة، باب ما جاء فی السكر)

www.idaraghufran.org

فتور پیدا کرے، یا اعضاء میں فتور پیدا کرے، جیسا کہ بھنگ اورافیون وغیرہ۔ [1]

حضرت انس بن حذیفہ کی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

وَكُلَّ مُخَدِّرٍ حَرَامٌ، وَمَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ، وَمَا خَمَّرَ الْقَلْبَ فَهُوَ حَرَامٌ (معرفة الصحابة لابی نعیم، رقم الحديث ۸۳۸، ج ۱ ص ۲۴۳)

ترجمہ: اور ہر مخدِّر حرام ہے، اور جس کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے، اور جو دل کو ڈھانپ لے، وہ بھی حرام ہے (ابونعیم)

''مخدِّر'' جس کی جمع ''مخدِّرات'' آتی ہے، ایسی نشہ آور اشیاء یا منشیات کو کہا جاتا ہے، جن سے عقل، جسم یا اس کے بعض اعضاء میں فتور مثلاً سُن ہونا، اچھی بری چیز میں امتیاز اور یادداشت (Memory) کا فقدان یا غیر معمولی تحریک کی شکل میں نشہ پیدا ہونا، جیسا کہ آج کل اس طرح کی منشیات کی مختلف صورتیں رائج ہیں۔ [2]

---

[1] (نهى عن كل مسكر ومفتر) بالفاء ومن جعله بالقاف فقد صحف أى كل شراب يورث الفتور أى ضعف الجفون والخدر كالحشيش قال الحرالى :ألحق المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم بتحريم الخمر الذى سكرها مطبوع تحريم المسكر الذى سكره مصنوع اهـ.
(تتمة) حضر عجمى القاهرة وطلب دليلا لتحريم الحشيش وعقد له مجلس حضره أكابر علماء العصر فاستدل الزين العراقى بهذا فأعجب من حضر.(حم د عن أم سلمة) رمز المصنف لصحته وهو كذلك فقد قال الزين العراقى :إسناده صحيح(فيض القدير شرح الجامع الصغير،تحت رقم الحديث ۹۵۰۷)
قال الخطابى رحمه الله:المفتر كل شراب يورث الفتور والخدر فى الاطراف، وهو مقدمة السكر، نهى عن شربه لئلا يكون ذريعة الى السكر(بذل المجهور، ج۱۶ ص ۲۲، كتاب الاشربة)

[2] الخدر -بالتحريك -استرخاء يغشى بعض الأعضاء أو الجسد كله .والخدر :الكسل والفتور.
وخدر العضو تخديرا :جعله خدرا، وحقنه بمخدر لإزالة إحساسه.
ويقال :خدره الشراب وخدره المرض.
والمخدر :مادة تسبب فى الإنسان والحيوان فقدان الوعى بدرجات متفاوتة، كالبنج والحشيش والأفيون، والجمع مخدرات، وهى محدثة.
.ولا يخرج استعمال الفقهاء للتخدير عن المعنى اللغوى.
الألفاظ ذات الصلة:
أ -التفتير:

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اس طرح کی منشیات کے اثرات یا توسُن کرنے، یادداشت ختم کرنے کی شکل میں پیدا ہوتے ہیں، یا پھر بے انتہا خوشی وسرور پیدا کرنے کی شکل میں، اور دونوں صورتوں میں غفلت پائی جاتی ہے، جو کہ منع ہے، اور نیند و بیداری کی صورت میں سکون وحرکت کا فطری نظام ضرورت کے لئے اللہ نے پیدا کر دیا، اور اس کو عبادت قرار دے دیا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ

(سورة المائدة، رقم الآيات ۹۰، و ۹۱)

ترجمہ: بس شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہارے درمیان عداوت اور بغض پیدا کردے، خمر (شراب) اور جوئے میں (مبتلا کر کے) اور تمہیں روک دے اللہ کی یاد اور نماز سے، تو کیا تم باز آتے ہو؟ (سورہ مائدہ)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

فتر عن العمل فتورا :انكسرت حدته ولان بعد شدته، ومنه :فتر الحر إذا انكسر. فيكون التفتير تكسيرا للحدة، وتليينا بعد الشدة .وعلى هذا فالتفتير أعم من التخدير؛ إذ التخدير نوع من التفتير.

ب -الإغماء:

أغمي عليه :عرض له ما أفقده الحس والحركة .والإغماء :فتور غير أصلي يزيل عمل القوى لا بمخدر.فالتخدير مباين للإغماء.

ج -الإسكار:

أسكره الشراب أزال عقله، فالإسكار :إزالة الشراب للعقل دون الحس والحركة، فيكون التخدير أعم من الإسكار.

وهناك ألفاظ أخرى لها صلة بالتخدير كالمفسد والمرقد .قال الحطاب :فائدة تنفع الفقيه، يعرف بها الفرق بين المسكر والمفسد والمرقد.

فالمسكر:

ما غيب العقل دون الحواس مع نشوة وفرح، والمفسد :ما غيب العقل دون الحواس لا مع نشوة وفرح كعسل البلادر، والمرقد :ما غيب العقل والحواس كالسكران (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۱، ص ۳۳، مادة "تخدير")

Idara Ghufran

معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ کی یاد و نماز سے روکے، اور غفلت پیدا کرے، وہ جائز نہیں۔

اور احادیث میں عقل اور مال کو نقصان پہنچانے والی چیزوں کے استعمال کی ممانعت آئی ہے۔

چنانچہ حضرت ابو العلاء کی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

لَا تَشْرَبُوْا مَا يُسَفِّهُ أَحْلَامَكُمْ ، وَمَا يُذْهِبُ أَمْوَالَكُمْ (مصنف ابن أبی شيبة، رقم الحديث ۲۴۳۶۶ ، كتاب الأشربة،باب فی الرخصة فی النبيذ)

ترجمہ: تم ایسی چیز نہ پیو، جو تمہاری عقلوں میں سفاہت (یعنی فتور ونقص) پیدا کردے، اور تمہارے مال کو ضائع کردے (ابنِ ابی شیبہ)

حضرت عبداللہ بن ابی شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

فَاشْرَبُوْا مَا لَمْ يُسَفِّهُ أَحْلَامَكُمْ وَلَا يُذْهِبُ أَمْوَالَكُمْ (مصنف عبدالرزاق) [1]

ترجمہ: تم ایسی چیز پیو، جو تمہاری عقلوں میں سفاہت (یعنی فتور ونقص) پیدا نہ کرے، اور تمہارے مال کو ضائع نہ کرے (عبدالرزاق)

حضرت صحار بن صخر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اِشْرَبُوْا مِنْهُ مَالَا يُذْهِبُ الْعَقْلَ وَالْمَالَ (المعجم الكبير للطبرانی) [2]

ترجمہ: تم ایسی چیز پیو، جو عقل اور مال کو ضائع نہ کرے (طبرانی)

اور احادیث میں ایسی حالت کو کہ جس میں اللہ سے غفلت اختیار کی جائے، قیامت کے دن حسرت کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ [3]

---

[1] كتاب الاشربة، رقم الحديث ۱۷۰۱۲ ، باب ما ينهى عنه من الأشربة.

قال الهيثمی: رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحيح، خلا الحسين بن مهدی، وهو ثقة (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۱۶۱)

[2] رقم الحديث ۷۴۰۵ ،ج۸ص۷۳.

[3] عن أبی هريرة، عن رسول الله -صلى الله عليه وسلم -أنه قال" :من قعد مقعدا لم يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة، ومن اضطجع مضجعا لا يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة(سنن ابی داؤد، رقم الحديث ۴۸۵۶)

قال شعيب الارنؤوط:حديث صحيح، وهذا إسناد حسن(حاشية سنن ابی داؤد)

اور منشیات کے نتیجہ میں آخرت، نماز وعبادت سے غفلت کا ہونا ظاہر ہے۔

معلوم ہوا کہ اس طرح کی منشیات کا استعمال بھی شرعاً جائز نہیں، جو عقل ومال کی اضاعت اور آخرت وعبادت سے غفلت کا باعث ہوں۔

فقہائے کرام نے بھی بھنگ وغیرہ جیسی منشیات کے استعمال کو حرام قرار دیا ہے۔ ۱؎

اور اسی طرح افیون Opium، وغیرہ کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ ۲؎

۱؎ تحرم جميع المخدرات وهى كل ما يضر بالجسم والعقل كالبنج والأفيون والحشيشة ونحوها، لحديث أم سلمة رضى الله عنها قالت :نهى رسول الله صلّى الله عليه وسلم عن كل مسكر ومفتِّر ولما فيها من الإضرار بالعقل والجسم، ولما تؤدى إليه من تعطيل الأعمال والكسل والاسترخاء والخمول.

ما يستثنى من حكم المسكرات والمخدرات :يباح تناول شىء من المسكر للضرورة كإزالة اللقمة بالغصة إذا لم يوجد شراب آخر غير الخمر، ويباح التداوى بالأدوية الممزوجة بالكحول للضرورة أو الحاجة إذا لم يتوافر دواء آخر سواها .ويحل استعمال المخدر فى العمليات الجراحية وتسكين الآلام الشديدة بحقنة أو شرب أو ابتلاع للضرورة(الفقه الاسلامى وادلته للزحيلى، ج۴ص ۲۶۲۶، القسم الاول، الباب السابع، المبحث الثانى)

۲؎ الحكم التكليفى:المخدرات أنواع متعددة تختلف لاختلاف أصولها المستخرجة منها.

وتناول المخدرات كالحشيشة والأفيون والقات والكوكايين والبنج والكفتة وجوزة الطيب والبرش وغيرها بالمضغ أو التدخين أو غيرهما ينتج عنه تغييب العقل، وقد يؤدى إلى الإدمان، مما يسبب تدهورا فى عقلية المدمنين وصحتهم، وتغير الحال المعتدلة فى الخلق والخلق.

قال ابن تيمية :كل ما يغيب العقل فإنه حرام، وإن لم تحصل به نشوة ولا طرب، فإن تغييب العقل حرام بإجماع المسلمين، أى إلا لغرض معتبر شرعا.

وذهب جمهور الفقهاء إلى حرمة تناول المخدرات التى تغشى العقل، ولو كانت لا تحدث الشدة المطربة التى لا ينفك عنها المسكر المائع.

وكما أن ما أسكر كثيره حرم قليله من المائعات، كذلك يحرم مطلقا ما يخدر من الأشياء الجامدة المضرة بالعقل أو غيره من أعضاء الجسد.

وذلك إذا تناول قدرا مضرا منها .دون ما يؤخذ منها من أجل المداواة؛ لأن حرمتها ليست لعينها، بل لضررها .

وعلى هذا يحرم تناول البنج والحشيشة والأفيون فى غير حالة التداوى؛ لأن ذلك كله مفسد للعقل، فيحدث لمتناوله فسادا، ويصد عن ذكر الله وعن الصلاة .لكن تحريم ذلك ليس لعينه بل لنتائجه.

ويحرم القدر المسكر المؤذى من جوزة الطيب، فإنها مخدرة، لكن حرمتها دون حرمة الحشيشة.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

البتہ اس طرح کی بعض چیزوں کو کسی ماہر و تجربہ کار ڈاکٹر و معالج کی رائے سے دواء و علاج وغیرہ کے طور پر اتنی مقدار میں بوقتِ ضرورت اور بقدرِ ضرورت استعمال کرنا جائز ہے، کہ جو نہ تو نشہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وذهب الفقيه أبو بكر بن إبراهيم المقرى الحرازى الشافعي إلى تحريم القات فى مؤلفه فى تحريم القات .حيث يقول :إنى رأيت من أكلها الضرر فى بدنى ودينى فتركت لها، فقد ذكر العلماء :أن المضرات من أشهر المحرمات، فمن ضررها أن آكلها يرتاح ويطرب وتطيب نفسه ويذهب حزنه، ثم يعتريه بعد ساعتين من أكله هموم متراكمة وغموم متزاحمة وسوء أخلاق .وكذلك ذهب الفقيه حمزة الناشرى إلى تحريمه. واحتج بحديث أم سلمة رضى الله عنها أنه صلى الله عليه وسلم نهى عن كل مسكر ومفتر.

أدلة تحريم المخدرات:

الأصل فى تحريمها ما رواه أحمد فى مسنده وأبو داود فى سننه بسند صحيح عن أم سلمة رضى الله عنها قالت :نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل مسكر ومفتر.

قال العلماء :المفتر :كل ما يورث الفتور والخدر فى الأطراف .قال ابن حجر :وهذا الحديث فيه دليل على تحريم الحشيش بخصوصه، فإنها تسكر وتخدر وتفتر.

وحكى القرافى وابن تيمية الإجماع على تحريم الحشيشة، قال ابن تيمية :ومن استحلها فقد كفر، وإنما لم تتكلم فيها الأئمة الأربعة رضى الله عنهم؛ لأنها لم تكن فى زمنهم، وإنما ظهرت فى آخر المائة السادسة وأول المائة السابعة حين ظهرت دولة التتار (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ١١، ص ٣٥، مادة "تخدير")

البنج -بفتح الباء -فى اللغة والاصطلاح :نبات مخدر، غير الحشيش، مسكن للأوجاع.

الألفاظ ذات الصلة:

أ -الأفيون:

الأفيون :عصارة لينة يستخرج من الخشخاش، ويحتوى على ثلاث مواد منومة منها المورفين.

ب -الحشيشة:

الحشيشة :نوع من ورق القنب الهندى يسكر جدا إذا تناول منه قدر درهم. هذا ما قاله ابن تيمية وابن حجر الهيتمى وابن عابدين .لكن قال القرافى -بعد بيان الفرق بين المسكر والمفسد (أى المخدر) - وبهذا يظهر لك أن الحشيشة مفسدة وليست مسكرة، ثم استدل لذلك بكلام نفيس يرجع إليه فى الفروق.

الحكم الشرعى فى تناوله: يرى جمهور الفقهاء أنه يحرم تناول القدر المسكر من هذه المادة، ويعزر بالسكر منه بغير عذر. ويجوز عندهم التداوى به واستعماله لإزالة العقل لقطع عضو متآكل.

أما الحنفية فقد اختلفت آراؤهم فى حكم تناول البنج لغير التداوى ووجوب إقامة الحد على السكران منه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٨، ص٢١٧، مادة "بنج")

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

کا باعث ہو، اور نہ ہی وہ ضرر کا باعث ہو، اور نہ کسی قانون کی خلاف ورزی لازم آتی ہو۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(نهى رسول الله عن كل مسكر ومفتر) قال القارىء فى المرقاة بكسر التاء المخففة.
قال فى النهاية المفتر هو الذى إذا شرب أحمى الجسد وصار فيه فتور وهو ضعف وانكسار يقال أفتر الرجل فهو مفتر إذا ضعفت جفونه وانكسر طرفه فإما أن يكون أفتره بمعنى فتره أى جعله فاترا وإما أن يكون أفتر الشراب إذا فتر شاربه كأقطف الرجل إذا قطفت دابته ومقتضى هذا سكون الفاء وكسر المثناة الفوقية مع التخفيف.
قال الطيبى لا يبعد أن يستدل به على تحريم البنج والشعثاء ونحوهما مما يفتر ويزيل العقل لأن العلة وهى إزالة العقل مطردة فيها.
وقال فى مرقاة الصعود يحكى أن رجلا من العجم قدم القاهرة وطلب الدليل على تحريم الحشيشة وعقد لذلك مجلس حضره علماء العصر فاستدل الحافظ زين الدين العراقى بهذا الحديث فأعجب الحاضرين انتهى.
وقال فى السبل قال المصنف أى الحافظ بن حجر من قال إنها أى الحشيشة لا تسكر وإنما تخدر فهى مكابرة فإنها تحدث ما يحدث الخمر من الطرب والنشأة قال وإذا سلم عدم الإسكار فهى مفترة.
وقد أخرج أبو داود أنه نهى رسول الله عن كل مسكر ومفتر.
قال الخطابى المفتر كل شراب يورث الفتور والرخوة فى الأعضاء والخدر فى الأطراف وهو مقدمة السكر ونهى عن شربه لئلا يكون ذريعة إلى السكر.
وحكى العراقى وابن تيمية الإجماع على تحريم الحشيشة وأن من استحلها كفر.
قال ابن تيمية إن الحشيشة أول ما ظهرت فى آخر المائة السادسة من الهجرة حين ظهرت دولة التتار وهى من أعظم المنكرات وهى شر من الخمر من بعض الوجوه لأنها تورث نشأة ولذة وطربا كالخمر وتصعب الطعام عليها أعظم من الخمر وإنما لم يتكلم فيها الأئمة الأربعة لأنها لم تكن فى زمنهم.
وقد أخطأ القائل حرموها من غير عقل ونقل وحرام تحريم غير الحرام وأما البنج فهو حرام.
قال ابن تيمية إن الحد فى الحشيشة واجب.
قال ابن البيطار إن الحشيشة وتسمى القنب يوجد فى مصر مسكرة جدا إذا تناول الإنسان منها قدر درهم أو درهمين وقبائح خصالها كثيرة وعد منها بعض العلماء مائة وعشرين مضرة دينية ودنيوية وقبائح خصالها موجودة فى الأفيون وفيه زيادة مضار.
قال ابن دقيق العيد فى الجوزة إنها مسكرة ونقله عنه متأخر علماء الفريقين واعتمدوه انتهى (عون المعبود شرح سنن أبى داوٗد، ج١٠، كتاب الأشربة، باب ما جاء فى السكر)

[1] قلت لم يثبت قط أن كل المذكورات بأجمعها فيها سكر وثبت فى محله أن السكر غير الخدر فإطلاق السكر على الخدر غير صحيح فإن الخدر هو الضعف فى البدن والفتر الذى يصيب

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اگر کوئی شخص افیون وغیرہ جیسی نشہ آور چیز کا عادی ہونے کی وجہ سے اس درجہ تک پہنچ جائے کہ استعمال نہ کرنے کی صورت میں یقینی ہلاکت یا شدید و ناقابلِ برداشت تکلیف کا سامنا ہو، تو فقہائے کرام کی رائے کے مطابق اس کو جان بچانے یا وِدڈرال کی شدت کو کم کرنے کے لئے بقدرِ ضرورت اس کا یا اس سے کمزور نشہ آور چیز کا استعمال کرنا جائز ہے۔ [1]

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

الشارب قبل السكر كما صرح به ابن الأثير فى النهاية فأنى يصح القول بأن هذه المذكورات تسمى مسكرة ومخدرة.

وقوله والأصل فى تحريم كل ذلك ما رواه أحمد وأبو داود إلى آخره.

قلت إنا نسلم أن النبى نهى عن كل مسكر ومفتر بل ونهى عن كل مخدر أيضا وقد ثبت عنه أن ما أسكر كثيره فقليله منه حرام وما ثبت عنه أن ما أفتر كثيره فقليله منه حرام أو ما خدر كثيره فقليله منه حرام وليس المسكر والمخدر والمفتر شيئا واحدا والذى يسكر فكثيره وقليله سواء فى الحرمة والذى يفتر أو يخدر فلا يحرم منهما إلا قدر التفتير أو قدر التخدير (عون المعبود شرح سنن أبى داود، ج١٠، ص١٠٠، كتاب الأشربة،باب ما جاء فى السكر)

وفى الحديث وجوب طاعة ولاة الأمور وهى مقيدة بغير الأمر بالمعصية كما تقدم فى أوائل الفتن والحكمة فى الأمر بطاعتهم المحافظة على اتفاق الكلمة لما فى الافتراق من الفساد (فتح البارى لابن حجر العسقلانى، ج١٣، ص١١٢، قوله باب قول الله تعالى أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولى الأمر منكم)

أجمع العلماء على وجوبها فى غير معصية وعلى تحريمها فى المعصية نقل الإجماع على هذا القاضى عياض وآخرون(شرح النووى، كتاب الإمارة،باب وجوب طاعة الأمراء فى غير معصية وتحريمها فى المعصية)

[1] نشہ چھڑانے کی صورت میں بعض اوقات شدید وِدڈرال یعنی منفی اثر ظاہر ہوتا ہے، ایسی حالت میں نشہ چھڑانے کے علاج کی غرض سے آج کل بعض ایسی نشہ آور ادویات استعمال کرائی جاتی ہیں، جو کہ عادی نشہ آور شے سے کم درجہ کی طاقتور ہوں، اور اس وِدڈرال کے اثر کو کم کرے، اور ایسی حالت میں نشہ کی عادت کے مقابلہ میں کم طاقتور ہونے کی وجہ سے بعض اوقات یہ ادویہ نشہ بھی نہیں پیدا کرتیں، نشہ کی عادت کو چھڑوانے اور شدید وِدڈرال کے اثر کو کم کرنے کی غرض سے بطور علاج کے مذکورہ تدبیر اختیار کرنا بھی شرعاً جائز ہوگا۔

علاج مدمنى المخدرات: سئل ابن حجر المكى الشافعى عمن ابتلى بأكل الأفيون والحشيش ونحوهما، وصار إن لم يأكل منه هلك. فأجاب: إن علم أنه يهلك قطعا حل له، بل وجب، لاضطراره إلى إبقاء روحه، كالميتة للمضطر، ويجب عليه التدرج فى تقليل الكمية التى يتناولها شيئا فشيئا، حتى يزول تولع المعدة به من غير أن تشعر، قال الرملى من الحنفية: وقواعدنا لا تخالفه فى ذلك(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١١، ص٣٦، مادة "تخدير")

ملحوظ رہے کہ بعض اہلِ علم حضرات نے زعفران، عنبر اور مُشک کو بھی مسکِر یا مفتِّر ومخدِّر منشیات میں شمار کیا ہے۔

مگر تحقیق سے معلوم ہوا کہ زعفران، عنبر اور مُشک نہ تو مسکِر ہوتا، اور نہ ہی مفتِّر ومخدِّر رہوتا۔

البتہ ان چیزوں کا زیادہ مقدار میں استعمال کرنا ضرر کا باعث ہوتا ہے۔ ۱

---

۱ قلت إذا عرفت هذه الأقاويل للعلماء فاعلم أن الزعفران والعنبر والمسك ليس فى هذه الثلاثة سكر أصلا بل ولا تفتير ولا تخدير على التحقيق.

وأما الجوز الطيب والبسباسة والعود الهندى فهذه كلها ليس فيها سكر أيضا وإنما فى بعضها التفتير وفى بعضها التخدير ولا ريب أن كل ما أسكر كثيره فقليله حرام سواء كان مفردا أو مختلطا بغيره وسواء كان يقوى على الإسكار بعد الخلط أو لا يقوى فكل هذه الأشياء الستة ليس من جنس المسكرات قطعا بل بعضها ليس من جنس المفترات ولا المخدرات على التحقيق وإنما بعضها من جنس المفترات على رأى البعض ومن جنس المضار على رأى البعض فلا يحرم قليله سواء يؤكل مفردا أو يستهلك فى الطعام أو فى الأدوية نعم أن يؤكل المقدار الزائد الذى يحصل به التفتير لا يجوز أكله لأن النبى نهى عن كل مفتر ولم يقل إن كل ما أفتر كثيره فقليله حرام.

فنقول على الوجه الذى قاله ولا نحدث من قبلى شيئا فالتحريم للتفتير لا لنفس المفتر فيجوز قليله الذى لا يفتر .... وقال الأردبيلى إن الجوز الهندى والزعفران ونحوهما يحرم الكثير منه لإضراره لا لكونه مسكرا.

وقال أبو بكر بن قطب القسطلانى الجوز الطيب والزعفران والبنج والأفيون هذه كلها من المسكرات المخدرات.

وقال الزركشى إن هذه الأشياء لا تحرم إلا لمضرتها العقل ودخولها فى المفتر المنهى عنه.وقال القزوينى الزعفران الزائد على الدرهم سم قاتل .قلت والصحيح من هذه الأقاويل قول العلامة الأردبيلى والزركشى (عون المعبود شرح سنن أبى داود،ج۱۰، ص۹۶ ،وص۹۷، كتاب الأشربة،باب ما جاء فى السكر، ملخصاً)

قلت قول بن حجر المكى هذا مبالغة عظيمة فإنه عد العنبر والزعفران من المسكرات وجعل استعمالها من الكبائر كالخمر وهذا كلام باطل وساقط الاعتبار ولم يثبت قط عن الأئمة القدماء من العلماء بالنبات سكرهما كما سيجيء وقد عرفت معنى السكر من أقوال العلماء وليس فى تعريف السكر تغطية العقل بنوع ما كما فهمه بن حجر المكى بل بوجه يعطل عقله المميز بين الأمور الحسنة والقبيحة أو مع ذلك يحصل له به الطرب والنشاط والعربدة وغير ذلك.

وقوله وبما قررته فى معنى الإسكار فى هذه المذكورات علم أنه لا ينافى أن هذه المذكورات تسمى مخدرة (عون المعبود شرح سنن أبى داود،ج۱۰،ص۹۹، وص۱۰۰ ، كتاب الأشربة،باب ما جاء فى السكر)

(فصل نمبر۱)

چند نشہ آور اشیاء intoxicant کا ذکر وتعارف

شراب کے علاوہ نشہ آور اشیاء جن کو انگریزی زبان میں intoxicant کہا جاتا ہے، اور ان میں سے بعض مخدِّر اور بعض مفتِّر نوعیت کی منشیات کہلاتی ہیں، اور اس طرح کی منشیات بنیادی طور پر یا تو مسکِّن Depressant ہونے کی تاثیر رکھتی ہیں، یعنی وہ دماغ اور اعصاب وغیرہ میں جمود وخمود اور سُن وغیرہ ہونے کی کیفیت پیدا کرتی ہیں، اور اسی وجہ سے اس طرح کی بعض اشیاء خواب آور بھی ہوتی ہیں۔

اور یا وہ محرِّک Stimulants ہونے کی تاثیر رکھتی ہیں، یعنی وہ دماغ اور اعصاب وغیرہ میں تحریک پیدا کرتی ہیں۔

اور بعض اشیاء انسان کے تصورات وخیالات کو بھی بری طرح مسخ کرتی ہیں، اور غیر حقیقی دنیا میں لے جاتی ہیں، جن کو ہالوسینوجن (Hallucinogen) کہا جاتا ہے۔

اور ان تمام اشیاء کے ایک دوسرے سے متضاد اثرات اور خواص ایک جیسے نہیں ہوتے، بلکہ کچھ کے اثرات ہلکے اور کچھ کے شدید ہوتے ہیں، اور اس قسم کی اشیاء بعض قدرتی، جبکہ بعض مصنوعی ہوتی ہیں، اور بعض کا استعمال صرف نشہ کے لئے ہوتا ہے، جبکہ بعض کا استعمال دواء وعلاج کے طور پر بھی ہوتا ہے، اور نشہ کے طور بھی، پھر بعض اشیاء کا مخصوص علاج ودواء کے علاوہ دوسری صورتوں میں استعمال قانوناً ممنوع ہوتا ہے، ایسی اشیاء کو انگریزی زبان میں illicit drugs کہا جاتا ہے، آگے اس قسم کی بعض اشیاء کا ذکر وتعارف پیش کیا جاتا ہے۔

افیون آمیز Opiates منشیات

بعض نشہ آور اشیاء مسکن (Depressant) کہلاتی ہیں، جس میں افیون اور اس کی

آمیزش یا افیون کے اثرات والی اشیاء داخل ہیں، اور ان کو انگریزی زبان میں اوپی ایٹس (Opiates) یا اوپیائیڈز (Opioids) کہا جاتا ہے۔

انگریزی زبان میں اوپی ایٹس (Opiates) وہ اجزاء یا کیمیکلز کہلاتے ہیں، جو پوست یا افیون سے حاصل کیے جاتے ہیں، یا ان میں افیون کی آمیزش ہوتی ہے۔

پوست ایک پودا ہوتا ہے، جس کو انگریزی زبان میں poppy کہا جاتا ہے، اور اس پودے کا انگریزی زبان میں سائنسی نام پیپاور سومنیفیرم (Botanical name: papaver somniferum) ہے۔

اور مصنوعی طور پر تیار کردہ اجزاء و کیمیکلز جو کہ افیون جیسی صفات رکھتے ہیں، وہ اوپیائیڈز (Opioids) کہلاتے ہیں، ان میں شدید درد کے احساس کو ختم کرنے کا خاص اثر ہوتا ہے اور یہ طب کے شعبے میں دافعِ درد کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، نشہ کے طور پر ان کا غلط استعمال مصنوعی خوشی پیدا کرنے کی صلاحیت (Euphoriant effects) اور دافع تشویش اثرات (Anxiolytic) وغیرہ کی غرض سے کیا جاتا ہے۔

افیون یا اس سے آمیز چند منشیات Opiates کا کچھ تعارف ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

افیون Opium

افیون کو انگریزی زبان میں Opium اور عربی زبان میں ''افیون'' کہا جاتا ہے، جس کو پوست یا خشخاش کے پودے کے کچے بیج یا ڈوڈے میں پائے جانے والے دودھیا مائع یعنی دودھ کی شکل کے سیال مادہ سے بنایا جاتا ہے، افیون کی پوست کے کچے بیج کے ڈوڈوں پر ہلکا سا شگاف یا کٹ لگایا جاتا ہے، تاکہ دودھیا سیال مادہ باہر نکلے، پھر جب وہ مادہ، لیسدار گوند کی صورت میں سخت ہو جاتا ہے، تو اس مواد کو خشک کرنے کے بعد خام افیون بنایا جاتا ہے، جب افیون کے اس مائع یا سیال مادہ کو خشک کیا جاتا ہے تو یہ ایک زردی مائل بھورے رنگ کے گاڑھے ربڑ کی شکل اختیار کر لیتا ہے، جس میں کوڈین اور مارفین کے علاوہ مختلف

طرح کے کئی دوسرے کیمیائی مواد وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں، جب اس کو خاص عمل سے گزار کر حتمی شکل دی جاتی ہے، تو یہ بھورے رنگ سے تارکول کی طرح سیاہ رنگ میں تبدیل ہوجاتا ہے، یا پھر بھورے رنگ کے پاؤڈر کی شکل میں ہوتا ہے۔

اس نشہ آور مادہ کو بعض اوقات تمباکو کے ساتھ ملا کر اور دھواں اندر کھینچ کر نشہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، اور منہ کے ذریعہ سے بھی نشہ کے طور پر کھایا جاتا ہے، اور سوئی یا ٹیکہ کے ذریعہ سے نشہ کے طور پر جسم میں بھی داخل کیا جاتا ہے، یعنی ان سب شکلوں میں اس کے ذریعہ نشہ کیا جاتا ہے۔

افیون کے استعمال کے نتیجہ میں ابتدائی طور پر مسحور کُن احساس ہوتا ہے، اور اس کے بعد غنودگی طاری ہوجاتی ہے، اور اس کے طویل المدتی اور قلیل المدتی دونوں طرح کے بہت تباہ کن اثرات ہوتے ہیں، افیون کے اثرات میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے استعمال کنندہ کے سانس لینے کا عمل بہت سُست اور آہستہ ہوجاتا ہے، اور خاص طور پر زیادہ مقدار میں استعمال سے استعمال کنندہ بے ہوش بھی ہوجاتا ہے، اور بعض اوقات موت بھی واقع ہوجاتی ہے، اس کے استعمال سے پریشانی، بدحواسی اور متلی بھی محسوس ہوتی ہے، اور شدید قبض کے علاوہ ہم آہنگی میں کمی، قوتِ فیصلہ کی خرابی اور حقیقت سے جذباتی حد تک علٰیحدگی جیسی چیزیں بھی اس کے عمومی اثرات کا حصہ ہیں۔

افیون کے دیگر اثرات میں اشتعال میں اضافہ، جسم میں خارش، پیشاب میں اضافہ، دیکھنے میں دشواری اور بے قابو پسینہ آنا بھی شامل ہیں۔

اگر افیون کو دیگر مسکنات یا نشہ آور اشیاء (مثلاً الکوحل) کے ساتھ استعمال کیا جائے، تو اس کے نتائج بہت شدید اور زندگی تک کے لئے بھی خطرہ بن جاتے ہیں۔

جب افیون کو زیادہ عرصے تک استعمال کیا جاتا ہے تو پہلے جیسے اثرات کے حصول کے لئے مقدار میں اضافہ ناگزیر ہوتا ہے، جس کے نتیجہ میں جان لیوا حد تک بھی مقدار میں اضافہ

Idara Ghufran

ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

افیون کی علت وعادت میں مبتلا افراد کی دلچسپی دوسری ساری چیزوں سے ختم ہو جاتی ہے اور وہ محض اپنے نشہ کے حصول کے خواہش مند ہو کر رہ جاتے ہیں، یہی سبب ہوتا ہے کہ افیون کی علت وعادت میں مبتلا لوگوں کو اپنے کپڑوں، اپنی بناوٹ یا ذاتی صفائی ستھرائی تک میں بھی کوئی دلچسپی نہیں رہتی، اور ان کی زندگی حیوانوں سے بھی بدتر ہو جاتی ہے۔

ہیروئن Heroin

افیون کے اجزاء سے تیار ہونے والا ایک اوپی ایٹس (Opiates) نشہ آور مادہ ہیروئن (Heroin) کہلاتا ہے، ہیروئن کو افیون کی پوست سے حاصل کیا جاتا ہے، اور ہیروئن، ایک انتہائی طاقتور نشہ آور منشیات میں داخل ہے، جس کو نشہ کا مقصد حاصل کرنے کے لئے خالص شکل میں اور الکوحل وغیرہ کے ساتھ حل کر کے دونوں طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔

ہیروئن سفید یا براؤن پاؤڈر کی صورت میں فروخت کی جاتی ہے۔

ہیروئن اصل میں ایک مشہور ومعروف نام ہے اور طبی جائز مقاصد کے لئے اس کو ڈایاسٹائل مارفین (Diacetylmorphine) کے طور پر جانا جاتا ہے، تاہم ناجائز منشیات کے طور پر بڑے پیمانے پر پوری دنیا میں اس کے استعمال کے باعث اس کے کچھ اور بھی نام ہیں، جن میں skag,dope, junk اور smack کے علاوہ کئی اور نام بھی شامل ہیں، جو علاقوں اور ملکوں کے اعتبار سے بھی مختلف ہوتے ہیں۔

نشہ کے مقصد کے لئے ہیروئن Heroin کو کھا کر یا سونگھ کر یا سگریٹ وغیرہ کے طور پر دھواں اندر کھینچ کر، یا ٹیکہ وسوئی کے ذریعہ جسم میں اس کا مادہ پہنچا کر یا مقعد کے ذریعے اس کا مادہ اندر پہنچا کر استعمال کیا جاتا ہے۔

دیگر اوپی ایٹس کی طرح ہیروئن دماغ میں خاص مقامات جنھیں ریسیپٹر (Receptor،

وُصول کنندہ) کہتے ہیں پر جا کر لگتی اوراثر کرتی ہے،دماغ کے بعض حصوں پر ممانعتی اثرات (inhibitory)ہوتے ہیں، جس کے نتیجہ میں استعمال کے تقریباً فوراً بعد ابتدائی و عارضی طور پر بے تحاشہ یا جنونی خوشی (Euphoria)ہوتی ہے ،جس کے ساتھ وجد (Ecstasy)طاری ہوجاتا ہے،کسی بھی اعتبار سے ہیروئن کے استعمال سے جوفوری طبی یامیڈیکل مسائل پیدا ہوسکتے ہیں وہ قے آنے،قبض ہونے،سانس میں تنگی پیدا ہونے، مدہوشی یا بے ہوشی وغیرہ کی شکل میں ہوتے ہیں،اوراس کے طویل المدتی اثرات بہت نقصان دہ ہیں۔

ہیروئن کو ٹیکہ یاسوئی کی شکل میں استعمال سے جلد کی انفیکشنز Cellulitis Abscess،اور ہڈیوں کی انفیکشنز Osteomyelitis اوردل کے والوز Valves کی انفیکشن Infective endocarditis،اورخون میں انفیکشن کے زہریلے اثرات (Septicemia)،ہیپاٹائٹس بی اورسی کا پھیلنا وغیرہ جیسی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

مارفین Morphine

افیون کے اجزاء سے تیار ہونے والا ایک اوپی ایٹس (Opiates) نشہ آور مادہ یا ڈرگ مارفین یا مورفین کہلاتا ہے،جس کو عربی میں ''مورفین'' اور انگریزی زبان میں morphine کہا جاتا ہے۔

مارفین دراصل پوست کے پودے سے افیون کی طرح ہی بنائی جاتی ہے،اوریہ سفید پاؤڈر کی طرح نظر آتی ہے،اوریہ پانی اورشراب یاالکوحل میں حل ہونے والی چیز ہے۔

بازار میں مارفین،گولی اورشربت دونوں شکل میں دستیاب ہوتی ہے،اوراس وجہ سے اس کو منہ کے ذریعہ پینے کے علاوہ ٹیکہ کے ذریعہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

طب وڈاکٹری کے شعبہ میں مارفین سے شدید درد، خواب آور اور خاص طور پر آپریشن کے وقت سُن وغیرہ کرنے کے لئے استعمال ہونے والی متعدد دوائیاں تیار کی جاتی ہیں، البتہ مارفین کو بہت سے لوگ غلط وناجائز نشہ کے مقصد کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔

مارفین قبض کرتی ہے اور شہوت میں کمی لے آتی ہے، یہ عورتوں کی ماہواری نظام کو بھی خراب کرنے کا باعث بنتی ہے، مارفین کے ایک لمبے عرصے کے استعمال سے جسم کو اس کی عادت پڑ جاتی ہے، جس کا مطلب ہے کہ اس کو استعمال کرنے والوں کو مطلوبہ اثرات کے لیے اس کی مقدار ساتھ ساتھ بڑھانی پڑتی ہے، مارفین نفسیاتی اور جسمانی دونوں لحاظ سے نشہ آور ہے، اور اس کی عادت ہوجانے پر جسمانی ونفسیاتی وِدڈرال ہوتا ہے۔

مارفین کی عادت ہوجانے پر اس کے چھوڑنے سے متلی، قے، بے قابو ہونا، چیخ پکار، غیر رضا کارانہ جمائی، جیسی حرکات سرزَد ہوسکتی ہیں اور سخت سردی یا ٹھنڈے پسینے بھی آسکتے ہیں، تین دنوں تک یہ دوا چھوڑنے کے سخت ترین اثرات پیش آسکتے ہیں، مارفین کا لمبے عرصے کا استعمال جسم کی قوتِ مدافعت کے نظام کو خراب کرنے کا باعث ہوتا ہے اور اس طرح اسے استعمال کرنے والا آسانی سے مختلف قسم کے جراثیم کے حملوں کا شکار ہوسکتا ہے۔

کوڈین Codeine

افیون کے اجزاء سے تیار ہونے والا ایک اوپی ایٹس (Opiates) نشہ آور مادہ یا ڈرگ کوڈین کہلاتا ہے، جس کو عربی میں ''کودین'' اور انگریزی میں Codeine کہا جاتا ہے۔

البتہ بعض اوقات کوڈین Codeine کو دواساز ادارے افیون کے بجائے، مصنوعی طریقے پر کیمیاوی اجزاء سے بھی بناتے ہیں۔

طبی طور پر اس کا صحیح استعمال سخت درد سے نجات کے لئے کہلاتا ہے، لیکن عوامی سطح پر اس کا غلط استعمال نشہ کا مقصد حاصل کرنے کے لئے بھی ہوتا ہے۔

کوڈین کے ضمنی اثرات بہت خطرناک ہوتے ہیں، اور یہ اس صورت میں اور بھی خطرناک ہو

www.idaraghufran.org

جاتے ہیں، جبکہ اس کو زیادہ مقدار میں یا کسی دوسرے مواد مثلاً شراب یا الکوحل وغیرہ کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جائے۔

ان اثرات میں کھجلی، ذہنی دباؤ، متلی، سر درد، اور غنودگی شامل ہیں، کچھ معاملات میں شدید قسم کی الرجی کا ردِعمل بھی ہوسکتا ہے، جس میں سوجن، سانس کی تکلیف اور شدید معاملات میں موت بھی واقع ہوسکتی ہے، یہ اندرونی اعضا یعنی جگر اور گردوں کے لئے بھی نقصان دہ ہوتی ہے۔

اگر اس دوا کی علت وعادت ہو جائے تو اس کو بند کرنے کی صورت میں وِدڈرال یعنی چھوڑنے کی علامات ظاہر ہوتی ہیں، جن میں چڑچڑاپن، متلی، طلب، پسینہ آنا اور نیند وغیرہ نہ آنے کے مسائل شامل ہیں۔

افیون آمیز ڈرگز میں ایک ڈرگ ڈائروکوڈین Dihydrocodeine کہلاتی ہے، اور یہ بھی مسکن منشیات میں سے ہے۔

پیتھی ڈین Pethidine

افیون سے تیار ہونے والا ایک اوپی ایٹس (Opiates) نشہ آور مادہ یا ڈرگ پیتھی ڈین Pethidine کہلاتا ہے، ورعربی زبان میں بیثیـدین کہلاتا ہے، اور اسے انگریزی زبان میں hydrochloride meperidine اور Isonipecaine بھی کہا جاتا ہے، یہ بھی ایک نشہ آور مادہ ہے، اور اس کا استعمال بھی مارفین morphine کی طرح دواء اور ناجائز وغلط نشہ دونوں طرح پر ہوتا ہے۔

پیپاورین Papaverine

افیون سے تیار ہونے والا ایک اوپی ایٹس (Opiates) نشہ آور مادہ یا ڈرگ پیپاورین کہلاتا ہے، جس کو انگریزی زبان میں Papaverine کہا جاتا ہے، اور اس کا استعمال بھی دواء اور غلط وناجائز نشہ دونوں طریقوں پر کیا جاتا ہے۔

فینٹنِل Fentanyl

بعض اشیاء کو افیون جیسی صفات وتاثیرات کی بنیاد پر مصنوعی طرح سے بنایا جاتا ہے، جن کو انگریزی میں اوپیائڈز (Opioids) کہا جاتا ہے۔

افیون جیسا اثر رکھنے والی مصنوعی طور پر تیار کردہ اوپیائڈز (Opioids) میں ایک چیز فینٹنِل Fentanyl کہلاتی ہے، اور یہ انگریزی زبان کا لفظ ہے، فینٹنِل Fentanyl بنیادی طور پر درد میں آرام دینے والی ایک دوا ہے، جس کو شدید درد کی صورت میں استعمال کروایا جاتا ہے، یہ ایک اوپیائڈز یعنی مکمل طور پر مصنوعی طریقے سے بنائی گئی دوا ہے، اس کو افیون کی پوست سے نکالی گئی ادویات مثلاً مارفین اور ہیروئن جیسے مسکن گروہ کی ادویات کی بنیاد پر بنایا جاتا ہے، بے حسی میں اس کی شدت مارفین سے تخمیناً 100 گنا زیادہ ہوتی ہے۔

فینٹنِل کو کئی طرح کی طبی صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے، جن میں اس کا سب سے زیادہ استعمال شدید درد میں آرام پہنچانے کے لئے کیا جاتا ہے، اس کو شدید درد میں آرام پہنچانے کے علاوہ ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے وارڈوں، آپریشن تھیٹروں میں بے حسی کے لئے بھی استعمال کروایا جاتا ہے، علاوہ ازیں اس کو سرطان کے ایسے مریض کے لئے بھی استعمال کرایا جاتا ہے، جس کے درد میں کوئی دوسری دوا اثر نہ کر رہی ہو۔

اس کے طاقتور اور غلط استعمال کے باعث دنیا کے بہت سے ممالک میں اس کو انتہائی محدود کیا گیا اور ضابطہ میں رکھا گیا ہے۔

اور اپنی طاقت کے باعث اگر اس کو غیر طبی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے تو یہ انتہائی علت وعادت میں مبتلا کرنے والی نشہ آور چیز ہوتی ہے، اور بعض لوگ اس کو نشہ کی غرض سے بھی استعمال کرتے ہیں، جو کہ سخت خطرناک چیز ہے۔

میتھاڈون Methadone

افیون جیسا اثر رکھنے والی مصنوعی طور پر تیار کردہ اوپیائڈز (Opioids) میں ایک چیز

میتھاڈون Methadone کہلاتی ہے، اور میتھاڈون Methadone کو مخصوص طریقہ پر تیار کیا جاتا ہے، اور اس کو بنانے کے لئے افیون کا سہارا حاصل کرنا نہیں پڑتا۔

میتھاڈون ایک مصنوعی نشہ آور اوپیائڈز ہے، اور اس کو قانونی طور پر تیار کیا جاتا ہے اور اس کو کئی طبی مقاصد وعلاج کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

میتھاڈون عام طور پر ایک سبز رنگ کے مائع کی صورت میں ہوتی ہے، جس کو منہ کے ذریعے استعمال کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ اس کو گولیوں اور سوئی یا انجکشن کے صورت میں بھی استعمال کیا جاتا ہے، ہیروئن کے مریضوں کے علاج کے علاوہ بعض ممالک میں یہ شدید درد میں مبتلا مریضوں کو بھی مسکن کے طور پر تجویز کی جاتی ہے۔

تاہم اس کو بہت سے لوگ ناجائز یا غلط نشہ کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔

میتھاڈون کو کئی دیگر غیر قانونی منشیات کے ساتھ بھی ملایا جاتا ہے، مثال کے طور پر ایم ڈی ایم اے (Ecstasy) کے ساتھ (جس کی تفصیل آگے آتی ہے) اور گلی کوچوں میں اس طرح کی ملاوٹ کو چاکلیٹ چِپ کُکی کہا جاتا ہے، غرضیکہ میتھاڈون بنیادی طور پر دردوں کی ایک دواء ہے، جس کا استعمال ناجائز یا غلط نشہ حاصل کرنے کے مقاصد کے لئے بھی ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ افیون جیسا اثر رکھنے والی مصنوعی طور پر تیار کردہ اوپیائڈز (Opioids) میں ایک چیز بیوپرینوفائن Buprenorphine کہلاتی ہے، اور اس کا استعمال بھی دوا اور نشہ دونوں طریقوں پر ہوتا ہے۔

بینزوڈائیزپائنز Benzodiazepines

بینزو ڈائیزپائنز Benzodiazepines وہ ادویات ہیں جو مسکن (Depressant) کے زمرہ میں آتی ہیں، یہ قانونی طور پر تیار کی جاتی ہیں اور طبی اعتبار سے ان کو اضطرابیت، بے خوابی اور ذہنی دباؤ کے علاج کے لئے تجویز کیا جاتا ہے۔

یہ ادویات طب میں تشویش کو دُور کرنے والی (Anxiolytic) اور خواب آور (Hypnotic or Sedative) اثرات رکھتی ہیں، اور مرگی کے دوروں کو قابو کرنے اور پٹھوں کے اکڑاؤ کو کم کرنے (Muscle Relaxant) کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہیں۔

مختلف اقسام کی بینزوڈائیز پائنز مختلف ناموں سے فروخت کی جاتی ہیں، ایک بہت ہی عام بینزوڈائیز پائن (Benzodiazepine) ڈائزپام (Diazepam) ہے، جس کو ویلیم کے نام سے مارکیٹ میں فروخت کیا جاتا ہے، لمبے عرصے تک بینزوڈائیز پائن کا استعمال ان کا عادی بھی بنا دیتا ہے۔

بینزو ڈائیز پائنز کے کام کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ دماغ اور مرکزی اعصابی نظام کی سرگرمیوں کو آہستہ کر دیتی ہے، اگر زیادہ مقدار میں استعمال کیا جائے یا دوسری مُسکنات مثلاً الکوحل کے ساتھ استعمال کیا جائے تو اس سے مریض مدہوشی کی کیفیت محسوس کرتا ہے۔

بینزوڈائیز پائنز گولیوں یا کیپسیولوں کی صورت میں آتی ہیں، عام طور پر ان کو نگلنے کے لئے بنایا جاتا ہے، تاہم جو لوگ ان کا غلط یا نشہ کے مقصد کے لئے استعمال کرتے ہیں وہ ان کو پیس کر کسی مائع چیز میں ملا کر سوئی یا ٹیکہ کے ذریعے بھی جسم میں داخل کرتے ہیں۔

ان ادویات کا زائد یا مسلسل استعمال کرنا ،غنودگی، یادداشت اور قوّتِ ارتکاز میں کمی، پریشانی، ڈپریشن، حرکات وسکنات کے ربط وہم آہنگی میں خلل، بولنے میں دشواری، منہ کی خشکی، گلے کی خشکی، قبض ہو جانا، وزن کا بڑھ جانا، دو دو چیزیں نظر آنا وغیرہ جیسے مسائل پیدا کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔

ان ادویات کو ٹیکوں کے ذریعے استعمال سے انفیکشن کے ویسے ہی خطرات ہوتے ہیں، جو ہیروئن کے ٹیکے لگانے کے ہوتے ہیں، اور ایک مسئلہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اگر پگھلی ہوئی گولی ٹیکے میں استعمال کی جائے تو یہ ٹانگ یا بازو (ٹیکہ لگانے والی جگہ کے مطابق) کے خون کی گردش کو متاثر کرسکتی ہے، یہاں تک کہ گینگرین (gangrene) ہوسکتی ہے۔

ان ادویات کے تقریباً تین سے چھ ہفتے کے باقاعدہ استعمال کے بعد عموماً ان کی عادت ہوجاتی ہے، جس کے بعد ان کے چھوڑنے سے وِدڈرال ہوتا ہے جو کہ مکمل یا کمپلیکیٹڈ (Complicated) (دوروں اور ہذیانی کیفیت کے ساتھ) بھی ہوسکتا ہے۔

بعض ممالک میں استعمال ہونے والی راہپنال Rohypnol نام کی دوا بھی ایک مُسکن اور خواب آور ہے، اور اس کا تعلق بھی بینزوڈائیزپائن گروہ کے خاندان کی دواؤں سے ہے، جس گروہ میں ڈائزپام اور ٹیمازیپام بھی شامل ہیں۔

اصل میں یہ بھی جائز طبی استعمال کے لیے بنائی جاتی ہے، اور اس کو خاص طور پر بے خوابی کے مریضوں میں نیند لانے کے لئے استعمال کروایا جاتا ہے، اور کسی لاعلم شخص کو مدہوش کر کے بے بس کردینے کے لئے بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے، اور اس کو علت وعادت میں مبتلا کرنے والی تفریحی دوا کے طور پر استعمال کے حوالے سے بھی جانا جاتا ہے۔

اصل میں راہپنال اس دوا کا تجارتی نام ہے اور اس کا اصل دواسازی والا نام فلونی ٹریزیپام Flunitrazepam ہے، دیگر تمام بینزوڈائیزپائنز کی طرح یہ بھی خواب آور اثرات کے لئے دماغ میں موجود قدرتی نیوروٹرانسمِٹر ز پر اپنا کام کرتی ہے، خاص طور پر یہ GABA (Gamma Amino Butyric Acid) نیوروٹرانسمِٹر کی طاقت میں اضافہ کردیتی ہے، دراصل GABA کا کام دماغ کے اندر موجود خلیوں کے باہمی پیغامات کی ترسیل کو روکنا ہوتا ہے، جس سے دماغ کی سرگرمیوں میں نمایاں کمی واقع ہوجاتی ہے، جس کا عمومی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ شخص سو جاتا ہے یا اگر اس کو کم مقدار میں استعمال کروایا جائے تو وہ شخص بہت ہی زیادہ سُست یا دھیما ہوجاتا ہے۔

شدید خواب آور اثرات کے باعث اس دوا کو ہسپتال کے بعض مریضوں کو آپریشن سے پہلے بے ہوش کرنے کے لئے بھی استعمال کروایا جاتا ہے، اس کے علاوہ قلیل المدتی استعمال کے لئے اس کو بے خوابی کے مریضوں کو بھی دیا جاتا ہے۔ تاہم دیگر کئی بینزوڈائیزپائنز گروہ کی ادویات کی طرح، ممکنہ علت وعادت میں مبتلا ہونے کے خطرے کے باعث اور دوسری زیادہ

مؤثر اور کم خطرناک ادویات کی موجودگی کے باعث اس کے اس مقصد کے استعمال میں کمی واقع ہوئی ہے۔

راہپنال کا بہت ہی عام لیکن کم مقبول غیر قانونی، کلب ڈرگ کے طور پر تفریحی استعمال ہے، جس میں اس کو مسحور کن احساس، اور مدہوشی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

اسی وجہ سے اس کا یورپ کے معاشرہ میں استعمال خصوصی طور پر ڈانس سیٹنگ میں کیا جاتا ہے، اس کے اثرات شہوت انگیز (aphrodisiac) بھی ہوتے ہیں، اور یہ جانچنے (judgement) یعنی سمجھ بوجھ کی صلاحیت کو بھی متاثر کرتی ہے اور استعمال کے بعد والے واقعات کے بارے میں بھی نسیانی کیفیت طاری کرتی ہے۔

اور اس کو دوسری منشیات مثلاً الکوحل، ہیروئن اور کوکین وغیرہ کے ساتھ ملا کر بھی نشہ کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ منشیات کے ایک وسیع تر غلط استعمال کا حصہ ہے۔

جی ایچ بی GHB

جی ایچ بی GHB جو کہ انگریزی میں Gamma hydroxybutyrate کا مخفّف ہے، یہ ایک مخصوص خواب ونشہ آور مسکن (Depressant) مادہ ہے، جس کو ابتدائی طور پر علاج معالجہ کے لئے بے ہوشی کی دوا کے طور پر بنایا گیا تھا، لیکن اس کا ناجائز یا غلط نشہ کے طور پر بھی استعمال کیا جانے لگا، جی ایچ بی GHB کو جب منہ کے ذریعے کھایا جاتا ہے، تو اس کے کئی جسمانی اور پھر نتیجتاً نفسیاتی اثرات ہوتے ہیں، وہ لوگ جنہوں نے اس کو تفریحاً استعمال کیا ہے، ان کے مطابق اس سے مسحور کن احساس، باتونی پن، شہوت میں اضافہ، حیا وجھجک میں کمی اور غنوگی وغیرہ جیسی بداخلاقی پیدا ہوتی ہے۔

باربیچوریٹس Barbiturates

باربیچوریٹس Barbiturates کا شمار خواب ونشہ آور مُسکن (Depressant)

ادویات میں ہوتا ہے۔

بار بچیوریٹس Barbiturates مختلف اقسام کی ہوتی ہیں، لیکن ان تمام کا اثر، ساکن وجامد کرنا ہوتا ہے اور یہ ادویہ طبی طور پر ان لوگوں کے لئے تجویز کی جاتی ہیں جو اضطرابیت یا نیند میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔

بار بچیوریٹس گولیوں کی شکل میں آتی ہیں، اوران کو منہ کے ذریعے استعمال کیا جاتا ہے، تاہم ان کو نشہ کی خاطر اور غلط طریقے سے استعمال کرنے والے لوگ پاؤڈر کی شکل میں کُوٹ کر کسی مائع چیز میں ملا کر سوئی یا انجکشن کے ذریعے استعمال کے قابل بنا لیتے ہیں۔

ان ادویات کا مسلسل استعمال انسان کو ان کا عادی بھی بنا دیتا ہے، جس کے بعد عادی شخص میں اس کو حاصل کرنے کے لئے شدید نفسیاتی بے چینی یعنی وِدڈرال ہوتا ہے۔

دیگر خواب آور ادویات Sleeping medications

خواب آور ادویات Sleeping medications مثلاً Zolpidem, Stilnox اور Imovane یا Zopiclone وہ ادویات کہلاتی ہیں جو بے خوابی یا نیند نہ آنے کے باعث دی جاتی ہیں اوران سب کو مُسکِّن کی درجہ بندی میں شمار کیا جاتا ہے۔

خواب آور ادویات کا بغیر شدید ضرورت کے استعمال نقصان سے خالی نہیں، اور خواب آور ادویات کی علت وعادت بہت زیادہ مسائل کو جنم دے سکتی ہے، جن میں نفسیاتی اور دماغی دونوں طرح کے مسائل شامل ہیں، ان ادویات کے اثرات میں اضطرابیت، پریشانی اور استعمال کنندہ کے اندر خودکشی کے خیالات کا پیدا ہونا بھی شامل ہے، جب Zolpidem کو تجویز شدہ خوراک سے زیادہ مقدار میں استعمال کیا جاتا ہے، تو اس میں نیند میں چلنے کے علاوہ دوا کے استعمال کے دوسرے دن بھی شدید غنودگی محسوس کی جا سکتی ہے۔

اور بعض لوگ خواب آور ادویات کا استعمال ناجائز نشہ کے مقصد کے لئے بھی کرتے ہیں۔

Idara Ghufran

کوکین Cocaine

بعض نشہ آور اشیاء تحریک دینے والی (Stimulants) شمار ہوتی ہیں۔

اس طرح کی اشیاء میں کوکین Cocaine بھی داخل ہے، بلکہ یہ تحریک دینے والی نشہ آور اشیاء میں سرِفہرست شمار کی جاتی ہے۔

کوکین Cocaine ایک انتہائی تحریک پیدا کرنے والا نشہ آور مادہ ہے، جو کہ تحریک دینے والی نشہ آور اشیاء میں سب سے خطرناک ہے، اور یہ ایک ناجائز وغیر قانونی تحریک آمیز نشہ (ILLICIT DRUGS) ہے، جس کو ''کوکا'' کے پودے کے پتوں سے کشید و تیار کیا جاتا ہے، کوکین Cocaine اپنی خالص (Refined) شکل میں ایک نہایت پُراثر اور نشہ آور ڈرگ ہے، یہ خالص صورت میں سفید پاؤڈر کی حالت میں ملتی ہے اور نشہ کا مقصد حاصل کرنے کے لئے سونگھی یا انجکشن کی صورت میں استعمال کی جاتی ہے۔

دنیا میں کوکین کئی طرح کے عوامی ناموں سے جانی جاتی ہے، پاؤڈر کی شکل میں کوکین کے بازاری ناموں میں کوک، چارلی، سنو، پاؤڈر، وائیٹ ڈریگن، ٹوٹ اور پرسی شامل ہیں، کوکین کی ایک دوسری شکل کو ''فری بیس'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، یہ منشیات کی وہ قسم ہے، جس میں پاؤڈر کی شکل میں موجود ہائڈروکلورائیڈ سالٹ کو تبدیل کر کے بیس فارم بنالیا جاتا ہے، اور اس کو کسی پائپ یا اس سے مشابہ کسی آلے کی مدد سے دھواں اندر کھینچ کر استعمال کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے، اس صورت میں کوکین انتہائی تیزی سے عمل کرتی ہے اور عام طور سے استعمال کنندہ پر بہت طاقت ور مضر اثرات چھوڑتی ہے۔

بعض مرتبہ کوکین کو سوئی کے ذریعے بھی جسم میں داخل کیا جاتا ہے اور یہ کوکین کے استعمال کئے جانے والے طریقوں میں سب سے زیادہ خطرناک طریقہ ہے، بعض مرتبہ جسم میں داخل کرنے سے پہلے اس میں ہیروئن بھی ملائی جاتی ہے جس کو سپیڈ بال کہا جاتا ہے۔

کوکین دماغ میں سرگرمیوں کو بڑھا دیتی ہے جس سے عارضی طور پر دماغ اور جسمانی افعال میں تیزی آ جاتی ہے، اور بہت سے نیوروٹرانسمٹر ز کے اثر کو بڑھا دیتی ہے، اس کے استعمال سے بے جا طاقت کا احساس، خوداعتمادی میں بے جا اضافہ، بے تحاشہ اور غیر معتدل خوشی کا احساس اور نیند کی کم ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

فوری نقصان دہ اثرات میں دل کی دھڑکن کا بے ترتیب ہوجانا (Arrhythmia) شدید بے چینی (Intense Anxiety) بلند فشارِ خون (Hypertension) فالج (CVA) ہارٹ اٹیک (Myocardial infarction) اچانک موت (Sudden cardiac death) جانچنے کی صلاحیت کا متاثر ہونا (Impaired Judgement) شامل ہیں۔

طویل المیعاد استعمال سے ہونے والے اثرات میں ناک کی ہڈی کا گل جانا (Necrosis of nasal septum) ماں کے پیٹ میں بچے کو نقصان پہنچنا، بے چینی واضطرابی کیفیات (Panic and anxiety disorders) ظالمانہ ڈیلیوژنز (persecutory delusions) سائکوسس شامل ہیں۔

اس کے استعمال کی عموماً ایسی عادت نہیں پڑتی کہ جس کو چھوڑنا مشکل ہو، البتہ کچھ استعمال کرنے والے اسے باقاعدگی سے استعمال کرتے ہیں جیسے عادت سے مجبور ہوں۔

کریک کوکین Crack cocaine

کریک کوکین Crack cocaine جس کو عام طور پر کریک Crack کے نام سے جانا جاتا ہے، کوکین سے تیار شدہ ایک تحریک پیدا کرنے والی (Stimulants) نشہ آور شے ہے، جسے عموماً تمباکونوشی کی طرح دھواں اندر کھینچ کر استعمال کیا جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں یہ نشہ آور چیز بہت تیزی سے خون کی گردش میں شامل ہو کر قلیل المدت مگر شدید تحریک کا باعث

بنتی ہے، اور جسمانی اور نفسیاتی دونوں طرح سے بہت نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔
کریک ہائیڈروکلورائیڈ کوکین ہوتی ہے جس کو سخت کرسٹل کی صورت میں بنانے کے لئے ایمونیا اور سوڈیم بائی کاربونیٹ کے ساتھ ایک عمل سے گزارا جاتا ہے، نشہ آورا شیا میں یہ جلد ترین اور جلد نشہ کی علت وعادت پیدا کرنے والی چیز ہے، اس کی شکل چھوٹے چھوٹے پتھروں سے مشابہ ہوتی ہے اور اس کا رنگ زردی مائل سفید ہوتا ہے، اس کو کریک اس لئے کہا جاتا ہے کہ جب اس کو بنایا جاتا ہے یا استعمال کیا جاتا ہے، تو اس سے کریکنگ کی آواز آتی ہے۔
جیسے ہی یہ جسم کے اندر جذب ہوتی ہے، تو دماغ کے اندر ڈوپامائن کی سطح میں ڈرامائی طور سے اضافہ ہو جاتا ہے، آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور جسم کے درجہ حرارت میں اضافہ ہو جاتا ہے، اور اس سے شدید نوعیت کی تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔
کوکین اور کریک کوکین دونوں خون کی شریانوں کو سکیڑتی ہیں اور دل کی دھڑکن میں اضافہ کر دیتی ہیں، جس سے بلند فشارِ خون اور دل گرفتگی یا دل کا دورہ، ہارٹ اٹیک (Myocardial infarction) کے خطرہ میں اضافہ ہو جاتا ہے، اور اس کو تمباکو نوشی کی طرح دھواں اندر کھینچ کر استعمال کرنے کی صورت میں پھیپھڑوں کو نقصان کا شدید اندیشہ ہوتا ہے جو بعض اوقات مکمل طور پر تنفس کی بندش کا بھی باعث بن جاتا ہے، کریک کوکین کا استعمال دنیا میں ہر سال کئی اموات کا سبب شمار کیا جاتا ہے۔
کوکین کے مُضِر ونقصان دہ اثرات میں اشتہاء کی کمی، بے خوابی اور خفقان کے علاوہ دل گرفتگی اور سانس کی دقت بھی شامل ہیں۔

ایم فٹامین Amphetamine

ایم فٹامین Amphetamine مخصوص دواء ہے، جس کے اثرات کوکین کے مشابہ

www.idaraghufran.org

تحریک پیدا کرنے والے (Stimulants) اور دیرپا ہوتے ہیں، یہ دواء طبی مقاصد کے علاوہ دوسرے اغراض کے لئے غیر قانونی شمار ہوتی ہے، کیونکہ یہ نشہ آور دواء ہے، اور اس کو نشہ کے مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

نشہ کے طور پر عموماً اس کا استعمال تفریحی (Recreational) یا کسی خاص موقع پر کیا جاتا ہے، فوری نقصان دہ اثرات میں دل کی دھڑکن کا تیز ہو جانا، بے ترتیب ہو جانا، جسم کے درجہ حرارت کا غیر معمولی طور پر تیز ہو جانا، اضطرابیت اور چڑچڑاہٹ، استعمال کے بعد ڈپریشن، سائیکوسس سے ملتی جلتی کیفیت جس میں بصری، سمعی، چھونے کی حس سے متعلق ہالوسینیشنز (Hallucinations) ہوتی ہیں، یعنی غیر حقیقی اور مصنوعی چیزوں اور آوازوں کا احساس ہونے لگتا ہے۔

بعض لوگ ایم فٹامین کو ایک سماجی منشیات کے طور پر، خاص طور سے رات کو استعمال کرتے ہیں، جس کے نتیجہ میں بہت زیادہ دیر تک باہر رہنا، رات گئے تک جاگنا اور اس کے بعد ہونے والی تکان اور پھر کئی دنوں تک ذہنی دباؤ میں رہنا بھی ممکنہ طور سے ایم فٹامین کے غلط استعمال کی علامات کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

اس دوا کے باقاعدہ استعمال سے اس کی نفسیاتی عادت ہو جاتی ہے، جس کی خلاف ورزی پر نفسیاتی وِدڈرال ہوتا ہے۔

کرسٹل میتھ Crystal Meth

کرسٹل میتھ Crystal Meth اصل میں کرسٹل میتھ ایم فٹامین کا مخفف ہے، یہ ایک انتہائی طاقتور تحریک پیدا کرنے والی (Stimulants) میتھ ایم فٹامین کی شکل ہے، جس کو ناجائز نشہ کی غرض سے عموماً دھواں اندر کھینچ کر استعمال کیا جاتا ہے، لیکن ساتھ ہی اس کو سانس کے ذریعے اندر کھینچ کر یا سوئی کے ذریعے انجکشن کی شکل میں بھی جسم میں داخل کیا جاتا

ہے، یہ بے رنگ اور بے بُو کے ہوتی ہے اوراس کو یہ نام شیشوں یا کرسٹلز کے ٹکڑوں سے اس کی مشابہت کے باعث دیا گیا ہے۔

بازار میں یہ Desoxyn کے نام سے فروخت کی جاتی ہے اور اس کو طبی اعتبار سے Narcolepsy یعنی نومیت اور ذہنی دباؤ کے علاج کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے، تاہم جن لوگوں کو یہ استعمال کے لئے دی جاتی ہے، ان کے اندر علت وعادت بھی پیدا کر دیتی ہے، اس لحاظ سے یہ ایک علت وعادت میں مبتلا کرنے والی خطرناک دوا ہے، اور اس کے اثرات کوکین جیسے ہوتے ہیں، جس میں اچانک موت اور خطرناک دل کے امراض بھی شامل ہوتے ہیں، اور اس کا غلط استعمال بھی ممکن ہے، اس میں شہوت بڑھانے کے اثرات بھی ہوتے ہیں، اوراسی وجہ سے بہت سے لوگ کوکین کی طرح اس سے بھی ناجائز نشہ کا مقصد پورا کرتے ہیں۔

ایکسٹیسی Ecstasy

ایکسٹیسی Ecstasy ایک تحریک پیدا کرنے والی (Stimulants) نشہ آور دوا ہے، اس کو MDMA کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

جو کہ methylenedioxy-N-methylamphetamine- کا مخفَّف ہے، اوراس کو عموماً گولیوں یا کیپسولوں کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے۔

قلیل المدتی یا فوری نقصان دہ اثرات میں پسینہ زیادہ آنا، دل کا متلانا اور قے کا آنا اور باوجود شہوت انگیزی کے مردانہ کمزوری کا ہونا شامل ہیں، علاوہ ازیں اس کے ذریعہ سے جسم میں پانی کی کمی ڈی ہائیڈریشن Dehydration اور جسمانی درجہ حرارت کے حد درجہ بڑھ جانے سے اموات بھی ہو چکی ہیں۔

طویل المیعاد یا دیرپا نقصان دہ اثرات میں عصبی نسوں کا متاثر ہونا، جگر کو نقصان پہنچنا اور ممکنہ طور پر شعور وادراک کی صلاحیت کا متاثر ہونا شامل ہیں، استعمال کے چوبیس سے اڑتالیس گھنٹے بعد

کچھ ناخوشگوار اثرات جنھیں ہینگ اوورا یفیکٹس نام کے اثرات کہا جاتا ہے، مرتب ہوتے ہیں، ان میں تھکاوٹ، بھوک کا نہ لگنا اور ڈپریشن جو کہ شدید بھی ہوسکتی ہے، شامل ہیں۔

ایل ایس ڈی LSD

بعض نشہ آور اشیاء ہالوسینوجن (Hallucinogen) یعنی ہالوسینیشن (Hallucination) کرنے والی شمار ہوتی ہیں، جن کی وجہ سے غیر حقیقی اور مصنوعی چیزوں اور آوازوں کا احساس ہونے لگتا ہے، اور انسان حقائق سے دور ہوکر خیالی یا غیر حقیقی دنیا میں چلا جاتا ہے۔

ہالوسینیشن (Hallucination) کرنے والی اشیاء میں ایل ایس ڈی بھی شامل ہے، جس کا مکمل نام Lysergic Acid Diethylamide ہے، یہ انتہائی طاقتور ہالوسینوجن (Hallucinogen) یعنی ہالوسینیشن (Hallucination) کرنے والی نشہ آور اور غیر قانونی ڈرگ (ILLICIT DRUG) ہے، اس کو ایسڈ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

منشیات کے لحاظ سے ایل ایس ڈی کا ذہن پر بہت شدید اثر ہوتا ہے، اور استعمال کرنے والے اس کو ٹرپ کے نام سے بھی جانتے ہیں، اس کے استعمال کرنے والے کو فریبِ نظر میں غیر واقعی آوازیں سنائی دیتی ہیں، اور ایسی چیزیں دکھائی دیتی ہیں، جن کا کوئی وجود نہیں ہوتا، اس کے علاوہ روزمرہ کی حسیات اور احساسات بھی اس کے نتیجہ میں مسخ ہوجاتے ہیں۔

غرضیکہ اس کا استعمال کنندہ فریبِ نظری میں وہ آوازیں سنتا اور وہ چیزی دیکھتا ہے جن کا کوئی وجود نہیں ہوتا اور پھر وہ اپنی معمول کی حقیقی زندگی سے دُور ایک خیالی اور غیر حقیقی جہان میں چلا جاتا ہے، اسی وجہ سے اس کو ٹرپ بھی کہا جاتا ہے، بعض استعمال کنندوں کو خاص طور پر خوفناک اور ڈراؤنی چیزیں نظر آتی ہیں اور بعض بہت خوش کن تجربات کا اظہار کرتے ہیں، خلاصہ یہ کہ ایل ایس ڈی ایک تیز نشہ آور چیز ہے، جس سے دل ودماغ کی صلاحیتیں بری طرح متاثر ومسخ ہوتی ہیں۔

ایس ٹی پی STP

ایس ٹی پی STP بھی ایک مصنوعی طور پر بنائی گئی ہالوسینوجن (Hallucinogen) یعنی ہالوسینیشن (Hallucination) کرنے والی نشہ آور چیز ہے، یہ Serenity Peace Tranquility کا مخفَّف ہے، دیگر معروف ہالوسینوجن (Hallucinogen) مثلاً ایل ایس ڈی اور جادوئی کھمبیوں کی طرح ایس ٹی پی بھی ذہنی حالت میں تبدیلی پیدا کرنے والی چیز ہے، جس کے نتیجہ میں انسان حقائق سے دُور اور خیالی دنیا میں گم ہو جاتا ہے، اس لئے اسے بھی لوگ ٹرپ کے نام سے جانتے ہیں۔

کیونکہ اس دوا کے اہم اثرات میں فریبِ نظر، ادراک کی تبدیلی، ذہنی طور پر مسخ ہونا اور ذہن فریبی وغیرہ جیسی چیزیں شامل ہیں۔

کیٹمین Ketamine

ہالوسینیشن (Hallucination) کرنے والی اشیاء میں کیٹمین Ketamine بھی شامل ہے، کیٹمین Ketamine مرکزی اعصابی نظام پر اثر کرنے اور بے حس کرنے اور خمار پیدا کرنے یا خواب لانے والا ایک مصنوعی مادہ ہے، اس کے انسانوں اور جانوروں کے لئے کئی طرح کے جائز طبی استعمال بھی ہیں، خاص طور پر گھوڑوں کے لئے مُسکن کے طور پر اس کا استعمال عام ہے اور ساتھ ہی دنیا کے بعض ممالک میں اس کو انسانوں کو بے حس کرنے کے لئے بھی آپریشن وغیرہ کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کو استعمال کرنے کے نتیجہ میں متاثرہ شخص کی اکثر آنکھیں کھلی رہتی ہیں، وہ کوئی لفظ بول بھی سکتا ہے، مگر متاثرہ جگہ درد محسوس نہیں کرتا، ایسی حالت کو Dissociative anesthesia کہتے ہیں، اسی وجہ سے مریض کو بیدار رکھ کر اس کے کسی عضو کا آپریشن کرنے کی غرض سے بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

اپنے مخصوص نشہ آور اثرات کے باعث اس کا تفریحی منشیات کے طور پر استعمال زیادہ ہے، اس کی کم مقدار استعمال کر کے مسحور کن احساس اور شعور رُبائی کے حصول کے ذریعے اس کو کلب ڈرگ کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے، اور زیادہ مقدار میں اس کے استعمال سے جسم سے باہر آ جانے والی سی کیفیت ہوتی ہے، جس میں استعمال کنندہ اپنے ہوش وحواس اور اپنے ماحول سے بالکل کٹ جاتا ہے، اس کیفیت کو انگریزی زبان میں کے- ہول (K-hole) کہا جاتا ہے، اور اس کے نشہ آور اثرات میں فریبِ نظر کے علاوہ پٹھوں کا مفلوج ہونا بھی شامل ہے۔

اور دوا کا یہ شدید اثر ایک سے دو گھنٹوں تک جاری رہتا ہے، اور اس کا اثر بہت زیادہ دیر تک بھی محسوس کیا جا سکتا ہے اور اس کے نتیجے میں حواس کی خرابی اور اور اعضا میں بے ربطگی بھی پیدا ہو جاتی ہے، یہ مادہ اپنی اصل شکل میں عام طور پر ایک شفاف بغیر کسی بُو کے مائع صورت میں دواؤں کی چھوٹی چھوٹی بوتلوں میں ملتا ہے۔

تفریحی (Recreational) اور منشیاتی مقاصد کے لئے اس کی مائع کو عموماً بھاپ بنا کر اڑا دیا جاتا ہے یا اُبالا جاتا ہے اور باقی ماندہ سفید پاؤڈر کو نشہ کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے، بعض معاملات میں اس کو دبا کر اس میں سے گولیاں بنالی جاتی ہیں اور پھر اس میں مزید غیر قانونی منشیات (ILLICIT DRUGS) شامل کر کے نشہ کیا جاتا ہے۔

کیٹمین کو منشیاتی مقاصد کے لئے عموماً ناک کے ذریعے سانس اندر کھینچ کر استعمال کیا جاتا ہے، تاہم اس کو منہ کے ذریعے کھا کر بھی استعمال کیا جاتا ہے، اور تمبا کو کے ساتھ منہ سے دھواں اندر کھینچ کر بھی استعمال کیا جاتا ہے، اور وریدی سوئی یعنی ٹیکہ کے ذریعے بھی جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔

جادوئی کُھمبی Magic Mushrooms

ہالوسینیشن (Hallucination) کرنے والی اشیاء میں جادوئی کُھمبی Magic

Mushrooms بھی شامل ہے، جادوئی کُھمبی یا میجک مشروم سے مراد کئی اقسام کی ایسی جنگلی کُھمبیاں ہیں، جن کو کھانے سے شعوررُبا اثرات پیدا ہوتے ہیں، فریب نظر میں مبتلا کرنے کی وجہ سے یہ کُھمبیاں کئی طرح کے شعوررُبا اور فعالِ نفسی کے اثرات پیدا کر کے استعمال کنندہ کے داخلی تجربات اورادراک کوتبدیل ومسخ کردیتی ہیں۔

اس نوع کی ایسی کئی کھمبیاں ہیں جواس طرح کے اثرات پیدا کرتی ہیں،اوران میں سے تمام کا نہیں، لیکن بہت سوں کا تعلق Psilocybe, Copelandia اور Panaeolus اقسام کی کھمبیوں سے ہے۔

امانیٹا Amanita قسم کی کھمبی بھی وہ کھمبی ہے، جس میں شعوررُبائی کی خصوصیات پائی جاتی ہیں، اس میں سب سے عام امانیٹا مسکیریہ Amanita Muscaria، یا فلائے آ گارک Fly agaric ہے، تاہم ان کے فریبِ نظر کے اثرات مختلف قسم کے فعال کیمیائی موادوں سے پیدا ہوتے ہیں۔

جادوئی کھمبیوں کے عام طور پر بازاری ناموں میں Shrooms، Mushrooms، Caps، Psilocybin Mushrooms، Magics، Mushies، Boomers، Buttons شامل ہیں۔

یہ بات ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ کھمبیوں کی مخصوص اقسام ہی اپنے شعوررُبائی اثرات کے لئے جانی جاتی ہیں اوران میں سے ہر ایک کا اپنا ایک سائنسی نام بھی ہے اوران میں سے بہت سی اقسام کے اپنے بازاری نام بھی ہیں، ان میں سب سے عام پسیلو کیب سیمیلن سیٹا Psilocybe Semilanceata یا لبرٹی کیپ Liberty cap ہے، اس کے علاوہ اور بھی بہت ہیں۔

وہ تمام کھمبیاں جن کے اندر سلوسائبن اورسلوسن پایا جاتا ہے وہ برطانیہ اور دیگر ممالک میں غیرقانونی ہیں، فریبِ نظر ہونے کے باعث جادوئی کھمبیوں کی سب سے اہم خصوصیات یہ

ہیں کہ یہ شعور ربائی کی کیفیت پیدا کرتی ہیں، جس میں حسیات کا ادراک مسخ ہو جاتا ہے اور فریبِ نظر پیدا ہو جاتا ہے۔ ایل ایس ڈی کی طرح اس کو بھی عموماً ٹرپ کہا جاتا ہے اور اس کے اثرات ہر شخص پر مختلف نوعیت کے ظاہر ہوتے ہیں۔

پی سی پی PCP

ہالوسینیشن (Hallucination) کرنے والی اشیاء میں پی سی پی PCP بھی شامل ہے، پی سی پی PCP جو کہ انگریزی زبان میں phenyl cyclohexyl piperidine کا مخفَّف ہے، اور اسے فینسی کلائیڈین Phencyclidine بھی کہا جاتا ہے، اور نشہ کرنے والوں کی بول چال میں اینجل ڈسٹ Angel Dust کے طور پر بھی پکارا جاتا ہے، یہ ایک ہذیان انگیز مادہ ہے، جسے استعمال کرنے والا حقیقت سے علیٰحدگی محسوس کرتا ہے، اور اسی وجہ سے اس کو غیر حقیقی چیزیں نظر آتی یا سنائی دیتی ہیں۔

اس کی شکل ایک سفید قلمی سفوف کی طرح ہوتی ہے جسے کھایا، سگریٹ کے ساتھ پیا اور سانس یا ٹیکے کے ذریعے لیا جا سکتا ہے، اسے شراب یا پانی میں بھی حل کیا جا سکتا ہے، جب اسے پینا ہو تو کسی پتے والی چیز کے ساتھ اس کو پیا جاتا ہے، جیسا کہ پودینہ، اجوائن، تمباکو یا کینابس، جس کو پہلے سلگایا جاتا ہے اور پھر کسی نلکی وغیرہ کے ذریعے کش لگایا جاتا ہے۔

غرضیکہ یہ بھی ایک نشہ آور چیز ہے، اور اس کے بھی دل ودماغ پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں، اور تصورات وخیالات میں فساد وبگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

ڈی ایم ٹی DMT

ہالوسینیشن (Hallucination) کرنے والی اشیاء میں ڈی ایم ٹی DMT بھی شامل ہے، ڈی ایم ٹی DMT جس کو ڈائی میتھائل ٹرپٹامین کے طور پر بھی جانا جاتا ہے، اور DMT دراصل Dimethyltryptamine کا مخفَّف ہے۔

یہ ایک ہالوسینوجینک یا مُخَدِّر دوا ہے، جو قدرتی طور پر پودوں اور چند جانوروں بشمول انسانوں میں پائی جاتی ہے، اس کو مصنوعی طور پر بھی تیار کیا جاسکتا ہے۔

منشیات استعمال کرنے والے اس کو شعور ربائی اثرات کے لئے استعمال کرتے ہیں، جو دوسری منشیات جیسا کہ ایل ایس ڈی اور میجک مشروم سے مشابہ ہیں، اس سے استعمال کرنے والا فریبِ نظر یا حقیقت کو بگڑا ہوا محسوس کرتا ہے، اس کا انحصار تو دوا کی مقدار پر ہوتا ہے۔ تاہم اس کے اثرات دو سے تین گھنٹے تک جاری رہ سکتے ہیں، یہ استعمال کرنے والے کے لئے ایک انتہائی صدمے کی کیفیت کا باعث بھی ہوتی ہے، اور استعمال کرنے والے کو وہ چیزیں دکھائی دیتی اور آوازیں سنائی دیتی ہیں، جن کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں ہوتا۔

ڈی ایم ٹی کو نشہ کے مقصد کے لئے دھواں اندر کھینچ کر دم کش طریقے سے یا منہ کے ذریعے یا سوئی و ٹیکہ کے ذریعے جسم میں داخل کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔

بھنگ Cannabis

بھنگ کو عربی زبان میں حشیش اور البانجو کہا جاتا ہے، جو دراصل ایک نشہ آور پودے کا نام ہے، اور یہ پودا دنیا بھر میں عام مقامات پر جنگلی پودے کے طور پر اُگتا اور پیدا ہوتا ہے۔

بھنگ کو انگریزی زبان میں Cannabis یا Hashish کہا جاتا ہے۔

بھنگ کے پودے پر پتے، پھول اور بیج ہوتے ہیں، اور بھنگ کے سوکھے ہوئے پتوں کو انگریزی زبان میں گراس، ماری جوانا، ویڈ (weed) وغیرہ کہا جاتا ہے، جن سے مختلف نشہ آور اشیاء تیار ہوتی ہیں، اور ان کا مختلف طریقوں سے استعمال ہوتا ہے، جن میں چرس وگانجا بھی داخل ہے۔

چرس، گانجا Hemp

چرس کو انگریزی زبان میں Hemp اور عربی زبان میں قنب کہا جاتا ہے، یہ ایک نشہ آور چیز

ہے، جو کہ درحقیقت بھنگ کے پتوں میں موجود لیس دار رطوبت ہوتی ہے، جس کو کشید کر کے نشہ کے لئے سگریٹ یا حقہ وغیرہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کو بھنگ، گانجا، حشیش وغیرہ بھی کہتے ہیں، اور اس طرح کی نشہ آور اشیاء کی دنیا میں مختلف اقسام ہیں، جن کے نام بھی مختلف ہیں، اور ان میں نشے کی شدت بھی مختلف ہے۔

چرس میں مختلف مضر اجزاء ہوتے ہیں، اور چرس استعمال کرنے کے بعد یہ اجزاء تیزی سے خون میں شامل ہوجاتے ہیں اور اس کے اثرات دماغ اور جسم کے دیگر اعضا میں پہنچ جاتے ہیں، اس کے استعمال سے مدہوشی یا خمار کی سی کیفیت طاری ہوجاتی ہے، چرس کے مرکبات آنکھوں، کانوں، جلد اور معدے کو بھی متاثر کرتے ہیں۔

چرس استعمال کرنے کے نتیجہ میں بعض لوگوں پر ناخوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن میں اپنے ہوش وحواس میں نہ رہنا، غیر حقیقی آوازیں سنائی دینا یا غیر حقیقی چیزیں نظر آنا، گھبراہٹ اور بلا وجہ شکوک وشبہات اور بدگمانی ہونا وغیرہ شامل ہیں، چرس کے نتیجہ میں مزاج اور حالات کی مناسبت سے ایک ہی شخص پر خوشگوار یا ناخوشگوار دونوں قسم کے اثرات مرتب ہوسکتے ہیں، یہ احساسات عام طور پر وقتی ہوتے ہیں، چرس کے زیادہ عرصہ استعمال کرنے سے ڈپریشن کا مرض اور کام وغیرہ کے جوش وجذبہ اور ہمت وحوصلہ میں کمی کی شکایت ہوجاتی ہے، چرس کے باقاعدہ استعمال سے سائیکوسس یا شیزوفرینیا کا خطرہ دوگنا ہوجاتا ہے۔

چرس کے پودے میں اوسطاً ساٹھ مرکبات اور چار سو کیمیائی مادے بتائے جاتے ہیں۔

چرس میں نشے کا عادی بنانے والی اشیا کی کچھ خصوصیات پائی جاتی ہیں مثلاً: ٹولرنس (Tolerance) یعنی سرور ونشہ کا مقصد حاصل کرنے کے لیے کچھ وقت کے بعد زیادہ مقدار میں چرس استعمال کرنے کا تقاضا بڑھنا، اور شدید طلب کا ہونا، بھوک میں کمی، نیند کی خرابی، وزن میں کمی، جارحیت، غصہ، چڑچڑاپن، بے چینی، عجیب وغریب خواب وغیرہ۔

چرس کے مرکبات، دل ودماغ کے علاوہ آنکھوں، کانوں، جلد اور معدے پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔

بیوٹائل نائٹرائٹ Butyl nitrite

بیوٹائل نائٹرائٹ Butyl nitrite ایک دم کش یا سانس اندر کھینچ کر لی جانے والی چیز ہے، تفریحی اور نشہ کے مقاصد کے لئے استعمال کرنے والے اس کو پوپرز (Poppers) کے نام سے بھی جانتے ہیں جو کہ اس نام کے تحت معروف کیمیائی مرکبات میں سے ہے، جن کو الکائیل نائٹرائٹ (Alkyl Nitrite) کہتے ہیں، اس کو مختصر مگر شدید ہیجان پیدا کرنے کے لئے سانس کے ذریعے اندر کھینچ کر استعمال کیا جاتا ہے، جس سے جنسی لذت میں اضافہ اور ایک مسحور کُن کیفیت پیدا ہوتی ہے، اس سے دل کی دھڑکن تیز ہوتی اور پورے جسم میں خون کی گردش بڑھ جاتی ہے، تاہم اس کے اثرات زیادہ سے زیادہ چند منٹوں تک رہتے ہیں، اس کو کانچ کی بالکل چھوٹی چھوٹی شیشیوں میں رکھا جاتا ہے، جس کا ایک سبب تو یہ ہے کہ چند ہی دنوں میں یہ اپنی طاقت کھو دیتی ہے، اور دوسرا سبب یہ ہے کہ اس کے موثر ہونے کے لیے قلیل مقدار ہی درکار ہوتی ہے، بیوٹائل نائٹرائٹ کا شمار عمومی طور پر خطرناک منشیات میں ہوتا ہے، خاص طور پر جب پہلے سے کوئی بیماری ہو تو یہ بہت زیادہ مضر بھی ہو سکتی ہے، بیوٹائل نائٹرائٹ فوراً آگ پکڑ لیتا ہے۔

ہر استعمال کنندہ پر اس کے اثرات مختلف ہو سکتے ہیں، تاہم عمومی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ اس سے جنسی لذت بڑھ جاتی ہے اور یہ وقت کے ادراک کو بھی آہستہ کر دیتی ہے، اور گویا کہ حقیقت کو ذہن سے مسخ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

امائل نائٹرائٹ Amyl Nitrite

امائل نائٹرائٹ Amyl Nitrite ایک دم کش نشہ ہے اور اس کا تعلق مخصوص کیمیکلز، ''الکائل نائٹرائٹ Alkyl nitrite'' کے خاندان سے ہے۔

اور امائل نائٹریٹ Amyl Nitrate اس سے الگ چیز ہے، جو کہ ڈیزل کے ایندھن میں

ملایا جانے والا ایک مواد ہے، اور یہ دونوں مختلف چیزیں ہیں۔

آج کل امائل نائٹرائٹ Amyl Nitrite کو ایک تفریحی منشیات کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے اور اس کا سب سے معروف نام پوپرز (Poppers) ہے۔

دورِ جدید میں تفریحی اور نشہ کے مقاصد کے لئے یہ ایک محلول کی صورت میں شیشے کی چھوٹی چھوٹی بوتلوں میں آتی ہے۔

حالانکہ کے یہ شفاف مائع کی صورت میں ہوتی ہے، تاہم اس منشیات کے بخارات کو نتھنوں کے ذریعے دم کش کیا جاتا ہے، امائل نائٹرائٹ انتہائی زہریلی ہے اور اس کو پینے کی صورت میں موت بھی واقع ہوسکتی ہے، جب اس کو سونگھا جاتا ہے تو یہ استعمال کنندہ پر کئی طرح کے قلیل المدتی اثرات چھوڑتی ہے، مثلاً مسحور کن احساس، بے جا جوش، جذباتیت، وغیرہ۔

سلوشن Solution اور بانڈ وغیرہ سے نشہ

آج کل کئی قسم کے نشے ایسی اشیاء سے بھی کئے جاتے ہیں، جو گوندنما اور چپکنے والے مرکبات کے طور پر استعمال ہوتی ہیں، مثلاً مختلف قسم کے سلوشن اور بانڈ (جن میں صمد بانڈ بھی شامل ہے) اس قسم کی چیزوں سے دم کش کر کے نشہ کیا جاتا ہے۔

ان گوندنما اور چپکنے والے مرکبات کے استعمال کا زیادہ معروف طریقہ یہ ہے کہ ان مذکورہ اشیاء کو کاغذ، کپڑے یا تھیلی میں ڈال لیا جاتا ہے، پھر اوپر چڑھتے ہوئے بخارات کو ناک کے ذریعہ کھینچنے کے لئے منہ کو کاغذ، کپڑے یا تھیلی کے قریب رکھ دیا جاتا ہے، کئی لوگ کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر اس مادہ وسلوشن میں گیلا کر لیتے ہیں، پھر اسے منہ یا ناک پر رکھ لیتے ہیں، کچھ لوگ ایک معدنی برتن میں پگھلنے والی چیزیں ڈال کر انہیں آگ پر رکھ دیتے ہیں، پھر فوراً ان گرم گرم بخارات کو ناک کے ذریعے کھینچتے ہیں، کئی دفعہ نشہ کے لئے اس مواد کو براہِ راست منہ میں ڈال لیا جاتا ہے یا اسے کچھ میٹھے شربتوں کے ساتھ پی لیا جاتا ہے۔

سلوشن یا بانڈ کا نشہ بُری لت ہے جو کہ تفریح یا حواس کھونے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، موجودہ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ سلوشن یا بانڈ وغیرہ کے نشہ سے دیگر موذی امراض کے ساتھ موت بھی واقع ہوسکتی ہے، یہ عام طور پر انتہائی مضر منشیات کی جانب پہلا قدم ثابت ہوتا ہے۔ سلوشن کا نشہ کرنے والے اکثر نوجوانوں کا خیال ہے کہ ان کے اندرونی جسمانی اعضاء جیسا کہ پھیپھڑوں کو بھی سلوشن اسی طرح جوڑ دیتا ہے، جس طرح یہ جوتے یا کوئی سی دو چیزوں کو آپس میں جوڑتا ہے، امریکی فاونڈیشن برائے ڈرگ فری ورلڈ (Drug Free America Foundation) کے مطابق گوند و چپکنے والی اشیاء سمیت سونگھنے والی منشیات نظامِ اعصاب پر براہِ راست اثر انداز ہوتی اور چند لمحوں میں شراب جتنا نشہ کر دیتی ہیں، ایسی منشیات کے استعمال کے دوران یا فوری بعد متاثرہ شخص اعصابی وجسمانی طور پر خود کو قابو میں نہیں رکھ پاتا، اسے شدید سر درد ہوتا ہے، اور بعض اوقات نوبت بیہوشی تک بھی پہنچ جاتی ہے، علاوہ ازیں ناک اور منہ کے گرد چھالے پڑ جاتے ہیں، اور اس کے مسلسل نشہ سے دل اور سانس کی تکالیف بھی ہوسکتی ہیں، جبکہ پھیپھڑوں میں آکسیجن کی کمی کے باعث موت بھی واقع ہو جاتی ہے، اس کے نشہ سے دیرپا اثرات (long term effects) میں پٹھوں کی کمزوری، ڈپریشن، بیہوشی، دیوانگی، یادداشت میں کمی، ہڈیوں کے گودے کو نقصان اور سانس میں تکلیف وآکسیجن کی کمی کے باعث موت کا واقع ہونا جیسی چیزیں داخل ہیں۔

اینابولک سٹیرائڈز Anabolic Steroids

اینابولک سٹیرائڈز Anabolic Steroids، ادویات کے ایک بہت بڑے گروہ کا حصہ ہے جس کو جسم میں پائے جانے والے قدرتی ہارمونوں سے مصنوعی طریقے سے بنایا جاتا ہے، اور بنیادی طور پر یہ ادویات ایک قدرتی کیمیائی مادے کی ایک مصنوعی شکل ہوتی ہیں۔ اسٹیرائڈز کا دوسرا اہم گروہ کورٹیکو اسٹیرائڈز ہیں اور ان کے کئی طرح کے طبی استعمال ہیں۔

اینابولک اسٹیرائڈز کے طبی استعمال میں پٹھوں کی شکستگی کو روکنا یا ہارمون کی قلت کو پورا کرنا شامل ہیں، اس کے علاوہ ان ادویات کو کھلاڑیوں اور باڈی بلڈرز کے ہاں غلط طور سے استعمال کئے جانے کے حوالے سے بھی جانا جاتا ہے۔

اگر ان ادویات کو جائز طبی مقاصد کے لئے ڈاکٹر کے نسخے کہ مطابق استعمال کیا جائے تو یہ چیز بہت سے ممالک میں قانونی ہے، تاہم اگر ان کو ان حدود سے باہر نکل کرنا جائز یا غلط نشہ کا مقصد حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جائے، تو یہ چیز عموماً غیر قانونی ہے۔

کیونکہ ایسے کئی معاملات سامنے آچکے ہیں جن میں اسٹیرائڈز نے کسی شخص کو شدید نوعیت کی جارحیت یا بعض اوقات پُر تشدد جارحیت میں مبتلا کردیا، یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اس کے استعمال سے اضطرابیت حتٰی کہ مخبوط الحواسی بھی ہوجاتی ہے، نتیجتاً یہ باہمی تعلقات کے لئے انتہائی مضر ونقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ کہ دنیا میں شراب ALCOHOLIC BEVERAGES کے علاوہ نشہ آور اشیاء Intoxicant کی بہت ساری چیزیں رائج ہیں، جن میں سے بعض قدرتی طور پر نشہ آور ہیں، اور بعض مصنوعی طریقہ پر نشہ آور بنائی جاتی ہیں، پھر ان میں سے بعض کا استعمال تو خالص نشہ پر مشتمل ہے، اور بعض اشیاء کا استعمال طبی ومیڈیکلی اغراض سے ضرورت کے تحت بھی ہوتا ہے، لیکن بہت سے لوگ ان اشیاء کا استعمال غلط طریقہ پر غیر شرعی وغیر قانونی یعنی نشہ کی غرض سے کرتے ہیں، پھر تمام نشہ آور اشیاء یا منشیات ایک درجہ اور ایک طرح کی نہیں ہیں، بعض تیز قسم کی نشہ آور ہیں، اور بعض ہلکی قسم کی نشہ آور ہیں، اور ان کے نشہ والے اثرات کی نوعیتیں بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں، اور ان کے صحت وتن درستی پر پڑنے والے اثرات اور ان کی علت وعادت پڑنے کی کیفیات بھی باہم مختلف ہیں۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ دوا کو شفا کے لئے استعمال کرنے میں اور اسے تسکین ولذت یابی کے لئے استعمال کرنے میں بہت فرق ہے، پہلی صورت میں دوا کی کچھ مقدار، مقرر اوقات اور مقرر صورت میں لی جاتی ہے، جبکہ دوسری صورت میں اس کی کوئی مقدار متعین نہیں ہوتی، بلکہ اس کے استعمال کی حرص وخواہش دن بدن برابر بڑھتی ہی چلی جاتی ہے، اور نشہ باز بغیر ضرورت کے اس کو استعمال کرتا رہتا ہے۔

پھر شرعی اعتبار سے نشہ کرنا ہر طرح کی چیز سے ناجائز وگناہ ہے، خواہ منہ کے ذریعہ سے ہو، یا کسی اور طریقہ سے مثلاً ٹیکہ وغیرہ لگا کر۔ [1]

اور شراب کے علاوہ دوسری نشہ آور اشیاء کا دواء کے طور پر اتنی مقدار استعمال کرنا جائز ہے، کہ

---

[1] المخدرات نوعان: الأول :المخدرات الطبيعية :وهى النباتات المخدرة كالحشيش، والأفيون، والقات ونحوها. الثانى :المخدرات المصنعة :وهى مواد مستخلصة من المواد المخدرة الطبيعية، تجرى عليها عمليات كيميائية لتصبح فى صورة أخرى أشد تركيزا، وأقوى تأثيرا وتخديرا كالهروين، والمورفين، والكوكايين . ومنها العقاقير المصنعة من مواد كيميائية لها نفس تأثير المواد المخدرة، تصنع على شكل حبوب أو كبسولات.

منها ما هو منبه كالكبتاجون ...

ومنها ما هو منوم كالسيكنال ..

ومنها ما هو مهدى ..

ومنها ما هو مهلوس.

نسأل الله السلامة والعافية من كل ذلک ومن كل شر وبلاء .

حكم تناول المخدرات : المخدرات بجميع أنواعها وأصنافها محرمة . فيحرم تعاطيها بأى وجه من الوجوه، أكلا، أو شربا، أو شما، أو تدخينا، أو حقنا أو غير ذلک؛ وذلک لضررها البالغ العظيم على الجسم والعقل ..ولما يترتب عليها من آثار سيئة ومفاسد أشد من آثار المسكرات ..من إضاعة الأوقات والأموال ..ومن إثارة العداوة والبغضاء ..ومن الصد عن ذكر الله وعن الصلاة.

وما تسببه من كثير من الأمراض الصحية والنفسية والعقلية التى يصعب علاجها.

ولما تؤدى إليه من التهاون والتكاسل عن العبادات.

ولما تسببه من الفساد والسرقات، والوقوع فى الجريمة، وتعطيل المصالح، وإضاعة الأهل والأولاد، وإضاعة النفس، والدين، والعرض، والعقل،والمال، والوقت، والدنيا والآخرة، وغير ذلک من المصائب والشرور التى يجرها الشيطان لبنى آدم، ويغرهم ويغريهم بها لنيل المتعة والسعادة (موسوعة الفقه الاسلامى، ج۴، ص۳۲۳، الیٰ ص۳۲۵، الباب الثالث عشر، أقسام الأطعمة المحرمة)

جس سے نشہ نہ ہو، اور اس کی تجویز ماہر تجربہ کار معالج کرے، اور بقدرِ دوا وعلاج اس کا وقتی وعارضی استعمال کیا جائے۔ [1]

اور جن منشیات کو بنانے یا بیچنے یا کاشت وغیرہ کرنے کی قانوناً ممانعت ہو، یا اس سلسلہ میں کوئی بین الاقوامی معاہدہ ہو، تو اس طرح کے قانون اور معاہدوں کی پابندی شرعاً بھی ضروری ہے۔ [2]

اور اگر کوئی قانون یا معاہدہ بھی نہ ہو، مگر یہ معلوم ہو کہ کسی چیز کا استعمال ناجائز نشہ میں کیا جائے گا، تب بھی شرعاً اس کی کاشت، صنعت، بیع وغیرہ سے اجتناب کرنے کا حکم ہے۔ [3]

---

[1] البتہ شراب نوشی کی حد جاری ہونے کے اعتبار سے بعض چیزوں میں فرق ہوتا ہے۔

وبه علم أن المراد الأشربة المائعة، وأن البنج ونحوه من الجامدات إنما يحرم إذا أراد به السكر وهو الكثير منه، دون القليل المراد به التداوى ونحوه كالتطيب بالعنبر وجوزة الطيب، ونظير ذلك ما كان سميا قتالا كالمحمودة وهى السقمونيا ونحوها من الأدوية السمية فإن استعمال القليل منها جائز، بخلاف القدر المضر فإنه يحرم، فافهم واغتنم هذا التحرير (ردالمحتار، ج۴، ص۴۳، باب حد الشرب المحرم)

والظاهر أن عطف الدواء على البنج عطف تفسير وأن المراد شرب البنج لأجل الدواء، أما لو شربه للسكر فيكون معصية بصنعه كالخمر (ردالمحتار، ج۲، ص۱۰۲، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض)

[2] وفى الحديث وجوب طاعة ولاة الأمور وهى مقيدة بغير الأمر بالمعصية كما تقدم فى أوائل الفتن والحكمة فى الأمر بطاعتهم المحافظة على اتفاق الكلمة لما فى الافتراق من الفساد الحديث الثانى (فتح البارى لابن حجر العسقلانى، ج۱۳، ص۱۱۲، قوله باب قول الله تعالى أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولى الأمر منكم)

أجمع العلماء على وجوبها فى غير معصية وعلى تحريمها فى المعصية نقل الإجماع على هذا القاضى عياض وآخرون (شرح النووى، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء فى غير معصية وتحريمها فى المعصية)

[3] زراعة الحشيش والخشخاش والقات وتصنيع الأفيون والكوكايين والهروين:

إن كل ما يؤدى إلى الحرام فهو حرام، وكل ما يعين على المعصية، فهو معصية، فتكون زراعة الحشيش وغيرها واستخراج المواد المخدرة والعناية بها حفظاً وتعليباً وتهريباً ونقلاً من مكان إلى آخر أمراً حراماً فى شرع الله ودينه (الفقه الاسلامى وادلته للزحيلى، الباب الاول، الفصل الخامس، المبحث السادس)

www.idaraghufran.org

نشہ آور ادویات Intoxicant Drugs کا متبادل طریقہ

نشہ آور ادویات بنیادی طور پر دو قسم کی ہوتی ہیں، ایک وہ جو کہ محرِّک شمار ہوتی ہیں، یعنی جو دماغ اور اعصاب وغیرہ میں تحریک پیدا کرتی ہیں، اور دوسری وہ جو کہ مسکِّن شمار ہوتی ہیں، یعنی جو دماغ اور اعصاب وغیرہ میں سکون اور جمود وغیرہ پیدا کرتی ہیں۔

اسلام کے فطری نظام میں محرِّک اور مسکِّن دونوں قسم کی چیزوں پر روشنی ڈالی گئی ہے، اور ان کو اعتدال کے ساتھ نفع آور طریقہ پر اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ نیند ایک مسکِّن حالت ہے، اور اس کے مقابلہ میں بیداری ایک محرِّک حالت ہے، ان دونوں چیزوں کو اعتدال اور دن ورات کی فطری تقسیم کے ساتھ اختیار کرنے سے جسم اور دل ودماغ کو بقدرِ ضرورت حرکت بھی حاصل ہوتی ہے، اور سکون بھی۔

اس لئے رات اور دن اور نیند وبیداری کے معمولات اعتدال پر رکھنے سے جسم کا نظام کافی حد تک اعتدال پر آ جاتا ہے، جس کے بعد محرِّک یا مسکِّن ادویات کی ضرورت نہیں رہتی۔

اور اس قسم کی محرک یا مسکن ادویات کی ایک ضرورت دردوں سے نجات کے لئے پیش آیا کرتی ہے، جس کے لئے شریعت کی طرف سے مسنون عمل حجامہ Cupping Therapy کی شکل میں تجویز کیا گیا ہے، اس کو اختیار کرنے کے نتیجہ میں درد کش منشیات، دوائیوں سے کافی حد تک نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

اور اس قسم کی محرک یا مسکن ادویات کی ضرورت بعض اوقات نفسیاتی بگاڑ کی اصلاح کے لئے پیش آیا کرتی ہے، جس کا شریعت کی طرف سے خوش اخلاقی اور صبر وہمت وغیرہ جیسے اعمال کو تجویز کر کے انتظام کر دیا گیا ہے، جس کا کچھ ذکر آگے ''خاتمہ'' کے بیان میں آتا ہے۔

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ.

www.idaraghufran.org

(باب نمبر۱۳)

شراب ونشہ آوراشیاء کی نجاست وطہارت کے احکام

یہ بات تفصیل کے ساتھ پہلے کئی مرتبہ ذکر کی جاچکی ہے کہ نشہ کرنا تو ہر طرح کی خمروشراب اور کسی بھی نشہ آور چیز سے جائز نہیں۔

جہاں تک خمروشراب یا نشہ آور چیز کے پاک یا ناپاک ہونے کا تعلق ہے تو خمروشراب اکثر فقہائے کرام کے نزدیک ناپاک ہے، لیکن اس کی بعض اقسام کے پاک وناپاک ہونے میں فقہائے کرام کا اختلاف ہے، اور خمروشراب کے علاوہ دیگر منشیات یا نشہ آور اشیاء (intoxicant) اکثر فقہائے کرام کے نزدیک بذاتِ خود ناپاک شمار نہیں ہوتیں، جس کی کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ

(سورة المائدة، رقم الآيات ٩٠)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے! بس شراب، اور جوا اور بُت، اور (قسمت آزمائی والے) تیر رجس (گندگی) ہیں (سورہ مائدہ)

اس آیت میں رجس (گندگی) سے بہت سے حضرات نے ناپاک ہونا مراد لیا ہے۔ [1]

---

[1] وأما قوله رجس من عمل الشيطان فإن الرجس هو الذى يلزم اجتنابه إما لنجاسته وإما لقبح ما يفعل به عبادة أو تعظيم لأنه يقال رجس نجس فيراد بالرجس النجس ويتبع أحدهما الآخر كقولهم حسن بسن وعطشان نطشان وما جرى مجرى ذلک والرجز قد قيل فيه إنه العذاب فى قوله تعالى لئن كشفت عنا الرجز أى العذاب وقد يكون فى معنى الرجس كما فى قوله والرجز فاهجر وقوله ويذهب عنكم رجز الشيطان(احكام القرآن جصاص، ج۴ص۱۲۷، ۱۲۸، باب تحريم الخمر)

قوله تعالى ": رجس "يدل على نجاستها، فإن الرجس فى اللسان النجاسة، ثم لو التزمنا ألا نحكم

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

حضرت سبیعہ اسلمیہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ:

فَلِي بَنَاتٌ أُمَشِّطُهُنَّ بِهٰذَا الشَّرَابِ، قَالَتْ : بِأَيِّ الشَّرَابِ؟ فَقَالَتِ الْخَمْرُ . فَقَالَتْ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنُهَا : أَفَكُنْتِ طَيِّبَةَ النَّفْسِ أَنْ تَمْتَشِطِيْ بِدَمِ خِنْزِيْرٍ؟ قَالَتْ: لَا.قَالَتْ: فَإِنَّهُ مِثْلُهُ (مستدرک حاکم) ۱؎

ترجمہ: میری بچیاں ہیں، جن کو میں اس شراب سے کنگھی کرتی ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کون سی شراب سے؟ اس نے کہ کہا کہ خمر سے، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا آپ کا نفس یہ بات گوارا کرسکتا ہے کہ آپ خنزیر کے خون سے کنگھی کریں؟ اس عورت نے کہا کہ نہیں، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ (خمر) اس کے مثل ہے (حاکم)

اس طرح کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خمر ناپاک ہے، لیکن حقیقی خمر کسے کہا جاتا ہے، اس میں فقہائے کرام کی آراء مختلف ہیں، جس کی تفصیل اس سے پچھلے باب، شراب اور نشہ کی اقسام ودرجات میں گزر چکی ہے، اور اسی بنیاد پر پھر شراب کی اقسام کی پاکی وناپاکی میں بھی کچھ فرق پایا جاتا ہے، جیسا کہ آگے آتا ہے۔

خمر وشراب کی ناپاکی کا حکم

حقیقی شراب جس کو عربی میں ''خمر'' کہا جاتا ہے، امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے کرام کے

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

بحكم إلا حتى نجد فيه نصا لتعطلت الشريعة، فإن النصوص فيها قليلة، فأى نص يوجد على تنجيس البول والعذرة والدم والميتة وغير ذلک؟ وإنما هى الظواهر والعمومات والأقيسة(تفسير القرطبى، ج٦ص ٢٨٩، سورة المائدة)

۱؎ رقم الحديث ٧٧٨٤، كتاب الادب.

قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

وقال الذهبى فى التلخيص: صحيح.

www.idaraghufran.org

نزدیک پیشاب اور خون کی طرح ناپاک اور نجاستِ غلیظہ میں داخل ہے۔

اور بعض اہلِ علم حضرات، خمروشراب کی تمام اقسام کو حرام قرار دینے کے باوجود ان کو پاک قرار دیتے ہیں، یعنی اُن کے نزدیک اگر خمروشراب کو (خواہ وہ انگور کی ہو) کھانے پینے میں استعمال نہ کیا جائے، بلکہ خارجی طور پر مالش یا مرہم پٹی، کریم وغیرہ کی شکل میں استعمال کیا جائے، تو وہ جگہ ناپاک نہیں کہلاتی۔ [1]

اور ان حضرات کا کہنا یہ ہے کہ خمر یعنی شراب کو قرآن وسنت میں جہاں رِجس اور ناپاک وغیرہ کہا گیا ہے، اس سے معنوی ناپاکی مراد ہے، جیسا کہ مشرک وکافر کے عقیدہ کی ناپاکی ہوتی ہے کہ وہ بھی معنوی ناپاکی کہلاتی ہے، اور یہ پیشاب وپاخانہ کی طرح ظاہری وحسی ناپاکی نہیں کہلاتی۔ [2]

---

[1] حكم الخمر:

ذهب جمهور الفقهاء إلى أن الخمر نجسة كالبول والدم، لثبوت حرمتها وتسميتها رجسا بقوله تعالى :إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس ، والرجس فى اللغة :الشيء القذر أو النتن. وذهب بعض الفقهاء منهم ربيعة شيخ مالك والصنعاني والشوكاني إلى طهارتها تمسكا بالأصل، وحملوا الرجس فى الآية على القذارة الحكمية(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۰، ص۹۴، مادة "نجاسة")

نجاسة الخمر :ذهب جمهور الفقهاء إلى أن الخمر نجسة نجاسة مغلظة، كالبول والدم لثبوت حرمتها وتسميتها رجسا كما ورد فى القرآن الكريم :(إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس. . .) والرجس فى اللغة :الشيء القذر والنتن .أما الأشربة الأخرى المختلف فيها فالحكم بالحرمة يستتبع عندهم الحكم بنجاستها .وذهب بعض الفقهاء، منهم ربيعة شيخ مالك والصنعاني والشوكاني، إلى طهارتها، تمسكا بالأصل، وحملوا الرجس فى الآية على القذارة المعنوية(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص۲۷، مادة "اشربة")

[2] وسئل فضيلة الشيخ :هل الخمر نجسة وكذلك الكولونيا؟

فأجاب ــ حفظه الله تعالى ـ بقوله :هذه المسألة وهى نجاسة الخمر، إن أريد بالنجاسة النجاسة المعنوية، فإن العلماء مجمعون على ذلك، فإن الخمر نجس وخبيث، ومن أعمال الشيطان؛ وإن أريد بها النجاسة الحسية فإن المذاهب الأربعة وعامة الأمة على إنها نجسة، يحب التنزة منها وغسل ما أصابته من ثوب أو بدن، وذهب بعض أهل العلم إلى أنها ليست نجسة نجاسة حسية بل أن نجاستها معنوية عملية.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

انگور کی شراب یا الکوحل کی ناپاکی کا حکم

جو شراب یا الکوحل، انگور کے کچے شیرہ ورَس سے بنائی گئی ہو، اس کے ناپاک ہونے پر امام ابوحنیفہ سمیت اکثر فقہائے کرام کا اتفاق ہے۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

فالذين قالوا :إنها نجسة نجاسة حسية ومعنوية استدلوا بقوله تعالى :(يا أيها الذين آمنوا إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون .إنما يريد الشيطان أن يوقع بينكم العداوة والبغضاء فى الخمر والميسر ويصدكم عن ذكر الله وعن الصلاة فهل أنتم منتهون). والرجس هو النجس، لقوله تعالى :(قل لا أجد فى ما أوحى إلى محرما على طاعم يطعمه إلا أن يكون ميتة أو دما مسفوحا أو لحم خنزير فإنه رجس). ولحديث أنس أن النبى صلى الله عليه وسلم، أمر أبا طلحة أن ينادى إن الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر الأهلية فإنها رجس، فالرجس فى الآية والحديث بمعنى النجس نجاسة حسية، فكذلك هى فى آية الخمر رجس نجس نجاسة حسية.

وأما الذين قالوا بطهارة الخمر طهارة حسية، أى أن الخمر نجس نجاسة معنوية لا حسية، فقالوا: إن الله سبحانه وتعالى قيد فى سورة المائدة ذلك الرجس بقوله :(رجس من عمل الشيطان) .فهو رجس عملى وليس رجسا عينيا ذاتيا، بدليل أنه قال :(إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام) ومن المعلوم أن الميسر والأنصاب والأزلام ليست نجسة نجاسة حسية، فقرن هذه الأربعة :الخمر والميسر والأنصاب والأزلام فى وصف واحد الأصل أن تتفق فيه، فإذا كانت الثلاثة نجاستها نجاسة معنوية، فكذلك الخمر نجاسته معنوية لأنه من عمل الشيطان.

وقالوا أيضا :إنه ثبت أنه لما نزل تحريم الخمر أراقها المسلمون فى الأسواق، ولو كانت نجسة ما جازت إراقتها فى الأسواق لأن تلويث الأسواق بالنجاسات محرم ولا يجوز.

وقالوا أيضا :إن الرسول صلى الله عليه وسلم، لما حرمت الخمر، لم يأمر بغسل الأوانى منها ولو كانت نجسة لأمر بغسل الأوانى منها كما أمر بغسلها من لحوم الحمر الأهلية حين حرمت.

وقالوا أيضا :قد ثبت فى صحيح مسلم أن رجلا أتى براوية من خمر إلى النبى صلى الله عليه وسلم فأهداها إليه، فقال الرسول عليه الصلاة والسلام :(أما علمت أنها قد حرمت) ثم سارة رجل أى كلم صاحب الراوية رجل بكلام سر فقال :(ماذا قلت؟) قال :قلت :يبيعها، فقال النبى صلى الله عليه وسلم :(إن الله إذا حرم شيئا حرم ثمنه) . فأخذ الرجل بفم الراوية فأراق الخمر، ولم يأمره النبى صلى الله عليه وسلم بغسلها منه، ولا منعه من إراقتها هناك.

قالوا :فهذا دليل على أن الخمر ليس نجسا نجاسة حسية، ولو كانت حسية لأمره النبى صلى الله عليه وسلم بغسل الراوية ونهاه عن إراقتها هناك.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

اورامام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مذکورہ شراب سخت وغلیظہ نجاست میں داخل ہے، کیونکہ انگور کی یہ شراب عربی میں خمر کا حقیقی، اصل اور قطعی درجہ کا مصداق ہے، اوراس شراب کا حکم کئی چیزوں کے اعتبار سے دوسری شرابوں سے زیادہ سخت ہے۔ [1]

کشمش وکھجور کی شراب یاالکوحل کی ناپاکی کا حکم

جوشراب یاالکوحل کشمش یا کھجور کے پانی ورَس سے بنائی گئی ہو، یاوہ شراب انگور کے کچے رَس وشیرہ کے بجائے (انگور وغیرہ کو) آگ پر پکانے کے بعد بنائی گئی ہو، تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ایک روایت کے مطابق وہ سخت وغلیظہ نجاست میں داخل ہے، اورایک روایت کے مطابق

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وقالوا أيضا، الأصل فى الأشياء الطهارة حتى يوجد دليل بين يدل على النجاسة، وحيث لم يوجد دليل بين يدل على النجاسة، فإن الأصل أنه طاهر، لكنه خبيث من الناحية العملية المعنوية ولا يلزم من تحريم الشيء أن يكون نجسا، ألا ترى أن السم حراما وليس بنجس، فكل نجس حرام وليس كل حرام نجسا(مجموع فتاوىٰ ورسائل العثيمين، ج ۱۱ ص ۲۵۰ الى ۲۵۲، كتاب الطهارة، باب ازالة النجاسة، رقم السؤال ۲۰۹)

[1] اورغلیظہ نجاست کا مطلب آگے ابھی آتا ہے۔

والرابع أنها نجسة العين نجاسة غليظة كالبول و الغائط(تكملة البحر الرائق للطورى، ج۸ص۲۴۷، كتاب الاشربة)

و هى نجس العين مثل العذرة إذا أصاب الثوب أكثر من قدر الدرهم لا تجوز فيه الصلاة(فتاوىٰ قاضى خان، ج۳ص۲۹۸، كتاب الحدود)

ونجاستها غليظة رواية واحدة(تبيين الحقائق، ج۶ ص۴۵، كتاب الاشربة)

(ومنها) حكم نجاستها فقد روى عن أبى حنيفة -رضى الله عنه -أنها لو أصابت الثوب أكثر من قدر الدرهم تمنع جواز الصلاة لأنه يحرم شرب قليلها و كثيرها كالخمر فكانت نجاستها غليظة كنجاسة الخمر وروى أنها لا تمنع أصلا لأن نجاسة الخمر إنما ثبتت بالشرع بقوله عز شأنه (رجس من عمل الشيطان)فيختص باسم الخمر وعن أبى يوسف -رحمه الله -أنه اعتبر فيها الكثير الفاحش كما فى النجاسة الحقيقية لأنها وإن كانت محرمة الانتفاع لكن حرمتها دون حرمة الخمر حتى لا يكفر مستحلها ولا يحد بشرب القليل منها فأوجب ذلك خفة فى نجاستها هذا الذى ذكرنا حكم النيء من عصير العنب ونبيذ التمر ونقيع الزبيب (بدائع الصنائع، ج۵ص۱۱۵، كتاب الاشربة، حد شرب الخمر وحد السكر)

ہلکی وخفیفہ نجاست میں داخل ہے، اور بعض مشائخِ حنفیہ نے سخت وغلیظہ نجاست ہونے کی روایت پر فتویٰ ہونے کو ترجیح دی ہے۔ ۱؎

۱؎ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک سخت وغلیظہ نجاست اگر بہنے والی ہو (جیسا کہ شراب، وپیشاب) تو پھیلاؤ میں ایک درہم (یعنی ہتھیلی کے گہراؤ) کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو نماز پڑھنے کے لئے اس کو دھونا ضروری ہوتا ہے، اور وہ معاف نہیں ہوتی، اور اس سے کم ہو تو معاف ہوتی ہے۔

اور ہلکی وخفیفہ نجاست اگر کسی کپڑے یا بدن کے چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ کو لگ جائے، تو وہ معاف نہیں ہوتی، اور نماز کے لئے اس کو دھونا ضروری ہوتا ہے، اور اس سے کم ہو تو معاف ہوتی ہے، اور اس کو دھوئے بغیر بھی نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے۔

وأما حكم السكر ونقيع الزبيب والتمر من غير طبخ والفضيخ والباذق فواحد وهو أنه يحرم شرب قليلها وكثيرها لكن هذه الحرمة دون حرمة الخمر حتى إن من جحد حرمة هذه الأشربة لا يكفر بخلاف الخمر.

وكذا لا يجب الحد بشرب قليلها وإنما يجب الحد بالسكر.

وقال بعض الناس بإباحة هذه الأشربة مثل بشر المريسي وغيره لورود الأخبار في إباحة شربها.

واختلفت الروايات في النجاسة ففي رواية عن أبي حنيفة أنه نجس العين كالخمر ويمنع من جواز الصلاة ما كان مقدرا بأكثر من قدر الدرهم وفي رواية ظاهر.

وعن أبي يوسف أنه اعتبر فيه الكثير الفاحش(تحفة الفقهاء للسمرقندى، ج۳، ص۳۲۷، كتاب الاشربة)

(ومنها) حكم نجاستها (أي السكر والفضيخ ونقيع الزبيب) فقد روى عن أبي حنيفة -رضى الله عنه -أنها لو أصابت الثوب أكثر من قدر الدرهم تمنع جواز الصلاة لأنه يحرم شرب قليلها وكثيرها كالخمر فكانت نجاستها غليظة كنجاسة الخمر وروى أنها لا تمنع أصلا لأن نجاسة الخمر إنما ثبتت بالشرع بقوله عز شأنه (رجس من عمل الشيطان) (المائدة) فيختص باسم الخمر وعن أبي يوسف -رحمه الله -أنه اعتبر فيها الكثير الفاحش كما في النجاسة الحقيقية لأنها وإن كانت محرمة الانتفاع لكن حرمتها دون حرمة الخمر حتى لا يكفر مستحلها ولا يحد بشرب القليل منها فأوجب ذلك خفة في نجاستها(بدائع الصنائع، ج۵، ص۱۱۵، كتاب الاشربة، حد شرب الخمر وحد السكر)

(قوله وغلظا) أي الخمر وما ذهب أقل من ثلثيه نجاسة، تغليظ نجاسة الطلاء على إحدى الروايتين كما في الخانية وشرح العيني (قوله فلأنه حينئذ يكون في حكم الخمر)يعني حرمة ونجاسة غليظة لا في الحكم بكفر مستحله ولا الحد بشرب ما دون المسكر منه ويضمن بالإتلاف ويصح بيعها عند الإمام لقول المصنف فيما بعد وحرمة الخمر أقوى من حرمة الثلاثة الباقية (قوله وحرم السكر ... إلخ) لم يبين حكم نجاسة السكر ونقيع الزبيب وهي خفيفة في رواية غليظة في أخرى كما قاله العيني (قوله مطبوخا أدنى طبخة) قال الزيلعي وهو أن يطبخ إلى أن ينضج (حاشية الشرنبلالي على درر الحكام شرح غرر الاحكام، ج۲ ص۸۷، كتاب الاشربة)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

دیگر اشیاء کی شراب یا الکوحل کی ناپاکی حکم

انگور، کھجور اور کشمش کے علاوہ جو شراب یا الکوحل دوسرے پھلوں، مثلاً سیب، چیری، آلو بخارا، انار، گنّے وغیرہ سے تیار کی گئی ہو، اور اسی طرح جو شراب پھلوں کے علاوہ غلوں مثلاً گندم، جَو، مکئی وغیرہ سے تیار کی گئی ہو، جس کو عربی زبان میں ''اَلْــجِعَة'' اور انگریزی زبان میں بَیر (Beer) کہا جاتا ہے، اس طرح کی شراب سے نشہ کرنا تو حرام ہے، لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ شرابیں ناپاک شمار نہیں ہوتیں۔

اس لئے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر کسی غذا یا دوا میں انگور، کشمش اور کھجور کے علاوہ کسی اور چیز کی شراب یا الکوحل شامل ہو، تو ضرورتاً و دواءً اس کے نشہ آور مقدار سے کم استعمال کرنے کی گنجائش ہے، اور اسی طرح پرفیوم اور خارجی و بیرونی استعمال والی چیزوں میں اگر اس طرح کی شراب یا الکوحل شامل ہو، تو اس کو دھوئے بغیر نماز پڑھ لینے کی بھی گنجائش ہے، اور اگر کسی چیز میں شامل ہونے والی شراب یا الکوحل کی ماہیت تبدیل ہوگئی ہو، مثلاً وہ نشہ آور نہ رہی ہو، تو پھر بدرجۂ اولیٰ اس کے استعمال کرنے کی گنجائش ہے، اور آج کل مذکورہ چیزوں اور دوائیوں وغیرہ میں ماہرین کے بقول انگور اور کھجور کے علاوہ دوسری چیزوں کی شراب (یا الکوحل) شامل کی جاتی ہے، اور بعض چیزوں میں شامل ہونے کے بعد شراب

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ونجاسة المنصف والباذق غليظة أم خفيفة؟ ذكر محمد -رحمه الله تعالى- في الكتاب كل ما هو حرام شربه إذا أصاب الثوب منه أكثر من قدر الدرهم يمنع جواز الصلاة قالوا: وهكذا روى هشام عن أبي يوسف -رحمه الله تعالى- وحكي عن الفضلي -رحمه الله تعالى- أنه قال على قول أبي حنيفة وأبي يوسف -رحمهما الله تعالى- يجب أن يكون نجسا نجاسة خفيفة والفتوى على أنه نجس نجاسة غليظة(الفتاوىٰ الهندية، ج۵ص ۴۱۲، كتاب الاشربة، الباب الاول)

(ونجاسته) أي الطلاء على التفسير الأول كذا قاله المصنف (كالخمر) به يفتي (الدرالمختار مع ردالمحتار، ج۶، ص ۴۵۱، كتاب الاشربة)

(قوله به يفتي) عزاه القهستاني إلى الكرماني وغيره (ردالمحتار، ج۶، ص ۴۵۱، كتاب الاشربة)

یاالکوحل کی ماہیت بھی تبدیل ہوجاتی ہے، اور وہ چیز نشہ آور نہیں رہتی، جبکہ بعض کھانے پینے کی چیزوں میں اعشاریہ پانچ فیصد سے کم مقدار میں الکوحل شامل کی جاتی ہے، اور یہ ماہرین کے بقول اتنی تھوڑی مقدار شمار ہوتی ہے، جو عموماً نشہ آور نہیں ہوتی، اور ایسی چیزوں کو وہ نان الکوحل (Non alcohol) قرار دیتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ [1]

شراب کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیاء intoxicant کی ناپاکی کا حکم

شراب کے علاوہ دیگر منشیات یا مخدر و مفتر چیزیں intoxicant مثلاً بھنگ، افیون، وغیرہ سے اگرچہ نشہ کرنا جائز نہیں ہوتا، لیکن یہ چیزیں شرعاً ناپاک نہیں کہلاتیں۔

لہٰذا جن غذاؤں یا دواؤں میں شراب کے علاوہ اس طرح کی منشیات شامل ہوں، ان کو نشہ کے علاوہ کسی اور غرض مثلاً دواء، علاج معالجہ کے طور پر استعمال کرنے اور جسم پر لگے ہونے کی

---

[1] ثم ما سوى هذه الأشربة مما يتخذ من الحنطة والشعير والذرة والسكر والفانيذ والعسل والتين فهي مباحة (تحفة الفقهاء للسمرقندی، ج۳، ص۳۲۸، کتاب الاشربة)

وأما ما سوى هذه الأشربة ما يتخذ من الحنطة والشعير والذرة والسكر والفانية والتين فهي مباحة (البناية شرح الهداية، ج۹، ص۱۴۵، كتاب الشهادة، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل شهادته، شهادة مدمن الشرب)

واما غيرها من الاشربة فسميت خمراً مجازاً لجامع السكر فكان السكر علة لحرمتها فلاتحرم بدونه ولذلك قلنا انها لايحرم منها الا القدر المسكر وبما انها ليست حراماً لعينها فانها ليست نجسة (تكملة فتح الملهم، ج۳، ص۶۰۱، كتاب الاشربة)

واما غير الاشربة الاربعة فليست نجسة عند الامام ابى حنيفة رحمه الله تعالى.

وبهذا يتبين حكم الكحول المسكرة (ALCOHALS) التى عمت بها البلوى اليوم، فانها تستعمل فى كثير من الادوية والعطور المركبات الاخرىٰ، فانها ان اتخذت من العنب او التمر فلاسبيل الى حلتها او طهارتها، وان اتخذت من غيرهما فالامر فيها سهل على مذهب ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ، ولايحرم استعمالها للتداوى او لاغراض مباحة اخرىٰ مالم تبلغ حد الاسكار، لانها انما تستعمل مركبة مع المواد الاخرىٰ، ولايحكم بنجاستها اخذا بقول ابى حنيفة رحمه الله.

وان معظم الكحول التى تستعمل اليوم فى الادوية والعطور وغيرها لاتتخذ من العنب اوالتمر، انما تتخذ من الحبوب او القشور او البترول وغيره، كما ذكرنا فى باب بيع الخمر من كتاب البيوع، وحينئذ هناك فسحة فى الاخذ بقول ابى حنيفة عند عموم البلوى، والله سبحانه اعلم (تكملة فتح الملهم، ج۳، ص۶۰۸، كتاب الاشربة)

www.idaraghufran.org

حالت میں دھوئے بغیر نماز پڑھ لینے کی گنجائش ہے۔

اور آج کل بہت سے امراض و بیماریوں کے لئے دواؤں میں اسی طرح کی اشیاء شامل کی جاتی ہیں، اور مریضوں کو آپریشن وغیرہ کے دوران بے ہوش کرنے یا کسی جگہ کا آپریشن کرتے وقت اس جگہ کو سُن کرنے کے لئے بھی ایسے مواد پر مشتمل ٹیکے یا لوشن یا سیرپ و گولی وغیرہ استعمال کی اور کرائی جاتی ہے، جس سے مریض کو تکلیف کا احساس نہیں ہوتا، یا بہت کم احساس ہوتا ہے، مثلاً دانت نکالنے یا آنکھ کا آپریشن کرنے کے لئے، مخصوص سُن کرنے والے ٹیکوں کا استعمال۔

بہرحال ضرورتاً اور بطور دواء وعلاج کے ان چیزوں کا بقدرِ ضرورت استعمال جائز ہے، لیکن آج کل بعض لوگ ایسی دواؤں اور ٹیکوں کو نشہ کا مقصد پورا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں، ظاہر ہے کہ شرعاً اس کی اجازت نہیں، اور قانوناً بھی اس کی ممانعت ہے، اسی لئے قانونی طور پر ایسی دواؤں کو مستند معالجوں وڈاکٹرز کے نسخوں پر ہی فروخت کرنے کی اجازت ہوتی ہے، اور اس مسئلہ کی تفصیل ہم نے شراب کی تجارت اور شراب ونشہ کی اقسام ودرجات کے بیان میں ذکر کر دی ہے۔ [1]

---

[1] طهارة المخدرات ونجاستها:

المخدرات الجامدة كلها عند جمهور الفقهاء طاهرة غير نجسة وإن حرم تعاطيها، ولا تصير نجسة بمجرد إذابتها فى الماء ولو قصد شربها؛ لأن الحكم الفقهى أن نجاسة المسكرات مخصوصة بالمائعات منها، وهى الخمر التى سميت رجسا فى القرآن الكريم، وما يلحق بها من سائر المسكرات المائعة.

بل قد حكى ابن دقيق العيد الإجماع على طهارة المخدرات.

على أن بعض الحنابلة رجح الحكم بنجاسة هذه المخدرات الجامدة.

وتفصيل ذلك فى موضوع النجاسات (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ١١، ص ٣٦، مادة "تخدير")

حكم طهارته : اتفق الفقهاء على أن البنج طاهر؛ لأنهم يشترطون لنجاسة المسكر أن يكون مائعا (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٨، ص ٢١٨، مادة "بنج")

شراب کو پیئے بغیر کسی اور طریقہ سے انتفاع کا حکم

جو شراب ناپاک کہلاتی ہے، اسے پینے کے بجائے کسی اور طریقہ سے خارجی طور پر جسم میں دوا کی غرض سے استعمال کرنا یا اس سے حقنہ کرنا بھی جائز نہیں، تا آنکہ سخت مجبوری نہ ہو، مثلاً اس کے بجائے کوئی دوسری دوا، علاج ومعالجہ اور بیماری کے لئے ماہرین وتجربہ کاروں کی رائے کے مطابق میسر نہ ہو، اور جو شراب پاک کہلاتی ہے، اس کا مذکورہ استعمال جائز ہے۔ [1]

---

[1] حكم الانتفاع بالخمر:

ذهب جمهور الفقهاء إلى تحريم الانتفاع بالخمر للمداواة، وغيرها من أوجه الانتفاع، كاستخدامها فى دهن، أو طعام، أو بل طين. واحتجوا بقوله صلى الله عليه وسلم :(وإن الله لم يجعل شفاء كم فيما حرم عليكم) وأخرج مسلم فى صحيحه وغيره (أن طارق بن سويد رضى الله عنه سأل النبى صلى الله عليه وسلم عن الخمر فنهاه -أو كره أن يصنعها -فقال :إنما أصنعها للدواء ، فقال :إنه ليس بدواء ، ولكنه داء) وقال الجمهور :يحد من شربها لدواء وذهب الشافعية إلى أن التداوى بالخمر حرام فى الأصح إذا كانت صرفا غير ممزوجة بشيء آخر تستهلك فيه، ويجب الحد .أما إذا كانت ممزوجة بشيء آخر تستهلك فيه، فإنه يجوز التداوى به عند فقد ما يقوم به التداوى من الطاهرات، وحينئذ تجرى فيه قاعدة الضرورة الشرعية .وإذا يجوز التداوى بذلك لتعجيل شفاء ، بشرط إخبار طبيب مسلم عدل بذلك، أو معرفته للتداوى به، وبشرط أن يكون القدر المستعمل قليلا لا يسكر .وذهب الإمام النووى إلى الجزم بحرمتها فقال :المذهب الصحيح تحريم الخمر للتداوى..........

الاحتقان أو الاستعاط بالخمر:

ذهب الحنفية إلى أنه يكره تحريما الاحتقان بالخمر (بأخذها حقنة شرجية) أو جعلها فى سعوط، لأنه انتفاع بالمحرم النجس، ولكن لا يجب الحد، لأن الحد مرتبط بالشرب، فهو سبب تطبيق الحد .ويلاحظ -كما سبق -أنه يستوجب عقوبة أخرى زاجرة بطريق التعزير .وذهب الشافعية والحنابلة إلى أن الاحتقان بها يعتبر حراما .وخلافهم مع الحنفية إنما هو فى التسمية، فالحنفية يسمون ما طلب الشارع تركه على وجه الحتم والإلزام بدليل ظنى مكروها تحريما، والجمهور يسمونه حراما. وهم يوافقون الحنفية فى أنه لا حد فى حالة الاحتقان بالخمر، لأن الحد للزجر، ولا حاجة للزجر فى هذه الحالة، لأن النفس لا ترغب فى مثل ذلك عادة .ولكن الحنابلة قالوا بوجوب الحد فى حالة الاستعاط، لأن الشخص أوصل الخمر إلى باطنه من حلقه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص۲۵،۲۶، مادة "اشربة")

وإن احتقن بالخمر لم يحد، نص على ذلك المالكية، والشافعية فى الأصح عندهم، والحنابلة،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

شراب والے برتنوں کو دھو کر استعمال کرنے کا حکم

جن برتنوں میں شراب تیار کی جائے، تو ان کو دھو کر استعمال کر لینا جائز ہے۔

زمانۂ جاہلیت میں شراب بنانے کے لئے مخصوص برتن متعین تھے، جن میں وہ شراب بناتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب سے نفرت دلانے اور شراب کو بھلانے وغیرہ کے لئے ابتداء میں ان برتنوں کے استعمال سے منع فرما دیا تھا۔

پھر بعد میں ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی پلانٹ پر شراب بنائی جاتی ہو، پھر اسی پلانٹ کو دھو کر اس پر کوئی حلال و پاک اور غیر نشہ آور مشروب و جوس بنایا جائے، تو اس مشروب و جوس کا استعمال جائز ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وهو مذهب الحنفية أيضا، ووجه ذلك عندهم أنه ليس بشرب ولا أكل ولأنه لم يصل إلى حلقه فأشبه ما لو داوى به جرحه وحكى عن أحمد أن على من احتقن به الحد، لأنه أوصله إلى جوفه، والأول أولى عندهم كما يقول ابن قدامة، ورجح المتأخرون الثاني .

وإن استعط به فعليه الحد .نص على ذلك الحنابلة؛ لأنه أوصله إلى باطنه من حلقه .

وذهب الحنفية إلى أنه لا حد عليه، وكذلك إذا اكتحل بها أو اقتطرها في أذنه أو داوى بها جائفة أو آمة فوصل إلى دماغه، لأن وجوب الحد يعتمد شرب الخمر، وهو بهذه الأفعال لا يصير شاربا، وليس في طبعه ما يدعوه إلى هذه الأفعال لتقع الحاجة إلى شرع الزجر عنه(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵ ص۹۵ مادة "السكر")

[1] مگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک انگور اور کھجور کے علاوہ دوسری چیزوں سے تیار شدہ شراب ناپاک شمار نہیں ہوتی، اس لئے اس کی وجہ سے وہ برتن یا پلانٹ بھی ناپاک شمار نہیں ہوگا، اور ناپاک برتن یا پلانٹ کو پاک کرنے کا حکم آگے آتا ہے۔

الانتباذ في الأوعية:

الانتباذ :اتخاذ النبيذ المباح، وقد اتفق الفقهاء على أنه يجوز الانتباذ في الأوعية المصنوعة من جلد، وهي الأسقية، واختلفوا فيما سواها.

فذهب الحنفية إلى جواز الانتباذ في كل شيء من الأواني، سواء الدباء والحنتم والمزفت والنقير ،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

شراب والے برتن کو پاک کرنے کا طریقہ

اگر کسی برتن میں شراب تھی، پھر اسے پاک کرنے کی ضرورت پیش آئی، تو حنفیہ کے نزدیک اسے تین مرتبہ دھونے سے وہ برتن پاک ہوجائے گا، جبکہ اس سے شراب کی بوختم وزائل ہوجائے، اور اگر تین سے کم مرتبہ دھونے سے یہ مقصود حاصل ہوجائے، تو بھی بعض حنفیہ کے نزدیک وہ برتن پاک ہوجائے گا۔

اور بعض دیگر فقہاء کے نزدیک بھی ایک مرتبہ دھونے سے وہ برتن پاک ہوجائے گا، جبکہ شراب کا اثر زائل وختم ہوجائے، تاہم پھر بھی تین مرتبہ دھولینا بہتر ہے۔

اور جو حکم برتن کا ہے، وہی حکم پلانٹ وغیرہ کا بھی ہے، اگرچہ ایک مسلمان کی شان یہ نہیں کہ وہ شراب اور حلال مشروبات، ایک ہی پلانٹ پر تیار کرے، بلکہ مسلمان کے لئے شراب کی صنعت ہی نامناسب ہے، جس کی تفصیل الگ فصل میں شراب کی تجارت وغیرہ کے بیان

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وغيرها، لأن الشراب الحاصل بالانتباذ فيها ليست فيه شدة مطربة، فوجب أن يكون الانتباذ فى هذه الأوعية وغيرها مباحا . وما ورد من النهى عن الانتباذ فى هذه الأوعية منسوخ بقوله صلى الله عليه وسلم :(كنت نهيتكم عن الأشربة فى ظروف الأدم، فاشربوا فى كل وعاء ، غير ألا تشربوا مسكرا) وفى رواية (نهيتكم عن الظروف، وإن ظرفا لا يحل شيئا ولا يحرمه، وكل مسكر حرام) فهذا إخبار صريح عن النهى عنه فيما مضى، فكان هذا الحديث ناسخا للنهى . ويدل عليه أيضا ما روى أحمد عن أنس، قال :(نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النبيذ فى الدباء والنقير والحنتم والمزفت) ، ثم قال بعد ذلك :(ألا كنت نهيتكم عن النبيذ فى الأوعية، فاشربوا فيما شئتم،ولا تشربوا مسكرا، من شاء أوكى سقاء ه على إثم) والقول بنسخ الانتباذ فى الأوعية المذكورة هو قول جمهور الفقهاء ، ومنهم الشافعية والحنابلة فى الصحيح عندهم، فلا يحرم ولا يكره الانتباذ فى أى وعاء.

وقال جماعة منهم ابن عمر وابن عباس ومالك وإسحاق :يكره الانتباذ فى الدباء والمزفت، وعليهما اقتصر مالك، فلا يكره الانتباذ فى غير الدباء والمزفت .وكره أحمد فى رواية والثورى الانتباذ فى الدباء والحنتم والنقير والمزفت، لأن النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن الانتباذ فيها، فالنهى عند هؤلاء باق، سدا للذرائع، لأن هذه الأوعية تعجل شدة النبيذ(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص ۲۰، ۲۱، مادة "اشربة")

میں ذکر کردی گئی ہے۔ [1]

---

[1] مگرامام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک انگوراور کھجور کے علاوہ دوسری چیزوں سے تیارشدہ شراب ناپاک شمار نہیں ہوتی، اس لئے اس کی وجہ سے برتن یا پلانٹ کو پاک کرنا ضروری نہیں ہوگا، لیکن کھانے پینے کی چیزوں میں اس شراب یا نشہ آور چیز کا اثر داخل نہ ہو، اس وجہ سے اس کے پاک کرنے کی ضرورت ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

إذا غسلت خابية الخمر ثلاث مرات تطهر إذا لم تبق رائحة الخمر وإن بقيت لا إذا صب الماء فى الخمر، ثم صار الخمر خلا يطهر هو الصحيح (حاشية الشلبى على تبيين الحقائق، ج ا ص ۷٦، كتاب الطهارة، باب الانجاس)

(وإن لم تكن النجاسة مرئية يغسلها حتى يغلب على ظنه أن قد طهر) وهذا إذا لم يكن لها ريح فإن كان يجب الغسل إلى زاله إلا ما يشق وهكذا الطعم (وقيل إذا غسل) الثوب من غير المرئية (مرة وعصر بالمبالغة يطهر) كما هو قول الشافعي (وقيل إنه لا يطهر ما لم يغسل ثلاث مرات ويعصر فى كل مرة والفتوى على الأول) إنه يعتبر غلبة الظن لكن جعلوا الثلاث قائمة مقام غلبة الظن قطعا للوسوسة فلهذا ذكروا الثلاث فى أكثر الكتب(منية المصلى، ج ا ص۱۰۷، كتاب الطهارة)

وإن كانت النجاسة غير مرئية على المتنجس فذهب الحنفية إلى عدم طهارتها إلا بالغسل ولو دون الثلاث وهو مفوض إلى غالب رأيه وأكبر ظنه بأنها طهرت وليست الغسلات الثلاث بلازمة، وذهب المالكية إلى أنه إذ ميز موضع النجاسة من الثوب والبدن غسله وحده، وإن لم يميز غسل الجميع.
وذهب الشافعية إلى أنه يكفى فى التطهير فى هذه الحالة جرى الماء على موضع النجاسة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۴، ص ۱۵۱، مادة "تنجيس")

الأصل فى تطهير أوانى الخمر هو غسلها، بهذا قال الحنفية والمالكية فى الصحيح عندهم والشافعية والشيخ أبو الفرج المقدسى الحنبلى فيما كان مزفتا من الآنية.
وفى هذا يقول الحنفية :تطهر بغسلها ثلاثا بحيث لا تبقى فيها رائحة الخمر ولا أثرها، فإن بقيت رائحتها لا يجوز أن يجعل فيها من المائعات سوى الخل؛ لأنه بجعله فيها تطهر وإن لم تغسل؛ لأن ما فيها من الخمر يتخلل بالخل.
وفى الخلاصة :الكوز إذا كان فيه خمر تطهيره أن يجعل فيه الماء ثلاث مرات، كل مرة ساعة، وإن كان جديدا عند أبى يوسف يطهر، وعند محمد لا يطهر أبدا .
ويقول الشافعية :تطهر بغسلها مرة واحدة إذا زال أثر النجاسة، ويندب غسلها ثلاث مرات، لما ورد أن النبى صلى الله عليه وسلم قال :إذا استيقظ أحدكم من نومه فلا يغمس يده فى الإناء حتى يغسلها ثلاثا، فإنه لا يدرى أين باتت يده.
فندب إلى الثلاث للشك فى النجاسة، فدل على أن ذلك يستحب إذا تيقن ويجوز الاقتصار على الغسل مرة واحدة.
والغسل الواجب فى ذلك :أن يكاثر بالماء حتى تستهلك النجاسة .
وعند المالكية، كما جاء فى القوانين الفقهية :فى طهارة الفخار من نجس غواص كالخمر قولان، قال المواق نقلا عن النوادر فى أوانى الخمر :تغسل وينتفع بها، ولا تضرها الرائحة ،وتطهر أوانيه إ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

انگور کا شیرہ کپڑے پر لگ کر شراب کی بو آنے کا حکم

اگر کسی پاک کپڑے وغیرہ میں انگور وغیرہ کا شیرہ لگ گیا، اور وہ کپڑا اسی حالت تک چند دن رہا، جس کے بعد اس میں سے شراب کی بو آنے لگی، تو اس کپڑے وغیرہ پر نجاست وناپاکی کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ [1]

شرابی کے لباس کی پاکی ناپاکی کا حکم

شرابی کا استعمالی لباس (جو اس کے جسم پر ہو) اکثر فقہائے کرام کے نزدیک پاک شمار ہوتا ہے، اور جب تک معتبر دلیل سے اس کا ناپاک ہونا ثابت نہ ہو، اس وقت تک اس پر ناپاک ہونے کا حکم نہیں لگایا جاتا۔ [2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ذا تحجرت الخمر فيها أو خللت، ويطهر إناؤها تبعا لها ولو فخارا بغواص.

ويقول الحنابلة :إذا كان فى الإناء خمر يتشربها الإناء ، ثم متى جعل فيه مائع، سواء ظهر فيه طعم الخمر أو لونه، لم يطهر بالغسل؛ لأن الغسل لا يستأصل أجزاء ه من جسم الإناء ، فلم يطهره . كالسمسم إذا ابتل بالنجاسة، قال أبو الفرج المقدسى :آنية الخمر منها المزفت، فتطهر بالغسل؛ لأن الزفت يمنع وصول النجاسة إلى :جسم الإناء ، ومنها ما ليس بمزفت، فيتشرب أجزاء النجاسة، فلا يطهر بالتطهير، فإنه متى ترک فيه مائع ظهر فيه طعم الخمر ولونه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ٢٩ ص ١١٢، ١١٣، مادة "طهارة")

[1] ثوب أصابه عصير ومضى على ذلک أيام إلا أنه يوجد منه رائحة الخمر لا يحكم بنجاسته لأن العصير لا يصير خمراً فى الثوب والله أعلم بالصواب (المحيط البرهانى، ج ١ ص ٢٠٨، كتاب الطهارات، الفصل الثامن)

ثوب أصابه عصير ومضى على ذلک أيام جازت الصلاة فيه عند علمائنا؛ لأنه لا يصير خمرا فى الثوب (البحر الرائق، ج ١ ص ٢٤٤، كتاب الطهارة، باب الانجاس)

[2] ثياب مدمن الخمر من حيث الطهارة والنجاسة:

ذهب الحنفية فى الأصح والشافعية على القول الراجح المختار والحنابلة إلى أن ثياب مدمنى الخمر طاهرة ولا تكره الصلاة فيها، لأنه -كما قال صاحب الهداية -لم يكره من ثياب أهل الذمة إلا السراويل مع استحلالهم الخمر فهذا أولى ، وقال فى الفتح :قال بعض المشايخ (مشايخ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

شرابی کے پس خوردہ (یا جوٹھے) کی پاکی ناپاکی کا حکم

ہر انسان کا پس خوردہ (یا جوٹھا) شرعاً پاک شمار ہوتا ہے، اسی اصول کی بنیاد پر شراب نوشی کرنے والے شخص کا پس خوردہ (یا جوٹھا) بھی شرعاً پاک ہے، لیکن اگر کسی نے اسی وقت شراب پی ہو، اور شراب کا اثر اس کے منہ میں ہو، تو صرف اس وقت کا پس خوردہ (یا جوٹھا) ناپاک شمار ہوتا ہے، تا آنکہ وہ کلی وغیرہ نہ کرلے، یا شراب پینے کے بعد تھوک نگلنے کے نتیجہ میں اس کے منہ سے شراب کا اثر ختم وزائل نہ ہوجائے۔

اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مذکورہ مسئلہ اس صورت کے ساتھ خاص ہے، جبکہ انگور یا کھجور کی شراب پی ہو، اور اگر انگور یا کھجور کے علاوہ کسی اور چیز کی شراب پی ہو، تو اگرچہ اس کا پینا اور اس سے نشہ کرنا بھی ناجائز ہے، لیکن وہ شراب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ناپاک شمار نہیں ہوتی، جیسا کہ پہلے گزرا، اس لئے ایسی شراب پینے کے فوری بعد کا پس خوردہ (یا جوٹھا) بھی امام ابوحنیفہ کے نزدیک ناپاک شمار نہیں ہوگا۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الحنفية) : تكره الصلاة فى ثياب الفسقة لأنهم لا يتقون الخمور ، وقال جماعات من الخراسانيين من الشافعية :بنجاسة ثياب مدمنى الخمر والقصابين وشبههم ممن يخالط النجاسة ولا يتصون منها.

وقال المالكية :ثياب شارب الخمر من المسلمين لا تجوز الصلاة فيها عند تحقق النجاسة أو ظنها، لا إن شك فى نجاستها فإنه تجوز الصلاة فيها تقديما للأصل على الغالب (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٣٦، ص ٣٠٦، مادة ”مدمن“)

[1] ذهب الفقهاء إلى طهارة عرق الإنسان مطلقا، لا فرق فى ذلك بين المسلم والكافر، الصاحى والسكران، والطاهر والحائض والجنب(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٣٠ص ٦٢ ،مادة ”عرق“)

ولأن سؤر الآدمى متحلب من لحمه، ولحمه طاهر، فكان سؤره طاهرا، إلا فى حال شرب الخمر فيكون سؤره نجسا؛ لنجاسة فمه بالخمر(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٢٤ص ١٠١ ، مادة ”سؤر“)

(أما) السؤر الطاهر المتفق على طهارته فسؤر الآدمى بكل حال مسلما كان أو مشركا، صغيرا أو كبيرا ذكرا أو أنثى، طاهرا أو نجسا حائضا أو جنبا، إلا فى حال شرب الخمر؛ لما روى عن رسول

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

شراب پینے والے جانور کے گوشت کا حکم

اگر کسی حلال جانور کو شراب پلائی جائے، اور اسی وقت یا بعد میں اس کو ذبح کردیا جائے، تو اس کا گوشت ناپاک یا حرام نہیں کہلاتا، البتہ اگر کوئی جانور شراب پینے کا اس درجہ میں عادی ہوجائے کہ اس کے گوشت میں بھی شراب کی بو رَچ بس جائے، تو وہ جلالہ جانور کہلاتا ہے، جس کو اسی طرح ذبح کر کے اس کا گوشت کھانا مکروہ ہوتا ہے، البتہ اس کو چند دن محبوس رکھ کر اور پاک غذا کھلا پلا کر ذبح کیا جائے کہ اس کے گوشت میں شراب کی بو موجود نہ رہے، تو پھر مکروہ نہیں ہوتا۔ [1]

وَاللّٰہُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ.

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ الله -صلى الله عليه وسلم -أنه أتى بعس من لبن فشرب بعضه وناول الباقى أعرابيا كان على يمينه فشرب، ثم ناوله أبا بكر فشرب .

وروى أن عائشة -رضى الله عنها -شربت من إناء فى حال حيضها فوضع رسول الله -صلى الله عليه وسلم -فمه على موضع فمها حبا لها فشرب ؛ ولأن سؤره متحلب من لحمه -ولحمه طاهر - فكان سؤره طاهرا إلا فى حال شرب الخمر؛ لنجاسة فمه، وقيل :هذا إذا شرب الماء من ساعته، فأما إذا شرب الماء بعد ساعة معتبرة ابتلع بزاقه فيها ثلاث مرات، يكون طاهرا عند أبى حنيفة (بدائع الصنائع، ج ۱ ص ۶۳، ۶۴، كتاب الطهارة، فصل فى الطهارة الحقيقية)

(وشارب خمر فور شربها) ولو شاربه طويلا لا يستوعبه اللسان فنجس ولو بعد زمان (الدرالمختار) (قوله فور شربها) أى بخلاف ما إذا مكث ساعة ابتلع ريقه ثلاث مرات بعد لحس شفتيه بلسانه وريقه ثم شرب فإنه لا ينجس، ولا بد أن يكون المراد إذا لم يكن فى بزاقه أثر الخمر من طعم أو ريح .اهـ حلية (قوله لا يستوعبه اللسان) أى لا يتمكن أن يعمه بريقه (قوله ولو بعد زمان) أى ولو كان شربه الماء بعد زمان طويل .وفى أنجاس التتارخانية عن الحاوى :وقيل إذا كان الإناء مملوءا ينجس الماء والإناء بملاقاة فمه وإلا فلا .اهـ أى؛ لأنه إذا لم يكن مملوءا يكون الماء واردا على الشارب فإذا ابتلعه يكون كالجارى (ردالمحتار، ج ۱ ص ۲۲۳، كتاب الطهارة، فصل فى البئر)

[1] فإن سقى شاة وذبحها من ساعته أُكِلَ لحمها لأن الخمر فى مثل هذا لا يؤثر فى اللحم، ولو اعتادت بشرب الخمر وصارت بحال يوجد ريح الخمر فى لحمها أو تكون جلالّة فتحبس عشرة أيام والدجاجة ثلاثة أيام والبعير شهراً والبقر عشرين يوماً ثم يذبح فيؤكل، وذكر فى بعض الروايات أن الشاة إذا كانت تأكل النجاسات تحبس أربعة أيام والبقر والبعير عشرة أيام (فتاوىٰ قاضيخان، ج۳ ص ۱۱۸، كتاب الاشربة)

www.idaraghufran.org

(باب نمبر۱۴)

شراب نوشی کے جرم کی قانونی سزا کے احکام

شراب نوشی اور منشیات پر اسلامی قانون میں حد یا تعزیر کی سزا تجویز کی گئی ہے، اور اس کے مستقل قوانین واحکام مقرر کیے گئے ہیں، جس کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

شراب نوشی کی اسلامی قانونی سزا کی حکمت وفلسفہ

یہ بات ظاہر ہے کہ انسان اپنی عقل کی وجہ سے انسان کہلائے جانے کا مستحق ہے، اور عقل کی بنیاد پر ہی اسے دوسرے حیوانوں سے امتیاز حاصل ہے، اسی عقل کی بنیاد پر انسان کو اچھے بُرے اور اپنے، پرائے کی تمیز اور مختلف قسم کے حادثات اور جرائم سے بچنے کی فکر ہوتی ہے۔

اور عقل میں فتور ونقصان آنے کے بعد انسان بڑے بڑے جرائم اور لڑائی جھگڑے وغیرہ کر بیٹھتا ہے، اور حادثات میں مبتلا ہو جاتا ہے، شراب سے عقلِ انسانی متاثر ہوتی ہے، جس کا دنیا کی تمام اقوام اعتراف کرتی ہیں، دنیا بھر میں بے شمار حادثات اور لڑائی جھگڑوں کے واقعات میں شراب کا بڑا نمایاں کردار ہے، اور اسی وجہ سے دینِ اسلام میں شراب نوشی کو فسادات اور شرور وفتنوں کی کنجی قرار دیا گیا ہے، جس سے صاف ظاہر ہے کہ شراب نوشی دنیا میں فتنہ وفساد کا باعث ہے، اس لئے دینِ اسلام نے شراب ونشہ کا ارتکاب کرنے پر حد یا تعزیر کی مناسب سزا کو مقرر کیا ہے، تاکہ انسان اور بطورِ خاص ایک مسلمان کو اس سنگین جرم وگناہ کا ارتکاب کرنے پر زجر وتنبیہ اور اجتناب کی توفیق ہو۔

خمر وشراب نوشی پر کوڑوں کی حد وسزا کا ثبوت

حضرت عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللّٰهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ (بخاری) [1]

ترجمہ: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شراب پینے کی وجہ سے کوڑے لگوائے تھے، ایک دن پھر نشہ کی حالت میں لایا گیا، پھر آپ نے اس کو سزا کا حکم دیا، پس اس کو کوڑے مارے گئے (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُوْبَكْرٍ أَرْبَعِيْنَ (بخاری) [2]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خمر (وشراب) پینے پر لکڑی اور جوتوں سے مار لگوائی، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگوائے (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ إِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ إِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ إِذَا شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ (مسند احمد، رقم الحديث ۷۷۶۲) [3]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خمر (وشراب) پی اس کو کوڑے

---

[1] رقم الحديث ٦٧٨٠، كتاب الحدود، باب ما يكره من لعن شارب الخمر، وإنه ليس بخارج من الملة.

[2] رقم الحديث ٦٧٧٦، كتاب الحدود، باب الضرب بالجريد والنعال.

[3] قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح على شرط مسلم (حاشية مسند احمد)

Idara Ghufran

(یعنی مار) لگاؤ، پھر جب وہ (دوبارہ) پیئے تو پھر اس کو کوڑے لگاؤ، پھر جب وہ (سہ بارہ) پیئے تو پھر اسے کوڑے لگاؤ، پھر جب وہ چوتھی بار پیئے تو اسے قتل کردو (مسند احمد)

اس طرح کی حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ [1]

اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ چوتھی مرتبہ خمر وشراب پینے پر قتل کا حکم ابتدائے اسلام میں آیا تھا، تاکہ خمر وشراب کے حرام ہونے کا حکم آنے کے بعد لوگوں کو شراب سے نفرت پیدا ہو، اور اس کا خوف دل میں بیٹھے، بعد میں اس حکم کو ختم کردیا گیا تھا، اور کوڑوں کی سزا کا حکم برقرار رکھا گیا۔

اس لئے اکثر فقہائے کرام اسی چیز کے قائل ہیں کہ جب کوئی شراب پیئے تو جتنی مرتبہ بھی

---

[1] عن عبد الله بن عمرو، أن النبي صلى الله عليه وسلم قال " :من شرب الخمر فاجلدوه، ومن شرب الثانية فاجلدوه، ثم إن شرب الثالثة فاجلدوه، ثم إن شرب الرابعة فاقتلوه (مسند احمد، رقم الحديث ۷۰۰۳)

قال شعيب الارنؤوط:صحيح بشواهده(حاشية مسند احمد)

عن شرحبيل بن أوس، -وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم -أنه قال :قال النبي صلى الله عليه وسلم " :من شرب الخمر فاجلدوه، فإن عاد فاجلدوه، فإن عاد فاجلدوه، فإن عاد فاقتلوه (مسند احمدرقم الحديث ۱۸۰۵۳)

قال شعيب الارنؤوط:صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن من أجل نمران بن مخمر (حاشية مسند احمد)

عن أبي بشر قال :سمعت يزيد بن أبي كبشة يخطب بالشام قال :سمعت رجلا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يحدث عبد الملك بن مروان أنه قال في الخمر : إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الخمر :إن شربها فاجلدوه، ثم إن عاد فاجلدوه، ثم إن عاد فاجلدوه، ثم إن عاد الرابعة فاقتلوه (مسند احمد،رقم الحديث ۲۳۱۳۰)

قال شعيب الارنؤوط: صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن من أجل يزيد بن أبي كبشة -السكسكي (حاشية مسند احمد)

www.idaraghufran.org

پیئے، ہر مرتبہ اس کو کوڑے ہی لگائے جائیں گے، قتل نہیں کیا جائے گا۔ ۱؎

۱؎ عن معاوية قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :من شرب الخمر فاجلدوه، فإن عاد في الرابعة فاقتلوه قال :وفي الباب عن أبي هريرة، والشريد، وشرحبيل بن أوس، وجرير، وأبي الرمد البلوي، وعبد الله بن عمرو :حديث معاوية هكذا روى الثوري أيضا، عن عاصم، عن أبي صالح، عن معاوية، عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى ابن جريج، ومعمر، عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم سمعت محمدا يقول :حديث أبي صالح، عن معاوية، عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا أصح، من حديث أبي صالح، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم، وإنما كان هذا في أول الأمر ثم نسخ بعد، هكذا روى محمد بن إسحاق، عن محمد بن المنكدر، عن جابر بن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال :إن من شرب الخمر فاجلدوه، فإن عاد في الرابعة فاقتلوه، قال :ثم أتي النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك برجل قد شرب الخمر في الرابعة فضربه ولم يقتله، وكذلك روى الزهري، عن قبيصة بن ذؤيب، عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا قال :فرفع القتل، وكانت رخصة، والعمل على هذا الحديث عند عامة أهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا في ذلك في القديم والحديث ومما يقوى هذا ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم من أوجه كثيرة أنه قال " :لا يحل دم امرء مسلم يشهد أن لا إله إلا الله، وأني رسول الله إلا بإحدى ثلاث :النفس بالنفس، والثيب الزاني، والتارك لدينه" (ترمذي،رقم الحديث ۱۴۴۴، باب ما جاء من شرب الخمر فاجلدوه، ومن عاد في الرابعة فاقتلوه)

عن قبيصة بن ذؤيب، أن النبي صلى الله عليه وسلم قال :من شرب الخمر فاجلدوه، فإن عاد فاجلدوه، فإن عاد في الثالثة أو الرابعة فاقتلوه، فأتي برجل قد شرب فجلده، ثم أتي به فجلده، ثم أتي به فجلده، ثم أتي به فجلده، ورفع القتل، وكانت رخصة، قال سفيان : حدث الزهري بهذا الحديث وعنده منصور بن المعتمر ومخول بن راشد، فقال لهما : كونا وافدي أهل العراق بهذا الحديث قال أبو داود :روى هذا الحديث الشريد بن سويد، وشرحبيل بن أوس، وعبد الله بن عمرو، وعبد الله بن عمر، وأبو غطيف الكندي، وأبو سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة(ابوداؤد، رقم الحديث ۴۴۸۵)

(عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال :من) وفي نسخة صحيحة إن من (شرب الخمر فاجلدوه فإن عاد في الرابعة فاقتلوه) المراد الضرب الشديد أو الأمر للوعيد فإنه لم يذهب أحد قديما وحديثا أن شارب الخمر يقتل وقيل كان ذلك في ابتداء الإسلام ثم نسخ (قال) أي جابر (ثم أتي النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك) أي جيء بعد هذا الحديث (برجل قد شرب في الرابعة فضربه ولم يقتله) فثبت بهذا أن القتل بشرب الخمر في الرابعة منسوخ، وقال الطيبي :هذا قرينة ناهضة على أن قوله فاقتلوه مجاز عن الضرب المبرح، مبالغة لما عتا وتمرد ولا يبعد أن عمر رضي الله تعالى عنه أخذ جلد ثمانين من هذا المعنى، قال الخطابي :قد يريد الأمر بالوعيد ولا يراد به وقوع الفعل، وإنما يقصد به الردع والتحذير كقوله عليه الصلاة والسلام :من قتل عبده قتلناه . وهو لو قتل عبد نفسه لم يقتل به في قول عامة الفقهاء ، وقال أبو عيسى :إنما كان هذا أول الأمر ثم

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

البتہ اگر حاکم وجج کسی کے بار بار شراب نوشی کا ارتکاب کرنے پر کوڑوں کے ساتھ قید کرنے کی سزا بھی مناسب سمجھے، تو اس کی اجازت ہے۔ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَجَلَدَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ أَرْبَعِينَ، قَالَ: وَفَعَلَهُ أَبُوبَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ : أَخَفَّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ، فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ (مسلم) [2]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے خمر (وشراب) پی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو ٹہنیوں (یعنی دو عدد باریک چھڑیوں) سے تقریباً چالیس مرتبہ مارلگوائی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی (اپنے دورِ خلافت میں) اسی طرح کیا، پھر جب

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

نسخ، قال النووی :أجمع المسلمون على تحريم شرب الخمر وعلى وجوب الحد على شاربها سواء شرب قليلا أو شرب كثيرا، وعلى أنه لا يقتل وإن تكرر ذلك منه، وحكى القاضى عياض عن طائفة شاذة أنهم قالوا :يقتل بعد جلده أربع مرات لهذا الحديث، وهو باطل مخالف للإجماع والحديث منسوخ (مرقاة المفاتيح، ج٦ ص ٢٣٧٢، كتاب الحدود، باب حد الخمر)

فإن عاد فى الرابعة فاقتلوه أخرجه أصحاب السنن الأربعة إلا النسائى ثم نسخ القتل فى الرابعة بما رواه النسائى أنه -عليه السلام -قد أتى برجل شرب الخمر فى الرابعة فجلده ولم يقتله وزاد فى لفظ فرأى المسلمون أن الحد قد وقع وأن القتل قد ارتفع (البحرالرائق، ج٥، ص٢٧، وص٢٨، كتاب الحدود، باب حد الشرب)

[1] الأصل أن تحدد مدة الحبس عند الحكم .وإلى جانب ذلك أجاز الفقهاء إبهام المدة وعدم تعريف المحبوس بها، وتعليق انتهائها على توبته وصلاحه، وذلك من مثل :حبس المسلم الذى يبيع الخمر حتى يتوب .وحبس المسلم الذى يتجسس للعدو .وحبس المخنث والمرابى .وحبس البغاة حتى تعرف توبتهم.

ومن لم ينزجر بحد الخمر فللوالى حبسه حتى يتوب (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٦، ص ٢٨٩، مادة "حبس")

[2] رقم الحديث ١٧٠٦ "٣٥" كتاب الحدود، باب حد الخمر.

www.idaraghufran.org

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے صحابۂ کرام سے مشورہ طلب کیا تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سب سے ہلکی حد (جو قرآن مجید میں تہمت لگانے والے کی حدِ قذف والی ہے، وہ) اسی کوڑے ہیں، تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کا حکم دیا (مسلم)

اکثر فقہائے کرام کے نزدیک شراب پینے کی حد اسّی قمچیاں یا اسّی جوتے یا اسّی کوڑے ہیں، اوران حضرات نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دراصل اسّی قمچیاں ہی لگوائی تھیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قمچیوں کو جمع فرمادیا تھا۔

پھر بعد میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اسی کے مطابق عمل فرمایا، اوراپنی طرف سے کوئی اضافہ نہیں فرمایا۔ [1]

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، شَاوَرَ النَّاسَ فِيْ جَلْدِ الْخَمْرِ، وَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَرِبُوْهَا وَاجْتَرَءُوْا عَلَيْهَا. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: إِنَّ السَّكْرَانَ إِذَا سَكِرَ هَذٰى، وَإِذَا هَذٰى افْتَرٰى، فَاجْعَلْهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ، فَجَعَلَهُ عُمَرُ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِيْنَ (مصنف عبدالرزاق) [2]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صحابۂ کرام سے خمر (وشراب) پر

---

[1] وهذا يجمع بين ما اختلف فيه على شعبة وأن جملة الضربات كانت نحو أربعين لا أنه جلده بجريدتين أربعين فتكون الجملة ثمانين كما أجاب به بعض الناس (فتح البارى لابن حجر، ج۱۲، ص۶۴، باب ما جاء فى ضرب شارب الخمر)

واحتج أصحابنا بهذا الحديث :أن حد السكران من شرب الخمر وغيرها من الأنبذة ثمانون جلدة، وقال الشافعى :أربعون جلدة، وبه قال أحمد فى رواية، لأن النبى صلى الله عليه وسلم، ضرب فى الخمر بالجريد والنعال، وضرب أبو بكر أربعين، قلنا :ما رواه كان بجريدتين والنعلين، فكان كل ضربة بضربتين، والذى يدل على هذا قول أبى سعيد :جلد على عهد رسول الله، صلى الله عليه وسلم، فى الخمر بنعلين، فلما كان فى زمن عمر، رضى الله تعالى عنه، جعل بدل كل نعل سوطا، رواه أحمد (عمدة القارى، ج۱۶، ص۲۰۵، باب مناقب عمر بن الخطاب)

[2] رقم الحديث ۱۳۵۴۲ ،باب حد الخمر.

کوڑوں کے بارے میں مشورہ کیا، اور فرمایا کہ لوگ خمر (وشراب) پی رہے ہیں، اور اس پر جرأت کر رہے ہیں، تو آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نشہ کرنے والے کو جب نشہ ہوتا ہے، تو وہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے، اور جب بہکی بہکی باتیں کرتا ہے تو (کسی پر) تہمت بھی لگاتا ہے، تو آپ اس پر تہمت والی حد جاری کریں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب پینے والے پر تہمت لگانے والے کی حد (یعنی اسی کوڑے) جاری فرمائی (مصنف عبدالرزاق)

اس طرح کی روایت اور سندوں سے بھی مروی ہے۔ [۱]

---

[۱] عن ثور بن زيد الديلي؛ أن عمر بن الخطاب استشار في الخمر يشربها الرجل . فقال له علي بن أبي طالب :نرى أن نجلده ثمانين .فإنه إذا شرب سكر .وإذا سكر هذى .وإذا هذى افترى .أو كما قال فجلد عمر في الحد ثمانين(موطأمالک،رقم الحديث ۳۱۱۷، الحد في الخمر)

عن وبرة الكلبي، قال :أرسلني خالد بن الوليد إلى عمر رضي الله عنهما فأتيته وهو في المسجد معه عثمان بن عفان وعلي وعبد الرحمن بن عوف وطلحة والزبير رضي الله عنهم متكء معه في المسجد فقلت " :إن خالد بن الوليد أرسلني إليک وهو يقرأ عليک السلام ويقول :إن الناس قد انهمكوا في الخمر وتحاقروا العقوبة، فقال عمر : هم هؤلاء عندک فسلهم، فقال علي رضي الله عنه :نراه إذا سكر هذى وإذا هذى افترى وعلى المفتري ثمانون، فقال عمر :أبلغ صاحبک ما قال :فجلد خالد ثمانين وجلد عمر ثمانين، وكان عمر إذا أتي بالرجل القوي المنهمک في الشراب جلده ثمانين وإذا أتي بالرجل الضعيف التي كانت منه الزلة جلد أربعين ثم جلد عثمان ثمانين وأربعين(مستدرک حاکم، رقم الحديث ۸۱۳۱)

قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه .

وقال الذهبي في التلخيص: صحيح.

ثور بن زيد الديلي، عن عكرمة، عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال :إن الشراب كانوا يضربون على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم بالأيدي والنعال والعصا حتى توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم، وكانوا في خلافة أبي بكر رضي الله عنه أكثر منهم في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال أبو بكر رضي الله عنه :لو فرضنا لهم حدا فتوخى نحوا مما كانوا يضربون في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فكان أبو بكر رضي الله عنه يجلدهم أربعين حتى توفي، ثم قام من بعده عمر فجلدهم كذلک أربعين، حتى أتي برجل من المهاجرين الأولين وقد كان شرب فأمر به أن يجلد، فقال :

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

تہمت لگانے کی سزا اسّی کوڑے ہیں، جس کو شریعت کی زبان میں ''حدِ قذف'' کہا جاتا ہے۔

احادیث اور روایات کے بعد اب اس سلسلہ میں فقہائے کرام کے بیان کردہ مسائل ملاحظہ فرمائیں۔

شراب نوشی کی حد والی سزا، اسّی کوڑے ہیں

فقہائے کرام کا اس بات پر تو اتفاق ہے کہ اپنے اختیار وقصد سے شراب پینے والے عاقل، بالغ مسلمان کو شراب پینے پر کوڑوں کی حد والی سزا دی جائے گی۔

لیکن کوڑوں کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے، حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک آزاد شخص کے حق میں اسی کوڑے ہیں، اور غلام کے حق میں چالیس کوڑے ہیں۔

اور شافعیہ کے نزدیک شراب کی اصل حد آزاد شخص کے حق میں چالیس کوڑے ہیں، اور غلام کے حق میں بیس کوڑے ہیں، البتہ ان کے نزدیک اگر حاکم وجج مصلحت سمجھے تو آزاد شخص کو اسی کوڑے لگانا بھی جائز ہے، لیکن ان کے نزدیک چالیس کوڑوں پر مزید چالیس کوڑوں کی

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

لم تجلدني بيني وبينك كتاب الله عز وجل، فقال عمر رضي الله عنه :في أى كتاب الله تجد أني لا أجلدك؟ فقال :إن الله تعالى يقول في كتابه (ليس على الذين آمنوا وعملوا الصالحات جناح فيما طعموا)الآية فأنا من الذين آمنوا وعملوا الصالحات، ثم اتقوا وآمنوا، ثم اتقوا وأحسنوا، شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بدرا والحديبية والخندق والمشاهد، فقال عمر رضي الله عنه :ألا تردون عليه ما يقول؟ فقال ابن عباس :إن هذه الآيات أنزلت عذرا للماضين وحجة على الباقين لأن الله عز وجل، يقول :(يا أيها الذين آمنوا إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان)ثم قرأ حتى أنفذ الآية الأخرى (ليس على الذين آمنوا وعملوا الصالحات جناح فيما طعموا إذا ما اتقوا وآمنوا وعملوا الصالحات ثم اتقوا وآمنوا ثم اتقوا وأحسنوا)فإن الله عز وجل قد نهى أن يشرب الخمر، فقال عمر رضي الله عنه: صدقت فماذا ترون، فقال علي رضي الله عنه :نرى أنه إذا شرب سكر، وإذا سكر هذى، وإذا هذى افترى، وعلى المفترى ثمانون جلدة فأمر عمر رضي الله عنه فجلد ثمانين (مستدرک حاکم، رقم الحديث ۸۱۳۲)

قال الحاكم:هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

وقال الذهبي في التلخيص: صحيح.

زیادتی واضافہ بطورِ تعزیر کے ہے نہ کہ بطورِ حد کے۔ [1]

رمضان کے دن میں شراب نوشی کی سزا

اگر کوئی مسلم، عاقل، بالغ شخص رمضان کے مہینہ میں شراب نوشی کا ارتکاب کرے، تو حنفیہ وحنابلہ کے نزدیک ماہِ رمضان کی بے حرمتی کی وجہ سے شراب نوشی کی اسّی کوڑوں کی سزا کے ساتھ مزید بیس کوڑوں کی تعزیری سزا کا بھی اضافہ کیا جائے گا۔ [2]

---

[1] حد شارب الخمر الجلد باتفاق الفقهاء .لخبر مسلم عن أنس :أن النبى صلى الله عليه وسلم: جلد فى الخمر بالجريد والنعال .

ثم اختلفوا فى عدد الجلدات :فذهب الحنفية، والمالكية والحنابلة إلى أنها ثمانون جلدة فى الحر، وفى غيره أربعون .قالوا :وأجمع الصحابة على ذلك فإنه روى عن ابن وبرة الكلبى قال :أرسلنى خالد بن الوليد إلى عمر رضى الله عنه فأتيته ومعه عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف رضى الله عنهما، وعلى وطلحة، والزبير رضى الله عنهم، وهم معه متكئون فى المسجد، فقلت :إن خالد بن الوليد أرسلنى إليك وهو يقرأ عليك السلام، ويقول :إن الناس قد انهمكوا فى الخمر وتحاقروا العقوبة فيه فقال عمر رضى الله عنه، هم هؤلاء عندك، فسألهم، فقال على رضى الله عنه :نراه إذا سكر هذى، وإذا هذى افترى، وعلى المفترى ثمانون، قال .فقال :عمر رضى الله عنه أبلغ صاحبك ما قال، قال :فجلد خالد رضى الله عنه ثمانين، وجلد عمر رضى الله عنه ثمانين .قال: وكان عمر رضى الله عنه إذا أتى بالرجل الضعيف الذى كانت منه الزلة ضربه أربعين قال :وجلد عثمان رضى الله عنه أيضا ثمانين وأربعين .

وذهب الشافعية إلى أنه أربعون جلدة فى الحر، وعشرون فى غيره .لما جاء فى صحيح مسلم .كان النبى صلى الله عليه وسلم :يضرب فى الخمر بالجريد والنعال أربعين . ولو رأى الإمام بلوغه فى الحر ثمانين جاز فى الأصح، والزيادة تعزيرات، وقيل :حد.

وروى عن على رضى الله عنه أنه قال :جلد النبى صلى الله عليه وسلم أربعين، وجلد أبو بكر أربعين، وعمر ثمانين ، وكل سنة، وهذا أى جلد أربعين أحب إلى .وهذه رواية عن أحمد (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۵، ص۲۴۵، مادة "جلد" الجلد فى حد شرب الخمر)

[2] شرب المسكر فى نهار رمضان :إذا شرب إنسان مسكرا فى نهار رمضان يحد للشرب ويعزر بعشرين سوطا لإفطاره فى شهر رمضان .نص على ذلك الحنفية والحنابلة .

وذلك لأن شرب الخمر ملزم للحد، وهتك حرمة الشهر والصوم يستوجب التعزير ولكن الحد أقوى من التعزير فيبتدأ بإقامة الحد عليه ثم لا يوالى بينه وبين التعزير لكى لا يؤدى إلى الإتلاف.

والأصل فيه حديث على أنه أتى بالنجاشى الحارثى قد شرب الخمر فحده ثم حبسه حتى إذا كان الغد أخرجه فضربه عشرين سوطا وقال :هذا لجراء تك على الله وإفطارك فى شهر رمضان (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵ ص۹۶،۹۷، مادة "السكر")

شراب نوشی کی حد والی سزا جاری ہونے کی شرائط

شراب نوشی کی حد والی سزا جاری ہونے کے لئے چند شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، جن کا ذیل میں خلاصہ ذکر کیا جاتا ہے۔

شراب نوشی کی حد والی سزا جاری ہونے کی پہلی شرط یہ ہے کہ شراب نوشی کا ارتکاب کرنے والا شخص مکلّف ہو، یعنی عاقل، بالغ ہو، بچے اور پاگل کے شراب نوشی کرنے پر، شراب نوشی کی حد والی سزا جاری نہیں کی جائے گی۔ [۱]

شراب نوشی کی حد والی سزا جاری ہونے کی دوسری شرط یہ ہے کہ شراب نوشی کا ارتکاب کرنے والا مسلمان ہو، لہٰذا غیر مسلم کے شراب نوشی کا ارتکاب کرنے پر حد والی سزا جاری نہیں کی جائے گی۔

البتہ اگر مسلمانوں کے علاقہ میں کوئی غیر مسلم کھلے عام شراب نوشی کا ارتکاب کرے، تو بعض فقہاء کے نزدیک اس کو مناسب تعزیر وتنبیہ کی جائے گی۔ [۲]

---

[۱] البتہ مالکیہ کے نزدیک اگر شراب نوشی کا ارتکاب کرنے والا بچہ نابالغ مگر سمجھدار ہو، تو حد کے بجائے اس کو مناسب تعزیر وتنبیہ کی جائے گی۔

شروط وجوب الحد:

يشترط لإيجاب الحد ما يلي:

أولا :التكليف وهو هنا العقل والبلوغ، فلا حد على المجنون والصبى باتفاق ؛ لأن الحد عقوبة محضة فتستدعى جناية محضة، وفعل الصبى والمجنون لا يوصف بالجناية فلا حد عليهما لعدم الجناية منهما.

وقد نص المالكية على أن الصبى المميز يؤدب للزجر(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵ص۹۷، مادة "السكر")

[۲] **ثانيا :الإسلام:فلا حد على الذمى والحربى المستأمن بالشرب ولا بالسكر فى ظاهر الرواية عند الحنفية .يقول الكاسانى :وشرب الخمر مباح لأهل الذمة عند أكثر مشايخنا فلا يكون جناية، وعند بعضهم وإن كان حراما لكننا نهينا عن التعرض لهم وما يدينون، وفى إقامة الحد عليهم تعرض لهم من حيث المعنى لأننا نمنعهم من الشرب.**

وعن الحسن بن زياد أنهم إذا شربوا وسكروا يحدون لأجل السكر لا لأجل الشرب لأن السكر

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

شراب نوشی کی حد والی سزا جاری ہونے کی تیسری شرط یہ ہے کہ شراب نوشی کرنے والا کسی مجبوری کے بغیر شراب نوشی کا ارتکاب کرے۔

پس اگر اس کو کوئی دوسرا شخص زبردستی اور جبر کر کے، مثلاً جان سے مارنے یا مار پیٹ کرنے کی دھمکی دے کر شراب نوشی پر مجبور کرے، تو اس طرح شراب نوشی کا ارتکاب کرنے پر شراب نوشی کی حد جاری نہیں کی جائے گی۔ [1]

اور اسی طرح جس شخص نے شراب نوشی کا ارتکاب اضطراری اور سخت مجبوری کی حالت میں کیا، مثلاً اس کو سخت بھوک اور پیاس لگی ہوئی ہونے کی حالت میں شراب کے علاوہ کوئی اور چیز میسر نہیں تھی، تو اس طرح شراب نوشی کا ارتکاب کرنے پر بھی شراب نوشی کی حد جاری نہیں کی جائے گی۔ [2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ حرام فی الأدیان کلها .قال الکاسانی :وما قاله الحسن حسن .
وجاء فی حاشية ابن عابدين " :إن سكر الذمی من الحرام حد فی الأصح لحرمة السكر فی كل ملة "وجاء بها أيضا قوله :حد فی الأصح أفتی به الحسن واستحسنه بعض المشايخ .والمذهب أنه إذا شرب الخمر وسكر منه أنه لا يحد كما فی النهر عن فتاوی قارء الهداية .
وقال المجد بن تيمية :ولا يحد الذمی بشربه وإن سكر، وعنه :يحد، وعندی :إن سكر حد وإلا فلا.وصرح المالكية بأن الذمی يؤدب بالشرب إن أظهره (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵ ص۹۸، مادة "السكر")

[1] ثالثا :عدم الضرورة فی شرب الخمر، بأن يشربها مختارا لشربها، وهذا باتفاق .فلا حد علی من أكره علی شربها وذلك لقول الرسول :رفع عن أمتی الخطأ والنسيان وما استكرهوا عليه .ولأن الحد عقوبة محضة فتستدعی جناية محضة والشرب بالإكراه حلال فلم يكن جناية فلا حد ولا إثم.
وسواء أكره بالوعيد والضرب أو ألجء إلی شربها بأن يفتح فوه وتصب فيه .نص علی ذلك الحنابلة .
ونص المالكية علی أن الإكراه يكون بالتهديد بالقتل أو بالضرب المؤدی إليه أو بإتلاف عضو من أعضائه أو بالضرب المؤدی إليه؛ أی بقيد أو سجن شديدين علی أظهر القولين لسحنون(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵ ص۹۸، مادة "السكر")

[2] وكذلك لا حد علی من اضطر إليها لدفع غصة بها إذا لم يجد مائعا سواها، وذلك لقول الله عز وجل فی آية التحريم :(فمن اضطر غير باغ ولا عاد فلا إثم عليه)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اور اگر کوئی بیماری ایسی ہو، کہ اپنے تجربہ یا مستند ماہرین کی رائے کے مطابق اس کا خمر وشراب سے ہی علاج ممکن ہو، اور اس کے ذریعہ سے شفاء حاصل ہونے کا یقین ہو، یا کسی دوا میں شراب یا الکوحل شامل ہو، اور اس کو نشہ کے بجائے دوا کے طور پر استعمال کرے، اور پھر اس سے اتفاقاً نشہ ہو جائے، تو بھی حد جاری نہیں کی جائے گی، جس کی تفصیل ''خمر وشراب اور نشہ کے صحت پر مُضر اثرات'' کے ذیل میں گزر چکی ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ولأن الحد عقوبة محضة فتستدعي جناية محضة والشرب لضرورة الغصة حلال فلم يكن جناية. وقد نص على ذلك الحنفية والمالكية والشافعية والحنابلة.

وإن شربها لعطش فالحنابلة يقولون :إن كانت ممزوجة بما يروى من العطش أبيحت لدفعه عند الضرورة كما تباح الميتة عند المخمصة وكإباحتها لدفع الغصة .وقد روى فى قصة عبد الله بن حذافة أنه أسره الروم، فحبسه طاغيتهم فى بيت فيه ماء ممزوج بخمر، ولحم خنزير مشوى ليأكله ويشرب الخمر، وتركه ثلاثة أيام فلم يفعل، ثم أخرجوه حين خشوا موته فقال :والله لقد كان أحله لى فإنى مضطر ولكن لم أكن لأشمتكم بدين الإسلام .

وإن شربها صرفا أو ممزوجة بشيء يسير لا يروى من العطش لم يبح له ذلك وعليه الحد.

وعند الحنفية يحل شربها للعطش لقوله تعالى :(إلا ما اضطررتم إليه) وعند الشافعية، الأصح تحريمها لعطش وجوع ولكن لا يحد وقالوا :إن أشرف على الهلاك من عطش جاز له شربها (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵ص ۹۹، ۱۰۰، مادة "السكر")

[1] ذهب المالكية والحنابلة والشافعية -فى وجه -إلى عدم جواز التداوى بالمحرم والنجس. لقول النبى صلى الله عليه وسلم :إن الله لم يجعل شفاء كم فيما حرم عليكم.

ويرى الحنفية جواز الاستشفاء بالحرام عند تيقن حصول الشفاء فيه، كتناول الميتة عند المخمصة، والخمر عند العطش وإساغة اللقمة، ولا يجيزون الاستشفاء بالحرام الذى لا يتيقن حصول الشفاء به.

ويشترط الحنفية لجواز التداوى بالمحرم تيقن حصول الشفاء فيه وعدم وجود دواء غيره.

وأجاز الشافعية -على المذهب -التداوى بالنجاسات غير الخمر، سواء فيه جميع النجاسات غير المسكر(الموسوعة الفقهية الكويتية،ج۲۸،ص ۲۰۲،مادة:ضرورة)

وقصر الشافعية الحكم على النجس والمحرم الصرف، فلا يجوز التداوى بهما، أما إذا كانا مستهلكين مع دواء آخر، فيجوز التداوى بهما بشرطين :أن يكون عارفا بالطب، حتى ولو كان فاسقا فى نفسه، أو إخبار طبيب مسلم عدل، وأن يتعين هذا الدواء فلا يغنى عنه طاهر.

وإذا كان التداوى بالنجس والمحرم لتعجيل الشفاء به، فقد ذهب الشافعية إلى جوازه بالشروط المذكورة عندهم، وللحنفية فيه قولان (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۱،ص ۱۱۹ ،مادة:تداوى)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

شراب نوشی کی حد والی سزا جاری ہونے کی چوتھی شرط یہ ہے کہ جس چیز کو پی کر نشہ ہو، وہ پینے کی حالت میں شراب کہلاتی ہو۔

پس اگر شراب کو کسی اور چیز میں شامل کر کے پیا، اور اس میں دوسری چیز کی مقدار غالب تھی، تو بھی شراب نوشی کی حد جاری نہیں کی جائے گی۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وهل يجوز شرب العليل من الخمر للتداوى فيه وجهان، وكذا ذكره الإمام التمرتاشي وكذا في الذخيرة وما قيل إن الاستشفاء بالحرام حرام غير مجرى على إطلاقه وأن الاستشفاء بالحرام إنما لا يجوز إذا لم يعلم أن فيه شفاء أما إن علم وليس له دواء غيره يجوز ومعنى قول ابن مسعود -رضي الله عنه -لم يجعل شفاؤكم فيما حرم عليكم يحتمل أن يكون قال ذلك في داء عرف له دواء غير المحرم لأنه حينئذ يستغنى بالحلال عن الحرام ويجوز أن يقال تنكشف الحرمة عند الحاجة فلا يكون الشفاء بالحرام وإنما يكون بالحلال اهـ نور العين من آخر الفصل التاسع والأربعين (ردالمحتار، ج۵، ص۲۲۸، كتاب البيوع، باب المتفرقات من أبوابها، مطلب في التداوى بالمحرم)

[1] اور حنفیہ کے نزدیک انگور کی شراب پینے پر تو بہر حال حد جاری کی جاتی ہے، خواہ تھوڑی مقدار پئے یا زیادہ، اور انگور کے علاوہ کسی اور چیز سے تیار شدہ شراب کے پینے پر اس وقت تک حد جاری نہیں کی جاتی، جب تک کہ نشہ نہ ہو جائے، لہٰذا مندرجہ بالا مسئلہ میں اگر انگور کی شراب ہو، تب تو حنفیہ کے نزدیک اس کے پینے پر اس صورت میں حد جاری کی جائے گی، جبکہ شراب کی مقدار دوسری چیز کے مقابلہ میں غالب ہو، اور اگر انگور کے علاوہ کوئی اور شراب ہو، اور شراب کی مقدار دوسری چیز کے مقابلہ میں زیادہ ہو، تو اس صورت میں حد جاری کی جائے گی، جب کہ اس سے نشہ پیدا ہو گیا ہو، اور اگر نشہ نہیں ہوا، تو پھر شراب کی مقدار غالب ہونے کی صورت میں بھی حد جاری نہیں کی جائے گی، جس کی تفصیل آگے ''شراب نوشی کی سزا کس طرح کی شراب پر دی جائے گی؟'' کے ذیل میں آتی ہے۔

رابعا: من شروط وجوب الحد أيضا بقاء اسم الخمر للمشروب وقت الشرب.

نص على ذلك الحنفية .لأن وجوب الحد بالشرب تعلق به حتى لو خلط الخمر بالماء ثم شرب نظر فيه :إن كانت الغلبة للماء لا حد عليه -لأن اسم الخمر يزول عند غلبة الماء ، وإن كانت الغلبة للخمر أو كانا سواء يحد؛ لأن اسم الخمر باق وهى عادة بعض الشربة أنهم يشربونها ممزوجة بالماء .

ويحد من شرب دردى الخمر عند جمهور الفقهاء لأنه خمر بلا شك خلافا للحنفية، وإنما يكره شربه والانتفاع به؛ لأن الدردى من كل شىء بمنزلة صافيه، والانتفاع بالخمر حرام فكذلك بدرديه، وهذا لأن فى الدردى أجزاء الخمر ولو وقعت قطرة من خمر فى ماء لم يجز شربه والانتفاع به، فالدردى أولى(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵ ص۱۰۰، مادة "السكر")

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

شراب نوشی کی حد والی سزا جاری ہونے کی پانچویں شرط یہ ہے کہ شراب نوشی کا ارتکاب کرنے والے کو اس چیز کا علم ہو کہ یہ نشہ آور شراب ہے۔

اور اگر اس نے کوئی اور حلال مشروب سمجھتے ہوئے غلط فہمی کی وجہ سے شراب پی لی، تو اس پر حد والی سزا جاری نہیں کی جائے گی۔ [1]

شراب نوشی کی حد والی سزا جاری ہونے کی حنفیہ کے نزدیک چھٹی شرط یہ ہے کہ شراب نوشی کا

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ولو خلطت الخمر بالماء ، فإن كانت الخمر غالبة حد، وإن كان الماء غالبا لا يحد إلا إذا سكر نص على ذلك الحنفية.

وكذلك يحد إذا كانا سواء نص على ذلك الحنفية؛ لأن اسم الخمر باق وهى عادة بعض الشربة أنهم يشربونها ممزوجة بالماء .

وقال الحنابلة :لو خلط المسكر بماء فاستهلك المسكر فيه فشربه لم يحد.

وقالوا :إن شرب الخمر لعطش وكانت ممزوجة بما يروى من العطش أبيحت لدفع العطش عند الضرورة .وإن شربها ممزوجة بشىء يسير لا يروى من العطش لم تبح لعدم حصول المقصود بها وعليه الحد .

ولو عجن دواء بخمر أو لته أو جعلها أحد أخلاط الدواء ثم شربها والدواء هو الغالب، فلا حد عليه، وإن كانت الخمر هى الغالبة فإنه يحد عند الحنفية.

لأن المغلوب يصير مستهلكا بالغالب إذا كان من خلاف جنسه والحكم للغالب(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵ص ۹۶، مادة "السكر")

[1] خامسا:ويشترط أيضا العلم بأن كثيرها يسكر، فالحد إنما يلزم من شربها عالما بأن كثيرها يسكر، فأما غيره فلا حد عليه، وهذا قول عامة أهل العلم، ولم يشترط الشافعية إلا العلم بكون ما شربه مسكرا .

وذلك لأنه غير عالم بتحريمها ولا قاصد إلى ارتكاب المعصية بها فأشبه من زفت إليه غير زوجته، ولا حد على من شربها غير عالم بتحريمها أيضا -لأن عمر وعثمان رضى الله عنهما قالا :لا حد إلا على من علمه -ولأنه غير عالم بالتحريم أشبه من لم يعلم أنها خمر، وإذا ادعى الجهل بتحريمها نظر.

فإن كان ناشئا ببلد الإسلام بين المسلمين لم تقبل دعواه لأن هذا لا يكاد يخفى عليه مثله فلا تقبل دعواه فيه، وإن كان حديث عهد بالإسلام أو ناشئا ببادية بعيدة عن البلدان قبل منه، لأنه يحتمل ما قاله.

نص على ذلك الحنفية والمالكية والشافعية والحنابلة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵ص ۱۰۰، ۱۰۱، مادة "السكر")

www.idaraghufran.org

ارتکاب کرنے والا شخص، گونگا نہ ہو، بلکہ بولتا ہو، کیونکہ گونگا ہونے کی صورت میں اس بات کا شبہ پایا جاتا ہے کہ اس نے کسی مجبوری کی وجہ سے شراب پی ہو، اور حد والی سزا شبہ کی وجہ سے ساقط ہو جاتی ہے، جیسا کہ آگے آتا ہے۔ [1]

اور شراب نوشی کی حد والی سزا جاری ہونے کی حنفیہ کے نزدیک ایک شرط یہ بھی ہے کہ شراب منہ کے ذریعہ سے پی ہو۔

لہٰذا اگر ناک، کان وغیرہ میں شراب ڈالی یا سر یا پیٹ وغیرہ کے زخم میں شراب لگائی، جس سے اس کو نشہ ہو گیا، تو حنفیہ کے نزدیک اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔ [2]

اور شراب نوشی کی حد والی سزا جاری ہونے کے لئے مرد اور آزاد ہونا ضروری نہیں، بلکہ عورت پر اور غلام پر بھی حد جاری کی جاتی ہے۔

البتہ غلام کی حد والی سزا آزاد کے مقابلہ میں اسّی کوڑوں کے بجائے چالیس کوڑے ہے، جیسا کہ پہلے گزرا۔ [3]

---

[1] سادسا :اشترط الحنفية النطق فلا يحد الأخرس للشبهة لأنه لو كان ناطقا يحتمل أن يخبر بما لا يحد به كإكراه أو غص بلقمة(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵ ص ۱۰۱، مادة "السكر")

[2] وإن احتقن بالخمر لم يحد، نص على ذلك المالكية، والشافعية في الأصح عندهم، والحنابلة، وهو مذهب الحنفية أيضا، ووجه ذلك عندهم أنه ليس بشرب ولا أكل ولأنه لم يصل إلى حلقه فأشبه ما لو داوى به جرحه وحكي عن أحمد أن على من احتقن به الحد، لأنه أوصله إلى جوفه، والأول أولى عندهم كما يقول ابن قدامة، ورجح المتأخرون الثاني .

وإن استعط به فعليه الحد .نص على ذلك الحنابلة؛ لأنه أوصله إلى باطنه من حلقه .

وذهب الحنفية إلى أنه لا حد عليه، وكذلك إذا اكتحل بها أو اقتطرها في أذنه أو داوى بها جائفة أو آمة فوصل إلى دماغه، لأن وجوب الحد يعتمد شرب الخمر، وهو بهذه الأفعال لا يصير شاربا، وليس في طبعه ما يدعوه إلى هذه الأفعال لتقع الحاجة إلى شرع الزجر عنه(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵ ص ۹۵ مادة "السكر")

[3] ولا تشترط الذكورة ولا الحرية فيجب الحد على كل من الذكر والأنثى والرقيق إلا أن حد الرقيق يكون على النصف من حد الحر(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵ ص ۱۰۱، مادة "السكر")

شراب نوشی کی سزا کس طرح کی شراب پر دی جائے گی؟

جب کوئی انگور سے تیارشدہ شراب پئے تو اس پر بالاتفاق بہرحال حد جاری کی جاتی ہے، چاہے وہ تھوڑی شراب پئے یا زیادہ، اورخواہ اس سے اس کو نشہ چڑھے یا نہ چڑھے۔ [1]

اور انگور کے علاوہ دوسری چیزوں سے تیار شُدہ شراب کے پینے پر اُس وقت بھی بالاتفاق حد جاری کی جاتی ہے، جبکہ شراب پینے والے کو نشہ ہوجائے، اور اگر نشہ نہ ہو تو پھر اس پر حد والی سزا واجب ہونے نہ ہونے میں فقہائے کرام کا اختلاف ہے۔ [2]

چنانچہ دوسرے فقہائے کرام کے نزدیک ہر طرح کی نشہ آور شراب کے کم یا زیادہ پینے پر بہرحال حد والی سزا جاری کی جاتی ہے۔ [3]

---

[1] السكر إما أن يكون من شراب الخمر، وإما أن يكون من الأشربة الأخرى، ويختلف حكم شارب الخمر عن حكم شارب المسكرات الأخرى من الأنبذة عند بعض الفقهاء .

أولا -الخمر:

أجمع الفقهاء على أن شرب الخمر حرام ويجب الحد على شاربها سواء أكان ما شربه قليلا أم كثيرا وسواء سكر منها أم لم يسكر .

واستدل الفقهاء جميعا على ذلك بالكتاب والسنة والإجماع(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵ ص ۹۲، مادة "السكر")

[2] وأما حد الشرب فسبب وجوبه الشرب؛ وهو شرب الخمر خاصة، حتى يجب الحد بشرب قليلها وكثيرها، ولا يتوقف الوجوب على حصول السكر منها، وحد السكر سبب وجوبه السكر الحاصل بشرب ما سوى الخمر من الأشربة المعهودة المسكرة كالسكر ونقيع الزبيب، والمطبوخ أدنى طبخة من عصير العنب أو التمر والزبيب والمثلث ونحو ذلك، والله -سبحانه وتعالى- أعلم(بدائع الصنائع، ج۷ص ۳۹،كتاب الحدود،فصل فی حد الشرب)

[3] اختلف الفقهاء على قولين فی الشرب من الأنبذة الأخرى المسكرة -غير الخمر-

القول الأول:

ذهب المالكية والشافعية والحنابلة إلى أنه لا فرق بين الخمر المتخذة من العنب وبين غيرها من الأنبذة المسكرة فی تحريم الشرب، فيسمى جميع ذلك خمرا ويجب الحد بشرب القليل والكثير منها سواء سكر منها أو لم يسكر .

وقد روى تحريم ذلك عن عمر، وعلی، وابن مسعود، وابن عمر، وأبی هريرة، وسعد بن أبی وقاص، وأبی بن كعب، وأنس، وعائشة -رضی الله عنهم -وبه قال عطاء ، وطاوس، ومجاهد،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اورحنفیہ کے نزدیک انگور کی شراب کے علاوہ دوسری شرابوں کے پینے پر اس وقت تک حدوالی سزا جاری نہیں کی جاتی، جب تک کہ نشہ پیدانہ ہوجائے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

والقاسم، وقتادة، وعمر بن عبد العزيز وإسحاق(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵ ص۹۳،۹۴، مادة "السكر")

ذهب الجمهور إلى أن المسلم يحد بشرب ما يسكر جنسه وإن لم يسكر ما شربه لقلته أو اعتياد الشارب له، سواء كان عصير عنب، أو نقيع زبيب، أو تمر، أو رطب، أو بسر، أو عسل، أو حنطة، أو شعير، أو ذرة، أو أرز، أو غير ذلك .أما الخمر التى هى من العنب فلا خلاف بين الفقهاء فى أن القليل والكثير منها سواء فى الحرمة وفى وجوب الحد (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱٦، ص۸۸، مادة"جنس")

ومن رفع وقد شرب الخمر كثيرا أو قليلا فعليه الحد، قليل الخمر وكثيرها حرام يجب فيه الحد، والسكر من كل شراب حرام يجب فيه الحد(الخراج لابى يوسف، ج ۱ ص ۱۷۹ ،فصل :فى أهل الدعارة والتلصص والجنايات وما يجب فيه من الحدود)

[1] القول الثانى:

ذهب الحنفية إلى أنه لا حد على من شرب سوى الخمر من الأشربة المعهودة المسكرة إلا إذا سكر من شربها، كنقيع الزبيب والمطبوخ أدنى طبخة من عصير العنب أو التمر والزبيب والمثلث، والأشربة المتخذة من الحنطة والشعير والدخن والذرة والعسل والتين ونحو ذلك .

وقد استدلوا بقول ابن عباس " :حرمت الخمرة بعينها، قليلها وكثيرها، والسكر من كل شراب(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵ ص۹۴، مادة "السكر")

وحاصله أنهما حيث حللا الأنبذة وأوجبا الحد بالقدح المسكر منها لزم منه وجوب الحد بالسكر من باقى الأشربة كما هو قول محمد (ردالمحتار، ج٦، ص۴۵۵، كتاب الاشربة)

(وحد الخمر والسكر فى الحر ثمانون سوطا) ش :أى حد الخمر كيف ما شربها قليلا كان أو كثيرا بعد أن كان عن طوع سكر أو لم ينكر بسكر، ولو شرب قطرة وحد السكر بضم السين، وفى غير الخمر ثمانون سوطا، والحد فى الخمر غير موقوف على السكر بالإجماع، وفى غيرها من السكران موقوف على السكر عندنا، خلافا للأئمة الثلاثة على ما يجىء فى الأشربة إن شاء الله تعالى م :(لإجماع الصحابة -رضى الله عنهم) ش :أى على الثمانين(البناية شرح الهداية، ج٦ ص٣٥٦، كتاب الحدود، باب حد الشرب)

ويحد بشرب قطرة من الخمر، وبالسكر من النبيذ (الاختيار لتعليل المختار، ج۴، ص۹۸، كتاب الحدود، باب حد الشرب)

"ومن سكر من النبيذ حد "لما روى أن عمر رضى الله عنه أقام الحد على أعرابى سكر من النبيذ (الهداية، ج۲، ص۳۵۴، كتاب الحدود، باب حد الشرب)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

شراب کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیاء intoxicant سے نشہ پر سزا کا حکم

اگر کسی نے شراب کے بجائے کوئی اور نشہ آور چیز استعمال کی، جس سے اس کو نشہ پیدا ہوگیا، تو اگرچہ وہ گناہ گار ہوتا ہے، لیکن اس قسم کی چیزوں سے نشہ کرنے کی وجہ سے اکثر فقہاء کے نزدیک شراب نوشی والی حد جاری نہیں کی جاتی، البتہ اس کو مناسب تعزیر وسزا دی جائے گی، بشرطیکہ اس نے نشہ آور چیز کا استعمال دوا وغیرہ کے طور پر نہ کیا ہو۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(ويحد بشرب قطرة من الخمر وإن) وصلية (لم يسكر بخلاف هذه) الأشياء أى لا يحد فيها ما لم يسكر منها لأن الحد ورد فى النى خاصة ولا يتعدى إلى المطبوخ (مجمع الانهر، ج٢، ص ٥٧٠، كتاب الاشربة)

ثم اختلف الفقهاء فى قدر الشرب الموجب للحد، فذهب الائمة الثلاثة والامام محمد رحمهم الله تعالىٰ الى ان شرب كل مسكر موجب للحد، سواء شرب الرجل منه قليلاً. او كثيرا، وسواء سكر منه اولاً، فيحد الرجل بشرب قطرة من احد الاشربة المسكرة، وهو قول الحسن، وعمر بن عبدالعزيز، وقتادة، والاوزاعى كما فى المغنى لابن قدامة (١٠: ٣٢٨).

واما ابوحنيفة، وابويوسف، رحمهما الله تعالى فالحكم يختلف عندهم باختلاف الاشربة، والاشربة عندهما على ثلاثة اقسام:

(١) الخمر، وهى النيىء من ماء العنب اذا اشتد، وغلاء، وقذف بالزبد، (ولايشترط ابويوسف قذف الزبد، ويكتفى بالشدة والغليان).

فحكم هذا القسم فقط انه يحرم قليله وكثيره، ويجب الحد بشربه مطلقاً، سواء كان القدر المشروب قليلاً، او كثيرا، وسواء اسكر اولا. ففى هذا القسم فقط يتفق ابوحنيفة وابويوسف مع الجمهور.

(٢) الاشربة الثلاثة المحرمة الاخرى، وهى:

(أ) الطلاء، وهو عصير العنب اذا طبخ حتى يذهب اقل من ثلثيه.

(ب) نقيع التمر، المسمى بالسكر، وهو النيىء من ماء التمر.

(ج)نقيع الزبيب، يعنى هو الماء النيىء الذى القى فيه الزبيب اياماً حتى اشتد وغلاً.

وحكمها انها يحرم شربها مطلقاً، سواء كان القدر المشروب قليلاً او كثيرا، ولكن لا يجب الحد على شاربها حتى يسكر، فان اسكر منها وجب عليه الحد. كما فى كتاب الاشربة من الهداية، وفتح القدير (٨: ١٥٩ و١٦٠)

(٣) الانبذة والاشربة الاخرى غير الاربعة السابقة، مثل نبيذ التمر او الزبيب المطبوخ ادنى طبخة،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

آج کل دنیا بھر میں اس طرح کی نشہ آور اشیاء (intoxicant) کے بطور نشہ استعمال کرنے کا رواج ہے، جس پر کئی ممالک میں مختلف قسم کی سزائیں مقرر ہیں، کیونکہ اس طرح کی اشیاء صحت وتن درستی کے لئے انتہائی مضر ہیں، اوران چیزوں سے نشہ کرنے کے نتیجہ میں جانی، مالی، اخلاق اور معاشرتی، کئی قسم کے مضرات ومفسدات رونما ہوتے ہیں۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

او عصير العنب المطبوخ الذى ذهب ثلثاه، وكذلك نبيذ العسل، والتين، والحنطة، والشعير، والحبوب الاخرى.

وحكم هذا القسم عند ابى حنيفة وابى يوسف، رحمهما الله انه لايحرم شرب القليل منها اذا شربه الرجل بقصد التقوى، او التداوى، من غير ان يقصد منه لهواً، او طرباً، وانما يحرم منها القدح المسكر. وهل يحد من سكر منه؟ فيه عن الشيخين روايتان، الاولى انه لايحد شاربه، وان سكر، فيقول صاحب الهداية فى كتاب الاشربة : (مايتخذ من الحنطة والشعير والعسل والذرة حلال عند ابى حنيفة، ولايحد شاربه عنده، وان سكر منه). راجع فتح القدير (۸:۱۶۰).

والرواية الثانية عنهما: انه يحد من سكر من هذه الاشربة ايضاً، وهى الرواية التى ذكرها صاحب الهداية بعد ذلك بنحو صفحة، فقال: (وهل يحد فى المتخذ من الحبوب اذا سكر منه؟ قيل: لايحد، وقد ذكرنا الوجه من قبل، قالوا: والاصح انه يحد) وهذه الرواية رجحها ابن الهمام ايضاً فى كتاب الحدود من فتح القدير (۴:۱۸۴)، وهى التى افتى بها مشايخ الحنفية، ورجحها ابن عابدين فى ردالمحتار (۳: ۲۲۵) تحت قول الدرالمختار (او سكر من نبيذ ما).

وليس تصحيح هؤلاء المشايخ لوجوب الحد اختياراً منهم لقول محمد فى هذا القسم، كما يتوهم من عبارة الهداية ورد المحتار، ولكنه رواية عن ابى حنيفة نفسه، لان محمداً رحمه الله قال فى باب حد السكران من كتاب الآثار (ص: ۱۰۹): (نرى الحد على السكران من نبيذ كان او غيره ثمانين جلدة ...... وهو قول ابى حنيفة رحمه الله)

فتلخص ان مذهب ابى حنيفة وجوب الحد فى الخمر مطلقاً، وفى سائر الاشربة غيرها اذا اسكرت، لاقبل الاسكار. والجمهور على وجوب الحد فى الاشربة المسكرة مطلقاً، سواء سكر منها الشارب او لا (تكملة فتح الملهم، كتاب الاشربة، ج۲، ص۴۳۴، وص۴۳۵، كتاب الحدود)

[1] عقوبة متناول المخدرات:

اتفق الفقهاء على أن متناول المخدرات للتداوى ولو زال عقله لا عقوبة عليه، من حد أو تعزير .أما إذا تناول القدر المزيل للعقل بدون عذر فإنه لا حد عليه أيضا عند جماهير العلماء -إلا ما ذهب إليه ابن تيمية فى إيجاب الحد على من سكر من الحشيشة، مفرقا بينها وبين سائر المخدرات .بأن الحشيشة تشتهى وتطلب بخلاف البنج، فالحكم عنده منوط باشتهاء النفس.

واتفق الفقهاء أيضا على تعزير متناول المخدرات بدون عذر، لكن ذهب الشافعية إلى أن الأفيون

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

کس طرح کا نشہ ہونے پر حد والی سزا کا حکم ہے؟

حنفیہ میں سے امام محمد اور امام ابو یوسف کے نزدیک انگور کے علاوہ کسی اور چیز کی شراب پینے پر حد اس وقت واجب ہوتی ہے جبکہ اتنا نشہ ہو کہ شراب پینے والا بہکی بہکی باتیں کرنے لگے، اور

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ وغيره إذا أذيب واشتد وقذف بالزبد، فإنه يلحق بالخمر في النجاسة والحد، كالخبز إذا أذيب وصار كذلك، بل أولى.

وقيد الشافعية عقوبة متناول المخدرات بما إذا لم يصل إلى حالة تلجئه إلى ذلك كما سبق، فإن وصل إلى تلك الحالة لا يعزر، بل يجب عليه الإقلاع عنه إما باستعمال ضده أو تقليله تدريجيا (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۱، ص ۳۸، مادة "تخدير")

عقوبة تناوله:

يعرف الفقهاء ما يحرم تناوله، ويترتب على تعاطيه الحد بأنه :كل شراب مسكر .وبناء على هذا التعريف ذهب معظم الفقهاء إلى عدم إقامة الحد على السكران من البنج ونظائره من الجامدات، وإن كان مذابا وقت التعاطي، ولكنه يعاقب عقوبة تعزيرية (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۸، ص ۲۱۷، وص ۲۱۸، مادة "بنج")

حكم تناول البنج والأفيون والحشيشة:

يحرم تناول البنج والأفيون والحشيشة، ولا يحد شاربها عند جمهور الفقهاء بل يعزر .

وقال البزدوي :يحد بالسكر من البنج في زماننا على المفتى به.

وقال ابن تيمية :يجب الحد سكر أو لم يسكر، ومن استحل السكر منها وزعم أنه حلال فإنه يستتاب (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵، ص ۹۴، مادة "السكر")

(ويحرم أكل البنج والحشيشة) هي ورق القنب (والأفيون) لأنه مفسد للعقل ويصد عن ذكر الله وعن الصلاة (لكن دون حرمة الخمر، فإن أكل شيئا من ذلك لا حد عليه وإن سكر) منه (بل يعزر بما دون الحد) كذا في الجوهرة (الدرالمختار مع ردالمحتار، ج۶ ص ۴۵۸، كتاب الاشربة)

مطلب في البنج والأفيون والحشيشة (قوله لكن دون حرمة الخمر) ؛ لأن حرمة الخمر قطعية يكفر منكرها بخلاف هذه (قوله لا يحد بل يعزر) أي بما دون الحد كما في الدر المنتقى عن المنح، لكن فيه أيضا عن القهستاني عن متن البزدوي أنه يحد بالسكر من البنج في زماننا على المفتى به اهـ تأمل (ردالمحتار، ج۴ ص ۴۲، كتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم)

إذا سكر من البنج اختلفوا في وجوب الحد عليه والصحيح أنه لا يحد (الفتاویٰ الهندية، ج۲، ص ۱۶۰، كتاب الحدود، الباب السادس)

ولا يجوز أكل البنج، والحشيشة، والأفيون وذلك كله حرام لأنه يفسد العقل حتى يصير الرجل فيه خلاعة وفساد ويصده عن ذكر الله وعن الصلاة لكن تحريم ذلك دون تحريم الخمر فإن أكل شيئا من ذلك لا حد عليه وإن سكر منه كما إذا شرب البول وأكل الغائط فإنه حرام ولا حد عليه في ذلك بل يعزر بما دون الحد والله أعلم (الجوهرة النيرة، ج۲، ص ۱۷۶، كتاب الاشربة)

اس کی گفتگو بے جوڑ ہو جائے۔

جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حد واجب ہونے کے لئے نشہ سے ایسی کیفیت کا پایا جانا ضروری ہے کہ اُس کی عقل اس طریقے سے زائل ہو جائے، کہ وہ آسمان اور زمین، اور عورت اور مرد کا بھی امتیاز نہ کر سکے۔ [1]

اور بہت سے مشائخِ حنفیہ کا فتویٰ امام محمد و امام ابویوسف کے قول پر ہے۔ [2]

شراب نوشی کی سزا نشہ اترنے کے بعد جاری کی جائے گی

جب کسی پر شراب نوشی کی وجہ سے سزا واجب ہو، تو جب تک اس کا نشہ نہ اتر جائے، اس وقت تک اس پر شراب نوشی کی سزا جاری نہیں کی جائے گی، بلکہ نشہ اترنے اور افاقہ ہونے

---

[1] اختلفت عبارات الفقهاء فی تعریف السکر:
فعند أبی حنيفة والمزنی من الشافعية :السكر نشوة تزيل العقل، فلا يعرف السماء من الأرض، ولا الرجل من المرأة، وصرح ابن الهمام بأن تعريف السكر بما مر إنما هو فی السكر الموجب للحد، وأما تعريفه فی غير وجوب الحد فهو عند أئمة الحنفية كلهم :اختلاط الكلام والهذيان ويقرب من هذا تعريف الشافعی للسكران :بأنه الذی اختلط كلامه المنظوم، وانكشف سره المكتوم.
وقال ابن سريج :الرجوع فيه إلی العادة، فإذا انتهی تغيره إلی حالة يقع عليه فيها عادة اسم السكران، فهو المراد بالسكران، قال الرافعی وهو الأقرب. وقيل :السكر حالة تعرض للإنسان من امتلاء دماغه من الأبخرة المتصاعدة من الخمر ونحوه، فيتعطل معه العقل المميز بين الأمور الحسنة والقبيحة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ١٦، ص ١٠٠، مادة "جنون")

[2] ضابط السكر :ذهب المالكية والشافعية والحنابلة وصاحبا أبی حنيفة وغيرهم إلی أن السكران هو الذی يكون غالب كلامه الهذيان، واختلاط الكلام، لأن هذا هو السكران فی عرف الناس وعاداتهم، فإن السكران فی متعارف الناس اسم لمن هذی، وإليه أشار الإمام علی رضی الله عنه بقوله :إذا سكر هذی، وإذا هذی افتری، وحد المفتری ثمانون .فحد السكر الذی يمنع صحة العبادات، ويوجب الفسق علی شارب النبيذ ونحوه هو الذی يجمع بين اضطراب الكلام فهما وإفهاما، وبين اضطراب الحركة مشيا وقياما، فيتكلم بلسان منكسر، ومعنی غير منتظم، ويتصرف بحركة مختبط، ومشی متمايل، وما زاد علی ذلک مما يذكره الإمام أبو حنيفة فهو زيادة فی حد السكر أی مقداره.وذهب أبو حنيفة إلی أن السكر الذی يتعلق به وجوب الحد هو الذی يزيل العقل بحيث لا يفهم السكران شيئا، ولا يعقل منطقا، ولا يفرق بين الرجل والمرأة، والأرض والسماء، لأن الحدود يؤخذ فی أسبابها بأقصاها، درءا للحد، لقوله عليه الصلاة والسلام :(ادرء وا الحدود عن المسلمين ما استطعتم)وقول الصاحبين أبی يوسف ومحمد مال إليه أكثر المشايخ من الحنفية، وهو المختار للفتوی عندهم .قال فی الدر :يختار للفتوی لضعف دليل الإمام(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص ۲۳، ۲۴،مادة "الاشربة")

www.idaraghufran.org

کے بعد ہی سزا جاری کی جائے گی، تاکہ ہوش میں آنے کے بعد اس کو شراب نوشی کی سزا کا احساس اور تنبیہ ہو۔ [1]

شراب نوشی کے قانونی ثبوت کا طریقہ

شراب نوشی کی حد اور قانونی سزا اُس وقت جاری کی جائے گی، جبکہ کسی عاقل، بالغ مرد یا عورت نے یا تو باختیارِ خود حاکم کے سامنے غیر مباح طریقہ پر شراب نوشی کا اعتراف کیا ہو، یا حاکم کے سامنے اس کا دو معتبر گواہوں سے ثبوت ہوا ہو، اور کسی کے منہ یا سانس سے صرف شراب کی بُو پائی جانے یا خون یا پیشاب کے ٹیسٹ یا Breath Analyser میں شراب کا اثر آنے پر اکثر فقہائے کرام کے نزدیک شراب نوشی کی حد قائم نہیں کی جائے گی، کیونکہ اس کا احتمال موجود ہے کہ اس نے مجبوراً دواء کے طور پر کسی نشہ آور مشروب کا استعمال کیا ہو، یا کسی نے زبردستی یا دھوکہ سے اُس کو شراب پلائی ہو، یا کوئی اور حلال مشروب استعمال کیا ہو، جس میں شراب کی طرح کی بو ہو، اور اس طرح کے احتمالات وشبہات پائے جانے پر حد جاری نہیں کی جاتی، البتہ اس کو مناسب تنبیہ وتعزیر کی جائے گی۔ [2]

---

[1] ويؤخر حد السكران باتفاق الفقهاء حتى يزول عنه السكر تحصيلا للمقصود -وهو الانزجار -بوجدان الألم، والسكران زائل العقل كالمجنون .فلو حد قبل الإفاقة فإن الحد يعاد عند جمهور الفقهاء ، ويسقط الحد على أحد قولين مصححين للشافعية، وهو الظاهر عند بعض الحنابلة، نسبه المرداوى إلى ابن نصر الله فى حواشى الفروع، وقال :الصواب إن حصل به ألم يوجب الزجر سقط، وإلا فلا، ومثله فى كشاف القناع(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٠ ص١٨ ،مادة "تأخير")
لا خلاف بين الفقهاء فى أن إقامة الحد على السكران تؤخر حتى يصحو ليحصل المقصود من إقامة الحد، وهو الزجر، والردع، لأن غيبوبة العقل أو غلبة النشوة والطرب تخفف الألم (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٧ ص١٤٨ ،مادة "حدود")

[2] لا يثبت حد الشرب بوجود رائحة الخمر فى فم الشارب فى قول أكثر أهل العلم، منهم : الثورى، وأبو حنيفة، والشافعى، وأحمد فى إحدى روايتين عنه، وهى المذهب .وقالوا :يحتمل أنه تمضمض بالخمر أو حسبها ماء فلما صارت فى فمه مجها، ويحتمل أن يكون مكرها، أو شرب شراب التفاح فإنه يكون منه كرائحة الخمر، وبوجود الاحتمال لم يجب الحد؛ لأنه يدرأ بالشبهات. وقال المالكية :يثبت حد الشرب بوجود الرائحة، ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

لیکن حاکم کے سامنے خود سے اقرار یا گواہوں سے ثبوت کے وقت کئی فقہائے کرام کے نزدیک منہ سے شراب کی بو کا آنا ضروری نہیں، وھو قول محمد، وھو الارجح۔ ؎1

اسی طرح اگر کسی نے شراب کی الٹی کی ہو، تو حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک صرف شراب کی الٹی کی وجہ سے حد جاری نہیں کی جائے گی، کیونکہ یہاں بھی مختلف احتمالات وشبہات پائے جاتے ہیں، البتہ بعض دوسرے فقہائے کرام شراب کی الٹی کرنے کی وجہ سے حد جاری ہونے کے قائل ہیں۔ ؎2

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ وهى رواية أبى طالب عن أحمد، وقالوا :إن ابن مسعود جلد رجلا وجد منه رائحة الخمر؛ ولأن الرائحة تدل على شربه للخمر، فأجرى مجرى الإقرار (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۲۲، ص ۴۲، مادة "رائحة"، ثبوت حد الشرب بوجود الرائحة)

لا يثبت حد شرب الخمر بوجود ريحها فى فمه لاحتمال أنه تمضمض بها، أو ظنها ماء فلما ذاقها مجها، أو أنه تناول شيئا آخر تشبه ريحه ريح الخمر، والاحتمال شبهة يسقط به الحد لقوله صلى الله عليه وسلم :ادرء وا الحدود بالشبهات ، وإلى هذا ذهب أكثر أهل العلم.

وقال المالكية :يثبت حد شرب الخمر بوجود الريح، وهى إحدى روايتين عن أحمد، لأن الريح تدل على شربه للخمر فأجرى مجرى الإقرار، وأن ابن مسعود رضى الله عنه جلد رجلا وجد منه ريح الخمر (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۳، ص ۲۰۱، مادة "ريح")

؎1 (وإن أقر) أى : بالشرب وفيه خلاف للأئمة الثلاثة (أو شهدا عليه بعد زوال ريحها) قيد لمجموع الإقرار، والشهادة لا لبعد المسافة كما قررناه آنفا (لا يحد) عند الشيخين (خلافا لمحمد) فإنه يحد عنده؛ لأن التقادم يمنع قبول الشهادة بالاتفاق غير أنه قدر بالزمان عنده اعتبارا بحد الزنا وعندهما قدر بذهاب الرائحة، وأما الإقرار، فالتقادم لا يبطله عند محمد وعندهما لا يحد إلا عند قيام الرائحة ورجح فى الغاية قول محمد فقال، فالمذهب عندى فى الإقرار ما قاله محمد .وفى الفتح وقول محمد هو الصحيح.وفى البحر الحاصل أن المذهب قولهما إلا أن قول محمد أرجح من جهة المعنى انتهى (مجمع الانهر، ج ۱، ص ۶۰۳، كتاب الحدود، باب حد الشرب)

؎2 تقيؤ الخمر :اختلف الفقهاء فى وجوب الحد بتقيؤ الخمر ولهم فى ذلك قولان:القول الأول :ذهب الحنفية والشافعية وأحمد فى رواية .إلى أنه لا حد على من تقيأ الخمر؛ لاحتمال أن يكون مكرها أو لم يعلم أنها تسكر ونحو ذلك .القول الثانى :ذهب المالكية وأحمد فى رواية إلى أنه يحد بذلك، لأن ذلك لا يكون إلا بعد شربها فأشبه ما لو قامت البينة عليه بشربها .ولقول الشعبى لما كان من أمر قدامة ما كان جاء علقمة الخصى فقال :أشهد أنى رأيته يتقيؤها، فقال عمر: من قاء ها فقد شربها، فضربه الحد .ولخبر عثمان حين أتى بالوليد بن عقبة فشهد عليه حمران ورجل آخر فشهد أحدهما أنه رآه شربها وشهد الآخر ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اسی طرح اگر کوئی نشہ کی حالت میں پایا جائے، تو صرف اس بنیاد پر بھی حد جاری نہیں کی جائے گی، جب تک اقرار یا شہادت سے ناجائز طریقہ پر شراب نوشی کا ثبوت نہ ہو، کیونکہ اس میں کئی احتمالات پائے جاتے ہیں، البتہ مناسب تنبیہ وتعزیر کی جائے گی۔ [1]

شراب نوشی کی سزا جاری کرنا اسلامی حکومت کا کام ہے

دینِ اسلام میں حدود وقصاص کی سزا وحد جاری کرنے کا حق عوام کے بجائے، حکومت کو حاصل ہے، اور اس طرح سے یہ حکومتی وقانونی سزا وحد ہے، لہٰذا کسی عام شخص کو حکومت کی اجازت کے بغیر اس طرح سزا وحد جاری کرنا درست نہیں، اور فتنہ وفساد کا باعث ہے۔ [2]

غیر مسلم ممالک میں شراب نوشی کی سزا کا حکم

حنفیہ کے نزدیک شراب اور دیگر جرائم کی حدود قائم ہونے کے لئے اسلامی ملک(Islamic

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ أنه رآه يتقيؤها فقال عثمان :إنه لم يتقيأ حتى شربها، فقال :يا على قم فاجلده، فأمر على عبد الله بن جعفر فضربه، وهذا بمحضر من علماء الصحابة وسادتهم ولم ينكر فكان إجماعا .ولأنه يكفى فى الشهادة عليه أنه شربها، ولا يتقيؤها أو لا يسكر منها حتى يشربها .إثبات الحد :لا يجب الحد حتى يثبت الشرب أو السكر بأحد شيئين :الإقرار أو البينة(الموسوعة الفقهية الكويتية ، ج۲۵ ص ۱۰۲، ۱۰۳، مادة "السكر")

[1] لو وجد سكران لايحد من غير اقرار ولا بينة لاحتمال ما ذكرنا أو أنه سكر من المباح بحر، لكنه يعزر بمجرد الريح أو السكر كما فى القهستانى (ردالمحتار، ج۴، ص ۴۰، كتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم)

[2] اتفق الفقهاء على أنه لا يقيم الحد إلا الإمام أو نائبه، وذلك لمصلحة العباد، وهى صيانة أنفسهم وأموالهم وأعراضهم .والإمام قادر على الإقامة لشوكته، ومنعته، وانقياد الرعية له قهرا وجبرا، كما أن تهمة الميل والمحاباة والتوانى عن الإقامة منتفية فى حقه، فيقيمها على وجهه فيحصل الغرض المشروع بيقين، ولأن النبى صلى الله عليه وسلم كان يقيم الحدود، وكذا خلفاؤه من بعده، وصرح الحنفية باشتراط الإمام أو نائبه لإقامة الحد(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۷، ص۱۴۵، الإمامة)

عن مسلم بن يسار، عن أبى عبد الله رجل من أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم، قال مسلم :كان ابن عمر يأمرنا أن نأخذ عنه، قال :هو عالم فخذوا عنه، فسمعته يقول " :الزكاة والحدود والفىء والجمعة إلى السلطان ثم قال :أرأيتم لو أخذتم لصوصا، أكان ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

(country) کا ہونا ضروری ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص کافروں کے ملک (Non-Muslims country) میں ایسا جرم کرے، جس پر حد جاری ہوتی ہے، اور پھر وہ مسلمانوں کے ملک میں داخل ہوجائے، تب بھی اس پر حد جاری نہیں کی جاتی۔ [1]

سزا میں کوڑے لگانے کی حقیقت اور مقام

شراب پینے کی حد والی سزا میں جو کوڑے لگائے جاتے ہیں، اُن سے مراد ضرب لگانا ہے، خواہ ہاتھ سے ضرب لگائی جائے، یا جوتوں سے، یا کپڑے کی رسّی سے، یا قمچی سے۔

اور تمام ضربیں یا کوڑے جسم کے ایک ہی مقام اور ایک ہی عضو پر نہیں لگائے جائیں گے، بلکہ جسم کے مختلف مقامات اور اعضاء پر لگائے جائیں گے، لیکن نازک اعضاء پر لگانے سے پرہیز کیا جائے گا، مثلاً چہرہ اور سر اور سینہ اور شرم گاہ۔ [2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ لكم أن تقطعوا بعضهم وتدعوا بعضهم؟ قال :قلنا :لا، قال :أفرأيتم لو رفعتموهم إليهم، فقطعوا بعضهم وتركوا بعضهم، أكان عليكم منهم شيء ؟ قال :قلنا :لا، أما نحن فقد قضينا ما علينا، قال :فهكذا تجرى الأمور "(الأموال لابن زنجويه،رقم الحديث ٢١٤٣)

[1] إقامة الحد على المسلم فى دار الحرب :اختلف الفقهاء فى إقامة الحد على من زنى من المسلمين أو سرق، أو قذف مسلما، أو شرب خمرا فى دار الحرب .فقال المالكية والشافعية : يجب على الإمام إقامة الحد عليه، لأن إقامة الحدود فرض كالصلاة، والصوم، والزكاة، ولا تسقط دار الحرب عنه شيئا من ذلك .إذا قتل مسلم مسلما فى دار الحرب يستوفى منه القصاص، ويكون الحكم كما لو كانوا فى دار الإسلام . وذهب الحنفية إلى أنه لا يقام عليه الحد، ولو بعد رجوعه إلى دار الإسلام لقول النبى صلى الله عليه وسلم لا تقام الحدود فى دار الحرب .وقوله :من زنى أو سرق فى دار الحرب وأصاب بها حدا ثم هرب فخرج إلينا فإنه لا يقام عليه الحد والله أعلم به ولأن الإمام لا يقدر على إقامة الحدود فى دار الحرب لعدم الولاية، ولا يقام عليه بعد الرجوع إلى دار الإسلام، لأن الفعل لم يقع موجبا أصلا، وكذلك إذا قتل مسلما فيها لا يؤخذ بالقصاص وإن كان القتل عمدا لتعذر الاستيفاء ، ولأن كونه فى دار الحرب أورث شبهة فى الوجوب، والقصاص لا يجب مع الشبهة، ويضمن الدية وتكون فى ماله لا على العاقلة، لأن الدية تجب على القاتل ابتداء، ثم العاقلة تتحمل عنه لما بينهم من التناصر، ولا تناصر عند اختلاف الدار .وقال الحنابلة أيضا :تجب الحدود والقصاص، ولكنها لا تقام فى دار الحرب، وتقام عليه بعد رجوعه من دار الحرب(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٢٠ص٢١٠، مادة "دار الحرب")

[2] آلات الجلد فى الحدود والتعازير : الجلد فى الحدود يكون بالسوط .على أنه يجوز فى حد الشرب الضرب بالأيدى أو النعال أو أطراف الثياب. ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

سزا میں کوڑے لگانے میں ضرب کی کیفیت

شراب پینے کی حد والی سزا میں جن کوڑوں سے ضرب لگائی جاتی ہے، وہ کوڑے معتدل اور درمیانے درجے کے ہونے چاہئیں، نہ تو بہت سخت ہوں، جن کی وجہ سے زخم آ جائے، اور نہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ویستعمل السوط فی إقامة حد الزنا علی البکر . وحد القذف، وحد شرب الخمر . ویجزی منه استعمال عثکال فیه مائة شمراخ فی إقامة حد الزنا علی البکر، إن کان لا یحتمل الجلد لمرض لا یرجی برؤه.

ویلاحظ ألا یکون السوط مما یتلف، ولذلک قال بعضهم :لا یکون له ثمرة -یعنی :عقدة فی طرفه -وقال بعضهم :یکون بین الجدید والخلق.

أما الجلد فی التعزیر فقد یکون بالسوط، أو بما یقوم مقامه مما یراه ولی الأمر.

وفی کثیر مما ذکرناه هنا تفصیل وخلاف یذکره الفقهاء فی مسائل الحدود والتعزیر (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج ۱، ص ۱۰۹، مادة ”آلة“، آلات الجلد فی الحدود والتعازیر)

أداة الضرب:

لا خلاف بین الفقهاء فی أن الضرب فی الحدود یکون بالسوط إلا حد الشرب، فقد اختلفوا فیه، فذهب بعضهم إلی أنه یضرب بالسوط، کما یضرب أیضا بالنعال والأیدی وأطراف الثیاب، واستدلوا بما ورد من حدیث أبی هریرة قال :أتی النبی صلی الله علیه وسلم بسکران فأمر بضربه، فمنا من یضربه بیده، ومنا من یضربه بنعله، ومنا من یضربه بثوبه.

وذهب آخرون إلی أنه یتعین السوط، وقالوا :یفهم من إطلاق الجلد الضرب بالسوط، ولأنه صلی الله علیه وسلم جلد فی الخمر. کما أمر الله بجلد الزانی، فکان بالسوط مثله، والخلفاء الراشدون ضربوا بالسوط فکان ذلک إجماعا.

أما الضرب للتعزیر، أو التأدیب فیکون بالسوط والید، وأما ضرب الصبی فی التأدیب فلیس للولی الضرب بسوط ونحوه، وإنما یضرب بید، ولا یجاوز ثلاثا، وکذا :المعلم والوصی لقوله صلی الله علیه وسلم لمرداس المعلم :إیاک أن تضرب فوق الثلاث، فإنک إن ضربت فوق ثلاث اقتص الله منک. والتفصیل فی مصطلح :(شرب، وحدود وتعزیر وتأدیب)

صفة سوط الضرب :یکون سوط الضرب فی الحدود والتعازیر وسطا بین قضیب، وعصا، ورطب، ویابس، لما روی : أن رجلا اعترف علی نفسه بالزنا فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فدعا له رسول الله صلی الله علیه وسلم بسوط فأتی بسوط مکسور فقال :فوق هذا، فأتی بسوط جدید لم تقطع ثمرته فقال : دون هذا، فأتی بسوط قد رکب به ولان، فأمر به رسول الله صلی الله علیه وسلم فجلد.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اتنے ہلکے ہوں کہ لگنے والے کو تکلیف کا احساس ہی نہ ہو، اور ضرب لگانے والا بھی معتدل انداز کو اختیار کرے، تاکہ مذکورہ کیفیت برقرار رہے۔ [1]

حاکم کے سامنے شراب نوشی کے اقرار یا گواہی کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ أُمَّتِيْ مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ، وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَيَقُوْلَ: يَا فُلَانُ، عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ (بخاری) [2]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میری سب امت کی معافی کردی جائے گی، مگر کھلم کھلا گناہ کرنے والوں کی نہیں، اور کھلم کھلا گناہ میں یہ بھی

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وكذلك الضرب يكون وسطا، لا شديدا فيقتل، ولا ضعيفا فلا يردع، لأن المقصود تأديبه، لا قتله.
كيفية الضرب: يفرق الضرب على الأعضاء، فلا يجمع على عضو واحد، ويتقى المقاتل، كالوجه، والرأس، والنحر، والفرج.
وأشد الضرب في الحدود :ضرب الزاني، ثم ضرب حد القذف، ثم ضرب حد الشرب، ثم ضرب التعزير وإلى هذا ذهب الحنابلة .وقال الحنفية :أشد الضرب :ضرب التعزير؛ لأنه خفف عددا فلا يخفف وصفا، ثم ضرب حد الزنا لثبوته بالكتاب، ثم حد الشرب لثبوته بإجماع الصحابة، ثم ضرب حد القذف لضعف سببه لاحتمال صدق القاذف، وقال مالك :كلها واحد؛ لأن الله تعالى شأنه أمر بجلد الزاني، والقاذف أمرا واحدا، والمقصود منها واحد، وهو الزجر فيجب تساويها في الصفة(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٢٨، ص١٧٦ الیٰ ص١٧٧، مادة "ضرب")

[1] كيفية الجلد : اتفق الفقهاء على أنه يجلد الصحيح القوى في الحدود، بسوط معتدل، ليس رطبا، ولا شديد اليبوسة، ولا خفيفا لا يؤلم، ولا غليظا يجرح .ولا يرفع الضارب يده فوق رأسه بحيث يبدو بياض إبطه، ويتقى المقاتل، ويفرق الجلدات على بدنه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٥، ص٢٤٧، مادة "جلد"، كيفية الجلد)

[2] رقم الحديث ٦٠٦٩، كتاب الادب، باب ستر المؤمن على نفسه، مسلم، رقم الحديث ٢٩٩٠"٥٢".

داخل ہے کہ آدمی رات میں کوئی (گناہ کا) عمل کرے، پھر صبح کرے اور اللہ نے اس کے عیب پر پردہ ڈالا ہوا ہے، پھر وہ یہ کہے کہ اے فلانے! میں نے رات اس طرح اور اس طرح (گناہ کا) عمل کیا ہے، اور کوئی شخص اس حال میں رات گزارے کہ جس (کے عیوب) پر اس کے رب نے پردہ ڈالا ہوا ہے، اور وہ صبح کر کے اللہ کے پردہ کو اپنے اوپر سے اٹھادے (یعنی اپنے عیب کو دوسروں کے سامنے ظاہر کردے) (بخاری، مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت دخین سے روایت ہے کہ:

كَانَ لَنَا جِيْرَانٌ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَنَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ: إِنَّ جِيْرَانَنَا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ قَدْ نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا، وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ، قَالَ: دَعْهُمْ، وَيْحَكَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَأٰى عَوْرَةَ مُسْلِمٍ فَسَتَرَهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا مَوْءُوْدَةً مِنْ قَبْرِهَا (المعجم الكبير للطبراني) [1]

ترجمہ: ہمارے پڑوسی شراب پیتے تھے، تو میں نے انہیں منع کیا، تو وہ باز نہیں آئے، تو میں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمارے پڑوسی شراب پیتے ہیں، میں نے ان کو منع کیا ہے، مگر وہ باز نہیں آتے، اور میں ان کے لئے پولیس کو بلانا چاہتا ہوں، تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ان کو چھوڑ دیجئے، آپ کا بھلا ہو، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی مسلمان کو (عیب میں) دیکھا، پھر اسے چھپالیا، تو وہ (اجر وثواب میں) ایسا ہے، جیسا کہ اس نے زندہ در گور (بچی) کو زندہ کردیا ہو (طبرانی، ابوداؤد)

---

[1] رقم الحديث ۸۸۳، ج۱۷ ص ۳۱۹، سنن ابی داؤد، رقم الحديث ۴۸۹۲.
قال شعيب الانؤوط: حديث حسن لغيره، وهذا إسناد ضعيف لجهالة أبي الهيثم. كما سلف بيانه فى الذى قبله. دخين: هو ابن عامر الحجرى (حاشية سنن ابى داؤد)

www.idaraghufran.org

اس طرح کی احادیث کی روشنی میں فقہائے کرام نے فرمایا کہ شراب نوشی کے بعد خود سے حاکم کے سامنے جا کر اس کا اقرار کرنا یا کسی کو شراب نوشی کے گناہ میں مبتلا دیکھ کر حاکم کے سامنے اس کے متعلق گواہی دینا ضروری نہیں، بلکہ عام حالات میں اُن کی پردہ پوشی کرنا افضل ہے، اور ایسی صورت میں اللہ کے سامنے توبہ واستغفار پر اکتفاء کرنا، اور اگر کسی کی حق تلفی لازم آ گئی ہو، تو اُس کے حق کی ادائیگی کرنا یا اُس سے معافی طلب کرنا کافی ہے۔

البتہ اگر کوئی شخص ایسا ہو، کہ جو بار بار جرائم کا ارتکاب کرتا ہو، اور گناہوں کے ارتکاب پر شرمندہ بھی نہ ہوتا ہو، تو ایسے شخص کے جرم پر پردہ ڈالنے کے بجائے اس کی حاکم کے سامنے گواہی دینا افضل ہے۔

اسی طرح اگر کسی کے گواہی نہ دینے سے کسی کی حق تلفی لازم آتی ہو (مثلاً دوسرے کی چوری کی ہوئی چیز مالک کو واپس نہ ملتی ہو)، اور صاحبِ حق گواہی کا مطالبہ کرے، تو پھر گواہی دینا ضروری ہو جاتا ہے۔ [1]

---

[1] نص فقهاء المذاهب على أنه يجوز فى الحدود الشهادة والستر، لكن الستر أفضل فيما كان حقا لله عز وجل، واستدلوا بقول النبى صلى الله عليه وسلم :(من ستر مسلما ستره الله يوم القيامة) وبقوله عليه الصلاة والسلام (لو سترته بثوبک كان خيرا لک) . واستثنوا من ذلک المتهتک الذى لا يبالى بإتيان المحظورات ولا يتألم لذكره بالمعاصى .وقال الفقهاء :يقول الشاهد على السرقة :أخذ، لا سرق، إحياء للحق ورعاية للستر .وإذا طعن فى الشهود يجوز أن يسأل عنهم القاضى جهرا أو سرا على المفتى به عند الحنفية .وقال المالكية :إن الشاهد مخير فى الرفع إلى القاضى أو الترک، إلا فى الحدود فالترک فيها أولى، لما فيه من الستر المطلوب فى غير المتجاهر بفسقه، وأما المجاهر فيرفع أمره .وكون الترک مندوبا هو قول لبعض المالكية، وفى المواق :ستر الإنسان على نفسه وعلى غيره واجب، وحينئذ يكون ترک الرفع واجبا .وقال صاحب الطريقة المحمدية من الحنفية :ما وقع فى مجلس مما يكره إفشاؤه إن لم يخالف الشرع يجب كتمانه .وإن خالف الشرع، فإن كان حقا لله تعالى، ولم يتعلق به حكم شرعى، كالحد والتعزير فكذلک، وإن تعلق به حكم شرعى فلک الخيار، والستر أفضل كالزنا وشرب الخمر. وإن كان حق العبد، فإن تعلق به ضرر لأحد مالى لا بدنى، أو حكم شرعى كالقصاص والتضمين، فعليک الإعلام إن جهل، والشهادة إن طلب، وإلا فالكتم (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵، ۲۹۴، و۲۹۵، ما يجوز فيه الستر والإفشاء ، والستر أفضل، مادة ”إفشاء السر“)

www.idaraghufran.org

قانونی ثبوت کے بعد سزا کو معاف یا ساقط کرنا درست نہیں

حاکم کے پاس جرم پہنچنے اور اعتراف واقرار یا معتبر گواہوں سے عدالتی ثبوت کے بعد حد والی سزا کو معاف وساقط کرنے یا سفارش کرنے کا کسی کو حق نہیں۔ [1]

اسلام کی ان سزاؤں کا مقصود چونکہ مجرموں کو تنبیہ کرنا اور لوگوں کو جرائم سے ڈرانا ہے، اور جب ان سزاؤں سے مقصود مجرموں کو تنبیہ کرنا ہوا تو قانونی وعدالتی سزاؤں کا ڈر ہر ایک کو لگا ہوگا، اور کسی کو جرم کا ارتکاب کرنے کی ہمت نہ ہوگی، لیکن اگر عدالت میں ثبوت کے بعد بھی معافی وسفارش کی اجازت دی گئی تو بہت سے مجرم اس سہارے پر جرائم میں جرأت کریں

---

[1] یختلف الحکم التکلیفی للعفو باختلاف ما یتعلق به الحق، فإن کان الحق خالصا للعبد فإنه یستحب العفو عنه، وإن کان حقا لله سبحانه وتعالی کالحدود مثلا، فإنه لا یجوز العفو عنه بعد رفع الأمر إلی الحاکم. وإن کان الحق لله تعالی فی غیر الحدود فإنه یقبل العفو فی الجملة للأسباب التی یعتبرها الشارع مؤدیة إلی ذلک تفضلا منه ورحمة ورفعا للحرج(الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج۳۰ص۱۶۸، مادة "عفو")

العفو فی الحدود:یری الفقهاء أن الحد الواجب لحق الله تعالی لا عفو فیه ولا شفاعة ولا إسقاط إذا وصل إلی الحاکم وثبت بالبینة.وللتفصیل انظر مصطلحی :(حد وتعزیر).

واتفقوا علی أن حد الزنا والسرقة من حقوق الله تعالی واختلفوا فی حد القذف . وذکر الحنفیة أن حد الزنا والسکر والسرقة لا یحتمل العفو أو الصلح أو الإبراء بعدما ثبت بالحجة؛ لأنه حق الله تعالی خالصا، لا حق للعبد فیه فلا یملک إسقاطه، وأما حد القذف إذا ثبت بالحجة فکذلک لا یجوز العفو عنه أو الإبراء أو الصلح، وکذلک إذا عفا المقذوف قبل المرافعة أو صالح علی مال فذلک باطل ویرد بدل الصلح. ومذهب المالکیة فی حد القذف کما قال أصبغ :سمعت ابن القاسم یقول :لا یجوز عفو أحد عن أحد بعد أن یبلغ الإمام إلا ابن فی أبیه والذی یرید سترا، وقد قال مالک :إذا زعم المقذوف أنه یرید سترا فعفا

إن بلغ الإمام لم یقبل ذلک حتی یسأل عنه سرا، فإن خشی أن یثبت القاذف ذلک علیه أجاز عفوه، وإن أمن ذلک علیه لم یجز عفوه.

أما قبل بلوغ الإمام فجائز عند مالک العفو فی روایة ابن القاسم عنه وابن وهب وابن عبد الحکم، وروی أشهب أنه لیس بلازم، وقال الشافعیة وکذلک الحنابلة فی حد القذف بصحة العفو فیه؛ لأن الغالب فیه حق العبد فیسقط بالعفو عنه، لما روی أن النبی صلی الله علیه وسلم قال :أیعجز أحدکم أن یکون مثل أبی ضمضم کان إذا أصبح قال :تصدقت بعرضی والتصدق بالعرض لا یکون إلا بالعفو عما یجب له؛ ولأنه لا خلاف أنه لا یستوفی إلا بمطالبته فکان له العفو کالقصاص(الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج۳۰ص۱۸۴،۱۸۵،مادة "عفو")

گے، یہ سب کچھ اسلام کی منصِفانہ وعادلانہ بلکہ معجزانہ تعلیمات کی برکت ہے، جس میں ذرا سی افراط وتفریط سے خرابی اور نقصان لازم آجاتا ہے۔

چنانچہ بعض صورتوں میں تو مجرم کی رعایت کا کوئی لحاظ نہیں ہوتا، اور بعض صورتوں میں مجرموں کو پوری طرح ڈھیل مل جاتی ہے، اور دنیا کا امن وسکون خراب ہوجاتا ہے، اور شریعت کی معجزانہ تعلیمات کے بغیر اس باریک فرق کا لحاظ کرنا ناممکن ہے۔

یہی وجہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں اس سلسلہ میں لوگ مختلف قسم کی بے اعتدالیوں میں مبتلا ہیں، ایک طرف تو اسلام کی قانونی سزاؤں کو بڑا سخت سمجھا جاتا ہے، اور مجرموں کے ساتھ شریعت کی طرف سے دی جانے والی رعایتوں کی طرف توجہ نہیں کی جاتی، اور دوسری طرف اس حد تک نرمی ورعایت برتی جاتی ہے کہ جس کے نتیجہ میں جرائم اور مجرموں کی حوصلہ افزائی میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

(تفصیل کے لئے ہماری دوسری کتاب ''سیاست وحکومت'' ملاحظہ فرمائیں)

حد کی سزا شبہ سے ساقط ہوجاتی ہے

حدود کی سزائیں شبہات سے ساقط ہوجاتی ہیں، لہٰذا جب کسی حد کے ثبوت یا جرم کے کامل ہونے میں شبہ ہو، تو حد قائم نہیں کی جائے گی، البتہ مناسب تعزیر کی جائے گی۔ [1]

اور اسی وجہ سے اگر کسی کو شراب کی اُلٹی وقے ہو، یا اس کے منہ سے شراب کی بو آئے، تو اس پر

---

[1] أجمع الفقهاء على أن الحدود تدرأ بالشبهات .والشبهة ما يشبه الثابت وليس بثابت، سواء كانت في الفاعل :كمن وطء امرأة ظنها حليلته .أو في المحل :بأن يكون للواطء فيها ملك أو شبهة ملك كالأمة المشتركة .أو في الطريق :بأن يكون حراما عند قوم، حلالا عند آخر . وفي الموضوع تفصيل يرجع إلى "شبهة ."والأصل في ذلك قوله صلى الله عليه وسلم :ادرء وا الحدود بالشبهات وفي حديث عائشة رضي الله تعالى عنها :ادرء وا الحدود عن المسلمين ما استطعتم، فإن كان له مخرج فخلوا سبيله، فإن الإمام أن يخطء في العفو خير من أن يخطء في العقوبة. والحديث المروي في ذلك متفق عليه، وتلقته الأمة بالقبول (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۷ ص۱۳۴ ، مادة "حدود"، سقوط الحدود بالشبهة)

www.idaraghufran.org

حد جاری نہیں کی جاتی، کیونکہ اس میں شبہ ہے کہ غلطی سے شراب پی لی ہو، یا شراب کی طرح کی کسی اور چیز کی بو یا الٹی ہو، وغیرہ وغیرہ۔

اوراسی طرح اگر کسی گھر میں شراب پائی جائے، جہاں کچھ لوگ موجود ہوں، لیکن ان کو شراب پیتے ہوئے نہ پایا جائے، تو ان پر شراب نوشی کی حد والی سزا جاری نہیں کی جائے گی، کیونکہ اس کی وجہ سے شراب نوشی کا جرم یقینی طور پر ثابت نہیں ہوتا، البتہ ایسے لوگوں کو اسلامی قانون کی رُو سے مناسب تعزیر کی جائے گی۔ [1]

اوراسی طرح اگر کوئی مسلمان، شراب تو نہ پیئے، لیکن شراب کو فروخت کرے، تو اسلامی قانون کی رُو سے اس کو تعزیراً مناسب قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ [2]

اقرارِ جُرم کے بعد رجوع کرنے سے حد ساقط ہونے کا حکم

جب شراب نوشی کا جُرم کسی مجرم کے صرف اقرار واعتراف کرنے سے ثابت ہوا ہو، تو سزا جاری ہونے سے پہلے اکثر فقہائے کرام کے نزدیک مجرم کے اپنے اقرار سے رجوع کرنے سے اس کی حد والی سزا ساقط ہوجاتی ہے۔ [3]

---

[1] وإذا وجدت الخمر فى دار إنسان وعليها قوم جلسوا مجالس من يشربها ولم يرهم أحد يشربونها عزروا، لأنهم ارتكبوا أمرا محظورا وجلسوا مجلسا منكرا، وكذلك من وجد معه آنية خمر عزر لأنه ارتكب محظورا (الاختيار لتعليل المختار، ج۴ ص۱۰۲، كتاب الاشربة)

[2] الحبس للتعدى على حق الله أو حقوق العباد:
شرع الحبس فى كل تعد على حق لله تعالى، كالتعامل بالربا، وبيع الخمر، والغش والاحتكار، أو الزواج بأكثر من أربع، أو الجمع بين أختين، وبيع الوقف، وفى كل تعد على حقوق العباد، كمنع مستحقى الوقف من ريعه، والامتناع من تسليم المبيع بعد العقد، وتسليم الأجرة، أو بدل الخلع، أو الجزية، أو الخراج، أو العشر، وجحد الوديعة، والخيانة فى الوكالة، وعدم الإنفاق على من تجب نفقته عند الجمهور، والمدعى عليه إذا لم يبين ما أبهمه .وتفصيل ذلك فى أبوابه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۶ ص۳۱۱، مادة " حبس ")

[3] إذا ثبتت الحدود بالإقرار، فلا خلاف بين جمهور الفقهاء فى أنها تسقط بالرجوع، إذا كان الحد حقا لله تعالى.والحدود تندرء بالشبهات، لما روى أن ماعزا لما أقر بين يدى رسول الله صلى

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

حد جاری ہونے سے پہلے گواہوں کے فوت ہونے کا حکم

اگر کسی پر حد کی سزا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ سے ہوا ہو، لیکن حد قائم ہونے سے پہلے وہ گواہ فوت ہو جائیں، یا اُن میں سے کوئی گواہ فوت ہو جائے، اور گواہی کا نصاب پورا نہ رہے، تو حنفیہ سمیت بعض فقہائے کرام کے نزدیک اس صورت میں بھی مجرم سے حد والی سزا ساقط ہو جاتی ہے۔ [1]

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الله عليه وسلم بالزنى، لقنه الرجوع ، فلو لم يكن محتملا للسقوط بالرجوع ما كان للتلقين فائدة.
ولأنه يورث الشبهة، والرجوع عن الإقرار قد يكون نصا، وقد يكون دلالة، بأن يأخذ الناس فى رجمه، فيهرب ولا يرجع، أو يأخذ الجلاد فى الجلد فيهرب، ولا يرجع، فلا يتعرض له، لأن الهرب فى هذه الحالة دلالة الرجوع.
واستثنوا حد القذف، فإنه لا يسقط بالرجوع، لأنه حق العبد، وهو لا يحتمل السقوط بالرجوع بعدما ثبت كالقصاص.
وإذا ثبت الحد بالبينة أو الحمل فى الزنى -عند من يقول به -لم يسقط بالرجوع
ويسقط الحد برجوع الشهود كلهم أو بعضهم إذا كان الباقى أقل من النصاب بعد القضاء ، قبل الإمضاء .وتفصيل ذلک فى "كتاب الشهادات "من كتب الفقه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۷ ص ۱۳۴، وص ۱۳۵، مادة "حدود"، سقوط الحدود بالرجوع عن الإقرار)

[1] اور اگر مثلاً زنا کا ثبوت کسی کے اقرار سے ہوا ہو، لیکن مزنی بہا، مُقِر کی تکذیب کرے، تو بھی بعض فقہائے کرام کے نزدیک حد ساقط ہو جاتی ہے۔

سقوط الحدود بموت الشهود: يسقط حد الرجم خاصة بموت الشهود عند من يشترطون لإقامة الحد البداية بالشهود وهم الحنفية -لأن بالموت قد فاتت البداية على وجه لا يتصور عوده، فسقط الحد ضرورة .
سقوط الحدود بالتكذيب وغيره : تكذيب المزنى بها للمقر بالزنى قبل إقامة الحد عليه، وتكذيب المقذوف شهوده على القذف، وهى البينة بأن يقول :شهودى زور، وادعاء النكاح والمهر قبل إقامة حد الزنى تعتبر من مسقطات الحدود عند الحنفية، وقد فصلت فى أبوابها .و (ر :زنى، قذف) (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۷، ص ۱۳۵، مادة"حدود"، سقوط الحدود بموت الشهود)

Idara Ghufran

(باب نمبر ۱۵)

شرابی اور نشہ کی حالت سے متعلق احکام

بعض احکام وہ ہیں، جن میں شرابی اور حالتِ نشہ کے تصرفات واختیارات اور افعال واعمال پر فقہائے کرام نے بحث کی ہے، اس طرح کے چند مسائل کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر۱...... جو شخص شراب پینے یا نشہ کرنے کا عادی ہو، شرعاً اس کی گواہی قبول نہیں کی جاتی۔

البتہ حنفیہ کے نزدیک یہ حکم اس شرابی کے بارے میں ہے، جو کہ شراب یا نشہ کا ایسا عادی ہو، کہ آئندہ بھی اس کا شراب پینے یا نشہ کرنے کا ارادہ ہو، اور وہ نشہ کی حالت میں دُھت ہو کر لوگوں کے سامنے کُھلے عام پھرتا ہو۔ [۱]

---

[۱] المدمن فی اللغة :اسم فاعل من أدمن، يقال :أدمن الشراب وغيره :أدامه ولم يقلع عنه.
قال ابن الأثير :مدمن الخمر هو الذی يعاقر شربها ويلازمه ولا ينفک عنه.
ولا يخرج استعمال الفقهاء لهذا اللفظ عن معناه اللغوی (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۳۶، ص ۳۰۵، مادة "مدمن")

شهادة مدمن الخمر:
ذهب الفقهاء إلى أنه لا تقبل شهادة شارب الخمر وشارب كل مسكر.
وقيد الحنفية عدم قبول شهادة شارب الخمر بما إذا أراد الإدمان فی النية، يعنی يشرب ومن نيته أن يشرب بعد ذلک إذا وجده، قال السرخسی :ويشترط مع الإدمان أن يظهر ذلک للناس أو يخرج سكران فيسخر منه الصبيان، حتى إن شرب الخمر فی السر لا يسقط العدالة ، فإن المتهم بشرب الخمر فی بيته مقبول الشهادة وإن كان كبيرة ، وجاء فی الفتاوی الهندية نقلا عن المحيط :قال فی الأصل :ولا تجوز شهادة مدمن السكر وأراد به فی سائر الأشربة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۳۶، ص ۳۰۵، وص ۳۰۶، مادة "مدمن")
(قوله ومدمن الشرب) الإدمان أن يكون فی نيته الشرب متى وجد .قال شمس الأئمة :يشترط مع هذا أن يخرج سكران ويسخر منه الصبيان أو أن يظهر ذلک للناس، وكذلک مدمن سائر الأشربة، وكذا من يجلس مجلس الفجور والمجانة فی الشرب لا تقبل شهادته وإن لم يشرب بزازية كذا فی الهامش.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

مسئلہ نمبر۲...... جو شخص شراب پینے کا عادی ہو، اور وہ ہوش وحواس میں نماز پڑھائے، تو حنفیہ کے نزدیک اس کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ودرست تو ہوجاتا ہے، اور تنہا پڑھنے کے مقابلہ میں اس کے پیچھے نماز پڑھ کر جماعت کی فضیلت بھی حاصل ہوجاتی ہے، مگر اس کا ثواب نیک صالح امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے کمتر ہوتا ہے، اور ایسے شخص کی اقتداء میں بلا عذر نماز پڑھنا مکروہ ہوتا ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(قوله وما ذكره ابن الكمال غلط) حيث قال ومدمن الشراب يعنى شراب الأشربة المحرمة مطلقا على اللهو، لم يشترط الخصاف فى شرب الخمر الإدمان .ووجهه أن نفس شرب الخمر يوجب الحد فيوجب رد الشهادة، وشرط فى شهادة الأصل الإدمان لا لأنه إذا شرب فى السر لا تسقط عدالته لأن الإدمان أمر آخر وراء الإعلان بل لأن شرب الخمر ليس بكبيرة فلا يسقط العدالة إلا الإصرار عليه وذلك بالإدمان، قال فى الفتاوى الصغرى :ولا تسقط عدالة شارب الخمر بنفس الشرب لأن هذا الحد ما ثبت بنص قاطع إلا إذا دام على ذلك ح كذا فى الهامش.

(قوله كما حرره فى البحر) حيث قال وذكر ابن الكمال أن شرب الخمر، ليس بكبيرة فلا يسقط العدالة إلا بالإصرار عليه بدليل عبارة الفتاوى الصغرى المتقدمة اهـ .لكن فى الهامش قال تحت قول الشارح كما حرره فى البحر :أى من أن التحقيق أن شرب قطرة من الخمر كبيرة وإنما شرط المشايخ الإدمان ليظهر شربه عند القاضى اهـ ح(ردالمحتار، ج۵ص ۴۸۱، ۴۸۲، كتاب الشهادة، باب من يجب قبول شهادته على القاضى)

[1] وتكره الصلاة خلف شارب الخمر وآكل الربا؛ لأنه فاسق(الجوهرة النيرة ، ج ا ص ۶۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة)

وفى النهر عن المحيط :صلى خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة، وكذا تكره خلف أمرد وسفيه ومفلوج، وأبرص شاع برصه، وشارب الخمر وآكل الربا ونمام(الدرالمختار مع ردالمحتار، ج ا ص ۵۶۲، كتاب الصلاة، باب الامامة)

وذهب جمهور الفقهاء إلى أن الصلاة خلف الفاسق مكروهة، ولا إعادة فيها .لحديث :صلوا خلف من قال لا إله إلا الله .ولأن ابن عمر كان يصلى خلف الحجاج .وأن الحسن والحسين كانا يصليان خلف مروان ووراء الوليد بن عقبة(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۶ ص۲۷، مادة ”اقتداء“)

اختلف الفقهاء فى الصلاة خلف الفاسق:

فيرى الحنفية أنه يصلح للإمامة فى الجملة كل عاقل مسلم، حتى تجوز إمامة العبد والأعرابى والأعمى وولد الزنا والفاسق، وإن كانت مكروهة .

وقال المالكية :تصح الصلاة -على المعتمد -مع الكراهة خلف الفاسق بجارحة، كزان وشارب خمر، فإن تعلق فسقه بالصلاة، كقصده الكبر بإمامته، فلا تصح. ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر۳...... اگر کوئی شراب پینے کا عادی مسلمان شخص، بیمار پڑ جائے، تو اس کی عیادت وبیمار پرسی کرنا شرعاً جائز ہے۔ ۱؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ومقابل المعتمد أنها لا تصح خلف الفاسق بجارحة.

والمعتمد أنها تصح خلف المبتدع المختلف فى تكفيره ببدعته، كالحرورى والقدرى .

وأما الشافعية فإنهم يجيزون الصلاة وراء الإمام الفاسق، وإنما يكره ذلك خلفه، ومحل كراهة إمامة الفاسق لغير الفاسق، أما لمثله فلا تكره ما لم يكن فسق الإمام أفحش .

وقال الحنابلة :لا تصح إمامة فاسق مطلقا، أى سواء كان فسقه بالاعتقاد أو بأفعال محرمة، وسواء أعلن فسقه أو أخفاه، لقوله تعالى :(أفمن كان مؤمنا كمن كان فاسقا لا يستوون)وقول النبى صلى الله عليه وسلم :لا تؤمن امرأة رجلا، ولا يؤم أعرابى مهاجرا، ولا يؤم فاجر مؤمنا، إلا أن يقهره بسلطان يخاف سيفه وسوطه، ويعيد من صلى خلف فاسق مطلقا(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۳۲ص ۱۴۲، مادة "فسق")

يرى الحنفية والشافعية أنه تصح الصلاة مع الكراهة خلف الفاسق بالجارحة، وقالوا :من صلى خلف فاسق يكون محرزا ثواب الجماعة، لكن لا ينال ثواب من يصلى خلف إمام تقى، ولم يفرقوا بين ما إذا كان الفاسق مجاهرا بفسقه أو لم يكن كذلك.

وقال الحطاب من المالكية :اختلف فى إمامة الفاسق بالجوارح فقال ابن بزيزة :المشهور إعادة من صلى خلف صاحب كبيرة أبدا، وقال الأبهرى :هذا إذا كان فسقه مجمعا عليه كالزنا وترك الطهارة، وإن كان بتأويل أعاد فى الوقت، وقال اللخمى :إن كان فسقه لا تعلق له بالصلاة كالزنا وغصب المال أجزأته، لا إن تعلق بها كالطهارة، وقال ابن حبيب :من صلى خلف شارب الخمر أعاد أبدا، إلا أن يكون الوالى الذى تؤدى إليه الطاعة فلا إعادة عليه، إلا أن يكون سكران حينئذ ،

وسئل ابن أبى زيد عمن يعمل المعاصى هل يكون إماما؟ فأجاب :أما المصر والمجاهر فلا. والمستور المعترف ببعض الشىء فالصلاة خلف الكامل أولى، وخلفه لا بأس بها.

وسئل عمن يعرف منه الكذب العظيم، أو قتات كذلك، هل تجوز إمامته؟ فأجاب :لا يصلى خلف المشهور بالكذب والقتات والمعلن بالكبائر ولا يعيد من صلى خلفه، وأما من تكون منه الهفوة والزلة فلا يتبع عورات المسلمين، وعن مالك :من هذا الذى ليس فيه شىء ؟ وليس المصر والمجاهر كغيره .

وقال الحنابلة :لا تصح إمامة فاسق مطلقا، سواء كان فسقه بالاعتقاد أو بالأفعال المحرمة، وسواء أعلن فسقه أو أخفاه .

واختار الشيخان أن البطلان مختص بظاهر الفسق دون خفيه، وقال فى الوجيز :لا تصح خلف الفاسق المشهور فسقه(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۳۶، ص ۱۱۹، ۱۲۰، مادة "مجاهرة")

۱؎ وتجوز عيادة الفاسق فى الأصح لأنه مسلم، والعيادة من حقوق المسلمين(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۱، ص۷۷، مادة "عيادة")

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر ۴:...... جو شخص مسلمان، مگر شراب پینے کا عادی ہو، اور وہ فوت ہو جائے، تو اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، البتہ بعض حضرات نے فرمایا کہ اگر اس کا شرابی ہونا لوگوں میں معروف ومشہور ہو، تو اس کے جنازہ میں خاص علماء ومقتداء حضرات کو شرکت نہ کرنا بہتر ہے، تاکہ لوگوں کو اس طرح کے عمل سے نفرت کا احساس ہو۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

واختلفوا فی عيادة الفاسق والأصح أنه لا بأس به؛ لأنه مسلم والعيادة فی حق المسلمين(تكملة البحرالرائق للطورى، ج۸ص ۲۳۲،كتاب الكراهية)

واختلفوا فی عيادة الفاسق أيضا والأصح أنه لا بأس بها؛ لأنه مسلم والعيادة من حقوق المسلمين(تبيين الحقائق، ج۶ص ۳۰، كتاب الكراهية)

[1] الصلاة على المجاهر بالمعاصى.

ذهب جمهور الفقهاء إلى أنه يصلى على الفاسق .

قال ابن يونس من المالكية :يكره للإمام ولأهل الفضل أن يصلوا على البغاة وأهل البدع، قال أبو إسحاق :وهذا من باب الردع، قال :ويصلى عليهم الناس، وكذلك المشتهر بالمعاصى ومن قتل فی قصاص أو رجم لا يصلى عليهم الإمام ولا أهل الفضل .

وقال تقى الدين ابن تيمية :ينبغى لأهل الخير أن يهجروا المظهر للمنكر ميتا إذا كان فيه كف لأمثاله، فيتركون تشييع جنازته

وقال الأوزاعى :لا يصلى على الفاسق تصريحا أو تأويلا وهو قول عمر بن عبد العزيز (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۳۶ص ۱۲۰، ۱۲۱، مادة "مجاهرة")

يرى الحنفية أنه يصلى على كل مسلم مات بعد الولادة صغيرا كان أو كبيرا، ذكرا كان أو أنثى، حرا كان أو عبدا، إلا البغاة وقطاع الطريق ومن بمثل حالهم.

وكره مالك لأهل الفضل الصلاة على أهل البدع .قال الدردير :وكره صلاة فاضل على بدعى لم يكفر ببدعته .وقال مالك فی المدونة :إذا قتل الخوارج فذلك أحرى عندى أن لا يصلى عليهم.

وقال الحنابلة :حرم أن يعود أو يغسل مسلم صاحب بدعة مكفرة، أو يكفنه، أو يصلى عليه، أو يتبع جنازته، وقال أحمد :أهل البدع إن مرضوا فلا تعودوهم، وإن ماتوا فلا تصلوا عليهم .ويرى الحنفية أن من قتل نفسه ولو عمدا يغسل ويصلى عليه، به يفتى وإن كان أعظم وزرا من قاتل غيره .وقال أبو يوسف :يغسل ولا يصلى عليه، والقتل أعم من أن يكون بسيف أو إلقاء فی بحر أو نار .

وقال مالک :يصلى على الذين كابروا (أى البغاة) ولا يصلى عليهم الإمام وقال :يصلى على قاتل نفسه ويصنع به ما يصنع بموتى المسلمين وإثمه على نفسه .وقال الحنابلة :لا يسن للإمام الأعظم وإمام كل قرية وهو واليها فی القضاء ، الصلاة على غال وقاتل نفسه عمدا، وإن صلى عليهما فلا بأس به.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر۵...... جو شخص شراب پینے کا عادی ہو، اور اس کا شرابی ہونا لوگوں میں معروف ومشہور ہو، تو اس کی طرف سے کی گئی دعوتِ طعام میں شرکت کرنا جائز تو ہے، مگر بعض حضرات کے نزدیک بہتر نہیں، تاکہ اس کو اپنی بدعملی کی عادت سے نفرت ہو۔ [۱]

مسئلہ نمبر۶...... جو شخص شراب پینے کا عادی ہو، اور اس کا شرابی ہونا لوگوں میں معروف ومشہور ہو، اس کو سلام کرنا بعض حضرات کے نزدیک مکروہ ہے، اور بعض حضرات کے نزدیک مکروہ نہیں، بالخصوص جبکہ سلام اس کی تعظیم کے بجائے کسی ضرورت یا تعلق داری وغیرہ کی وجہ سے کیا جائے، تو پھر کراہت نہیں۔

اور اگر کوئی ایسا شخص سلام کرے، تو اس کے سلام کا جواب دینا جائز ہے، پھر بعض حضرات اس کے سلام کے جواب کو واجب کہتے ہیں، اور بعض حضرات زجراً اور تنبیہاً ایسے شخص کے سلام کے جواب کے واجب ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ [۲]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وقال الشوكاني :ذهب مالک والشافعي وأبو حنيفة وجمهور العلماء إلى أنه يصلى على الفاسق، وقالوا :إن النبى صلى الله عليه وسلم إنما لم يصل على من قتل نفسه زجرا للناس، وصلت عليه الصحابة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٦ ص٣٧، مادة "جنائز")

[۱] إجابة دعوة المجاهر بالفسق:

يرى جمهور الفقهاء أن إجابة الدعوة إلى الوليمة واجبة، وأما سائر الدعوات غير الوليمة فإن الإجابة إليها مستحبة غير واجبة .

وأما الإجابة إلى دعوة المجاهر بالفسق فقد نص الحنفية وقالوا :لا يجيب دعوة الفاسق المعلن، ليعلم أنه غير راض بفسقه، وكذا دعوة من كان غالب ماله من حرام ما لم يخبر أنه حلال (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٣٦ص ١٢٢، مادة "مجاهرة")

اشترط الفقهاء للزوم إجابة الوليمة أن لا يكون الداعى فاسقا، فإن كان الداعى فاسقا فلا تلزم إجابته، قال الأذرعى من الشافعية :كل من جاز هجره لا تجب إجابته.

وقيد الحنفية الحكم بكون الفاسق معلنا فسقه ، وفى الخلاصة :يجوز للورع أن يجيب دعوة الفاسق، والأورع أن لا يجيب(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٤٥ص ٢٤٣، مادة "وليمة")

[۲] ذكر ابن عابدين أن السلام على الفاسق المجاهر بفسقه مكروه وإلا فلا، ومثل الفاسق فى هذا لاعب القمار وشارب الخمر ومطير الحمام والمغنى والمغتاب حال تلبسهم بذلک، نقل عن فصول العلامى أنه لا يسلم، ويسلم على قوم فى معصية وعلى من يلعب بالشطرنج ناويا أن يشغلهم

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر ۷...... جو شخص شرابی ہو، امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک وہ نکاح کے اعتبار سے دین دار لڑکی کا کفو اور جوڑ کا رشتہ شمار نہیں ہوتا، لیکن اگر لڑکی اور اس کا ولی اس کے ساتھ نکاح پر راضی ہو، تو اس سے نکاح کرنا درست ومنعقد ہو جاتا ہے۔ [۱]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

عما هم فيه عند أبي حنيفة، وكره عندهما تحقيرا لهما .

وذكر المالكية أن ابتداء السلام على أهل الأهواء مكروه، كابتدائه على اليهود والنصارى .

وذكر النووي في الروضة وجهين في استحباب السلام على الفساق وفي وجوب الرد على المجنون والسكران إذا سلما .وذكر في الأذكار أن المبتدع ومن اقترف ذنبا عظيما ولم يتب منه ينبغي أن لا يسلم عليهم ولا يرد عليهم السلام.

محتجا بما رواه البخاري ومسلم في صحيحيهما من قصة كعب بن مالك رضي الله عنه حين تخلف عن غزوة تبوك هو ورفيقان له فقال :ونهى رسول الله -صلى الله عليه وسلم -عن كلامنا.

قال :وكنت آتي رسول الله -صلى الله عليه وسلم -فأسلم عليه فأقول :هل حرك شفتيه برد السلام أم لا؟ وبما رواه البخاري أيضا في الأدب المفرد عن عبد الله بن عمرو قال :(لا تسلموا على شارب الخمر)

قال النووي :فإن اضطر إلى السلام على الظلمة، بأن دخل عليهم وخاف ترتب مفسدة في دينه أو دنياه أو غيرهما إن لم يسلم، سلم عليهم، وذكر عن أبي بكر بن العربي أنه يسلم وينوي أن السلام اسم من أسماء الله تعالى، فيكون المعنى الله عليكم رقيب .

وذكر ابن مفلح في الآداب الشرعية أنه يكره لكل مسلم مكلف أن يسلم على من يلعب النرد أو الشطرنج، وكذا مجالسته لإظهاره المعصية، وقال أحمد فيمن يلعب بالشطرنج :ما هو أهل أن يسلم عليه، كما لا يسلم على المتلبسين بالمعاصي، ويرد عليهم إن سلموا إلا أن يغلب على ظنه انزجارهم بترك الرد.

قال أبو داود :قلت لأحمد :أمر بالقوم يتقاذفون، أسلم عليهم؟ قال :هؤلاء قوم سفهاء ، والسلام اسم من أسماء الله تعالى، قلت لأحمد :أسلم على المخنث؟ قال :لا أدري، السلام اسم من أسماء الله عز جل .

وأما رد السلام على الفاسق أو المبتدع فلا يجب زجرا لهما كما في روح المعاني (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٢٥ ص١٦٧، ١٦٨، مادة "سلام")

ويكره السلام على الفاسق لو معلنا وإلا لا (الدرالمختار مع ردالمحتار، ج٦ ص٤١٥، كتاب الحظر والاباحة)

وينبغي وجوب الرد على الفاسق لأن كراهة السلام عليه للزجر فلا تنافي الوجوب عليه تأمل(ردالمحتار، ج ا ص٦١٨،كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها)

[۱] مندرجہ بالا قول شیخین کا ہے، اور اسی کو صحیح قرار دیا گیا ہے، اور امام محمد کے نزدیک دین میں کفائت کا اعتبار نہیں کیا

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر ۸...... اگر کوئی شخص شراب پینے کا ارتکاب کرے، اور اس کو دیکھنے والا دوسرا شخص اس سے مال کے عوض اس بات پر مصالحت کرے کہ وہ حاکم کے پاس اس کے شراب پینے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

جاتا، البتہ امام محمد کے نزدیک اگر کوئی شخص بازار میں نشہ کی حالت میں نکلتا ہو، جس سے بچے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوں، اور مذاق اڑاتے ہوں، تو ایسا شرابی اورنشئی دیندار لڑکی کا کفوشمار نہیں ہوتا، اور بعض مشائخ حنفیہ نے اسی پر فتویٰ ہونے کا حکم لگایا ہے، لیکن متون میں اس قید کے بغیر شیخین کے قول کو اختیار کیا گیا ہے، یعنی مطلق شرابی اور نشئی صالح لڑکی کا کفو نہیں، اور صاحبِ بحر نے متون پر فتویٰ کو اولیٰ قرار دیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(و) يعتبر أيضاً في (الدين) فليس الفاسق بكفء للصالحة أو بنت الصالح، قال في الهداية :وهذا عند أبي حنيفة وأبي يوسف، وهو الصحيح، لأنه من أعلى المفاخر، والمرأة تعير بفسق الزوج فوق ما تعير بضعة نسبه .اهـ تصحيح(اللباب في شرح الكتاب، ج۳ص ۱۳، كتاب النكاح)

واعتبار التقوى فيها قول أبي حنيفة وأبي يوسف وهو الصحيح؛ لأنه من أعلى المفاخر والمرأة تعير بفسق الزوج فوق ما تعير بضعة نسبه وقال محمد لا تعتبر؛ لأنه من أمور الآخرة فلا تبتنى أحكام الدنيا عليه إلا إذا كان يصفع ويسخر منه أو يخرج إلى الأسواق سكران ويلعب به الصبيان؛ لأنه مستخف به كذا في الهداية وفي فتح القدير معزيا إلى المحيط أن الفتوى على قول محمد ولعله المحيط البرهاني فإنه لم أجده في المحيط الرضوي وهو موافق لما صححه في المبسوط من أنها لا تعتبر عند أبي حنيفة وتصحيح الهداية معارض له فالإفتاء بما في المتون أولى فلا يكون الفاسق كفؤا للصالحة بنت الصالحين سواء كان معلنا بالفسق أو لا كما في الذخيرة ووقع لي تردد فيما إذا كانت صالحة دون أبيها أو كان أبوها صالحا دونها هل يكون الفاسق كفؤا لها أو لا؟ فظاهر كلام الشارحين أن العبرة لصلاح أبيها وجدها فإنهم قالوا لا يكون الفاسق كفؤا للصالحة بنت الصالحين واعتبر في الجميع صلاحها، فقال فلا يكون الفاسق كفؤا للصالحة وفي الخانية لا يكون الفاسق كفؤا للصالحة بنت الصالحين فاعتبر صلاح الكل .والظاهر أن الصلاة منها أو من آبائها كاف لعدم كون الفاسق كفؤا لها ولم أره صريحا وظاهر كلامهم أن التقوى معتبرة في حق العرب والعجم فلا يكون العربي الفاسق كفؤا للصالحة عربية كانت أو عجمية(البحرالرائق، ج۳ص ۱۴۱، ۱۴۲، كتاب النكاح، فصل في الاكفاء في النكاح)

قلت وكذا حرفة كما يظهر مما نذكره عن البدائع (قوله ديانة) أي عندهما وهو الصحيح وقال محمد لا تعتبر إلا إذا كان يصفع ويسخر منه، أو يخرج إلى الأسواق سكران، ويلعب به الصبيان لأنه مستخف به هداية، ونقل في الفتح عن المحيط :أن الفتوى على قول محمد لكن الذي في التتارخانية عن المحيط قيل وعليه الفتوى، وكذا المقدسي عن المحيط البرهاني ومثله في الذخيرة قال في البحر :وهو موافق لما صححه في المبسوط وتصحيح الهداية معارض له فالإفتاء بما في المتون أولى .اهـ الهداية معارض له فالإفتاء بما في المتون أولى .اهـ(رد المحتار، ج۳ص۸۸، كتاب النكاح، باب الكفاءة)

www.idaraghufran.org

کی گواہی نہیں دے گا، تو اس طرح کی مصالحت پر مال لینا جائز نہیں۔ ۱؎

مسئلہ نمبر۹...... اگر کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان کو بے جا، گالی اورسبّ وشتم کے طور پر شرابی کہے، تو اس طرح کی گالی دینے اور سبّ وشتم کرنے والے شخص کو اسلامی قانون کی رُو سے مناسب تعزیر وتنبیہ کی جائے گی۔ ۲؎

مسئلہ نمبر۱۰...... جس شخص کو باوضو ہونے کی حالت میں کسی نشہ آور چیز کی وجہ سے نشہ پیدا ہوجائے، اور نشہ کی وجہ سے اس کے جسم واعضاء کی پکڑ نیند کی طرح کمزور پڑ جائے، مثلاً چال ڈھال بے ڈھنگی ہوجائے، تو اس کی وجہ سے اس کا وضو فاسد ہوجاتا ہے، خواہ وہ نشہ جان بوجھ کر کوئی چیز استعمال کرنے سے ہوا ہو، یا غلطی سے، اور وہ نشہ آور چیز دوا کے طور پر استعمال کی ہو یا نشہ پیدا کرنے کی غرض سے، کیونکہ وضو ٹوٹنے کے مسئلہ میں نشہ کا حکم نیند کی طرح ہے۔

اور مذکورہ کیفیت کے نشہ کی حالت میں اگر کوئی وضو کرے اور وضو کے فرائض پورے کرلے، تو

۱؎ (ومنها) أن يكون المصالح عنه حق العبد لا حق الله سواء كان مالا عينا أو دينا أو حقا ليس بمال عين ولا دين حتى لا يصح الصلح من حد الزنا والسرقة وشرب الخمر بأن أخذ زانيا أو سارقا من غيره أو شارب الخمر فصالحه على مال أن لا يرافعه إلى ولي الأمر كذا في البدائع(الفتاویٰ الهندية، ج۴ص ۲۳۰، كتاب الصلح، الباب الاول)

إذا صالح شارب الخمر على أن يأخذ منه مالا ويعفو عنه لا يصح الصلح ويرد المال على شارب الخمر سواء كان ذلك قبل الرفع أو بعده كذا في فتاوى قاضي خان(الفتاویٰ الهندية، ج۴ص ۲۴۴، كتاب الصلح، الباب السادس)

(ولا يجوز) ش :أي الصلح م :(من دعوى حد؛ لأنه حق الله تعالى لا حقه) ش :صورته أخذ زانيا أو سارقا أو شارب الخمر فصالح على مال أن لا يرفعه إلى الحاكم فهو باطل، ولا نعلم فيه خلافا(البناية في شرح الهداية، ج۱۰ ص ۱۴، كتاب الصلح، فصل في الصلح عن دعوى الامام)

۲؎ وفي المجرد عن أبي حنيفة :يا شارب الخمر، يا خائن يعزر(الاختيار لتعليل المختار، ج۴ص ۹۶، فصل التعزير)

من قذف مسلما بيا فاسق وهو ليس بفاسق أو يا ابن فاسق يا كافر يا يهودي يا نصراني يا ابن النصراني يا خبيث يا سارق وهو ليس بسارق يا فاجر يا منافق يا لوطي يا من يعمل عمل قوم لوط يا من يلعب بالصبيان يا آكل الربا يا شارب الخمر يا ديوث يا مخنث يا خائن يا ابن قحبة يا زنديق يا قرطبان يا مأوى الزواني يا مأوى اللصوص عزر(الفتاویٰ الهندية، ج۲ص ۱۶۸، كتاب الحدود، الباب السابع، فصل في التعزير)

www.idaraghufran.org

جن فقہائے کرام کے نزدیک وضو میں نیت کرنا شرط نہیں ہوتا، ان کے نزدیک قواعد کی رُو سے فی نفسہٖ وضوتو درست قرار دیا جاسکتا ہے، لیکن چونکہ وضو قائم رہنے کے لئے ہوش وحواس اوراعضاء کی پکڑ کا بحال رہنا ضروری ہے، اس لئے مذکورہ کیفیت کے نشہ کی حالت میں وضو کرنا بھی بہرحال معتبر نہیں سمجھا جائے گا۔ [1]

مگر تمباکو یا سگریٹ نوشی کی وجہ سے وضو فاسد نہیں ہوتا، بشرطیکہ اس کی وجہ سے ہوش وحواس زائل نہ ہوں، جیسا کہ تمباکو نوشی کے احکام کے بیان میں آتا ہے۔

---

[1] اتفق الفقهاء على أن السكر ناقض للوضوء (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۳، ص۳۹۳، مادة "وضوء")

عدد الفقهاء نواقض الوضوء ، وهى فى الجملة :خروج شىء من أحد السبيلين، وخروج نجس من غير السبيلين، وزوال العقل (السكر -الجنون -الإغماء) ، والنوم (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۴۱، ص ۱۵۰، مادة "نقض")

أما السكر والجنون والإغماء فدليل نقض الوضوء بها أنها أبلغ فى إزالة المسكة من النوم، لأن النائم يستيقظ بالانتباه، بخلاف المجنون والسكران والمغمى عليه(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۷، ص۱۱۶، مادة "حدث")

وكذا السكر ينقض الوضوء أيضا فى الأحوال كلها فى الصلاة وغيرها(الجوهرة النيرة، ج ا ص ۹، كتاب الطهارة)

واختاروا فى نقض طهارته أنه الذى فى مشيته خلل وكذا فى يمينه أن لا يسكر أطلقه فشمل من سكر مكرها أو مضطرا فطلق(البحر الرائق،ج۳ص۲۶۶، كتاب الطلاق)

والسكر ينقض الوضوء أيضاً؛ لأنه سبب لخروج الحدث بواسطة استرخاء المفاصل، فيقام مقام خروج الحدث احتياطاً.

بعد هذا الكلام فى حده وذكر بعض المشايخ فى شرح المبسوط أن حد السكران هنا ما هو حد السكران فى باب الحد، وهكذا ذكر الصدر الشهيد رحمه الله فى واقعاته ، فإنه قال :إن كان لا يعرف الرجل من المرأة ينتقض وضوء ه، وهذا الحد ليس بلازم إذا دخل فى بعض مشيته تحرك، فهو سكر ينتقض به وضوء ه، كذا ذكر شمس الأئمة الحلوانى رحمه الله، وهو الصحيح، وهذا لأن السكر إنما أوجب انتقاض الوضوء لكونه سبباً لخروج الحدث بواسطة الغفلة وزوال المسكة، فلما دخل فى مشيته تحرك فقد زالت المسكة والله أعلم(المحيط البرهانى فى الفقه النعمانى،ج ا ص ۶۹، كتاب الطهارات، الفصل الثانى)

ومنها نقض الوضوء ، فقد أجمع الفقهاء على أن زوال العقل بالجنون أو الإغماء أو السكر أو ما أشبهه من الأدوية المزيلة للعقل .ينقض الوضوء (الموسوعة الفقهية الكويتية،ج۳۰ص۲۶۵،مادة "عقل")

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر ۱۱...... اگر کوئی شخص نشہ کی حالت میں کسی معاملہ کی گواہی دے، تو اس کی گواہی معتبر نہیں ہوتی، خواہ اس نے نشہ ناجائز طریقہ پر اور جان بوجھ کر کیا ہو، یا جائز طریقہ پر مثلاً دواء یا غلط فہمی وغیرہ کی بنیاد پر کوئی نشہ آور چیز کھانے سے نشہ ہوگیا ہو۔ ۱

مسئلہ نمبر ۱۲...... نشہ کی حالت میں اس عبادت کی ادائیگی صحیح ومعتبر نہیں ہوتی، جس کی ادائیگی درست ہونے کے لئے نیت یا وضو شرط ہے، اور نشہ کی جس حالت میں ایسی عبادت کی ادائیگی صحیح اور درست نہیں ہوتی، وہ ایسا نشہ ہے کہ جس میں انسان کی عقل متأثر ہو جائے، اور ہر اچھی بری چیز میں امتیاز کرنے میں خلل واقع ہو جائے، اور چال ڈھال یا گفتگو بے ڈھنگی اور بے ربط ہو جائے۔

اور اگر شراب تو پئے، یا نشہ آور چیز تو استعمال کرے، مگر اس طرح کا نشہ پیدا نہ ہو، تو پھر اس حالت میں عبادت کی ادائیگی معتبر ہو جاتی ہے، اور آگے آنے والے مسائل میں جہاں جہاں نشہ یا نشہ کی حالت کا ذکر آیا ہے، اس سے نشہ کی مذکورہ حالت ہی مراد ہے، البتہ بعض صورتوں میں ناجائز طریقہ پر نشہ کرنے اور جائز طریقہ پر نشہ ہونے کے احکام میں فرق ہے۔ ۲

---

۱ أهلية العقل والبلوغ:
يشترط أن يكون الشاهد عاقلاً بالغاً باتفاق الفقهاء ، فلا تقبل شهادة من ليس بعاقل إجماعاً، مثل المجنون والسكران والطفل؛ لأنه لا تحصل الثقة بقوله (الفقه الاسلامى وادلتة للزحيلى، جلد۸، صفحه۶۰۳۵، القسم الخامس، الباب الخامس، الفصل الثالث، المبحث الاول، المطلب الثالث)

۲ فقہائے کرام نے سکران یا نشہ کی تعریف کرتے ہوئے گفتگو میں ہذیان اور بے ربطگی پیدا ہونے کا جو ذکر کیا ہے، وہ ظاہری علامت کے درجہ میں ہے، اور بعض فقہائے کرام نے چال ڈھال میں بے ربطگی پیدا ہونے کا ذکر کیا ہے، یہ بھی ظاہری علامت کے درجہ کی ایک چیز ہے، کیونکہ باطنی طور پر عقل کا مغلوب ہونا امرِ مخفی ہے۔
ورنہ اگر کوئی شخص نشہ آور چیز استعمال کر کے بے سدھ ہو جائے، اور وہ زبان سے کلام بھی نہ کرے، اور نہ ہی چلے پھرے، مگر اسے ہر اچھی بری چیز میں امتیاز کرنا مشکل ہو جائے، تب بھی یہ حالت ان عبادات کے لئے مانع ہے، جن کے لئے نیت یا وضو ضروری ہے، اور یہ حالت نیند کے مشابہ ہونے کی وجہ سے ناقضِ وضو بھی ہے۔
فحد السكر الذى يمنع صحة العبادات، ويوجب الفسق على شارب النبيذ ونحوه هو الذى يجمع

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم اُٹھالے کہ وہ نشہ میں مبتلا نہیں ہوگا، تو اس کی قسم بھی تب ہی ٹوٹے گی، جبکہ وہ نشہ کی مذکورہ حالت میں مبتلا ہوگا۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بين اضطراب الكلام فهما وإفهاما، وبين اضطراب الحركة مشيا وقياما، فيتكلم بلسان منكسر، ومعنى غير منتظم، ويتصرف بحركة مختبط، ومشى متمايل، وما زاد على ذلك مما يذكره الإمام أبو حنيفة فهو زيادة فى حد السكر أى مقداره.وذهب أبو حنيفة إلى أن السكر الذى يتعلق به وجوب الحد هو الذى يزيل العقل بحيث لا يفهم السكران شيئا، ولا يعقل منطقا، ولا يفرق بين الرجل والمرأة، والأرض والسماء ، لأن الحدود يؤخذ فى أسبابها بأقصاها، درء ا للحد، لقوله عليه الصلاة والسلام :(ادرء وا الحدود عن المسلمين ما استطعتم)وقول الصاحبين أبى يوسف ومحمد مال إليه أكثر المشايخ من الحنفية، وهو المختار للفتوى عندهم .قال فى الدر :يختار للفتوى لضعف دليل الإمام(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص ۲۳، ۲۴،مادة "الاشربة")

الإسكار لغة :مصدر أسكره الشراب .وسكر سكرا، من باب تعب، والسكر اسم منه، أى أزال عقله.

والإسكار فى اصطلاح الفقهاء:

تغطية العقل بما فيه شدة مطربة كالخمر.

ويرى جمهور الفقهاء أن ضابط الإسكار هو أن يختلط كلامه، فيصير غالب كلامه الهذيان، حتى لا يميز بين ثوبه وثوب غيره عند اختلاطهما، ولا بين نعله ونعل غيره، وذلك بالنظر لغالب الناس(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴ص ۲۵۸، مادة "اسكار")

[1] (قوله :وسكر) أى وينقضه سكر وهو سرور يغلب على العقل بمباشرة بعض الأسباب الموجبة له فيمتنع الإنسان عن العمل بموجب عقله من غير أن يزيله؛ ولذا بقى أهلا للخطاب وقيل إنه يزيله وتكليفه مع زوال عقله بطريق الزجر عليه والتحقيق الأول لما ذكره الحكيم الترمذى فى نوادره العقل فى الرأس وشعاعه فى الصدر والقلب فالقلب يهتدى بنوره لتدبير الأمور وتمييز الحسن من القبيح، فإذا شرب الخمر خلص أثرها إلى الصدر فحال بينه وبين نور العقل فيبقى الصدر مظلما فلم ينتفع القلب بنور العقل فسمى ذلك سكرا؛ لأنه سكر حاجز بينه وبين العقل وقد اختلف فى حده هنا ففى الخلاصة والولوالجية والينابيع ونقله فى المضمرات والتبيين عن صدر الإسلام وعزاه مسكين إلى شرح المبسوط أن حده هو حده فى وجوب الحد، وهو من لا يعرف الرجل من المرأة وقال شمس الأئمة الحلوانى :هو من حصل فى مشيته اختلال وصححه فى المجتبى وشرح الوقاية والمضمرات وشرح مسكين قالوا :وكذا الجواب فى الحنث إذا حلف أنه ليس بسكران، وكان على الصفة التى قلنا يحنث فى يمينه، وإن لم يكن بحال لا يعرف الرجل من المرأة وقد ذكر ابن وهبان فى منظومته أن السكر يبطل الوضوء والصلاة، وهو محمول على أنه شرب المسكر فقام إلى الصلاة قبل أن يصير إلى هذه الحالة ثم صار فى أثنائها إلى حالة لو مشى فيها يتحرك(البحر الرائق، ج ۱ ص ۴۲، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء)

مسئلہ نمبر ۱۳۱...... جب کوئی انسان غیر مباح اور ناجائز طریقہ پر شراب یا کسی نشہ آور چیز کا استعمال کرے، یعنی جان بوجھ کر کسی جبر واکراہ اور کسی غلط فہمی وغیرہ کے بغیر شراب یا نشہ آور چیز استعمال کرے، اور پھر اس کو نشہ چڑھ جائے، تو اس حالت میں انسان شرعی احکام کا مکلّف رہتا ہے، یعنی اس پر نماز، روزہ وغیرہ فرض ہوتا ہے، اور اس پر بندوں کے حقوق بھی لازم ہوتے ہیں، اور وہ نشہ کی وجہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد لازم ہونے کے سلسلہ میں معذور اور مرفوعُ القلم نہیں سمجھا جاتا، کیونکہ وہ اپنی عقل کو اپنے ہاتھوں جان بوجھ کر مغلوب وضائع کرتا ہے، جس میں وہ خود ذمہ دار اور قصور وار ہے۔

البتہ چند چیزوں میں فقہائے کرام کا اختلاف ہے۔ [1]

اور اسی وجہ سے اگر کوئی شخص نشہ کا ارتکاب کر کے ایک دن اور ایک رات سے زیادہ بے ہوش رہے، تو اس سے نماز بھی معاف نہیں ہوتی۔ [2]

ملحوظ رہے کہ حنفیہ کے نزدیک ناجائز طریقہ پر نشہ کرنے والے کے تمام تصرفات ومعاملات معتبر سمجھے جاتے ہیں، سوائے چند محدود معاملات اور چند چیزوں کے، جن کی تفصیل آگے

---

[1] السکر:

من معانی السکر :زوال العقل، وهو مأخوذ من أسكره الشراب :أی أزال عقله.

وفی الاصطلاح :حالة تعرض للإنسان من تناول المسكر، يتعطل معها عقله، فلا يميز بين الأمور الحسنة والقبيحة .

والسكر حرام باتفاق الفقهاء ، وخاصة إن كان طريقه محرما، كأن يتناول المسكر مختارا عالما بأن ما يشربه يغيب العقل.

وخلاصة ما قاله الفقهاء فی السكر هو :أنهم لم يجعلوا المسكر مسقطا للتكليف ولا مضيعا للحقوق، ولا مخففا لمقدار الجنايات التی تصدر من السكران، لأنه جناية، والجناية لا يصح أن يستفيد منها صاحبها(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۷ص ۱۶۵ ، مادة " اهلية ")

[2] بلکہ اگر مذکورہ صورت میں مباح طریقہ پر بھی اگر کوئی نشہ کا ارتکاب کرے، تب بھی نماز معاف نہیں ہوتی۔

تنبيه قولهم إن السكر من مباح كالاغماء ، يستثنى منه سقوط القضاء فإنه لا يسقط عنه وإن كان أكثر من يوم وليلة لانه بصنيعه.

كذا فی المحيط انتهى ما ذكره فی الاشباه (قرة عين الأخيار لتكملة رد المحتار، ج۸ص ۳۲۲، كتاب الاقرار، باب اقرار المريض)

www.idaraghufran.org

اپنے اپنے مقام پر آتی ہے۔ ۱؎

۱؎ وأما إن سكر بمحرم، كما لو شرب مسكرا باختياره (متعديا) فقد اختلف الفقهاء فى نفاذ تصرفاته:
فيرى الحنفية والشافعية على المذهب وكذا الحنابلة فى قول أنه تنفذ تصرفاته وأقاريره جميعها.
وقد استدلوا على ذلك أن السكر بالإجماع لا ينافى الخطاب بقول الله تعالى :(يا أيها الذين آمنوا لا تقربوا الصلاة وأنتم سكارى حتى تعلموا ما تقولون) وإن كان خطابا فى حال السكر فلا شبهة فيه، وإن كان فى حال الصحو فكذلك . . . .، وإذا ثبت أنه مخاطب ثبت أن السكر لا يبطل شيئا من الأهلية، فيلزمه أحكام الشرع كلها وتصح عباراته كلها بالطلاق والعتاق والبيع والشراء والأقارير، وإنما ينعدم بالسكر القصد دون العبارة.
ويرى المالكية أن السكران بحرام تلزمه الجنايات والعتق والطلاق، ولا تلزمه الإقرارات والعقود من بيع وإجارة وهبة وصدقة وحبس على المشهور.
ويرى الشافعية فى مقابل المذهب والحنابلة فى القول الثانى أن تصرفات السكران وأقاريره لا تنفذ، وقد استدلوا بأن السكران مفقود الإرادة أشبه المكره، ولأن العقل شرط للتكليف، ولا فرق بين زوال الشرط بمعصية أو غيرها(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۲ص ۱۲۴،مادة "هبة ")
حكم السكران من محرم كالصاحى إلا فى سبع :لا تصح ردته ولا إقراره بالحدود الخالصة، ولا إشهاده على شهادة نفسه، ولا تزويجه الصغير بأكثر من مهر المثل أو الصغيرة بأقل، ولا تطليقه زوجة من وكله بتطليقها حين صحوه، ولا بيعه متاع من وكله بالبيع صاحيا، ولا رد الغاصب عليه ما غصبه منه قبل سكره، هذا حاصل ما فى الأشباه :ونازعه محشية الحموى فى الأخيرة بأن المنقول فى العمادية أن حكم السكران فيها كالصاحى، فيبرأ الغاصب من الضمان بالرد عليه، وفى مسألة الوكالة بالتطليق بأن الصحيح الوقوع نص عليه فى الخانية والبحر .اهـ .وقد قدمناه أول كتاب الطلاق، وكتبنا هناك عن التحرير أن السكران إن كان سكره بطريق محرم لا يبطل تكليفه، فتلزمه الأحكام، وتصح عباراته من الطلاق والعتاق والبيع والإقرار، وتزويج الصغار من كفء والإقراض والاستقراض؛ لأن العقل قائم، وإنما عرض فوات فهم الخطاب بمعصيته فبقى فى حق الإثم ووجوب القضاء ، ويصح إسلامه كالمكره لا ردته لعدم القصد اهـ وقدم الشارح هناك أنه اختلف التصحيح فى طلاق من سكر مكرها أو مضطرا وقدمنا هناك أن الراجح عدم الوقوع، وقدمنا آنفا عن الفتح أنه كالصاحى فيما فيه حقوق العباد عقوبة له(رد المحتار،ج۴ص ۴۱،۴۲، كتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم)
(قوله أو سكران) السكر :سرور يزيل العقل فلا يعرف به السماء من الأرض .وقال :بل يغلب على العقل فيهذى فى كلامه، ورجحوا قولهما فى الطهارة والأيمان والحدود .وفى شرح بكر :السكر الذى تصح به التصرفات أن يصير بحال يستحسن ما يستقبحه الناس وبالعكس .لكنه يعرف الرجل من المرأة قال فى البحر :والمعتمد فى المذهب الأول نهر .قلت :لكن صرح المحقق ابن الهمام فى التحرير أن تعريف السكر بما مر عن الإمام إنما هو السكر الموجب للحد، لأنه لو ميز بين

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مسئلہ نمبر ۱۴۲......جس شخص نے ناجائز طریقہ پر یعنی جان بوجھ کر بغیر کسی جبر واکراہ اور بغیر کسی دواء وعلاج کے نشہ آور چیز استعمال کی، جس کی وجہ سے اسے نشہ چڑھ گیا، اور نشہ کی حالت میں اس نے کسی کفریہ قول یا فعل کا ارتکاب کیا، تو حنفیہ کے نزدیک استحساناً اس پر کفر لازم آنے کا حکم نہیں لگایا جائے گا، اور اس کی وجہ سے اس کی بیوی کو بھی حرام نہیں کہا جائے گا، کیونکہ کفر کا تعلق عقیدہ کے ساتھ ہے، جبکہ نشہ کی حالت میں انسان کے ہوش وحواس بحال نہیں ہوتے۔ اور حنفیہ کے علاوہ دیگر فقہائے کرام کے نزدیک ناجائز طریقہ پر نشہ کرنے کی حالت میں کسی کفریہ قول یا فعل کا ارتکاب کرنے سے کفر لازم آنے کا حکم لگایا جاتا ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الأرض والسماء كان في سكره نقصان وهو شبهة العدم فيندرء به الحد وأما تعريفه عنده في غير وجوب الحد من الأحكام فالمعتبر فيه عنده اختلاط الكلام والهذيان كقولهما .ونقل شارحه ابن أمير حاج عنه أن المراد أن يكون غالب كلامه هذيانا، فلو نصفه مستقيما فليس بسكر فيكون حكمه حكم الصحاة في إقراره بالحدود وغير ذلك لأن السكران في العرف من اختلط جده بهزله فلا يستقر على شيء ، ومال أكثر المشايخ إلى قولهما، وهو قول الأئمة الثلاثة واختاروه للفتوى لأنه المتعارف، وتأيد بقول علي -رضي الله عنه -إذا سكر هذى رواه مالك والشافعي، ولضعف وجه قوله ثم بين وجه الضعف فراجعه.

وبه ظهر أن المختار قولهما في جميع الأبواب فافهم .

وبين في التحرير حكمه أنه إن كان سكره بطريق محرم لا يبطل تكليفه فتلزمه الأحكام وتصح عبارته من الطلاق والعتاق، والبيع والإقرار، وتزويج الصغار من كفء ، والإقراض والاستقراض لأن العقل قائم، وإنما عرض فوات فهم الخطاب بمعصيته، فبقي في حق الإثم ووجوب القضاء ، ويصح إسلامه كالمكره لإرادته لعدم القصد .وأما الهازل فإنما كفر مع عدم قصده لما يقول بالاستخفاف لأنه صدر منه عن قصد صحيح استخفافا بالدين بخلاف السكران (رد المحتار، ج۳ص ۲۳۹، كتاب الطلاق، مطلب في تعريف السكران وحكمه)

والسكران كالصاحي فيما فيه حقوق العباد عقوبة عليه ولأنه أدخل الآفة على نفسه(حاشية الشلبي على تبيين الحقائق، ج۳ص۱۹۷، كتاب الحدود، باب حد الشرب)

[1] پھر حنفیہ کے نزدیک نشہ کی حالت میں کفر لازم نہ آنے کا مذکورہ حکم قضاءً اور بندوں کے مابین ہے، مثلاً اس کی بیوی کو بوجہ کفر اس پر حرام ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا، لیکن اگر وہ نشہ کا ارتکاب کرنے والا خود جانتا ہے کہ اس نے ہوش وحواس میں کفر کا ارتکاب کیا ہے، تو وہ عنداللہ کافر ہوجائے گا، اور اس کو تجدیدِ ایمان وتوبہ کرنا ضروری ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اتفق الفقهاء على أن السكران غير المتعدي بسكره لا يحكم بردته إذا صدر منه ما هو مكفر،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اور حنفیہ کے نزدیک نشہ کی حالت میں کوئی غیر مسلم اسلام قبول کرے، تو اس کا اسلام قبول کرنا معتبر ہوجاتا ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

واختلفوا فى السكران المتعدى بسكره:
فذهب جمهور الفقهاء (المالكية والشافعية والحنابلة) إلى تكفيره إذا صدر منه ما هو مكفر.
لقول على رضى الله عنه "إذا سكر هذى، وإذا هذى افترى، وعلى المفترى ثمانون فأوجبوا عليه حد الفرية التى يأتى بها فى سكره واعتبروا مظنتها، ولأنه يصح طلاقه وسائر تصرفاته فتصح ردته، وذهب الحنفية إلى عدم تكفير السكران مطلقا (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۳، ص ۲۲۹، مادة "تكفير")
ذهب الحنفية وهو قول للشافعية :إلى أن ردة السكران لا تعتبر، وحجتهم فى ذلك :أن الردة تبنى على الاعتقاد، والسكران غير معتقد لما يقول .
وذهب أحمد فى أظهر الروايتين عنه، والشافعية فى المذهب إلى وقوع ردة السكران، وحجتهم: أن الصحابة أقاموا حد القذف على السكران، وأنه يقع طلاقه، فتقع ردته، وأنه مكلف، وأن عقله لا يزول كليا، فهو أشبه بالناعس منه بالنائم أو المجنون (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۲، ص ۱۸۱، مادة "ردة")
وكذلك السكران الذاهب العقل لا تصح ردته استحسانا، والقياس أن تصح فى حق الأحكام.
(وجه) القياس أن الأحكام مبنية على الإقرار بظاهر اللسان لا على ما فى القلب، إذ هو أمر باطن لا يوقف عليه.
(وجه) الاستحسان أن أحكام الكفر مبنية على الكفر، كما أن أحكام الإيمان مبنية على الإيمان، والإيمان والكفر يرجعان إلى التصديق والتكذيب، وإنما الإقرار دليل عليهما، وإقرار السكران الذاهب العقل لا يصلح دلالة على التكذيب، فلا يصح إقراره (بدائع الصنائع، ج۷ص ۱۳۴، كتاب السير، فصل فى بيان أحكام المرتدين)
(قوله ولو ارتد السكران لم يصح) أى لم يصح ارتداده :أى لم يحكم به .قال فى الفتح:؛ لأن الكفر من باب الاعتقاد أو الاستخفاف، ولا اعتقاد للسكران ولا استخفاف؛ لأنهما فرع قيام الإدراك .
وهذا فى حق الحكم، أما فيما بينه وبين الله تعالى، فإن كان فى الواقع قصد أن يتكلم به ذاكرا لمعناه كفر وإلا لا .اهـ .وقد علمت آنفا ما المراد بالسكر هنا (قوله فلا تحرم عرسه) أى بسبب الردة فى حالة السكر، أما لو طلقها فإنه يقع كما يأتى بيانه (قوله وهذه إلخ) يعنى أن حكم السكران من محرم كالصاحى إلا فى سبع :لا تصح ردته (ردالمحتار، ج۴، ص ۴۱، كتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم)

[1] وقد قدمنا أن السكران إذا أسلم ثم ارتد لا يقتل قيد بالعاقل لأن ارتداد الصبى الذى لا يعقل غير صحيح كإسلامه لأن إقراره لا يدل على تغيير العقيدة وكذا المجنون والسكران الذى لا يعقل

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر ۱۵......نشہ کی حالت میں اگر کوئی شخص آیتِ سجدہ تلاوت کرے، تو اس حالت میں آیتِ سجدہ تلاوت کرنے کی وجہ سے اس پر سجدۂ تلاوت کا حکم لاگو ہوجاتا ہے، اور اگر کوئی دوسرا شخص اس سے سجدہ کی آیت سنے، تو اس کو بھی سجدۂ تلاوت کا حکم ہوتا ہے۔ [۱]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وقدمنا حكم من جنونه متقطع وخرج عن هذا إسلام السكران فإنه صحيح كما ذكره الشارح والله أعلم (البحرالرائق، ج۵، ص ۱۵۰،كتاب السير، باب البغاة)

السكران إن كان سكره بطريق محرم لا يبطل تكليفه، فتلزمه الأحكام، وتصح عباراته من الطلاق والعتاق والبيع والإقرار، وتزويج الصغار من كفء والإقراض والاستقراض؛ لأن العقل قائم، وإنما عرض فوات فهم الخطاب بمعصيته فبقي في حق الإثم ووجوب القضاء ، ويصح إسلامه كالمكره لا ردته لعدم القصد اهـ (ردالمحتار، ج۴، ص ۴۲،باب حد الشرب المحرم)

اسلام السكران يصح لا ردته ولا تبين امرأته بها ويجبر على العود إلى الإسلام ويقاد بموجبه (جامع الفصولين لابن قاضي سماونه، ج۲ص۱۰۵، الفصل الرابع والثلاثون في الإحكامات، احكام الايمان)

قلنا :ثبت من الشرع ما يقتضي أنه بعدما عاقبه بلزوم الأحكام مع عدم فهم الخطاب خفف عنه في أصل الدين رحمة عليه في ذلک خاصة، وذلک حديث عبد الرحمن بن عوف المتقدم فإنه لم يحكم بكفر القارء مع إسقاط لفظة "لا "من (قل يا أيها الكافرون) ولا شک أن ذلک السكر الذي كان بهم لم يكن بحيث لا درک أصلا؛ ألا ترى أنهم أدركوا وجوب الصلاة وقاموا إلى الأداء، فعلمنا أن الشارع رحمه في أصل الدين وعاقبه في فروعه ولهذا صححنا إسلامه، ولولا هذا الحديث لقلنا بردته وإن لم يكن له درک ولم نصحح من الكافر السكران إسلامه(فتح القدير، ج۵ص۳۱۶، كتاب الحدود، باب حد الشرب)

[۱] (على من كان) متعلق بيجب (أهلا لوجوب الصلاة) لأنها من أجزائها (أداء) كالأصم إذا تلا (أو قضاء) كالجنب والسكران والنائم(الدر المختار)

(قوله والسكران) لأنه اعتبر عقله قائما حكما زجرا له ولهذا تلزمه العبادات كما في المحيط ومفاده أنه لو سكر من مباح كما لو أساغ به لقمة أو أكره عليه لم تجب عليه إذا تلاها أو سمعها إذا كان بحال لا يميز ما يقول وما يسمع حتى إنه لا يتذكره بعد الصحو حلية(رد المحتار على الدر المختار، ج۲ص۱۰۷، كتاب الصلاة،باب سجود التلاوة)

(فتجب على الأصم)إذا تلا لأنه أهل الأداء والقضاء (والمحدث والجنب والسكران) إذا تلوا لأنهم أهل القضاء (درر الحكام شرح غرر الأحكام، ج۱ ص۱۵۵ ، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة)

والسكران إذا قرأ آية السجدة، روى الحسن عن أبي حنيفة رحمه الله أنه تلزمه السجدة(المحيط البرهاني، ج۲ص۷، كتاب الصلاة، الفصل الحادي والعشرون)

ولو قرأها سكران تجب عليه وعلى من سمعها، كذا في محيط السرخسي(الفتاوى الهندية، ج۱ ص۱۳۲، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة)

اوراسی طرح اگر کوئی نشہ کی حالت میں آیتِ سجدہ کی سماعت کرے یعنی سُنے، تو نشہ کی حالت میں آیتِ سجدہ سننے کی وجہ سے بھی اس پر سجدۂ تلاوت کا حکم لاگو ہوتا ہے۔
وہ الگ بات ہے کہ سجدۂ تلاوت کی ادائیگی ہوش وحواس اور باوضو ہونے کی حالت میں معتبر ہوتی ہے۔ ۱؎

مسئلہ نمبر۱۶...... اکثر فقہائے کرام کے نزدیک نشہ کی حالت میں اذان دینا اور نماز کی اقامت کہنا معتبر نہیں ہوتا، کیونکہ اذان واقامت عبادت ہے، البتہ بعض فقہائے کرام نشہ کی حالت میں اذان کو مکروہ قرار دیتے ہیں، اور اگر کوئی دے دے تو کراہت دور کرنے کے لئے اس کی دی ہوئی اذان واقامت اور بطورِ خاص اذان کے اعادہ کا حکم فرماتے ہیں۔ ۲؎

۱؎ ولو أن سكرانا قرأ سجدة أو سمعها فعليه أن يسجدها؛ لأن السكران مخاطب تلزمه الصلاة بإدراك الوقت فكذلك تلزمه السجدة بخلاف المجنون إذا قرأها أو سمعها فی حال جنونه؛ لأنه غير مخاطب قالوا وهذا إذا طال جنونه، فأما إذا قصر فكان يوما وليلة أو أقل ينبغی أن تلزمه السجدة استحسانا كما يلزمه قضاء الصلوات على رواية هذا الكتاب كما بينا(المبسوط للسرخسی، ج۲ ص۱۳۳، كتاب الصلاة،باب احكام سجود التلاوة)

۲؎ نص فقهاء المذاهب على بطلان أذان وإقامة المجنون والمعتوه والسكران، وقالوا :يجب إعادة أذانهم، ولم يخالف فی هذا إلا بعض الحنفية فی السكران، حيث قالوا بكراهة أذانه وإقامته واستحباب إعادتهما (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۶، ص۹، مادة "اقامة")

ويستحب إعادة أذان الجنب والصبی الذی لا يعقل والمجنون والسكران والمرأة ليقع على الوجه المسنون، ولا تعاد الإقامة لأن تكرارها غير مشروع(الاختيار لتعليل المختار، ج۱ ص۴۴، كتاب الصلاة، باب الاذان والاقامة)

ويؤيده ما فی شرح المنية من أنه يجب إعادة أذان السكران والمجنون والصبی غير العاقل لعدم حصول المقصود لعدم الاعتماد على قولهم .اهـ(ردالمحتار،ج۱ ص۳۹۳، كتاب الصلاة، باب الاذان)

ويكره أذان السكران، ويستحب إعادته(المحيط البرهانی،ج۱ ص۳۴۵، كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر)

وأما أذان الصبی الذی لا يعقل فلا يجوز ويعاد،وكذا أذان السكران الذی لا يعقل والمجنون ،هكذا روى أبو يوسف عن أبی حنيفة لأنه لا يقع به الإعلام لأن الصلحاء لا يعتمدون على أذانهم،وفی ظاهر الرواية قال يكره أذان السكران والمعتوه الذی لا يعقل وأحب إلی أن يعاد ولم يذكر وجوب الإعادة(تحفة الفقهاء للسمرقندی، ج۱ ص۱۱۱، ۱۱۲، كتاب الصلاة، باب الاذان)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر ۱۷...... نشہ چڑھے ہوئے ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا بھی درست نہیں ہوتا، کیونکہ نماز درست ہونے کے لئے وضو اور نیت دونوں کا ہونا ضروری ہے، اور نشہ چڑھے ہوئے ہونے کی حالت میں ان دونوں چیزوں کا تصور مشکل ہوتا ہے۔ [1]

اور نشہ چڑھے ہوئے ہونے کی حالت میں نماز میں امامت کرنا بھی درست نہیں ہوتا۔ [2]

مسئلہ نمبر ۱۸...... اعتکاف شروع کرنے کے لئے نیت کا ہونا ضروری ہے، اور نشہ چڑھے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وأما السكران فلفسقه أو لعدم معرفته بدخول الوقت ويستحب إعادته(تبيين الحقائق، ج ا ص ۹۴، كتاب الصلاة، باب الاذان)

وأما السكران فلعدم الوثوق بقوله وهو داخل فى الفاسق لكن قد يكون سكره من مباح فلا يكون فاسقا فلذا أفرده بالذكر وأشار به إلى كراهة أذان المجنون والصبى الذى لا يعقل بالأولى لما ذكرنا ولم يتعرض المصنف لإعادة أذان من كره أذانه وفيه تفصيل قالوا يعاد أذان الجنب لا إقامته على الأشبه، كذا فى الهداية وهو الأصح كما فى المجتبى.

لأن تكراره مشروع كما فى أذان الجمعة؛ لأنه لإعلام الغائبين فتكريره مفيد لاحتمال عدم سماع البعض بخلاف تكرار الإقامة إذ هو غير مشروع ويفهم منه عدم إعادة إقامة المحدث بالأولى وظاهر كلام الشارح أن الإعادة لأذان الجنب مستحبة لا واجبة.

لأنه قال وإن لم يعد أجزأه الأذان والصلاة وصرح فى الظهيرية باستحباب إعادته وصرح قاضى خان بأنه تجب الطهارة فيه عن أغلظ الحدثين دون أخفهما فظاهره كغيره أن كراهة أذان الجنب تحريمية لترك الواجب وإن كانت إعادته مستحبة(البحر الرائق، ج ا ص ۲۷۸، كتاب الصلاة، باب الاذان)

[1] اتفق الفقهاء على بطلان الصلاة بالأكل والشرب من حيث الجملة. قال الحنفية: ولو سمسمة ناسيا. واستثنوا من ذلك ما كان بين أسنانه وكان دون الحمصة فإنه لا تفسد به الصلاة إذا ابتلعه، وصرحوا بفساد الصلاة بالمضغ إن كثر، وتقديره بالثلاث المتواليات. وكذا تفسد بالسكر إذا كان فى فيه يبتلع ذوبه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۷، ص ۱۲۴، مادة "صلاة")

[2] ب -العقل:

يشترط فى الإمام أن يكون عاقلا، وهذا الشرط أيضا متفق عليه بين الفقهاء، فلا تصح إمامة السكران، ولا إمامة المجنون المطبق، ولا إمامة المجنون غير المطبق حال جنونه، وذلك لعدم صحة صلاتهم لأنفسهم فلا تبنى عليها صلاة غيرهم.

أما الذى يجن ويفيق، فتصح إمامته حال إفاقته(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٦، ص ۲۳۰، مادة "إمامة الصلاة")

ولا يجوز الاقتداء بالسكران(البحر الرائق، ج ا ص ۳۸۱، كتاب الصلاة، باب الامامة)

Idara Ghufran

ہوئے ہونے کی حالت میں نیت کا وجود مشکل ہوتا ہے، اس لئے نشہ چڑھے ہوئے ہونے کی حالت میں اعتکاف شروع کرنا درست نہیں ہوتا۔ [1]

اور اگر کوئی شخص اعتکاف شروع کر چکا ہو، اور پھر اعتکاف کی حالت میں نشہ کا ارتکاب کرے، تو بہت سے فقہائے کرام کے نزدیک اس سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے، اور حنفیہ کے نزدیک اگر دن کے وقت میں (یعنی طلوعِ فجر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے کے درمیانی وقت میں) نشہ کا ارتکاب کرے، تو اعتکاف فاسد ہوتا ہے، ورنہ فاسد نہیں ہوتا۔ [2]

مسئلہ نمبر ۱۹...... نشہ کی حالت میں کیونکہ انسان احکام کا مکلّف رہتا ہے، اس لئے اگر

---

[1] التمييز :فلا يصح الاعتكاف من المجنون والسكران والمغمى عليه ومن غير المميز، إذ لا نية لهم، والنية فى الاعتكاف واجبة(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ ص ۲۰۹، مادة "اعتكاف")

[2] الخامس -السكر:
ذهب الحنابلة إلى أن السكر بالحرام مفسد للاعتكاف، وعليه المالكية والشافعية إذا كان بسبب حرام .ولم يره الحنفية مفسدا إن وقع ليلا، أما إن كان فى النهار فإنه يبطل الصوم فيبطل الاعتكاف، لأنه كالإغماء لا يقطع التتابع .وألحق المالكية بالسكر الحرام استعمال المخدر إذا خدره (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵، ص ۲۲۵، مادة "اعتكاف")

السكر نهاراً، وكذا ليلاً إن تعمده عند الجمهور، وإن دخل فى الاعتكاف عند الشافعية، لعدم أهليته للعبادة، لكن قيد الشافعية السكر بأن يحصل بسبب تعديه(الفقه الاسلامى وادلتهٔ للزحيلى، ج۳ص ۱۷۷۸، القسم الاول، الباب الثالث، الفصل الثانى، المبحث الخامس)

ولو سكر ليلا؛ لا يفسد اعتكافه عندنا، وعند الشافعي يفسد.
وجه قوله أن السكران كالمجنون والجنون يفسد الاعتكاف فكذا السكر.
(ولنا) أن السكر ليس إلا معنى له أثر فى العقل مدة يسيرة فلا يفسد الاعتكاف ولا يقطع التتابع كالإغماء (بدائع الصنائع، ج۲، ص ۱۱۶، كتاب الاعتكاف، فصل ركن الاعتكاف)

ولا يبطل الاعتكاف بسكره ويصح وقوفه بعرفات كالمغمى عليه، لعدم اشتراط النية فيه (قرة عين الأخيار لتكملة رد المحتار، ج۸ص ۳۲۲،كتاب الاقرار، باب اقرار المريض)

ولو سكر ليلا لا يفسد اعتكافه خلافا للشافعي وأحمد وعند مالك السكر يمنع ابتداء الاعتكاف وبقاءه (حاشية الشلبى على تبيين الحقائق، ج ۱ ص ۳۵۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف)

ولا يفسد الاعتكاف سباب ولا جدال فإن حرمة هذه الأشياء ليس لأجل الاعتكاف ألا ترى أنه كان محرما قبل الاعتكاف ولا يفوت به ركن الاعتكاف، وهو اللبث ولا شرطه، وهو الصوم وكذلك إن سكر ليلا لما بينا أن حرمة السكر ليست لأجل الاعتكاف فلا يكون مؤثرا فيه(المبسوط للسرخى، ج۳ص ۱۲۶، كتاب الصوم، باب الصوم)

رمضان کے روزہ کے وقت کوئی نشہ میں ہو، تب بھی اس پر روزہ رکھنا فرض ہوتا ہے۔

جہاں تک نشہ کی حالت میں روزہ درست ہونے نہ ہونے کا تعلق ہے، تو نشہ کی حالت میں کیونکہ عبادت کی نیت معتبر نہیں ہوتی، اس لئے جن فقہائے کرام کے نزدیک روزہ صحیح ہونے کے لئے روزہ کی ابتداء کے وقت یعنی طلوعِ فجر سے پہلے روزہ کی نیت کرنا ضروری ہے، ان کے نزدیک تو اگر کوئی شخص مذکورہ وقت میں نشہ چڑھے ہوئے ہونے کی حالت میں ہو، تو نیت کی شرط نہ پائی جانے کی وجہ سے اس کا روزہ درست نہیں ہوتا۔

اور حنفیہ کے نزدیک جس روزہ کے لئے رات سے نیت کرنا ضروری نہیں، بلکہ ضحوۂ کبریٰ سے پہلے بھی نیت کرنا درست ہوجاتا ہے، بشرطیکہ طلوعِ فجر سے لے کر اب تک کچھ کھایا پیا نہ ہو (جیسا کہ رمضان کا ادائی روزہ) تو اس روزہ کے صحیح ہونے کے لئے حنفیہ کے نزدیک ضحوۂ کبریٰ سے پہلے ہوش میں آ کر روزہ کی نیت کرنا ضروری ہوگا، بشرطیکہ طلوعِ فجر سے لے کر اب تک کچھ کھایا پیا نہ ہو، اور اگر وہ اس وقت تک بھی ہوش میں نہ آیا ہو، تو پھر اس کے بعد کیونکہ روزہ کی نیت کرنا درست نہیں ہوتا، اس لئے اس کا روزہ بہرحال درست نہیں ہوگا۔ [1]

---

[1] تأخير نية الصوم:

ذهب الحنفية إلى جواز تأخير نية الصوم فى صوم رمضان والنذر المعين والنفل إلى الضحوة الكبرى، أما فى غير هذه الثلاثة فمنعوا تأخير النية فيها .وقالوا بوجوب تبييتها أو قرانها مع الفجر، كقضاء رمضان، والنذر المطلق، وقضاء النذر المعين، والنفل بعد إفساده، والكفارات وغيرها.

وذهب المالكية إلى أن الصوم لا يجزء إلا إذا تقدمت النية على سائر أجزائه، فإن طلع الفجر ولم ينوه لم يجزه فى سائر أنواع الصيام، إلا يوم عاشوراء ففيه قولان :المشهور من المذهب أنه كغيره.

وفرق الشافعية والحنابلة بين الفرض والنفل، فاشترطوا للفرض التبييت، لقوله صلى الله عليه وسلم :من لم يجمع الصيام قبل الفجر فلا صيام له وأما النفل فاتفقوا على صحة صومه بنية قبل الزوال، لحديث عائشة أنه صلى الله عليه وسلم قال لعائشة يوما :هل عندكم شيء ؟ قالت :لا. قال :فإنى إذن أصوم وزاد الحنابلة، وهو قول عند الشافعية :أن النفل يصح بنية بعد الزوال أيضا للحديث السابق، ولأن النية وجدت فى جزء النهار فأشبه وجودها قبل الزوال بلحظة(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۰ ص ۱۴، ۱۵، مادة "تاخير")

وأما صومه فى رمضان فلا إشكال أنه إن صحا قبل خروج وقت النية أنه يصح إذا نوى، لانا لانشرط التبييت فيها، وإذا خرج وقتها قبل صحوة أثم وقضى(قره عين الأخيار لتكملة رد المحتار، ج۸ص ۳۲۲، كتاب الاقرار، باب اقرار المريض)

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر۲۰...... اگر کوئی شخص روزہ شروع کرنے کے وقت ہوش وحواس میں تھا، اور اس نے روزہ رکھ لیا تھا، مگر روزہ شروع کرنے کے بعد اس کو نشہ چڑھا (مثلاً کسی نے طلوعِ فجر سے پہلے نشہ آور چیز استعمال کی، پھر روزہ کی نیت کرلی، پھر طلوعِ فجر ہوچکنے کے بعد اس کو نشہ کا اثر ہوا، یا روزہ میں نشہ آور ٹیکہ لگایا) اور اس نے روزہ فاسد ہونے والی کسی چیز کا ارتکاب کئے بغیر روزہ پورا کرلیا، اگرچہ درمیان میں نشہ کا اثر رہا ہو، تو حنفیہ سمیت بعض فقہائے کرام کے نزدیک اس کا روزہ درست ہوجائے گا، کیونکہ روزہ صحیح ہونے کے لئے روزہ کی نیت کا استمرار ضروری نہیں۔ [1]

مسئلہ نمبر۲۱...... شرابی اور نشہ میں مبتلا شخص اگر صاحبِ نصاب ہو، اور اِس میں زکاۃ فرض ہونے کی دیگر شرائط پائی جائیں، تو اس پر اپنے مال کی زکاۃ واجب ہوتی ہے۔ [2]

---

[1] الإغماء والجنون والسكر بعد النية :اختلف الفقهاء فيما إذا نوى الصيام من الليل، ثم طرأ عليه إغماء أو جنون أو سكر، فإن لم يفق إلا بعد غروب الشمس، فذهب المالكية والشافعية والحنابلة إلى عدم صحة صومه، لأن الصوم هو الإمساك مع النية، لقول النبى صلى الله عليه وسلم :قال الله :كل عمل ابن آدم له إلا الصوم، فإنه لى وأنا أجزى به، يدع شهوته وطعامه من أجلى فأضاف ترك الطعام والشراب إليه، فإذا كان مغمى عليه فلا يضاف الإمساك إليه، فلم يجزئه.
وذهب الحنفية إلى صحة صومه، لأن نيته قد صحت، وزوال الاستشعار بعد ذلك لا يمنع صحة الصوم، كالنوم. أما إذا أفاق أثناء النهار، فذهب الحنفية إلى تجديد النية إذا أفاق قبل الزوال، وذهب المالكية إلى عدم صحة صومه، وذهب الشافعية والحنابلة إلى أنه إذا أفاق فى أى جزء من النهار صح صومه، سواء أكان فى أوله أم فى آخره.
وفرق الشافعية بين الجنون والإغماء، فالمذهب :أنه لو جن فى أثناء النهار بطل صومه، وقيل :هو كالإغماء(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۸ص۲۷، ۲۸، مادة "صوم")
ذهب الفقهاء إلى أن النية تنقسم إلى حقيقية وحكمية، وأن الحقيقية مشروطة فى أول العبادات دون استمرارها، والحكمية كافية فى استمرارها.
فقد نص الحنفية على أن المذهب المعتمد أن العبادة ذات الأفعال يكتفى بالنية فى أولها ولا يحتاج إليها فى كل فعل اكتفاء بانسحابها عليها، إلا إذا نوى ببعض الأفعال غير ما وضع له .قالوا :لو طاف طالبا الغريم لا يجزئه الطواف(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۲ص۸۶، مادة "نية")

[2] وحال السكران كحال ابن السبيل المنقطع عن ماله فإن الزكاة تجب فى ماله وإن كانت يده لا تصل إليه بخلاف من هلك ماله حقيقة أو حكماً بأن غصبه غاصب وجحده(شرح السير الكبير، ج۵ص۲۲۰، باب ما يصدق فيه الرجل)

www.idaraghufran.org

لیکن زکاۃ کا ادا کرنا کیونکہ عبادت ہے، جس کی ادائیگی صحیح ہونے کے لئے نیت کا ہونا شرط ہے، اس لئے اگر کوئی شخص نشہ میں مبتلا ہو، تو نشہ کی حالت میں اس کا زکاۃ ادا کرنا درست نہیں ہوتا۔ ۱؎

مسئلہ نمبر۲۲...... اگر کسی شخص نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا، اور پھر اس نے نشہ کا ارتکاب کیا، تو اس کی وجہ سے اس کا احرام فاسد نہیں ہوگا۔ ۲؎

مسئلہ نمبر۲۳...... اگر کوئی شخص ناجائز طریقہ پر (یعنی جان بوجھ کر جبر واکراہ اور دواء وعلاج

۱؎ البتہ حنفیہ کے نزدیک زکاۃ کی ادائیگی کے لئے جس طرح زکاۃ ادا کرتے وقت نیت کا ہونا معتبر وکافی ہوجاتا ہے، اسی طرح زکاۃ کا مال دوسرے مال سے الگ کرتے وقت نیت کرنا بھی کافی ہوجاتا ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے ہوش وحواس کی حالت میں زکاۃ ادا کرنے کے لئے الگ کر کے کوئی مال رکھا ہوا تھا، اور پھر اس نے نشہ کی حالت میں یہ مال کسی زکاۃ کے مستحق کو دے دیا، تو حنفیہ کے نزدیک اس کی زکاۃ ادا ہوجائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

النية فی الزكاة:

ذهب جمهور الفقهاء إلى أن النية شرط لصحة أداء الزكاة لحديث :إنما الأعمال بالنيات ... ولأنها عبادة من العبادات فوجبت فيها النية كسائر العبادات، ولأن إخراج المال لله يكون فرضا أو نفلا فافتقرت الزكاة إلى النية لتمييزها.

وحكى عن الأوزاعى أنه قال :لا تجب النية لأن الزكاة دين فلا تجب لها النية كسائر الديون، ولهذا يخرجها ولى اليتيم، وولى الصبى والسلطان ينوبان عند الحاجة .

وفی معنى النية اللازمة فی إجزاء الزكاة عن المزكی أو عن غيره، وفی مقارنة النية لإخراج الزكاة وتفريقها على المستحقين، أو لعزلها عن المال المزكی، أو لدفعها إلى السلطان أو أخذه لها وغير ذلك(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۲ص ۱۰۲، مادة " نية")

(وشرط) لأدائها وصيرورة المؤدى زكاة (النية) فی الزكاة لأنها عبادة (وقت الأداء) أی المستحق، لأن الأصل فی النية أن تقترن بالعبادة، (أو العزل) أی عزل المقدار الواجب من المال، لأن الزكاة عبادة، فلا تتأدى بلا إخلاص، قال الله تعالى :(وما أمروا إلا ليعبدوا الله مخلصين له الدين)، ولا إخلاص بلا نية، وقد صح حديث :إنما الأعمال بالنيات .والأصل اقتران النية بالأداء كما فی الصلاة إلا أن الدفع يتفرق ظاهرا، فاكتفى بوجود النية عند العزل تيسيرا على المؤدی، كجواز تقديمها فی الصوم للعجز عن اقترانها بأول الصبح(شرح النقاية، ج۲ص ۸۶، كتاب الزكاة)

۲؎ الإغماء بعد الإحرام لا يؤثر فی صحته، باتفاق الأئمة .وعلى ذلك فهذا حمله متعين على رفقائه، ولا سيما للوقوف بعرفة، فإنه يصح ولو كان نائما أو مغمى عليه، على تفصيل فی أداء المناسك له يطلب فی موضعه من مصطلح "حج "ومصطلح "عمرة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲، ص ۱۸۰، مادة "إحرام" إحرام المغمى عليه)

www.idaraghufran.org

کے بغیر) نشہ کا ارتکاب کرکے نشہ کی حالت میں احرام کی کوئی خلاف ورزی کرے، تو وہ معذور شمار نہیں ہوتا، اوراس پرحسبِ معمول دَم وغیرہ، جو کچھ بھی ہوش وحواس میں واجب ہو، وہ واجب ہوا کرتا ہے۔ [۱]

مسئلہ نمبر ۲۴...... نشہ کی حالت میں وقوفِ عرفہ کرنا درست ہوجاتا ہے، کیونکہ وقوفِ عرفہ ادا ہونے کے لئے نیت اور وضو کا ہونا ضروری نہیں۔ [۲]

مسئلہ نمبر ۲۵...... نشہ کی حالت میں وقوفِ مزدلفہ کرنا بھی درست ہوجاتا ہے، کیونکہ وقوفِ مزدلفہ ادا ہونے کے لئے بھی نیت اور وضو کا ہونا ضروری نہیں۔ [۳]

البتہ جن چیزوں کے لئے نیت یا وضو کا ہونا ضروری ہے، جیسا کہ طواف، تو نشہ کی حالت میں ان چیزوں کی ادائیگی جائز نہیں ہوتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ نمبر ۲۶...... نشہ کی حالت میں جانور ذبح کرنا درست نہیں ہوتا، البتہ اگر نشہ کی وجہ سے عقل وسمجھ پوری طرح مغلوب نہ ہو، بلکہ ذبح کرنے والے شخص کو ذبح کرنے کی سمجھ بوجھ ہو، اور وہ صحیح طریقہ سے جانور کو ذبح کردے، تو پھر حنفیہ کے نزدیک اس کا ذبیحہ درست وحلال

---

[۱] (قوله :ولا فرق أيضا بين أن يقصده أو لا) قال :في اللباب ثم لا فرق في وجوب الجزاء فيما إذا جنى عامدا أو خاطئا مبتدأ أو عائدا ذاكرا أو ناسيا عالما أو جاهلا طائعا أو مكرها نائما أو منتبها سكران أو صاحيا مغمى عليه أو مفيقا معذورا أو غيره موسرا أو معسرا بمباشرته أو بمباشرة غيره بأمره أو بغيره ففي هذه الصور جميعها يجب الجزاء ، وهذا هو الأصل عندنا لا يتغير غالبا فاحفظه . اهـ.

قال شارحه :ولعله أشار أي بقوله غالبا إلى ما سيأتي من أنه إذا طيب محرم محرما لا شيء على الفاعل ويجب على المفعول الجزاء .اهـ(منحة الخالق على البحرالرائق، ج۳ص۳، كتاب الحج، باب الجنايات في الحج)

[۲] (قوله في المتن ومن وقف بعرفة إلخ) قال الكمال - رحمه الله - :والمشي، وإن أسرع لا يخلو عن قليل وقوف على ما قرر في فنه اهـ .(قوله ولو جاهلا أو نائما أو مغمى عليه) أي وكذا من كان مجنونا أو سكران أو محدثا أو جنبا أو حائضا أو نفساء .اهـ .غاية(حاشية الشلبي على تبيين الحقائق، ج۲ص۳۷، كتاب الحج، باب الاحرام)

[۳] وأما ركنه فكينونته بمزدلفة سواء كان بفعل نفسه أو فعل غيره بأن يكون محمولا بأمره أو بغير أمره، وهو نائم أو مغمى عليه أو مجنون أو سكران نواه أو لم ينو علم بها أو لم يعلم لباب(ردالمحتار، ج۲ص۵۱۱، كتاب الحج، فصل في الاحرام وصفة المفرد)

www.idaraghufran.org

ہوجاتا ہے۔ ۱

۱ اور ذبح کرنے میں اصطیاد یعنی شکار کرنا اور بالفاظِ دیگر اضطراری ذبیحہ بھی داخل ہے۔

الشريطة الأولى :أن يكون عاقلا سواء كان رجلا أو امرأة بالغا أو غير بالغ إذا كان مميزا وهذا عند الجمهور (الحنفية والمالكية والحنابلة، وهو قول للشافعية).

وعلل الحنفية اشتراط العقل بأن صحة القصد إلى التسمية عند الذبح لا بد منها، وذلك بأن يكون الذابح متمكنا من قصد التسمية، وإن لم يكن قصدها واجبا، ولا تتحقق صحة التسمية ممن لا يعمل، فلا تؤكل ذبيحة المجنون والصبى الذى لا يعقل، والسكران الذى لا يعقل، أما الصبى والسكران والمعتوه الذين يعقلون الذبح ويقدرون عليه فتؤكل ذبيحتهم.

ووجه ابن قدامة الاشتراط بأن غير العاقل لا يصح منه القصد إلى الذبح.

والأظهر عند الشافعية حل ذبيحة الصبى غير المميز والمجنون والسكران مع الكراهة -بخلاف النائم -أما الحل فلأن لهم قصدا فى الجملة، وأما الكراهة فلأنهم قد يخطئون الذبح، وإنما حرمت ذبيحة (النائم) لأنه لا يتصور له قصد،قال الشربينى :ومحل الخلاف فى المجنون والسكران، إذا لم يكن لهما تمييز أصلا، فإن كان لهما أدنى تمييز حل قطعا(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۲۱، ص ۱۸۴ ،مادة ذبائح")

الشرط الأول :أن يكون عاقلا، مميزا، وهذا عند جمهور الفقهاء :(الحنفية والمالكية والحنابلة، وهو قول عند الشافعية.

وذلك لأن الصبى غير العاقل ليس أهلا للتذكية عندهم، فلا يكون أهلا للاصطياد، ولأن الصيد يحتاج إلى القصد والتسمية، وهما لا يصحان ممن لا يعقل، كما علله الحنفية والحنابلة.

وعلى ذلك فلا يجوز صيد المجنون، والصبى غير المميز، كما لا تجوز ذبيحتهما عند جمهور الفقهاء ، خلافا للشافعية، فإنهم صرحوا بأن ذبح وصيد صبى -ولو غير مميز، وكذا المجنون والسكران -حلال فى الأظهر عندهم، لأن لهم قصدا وإرادة فى الجملة، لكن مع الكراهة، لأنهم قد يخطئون الذبح، كما نص عليه فى الأم، وفى قول آخر عند الشافعية :لا يحل صيدهم ولا ذبحهم، لفساد قصدهم(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۸ ص۱۱۷، مادة "صيد")

(وأما) شرائط ركن الذكاة فأنواع بعضها يعم نوعى الذكاة الاختيارية، والاضطرارية وبعضها يخص أحدهما دون الآخر أما الذى يعمهما فمنها أن يكون عاقلا فلا تؤكل ذبيحة المجنون والصبى الذى لا يعقل والسكران الذى لا يعقل لما نذكر أن القصد إلى التسمية عند الذبح شرط ولا يتحقق القصد الصحيح ممن لا يعقل فإن كان الصبى يعقل الذبح ويقدر عليه تؤكل ذبيحته وكذا السكران (بدائع الصنائع، ج۵ ص۴۵، كتاب الذبائح،فصل فى بيان شرط حل الأكل فى الحيوان المأكول)

(وأما شرائط الذكاة فأنواع) : بعضها يعم الذكاة الاختيارية والاضطرارية وبعضها يخص أحدهما دون الآخر، أما الذى يعمهما فمنها أن يكون عاقلا فلا تؤكل ذبيحة المجنون والصبى الذى لا يعقل، فإن كان الصبى يعقل الذبح ويقدر عليه تؤكل ذبيحته، وكذا السكران(الفتاوىٰ الهندية، ج۵ ص۲۸۵، كتاب الذبائح الباب الاول)

مسئلہ نمبر ۲۷...... اگر کوئی ناجائز طریقہ پر یعنی جان بوجھ کر دواء وعلاج اور کسی کی طرف سے زبردستی کئے بغیر نشہ کا ارتکاب کرے، پھر اس کے نتیجہ میں نشہ پیدا ہونے کی حالت میں قسم اُٹھائے، یا کسی چیز کی نذر ومنت مانے، تو اس حالت میں اکثر فقہاء کے نزدیک اس کی قسم یا نذر ومنت معتبر ہوجاتی ہے، اور قسم کی خلاف ورزی پر قسم ٹوٹنے کا کفارہ واجب ہوتا ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر ۲۸...... اگر کوئی شخص ناجائز طریقہ پر (جس کی وضاحت پہلے گزری) نشہ کا ارتکاب کرکے اور نشہ کی حالت میں مبتلا ہوکر نکاح کا ایجاب وقبول کرے، اور نکاح کی باقی شرائط پائی جائیں، تو نکاح منعقد ومعتبر ہوجاتا ہے۔ [2]

---

[1] البتہ بعض حضرات (مثلاً امام زفر، امام طحاوی، کرخی، اور محمد بن سلمہ وغیرہ) کے نزدیک نشہ کی حالت میں قسم اُٹھانا معتبر نہیں ہوتا، اور ان کے نزدیک اس طرح کی قسم کی خلاف ورزی پر قسم ٹوٹنے کا کفارہ بھی واجب نہیں ہوتا۔

الشرائط التی ترجع إلی الحالف.

یشترط فی انعقاد الیمین وبقائها شرائط فی الحالف.

(الأولی) البلوغ .(والثانیة) العقل .وهاتان شریطتان فی أصل الانعقاد، فلا تنعقد یمین الصبی -ولو ممیزا -ولا المجنون والمعتوه والسکران -غیر المتعدی بسکره -والنائم والمغمی علیه؛ لأنها تصرف إیجاب، وهؤلاء لیسوا من أهل الإیجاب.

ولا خلاف فی هاتین الشریطتین إجمالا . وإنما الخلاف فی السکران المتعدی بسکره والصبی إذا حنث بعد بلوغه .أما السکران المتعدی، فالجمهور یرون صحة یمینه إن کانت صریحة تغلیظا علیه .وأبو ثور والمزنی وزفر والطحاوی والکرخی ومحمد بن سلمة وغیرهم یرون عدم انعقاد یمینه کالسکران غیر المتعدی، وتفصیل ذلک فی (الحجر) (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج۷، ص۲۶۵، مادة "ایمان")

[2] قصد العبارة دون قصد الأثر المترتب علیها، وهو الاختیار.

قصد العبارة والأثر، وهو الرضا.

فالأول هو رکن فی جمیع التصرفات والعقود، أو شرط لانعقادها، والثانی شرط لانعقاد العقود المالیة، ولیس شرطا للعقود التی یستوی فیها الجد والهزل کالطلاق والنکاح ونحوهما، ولذلک یقع طلاق السکران، والمکره، والساهی عندهم، والاختیار بهذا المعنی لا ینافی الإکراه، بل یجتمع معه، ولذلک تنعقد عقود المکره المالیة، ولکنها لا تکون صحیحة نافذة العقود؛ لکونها تحتاج إلی شرط آخر وهو الرضا .وأما الثالث فهو شرط لصحة العقود المالیة، ولیس بشرط فی العقود غیر المالیة إطلاقا.

وأما جمهور الفقهاء ، فجعلوا العبارة هی الوسیلة، وإنما الأساس هو القصد، وهو المقصود بالرضا والاختیار، سواء أکان ذلک فی العقود المالیة أم غیر المالیة(الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج۲۲ص۲۳۲، مادة "رضا")

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر ۲۹...... اگر کوئی شخص ناجائز طریقہ پر (یعنی جان بوجھ کر جبر واکراہ اور دواء وعلاج کے بغیر) شراب یا کوئی نشہ آور چیز استعمال کرے، اور نشہ میں مبتلا ہو کر اپنی بیوی کو طلاق دے، تو اکثر فقہائے کرام کے نزدیک اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

اور بعض حضرات کے نزدیک نشہ میں طلاق واقع نہیں ہوتی، جن میں امام زفر، طحاوی، کرخی، محمد بن سلمہ وغیرہ داخل ہیں، اور امام احمد کی ایک روایت بھی اسی کے مطابق ہے۔ [1]

---

[1] وأما السكران، فإن كان غير متعد بسكره، كما إذا سكر مضطرا، أو مكرها أو بقصد العلاج الضروری إذا تعين بقول طبيب مسلم ثقة، أو لم يعلم أنه مسكر، لم يقع طلاقه بالاتفاق، لفقدان العقل لديه كالمجنون دون تعد، هذا إذا غاب عقله أو اختلت تصرفاته، وإلا وقع طلاقه.
وإن كان متعديا بسكره، كأن شرب الخمرة طائعا بدون حاجة، وقع طلاقه عند الجمهور رغم غياب عقله بالسكر، وذلك عقابا له، وهو مذهب سعيد، وعطاء، ومجاهد، والحسن، وابن سيرين، والشعبی، والنخعی، وغيرهم.
وذكر الحنابلة عن أحمد روايتين :الأولى :بوقوع طلاقه كالجمهور، اختارها أبو بكر الخلال والقاضی .والثانية :بعدم وقوع طلاقه، اختارها أبو بكر عبد العزيز، وهو قول عند الحنفية أيضا اختاره الطحاوی والكرخی، وقول عند الشافعية، وقد روی ذلك عن عثمان -رضی الله تعالى عنه -وهو مذهب عمر بن عبد العزيز، والقاسم، وطاوس، وربيعة، وغيرهم.
وقد استدل لمذهب الجمهور بأن الصحابة جعلوا السكران كالصاحی فی الحد بالقذف.
كما استدل لعدم وقوع طلاقه بأنه فاقد العقل كالمجنون والنائم، وبأنه لا فرق بين زوال العقل بمعصية أو غيرها، بدليل أن من كسر ساقيه جاز له أن يصلی قاعدا، وأن امرأة لو ضربت بطن نفسها فنفست، سقطت عنها الصلاة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۲۹، ص ۱۶، مادة "طلاق")
ولم يوقع الشافعی طلاق السكران واختاره الطحاوی والكرخی، وفی التتارخانية عن التفريق: والفتوى عليه (الدرالمختار مع ردالمحتار)
(قوله واختاره الطحاوی والكرخی) وكذا محمد بن سلمة، وهو قول زفر كما أفاده فی الفتح (قوله عن التفريق) صوابه عن التفرد بالدال آخره لا بالقاف كما رأيته فی نسخ التتارخانية.
(قوله والفتوى عليه) قد علمت مخالفته لسائر المتون ح .وفی التتارخانية :طلاق السكران إذا سكر من الخمر أو النبيذ وهو مذهب أصحابنا (ردالمحتار، ج۳، ص ۲۴۱، كتاب الطلاق، مطلب فی تعريف السكران وحكمه)
(وطلاق السكران واقع) ش :وكذا يصح إعتاقه وخلعه، وبه قال الشافعی فی المنصوص والأصح، وهو قول الثوری ومالك وأحمد فی رواية وفی "المبسوط "المنصوص للشافعی جديدًا وقديمًا وقوع طلاق السكران، ونص فی الظهار على قولين، فمنهم من نقل من الظهار قولًا إلى الطلاق، ومعظم العلماء صاروا إلى وقوع طلاق السكران .وفی "المغنی ":"وهو قول سعيد بن المسيب

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

امام احمد رحمہ اللہ سے نشہ کی حالت میں طلاق واقع ہونے نہ ہونے سے متعلق مجموعی طور پر تین روایات منقول ہیں، ایک روایت کے مطابق طلاق واقع ہوجاتی ہے، دوسری روایت کے مطابق طلاق واقع نہیں ہوتی، اور تیسری روایت میں انہوں نے توقف اختیار کیا ہے۔

اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک نشہ کی حالت میں خرید وفروخت اور دیگر چیزوں میں بھی یہی تفصیل اور یہی تینوں قسم کی روایات ہیں۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ومجاهد وعطاء والحسن البصرى وإبراهيم النخعى والأوزاعى وميمون بن مهران والحكم وشريح وسليمان بن يسار ومحمد بن سيرين وابن شبرمة وسليمان بن حرب وابن عمر وعلى وابن عباس ومعاوية -رضى الله تعالى عنهم-، وبه قال قتادة، وحميد، وجابر بن زيد، وابن أبى ليلى وعمر بن عبد العزيز والحسن بن حميد.

وقال ابن حزم :أجاز مالك جميع تصرفاته الأربعة لقول أصحابنا وروى ابن وهب عنه أنه يجوز طلاقه دون نكاحه .وقال صاحب مطرف بن عبد الله لا يلزمه شىء من تصرفاته الأربعة، الطلاق والعتق والقتل والقذف .وعن عثمان -رضى الله تعالى عنه -أنه لا يقع طلاقه، وبه قال طاوس والقاسم بن محمد ويحيى بن سعيد الأنصارى، وربيعة وعبد الله بن الحسن والليث بن سعد وإسحاق وأبو ثور والمزنى وأبو سليمان وابن شريح وأبو طاهر الزيادى وأبو سهل الصعلوكى وابن سهل من الشافعية وزفر بن هذيل وأبو جعفر الطحاوى وأبو الحسن الكرخى وقال عثمان البتى :لا يلزمه منه عقد ولا بيع ولا نكاح ولا حد إلا حد الخمر فقط.

وقال الليث :لا يلزمه شىء بقوله، وأما ما عمل بيده من قتل أو سرقة أو زنى فإنه يقام عليه .وفى الذخيرة :"طلاق السكران واقع إذا سكر من الخمر والنبيذ، ولو أكره على الشرب فسكر أو شرب للضرورة فذهب عقله يقع طلاقه .وفى جوامع الفقه عن أبى حنيفة :يقع، وبه أخذ شداد ولو ذهب عقله بدواء أو أكل البنج لا يقع.

وذكر عبد العزيز الترمذى أنه قال :سئل أبو حنيفة وسفيان الثورى عن رجل شرب البنج فارتفع إلى رأسه فطلق، قالا :إن كان يعلم حين شرب ما هو؟ يقع وإلا لا يقع .ولو شرب الخمر ولم يوافقه فصعد منه فزال عقله وقع طلاقه (البناية شرح الهداية، ج۵، ص ۳۰۰، كتاب الطلاق، طلاق السكران)

[1] (مسألة طلاق السكران)مسألة؛ قال :(وعن أبى عبد الله رحمه الله، فى السكران روايات؛ رواية يقع الطلاق .ورواية لا يقع .ورواية يتوقف عن الجواب، ويقول :قد اختلف فيه أصحاب رسول الله) - صلى الله عليه وسلم -أما التوقف عن الجواب، فليس بقول فى المسألة، إنما هو ترك للقول فيها، وتوقف عنها، لتعارض الأدلة فيها، وإشكال دليلها .ويبقى فى المسألة روايتان : إحداهما، يقع طلاقه .اختارها أبو بكر الخلال، والقاضى .وهو مذهب سعيد بن المسيب، وعطاء ،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر۳۰...... اگر کوئی شخص ناجائز طریقہ پر نشہ کرنے کی حالت میں کسی دوسرے شخص کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا وکیل بنائے، اور اس کا وکیل اس کی بیوی کو طلاق دے دے، تو اکثر فقہائے کرام کے نزدیک اس کے وکیل کی طلاق دینا بھی معتبر ہو جاتا ہے، البتہ بعض صورتوں

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ومجاهد، والحسن، وابن سيرين، والشعبي، والنخعي، وميمون بن مهران، والحكم، ومالك، والثوري، والأوزاعي، والشافعي في أحد قوليه وابن شبرمة، وأبي حنيفة، وصاحبيه، وسليمان بن حرب؛ لقول النبي -صلى الله عليه وسلم :-كل الطلاق جائز، إلا طلاق المعتوه .
ومثل هذا عن علي، ومعاوية، وابن عباس، قال ابن عباس :طلاق السكران جائز، إن ركب معصية من معاصي الله نفعه ذلك، ولأن الصحابة جعلوه كالصاحي في الحد بالقذف؛ بدليل ما روى أبو وبرة الكلبي، قال :أرسلني خالد إلى عمر، فأتيته في المسجد، ومعه عثمان، وعلي، وعبد الرحمن وطلحة، والزبير، فقلت :إن خالدا يقول :إن الناس انهمكوا في الخمر، وتحاقروا العقوبة .فقال عمر :هؤلاء عندك فسلهم .فقال علي :نراه إذا سكر هذى، وإذا هذى افترى، وعلى المفترى ثمانون .فقال عمر :أبلغ صاحبك ما قال .فجعلوه كالصاحي، ولأنه إيقاع للطلاق من مكلف غير مكره صادف ملكه، فوجب أن يقع، كطلاق الصاحي، ويدل على تكليفه أنه يقتل بالقتل، ويقطع بالسرقة، وبهذا فارق المجنون.
والرواية الثانية، لا يقع طلاقه .اختارها أبو بكر عبد العزيز .وهو قول عثمان -رضي الله عنه - ومذهب عمر بن عبد العزيز، والقاسم، وطاوس، وربيعة، ويحيى الأنصاري، والليث، والعنبري، وإسحاق، وأبي ثور، والمزني .قال ابن المنذر :هذا ثابت عن عثمان، ولا نعلم أحدا من الصحابة خالفه .وقال أحمد :حديث عثمان أرفع شيء فيه، وهو أصح .يعني من حديث علي، وحديث الأعمش، منصور لا يرفعه إلى علي .ولأنه زائل العقل، أشبه المجنون، والنائم، ولأنه مفقود الإرادة، أشبه المكره، ولأن العقل شرط للتكليف؛ إذ هو عبارة عن الخطاب بأمر أو نهي، ولا يتوجه ذلك إلى من لا يفهمه، ولا فرق بين زوال الشرط بمعصية أو غيرها؛ بدليل أن من كسر ساقيه جاز له أن يصلي قاعدا، ولو ضربت المرأة بطنها، فنفست، سقطت عنها الصلاة، ولو ضرب رأسه فجن، سقط التكليف .وحديث أبي هريرة لا يثبت، وأما قتله وسرقته، فهو كمسألتنا .
فصل :والحكم في عتقه، ونذره، وبيعه، وشرائه، وردته، وإقراره، وقتله، وقذفه، وسرقته، كالحكم في طلاقه؛ لأن المعنى في الجميع واحد .وقد روى عن أحمد في بيعه وشرائه الروايات الثلاث. وسأله ابن منصور :إذا طلق السكران، أو سرق، أو زنى، أو افترى، أو اشترى، أو باع فقال :أجبن عنه، لا يصح من أمر السكران شيء .وقال أبو عبد الله بن حامد :حكم السكران حكم الصاحي فيما له وفيما عليه؛ فأما فيما له وعليه، كالبيع، والنكاح، والمعاوضات، فهو كالمجنون، لا يصح له شيء .وقد أومأ إليه أحمد، والأولى أن ماله أيضا لا يصح منه؛ لأن تصحيح تصرفاته فيما عليه مؤاخذة له، وليس من المؤاخذة تصحيح تصرف له(المغني لابنِ قدامة، ج۷ص ۳۷۹، ۳۸۰، كتاب الطلاق)

میں مشائخِ حنفیہ کا اختلاف ہے۔ ؎۱

مسئلہ نمبر۳۱......نشہ کی حالت میں غلام یا باندی کو آزاد کرنے کا حکم طلاق کی طرح ہے، اور اس سلسلہ میں فقہائے کرام کی آراء تقریباً وہی ہیں، جو طلاق کے بارے میں ہیں۔ ؎۲

مسئلہ نمبر۳۲......نشہ کی حالت میں کوئی اپنی بیوی سے ایلاء کرے، تو اس کا حکم بھی طلاق کی طرح ہے کہ اکثر فقہائے کرام کے نزدیک طلاق کی طرح وہ ایلاء معتبر ہوجاتا ہے۔ ؎۳

؎۱ وكذا فى مسألة الوكالة بالطلاق بأن الصحيح الوقوع، نص عليه فى الخانية والبحر (قوله لكن قيده البزازى) قال فى النهر عن البزازية :وكله بطلاقها على مال فطلقها فى حال السكر فإنه لا يقع، وإن كان التوكيل والإيقاع حال السكر وقع ولو بلا مال وقع مطلقا لأن الرأى لا بد منه فتقدير البدل .اهـ.أقول :والتعليل يفيد أنه لو وكله بطلاقها على ألف فطلقها فى حال السكر وقع مطلقا(رد المحتار، ج۳،ص۲۴۰،كتاب الطلاق)

وفى مسألة الوكالة بالتطليق بأن الصحيح الوقوع نص عليه فى الخانية والبحر .اهـ .وقد قدمناه أول كتاب الطلاق (ردالمحتار، ج۴، ص ۴۲، ، كتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم)

ولو وكل رجلا ليطلق امرأته فشرب الوكيل الخمر فطلق امرأته قال بعض المشايخ لا يقع وأكثر المشايخ على أنه يقع كذا فى التتارخانية(الفتاوىٰ الهندية، ج ۱ ص ۳۵۴، كتاب الطلاق، الباب الثانى، الفصل الاول)

إذا وكل الرجل رجلاً أن يطلق امرأته وطلقها وهو سكران، ينظر إن وكله وهو سكران فطلق يقع، وإن وكله وهو صاح وطلقها بعدما صار سكراناً لا يقع، هكذا حكى فتوى شمس الأئمة الحلوانى رحمه الله قبل هذا إذا كان الطلاق على مال، أما فى الطلاق بغير المال يقع الطلاق على كل حال؛ لأن المطلوب من الوكيل مجرد العبارة إذا كان الطلاق بغير مال، والسكران وغيره فى مجرد العبارة على السواء (المحيط البرهانى، ج۳ص۲۶۰، كتاب الطلاق، الفصل الخامس)

؎۲ ويشترط فى العتق كونه مطلق التصرف المالى، بالغا عاقلا حرا رشيدا مالكا فلا يصح العتق من غير مالك بلا إذن، ولا من غير مطلق التصرف كالصبى والمجنون والمحجور عليه بفلس أو سفه، ولا من مبعض ومكاتب ومكره بغير حق، وعتق السكران كطلاقه، وفيه خلاف ينظر فى مصطلح :(طلاق) (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۹، ص۲۶۶، مادة "عتق")

؎۳ اور بعض حضرات (مثلاً امام زفر، امام طحاوی اور کرخی وغیرہ) کے نزدیک طلاق کی طرح نشہ کی حالت میں ایلاء کرنا معتبر نہیں ہوتا۔

اور ایلاء سے مراد یہ ہے کہ مثلاً کوئی بیوی کے پاس نہ جانے یا اس سے صحبت نہ کرنے کی قسم اُٹھائے۔

السكران، وهو الذى صار عقله مغلوبا من تأثير المسكر، حتى صار يهذى ويخلط فى كلامه، ولا يعى بعد إفاقته ما كان منه فى حال سكره، وقد اتفق الفقهاء على أن إيلاء السكران لا يعتبر إذا كان

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر ۳۴۳...... ناجائز طریقہ پر نشہ کی حالت میں بیوی سے ظہار کرنے کا حکم اور اس سلسلہ میں فقہائے کرام کی آراء طلاق، ایلاء وغیرہ کی طرح ہیں۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

سكره من طريق غير محرم، كما لو شرب المسكر للضرورة، أو تحت ضغط الإكراه؛ لأن السكران لا وعى عنده ولا إدراك كالمجنون والنائم، بل أشد لأولى.

واختلفوا فيما إذا كان السكر بطريق محرم، وذلك بأن يشرب المسكر باختياره، وهو يعلم أنه مسكر، من غير ضرورة حتى يسكر، فقال بعضهم :يعتبر إيلاؤه، وهو قول جمهور الحنفية ومالك والشافعى وأحمد فى رواية عنه؛ لأنه لما تناول المحرم باختياره يكون قد تسبب فى زوال عقله، فيجعل موجودا عقوبة له وزجرا عن ارتكاب المعصية.

وقال بعضهم :لا يعتبر إيلاؤه، وهو قول زفر من الحنفية واختاره الطحاوى والكرخى، وهو أيضا قول أحمد فى رواية أخرى عنه، وهو منقول عن عثمان بن عفان وعمر بن عبد العزيز .وحجتهم فى ذلك :أن صحة التصرف تعتمد على القصد والإرادة الصحيحة، والسكران قد غلب السكر على عقله، فلا يكون عنده قصد ولا إرادة صحيحة، فلا يعتد بالعبارة الصادرة منه، كما لا يعتد بالعبارة الصادرة من المجنون والمعتوه والنائم والمغمى عليه.

والشارع لم يترك السكران بدون عقوبة على سكره، حتى نحتاج إلى عقوبة أخرى ننزلها به، خصوصا إذا كانت هذه العقوبة الأخرى لا تقتصر على الجانى، بل تتعداه إلى غيره من الزوجة والأولاد.

وأساس هذا الاختلاف هو الاختلاف فى اعتبار طلاقه وعدم اعتباره :فمن قال باعتبار طلاقه قال باعتبار إيلائه، ومن قال بعدم اعتبار طلاقه قال بعدم اعتبار إيلائه؛ لأن الإيلاء كطلاق معلق عند بعضهم، وسبب للطلاق عند آخرين، فيكون له حكمه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٧، ص ٢٢٩، وص ٢٣٠، مادة "ايلاء")

[1] وأما السكران فقد اتفق الفقهاء على أن ظهاره لا يعتبر إن كان سكره من طريق غير محرم، وذلك كما إذا شرب المسكر للضرورة أو تحت ضغط الإكراه، لأن السكران لا وعى عنده، ولا إدراك فهو كالمجنون أو كالنائم، فكما لا يعتبر الظهار الصادر من المجنون والنائم فكذلك لا يعتبر الظهار الصادر من السكران فى هذه الحالة.

أما إذا كان سكره من طريق محرم، بأن شرب المسكر باختياره من غير حاجة أو ضرورة حتى سكر، فقد اختلف الفقهاء فى اعتبار ظهاره بناء على اختلافهم فى اعتبار طلاقه، فمن قال منهم باعتبار طلاقه قال باعتبار ظهاره، وهم أكثر الحنفية، ومالك، والشافعى وأحمد فى رواية.

ووجهه :أنه لما تناول المحرم باختياره كان متسببا فى زوال عقله، فيجعل عقله موجودا حكما عقوبة له وزجرا عن ارتكاب المعصية.

ومن قال من الفقهاء بعدم اعتبار طلاق السكران قال لا يعتبر ظهاره، وهم زفر من الحنفية وأحمد فى

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر ۳۴...... اگر کوئی شخص ناجائز طریقہ پر نشہ کا ارتکاب کرنے کے بعد نشہ کی حالت میں وصیت کرے، تو حنفیہ سمیت بعض فقہائے کرام کے نزدیک اس کی وصیت معتبر ہوجاتی ہے، اور بعض دیگر حضرات کے نزدیک معتبر نہیں ہوتی۔ [1]

مسئلہ نمبر ۳۵...... اگر کوئی شخص ناجائز طریقہ پر نشہ آور چیز استعمال کرنے کے بعد نشہ کی حالت میں اپنا مال کسی کو ہبہ و گفٹ کرے، تو حنفیہ سمیت بہت سے فقہائے کرام کے نزدیک اس کا اس حالت میں ہبہ و گفٹ کرنا معتبر ہوجاتا ہے، اس لئے ہوش وحواس میں آنے اور نشہ اُترنے کے بعد مذکورہ شخص اس ہبہ کو رَد نہیں کرسکتا، اور بعض دیگر فقہاء کے نزدیک نشہ کی حالت میں ہبہ وگفٹ کرنا معتبر نہیں ہوتا۔ [2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

رواية، وهو منقول عن عثمان بن عفان وعمر بن عبد العزيز، وحجتهم فى ذلك أن صحة التصرف تعتمد على القصد والإرادة الصحيحة، والسكران قد غلب السكر على عقله فلا يكون عنده قصد ولا إرادة صحيحة، فلا يعتد بالعبارة الصادرة منه، كما لا يعتد بالعبارة الصادرة من المجنون والنائم والمغمى عليه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۹، ص ۲۰۲، مادة "ظهار")

[1] أما السكران :فقد ذهب الفقهاء إلى أن السكران من مباح لا تصح وصيته، واختلفوا فى حكم وصية السكران إذا كان متعديا بسكره إلى ثلاثة أقوال:

الأول :يرى الحنفية والشافعية ووجه عند الحنابلة صحة وصية السكران المتعدى بسكره لأن سكره بمحرم لا يبطل تكليفه فتلزمه الأحكام.

الثانى :يرى الحنابلة فى وجه وهو الصحيح من المذاهب أنه لا تصح وصية السكران المتعدى بسكره لأنه حينئذ غير عاقل أشبه المجنون.

الثالث :يرى المالكية أن وصية السكران المميز صحيحة أما غير المميز حال الإيصاء فلا تصح وصيته (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۳، ص ۲۳۶، مادة "وصية")

[2] هبة السكران:السكر إما أن يكون بمباح أو بحرام.

فإن سكر بمباح أو بما يعذر فيه، كما لو سكر بالبنج أو أوجر خمرا :فإن جميع تصرفاته الصادرة عنه لا تنفذ، لأنه إذا كان مباحا جعل عذرا.

وأما إن سكر بمحرم، كما لو شرب مسكرا باختياره (متعديا) فقد اختلف الفقهاء فى نفاذ تصرفاته:
فيرى الحنفية والشافعية على المذهب وكذا الحنابلة فى قول أنه تنفذ تصرفاته وأقاريره جميعها.

وقد استدلوا على ذلك أن السكر بالإجماع لا ينافى الخطاب بقول الله تعالى :(يا أيها الذين آمنوا لا تقربوا الصلاة وأنتم سكارى حتى تعلموا ما تقولون. وإن كان خطابا فى حال السكر فلا شبهة

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر۳۶ ...... اگر کوئی شخص ناجائز طریقہ پر نشہ کا ارتکاب کرنے کے بعد نشہ کی حالت میں خرید وفروخت کرے، تو اس کی خرید وفروخت معتبر سمجھی جاتی ہے۔ [۱]

اور شراب کے عادی سے جو چیز مثلاً کپڑا وغیرہ جائز طریقہ پر خریدی جائے، تو وہ چیز شرابی سے خریدی ہوئی ہونے کی وجہ سے ناپاک شمار نہیں ہوتی، اور اس میں نماز وغیرہ پڑھنا جائز ہوتا ہے۔ [۲]

مسئلہ نمبر۳۷ ...... اگر کوئی شخص ناجائز طریقہ پر نشہ آور چیز استعمال کرنے کے بعد نشہ کی حالت میں کسی کے حق کا اپنے ذمہ میں اقرار کرے، مثلاً یہ کہ اس کے ذمہ فلاں کا اتنا قرض ہے، تو حنفیہ سمیت بہت سے فقہاء کے نزدیک اس کا وہ اقرار معتبر ہو جاتا ہے، اور بعض کے نزدیک معتبر نہیں ہوتا۔ [۳]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

فيه، وإن كان في حال الصحو فكذلك. . . .، وإذا ثبت أنه مخاطب ثبت أن السكر لا يبطل شيئا من الأهلية، فيلزمه أحكام الشرع كلها وتصح عباراته كلها بالطلاق والعتاق والبيع والشراء والأقارير، وإنما ينعدم بالسكر القصد دون العبارة.

ويرى المالكية أن السكران بحرام تلزمه الجنايات والعتق والطلاق، ولا تلزمه الإقرارات والعقود من بيع وإجارة وهبة وصدقة وحبس على المشهور.

ويرى الشافعية في مقابل المذهب والحنابلة في القول الثاني أن تصرفات السكران وأقاريره لا تنفذ، وقد استدلوا بأن السكران مفقود الإرادة أشبه المكره، ولأن العقل شرط للتكليف، ولا فرق بين زوال الشرط بمعصية أو غيرها (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۲، ص۱۲۴، مادة "هبة")

[۱] وتصح عباراته من الطلاق والعتاق والبيع والإقرار (رد المحتار، ج۴ص۴۲، كتاب الحدود،باب حد الشرب المحرم)

[۲] ولو اشترى من مسلم ثوبا أو بساطا صلى عليه، وإن كان بائعه شارب خمر؛ لأن الظاهر من حال المسلم أنه يجتنب النجاسة (الفتاوىٰ الهندية، ج۵ص۳۱۵، كتاب الكراهية، الباب الرابع)

[۳] البتہ حنفیہ کے نزدیک نشہ کی حالت میں ان حقوق کا اقرار معتبر نہیں ہوتا، جو خالص اللہ کا حق ہیں مثلاً (حدود وقصاص سوائے حدِ قذف کے) لیکن جو بندوں کا حق ہیں، جیسا کہ کسی کا مالی حق، اور اس میں حدِ قذف بھی داخل ہے، ان میں اقرار معتبر ہو جاتا ہے۔

إقرار السكران: السكران من فقد عقله بشرب ما يسكر، وإقرار السكران جائز بالحقوق كلها إلا الحدود الخالصة، والردة بمنزلة سائر التصرفات. وهذا عند الحنفية والمزني من الشافعية وأبي ثور

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر ۳۸...... ناجائز طریقہ پر نشہ کا ارتکاب کرنے کے بعد نشہ کی حالت میں قرض دینا

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

إذا كان سكره بطريق محظور، لأنه لا ينافي الخطاب، إلا إذا أقر بما يقبل الرجوع كالحدود الخالصة حقا لله تعالى، لأن السكران يكاد لا يثبت على شيء فأقيم السكر مقامه فيما يحتمل الرجوع فلا يلزمه شيء .

وإن سكر بطريق غير محرم، كمن شرب المسكر مكرها لا يلزمه شيء ، وكذا من شرب ما لا يعلم أنه مسكر فسكر بذلك.

وقال المالكية :إن السكران لا يؤاخذ بإقراره، لأنه وإن كان مكلفا إلا أنه محجور عليه في المال. وكما لا يلزمه إقراره -لا تلزمه العقود، بخلاف جناياته فإنها تلزمه.

وقال جمهور الشافعية :إقرار السكران صحيح، ويؤاخذ به في كل ما أقر به، سواء وقع الاعتداء فيها على حق الله سبحانه أو على حق العبد، لأن المتعدي بسكره يجب أن يتحمل نتيجة عمله، تغليظا عليه وجزاء لما أقدم عليه وهو يعلم أنه سيذهب عقله (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٦، ص ٥٠، وص ٥١، مادة "اقرار")

والحاصل أن كل حد كان خالصا لله تعالى لا يصح إقراره وإلا يصح كحد القذف؛ لأن فيه حق العبد .والسكران فيه كالصاحي عقوبة عليه كما في سائر تصرفاته من الإقرار بالمال، والطلاق، والعتاق وغيرها(مجمع الأنهر، ج ١ ص ٦٠٣، كتاب الحدود، باب حد الشرب)

وإقرار السكران جائز كإقرار الصاحي بمنزلة سائر التصرفات ينفذ من السكران كما ينفذ من الصحيح ويستوي في ذلك إقراره بالمال أو بالحد أو بما يصح الرجوع عنه أو بما لا يصح إذا لم يرجع عنه؛ لأن السكر عبارة عن غلبة السرور فلا يؤثر في عقله شيئا فينفذ إقراره كما ينفذ ممن هو صاح (المبسوط للسرخسي، ج١٨، ص ١٧٢، كتاب الاقرار، باب إقرار الكفار)

و السكران مما سوى الخمر من الأشربة المتخذة من التمر و العنب و الزبيب يحد و يصح عنه هذه التصرفات إلا الردة فأنها لا تصح استحسانا (فتاویٰ قاضي خان، ج٣، ص٢٩٨، كتاب الحدود)

والسكران كالصاحي فيما فيه حقوق العباد عقوبة له؛ لأنه أدخل الآفة على نفسه، فإذا أقر بالقذف سكران حبس حتى يصحو فيحد للقذف ثم يحبس حتى يخف عنه الضرب فيحد للسكر، وينبغي أن يقيد حده للسكر بما إذا شهدا عليه به وإلا فبمجرد سكره لا يحد لإقراره بالسكر، وكذا يؤخذ بالإقرار بسبب القصاص وسائر الحقوق من المال والطلاق والعتاق وغيرها فتح ملخصا، وقوله عقوبة له إلخ يدل على أنه لو سكر مكرها أو مضطرا لا يؤاخذ بحقوق العباد أيضا (قوله أو أقر كذلك) أي بعد زوال ريحها، وهذا على قولهما إن التقادم يبطل الإقرار وإنه مقدر بزوال الرائحة (قوله فيعمل الرجوع فيه) لاحتمال صدقه وأنه كاذب في إقراره.

وإذا أقر وهو سكران يزيد احتمال الكذب فيدرأ عنه الحد أيضا (قوله ثم ثبوته إلخ) هذا بيان لدليلهما على اشتراط قيام الرائحة وقت الإقرار، فعند عدم قيامها ينتفي الحد لعدم ما يدل عليه؛ لأن الإجماع لم يكمل إلا بقول من اشترط قيامها، لكن قدمنا تصحيح قول محمد بعدم الاشتراط وبيانه في الفتح(رد المحتار، ج٤ص ٤١، كتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم)

اورقرض لینا معتبر شمار ہوتا ہے، اس لئے اگر کسی نے مذکورہ صورت میں نشہ کی حالت میں کسی سے قرض لیا، یا قرض دیا، تو اس کے احکام وہی ہوں گے، جو ہوش وحواس بحال ہونے کی حالت میں ہوتے ہیں۔ [۱]

مسئلہ نمبر۳۹...... اگر کوئی شخص ناجائز طریقہ پر نشہ کا ارتکاب کرنے کے بعد نشہ کی حالت میں چوری کا جرم کرے، تو اکثر فقہائے کرام اس پر چوری کی حد (یعنی ہاتھ کاٹنے کی قانونی سزا) جاری کرنے کے قائل ہیں۔ [۲]

مسئلہ نمبر۴۰...... اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کو گواہ بنا کر نکاح کرے، جو نشہ کی حالت میں ہوں، اور اُنہیں نشہ اُترنے کے بعد نکاح کا گواہ بننا یاد ہو، تو بعض مشائخِ حنفیہ کی تصریح کے مطابق ان کی گواہی میں کیا گیا یہ نکاح معتبر ومنعقد ہوجاتا ہے۔ [۳]

مسئلہ نمبر۴۱...... نابالغ بچہ اور بچی کا ولی (مثلاً والد) اگر نشہ کی حالت میں اپنی ولایت کے تحت بچہ کا نکاح کرے، تو بہت سے فقہاء کے نزدیک اس کا وہ نکاح کرنا معتبر نہیں ہوتا، جبکہ حنفیہ کے نزدیک کفو اور جوڑ میں اور مہرِ مثل کے ساتھ کیا ہوا نکاح معتبر ہوجاتا ہے۔ [۴]

---

[۱] وبين فى التحرير حكمه أنه إن كان سكره بطريق محرم لا يبطل تكليفه فتلزمه الأحكام وتصح عبارته من الطلاق والعتاق، والبيع والإقرار، وتزويج الصغار من كفء ، والإقراض والاستقراض لأن العقل قائم، وإنما عرض فوات فهم الخطاب بمعصيته، فبقى فى حق الإثم ووجوب القضاء (رد المحتار، ج۳ص ۲۳۹ ، كتاب الطلاق، مطلب فى تعريف السكران وحكمه)

[۲] و أما من يسرق وهو سكران ، فقد اختلفت فى حكمه أقوال الفقهاء :
فبعضهم يرى أن عقله غير حاضر، فلا يؤاخذ بشىء مطلقا إلا حد السكر .سواء أكان متعديا بسكره أم كان غير متعد به.غير أن جمهور الفقهاء يفرق بين حالتين :إذا كان السكران قد تعدى بسكره، فإن حد السرقة يقام عليه، سدا للذرائع، حتى لا يقصد من يريد ارتكاب جريمة إلى الشرب درءا لإقامة الحد عليه .أما إذا لم يكن متعديا بالسكر فيدرأ عنه الحد؛ لقيام عذره وانتفاء قصده.
انظر مصطلح :(سكر). (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۴، ص۲۹۶، مادة "سرقة")

[۳] تزوجها بحضرة السكارى وهم لا يعرفون أمر النكاح غير أنهم يذكرون إذا صحوا ينعقد (الفتاوىٰ البزازية، ج۲، ص ۹، السادس فى الشهود)

[۴] اور اگر نابالغ کا ولی نشہ کی حالت میں غیر کفو میں نکاح کرے، مثلاً جس لڑکے سے نکاح کرے، وہ مالداری، دینداری وغیرہ میں لڑکی سے کمزور ہو، یا وہ لڑکی کے مہرِ مثل سے کم مقدار پر ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مسئلہ نمبر ۴۲...... اگر کوئی شخص ناجائز طریقہ پر نشہ کا ارتکاب کر کے نشہ کی حالت میں دوسرے کو قتل کر دے، تو اس پر حسبِ معمول قصاص یا دیت لازم ہوتی ہے، اور وہ نشہ کی وجہ سے معذور و بریٔ الذمہ شمار نہیں کیا جاتا۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

یا لڑکے کا مہرِ مثل سے زیادہ مقدار پر نکاح کرے، تو حنفیہ کے نزدیک ایسا نکاح کرنا معتبر نہیں ہوتا۔

شروط الولی: یشترط فی الولی شروط متفق علیها بین الفقهاء وهی:

کمال الأهلیة :بالبلوغ والعقل والحریة، فلا ولایة للصبی والمجنون والمعتوه (ضعیف العقل) والسکران(الفقه الاسلامی وادلتهٗ للزحیلی، ج۹ ص ۶۷۰۰،القسم السادس،الباب الاول، الفصل الرابع، المبحث الثانی)

وبین فی التحریر حکمه أنه إن کان سکره بطریق محرم لا یبطل تکلیفه فتلزمه الأحکام وتصح عبارته من الطلاق والعتاق، والبیع والإقرار، وتزویج الصغار من کفء (رد المحتار، ج۳ص ۲۳۹، کتاب الطلاق، مطلب فی تعریف السکران وحکمه)

حکم السکران من محرم کالصاحی إلا فی سبع :لا تصح ردته ولا إقراره بالحدود الخالصة، ولا إشهاده علی شهادة نفسه، ولا تزویجه الصغیر بأکثر من مهر المثل أو الصغیرة بأقل، ولا تطلیقه زوجة من وکله بتطلیقها حین صحوه، ولا بیعه متاع من وکله بالبیع صاحیا، ولا رد الغاصب علیه ما غصبه منه قبل سکره، هذا حاصل ما فی الأشباه :ونازعه محشیة الحموی فی الأخیرة بأن المنقول فی العمادیة أن حکم السکران فیها کالصاحی، فیبرأ الغاصب من الضمان بالرد علیه، وفی مسألة الوکالة بالتطلیق بأن الصحیح الوقوع نص علیه فی الخانیة والبحر .اهـ .وقد قدمناه أول کتاب الطلاق، وکتبنا هناک عن التحریر أن السکران إن کان سکره بطریق محرم لا یبطل تکلیفه، فتلزمه الأحکام، وتصح عباراته من الطلاق والعتاق والبیع والإقرار، وتزویج الصغار من کفء(رد المحتار، ج۴ص ۴۱،۴۲، کتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم)

[1] أما السکران، فقد ذهب الحنفیة والمالکیة، وکذلک الشافعیة والحنابلة فی المذهب عندهما إلی أنه إن قتل وهو سکران، فإن کان سکره بمحرم وجب القصاص علیه، وإن کان سکره لعذر کالإکراه فلا قصاص علیه.وقال أبو الخطاب من الحنابلة :إن وجوب القصاص علیه مبنی علی وقوع طلاقه، وفیه روایتان، فیکون فی وجوب القصاص علیه وجهان(الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج۳۳ص ۲۶۲، مادة "قصاص")

(وعمد الصبی والمجنون) والمعتوه (خطأ) بخلاف السکران والمغمی علیه(الدر المختار)

(قوله خطأ) أی فی حکم الخطأ فی وجوب المال (قوله بخلاف السکران والمغمی علیه) کذا فی القهستانی، والظاهر أن المراد السکران بغیر مباح زجرا له، وإلا فالعمد لا بد فیه من القصد والسکران بمباح لا قصد له ولا زجر علیه تأمل، وکذا یقال فی المغمی فإنه لا قصد له کالنائم بل هو أشد، وأیضا فالصبی له قصد بالجملة، وقد جعل عمده خطأ فهذا أولی(رد المحتار علی الدر المختار، ج۶ ص ۵۸۶،۵۸۷، کتاب الدیات، فصل فی الشجاج)

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر۴۳……اگر ایک شخص نے دوسرے کو کسی چیز کے خریدنے کا وکیل ونمائندہ بنایا، اوروہ وکیل نشہ میں مبتلا ہوکر اس کی وکالت کے طور پر وہ کام کرے،مثلاً اس کے لئے خریداری کرے،تو بعض فقہائے کرام کے نزدیک اس کا یہ کام وکیل بنانے والے کے حق میں نافذ نہیں ہوتا،اور بعض حضرات کے نزدیک نافذ ہوجاتا ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر۴۴……اگر کسی شخص نے دوسرے کا مال غصب کرلیا تھا،پھر اس غاصب نے مالک کو وہ مال اس وقت واپس کیا،جبکہ اس مال کا مالک نشہ کی حالت میں تھا،تو حنفیہ میں سے بعض حضرات کے نزدیک غصب کرنے والا اس حالت میں اس کا مال واپس کرکے بریٔ الذمہ ہوجاتا ہے،اور بعض حضرات بریٔ الذمہ ہونے سے اختلاف کرتے ہیں۔ [2]

---

[1] ثامنا :السكر:نص الشافعية على أنه لو سكر الوكيل أو الموكل بلا تعد (أى بمباح) انعزل الوكيل.أما إذا سكر أحدهما بتعد (أى بمحرم) فيحتمل أنه ينعزل الوكيل لذلک، ويحتمل أنه لا ينعزل، لأن المتعدى حكمه حكم الصاحى.

وصرح الحنابلة بأن الوكالة لا تبطل بالسكر الذى يفسق به فى غير ما ينافيه، لأنه لا يخرجه عن أهلية التصرف.

وأما ما ينافى الفسق كالإيجاب فى عقد النكاح فإن الوكالة تبطل فيه بالسكر.

ويرى الحنفية أن الوكالة لا تبطل بالسكر، سواء طرأ على الموكل أو على الوكيل، وسواء كان من مباح أو من محرم.

وقالوا :الوكيل بالطلاق صاحيا إذا سكر فطلق لم يقع، والوكيل بالبيع لو سكر فباع لم ينفذ على موكله (الموسوعة الفقهية الكويتية،ج۴۵ص ۱۱۱،۱۱۲،مادة "وكالة")

وإن اختلط عقل الوكيل بالنبيذ إلا أنه يعرف البيع والشراء قال أبو سليمان جاز بيعه وشراؤه على الموكل بخلاف ما إذا اختلط عقله بالبنج حيث لا يجوز ، وقال غيره فى شرب النبيذ أيضا لا يجوز عقده على الموكل ؛ لأن بيع السكران إنما جاز زجرا عليه فلا يجوز على الموكل (مجمع الضمانات،ج۱ص ۲۴۹، ۲۵۰، باب فى الوكالة والرسالة)

إذا تصرف الوكيل وهو سكران بأحد المحرمات، كالخمر، فلا ينفذ تصرفه عند بعض الفقهاء ؛ لأن الحكم بصحة تصرف السكران زجر له، أما الموكل فلا ذنب له .أما عند فريق آخر من الفقهاء فيجوز بيع السكران وشراؤه إذا كان يعقد البيع والشراء والقبض (تكملة رد المحتار)(درر الحكام فى شرح مجلة الاحكام،ج۳ص۵۱۸، الكتاب الحادى عشر الوكالة، مادة ۱۴۵۷)

[2] ومنها الغصب من صاح ورده عليه وهو سكران كذا فى الأشباه ح .قلت :لكن اعترضه محشيه الحموى فى الأخيرة بأن المنقول فى العمادية أن الغاصب يبرأ بالرد عليه من الضمان

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مسئلہ نمبر ۴۵......شراب پی کر نشہ ہونے کی صورت میں جو احکام ہیں، وہی احکام شراب کے بجائے کوئی دوسری نشہ آور چیز مثلاً بھنگ، افیون، چرس بلکہ کوئی نشہ آور دوا استعمال کر کے نشہ ہونے کی صورت میں بھی ہیں، جبکہ اس چیز کو جان بوجھ کر جبر و اکراہ کے بغیر اور نشہ (نہ کہ دوا و علاج) کی غرض سے استعمال کیا ہو، کیونکہ باختیارِ خود نشہ کرنا ہر چیز سے حرام ہے، اور نشہ کا اپنے اختیار سے ارتکاب کرنے والا شخص اپنی عقل و ہوش حواس گم کر کے خود سے ذمہ دار و قصوروار شمار ہوتا ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾فحكمه فيها كالصاحى (ردالمحتار، ج۳، ص ۲۴۰، كتاب الطلاق، مطلب فى تعريف السكران وحكمه)

هذا حاصل ما فى الأشباه :ونازعه محشية الحموى فى الأخيرة بأن المنقول فى العمادية أن حكم السكران فيها كالصاحى، فيبرأ الغاصب من الضمان بالرد عليه (ردالمحتار، ج۴، ص ۴۲، كتاب الحدود، باب حد الشرب المحرم)

[1] تصرفات متناول المخدرات:

إن متناول القدر المزيل للعقل من المخدرات، إما أن يكون للتداوى أو لا، فإن كان للتداوى فإن تصرفاته لا تصح عند جماهير الفقهاء .

أما إذا كان زوال العقل بتناول المخدرات لا للتداوى، فإن الفقهاء مختلفون فيما يصح من تصرفاته وما لا يصح.

فذهب الحنفية إلى أن تصرفاته صحيحة إذا استعمل الأفيون للهو؛ لكونه معصية، واستثنى الحنفية الردة والإقرار بالحدود والإشهاد على شهادة نفسه فإنها لا تصح، ومحل ذلك إذا كان لا يعرف الأرض من السماء ، أما إذا كان يعرف ذلك فهو كالصاحى، فكفره صحيح، وكذلك طلاقه وعتاقه وخلعه.

قال ابن عابدين فى الحشيشة والسكر بها :فلما ظهر من أمرها -أى الحشيشة -من الفساد كثير وفشا، عاد مشايخ المذهبين -الحنفية والشافعية -إلى تحريمها وأفتوا بوقوع الطلاق بها.

وزاد بعض الحنفية على ما تقدم أن زوال العقل إذا كان بالبنج والأفيون، وكان للتداوى -أى على سبيل الجواز -أن الطلاق يقع زجرا وعليه الفتوى.

وذهب المالكية إلى صحة طلاقه وعتقه وتلزمه الحدود والجنايات على نفس ومال، بخلاف عقوده من بيع وشراء وإجارة ونكاح وإقرارات فلا تصح ولا تلزم على المشهور.

وذهب الشافعية إلى صحة جميع تصرفاته؛ لعصيانه بسبب زوال عقله، فجعل كأنه لم يزل.والصحيح من مذهب الحنابلة أن تناول البنج ونحوه لغير حاجة -إذا زال العقل به كالمجنون - لا يقع طلاق من تناوله؛ لأنه لا لذة فيه، وفرق الإمام أحمد بينه وبين السكران فألحقه بالمجنون، وقدمه فى "النظم " "والفروع "وهو الظاهر من كلام الخرقى فإنه قال:

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ وطلاق الزائل العقل بلا سكر لا يقع .قال الزركشى -من الحنابلة -ومما يلحق بالبنج الحشيشة الخبيثة، وأبو العباس ابن تيمية يرى أن حكمها حكم الشراب المسكر حتى فى إيجاب الحد، وهو الصحيح إن أسكرت، أو أسكر كثيرها وإلا حرمت، وعزر فقط فيها(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ١١، ص٣٧، مادة "تخدير")

السُّكر :حالة تعرض للإنسان بامتلاء دماغه من الأبخرة المتصاعدة إليه، فيتعطل معه عقله المميز بين الأمور الحسنة والقبيحة .وهو نوعان :سكر بطريق مباح كالحاصل من الدواء أو البنج، أو حالة الاضطرار أو الإكراه .وسكر بطريق حرام كالحاصل من الخمر أو أى مسكر آخر حتى البيرة. والسكر بنوعيه لا يذهب العقل، بل يعطله فترة من الزمن، ويزيل الإرادة والقصد.

وحكمه على المشهور عند المالكية وابن تيمية وابن القيم من الحنابلة: أنه يبطل العبارة ولا يترتب عليها التزام، فتبطل عقوده وتصرفاته لعدم سلامة القصد أو الإرادة، سواء أكان بطريق مباح أو محظور، فلا يصح يمينه وطلاقه وإقراره ولا بيعه وهبته ولا سائر أقواله. إلا أن المالكية قالوا فى الطلاق :لو سكر سكراً حراماً صح طلاقه، إلا أن لا يميز فلا طلاق عليه لأنه صار كالمجنون وقال جمهور الفقهاء (غير المذكورين) يفرق بين السكر بمباح فليس لعبارته أى اعتبار، وبين السكر بمحرم، فتقبل عبارته زجراً له وعقاباً على تسببه فى تعطيل عقله، فتعد تصرفاته من قول أو فعل صحيحة نافذة، عقاباً وزجراً له ولأمثاله، سواء فى ذلك الزواج والطلاق والبيع والشراء والإجارة، والرهن والكفالة ونحوها (الفقه الاسلامى وادلته للزحيلى، ج۴، ص۲۹۷۳، وص۲۹۷۴، القسم الثانى، الفصل الرابع)

وفى النهر عن الجوهرة أن الخلاف مقيد بما إذا شربه للتداوى فلو للهو والطرب فيقع بالإجماع مطلب فى الحشيشة والأفيون والبنج (قوله وحشيش) قال فى الفتح :اتفق مشايخ المذهبين من الشافعية والحنفية بوقوع طلاق من غاب عقله بأكل الحشيش، وهو المسمى بورق القنب لفتواهم بحرمته بعد أن اختلفوا فيها .فأفتى المزنى بحرمتها وأفتى أسد بن عمرو بحلها، لأن المتقدمين لم يتكلموا فيها بشيء لعدم ظهور شأنها فيهم فلما ظهر من أمرها من الفساد كثير وفشا عاد مشايخ المذهبين إلى تحريمها .وأفتوا بوقوع الطلاق ممن زال عقله بها .اهـ(قوله أو أفيون أو بنج) الأفيون :ما يخرج من الخشخاش .البنج :بالفتح نبت منبت .وصرح فى البدائع وغيرها بعدم وقوع الطلاق بأكله معللا بأن زوال عقله لم يكن بسبب هو معصية .والحق التفصيل، وهو إن كان للتداوى لم يقع لعدم المعصية، وإن للهو وإدخال الآفة قصدا فينبغى أن لا يتردد فى الوقوع.

وفى تصحيح القدورى عن الجواهر :وفى هذا الزمان إذا سكر من البنج والأفيون يقع زجرا، وعليه الفتوى، وتمامه فى النهر (قوله زجرا) أشار به إلى التفصيل المذكور، فإنه إذا كان للتداوى لا يزجر عنه لعدم قصد المعصية ط (قوله اختلف التصحيح إلخ) فصحح فى التحفة وغيرها عدم الوقوع . وجزم فى الخلاصة بالوقوع .قال فى الفتح :والأول أحسن لأن موجب الوقوع عند زوال العقل ليس إلا التسبب فى زواله بسبب محظور وهو منتف .وفى النهر عن تصحيح القدورى أنه التحقيق (رد المحتار، ج٣ص ٢٣٩، ٢٤٠، كتاب الطلاق، مطلب فى تعريف السكران وحكمه)

(باب نمبر۱۶)

سِرکہ اور ماہیتِ شراب کی تبدیلی سے متعلق احکام

جس طرح شراب، مختلف پھلوں، غلوں اوران کے رَس وشیرہ سے بنتی ہے، اسی طرح دیسی سرکہ بھی مختلف پھلوں، غلوں اوران کے رَس وشیرہ سے بنتا ہے، بلکہ عموماً سرکہ، شراب کے مرحلہ سے گزرنے کے بعد ہی تیار ہوتا ہے، جب اس سے نشہ کی ماہیت تبدیل ہوجاتی ہے، مگرسرکہ، شراب کی طرح نشہ آور اور مضر چیز نہیں، بلکہ انتہائی مفید مشروب ہے، اس لئے شراب کے موضوع سے سرکہ کا بھی تعلق قائم ہے، اوراسی مناسبت سے سرکہ کے بہت سے احکام فقہائے کرام نے شراب کے ذیل میں بیان کئے ہیں۔

سرکہ کوعربی زبان میں ''خلّ'' اورانگریزی زبان میں Vinegar کہا جاتا ہے۔

سرکہ حلال وپاکیزہ مشروبات میں سے ہے، اوراحادیث میں اس کی تعریف وتوصیف کی گئی ہے، اور فقہائے کرام نے اس کے متعلق شرعی احکام بیان فرمائے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شریعتِ مطہرہ نے شراب کے مقابلہ میں اس حلال مشروب کوبھی تجویز کیا ہے۔ [1]

آگے سرکہ سے متعلق کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

احادیث میں سرکہ کی حلت وافادیت کا ذکر

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ، فَقَالُوْا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا

---

[1] حکم الخل:

الخل، مال متقوم طاهر يحل أكله والمعاملة به والاستفادة منه بطرق مختلفة كسائر الأموال المتقومة .وبما أن أصله وأصل الخمر وسائر الأشربة المحرمة واحد غالبا تعرض الفقهاء لأحكام الخل فی مواضع (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۹، ص۲۶۰، مادة ''خل'')

خَلٌّ، فَدَعَا بِهٖ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهٖ، وَيَقُوْلُ : نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ (مسلم) ؎۱

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن کو طلب فرمایا، تو انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکہ منگا کر اس کو کھانا شروع کیا، اور یہ فرمانے لگے کہ سرکہ بہت اچھا سالن ہے، سرکہ بہت اچھا سالن ہے (مسلم)

اس حدیث سے سرکہ کی حلت اور اس کے کھانے کا جائز، بلکہ مسنون ہونا معلوم ہوا۔

حضرت طلحہ بن نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِیْ ذَاتَ يَوْمٍ إِلٰى مَنْزِلِهٖ، فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ، فَقَالَ: مَا مِنْ أُدُمٍ؟ فَقَالُوْا: لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ، قَالَ : فَإِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْأُدُمُ، قَالَ جَابِرٌ: فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وقَالَ طَلْحَةُ : مَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ (مسلم) ؎۲

ترجمہ: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر کی طرف لے گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روٹی کا ایک حصہ نکال کر دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر والوں سے مخاطب ہوکر) فرمایا کہ کیا کوئی سالن نہیں ہے؟ گھر والوں نے جواب دیا کہ نہیں البتہ کچھ سرکہ ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرکہ بہت اچھا سالن ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ

؎۱ رقم الحديث ٢٠٥٢ "١٦٦"، كتاب الاشربة، باب فضيلة الخل والتأدم به.

؎۲ رقم الحديث ٢٠٥٢ "١٦٧"، كتاب الاشربة، باب فضيلة الخل والتأدم به.

www.idaraghufran.org

کہتے ہیں کہ میں نے جب سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (سرکہ کی تعریف سے متعلق) یہ بات سنی، اسی وقت سے میں سرکہ سے محبت کرنے لگا، اور حضرت طلحہ راوی کہتے ہیں کہ میں نے بھی جب سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی، اسی وقت سے میں بھی سرکہ سے محبت کرنے لگا (مسلم)

اس سے معلوم ہوا کہ نہ صرف یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکہ خود استعمال فرمایا ہے، بلکہ دوسروں کو بھی استعمال کرنے کی اجازت دی ہے، اور اس کو عمدہ سالن یعنی روٹی کے ساتھ کھانے والی چیز قرار دیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، مَا أَقْفَرَ بَیْتٌ فِیْہِ خَلٌّ (مسند أحمد، رقم الحدیث ۱۴۸۰۷) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرکہ بہت اچھا سالن ہے، ایسا گھر (والا) فاقہ کا شکار نہیں ہوگا، جس میں سرکہ ہو (مسند احمد)

حضرت امِ ھانی بنتِ ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ھَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ؟ فَقُلْتُ : لَا، إِلَّا کِسَرٌ یَابِسَةٌ وَخَلٌّ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: قَرِّبِیْہِ، فَمَا أَقْفَرَ بَیْتٌ مِنْ أُدُمٍ فِیْہِ خَلٌّ (سنن الترمذی) [2]

ترجمہ: میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، پھر فرمایا کہ کیا آپ کے پاس کچھ (کھانے کے لئے) ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، سوائے خشک

---

[1] قال شعیب الارنؤوط: حدیث صحیح دون قولہ: ما أقفر بیت فیہ خل، وھذا إسناد حسن فی المتابعات والشواھد (حاشیة مسند احمد)

[2] رقم الحدیث ۱۸۴۱، ابواب الاطعمة، باب ماجاء فی الخل.
قال الترمذی: ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجه.

www.idaraghufran.org

روٹی کے ٹکڑے اور سرکہ کے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو قریب لائیے، پس وہ گھر (والا) سالن سے فاقہ کا شکار نہیں ہوگا، جس میں سرکہ ہو (ترمذی)

اس طرح کی حدیث حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ [1]

مذکورہ احادیث سے نہ صرف سرکہ کا جائز وحلال ہونا معلوم ہوا، بلکہ اسی کے ساتھ اس کی گھر میں موجودگی کا باعثِ برکت وافادیت ہونا بھی معلوم ہوا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ (سنن الترمذی) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرکہ بہت اچھا سالن ہے (ترمذی، مسلم)

اس طرح کی احادیث اور کئی سندوں سے بھی مروی ہیں۔ [3]

---

[1] عن ابن عمر قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما أقفر بيت، فيه خل (شعب الايمان للبيهقى، رقم الحديث ۵۵۴۳، المطاعم والمشارب، اكل اللحم)

[2] رقم الحديث ۱۸۴۰، ابواب الاطعمة، باب ماجاء فى الخل، مسلم، رقم الحديث 2051 "۱۶۴".

[3] عن السائب بن يزيد، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : نعم الإدام الخل (المعجم الكبير للطبرانى، رقم الحديث ۶۶۹۰)

قال الهيثمي:رواه الطبراني وفيه يزيد بن عبد الملك النوفلي، وهو ضعيف عند جميع الأئمة إلا في رواية عن ابن معين وضعفه في أخرى(مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۰۳۱،باب ما جاء في الخل)

عن ابن عباس، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :نعم الإدام الخل (المعجم الكبير للطبرانى، رقم الحديث ۱۱۳۳۸)

عن أنس رضى الله عنه، عن النبى صلى الله عليه وسلم، قال :نعم الإدام الخل (مستخرج ابى عوانة، رقم الحديث ۸۳۸۴، معجم ابن الاعرابى، رقم الحديث ۲۱۹۷)

عن أبى هريرة رضى الله عنه، قال :قال النبى صلى الله عليه وسلم :نعم الإدام الخل (مستخرج ابى عوانة، رقم الحديث ۸۳۸۲)

عن ابن عمر رضى الله عنهما، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : نعم الأدم الخل (مستخرج ابى عوانة، رقم الحديث ۸۳۸۳)

سرکہ، انگور، کھجور اور گنے کے علاوہ کئی دوسری چیزوں سے تیار کیا جاتا ہے، جس کا ذائقہ عموماً کھٹا ہوتا ہے۔

اور سرکہ بہت مفید چیز ہے، طب میں اسے عمدہ مشروبات میں شمار کیا گیا ہے۔ [1]

اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکہ کو عمدہ سالن قرار دیا، اور فرمایا کہ جس گھر میں سرکہ ہوگا، اس گھر میں سالن کا فاقہ اور کمی واقع نہیں ہوگی۔ [2]

سرکہ کی حقیقت وصفات

دیسی سرکہ کا ذائقہ کھٹا اور تیزابی مائل ہوتا ہے۔

دیسی سرکہ مختلف نباتات، زرعیات اور بطورِ خاص پھلوں وغیرہ سے تیار ہوتا ہے، جن میں انگور، کھجور، گنّا، سیب، جَو، ناریل، کشمش، شہد وغیرہ جیسی بہت سی نباتات شامل ہیں۔

---

[1] الخل :ما حمض من عصير العنب وغيره، عربى صحيح، والطائفة منه :خلة، وأجوده خل الخمر، مركب من جوهرين حار وبارد، نافع للمعدة واللثة والقروح الخبيثة والحكة ونهش الهوام وأكل الأفيون وحرق النار وأوجاع الأسنان، وبخار حاره للاستسقاء وعسر السمع والدوى والطنين (القاموس المحيط، ج ۱، ص ۹۹۴)

(نعم) كلمة مدح (الإدام) بكسر الهمزة ما يؤتدم به (الخل) لأنه سهل الحصول قامع للصفراء نافع لأكثر الأبدان .واللام فيه للجنس فالخبر حجة فى أن ما خلل من الخمر حلال طاهر :أى بشرطه المعروف فى الفروع وقد كان المصطفى صلى الله عليه وسلم يحبه ويشربه ممزوجا بالعسل وذلک من أنفع المطعومات .قال ابن العربى :ولذلک جمعهما الأطباء وجعلوهما أصل المشروبات ولم يكن فى صناعة الطب شراب سواه ثم حدث عند المتأخرين تركيب آخر ولم يكن عند من تقدم قال :ولم يكن عند الأطباء إلا السكنجبين فلما كان زمان الخلفاء دبروا الأشربة وحركوها عنه والأول أقوى وأخرج الحكيم أن عامة أدم أزواج النبى صلى الله عليه وسلم بعده كان الخل ليقطع شهوة الرجال (فيض القدير للمناوى، تحت رقم الحديث ۹۲۶۷)

[2] (ما أقفر من أدم) بسكون القاف وفتح الفاء أى ما صار ذا قفار وهو الخبز بلا أدم ذكره الزمخشرى (بيت فيه خل) ومنه أرض قفراء أى خالية من المارة أو لا ماء بها قال ابن الأثير :أى ما خلا من الإدام ولا عدم أهله الأدم والخل من الأدم العامة المنافع وهو كثير المنافع دينا ودنيا فإنه بارد يقمع حرارة الشهوة ويطفئها (فيض القدير شرح الجامع الصغير، تحت رقم الحديث ۷۸۲۹)

قوله: ما أقفر مأخوذ من القفار ، وهو كل طعام يؤكل بلا أدم ، يقال :أكلت طعاما قفارا ، إذا أكلته غير مأدوم ، ومنه الأرض القفر التى لا شىء فيها(شرح السنة ـ للبغوى، باب الخل)

مختلف پھلوں کے رَس یا شیرہ کے سڑ کر ترش اور کھٹا ہو جانے اور نشہ آور نہ رہنے کے نتیجہ میں سرکہ تیار ہوتا ہے۔

قدرتی طور پر مختلف پھلوں کی شرابوں کو سرکہ سے تبدیل کیا جاتا ہے۔

شراب میں حمض الخل (Acetic acid) کے بیکٹیریا، اکسدۃ (oxidation) کے عمل کے ذریعے تبدیل ہو جاتے ہیں، اور سرکہ بننے کے بعد شراب اور نشہ کی خصوصیات نہیں رہتیں، اور اسی وجہ سے اس کو بعض اوقات شراب کی اگلی شکل بھی کہا جاتا ہے۔

سرکہ کے بنیادی اجزاء میں حمض الخل (Acetic acid) یعنی ایک کمزور تیزاب کے پتلے محلول کا شمار ہوتا ہے۔ [1]

آج کل سرکہ مصنوعی طریقہ پر بھی تیار کیا جاتا ہے، جس میں مختلف کیمیائی اجزاء شامل کیے جاتے ہیں، مگر یہ سرکہ، دیسی ساخت کے سرکہ کے مقابلہ میں اتنا مفید نہیں ہوتا، بلکہ بسا اوقات مضِر ونقصان دہ ہوتا ہے۔

اصلی سرکہ بدن کی رَگوں اور مسامات میں آسانی سے سرایت کر کے صحت افزائی کا باعث ہوتا ہے، اور سرکہ کو غذا کے ساتھ استعمال کرنے کے علاوہ بعض دواؤں میں بھی شامل کیا جاتا ہے۔

طبی اعتبار سے سرکہ کے بے شمار فوائد ہیں، اور قدیم طب کے علاوہ جدید طب (ومیڈیکل سائنس) میں بھی سرکہ کے کئی فوائد تسلیم کیے گئے ہیں، چنانچہ سرکہ کو لیسٹرول اور ٹرائیگلیسر ائیڈ (Triglyceride) کم کرنے اور دل کے امراض کے لئے مفید قرار دیا گیا ہے۔ نیز ذیابیطس (وشوگر) اور خون میں گلوکوز کی مقدار (Glycemic index) کو درست کرنے اور اعتدال پر لانے کے لئے بھی اس کی افادیت کو تسلیم کیا گیا ہے، سرکہ کے استعمال سے خون میں شکر کی مقدار میں کمی ہو کر ذیابیطس (وشوگر) کے مرض میں کمی واقع ہوتی ہے۔

---

[1] آج کل سرکہ بنانے والے بیکٹیریا کو شامل کر کے بھی تیزی سے سرکہ تیار کیا جاتا ہے، اور سرکہ بنانے والے بیکٹیریا بظاہر بے ضرَر شمار ہوتے ہیں، اور یہ بیکٹیریا، ہوا، مٹی، پھلوں اور سبزیوں وغیرہ میں موجود ہوا کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

www.idaraghufran.org

اور کھانے کے ساتھ سرکہ استعمال کرنے سے ہضم کے نظام میں بھی بہترائی آتی ہے۔

اس کے علاوہ وبائی امراض مثلاً ہیضہ کے زمانہ میں سرکہ بہت مفید چیز ہے۔

ہمارے دیہی علاقوں میں دیسی طریقہ پر عام طور سے سرکہ گنّے کے رس سے بنایا جاتا ہے، یہ بھی سرکہ ہی کی ایک قسم ہے۔

حکیم محمد سعید صاحب مرحوم سرکہ کی افادیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یہ بڑے کام کی چیز ہے، غذا کو ہضم کرتا اور بھوک لگاتا ہے، اگر جسم میں صفرا (پت) کی زیادتی ہو، تو اس کو کم کرتا ہے، اس لئے گرمیوں اور برسات میں اس کو عام طور پر کھانے کے ساتھ استعمال کرتے ہیں یا اس کی چٹنی بنا کر کھاتے ہیں۔

ہیضہ، طاعون اور ملیر یا بخار جیسے وبائی امراض کے زمانے میں اس کا استعمال ان بیماریوں سے بچاتا ہے، پیاز کو باریک باریک کاٹ کر سرکے میں ڈالیں اور تھوڑا نمک مرچ شامل کر کے کھانے کے ساتھ کھائیں تو غذا رغبت سے کھائی جائے گی اور ہضم بھی جلد ہوگی اور کھانے والا ساتھ ہی ان بیماریوں سے بھی بچا رہے گا۔

سرکہ گرمی کو تسکین دیتا اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے، اس لئے سرکے میں عرقِ گلاب ملا کر اس میں کپڑے کی گدّی بھگو کر پیشانی پر رکھنے سے گرمی سے پیدا ہونے والا دردِ سر جاتا رہتا ہے، اگر گرمی سے سرسام ہو جائے یا بخار کی وجہ سے مریض بکواس کرنے لگے تو سرکے اور گلاب میں کپڑے کی گدّی بار بار بھگو کر سر پر رکھنے سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

کان میں درد ہو یا کان میں کیڑے پڑ جائیں، سرکہ کان میں ٹپکانے سے کان کا درد دور ہو جاتا ہے، اور کان کے کیڑے بھی مر جاتے ہیں۔

دانتوں میں گرمی سے درد ہو یا ان سے خون بہتا ہو، تو سرکے کی کلیاں کرنا مفید ہے

(دیہاتی معالج، ص ۲۴۳، مطبوعہ: فضلی بک سپر مارکیٹ، اردو بازار، کراچی)

www.idaraghufran.org

سرکہ (Vinegar) سے متعلق چند شرعی احکام

اب ذیل میں سرکہ کے بارے میں اور شراب کے سرکہ بننے، بنانے اور شراب کی ماہیت وحقیقت تبدیل ہونے سے متعلق چند شرعی وفقہی احکام ذکر کیے جاتے ہیں۔

مسئلہ نمبر۱...... سرکہ کا کھانا پینا باتفاقِ فقہاء جائز اور حلال وپاک مشروب میں شامل ہے، خواہ وہ سرکہ انگور کا ہو یا کھجور کا، یا کسی اور چیز کا۔ [1]

مسئلہ نمبر۲...... اگر سرکہ میں چھوٹے چھوٹے کیڑے پڑ جائیں، تو ان کو سرکہ کے ساتھ کھانا شرعاً دفعِ حرج اور ضرورت کی وجہ سے جائز ہے، خواہ وہ زندہ ہوں یا مرے ہوئے۔

البتہ اگر کسی کا دل نہ مانے، اور وہ سرکہ کو کپڑے وغیرہ میں چھان کر اور کیڑوں کو الگ کر کے سرکہ استعمال کرے، تو اس میں بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔ [2]

مسئلہ نمبر۳...... اگر شراب کا بغیر کسی تدبیر کے خود بخود سرکہ بن جائے، بایں طور کہ وہ کڑوے پن سے کھٹے پن کی طرف منتقل ہو جائے، اور اس کے شراب کی طرح نشہ آور ہونے کی صفت زائل ہو جائے، تو تمام فقہائے کرام کے نزدیک یہ سرکہ حلال شمار

---

[1] لا خلاف بين الفقهاء فی جواز أكل وشرب الخل، سواء أكان من العنب أم غيره، كما أنه لا خلاف فی جواز أكل خل الخمر التی تخللت بنفسها بغير علاج، لقوله صلى الله عليه وسلم :نعم الأدم الخل(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۹ ص ۲۶۱، مادة "خل")

[2] وكما حل أكل الخل حل أكل دوده مع الخل حيا أو ميتا، كدود الفاكهة معها لعسر تمييزه عنه؛ لأنه كجزئه طبعا وطعما .أما أكله منفردا فحرام كما صرح به الفقهاء (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۹ ص ۲۶۱، مادة "خل")

بخلاف دود الخل وسوس الثمار لأن فيه ضرورة(الهداية فی شرح بداية المبتدی، ج ۱ ص ۲۲، كتاب الطهارات)

وفی الخلاصة على ان دود الخل وسوس الثمار لايفسده واصله موت ماليس له دم سائل فی المائعات لاينجس عندنا انتهى(السعاية فی كشف مافی شرح الوقاية، ج ۱ ص ۳۳۳)

ودود الخل، إذا أكل معه ميتاً، وطابت به النفس ولم تعافه، يحل أكله لتعسر تمييزه(الفقه الاسلامی وادلتہ، ج۴ص ۲۵۹۵، القسم الاول، الباب السابع، المطلب الاول)

Idara Ghufran

ہوتا ہے۔ [1]

پھر شراب کے سرکہ بننے کا حکم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس وقت لگایا جائے گا، جبکہ اس کا کڑوا پن کلی طور پر ختم ہو کر کھٹے پن سے تبدیل ہو جائے۔

اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک اس میں تھوڑا بہت کھٹا پن پیدا ہونا بھی سرکہ بننے کے لئے کافی ہے۔ [2]

---

[1] الخل في اللغة معروف، يقال :اختل الشيء إذا تغير واضطرب، وخلل الخمر أي جعلها خلا . وسمي الخل بذلك لأنه اختل منه طعم الحلاوة إلى الحموضة .وفي الحديث :نعم الأدم الخل،ويطلق في الاصطلاح على نفس المعنى(الموسوعة الفقهية الكويتية ،ج۱۹ ص ۲۵۹ مادة"خل")

اتفق الفقهاء على أن الخمر إذا تخللت بغير علاج، بأن تغيرت من المرارة إلى الحموضة وزالت أوصافها، فإن ذلك الخل حلال طاهر، لقوله صلى الله عليه وسلم :نعم الأدم أو الإدام الخل، ولأن علة النجاسة والتحريم الإسكار، وقد زالت، والحكم يدور مع علته وجودا وعدما(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۱، ص ۵۵، مادة"تخلل")

مراد صاحب القنية أنها تحل إذا زالت عنها أوصاف الخمرية :وهي المرارة والإسكار لتحقق انقلاب العين (ردالمحتار، ج۶ ص ۴۵۰، كتاب الاشربة)

[2] أثر تخلل الخمر وتخليلها:

إذا تخللت الخمر بنفسها بغير قصد التخليل يحل ذلك الخل بلا خلاف بين الفقهاء لقوله صلى الله عليه وسلم :(نعم الأدم الخل) ويعرف التخلل بالتغير من المرارة إلى الحموضة، بحيث لا يبقى فيها مرارة أصلا عند أبي حنيفة، حتى لو بقي فيها بعض المرارة لا يحل شربها، لأن الخمر عنده لا تصير خلا إلا بعد تكامل معنى الخلية فيه .كما لا يصير العصير خمرا إلا بعد تكامل معنى الخمرية .

وقال الصاحبان :تصير الخمر خلا بظهور قليل من الحموضة فيها، اكتفاء بظهور الخلية فيه، كما أن العصير يصير خمرا بظهور دليل الخمرية، كما أشرنا في بيان مذهبهما(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵، ص۲۷، مادة: الاشربة)

ملحوظ رہے کہ شراب میں اصل نشہ آور جوہر آج کل "ایتھائل الکوحل" کہلاتا ہے، انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق یہ اپنی خالص حالت میں (یعنی جبکہ اس میں دیگر اجزاء شامل نہ کئے جائیں) خاص ایتھری بُو (Ethereal Odour) اور جلانے والا ذائقہ رکھتا ہے، غالبًا اسی جلنے والے ذائقہ کو فقہائے کرام نے کڑوے ذائقہ سے تعبیر فرمایا ہو، اور موجودہ ماہرین نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ وائن کو کھٹا کرنے سے سرکہ بنتا ہے، اور جب بھی وائن بگڑتی اور خراب ہوتی ہے، تو وہ سرکہ ہی پر منتج اور ختم ہوتی ہے، اور اس سے نشہ آور الکوحل کی مقدار ختم ہو جاتی یا ہوا میں اُڑ جاتی ہے۔

بعض ماہرین کا کہنا یہ ہے کہ سرکہ میں الکوحل کی کچھ مقدار قدرتی طور پر موجود ہوا کرتی ہے، اگر یہ بات درست ہو تو تب بھی

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مسئلہ نمبر۴...... اگر شراب کو دھوپ سے سایہ کی طرف یا سایہ سے دھوپ کی طرف منتقل کرکے رکھنے سے وہ سرکہ بن جائے، تو حنفیہ سمیت اکثر فقہائے کرام کے نزدیک یہ سرکہ بھی حلال وپاک شمار ہوتا ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر۵...... اگر شراب کو باختیارِ خود کسی تدبیر وعلاج سے سرکہ بنایا جائے، مثلاً شراب میں کوئی چیز ڈالی جائے، یا شراب کو کسی اور چیز میں شامل کیا جائے، جیسا کہ شراب میں سرکہ یا لہسن یا نمک وغیرہ ڈالا جائے، خواہ اس دوسری چیز کی مقدار زیادہ ہو یا تھوڑی، یا شراب کو آگ پر پکایا جائے، جس کے نتیجہ میں وہ شراب، سرکہ بن جائے، تو بعض فقہائے کرام کے نزدیک اس کو سرکہ کا حکم حاصل نہیں ہوتا، اور یہ حلال وپاک شمار نہیں ہوتا، کیونکہ حدیث میں

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وہ سرکہ اپنی حقیقت وماہیت کی بنیاد پر حلال وپاک شمار ہوگا، اوراس الکوحل کے وجود کو ایسا ہی قرار دیا جائے گا، جیسا کہ قدرتی پھل انگور وغیرہ میں بھی بعض اوقات الکوحل کا کچھ اثر موجود ہوا کرتا ہے، علاوہ ازیں بہت سے ماہرین کے مطابق اگر کسی کھانے پینے کی چیز میں اعشاریہ پانچ فیصد یا اس سے کم مقدار الکوحل ہو، تو وہ نشہ آور شمار نہیں ہوتا، واللہ اعلم۔

[1] وكذلك إذا تخللت بنقلها من شمس إلى ظل وعكسه عند جمهور الفقهاء :(الحنفية والمالكية وهو الأصح عند الشافعية) وبه قال الحنابلة إذا كان النقل لغير قصد التخليل(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ١١، ص ٥٥، مادة"تخلل ")

إذا تخللت الخمر بنفسها بغير علاج بأن تتغير من الخمرية إلى الخلية حل ذلك الخل، فيجوز أكله وشربه والمعاملة به باتفاق الفقهاء ، لقوله صلى الله عليه وسلم :نعم الأدم الخل .

كذلك إذا تخللت بنقلها من شمس إلى ظل وعكسه عند جمهور الفقهاء (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ١٩، ص ٢٦٠، مادة" خل ")

تخليل الخمر بنقلها، أو بخلطها بخل:

إذا نقلت الخمر من الظل إلى الشمس، أو بالعكس، ولو بقصد التخليل، فتخللت يحل الخل الحاصل عند الحنفية والمالكية والشافعية .والصحيح عند الحنفية :أنه لو وقعت الشمس على الخمر بلا نقل، كرفع سقف كان فوقها، لا يحل نقلها .وعلل الشافعية الحل بقولهم :لأن الشدة المطربة (أي الإسكار) التي هي علة النجاسة والتحريم، قد زالت من غير أن تعقب نجاسة في الوعاء ، فتطهر .وقال الحنابلة :إن نقلت الخمر من موضع إلى آخر، فتخللت من غير أن يلقى فيها شيء ، فإن لم يكن قصد تخليلها حلت بذلك، لأنها تخللت بفعل الله تعالى، وإن قصد بذلك تخليلها احتمل أن تطهر، لأنه لا فرق بينهما إلا القصد، فلا يقتضي تحريمها .ويحتمل ألا تطهر، لأنها خللت بفعل، كما لو ألقى فيها شيء(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٥ص ٢٩، مادة "اشربة ")

شراب کو سرکہ بنانے کی ممانعت آئی ہے۔

لیکن حنفیہ کے نزدیک اور مالکیہ کے راجح قول کے مطابق اس طرح بھی وہ شراب، سرکہ کا حکم حاصل کر کے حلال و پاک شمار ہوتی ہے۔

کیونکہ احادیث میں سرکہ کو عمدہ سالن ومشروب قرار دیا گیا ہے، اور جب اس کے شراب ہونے کی صفت زائل ہوکر وہ سرکہ بن گئی، تو اس کو سرکہ کا حکم حاصل ہوگا، اور اس پر سرکہ ہی کے احکام جاری ہونے چاہئیں، جیسا کہ مُردار کی کھال کو جب دباغت دے دی جائے (یعنی اس کو نمک وغیرہ لگا کر سکھا دیا جائے اور گلنے سڑنے سے محفوظ کرلیا جائے) تو وہ مردار کی کھال بھی اس عمل سے پاک ہوجاتی ہے۔ [1]

---

[1] عن أنس بن مالك قال :سئل النبي صلى الله عليه وسلم أيتخذ الخمر خلا؟ قال:لا. هذا حديث حسن صحيح (سنن الترمذي،رقم الحديث ۱۲۹۴)

واختلفوا في جواز تخليل الخمر بإلقاء شيء فيها، كالخل والبصل والملح ونحوه .فقال الشافعية والحنابلة، وهو رواية ابن القاسم عن مالك :إنه لا يحل تخليل الخمر بالعلاج، ولا تطهر بذلك، لحديث مسلم عن أنس رضي الله عنه قال :سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الخمر تتخذ خلا، قال :لا .ولأن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بإهراقها،ولأن الخمر نجسة أمر الله تعالى باجتنابها، وما يلقى في الخمر يتنجس بأول الملاقاة، وما يكون نجسا لا يفيد الطهارة .

وصرح الحنفية -وهو الراجح عند المالكية بجواز تخليل الخمر، فتصير بعد التخليل طاهرة حلالا عندهم، لقوله عليه الصلاة والسلام :نعم الإدام الخل فيتناول جميع أنواعها؛ولأن بالتخليل إزالة الوصف المفسد وإثبات الصلاح، والإصلاح مباح كما في دبغ الجلد، فإن الدباغ يطهره، لقوله صلى الله عليه وسلم :أيما إهاب دبغ فقد طهر(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۱، ص۵۵، مادة"تخلل")

تخليل الخمر بعلاج:

قال الشافعية والحنابلة، وهو رواية عن مالك لا يحل تخليل الخمر بالعلاج كالخل والبصل والملح، أو إيقاد نار عندها، ولا تطهر حينئذ، لأننا مأمورون باجتنابها، فيكون التخليل اقترابا من الخمر على وجه التمول، وهو مخالف للأمر بالاجتناب، ولأن الشيء المطروح في الخمر يتنجس بملاقاتها فينجسها بعد انقلابها خلا، ولأن الرسول صلى الله عليه وسلم أمر بإهراق الخمر بعد نزول آية المائدة بتحريمها .وعن (أبي طلحة أنه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن أيتام ورثوا خمرا، فقال :أهرقها، قال :أفلا أخللها؟ قال :لا) وعن ابن عباس (أهدى رجل لرسول الله صلى الله عليه وسلم راوية خمر، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم :أما علمت أن الله حرمها؟ فقال :

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

بہت سی مرتبہ دوا اور دوسری ضروریات کے لئے شراب کو سرکہ بنانے یا شراب کی ماہیت کو تبدیل کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے، اور شراب کو سرکہ بنانے میں شراب کی اصلاح ودرستگی پائی جاتی ہے، نہ کہ فساد وبگاڑ، جس کے پیشِ نظر بوقتِ ضرورت کسی تدبیر وعلاج سے شراب کو سرکہ بنانا جائز ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

لا، فساره رجل إلى جنبه، فقال :بم ساررته؟ فقال :أمرته أن يبيعها، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم :إن الذى حرم شربها حرم بيعها، ففتح الرجل المزادتين حتى ذهب ما فيهما).

فقد أراق الرجل ما فى المزادتين بحضرة النبى صلى الله عليه وسلم ولم ينكر عليه، ولو جاز تخليلها لما أباح له إراقتها، ولنبهه على تخليلها .وهذا نهى يقتضى التحريم، ولو كان إلى استصلاحها سبيل مشروع لم تجز إراقتها، بل أرشدهم إليه، سيما وهى لأيتام يحرم التفريط فى أموالهم .واستدلوا أيضا بإجماع الصحابة -كما يقولون -فقد روى أسلم عن عمر رضى الله عنه أنه صعد المنبر فقال :لا تأكل خلا من خمر أفسدت، حتى يبدأ الله تعالى إفسادها، وذلك حين طاب الخل، ولا بأس على امرء أصاب خلا من أهل الكتاب أن يبتاعه ما لم يعلم أنهم تعمدوا إفسادها فعند ذلك يقع النهى . وهذا قول يشتهر بين الناس لأنه إعلان للحكم بين الناس على المنبر، فلم ينكر أحد .وبه قال الزهرى .

وظاهر الرواية عند الحنفية، والراجح عند المالكية أنه يحل شربها، ويكون التخليل جائزا أيضا، لأنه إصلاح، والإصلاح مباح، قياسا على دبغ الجلد، فإن الدباغ يطهره، لقوله صلى الله عليه وسلم :(أيما إهاب دبغ فقد طهر) وقال عن جلد الشاة الميتة :(إن دباغها يحله كما يحل خل الخمر) فأجاز النبى صلى الله عليه وسلم التخليل، كما ثبت حل الخل شرعا، بدليل قوله صلى الله عليه وسلم أيضا :(خير خلكم خل خمركم) وبدليل قوله الذى سبق ذكره أيضا :(نعم الأدم الخل) فإنه لم يفرق بين التخلل بنفسه والتخليل، فالنص مطلق .ولأن التخليل يزيل الوصف المفسد، ويجعل فى الخمر صفة الصلاح، والإصلاح مباح، لأنه يشبه إراقة الخمر .وفى رواية ثالثة عن مالك -وهى المشهورة -أنه على سبيل الكراهة(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص۲۷ الیٰ ۲۹، مادة "اشربة")

[1] واختلفوا فى تخليلها بالعلاج بإلقاء الخل، أو البصل، أو الملح فيها، أو إيقاد نار عندها بقصد التخليل:

فقال الشافعية والحنابلة، وهو رواية عن مالك :لا يحل تخليل الخمر بالعلاج ولا تطهر بالتخليل . لحديث أبى طلحة :أنه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أيتام ورثوا خمرا فقال :أهرقها، قال :أفلا أجعلها خلا؟ قال :لا.

ولأننا أمرنا باجتناب الخمر، وفى التخليل اقتراب منها على وجه التمول فلا يجوز .

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

جہاں تک کہ حدیث میں شراب کو سرکہ بنانے کی ممانعت کا تعلق ہے، تو اس ممانعت کی وجہ بظاہر شراب کو حیلہ سے استعمال کرنے سے بچانے اور شراب سے نفرت دلانے اور شراب سے دور رہنے کا انتظام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ [۱]

مسئلہ نمبر۶ ...... اگر شراب میں پانی وغیرہ کی اتنی مقدار شامل کی جائے کہ اس سے وہ سرکہ بن جائے اور نشہ آور نہ رہے، تو بھی حنفیہ کے نزدیک وہ پاک وحلال ہوجاتا ہے، اور اس کو

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وقال الحنفية وهو الراجح عند المالكية :جاز تخليل الخمر، وحل شرب ذلك الخل وأكله لقوله عليه الصلاة والسلام :نعم الأدم الخل مطلقا من غير تفريق بين التخليل والتخلل، ولأن التخليل يزيل الوصف المفسد، ويثبت وصف الصلاحية؛ لأن فيه مصلحة التداوى، والتغذى ومصالح أخرى، وإذا زال المفسد الموجب للحرمة حلت، كما إذا تخللت بنفسها؛ ولأن التخليل إصلاح فجاز قياسا على جواز دبغ الجلد ، فقد قال النبى صلى الله عليه وسلم :إذا دبغ الإهاب فقد طهر (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۹، ص۲۶۰، ۲۶۱، مادة" خل")

[۱] فقد يجوز أيضا أن يكون من غيبها ممن سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تخليلها منعه من ذلك عقوبة له لا ;لأنها لو خللت لم تحل له .فإن قال قائل :فما الذى يوجبه القياس فى هذا الاختلاف الذى ذكرته عن أهل العلم فيما ذكرته فيه؟ قيل له :القياس يوجب أن يكون بذلك طلقا ;لأنا رأينا العصير الحلال إذا صار خمرا من نفسه ,أو صار خمرا بعلاج من غيره أن ذلك سواء وأنها حرام للعلة التى حدثت فيها ,ولم تفترق فى ذلك ما كان من ذاتها ,ولا مما كان فعل أحد من الناس ذلك بها، وكان مثل ذلك إذا كانت خمرا ثم انقلبت خلا أن يستوى ذلك فيها، وأن يكون من انقلابها بذاتها، وانقلابها بفعل أحد من الناس بها بمعنى واحد ,ويكون حدوث صفة الخل فيها يوجب لها حكم الخل، فيعود إلى حله، ويزول عن حكم الخمر التى كانت عليه فى حرمته، ومثل ذلك أيضا دباغ الميتة أنه يستوى علاجها وهى حرام حتى تعود حلالا، كما تعود حلالا لو تركت حتى تجف فى الشمس، وتسفى عليها الرياح، فيكون ذلك سببا لذهاب وضر الميتة عنها ,وإعادة لها إلى حكم الأهب التى من المذكى من أجناسها ,والله عز وجل نسأله التوفيق(شرح مشكل الآثار للطحاوى، ج۸ص۴۰۵، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مما كان منه عند تحريم الله عز وجل الخمر مما أمر به من سأله عن تخليله إياها، فنهاه عن ذلك، ولم يطلقه له)

واما الجواب من قوله صلى الله عليه وسلم: لا ان الخمر كانت نفوسهم الفت بالخمر وكل مالوف تميل اليه النفس فخشى النبى صلى الله عليه وسلم من دواخل الشيطان فنهاهم عن اقترانها بالكلية، نهى تنزيه لئلا يتخذوا التخليل وسيلة اليها، واما بعد طول عهد التحريم فمابقى السبب، ولايخشى هذه الدواخل، ويؤيده خبر: نعم الادام الخل (بذل المجهود، ج۱۶، ص۱۱، كتاب الاشربة، باب ماجاء فى الخمر تخلّل)

www.idaraghufran.org

سرکہ کا حکم حاصل ہوجاتا ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر ۷...... اگر شراب کو، سرکہ بنانے کے لئے اپنے پاس رکھا جائے، تو حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے، کیونکہ سرکہ بننے سے پہلے اکثر و بیشتر وہ مادہ یا محلول شراب ہونے کے مرحلہ سے گزرتا ہے، لہٰذا اس شراب کو سرکہ بنانے کے لئے اپنے پاس رکھنا ایسا ہی ہوگیا، جیسا کہ کسی پھل انگور وغیرہ یا اس کے رَس سے ابتداءً سرکہ ہی بنایا جارہا ہو، جبکہ حنابلہ کے نزدیک شراب کو سرکہ بنانے کے لئے اپنے پاس رکھنا جائز نہیں، مگر سرکہ فروش کے لئے شراب کو سرکہ بنانے کی غرض سے اپنے پاس رکھنا ان کے ہاں جائز ہے، تا کہ اس کا مال ضائع نہ ہو۔ [2]

مسئلہ نمبر ۸...... جن صورتوں میں شراب کو سرکہ بننے کا حکم حاصل ہوجاتا ہے، ان صورتوں میں جس طرح شراب، سرکہ بننے سے حلال و پاک ہوجاتی ہے، اسی طرح ساتھ ساتھ وہ برتن بھی پاک ہوجاتا ہے، جس میں اس شراب کے سرکہ بننے کا عمل وجود میں آیا ہو۔ [3]

---

[1] (قوله ويجوز تخليلها) وهو أولى هداية أقول :وإنما لم يجب وإن كان فى إراقتها ضياعها، لأنها غير متقومة ولذا لا تضمن كما مر وذكر الشرنبلالى بحثا أنه يجب لأنها مال فتأمل (قوله ولو بطرح شيء فيها) كالملح والماء والسمك وكذا بإيقاد النار عندها ونقلها إلى الشمس والصحيح أنه لو وقع الشمس عليها بلا نقل كرفع سقف لا يحل نقلها، ولو خلط الخل بالخمر وصار حامضا يحل، وإن غلب الخمر وإذا دخل فيه بعض الحموضة لا يصير خلا عنده، حتى يذهب تمام المرارة وعندهما يصير خلا كما فى المضمرات (ردالمحتار، ج٦ ص ٤٥١، كتاب الاشربة)

(قوله :وتخليل) أى :تخليل الخمر بالتاء شيء فيها وهو كالتخلل بنفسها، وهما داخلان فى انقلاب العين كما يعلم من البحر .قال فى الفتح :ولو صب ماء فى خمر أو بالعكس ثم صار خلا طهر فى الصحيح (ردالمحتار، ج ١ ص ٣١٥، كتاب الطهارة، باب الانجاس)

الخمر إذا وقعت فى الماء أو الماء فى الخمر ثم صارت خلا طهر .كذا فى الخلاصة (الفتاوى الهندية، ج ١، ص ٤٥، كتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الأول)

[2] إمساك الخمر لتخليلها :اختلفوا فى جواز إمساك الخمر بقصد تخليلها .فذهب الحنفية والشافعية إلى جوازه، وهذا الخل عندهم حلال طاهر .وذهب الحنابلة إلى تحريم إمساك الخمر بقصد تخليلها، لكن يحل عندهم للخلال إمساك الخمر ليتخلل، لئلا يضيع ماله (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٥ ص ٢٩، مادة "اشربة")

[3] البتہ بعض مشائخِ حنفیہ نے اس سلسلہ میں یہ تفصیل بیان فرمائی ہے کہ برتن کے جتنے حصہ میں سرکہ بنا ہے، وہ حصہ تو پاک ہے، لیکن برتن کا جو حصہ اوپر کا ہے، وہ پاک نہیں ہوگا، کیونکہ وہ خشک شراب سے ناپاک شدہ حصہ ہے، البتہ اگر

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مسئلہ نمبر۹...... اگر شراب میں روٹی یا دوسری چیز ڈالی گئی، پھر وہ شراب سرکہ بن گئی، تو حنفیہ کے نزدیک یہ روٹی وغیرہ بھی پاک وحلال ہو جائے گی، بشرطیکہ اس روٹی وغیرہ میں شراب کی بو باقی نہ رہے۔ [1]

مسئلہ نمبر۱۰...... اگر کسی سالن وغیرہ میں شراب کو ڈالا گیا، پھر اس میں سرکہ بھی ڈالا گیا، تو اگر اس سالن کا ذائقہ سرکہ کی طرح کھٹا ہو گیا، تو وہ سالن سرکہ کا حکم حاصل کر لینے کی وجہ سے پاک اور حلال شمار ہو جائے گا۔ [2]

مسئلہ نمبر۱۱...... اگر شراب یا الکوحل کو کسی پاک دوا یا غذا میں ڈالا گیا، جس کے نتیجہ میں اس شراب کی ماہیت تبدیل ہو گئی، اور وہ نشہ آور نہ رہی، تو اس دوا یا غذا کا کھانا جائز ہو جائے گا۔ [3]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

اس اوپر کے حصہ کو سرکہ سے دھو دیا جائے، تو پھر وہ حصہ بھی پاک ہو جائے گا، مگر حنفیہ کا فتویٰ اس پر ہے کہ جس طرح برتن کے سرکہ والا حصہ پاک ہو جاتا ہے، اسی طرح اس کے تابع ہو کر اوپر والا حصہ بھی پاک ہو جاتا ہے۔

طهارة الإناء :

إذا تخللت الخمرة وطهرت -حسب اختلاف أقوال العلماء السابقة فى طهارتها أو نجاستها -فإن الإناء الذى فيه الخمر يطهر أعلاه وأسفله عند أكثرهم .وهناك اختلاف عند المالكية حول طهارة أعلى الإناء ، لكن فى حاشية الدسوقى الجزم بالطهارة،أما الحنفية فالمفتى به فى مذهبهم أن أعلى الإناء يطهر تبعا .وذهب بعضهم إلى أن أعلاه لا يطهر، لأنه خمر يابسة إلا إذا غسل بالخل، فتخلل من ساعته فيطهر(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص ۲۹،۳۰، مادة "اشربة")

وإذا صار الخمر خلا يطهر ما يوازيها من الإناء ، وأما أعلاه فقيل يطهر تبعا وقيل لا يطهر، لأنه خمر يابس إلا إذا غسل بالخل فتخلل من ساعته، فيطهر هداية والفتوى على الأول خانية(ردالمحتار، ج۶ص ۴۵۱، كتاب الاشربة)

[1] الرغيف إذا ألقى فى الخمر ثم صار الخمر خلا فالصحيح أنه طاهر إذا لم يبق رائحة الخمر وكذا فى البصل إذا ألقى فى الخمر ثم تخلل؛ لأن ما فيه من أجزاء الخمر صار خلا .هكذا فى فتاوى قاضى خان(الفتاوى الهندية، ج ۱،ص ۴۵،كتاب الطهارة ،الباب السابع ،الفصل الأول)

[2] وإذا صب الخمر فى المرقة ثم الخل إن صارت المرقة كالخل فى الحموضة طهرت .هكذا فى الظهيرية(الفتاوى الهندية، ج ۱،ص ۴۵،كتاب الطهارة ،الباب السابع ،الفصل الأول)

[3] آج کل بعض دواؤں یا دوسری ضرورت کی چیزوں میں الکوحل کی آمیزش کی جاتی ہے، تو اگر اس آمیزش سے اس الکوحل کی ماہیت تبدیل ہو جائے، اور وہ چیز یا محلول نشہ آور نہ رہے، تو وہ دوا پاک وحلال شمار ہوتی ہے، جس کی تفصیل پہلے اپنے مقام پر ذکر کی جا چکی ہے۔ ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر۱۲...... اگر شراب کے اندر چوہا وغیرہ گر کر مر گیا یا مر کر گر گیا، پھر وہ شراب سرکہ بن

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

واتفق الفقهاء على طهارة الخمر بالاستحالة، فإذا انقلبت الخمر خلا بنفسها فإنها تطهر، لأن نجاستها لشدتها المسكرة الحادثة لها، وقد زال ذلک من غير نجاسة خلفتها، فوجب أن تطهر، كالماء الذى تنجس بالتغير إذا زال تغيره بنفسه(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۲۹ ص ۹۶، مادة "طهارة")

الخمر إذا انقلبت بنفسها خلا فتطهر بالتخلل؛ لأن علة النجاسة الإسكار وقد زالت، ولأن العصير لا يتخلل إلا بعد التخمر غالبا، فلو لم يحكم بالطهارة تعذر الحصول على الخل، وهو حلال بالإجماع(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۰ ص ۲۷۹، مادة "تحول")

حكم الأدوية المركبة من الكحول :هذه المسألة لا تختص بالبلاد الأجنبية، وإنما عمت بها البلوى فى سائر البلدان، بما فيه البلاد الإسلامية، والحكم فيها على طريق الحنفية سهل، لأن الأشربة المتخذة من غير العنب والتمر تحل عند أبى حنيفة وأبى يوسف بقصد التقوى أو التداوى، ما لم تبلغ حد الإسكار وإن معظم الكحول المستعملة فى الأدوية اليوم لا تصنع من عنب ولا تمر، وإنما تصنع من السلفات والكبريتات، والعسل، والدبس، والحب، والشعير، والجودار، وغيرها فإن كانت الكحول المستعملة فى الأدوية متخذة من غير العنب والتمر فإن تناولها جائز فى مذهب أبى حنيفة وأبى يوسف رحمهما الله، ما لم تبلغ حد الإسكار، ويمكن أن يؤخذ بقولهما لحاجة التداوى، وأما إذا كانت الكحول متخذة من العنب أو التمر، فلا يجوز استعمالها إلا إذا أخبر طبيب عدل أنه ليس له دواء آخر، لأن التداوى بالمحرم يجوز عند الحنفية فى هذه الحالة.

وأما الشافعية فلا يجوز عندهم استعمال الأشربة المحرمة للدواء صرفا، ولكن إذا كانت مستهلكة مع دواء آخر، فيجوز التداوى بها عندهم إن عرف بنفعها وتعيينها، بأن لا يغنى عنها طاهر، كما صرح به الرملى فى نهاية المحتاج حيث قال" :أما مستهلكة مع دواء آخر، فيجوز التداوى بها، كصرف بقية النجاسات إن عرف، أو أخبره طبيب عدل بنفعها بأن لا يغنى عنها طاهر والكحول لا تستعمل للدواء صرفا، وإنما تكون مستهلكة فى دواء آخر، فتناولها لحاجة الدواء جائز عند الشافعية أيضا.

وأما المالكية والحنابلة فلا يجوز عندهم فيما أعلم التداوى بالمحرم فى حال من الأحوال إلا عند الاضطرار .وحيث عمت البلوى فى هذه الأدوية، فينبغى أن يؤخذ فى هذا الباب بمذهب الحنفية، أو الشافعية، والله أعلم .ثم هناك جهة أخرى، ينبغى أن يسأل عنها خبراء الكيمياء وهو :أن هذه الكحول بعد تركيبها بأدوية أخرى، هل تبقى على حقيقتها أو تستحيل حقيقتها وماهيتها بعمليات كيماوية؟ فإن كانت ماهيتها تستحيل بهذه العمليات بحيث لا تبقى "كحول "وإنما تصير شيئا آخر، فيظهر أن عند ذلک يجوز تناولها باتفاق الأئمة، لأن الخمر إذا صارت خلا جاز تناولها فى قولهم جميعا لاستحالة الحقيقة(بحوث فى قضايا فقهية معاصرة .لمحمد تقى العثمانى، ج ۱ ،ص ۳۳۹، الیٰ ص ۳۴۱، أجوبة عن استفتاء المركز الإسلامى بواشنطن)

Idara Ghufran

گئی، تو بھی حنفیہ کے نزدیک وہ سرکہ پاک شمار ہوتا ہے، بشرطیکہ اس چوہے وغیرہ کو سرکہ بننے سے پہلے نکال کر پھینک دیا گیا ہو، اور وہ چوہا وغیرہ اس میں پھولا پھٹا نہ ہو۔ [1]

مسئلہ نمبر ۱۳...... اگر انگور وغیرہ کا کوئی شیرہ و رَس پیشاب وغیرہ گر جانے کی وجہ سے ناپاک تھا، جس سے شراب بن گئی، پھر اس کے بعد وہ سرکہ بن گئی، تو وہ سرکہ پاک شمار نہیں ہوگا، اور سمجھا جائے گا کہ ناپاک شیرہ سے سرکہ تیار ہوا ہے۔ [2]

مسئلہ نمبر ۱۴...... اگر کسی ناپاک سرکہ کو شراب میں ڈالا گیا، جس سے وہ شراب سرکہ بن گئی، تو وہ شراب، سرکہ بننے کے باوجود ناپاک سمجھی جائے گی، کیونکہ اس کو ناپاک سرکہ کے ذریعہ سے

---

[1] وفی الخلاصة فارة وقعت فی دن خمر فصار خلا يطهر إذا رمى بالفأرة قبل التخلل وإن تفسخت الفأرة فيها لا يباح، ولو وقعت الفأرة فی العصير ثم تخمر العصير ثم تخلل وهو لا يكون بمنزلة ما لو وقعت فی الخمر هو المختار وكذا لو ولغ الكلب فی العصير، ثم تخمر، ثم تخلل لا يطهر اهـ.

وفی الظهيرية إذا صب الماء فی الخمر، ثم صارت الخمر خلا تطهر وهو الصحيح(البحر الرائق، ج ا ص ۲۳۹، كتاب الطهارة، باب الانجاس)

بخلاف ما لو وقعت فيها فأرة ثم أخرجت بعدما تخللت فی الصحيح؛ لأنها تنجست بعد التخلل، بخلاف ما لو أخرجت قبله .اهـ .وكذا لو وقعت فی العصير أو ولغ فيه كلب ثم تخمر ثم تخلل لا يطهر هو المختار بحر عن الخلاصة.

وفی الخانية :خمر صب فی قدر الطعام ثم صب فيه الخل وصار حامضا بحيث لا يمكن أكله لحموضته حموضة الخل لا بأس بأكله وعلى هذا كل ما صب فيه الخل وصار خلا، وكذا لو وقعت فأرة فی خمر واستخرجت قبل التفسخ ثم صارت خلا؛ فلو بعده لا يحل(ردالمحتار، ج ا ص ۳۱۵، كتاب الطهارة، باب الانجاس)

ولو وقعت فی العصير فأرة فأخرجت قبل التفسخ، وترك حتى صار خمرا ثم تخللت أو خللها يحل وبه أفتى بعضهم كما فی السراجية(ردالمحتار، ج۶ ص ۴۵۱، كتاب الاشربة)

فأرة وقعت فی الخمر ثم استخرجت قبل التفتت ثم صارت خلا لا بأس بأكله وإن تفسخت فی الخمر ثم استخرجت ثم صار الخمر خلا لا يحل أكله(الفتاوى الهندية، ج ا ،ص ۴۵، كتاب الطهارة، الباب السابع ،الفصل الأول)

[2] وكذا الكلب إذا ولغ فی عصير ثم تخمر ثم تخلل لا يحل أكله؛ لأن لعاب الكلب قائم فيه وإنه لا يصير خلا .كذا فی فتاوى قاضی خان .

وكذا إذا وقع البول فی الخمر ثم تخلل .هكذا فی الخلاصة(الفتاوى الهندية، ج ا ،ص ۴۵، كتاب الطهارة ،الباب السابع ،الفصل الأول)

www.idaraghufran.org

سرکہ بنایا گیا ہے، پس یہ ایسا ہی ہوگیا، جیسا کہ تمام سرکہ ناپاک ہو۔ [۱]

مسئلہ نمبر ۱۵...... سرکہ کے ذریعہ حدثِ اصغر یا اکبر سے پاکی حاصل کرنا یعنی وضو یا غسل کرنا جائز نہیں ہے۔ [۲]

مسئلہ نمبر ۱۶...... بہت سے فقہائے کرام کے نزدیک سرکہ سے بدن یا کپڑے وغیرہ کی نجاست کو دھونا جائز نہیں، البتہ امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کے نزدیک جائز ہے، یعنی اگر کوئی جسم یا کپڑے پر لگی ہوئی ظاہری ناپاکی کو سرکہ سے دھوئے تو وہ بدن یا کپڑا، ان حضرات کے نزدیک پاک ہوجاتا ہے، جس طرح سے کہ پانی سے دھونے سے پاک ہوجاتا ہے۔ [۳]

---

[۱] والخل النجس إذا صب فی خمر فصار خلا یکون نجسا؛ لأن النجس لم یتغیر (ردالمحتار، ج ۱ ص ۳۱۵، کتاب الطهارة، باب الانجاس)

الخل النجس إذا صب فی خمر فصار خلا یکون نجسا؛ لأن النجس لم یتغیر . کذا فی فتاوی قاضی خان (الفتاوی الهندیة، ج ۱ ،ص ۴۵، کتاب الطهارة ،الباب السابع ،الفصل الأول)

[۲] ثالثا :الطهارة بالخل:

اتفق الفقهاء علی عدم جواز إزالة الحدث الأصغر أو الأکبر بالخل وماء الورد والبطیخ والقثاء ونحوها مما یعتصر من شجر أو ثمر؛ لأنه یشترط لرفع الحدث أن یکون بماء مطلق، والخل لا یصدق علیه اسم الماء المطلق، وماء الورد والبطیخ ونحوهما لا یطلق علیه اسم الماء إلا بالقید (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج ۹ ۱ ص ۲۶۱، مادة "خل")

[۳] کذلک ذهب جمهور الفقهاء إلی أنه لا یجوز إزالة النجاسة من الثوب والبدن بالخل، فالطهارة من النجاسة لا تحصل عندهم إلا بما تحصل به الطهارة من الحدث، لدخولها فی عموم الطهارة، وهذا قول المالکیة والشافعیة، وهو أصح الروایتین عند الحنابلة، وقول محمد بن الحسن، وزفر من الحنفیة، واستدلوا بقوله تعالی :(وأنزلنا من السماء ماء طهورا)(وینزل علیکم من السماء ماء لیطهرکم به)، قال النووی :ذکره سبحانه وتعالی امتنانا فلو حصلت الطهارة بغیره لم یحصل الامتنان به .

ولما ورد أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال :إذا أصاب ثوب إحداکن الدم من الحیضة فلتقرصه، ثم لتنضحه بماء ثم لتصلی فیه ،ولم ینقل عن النبی صلی الله علیه وسلم جواز إزالة النجاسة بغیر الماء ، فلو جاز بغیر الماء لبینه مرة فأکثر .

وقال أبو حنیفة وأبو یوسف وهو روایة عند الحنابلة :یجوز تطهیر النجاسة بالماء وبکل مائع طاهر یمکن إزالتها به، کالخل وماء الورد ونحوهما مما إذا عصر انعصر بخلاف الدهن والزیت واللبن والسمن.

واحتج لهم بحدیث عائشة رضی الله عنها قالت :ما کان لإحدانا إلا ثوب واحد تحیض فیه، فإذا

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر ۱۷...... اگر کسی شخص نے دوسرے کا سرکہ غصب یا تلف کر دیا، تو اس پر اس سرکہ کا تاوان وضمان لازم آتا ہے۔ [۱]

مسئلہ نمبر ۱۸...... اگر کسی شخص نے دوسرے کی شراب غصب کی، پھر وہ شراب، غصب کرنے والے کے پاس سرکہ بن گئی، تو اکثر فقہائے کرام کے نزدیک غصب کرنے والے پر لازم ہوگا کہ یہ سرکہ، مالک کو واپس کر دے۔ [۲]

اور اگر غصب کرنے والے نے اپنے قصد واختیار سے کوئی تدبیر کر کے (مثلاً اس میں نمک وغیرہ شامل کر کے) اس شراب کو سرکہ بنالیا، تب بھی حنفیہ کے نزدیک غصب کرنے والے پر لازم ہوگا کہ یہ سرکہ، مالک کو واپس کر دے۔ [۳]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

أصابه شيء من دم قالت بريقها فقصعته بظفرها،وبحديث أبي سعيد الخدري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال :إذا جاء أحدكم إلى المسجد فلينظر، فإن رأى في نعليه قذرا أو أذى فليمسحه، وليصل فيهما،وموضع الدلالة أنها طهارة بغير الماء ، فدل على عدم اشتراطه؛ ولأن الخل ونحوه من المائعات الطاهرة قالع للنجاسة ومزيل لها كالماء فيأخذ حكمه(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۹ ص ۲۶۱، ۲۶۲، مادة "خل")

[۱] خامسا :الضمان في غصب الخل وإتلافه:

لا خلاف بين الفقهاء في وجوب الضمان على من غصب أو أتلف خل مسلم وغيره؛ لأنه مال متقوم طاهر يجوز أكله واقتناؤه والمعاملة به كما سبق (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۹ ص ۲۶۴، مادة "خل")

[۲] ولو غصب خمرا فتخللت عند الغاصب يجب رده عليه إلى المغصوب منه، عند الحنفية والمالكية والحنابلة، وهو الأصح عند الشافعية؛ لأنها صارت خلا على ملك المغصوب منه ويد المالك لم تزل عنها بالغصب، فكأنها تخللت في يد المالك(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۹ ص ۲۶۴، مادة "خل")

[۳] البتہ بعض مشائخِ حنفیہ کے بقول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ اگر غاصب نے غیر قیمتی اور ادنیٰ چیز (مثلاً تھوڑا سا نمک) شراب میں شامل کر کے اس کا سرکہ بنایا ہو، تو بہر حال غصب کرنے والے پر لازم ہوگا کہ وہ یہ سرکہ مالک کو واپس کرے، اور اگر اس نے کوئی قیمتی چیز (مثلاً غیر معمولی نمک) شراب میں شامل کر کے اس کا سرکہ بنایا ہو، تو پھر اس سرکہ کا غصب کرنے والا مالک شمار ہوگا، جبکہ صاحبین (یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد) کے نزدیک اس صورت میں بھی سرکہ کا مالک سابق شخص ہی سمجھا جائے گا، جس سے دوسرے نے شراب کو غصب کیا تھا، اور اگر مالک چاہے تو اپنا سرکہ لے لے گا، اور سرکہ میں شامل نمک کی مقدار واپس کرے گا۔ ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر۱۹...... اگر کسی شخص نے دوسرے کے انگور وغیرہ کے رَس وشیرہ کو غصب کیا، پھر وہ رَس وشیرہ، غصب کرنے والے کے پاس سرکہ بن گیا، تو حنفیہ کے نزدیک رَس وشیرہ کے مالک کو اختیار ہوگا کہ وہ چاہے تو بعینہٖ وہی سرکہ غصب کرنے والے سے واپس لے لے، اور اس کے علاوہ اس کو کچھ حاصل نہیں ہوگا، اور چاہے تو اس غصب شدہ رَس وشیرہ کے مثل، رَس وشیرہ واپس لے لے۔ [۱]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وكذلك إذا خللها الغاصب عند الحنفية والمالكية (وهم يقولون بجواز التخليل بالعلاج كما سبق) ، لكن الحنفية قيدوا بما إذا كان التخليل بما لا قيمة له كإلقاء حنطة وملح يسير، أو تشميس .أما لو خللها بذى قيمة كالملح الكثير والخل، فالخل ملك الغاصب عند أبى حنيفة؛ لأن الملح والخل مال متقوم والخمر غير متقوم، فيرجح جانب الغاصب فيكون له بلا شىء ، خلافا لأبى يوسف ومحمد حيث قالا :يأخذه المالك إن شاء ، ويرد قدر وزن الملح من الخل .

والقول الثانى للشافعية :إن الخل للغاصب مطلقا لحصول المالية عنده .

ثم إن المالكية فصلوا بين خمر المسلم وخمر الكافر فقالوا :إذا كانت الخمر للكافر وتخللت يخير بين أخذ الخل وبين تركه وأخذ قيمتها .وإذا كانت للمسلم تعين عليه أخذ الخل(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۹ ص۲۶۵، مادة "خل")

غصب خمر مسلم وخللها، قال فى الكتاب :لرب الخمر أن يأخذها، واختلف المشايخ فيه قال بعضهم :تأويل المسألة ما إذا خللها بشىء لا قيمة له بأن نقل من الشمس إلى الظل أو من الظل إلى الشمس أو ألقى فيه شيئاً يسيراً من الملح أو الخل،بحيث لا قيمة له، أما إذا ألقى فيه خلاً أوله قيمة عند أبى حنيفة يصير الخل ملكاً للغاصب، ولا شىء عليه، وأما على قول أبى يوسف ومحمد؛ إن كان ألقى فيه الملح أخذه المالك، وأعطاه ما زاد الملح فيه، وإن كان ألقى فيه الخل فهو بينهما على قدر كيلهما(المحيط البرهانى، ج۵ص ۴۷۲، ۴۷۳،كتاب الغصب، الفصل الثانى)

[۱] وعلى هذا إذا غصب عصيرا فصار خلا أو عنبا فصار زبيبا أو لبنا فصار رائبا أو رطبا فصار تمرا فصاحبه بالخيار إن شاء إخذه عينه ولا شىء له وإن شاء ضمنه مثله وسلم له ذلك كله لأنه من أموال الربا(تحفة الفقهاء للسمرقندى، ج۳ص ۹۲، كتاب الغصب)

وعلى هذا يخرج ما إذا غصب عصيرا فصار خلا فى يده، أو لبنا حليبا فصار مخيضا، أو عنبا فصار زبيبا، أو رطبا فصار تمرا أن المغصوب منه بالخيار إن شاء أخذ ذلك الشىء بعينه ولا شىء له غيره؛ لأن هذه من أموال الربا، فلم تكن الجودة فيها بانفرادها متقومة، فلا تكون متقومة، وإن شاء تركه على الغاصب وضمنه مثل ما غصب لما ذكرنا فيما تقدم(بدائع الصنائع، ج۷ص۱۶۰، كتاب الغصب، فصل فى حكم الغصب)

غصب عصيراً فصار خلاً عنده، ثم جاء المالك كان بالخيار، إن شاء ضمن عصيراً مثل عصيره،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اور مالکیہ کا بھی یہی قول ہے۔ [1]

جبکہ شافعیہ وحنابلہ کا قول اس سے مختلف ہے۔ [2]

مسئلہ نمبر۲۰...... سرکہ کی کرنسی (یعنی روپیہ پیسہ) یا کسی دوسری چیز کے عوض نقد اور اُدھار خرید وفروخت جائز ہے، لیکن جب دونوں طرف ایک جنس کا سرکہ ہو، مثلاً دونوں طرف انگور کا سرکہ ہو، اور ان دونوں کی آپس میں خرید وفروخت کی جائے، تو ضروری ہوگا کہ نقدا نقدی اور بغیر کسی کمی بیشی کے خرید وفروخت کی جائے، یعنی دونوں طرف سرکہ کی مقدار برابر ہو، خواہ ایک طرف کا سرکہ اعلیٰ ہو، اور دوسری طرف کا سرکہ غیر اعلیٰ، یعنی ادنیٰ ہو، اور دونوں طرف

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وإن شاء أخذ الخل، وبعدما صار خلاً لم يبق فيه شيء من منافع العصير كالشاة بعد الذبح، ثم أثبت للمالك حق الأخذ إن شاء (المحيط البرهانى، ج۵ص ۴۶۹، كتاب الغصب، الفصل الثانى)

وذكر فى القدورى عن أبى يوسف :أن من غصب عصيراً فصار عنده خلاً، أو لبناً حليباً، فصار عنده مخيضاً، أو عنباً فصار زبيباً، فالمغصوب منه بالخيار؛ إن شاء أخذ ذلك بعينه، ولا شيء له غيره، وإن شاء ضمنه مثله وسلم ذلك إليه؛ لأنه قد انتقص فى يد الغاصب وتعيب ولا يمكن النقصان مع أخذ العين؛ لأن هذه الأعيان تجرى فيها الربا، فلم تكن الجودة بانفرادها متقومة، فإذا أخذ العين سقط حق التضمين، وإن شاء ضمنه المثل(المحيط البرهانى، ج۵ص۴۷۳، كتاب الغصب، الفصل الثانى)

وإن غصب عصيرا فصار عنده خلا فله أن يضمنه مثله إن كان فى حينه وقيمته إن كان فى غير حينه ولو أراد رب العصير أن يأخذ القيمة الصحيح أنه ليس له ذلك(تكملة البحرالرائق للطورى، ج۸ص ۱۴۱، كتاب الغصب، فصل غيب المغصوب وضمن قيمته)

[1] وقال المالكية :لو تخلل العصير المغصوب ابتداء أو بعد تخمره خير مالكه بين أخذ عصير مثله وبين أخذه خلا (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۹ ص ۲۶۵، مادة "خل")

[2] ولو غصب عصيرا، فتخمر، ثم تخلل، فالأصح عند الشافعية أن الخل للمالك، وعلى الغاصب أرش ما نقص من قيمة العصير إن كان الخل أنقص قيمة من العصير، لحصوله فى يده، وقال الحنابلة :إنه يجب عليه مثل العصير(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۱ ص۲۳۳، مادة "غصب")

ولو غصب عصيرا فتخمر عند الغاصب، فقال المالكية والشافعية والحنابلة :إن على الغاصب الضمان برد مثله؛ لأنه صار فى حكم التالف لذهاب ماليته بتخمره وانقلابه إلى مالا يجوز تملكه .

وإذا تخلل عند الغاصب بعد التخمر فقال الحنابلة وهو الأصح عند الشافعية :يرده الغاصب ويرد ما نقص من قيمة العصير أو نقص منه بسبب غليانه، لأنه نقص حصل فى يد الغاصب فيضمنه.

وفى القول الثانى للشافعية :يلزمه مثل العصير .لأنه بالتخمر كالتالف (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۹ ص۲۶۵، مادة "خل")

www.idaraghufran.org

سے لین دین کا معاملہ ایک ہی مجلس میں فارغ کرلیا جائے، ورنہ سود لازم آجائے گا۔ ۱؎

مسئلہ نمبر۲۱...... اگر دونوں طرف سرکہ مختلف جنس کا ہو، مثلاً ایک طرف انگور کا سرکہ ہو، اور دوسری طرف کھجور کا سرکہ ہو، اور پھر دونوں طرف کے سرکہ کی باہم ایک دوسرے کے عوض میں خرید وفروخت کی جائے، تو حنفیہ اور شافعیہ وغیرہ کے نزدیک ان دونوں کی کمی بیشی کے ساتھ خرید وفروخت جائز ہوگی، یعنی ایسا کرنا جائز ہوگا کہ ایک طرف کے سرکہ کی مقدار زیادہ ہو، اور دوسری طرف کے سرکہ کی مقدار کم ہو، مگر دونوں طرف سے سرکہ کا ایک وقت میں لین دین کرنا ضروری ہوگا۔ ۲؎

۱؎ رابعا :بیع الخل والمعاملة به :الأصل أنه لا یجوز بیع المکیل أو الموزون بجنسه متفاضلا ولا نساء ؛ لأنه یعتبر ربا،لقوله صلی الله علیه وسلم :الذهب بالذهب مثلا بمثل، والفضة بالفضة مثلا بمثل، والتمر بالتمر مثلا بمثل، والبر بالبر مثلا بمثل، والملح بالملح مثلا بمثل، والشعیر بالشعیر مثلا بمثل، فمن زاد أو ازداد فقد أربی، بیعوا الذهب بالفضة کیف شئتم یدا بید، وبیعوا البر بالتمر کیف شئتم یدا بید، وبیعوا الشعیر بالتمر کیف شئتم یدا بیدوفی روایة وإذا اختلفت هذه الأشیاء فبیعوا کیف شئتم إذا کان یدا بید.

وعلی ذلک فلا یجوز بیع خل العنب بخل العنب، ولا بیع خل الزبیب بخل الزبیب، ولا بیع خل التمر بخل التمر متفاضلا ولا نساء ، ویجوز متماثلا یدا بید، وذلک باتفاق الفقهاء لاتحاد الجنس والقدر؛ لأن الخل من المکیلات (الموسوعة الفقهیة الکویتیة،ج۱۹ ص۲۶۲،۲۶۳، مادة "خل")

۲؎ واختلف الفقهاء فی بیع الخلول من أنواع مختلفة بعضها ببعض آخر، کخل العنب بخل التمر مثلا .فذهب الحنفیة والشافعیة وهو الصحیح عند الحنابلة إلی أنه یجوز بیع نوع من الخل بنوع آخر منه متفاضلا کاللحوم المختلفة؛ لأن أصولها أجناس مختلفة حتی لا یضم بعضها إلی بعض فی الزکاة، وأسماؤها أیضا مختلفة باعتبار الإضافة کدقیق البر والشعیر، والمقصود أیضا مختلف، فبعض الناس یرغب فی بعضها دون بعض، وقد یضره البعض وینفعه غیره، ففروع الأجناس المختلفة تعتبر أجناسا مختلفة، کالدقیق والخبز والدهن والخل؛ لأن الفروع تتبع أصولها .وعلی ذلک فخل التمر جنس وخل العنب جنس آخر یجوز البیع بینهما متفاضلا. إلا أن الشافعیة فصلوا فی بیع الخل إذا دخله الماء .واستثنی الحنابلة من هذا بیع خل عنب بخل زبیب، فقالوا بعدم جوازه ولو متماثلا؛ لانفراد خل الزبیب بالماء .وقال المالکیة -وهو روایة عن أحمد :إن جمیع الخلول جنس واحد سواء أکانت من العنب، أم من الزبیب، أو التمر أو غیر ذلک .وکذلک لا یتعدد جنس الأنبذة عندهم .حتی إن الأنبذة والخلول اعتبرت جنسا واحدا فی المعتمد عندهم.

وعلی ذلک فلا یجوز التفاضل ولا النساء فی بیع الخلول ولو من أنواع مختلفة عند المالکیة لأنها کلها جنس واحد، کما لا یجوز بیعها بالأنبذة متفاضلة فی المعتمد عندهم لاعتبارهم الخلول والأنبذة جنسا واحدا لتقارب منفعتها (الموسوعة الفقهیة الکویتیة،ج۱۹ ص۲۶۳،۲۶۴، مادة "خل")

إذا بیع ربوی بمثله اشترط اتحاد المجلس، وسواء اتحد جنس المبیع أو اختلف، لما صح من قوله صلی الله علیه وسلم الذهب بالذهب، والفضة بالفضة، والبر بالبر، والشعیر بالشعیر، والتمر بالتمر، والملح بالملح؛ مثلا بمثل سواء بسواء ، فإذا اختلفت هذه الأجناس فبیعوا کیف شئتم إذا کان یدابید (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج۱، ص۲۰۶ وص۲۰۷، مادة "اتحاد المجلس")

(باب نمبر ۱۷)

انگور، کھجور و دیگر اشیاء کے نبیذ، جوس و مشروب کا حکم

خمروشراب اور نشہ آور مشروب خواہ انگور کا ہو یا کھجور کا، یا کسی اور چیز کا، اس کا استعمال جائز نہیں، جس کی تفصیل پہلے ذکر کی جا چکی ہے۔

البتہ اگر انگور، کھجور یا کسی اور چیز سے خمروشراب کے بجائے ایسا مشروب، شربت یا جوس تیار کیا جائے کہ جس کو پی کر نشہ نہ ہو، تو اس کا استعمال جائز ہے، اور احادیث میں اس طرح کے مشروب، شربت اور جوس کو ''نبیذ'' یا عصیر وشیرہ کا نام دیا گیا ہے، اور اس طرح کے مشروبات، درحقیقت شراب سے بالکل الگ اور حلال و پاکیزہ مشروبات میں داخل ہیں، اور جب تک کہ ان میں تغیر پیدا ہو کر اور سڑ کر اُبال (Boil) پیدا ہو کر الکوحل ظاہر نہ ہو، اور نہ ہی ان کو پی کر نشہ پیدا ہو، اس وقت تک اس طرح کے مشروبات کو حلال قرار دیا جائے گا۔ [1]

اور قرآن وسنت کے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر غیر نشہ آور اور پاک مشروب وشربت کا پینا جائز ہے، بشرطیکہ اسراف لازم نہ آئے اور حد سے تجاوز نہ ہو۔

آگے اس کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

---

[1] یہ امر ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ انگور، کھجور اور دیگر زرعی اجناس، جن میں نشاستہ پایا جاتا ہے، جب یہ اشیاء متغیر ہو کر سڑتی ہیں، اور ان میں جوش واُبال پیدا ہوتا ہے، اور جھاگ چُھٹتے ہیں، یا بالفاظِ دیگر خمیر اُٹھتا (Fermentation) ہے، تو الکوحل بننے کے بعد ان اشیاء کے وٹامنز ضائع ہو جاتے ہیں، اور اس طرح وہ شراب یا الکوحل بن جاتا ہے، اور اسی وجہ سے شراب کے عادی لوگ وٹامنز کی کمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک ان اشیاء میں مذکورہ کیفیت پیدا نہ ہو، اس وقت تک یہ چیزیں شراب نہیں کہلاتیں، البتہ بعض مغربی ممالک کے جوسوں میں بہت معمولی درجہ کے الکوحل کا وجود ہوتا ہے، جس کی مقدار اعشاریہ پانچ فیصد سے کم ہوتی ہے، اور اتنی مقدار فی نفسہٖ نشہ آور مقدار نہیں ہوتی، اور اتنی مقدار والے مشروب کو وہ نان الکوحل بیئر وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں، اور حلال مشروب میں اتنی تھوڑی مقدار، سرکہ کی طرح مغلوب ومعدوم شمار ہوتی ہے۔ کما مرّ مراراً۔

www.idaraghufran.org

حلال وپاکیزہ چیزیں کھانے، پینے اور اسراف سے بچنے کا حکم

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ. قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ (سورۃ الاعراف، رقم الآیات، ۳۱، ۳۲)

ترجمہ: اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ نکلو، بے شک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا، آپ فرمادیجئے کہ اللہ کی زینت کو کس نے حرام کیا ہے، جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہے، اور کس نے پاکیزہ رزق کو حرام کیا ہے (سورہ اعراف)

اس سے معلوم ہوا کہ حلال وپاکیزہ چیزوں کو کھانے پینے کی، اللہ کی طرف سے اجازت بلکہ حکم ہے، اور حلال وپاکیزہ رزق کو حرام سمجھنا یا حرام قرار دینا، اللہ کے حکم کے خلاف ہے، لہٰذا جس طرح کسی حرام چیز کو حلال قرار دینا جائز نہیں، اسی طرح کسی حلال چیز کو حرام قرار دینا بھی جائز نہیں، اور پابندیاں دونوں طرف سے ہیں۔

تفسیرِ خازن میں اس آیت کے ضمن میں مذکور ہے کہ:

وَفِی الْاٰيَةِ دَلِيْلٌ عَلٰی اَنَّ جَمِيْعَ الْمَطْعُوْمَاتِ وَالْمَشْرُوْبَاتِ حَلَالٌ اِلَّا مَا خَصَّهُ الشَّرْعُ دَلِيْلٌ فِی التَّحْرِيْمِ لِاَنَّ الْاَصْلَ فِیْ جَمِيْعِ الْاَشْيَاءِ اَلْاِبَاحَةُ اِلَّا مَا حَظَرَهُ الشَّارِعُ وَثَبَتَ تَحْرِيْمُهٗ بِدَلِيْلٍ مُنْفَصِلٍ (تفسیر الخازن، ج۲ص ۱۹۴، سورۃ الاعراف)

ترجمہ: اور اس آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ تمام کھانے اور پینے کی چیزیں حلال ہیں، سوائے ان چیزوں کے جن کو شریعت نے حرام قرار دینے کی کوئی خاص

دلیل قائم کردی ہے، کیونکہ تمام چیزوں میں اصل مباح وجائز ہونا ہے، سوائے ان چیزوں کے، جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ناجائز قرار دے دیا ہے، اوران کا حرام ہونا کسی مستقل (شرعی) دلیل سے ثابت ہو (تفسیر خازن)

اور قرآن مجید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

يَآ أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلاَلًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ. إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوْءِ وَالْفَحْشَاءِ (سورة البقرة، رقم الآيات ١٦٨، ١٦٩)

ترجمہ: اے لوگو! جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ، اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو، بے شک وہ تمہارا واضح دشمن ہے، بس وہ تمہیں برے اور فحش کاموں کا حکم دیتا ہے (سورہ بقرہ)

خمر وشراب حلال اور طیب کے بجائے حرام اور خبیث چیز، بلکہ خبائث کی جڑ ہونے کے ساتھ ساتھ شیطانی عمل، اور بُرے وفحش کام وکلام کا ذریعہ ہے، اس لئے خمر وشراب تو زمین کی حلال، پاکیزہ چیزوں سے خارج ہے، اور دوسری حلال وپاک چیزیں اور مشروبات، حلال وپاکیزہ چیزوں میں داخل ہیں، جن کا استعمال جائز ہے۔

اور قرآن مجید میں ہی ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ. وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلاَلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُوْنَ (سورة المائدة، رقم الآيات ٨٧، ٨٨)

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ حرام کرو، ان پاکیزہ چیزوں کو، جو تمہارے لئے اللہ نے حلال فرمادی ہیں، اور تم حد سے تجاوز نہ کرو، بے شک اللہ، حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا، اور تم کھاؤ، اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے حلال،

www.idaraghufran.org

پاکیزہ، اور تم اللہ سے ڈرو، جس پر تم ایمان رکھتے ہو (سورہ مائدہ)

حد سے تجاوز کرنے سے مراد اللہ کے حکم کی خلاف ورزی ہے، جس میں خمروشراب اور ناپاک اشیاء اور اسراف جیسی باتیں داخل ہیں، اور جن چیزوں میں یہ باتیں نہ پائی جائیں، وہ حلال اور طیب میں داخل ہیں، اور ان کو حرام سمجھنا جائز نہیں، بلکہ انہیں کھانے پینے کی اللہ کی طرف سے اجازت ہے۔ [1]

اور سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا

(سورة النحل، رقم الآية ٦٧)

ترجمہ: اور کھجور اور انگور کے پھلوں سے تم بناتے ہو نشہ، اور اچھا رزق (سورہ نحل)

اس سے معلوم ہوا کہ کھجور اور انگور وغیرہ پھلوں سے نشے کی چیزیں بھی بن سکتی ہیں، جن کا استعمال جائز نہیں، اور اچھا رزق بھی تیار ہوسکتا ہے، اور اچھے رزق میں ان پھلوں سے بنے ہوئے حلال وپاک مشروبات بھی داخل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُوا، وَاشْرَبُوا، وَتَصَدَّقُوا، وَالْبَسُوا، فِي غَيْرِ مَخِيلَةٍ وَلَا سَرَفٍ، إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُرٰى نِعْمَتُهُ عَلٰى عَبْدِهٖ (مسند احمد، رقم الحديث ٦٧٠٨) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کھاؤ اور پیو، اور صدقہ کرو، اور پہنو، تکبر اور فضول خرچی کے بغیر، بے شک اللہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنی نعمت اس کے بندے پر ظاہر ہو (مسند احمد)

---

[1] (ولا تعتدوا) تتجاوزوا أمر الله (إن الله لا يحب المعتدين) (تفسير الجلالين، ج ا ص ۱۵۳، تحت سورة المائدة، رقم الآيات ۸۷)

[2] قال شعيب الارنؤوط: إسناده حسن (حاشية مسند احمد)

مطلب یہ ہے کہ حلال، پاکیزہ چیزیں کھانا پینا اور ان نعمتوں کا اپنی حسبِ حیثیت استعمال کرنا، اللہ کو پسند ہے، لیکن ساتھ ہی بخل، تکبر اور اسراف وفضول خرچی سے بچنے کا اہتمام بھی ضروری ہے۔

مختلف غیرنشہ آور نبیذ اور مشروبات کا جواز اور سنت سے ثبوت

نبیذ سے مراد پھل، میوہ یا غلہ جات کا مخصوص رَس، مشروب اور جوس ہے، مثلاً پانی میں کشمش یا منقہ یا کھجور یا چھوارا یا جو یا گندم وغیرہ جیسا کوئی میوہ یا غلہ ڈال کر چھوڑ دیا جاتا ہے، اور صبح یا شام ہونے یا معمول کا وقت گزرنے کے بعد جب پانی میں اس میوہ، یا غلہ کا اثر منتقل ہو جاتا ہے، تو اس مشروب کو استعمال کرلیا جاتا ہے، اس مشروب میں میوے یا غلے کے ضروری اجزاء اور وٹامنز شامل ہو جاتے ہیں، اور پانی کے ساتھ رقیق اور نرم ہو کر جسم میں اچھے طریقہ سے سرایت کرتے ہیں، عرب میں اس طرح کے نبیذ والے مشروب کا رواج تھا، بطورِ خاص شادی وغیرہ کے مواقع پر دوسروں کی ضیافت، اس طرح کے مشروبات سے کرنے کا رواج تھا، جس طرح آج کل چائے، اور بوتلوں (کولڈ ڈرنک) وغیرہ سے ضیافت کی جاتی ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام سے اس طرح کے نبیذ کا استعمال کرنا ثابت اور شرعاً جائز ہے، بشرطیکہ وہ شراب اور نشہ آور درجہ کو نہ پہنچے۔

اس سلسلہ میں چند احادیث وروایات ذکر کی جاتی ہیں۔

حضرت ابو بردہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ عُمَرُ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَنْبِذَةَ تُنْبَذُ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ؛ مِنَ التَّمْرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالْعَسَلِ، وَالْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ، فَمَا خَمَّرْتَهُ مِنْهَا، ثُمَّ عَتَّقْتَهُ، فَهُوَ خَمْرٌ (مصنف ابنِ ابی شیبة)[1]

---

[1] رقم الحديث ٢٤٢٢٠ كتاب الأشربة، باب من حرم المسكر، وقال: هو حرام، ونهى عنه.

www.idaraghufran.org

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ نبیذ پانچ چیزوں سے بنائے جاتے ہیں، کھجور سے، اور کشمش سے، اور شہد سے، اور گندم سے، اور جو سے، پس ان میں سے جس کو آپ ڈھک کر پرانا ہونے کے لئے چھوڑ دیں، تو وہ شراب ہے (ابنِ ابی شیبہ)

مطلب یہ ہے کہ عرب میں عموماً مذکورہ میوے وغلہ جات سے نبیذ بنائے جاتے تھے، اور یہ مطلب نہیں کہ ان چیزوں کے علاوہ کسی اور چیز سے نبیذ نہیں بنایا جاسکتا، اور نبیذ کا استعمال جائز ہے، جبکہ نشہ آور نہ ہو۔

پھر یہ جو فرمایا کہ جس کو آپ ڈھک کر پرانا ہونے کے لئے چھوڑ دیں تو وہ شراب ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس مشروب کو اس طرح ڈھک کر رکھ دیا اور چھوڑ دیا جائے کہ اس میں خمیر اٹھنے سے نشہ آور کیفیت پیدا ہوجائے، اور پھر اس کو استعمال کیا جائے، تو وہ نشہ آور مشروب بن جانے کی وجہ سے شراب کا حکم حاصل کرلیتا ہے، اور پھر جائز نہیں رہتا۔

جدید میڈیکل سائنس سے بھی یہی ثابت ہوا ہے کہ کسی پھل یا غلہ وغیرہ سے خمیر اٹھا کر ہی شراب یا الکوحل کو تیار کیا جاتا ہے (Fermented liquor)، اور شراب کو عربی میں ''خمر'' کہا جاتا ہے، جس کے معنیٰ چھوڑنے، ڈھکنے، چھپانے اور خمیر وغیرہ پیدا ہونے کے آتے ہیں۔ [1]

---

[1] اور بہت سے اہلِ لغت نے بطورِ خاص انگور کی شراب کو عربی میں خمر (Wine) کا اصل مصداق قرار دیا ہے۔

عن قتادة، عن سعيد بن المسيب قال :إنما سميت الخمر لأنها تركت حتى مضى صفوها، وبقي كدرها (سنن النسائي، رقم الحديث ۵۷۴۶)

(خ م ر) : ومنها الخمر وهي النيء من ماء العنب مهموز الآخر وقبله ياء معتلة وفارسيته خام وفي اشتقاق الخمر كلام قيل سميت بها لأنها تخمر العقل بالتشديد أي تغطيه ومنه اختمار المرأة بخمارها أي تغطيها به وقيل لأن شاربها يخمر الناس من حد ضرب أي يستحيي منهم وقال الخليل بن أحمد سميت بها لاختمارها وهو إدراكها وغليانها وقال ابن الأعرابي سميت بها لأنها تركت فاختمرت واختمارها تغير ريحها (طلبة الطلبة، ج۴ ص ۶۲، كتاب الاشربة، مادة خ م ر)

خ م ر خمرة وخمر وخمور مثل تمرة وتمر وتمور يقال خمرة صرف .قال ابن الأعرابي سميت الخمر خمرا لأنها تركت فاختمرت واختمارها تغير ريحها .وقيل سميت بذلك لمخامرتها

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

خلاصہ یہ کہ مذکورہ اوراس جیسے میوہ وغلہ جات اورنباتات سے نبیذ اورغیرنشہ آورمشروبات بھی تیار کئے جاسکتے ہیں، جن کا استعمال جائز ہے، اورخمروشراب یا نشہ آورمشروبات بھی تیار کئے جاسکتے ہیں، جن کا استعمال جائز نہیں۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

العقل .والخمير الدائم الشرب للخمر .والخمار بقية السكر تقول رجل خمر بوزن كتف ومخمور .واختمرت المرأة لبست الخمار .والخمير والخميرة ما يجعل فى العجين تقول خمر العجين أى جعل فيه الخمير وبابه ضرب ونصر .والتخمير التغطية يقال خمر إناء ك .و المخامرة المخالطة (مختار الصحاح، ج ا، ص ۹۲، مادة خ م ر)

(خ م ر) : الخمار ثوب تغطى به المرأة رأسها والجمع خمر مثل :كتاب وكتب واختمرت المرأة وتخمرت لبست الخمار والخمر معروفة تذكر وتؤنث فيقال هو الخمر وهى الخمر.

وقال الأصمعى الخمر أنثى وأنكر التذكير ويجوز دخول الهاء فيقال الخمرة على أنها قطعة من الخمر كما يقال كنا فى لحمة ونبيذة وعسلة أى فى قطعة من كل شىء منها ويجمع الخمر على الخمور مثل :فلس وفلوس ويقال هى اسم لكل مسكر خامر العقل أى :غطاه واختمرت الخمر أدركت وغلت وخمرت الشىء تخميرا غطيته وسترته والخمرة وزان غرفة حصير صغيرة قدر ما يسجد عليه وخمرت العجين خمرا من باب قتل جعلت فيه الخمير وخمر الرجل شهادته كتمها (المصباح المنير فى غريب الشرح الكبير، ج ا ص ۱۸۱، مادة خ م ر)

والخمر :ما أسكر من عصير العنب لأنها خامرت العقل .والتخمير :التغطية، يقال :خمر وجهه وخمر إناء ك .والمخامرة :المخالطة؛ وقال أبو حنيفة :قد تكون الخمر من الحبوب فجعل الخمر من الحبوب؛ قال ابن سيده :وأظنه تسمحا منه لأن حقيقة الخمر إنما هى العنب دون سائر الأشياء، والأعرف فى الخمر التأنيث؛ يقال :خمرة صرف، وقد يذكر، والعرب تسمى العنب خمرا؛ قال :وأظن ذلك لكونها منه؛ حكاها أبو حنيفة قال :وهى لغة يمانية .وقال فى قوله تعالى : إنى أرانى أعصر خمرا؛ إن الخمر هنا العنب؛ قال :وأراه سماها باسم ما فى الإمكان أن تؤول إليه، فكأنه قال :إنى أعصر عنبا؛ قال الراعى:

ينازعنى بها ندمان صدق ...شواء الطير، والعنب الحقينا

يريد الخمر .وقال ابن عرفة :أعصر خمرا أى أستخرج الخمر، وإذا عصر العنب فإنما يستخرج به الخمر، فلذلك قال :أعصر خمرا.

قال أبو حنيفة :وزعم بعض الرواة أنه رأى يمانيا قد حمل عنبا فقال له :ما تحمل؟ فقال :خمرا، فسمى العنب خمرا، والجمع خمور، وهى الخمرة .قال ابن الأعرابى :وسميت الخمر خمرا لأنها تركت فاختمرت، واختمارها تغير ريحها؛ ويقال :سميت بذلك لمخامرتها العقل .وروى الأصمعى عن معمر بن سليمان قال :لقيت أعرابيا فقلت :ما معك؟ قال :خمر .والخمر :ما خمر العقل، وهو المسكر من الشراب، وهى خمرة وخمر وخمور مثل تمرة وتمر وتمور (لسان العرب، ج۴، ص ۲۵۵،فصل الخاء المعجمة)

www.idaraghufran.org

حضرت ثمامہ بن حزن قشیری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

لَقِيتُ عَائِشَةَ، فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ، فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً، فَقَالَتْ : سَلْ هٰذِهِ، فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ: كُنْتُ أَنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَأُوكِيهِ وَأُعَلِّقُهُ، فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ (مسلم) [1]

ترجمہ: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی اور ان سے نبیذ کے بارے میں پوچھا؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک حبشیہ باندی کو بلوایا اور فرمایا کہ اس باندی سے پوچھو، کیونکہ یہ باندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بنایا کرتی تھی، تو وہ حبشی باندی کہنے لگی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کو (چمڑے کے) مشکیزے میں نبیذ (یعنی کھجور، یا کشمش وغیرہ) بھگوتی اور اس کا منہ باندھ کر اسے لٹکا دیا کرتی تھی، پھر جب صبح ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے پی لیتے تھے (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

كُنَّا نَنْبِذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ، فَنَأْخُذُ قَبْضَةً مِّنْ زَبِيبٍ، أَوْ قَبْضَةً مِّنْ تَمْرٍ فَنَطْرَحُهَا فِي السِّقَاءِ، ثُمَّ نَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ لَيْلًا، فَيَشْرَبُهُ نَهَارًا أَوْ نَهَارًا فَيَشْرَبُهُ لَيْلًا (مسند احمد، رقم الحديث ۲۴۱۹۸) [2]

ترجمہ: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک (چمڑے کے) مشکیزہ میں نبیذ بنایا کرتے تھے، اور ہم ایک مٹھی کشمش یا ایک مٹھی کھجور لے لیا کرتے تھے، جسے ہم اس

---

[1] رقم الحديث ۲۰۰۵ "۸۴" كتاب الاشربة، باب إباحة النبيذ الذى لم يشتد ولم يصر مسكرا.

[2] قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح (حاشية مسند احمد)

مشکیزہ میں ڈال دیا کرتے تھے، پھر اس پر رات کو پانی ڈال دیتے تھے، جسے آپ دن میں پیتے تھے، یا دن کے وقت پانی ڈال دیتے تھے، جسے آپ رات میں پیتے تھے (مسند احمد)

مذکورہ احادیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کشمش، کھجور وغیرہ کے نبیذ و جوس اور مشروب کا نوش فرمانا ثابت ہوا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقٰى، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَلَا نَسْقِيْكَ نَبِيْذًا؟ فَقَالَ : بَلٰى، قَالَ: فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعٰى، فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيْهِ نَبِيْذٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا، قَالَ : فَشَرِبَ (مسلم) [1]

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، تو آپ نے پینے کے لئے پانی طلب فرمایا، تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کو نبیذ نہ پلا دیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جی ہاں، پھر وہ آدمی دوڑتا ہوا گیا، پھر ایک پیالہ میں نبیذ لایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ نے اس برتن کو ڈھانکا کیوں نہیں، اگرچہ اس کی چوڑائی میں لکڑی ہی کیوں نہ رکھ لیتے (تاکہ وہ مضر اور شیطانی اثرات سے محفوظ ہو جاتا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نبیذ نوش فرمایا (مسلم، مسند احمد)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

---

[1] رقم الحديث ٢٠١١ "٩٤" كتاب الاشربة، باب فى شرب النبيذ وتخمير الإناء، مسند احمد، رقم الحديث ١٤٣٦٧.

قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح على شرط الشيخين (حاشية مسند احمد)

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَهُوَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَخَلْفَهٗ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَاسْتَسْقٰى فَسَقَيْنَاهُ نَبِيْذًا فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَ فَضْلَهٗ أُسَامَةَ (مسند احمد، رقم الحديث ۳۴۹۵) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حج کے موقع پر) مسجد میں داخل ہوئے، اور آپ اس وقت اپنے اونٹ پر سوار تھے، اور آپ کے پیچھے اُسامہ بن زید سوار تھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا، تو ہم نے آپ کو نبیذ پلایا، جس کو آپ نے پی لیا، پھر اس میں سے بچا ہوا نبیذ اُسامہ (بن زید) کو پلایا (مسند احمد)

اس طرح کی احادیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خود اور دوسروں کو نبیذ پلانا ثابت ہوتا ہے۔

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت ہے کہ:

كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَا لِيْ أَرٰى بَنِيْ عَمِّكُمْ يَسْقُوْنَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَأَنْتُمْ تَسْقُوْنَ النَّبِيْذَ؟ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَمْ مِنْ بُخْلٍ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، مَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَا بُخْلٍ، قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَخَلْفَهٗ أُسَامَةُ، فَاسْتَسْقٰى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِّنْ نَبِيْذٍ فَشَرِبَ، وَسَقٰى فَضْلَهٗ أُسَامَةَ، وَقَالَ: أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ، كَذَا فَاصْنَعُوْا، فَلَا نُرِيْدُ تَغْيِيْرَ مَا أَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مسلم) [2]

ترجمہ: میں کعبہ کے پاس حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک دیہاتی آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ کے چچازاد تو (لوگوں کو) شہد اور دودھ پلاتے ہیں اور آپ نبیذ (یعنی کھجور، یا کشمش وغیرہ کا

---

[1] قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح على شرط الشيخين (حاشية مسند احمد)

[2] رقم الحديث ۱۳۱۶ "۳۴۷" كتاب الحج، باب وجوب المبيت بمنى ليالى أيام التشريق، والترخيص فى تركه لأهل السقاية.

www.idaraghufran.org

پانی) پلاتے ہیں؟ کیا اس کی وجہ غربت ہے یا بخل؟ تو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ الحمدللہ نہ تو ہم غریب ہیں اور نہ بخیل (بلکہ اس کی وجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے، چنانچہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر تشریف لائے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب کیا تو ہم نے آپ کی خدمت میں نبیذ کا برتن پیش کیا، تو آپ نے وہ پیا اور اس میں سے بچا ہوا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے پیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اچھا اور خوب کام کیا اور تم اسی طرح کیا کرو۔

تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہتے (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ نبیذ نوش فرمایا تھا، بلکہ اس کی تعریف وتوصیف بھی فرمائی تھی، اس لئے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کی پسند کی وجہ سے لوگوں کو کسی اور چیز کے بجائے نبیذ پلاتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم خود نبیذ پینے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی نبیذ پلاتے تھے۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَتٰى أَبُوْ أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُرْسِهٖ، فَكَانَتْ اِمْرَأَتُهٗ خَادِمَهُمْ، وَهِيَ الْعَرُوْسُ، قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْقَعْتُ لَهٗ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ فِيْ تَوْرٍ (بخاری) [1]

ترجمہ: حضرت ابواُسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی کے موقع پر مدعو کیا، ابواسید کی دلہن نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

---

[1] رقم الحديث ۵۵۹۱، كتاب الاشربة، باب الانتباذ فى الأوعية والتور، سنن ابنِ ماجه، رقم الحديث ۱۹۱۲.

www.idaraghufran.org

(وضیافت) کی، حضرت سہل نے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا تھا، میں نے آپ کے لئے رات کو پتھر کے برتن میں (پانی کے اندر) کھجوریں بھگو رکھی تھیں (جس کا نبیذ اگلے دن آپ کو پلایا) (بخاری، ابنِ ماجہ)

اس حدیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شادی کے موقع پر کھجور کی نبیذ کا نوش فرمانا ثابت ہوا۔ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ: اَلْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ، وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ (مسلم) [2]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس پیالہ سے تمام مشروبات پلائے ہیں، شہد بھی اور نبیذ بھی، اور پانی بھی، اور دودھ بھی (مسلم)

اس حدیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نبیذ اور شہد وغیرہ کے مشروبات کا نوش فرمانا ثابت ہوا۔

حضرت صحار بن صخر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا بِأَرْضٍ كَثِيْرَةٌ أَخْبَازُهَا وَبُقُوْلُهَا، وَنَشْرَبُ النَّبِيْذَ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِشْرَبُوْا مِنْهُ مَالَا يُذْهِبُ الْعَقْلَ وَالْمَالَ (المعجم الكبير للطبراني) [3]

---

[1] قوله :(أنقعت له تمرات من الليل) ... إلخ .وكان من دأب العرب شرب النقيع بعد الطعام(فيض الباری شرح البخاری، ج۵ص ۵۴۶، کتاب النكاح، باب حق إجابة الوليمة والدعوة، ومن أولم سبعة أيام ونحوه)

أجمع العلماء أن نقيع التمر وغيره ما لم يسكر فهو حلال شربه(شرح صحيح البخاری لابن بطال، ج۶ ص۵۷، باب نقيع التمر ما لم يسكر)

[2] رقم الحديث ۲۰۰۸ "۸۹" کتاب الاشربة، باب إباحة النبيذ الذی لم يشتد ولم يصر مسكرا.

[3] رقم الحديث ۷۴۰۵، ج۸ ص ۷۳.

www.idaraghufran.org

ترجمہ: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں، جہاں روٹیاں اور سبزیاں کثرت سے ہوتی ہیں، اور ہم اس کے اوپر نبیذ پیتے ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسا نبیذ پی لیا کرو، جو عقل اور مال کو ضائع نہ کرے (طبرانی)

اس حدیث کی سند پر بعض حضرات نے کلام کیا ہے، مگر اس کی تائید دیگر احادیث وروایات سے ہوتی ہے۔ [1]

اس سے معلوم ہوا کہ نبیذ کا استعمال جائز ہے، بشرطیکہ وہ نشہ آور ہونے کی وجہ سے عقل کو متاثر نہ کرے، اور مال کی اضاعت کا باعث بھی نہ ہو۔ [2]

اس طرح کی اور بھی کئی احادیث ہیں، جن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مختلف قسم کے غیر نشہ آور نبیذ اور جوس وشربت کا نوش فرمانا اور دوسروں کو اجازت دینا ثابت ہوتا ہے۔

---

[1] چنانچہ علامہ ہیثمی نے اس حدیث کی سند میں رشدین بن سعد کے بارے میں جمہور کے ضعیف ہونے کا قول نقل کیا ہے، لیکن بعض حضرات نے ان کی توثیق بھی کی ہے، اس لئے دوسری روایات کی تائید ہوتے ہوئے ان کی روایت قبول کی جاسکتی ہے۔

جہاں تک منصور بن ابی منصور کے مجہول ہونے کا تعلق ہے، تو اگرچہ ان کو بعض حضرات نے مجہول قرار دیا ہے، لیکن ابنِ حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے، اور امام عجلی نے ان کو تابعی ثقہ قرار دیا ہے۔

قال الهيثمي: رواه الطبراني، ورشدين بن سعد ضعفه الجمهور وقد وثق، ومنصور بن أبي منصور مجهول (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨١٦٠)

مَنْصُور بن أَبِي مَنْصُور يروى عَن ابن عمر روى عَنهُ قَتَادَة (الثقات لابن حبان، تحت رقم الترجمة ٥٥٥١)

منصور بن أبي منصور روى عن عبد الله بن عمرو وصحار العبدى روى عنه قتادة ويزيد بن ابى حبيب. نا عبد الرحمن قال سألت ابى عنه فقال: لايعرف، مجهول (الجرح والتعديل لابن ابى حاتم، تحت رقم الترجمة ٧٧٩)

منصور بن أبي منصور تابعي ثقة (الثقات للعجلي، تحت رقم الترجمة ١٧٩٦)

[2] وحكي عن أبي حنيفة وسفيان الثوري، رضي الله عنهما، أنهم قالا: لأن أخر من السماء أهون علي من أن افتي بتحريم قليل النبيذ، وما شربته قط، ولا أشربه. فعملوا بالترجيح في الفتيا، وتورعوا عنه في أنفسهم. وقال بعض المحققين، من حكم الحكيم أن يوسع على المسلمين في الأحكام، ويضيق على نفسه، يعني به هذا المعنى (عمدة القاری، ج ۱، ص ۳۰۰، باب فضل من استبرأ لدينه)

Idara Ghufran

نیز کئی صحابۂ کرام وتابعینِ عظام سے بھی نبیذ کا استعمال کرنا ثابت ہے۔ ل

ل عن نافع، عن ابن عمر، أنه كان ينبذ له فی سقاء الزبيب غدوة، فيشربه من الليل، وينبذ له عشية فيشربه غدوة، وكان يغسل الأسقية، ولا يجعل فيها درديا، ولا شيئا قال نافع :فكنا نشربه مثل العسل (سنن النسائی، رقم الحديث ۵۷۴۰)

عن بسام، قال :سألت أبا جعفر عن النبيذ، قال :كان علی بن حسين رضی الله عنه ينبذ له من الليل، فيشربه غدوة، وينبذ له غدوة فيشربه من الليل (سنن النسائی، رقم الحديث ۵۷۴۱)

عن أبی عثمان، وليس بالنهدی، أن أم الفضل أرسلت إلى أنس بن مالک تسأله عن نبيذ الجر، فحدثها عن النضر ابنه أنه كان ينبذ فی جر ينبذ غدوة ويشربه عشية (سنن النسائی، رقم الحديث ۵۷۴۳)

عن الأسود ، عن عائشة ، قالت :كان ينبذ لرسول الله صلى الله عليه وسلم فی جر أخضر (مُصنف ابن أبی شيبة،رقم الحديث ۲۴۴۳۰، باب من رخص فی نبيذ الجر الأخضر)

عن عبد الرحمن بن صحار ، عن أبيه ، قال :قلت :يا رسول الله ، إنی رجل مسقام ، فأذن لی فی جرة أنتبذ فيها ، فأذن لی(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۴۰۴)

عن عبد الله بن يزيد ، قال :رأيت أبا عبيدة بن عبد الله بن مسعود يشرب النبيذ فی جر أخضر، وقال :إن محرم ما أحل الله ، كمستحل ما حرم الله(ايضاً،رقم الحديث ۲۴۳۹۹)

عن مجاهد ، قال :قال عمر :إنی رجل معجار البطن ، أو مشعار البطن ، فأشرب هذا السويق فلا يلائمنی ، وأشرب هذا اللبن فلا يلائمنی ، وأشرب هذا النبيذ الشديد فيسهل بطنی(مصنف ابنِ ابی شيبة،باب فی الرخصة فی النبيذ ، ومن شربه، رقم الحديث ۲۴۳۵۰)

عن عمران بن مسلم ، عن سويد بن غفلة ، قال :كنت أشرب النبيذ مع أبی الدرداء وأصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشام ، فی الحباب العظام(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۳۵۱)

عن عمرو بن ميمون ، قال :لما طعن عمر أتاه الطبيب ، فقال :أی الشراب أحب إليک ؟ قال:النبيذ(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۳۵۳)

عن سماک ، عن أبی حصين ، قال :رأيت زر بن حبيش يشرب نبيذ الخوابی(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۳۵۴)

عن مجالد ، قال :قال عامر :اشربوا نبيذ العرس ، ولا تسكروا منه(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۳۵۶)

عن الشعبی ، عن ابن أبی ليلى ، قال :أشهد على البدريين أنهم كانوا يشربون نبيذ العرس(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۳۵۷)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اس لئے نبیذ کو ناجائز سمجھنا درست نہیں، اور اسی وجہ سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول منقول ہے کہ اگر مجھے دنیا کی کثیر دولت بھی حاصل ہو تب بھی میں نبیذ کے حرام ہونے کا فتویٰ نہیں دے سکتا، کیونکہ اس میں بے شمار صحابۂ کرام کو گناہ گار قرار دینا لازم آتا ہے، مگر بایں ہمہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خود نبیذ نہیں پیا، اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اہلُ السنۃ والجماعۃ کی پہچان وعلامت میں غیر نشہ آور نبیذ کو حرام نہ سمجھنا بھی منقول ہے۔ ۱؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

عن إبراهيم التيمى ، عن أبيه ، عن أبى ذر ، قال :يكفينى كل يوم شربة من ماء ، أو شربة من نبيذ، أو شربة من لبن ، وفى الجمعة قفيز من قمح(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۳۵۸)

عن الأعمش ، عن أبى إسحاق ، قال :صنعت طعاما فدعوت أصحاب عبد الله ؛ عمرو بن شرحبيل ، وعبد الله بن ذئب ، وعمارة ، ومرة الهمدانى ، وعمرو بن ميمون فسقيتهم النبيذ والطلا فشربوا ، فقال الأعمش :قلت له :كانوا يرون الخوابى ؟ قال : نعم ، كانوا ينظرون إليها وهم يستقون منها(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۳۶۰)

عن جعفر ، عن أبيه ؛ أنه كان يشرب النبيذ ، ينبذ له غدوة فيشربه عشية(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۳۶۱)

عن أبى حيان ، عن يوسف ، قال :كان الحسن يدعى إلى العرس ، فيشرب من نبيذهم(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۳۶۲)

عن الأعمش ، عن أبى إسحاق ، قال :أعرست فدعوت أصحاب على ، وأصحاب عبد الله ، من أصحاب على ؛ عمارة بن عبد ، وهبيرة بن يريم ، والحارث الأعور ، ومن أصحاب عبد الله ؛ علقمة بن قيس ، وعبد الرحمن بن يزيد ، وعبد الله بن ذئب ، فنبذت لهم فى الخوابى ، فكانوا يشربون منها ، فقلت :وهم يرونها ؟ قال :نعم ، ينظرون إليها(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۳۶۳)

عن جابر ، عن أبى جعفر ، قال :النبيذ حلال(ايضاً، رقم الحديث۲۴۳۶۴)

عن سفيان العطار ، قال :سأل رجل ماهان الحنفى ، فقال :يا أبا سالم ، ما تقول فى النبيذ ؟ فقال :أقول فى النبيذ :إن من حرم ما أحل الله ، كمن أحل ما حرم الله(ايضاً، رقم الحديث۲۴۳۶۵)

عن الجريرى ، عن أبى العلاء ، قال :انتهى قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الأشربة إلى أن قال :لا تشربوا ما يسفه أحلامكم ، وما يذهب أموالكم(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۳۶۶)

۱؎ والأحاديث الواردة كلها صحاح ساقها الزيلعى، ووفق بما ذكر فراجعه .قال الأتقانى :وقد أطنب الكرخى فى رواية الآثار عن الصحابة والتابعين بالأسانيد الصحاح فى تحليل النبيذ الشديد .

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تازہ نبیذ نوش فرمانا اور باسی نبیذ سے پرہیز فرمانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكٰى أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ، نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً، وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً (مسلم) [1]

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک (چمڑے کے) مشکیزے میں نبیذ بناتے تھے اور اس مشکیزے کے اوپر کے حصہ کو باندھ دیا جاتا تھا، اور اس مشکیزے میں نیچے سے (پانی لینے کے لئے ٹونٹی نما) سوراخ تھا، صبح کو ہم نبیذ بھگوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو پی لیتے اور شام کو نبیذ بھگوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو پی لیتے تھے (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ شام سے صبح یا صبح سے شام تک کا وقت گزرنے پر پانی میں میوہ جات (کشمش، کھجور وغیرہ) کا اثر اچھے طریقہ پر منتقل ہوجاتا تھا، اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس مشروب کو نوش فرمالیتے تھے۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْتَبَذُ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَيَشْرَبُهُ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ والحاصل أن الأكابر من أصحاب رسول الله -صلى الله عليه وسلم -وأهل بدر كعمر وعلى وعبد الله بن مسعود وأبى مسعود -رضى الله عنهم - كانوا يحلونه، وكذا الشعبى وإبراهيم النخعى .وروى أن الإمام قال لبعض تلامذته إن من إحدى شرائط السنة والجماعة أن لا يحرم نبيذ الجر اهـ .وفى المعراج قال أبو حنيفة :لو أعطيت الدنيا بحذافيرها لا أفتى بحرمتها لأن فيه تفسيق بعض الصحابة، ولو أعطيت الدنيا لشربها لا أشربها لأنه لا ضرورة فيه وهذا غاية تقواه اهـ .ومن أراد الزيادة على ذلك والتوفيق بين الأدلة فعليه بغاية البيان ومعراج الدراية (ردالمحتار، ج٦ ص٤٥٣، كتاب الاشربة)

[1] رقم الحديث ٢٠٠٥ "٨٥" كتاب الاشربة، باب إباحة النبيذ الذى لم يشتد ولم يصر مسكرا.

Idara Ghufran

إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِکَ، وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَجِيْءُ، وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْأُخْرٰى، وَالْغَدَ إِلَى الْعَصْرِ، فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ، أَوْ أَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ (مسلم) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کے شروع میں نبیذ (یعنی میوے کا مشروب) تیار کیا جاتا تھا، جس کو آپ اُس دن صبح ہونے پر نوش فرماتے تھے، اور آنے والی (یعنی اگلی) رات میں بھی نوش فرماتے تھے، اور اگلے دن بھی، اور اس کے بعد والی (یعنی تیسری) رات کو بھی، اور اس سے اگلے (یعنی تیسرے) دن عصر تک اس کو نوش فرماتے تھے، پھر اگر اس کے بعد بھی اس میں سے کچھ باقی رہ جاتا تھا، تو خادم کو پلا دیتے تھے، یا اس کو پھینکنے کا حکم فرمادیتے تھے (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ، فَيَشْرَبُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ (صحيح ابن حبان، رقم الحديث ٥٣٩٦) [2]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پتھر کے برتن میں نبیذ بنایا جاتا تھا، جس کو آپ (بننے کے بعد) پہلے دن اور دوسرے دن اور تیسرے دن دوپہر تک پیا کرتے تھے (ابن حبان)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبُ نَبِيْذًا فَوْقَ ثَلَاثٍ (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ١٠٧٠٩، ج١٠ ص٢٩٤) [3]

---

[1] رقم الحديث ٢٠٠٤ "٧٩" كتاب الاشربة، باب إباحة النبيذ الذى لم يشتد ولم يصر مسكرا.

[2] قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح (حاشية ابنِ حبان)

[3] قال الهيثمي: رواه الطبراني ورجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨١٦٤، باب فيمن يشرب من العصير الحلو ونحوه)

www.idaraghufran.org

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم (تیار شدہ) نبیذ کو تین دن سے زیادہ نوش نہیں فرمایا کرتے تھے (طبرانی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فریج وغیرہ جیسی چیزیں نہیں تھیں، اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تکلفات تھے، اور حسبِ موسم جب تیار شدہ نبیذ کو دو تین دن کا عرصہ گزر جاتا تھا، اور آپ کو اس میں کچھ گاڑھا پن، تغیر یا بُو محسوس ہونے لگتی تھی، یا وہ نیچے تلچھٹ کا گاڑھا حصہ باقی رہ جاتا تھا، جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پسند نہیں فرماتی تھی، تو آپ اس نبیذ کو نوش نہیں فرماتے تھے، بلکہ اگر خادم اس کو پسند کرتا، تو اس کو دے دیتے، ورنہ اس کو پھینک دیا کرتے تھے۔ [1]

اور اگر زیادہ عرصہ گزرنے کے باعث تغیر پیدا ہونے سے اس میں کچھ نشہ یا نشہ کے کچھ ابتدائی درجات وآثار پیدا ہونا شروع ہوجاتے تو بھی آپ اس کو استعمال نہیں فرماتے تھے، بلکہ اگر کچھ بچا ہوا ہوتا، تو اس کو ضائع کردیتے تھے۔

تین دن کی قید ہر موسم اور ہر جگہ یا ہر مشروب کے لئے نہیں ہے، بلکہ اس کا دارومدار اس میں تغیر پیدا ہونے، خراب ہونے یا نشہ آور ہونے یا نشہ کے ابتدائی درجات کے پیدا ہونے پر ہے، لیکن جب تک یہ شراب بن کر نشہ آور نہ ہو، اس وقت تک اس کا استعمال حرام نہیں کہلاتا، اگرچہ متغیر وخراب ہونے پر مکروہ قرار دیا سکتا ہے۔ [2]

---

[1] ثم سقاه الخادم .وفى الرواية الأخرى) :(المساء ، ثم أمر به فاريق ، وظاهر هاتين الروايتين :أنهما مرَّتان .فأما الأولى :فإنَّه لم يظهر فيه ما يقتضى إراقته ، وإتلافه ، لكن اتَّقاه فى خاصَّة نفسه أخذًا بغاية الورع ، وسقاه الخادم ؛ لأنَّه حلال جائز ، كما قال فى أجرة الحجَّام(المفهم للقرطبی، كتاب الأشربة،ومن باب كم المدة التى يشرب إليها النبيذ)

[2] لیکن بعض فقہاء حضرات تین دن سے زیادہ کے نبیذ کو متغیر ہونے کے بعد ممنوع یا مکروہ قرار دیتے ہیں۔

(سقاه الخادم) : لكونه درديا لا لكونه مسكرا (أو أمر به) : أى بالمنبوذ الباقى (فصب) : بصيغة المجهول أى :كب لمخافة التغير، أو إذا بلغ حد الإسكار، فأو للتنويع لا للشك .قال المظهر : إنما لم يشربه -صلى الله عليه وسلم -لأنه كان درديا ولم يبلغ حد الإسكار، فإذا بلغ صبه، وهذا يدل على جواز شرب المنبوذ ما لم يكن مسكرا، وعلى جواز أن يطعم السيد مملوكه طعاما أسفل ويطعم هو طعاما أعلى.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

آج کل جو بازار میں مختلف کمپنیوں کی طرف سے تیار شُدہ مختلف، میووں، غلوں یا پھلوں وغیرہ کے غیر نشہ آور جوس ومشروب دستیاب ہوتے ہیں، اُن کو اس انداز میں بنایا جاتا یا ان میں ایسی چیز شامل کردی جاتی ہے کہ وہ کافی عرصہ گزرنے کے بعد بھی متغیر اور خراب نہیں ہوتے، اس لئے ایسے غیر نشہ آور جوس ومشروب کا زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد بھی استعمال جائز ہے۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

قال النووی :وحدیث عائشة ینبذہ غدوۃ فیشربه عشاء لا یخالف هذا الحدیث لأن الشرب فی الیوم لا یمنع من الزیادۃ وقیل :لعل حدیث عائشة -رضی اللہ تعالی عنها -کان فی زمن الحر حیث یخشی فسادہ، وحدیث ابن عباس -رضی اللہ تعالی عنهما -فی زمان یؤمن فیه التغیر قبل الثلاث، وقیل :حدیثها محمول علی نبیذ قلیل یفرغ منه فی یومه، وحدیثه علی کثیر لا یفرغ منه فی یوم (مرقاۃ المفاتیح، ج۷ص ۲۷۵۶، کتاب الاطعمة، باب النقیع والأنبذۃ)

قال المظهری :وإنما لم یشربه لأنه کان ردیئا ولم یبلغ حد الإسکار فإذا بلغ صبه وهو یدل علی جواز شرب المنبوذ ما لم یکن مسکرا وعلی جواز أن یطعم السید مملوکه طعاما أسفل ویطعم هو أعلی ولا یخالف، هذا حدیث عائشة نبذہ غدوۃ فیشربه عشیا لأن الشرب فی یوم لا یمنع من الزیادۃ أو لعل حدیث عائشة کان فی زمان الحر حیث یخشی فسادہ وحدیث ابن عباس فی زمان یؤمن فیه التغیر بل الثلاث. وقال النووی :هو علی اختلاف حالین إن ظهر فیه شدۃ صبه وإن لم یظهر شدۃ سقاہ الخدم لئلا یکون فیه إضاعة مال وإنما ترکه هو تنزها (ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری للقسطلانی، ج۸، ص ۳۲۱، باب نقیع التمر ما لم یسکر)

فیه جواز شرب النبیذ مادام حلوأ ولم یتغیر ولم یغل ، وجواز الانتباذ ، ولاخلاف فی هذا وأنه بعد ثلاث یخشی تغیرہ ولایومن أن تداخله داخلة فتحری النبی (صلی اللہ علیه وسلم) ذلک بعد ذلک ولم یشربه وسقاہ غیرہ ، کراهیة ما لعله یوجد فیه من رائحة لا أنه مسکر ، إذا لو کان مسکرا لما سقاہ الخادم ولاغیرہ ، کما لم یشربه هو (إکمال المعلم شرح صحیح مسلم -للقاضی عیاض، ج۶، ص ۲۴۲، باب إباحة النبیذ الذی لم یشتد ولم یصر مسکرا)

قال الحنابلة وغیرهم :لا یکرہ إذا کانت مدۃ الانتباذ قریبة أو یسیرۃ، وهی یوم ولیلة .أما إذا بقی النبیذ مدۃ یحتمل فیها إفضاؤہ إلی الإسکار، فإنه یکرہ، ولا یثبت التحریم عند المالکیة والشافعیة إلا بالإسکار، فلم یعتبروا المدۃ أو الغلیان. ولا یثبت التحریم عند الحنابلة ما لم یغل العصیر، أو تمض علیه مدۃ ثلاثة أیام بلیالیها .وإن طبخ العصیر أو النبیذ قبل فورانه واشتدادہ، أو قبل أن تمضی علیه ثلاثة أیام حتی صار غیر مسکر کالدبس، ونحوہ من المربیات، وشراب الخروب، فهو مباح، لأن التحریم إنما ثبت فی المسکر، فبقی ما عداہ علی أصل الإباحة. واستدلوا بحدیث ابن عباس (أن النبی صلی اللہ علیه وسلم کان ینقع له الزبیب، فیشربه الیوم والغد وبعد الغد إلی مساء الثالثة، ثم یأمر به فیسقی أو یهراق) (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج۵ص ۲۰، مادۃ "اشربة")

Idara Ghufran

ایک سے زیادہ چیزوں کو جمع کر کے نبیذ بنانا

بعض احادیث میں ایک سے زیادہ چیزوں کو جمع کر کے نبیذ بنانے سے منع کیا گیا ہے، مثلاً یہ کہ کشمش اور کھجور، یا پکی اور کچی کھجور، یا کھجور اور گندم، یا گندم اور جو، وغیرہ جمع کر کے ایک ساتھ نبیذ بنایا جائے، اور اسی کے ساتھ ایک وقت میں ایک ہی چیز کا نبیذ بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ [1]

چنانچہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ، وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ، وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى حِدَةٍ(بخاری) [2]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ پکی و کچی کھجور کو جمع کر کے اور کھجور و کشمش کو جمع کر کے نبیذ بنایا جائے، اور فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک چیز (مثلاً پکی یا کچی کھجور، یا کشمش) کا علیحدہ علیحدہ نبیذ بنایا جائے (بخاری، مسلم)

اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ النَّبِيْذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيْبًا فَرْدًا، أَوْ تَمْرًا فَرْدًا، أَوْ بُسْرًا فَرْدًا(مسلم) [3]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی بھی نبیذ بنا کر پیئے، تو وہ کشمش کا نبیذ الگ بنا کر پیئے، یا پکی کھجور کا نبیذ الگ بنا کر پیئے،

---

[1] ج -الخلیطان:
الخليطان شراب خلط عند النبذ أو الشرب من ماء الزبيب والتمر، أو بسر مع رطب، أو تمر وحنطة مع شعير، أو أحدهما مع تين(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۹ ص ۲۶۰، مادة"خل")

[2] رقم الحديث ۵۶۰۲، كتاب الاشربة، باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان مسكرا، وأن لا يجعل إدامين فى إدام، مسلم، رقم الحديث ۱۹۸۸ "۲۴".

[3] رقم الحديث ۱۹۸۷ "۲۲"، كتاب الاشربة، باب كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين.

یا کچی کھجور کا نبیذ الگ بنا کر پیئے (مسلم)

اس طرح کی احادیث حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابنِ عباس اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہم کی سندوں سے بھی مروی ہیں۔ [1]

مذکورہ احادیث کے پیشِ نظر بعض فقہائے کرام نے فرمایا کہ اس طرح ایک سے زیادہ چیزوں کو جمع کر کے نبیذ بنانے کے منع کرنے کی وجہ یا تو یہ ہے کہ ان کے جمع ہونے سے نبیذ میں جلدی تغیر پیدا ہو جاتا ہے، اور اس میں نشہ کی کیفیت پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے، لہٰذا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص برتنوں میں ابتداءً نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا، اسی طرح دو چیزوں کو جمع کر کے نبیذ بنانے سے بھی منع فرمایا۔ [2]

یا پھر اسراف اور فضول خرچی لازم آنے کی وجہ سے اُس زمانہ میں منع فرمایا، جبکہ مسلمان تنگ دستی کی حالت میں تھے، اور اس وقت دوسرے تنگ دست مسلمانوں کی مدد کی ضرورت تھی، کہ

---

[1] حدثنا جابر بن عبد اللہ الأنصاری، أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی أن یخلط الزبیب والتمر، والبسر والتمر(مسلم،رقم الحدیث ۱۹۸۶"۱۶، ۱۷")

عن أبی ہریرۃ، قال :نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الزبیب والتمر، والبسر والتمر، وقال :ینبذ کل واحد منہما علی حدتہ(مسلم، رقم الحدیث ۱۹۸۹"۲۶")

عن ابن عباس، قال :نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن یخلط التمر والزبیب جمیعا، وأن یخلط البسر والتمر جمیعا، وکتب إلی أہل جرش ینہاہم عن خلیط التمر والزبیب(مسلم،رقم الحدیث ۱۹۹۰"۲۷")

عن ابن عمر، أنہ کان یقول :قد نہی أن ینبذ البسر والرطب جمیعا، والتمر والزبیب جمیعا(مسلم،رقم الحدیث ۱۹۹۱"۲۸ ")

عن النجرانی ، قال :قلت لعبد اللہ بن عمر :إنا بأرض ذات تمر وزبیب ، فہل یخلط التمر والزبیب فننبذہما جمیعا ؟ قال :لا ، قلت :لم ؟ قال :إن رجلا سکر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، فأتی بہ النبی وہو سکران ، فضربہ ، ثم سألہ عن شرابہ ، قال :شربت نبیذا ، قال :أی نبیذ ؟ قال :نبیذ تمر وزبیب ، قال :قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم :لا تخلطوہما ، فإن کل واحد منہما یکفی وحدہُ(مُصنف ابن أبی شیبۃ،رقم الحدیث ۲۴۴۸۹،فی الخلیطین من البسر والتمر والزبیب ، من نہی عنہ)

[2] ولو سلم فہو غیر مضر لنا، لان النہی علی ہذا یکون من باب النہی عن الانتباذ فی الحنتم، والدباء، والمزفت، ویکون منسوخا کالنہی عن الانتباذ فی الظروف المذکورۃ (اعلاء السنن، ج۱۷، ص ۸۳۱۱، کتاب الاشربۃ، باب اباحۃ الخلیطین)

www.idaraghufran.org

کہیں ایک شخص تو مخلوط ومرکب یعنی کئی کئی چیزوں کا نبیذ استعمال کرے، اور اس کے ضرورت مند پڑوسی محروم رہیں، لہٰذا اس کے بجائے مناسب یہ ہے کہ ایک چیز کا تو خود نبیذ بنا کر استعمال کرے، اور دوسری چیز ضرورت مند اور تنگ دست مسلمان کو دے دے۔

اور اگر اس طرح کی کوئی خرابی لازم نہ آئے، مثلاً اس میں نہ تو تغیر پیدا ہو، اور نہ وہ نشہ آور بنے، اور نہ ہی فضول خرچی واسراف اور کسی کی حق تلفی لازم آئے، تو پھر حنفیہ کے نزدیک ایک سے زیادہ چیزوں کو جمع کر کے نبیذ بنانے اور استعمال کرنے میں حرج نہیں، اگرچہ احادیث پر عمل کے زیادہ لائق اور اختلاف سے بچنے اور احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ نبیذ مختلف چیزوں کو جمع کر کے بنانے کے بجائے، تنہا کسی ایک چیز کا ہی بنا کر استعمال کیا جائے۔ [1]

البتہ بہت سے دیگر فقہائے کرام، مخلوط ومرکب یعنی اس طرح ایک سے زیادہ چیزوں کو جمع

---

[1] والعلة فيه إما توقع الإسكار بالاختلاط، وإما تحقق الإسكار بالكثير، وإما الإسراف والشره، والتعليل بالإسراف مبين فى حديث النهى عن القران فى التمر، هذا والتمرتان نوع واحد فكيف بالتعدد؟(عمدة القارى للعينى، ج ۲۱ ص ۱۸۳، باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان مسكرا وأن لا يجعل إدامين فى إدام)

وإنما نهى عنه لتسارُعِ الفساد فيه، فالنهى فيه لسدّ الذرائع (فيض البارى، ج ۶ ص ۱۰، باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان مسكرا وأن لا يجعل إدامين فى إدام)

وقوله (محمول على الشدة وكان ذلك فى الابتداء) يعنى أن النهى عن الجمع بين التمر والزبيب كان فى الابتداء فى وقت كان بين المسلمين ضيق وشدة فى أمر الطعام لئلا يجمع بين الطعامين ويترك جاره جائعا بل يأكل أحدهما ويؤثر بالآخر على جاره، ثم لما وسع الله على عباده النعم أباح الجمع بين النعمتين(العناية شرح الهداية، ج ۱۰ ص ۱۰۰، ۱۰۱، كتاب الاشربة)

مقصود من قال اذا يحل كل واحد منفرداً فلايحرم مجتمعاً، ان الاجتماع بين الحلالين ليس من اسباب الحكم بالكراهة اذا لم يعتبر معه امر آخر، فلابد من ملاحظة ذلك الامر، كمايلاحظ فى جمع الاختين انه سبب لقطعية الرحم، وهذا طريقة مسلوكة بين الفقهاء الذين وفقهم تعالىٰ بفضله فهم الحكم والعلل للاحكام، فلاينبغى ان يجترىء غيرهم عليهم (بذل المجهود، ج ۱۶، ص ۳۸، وص ۳۹، كتاب الاشربة، باب فى الخليطين)

وحدثنا عبد الباقى بن قانع قال حدثنا المعمرى قال حدثنا محمد بن عبد الملك بن أبى الشوارب قال حدثنا عمر قال حدثنى عطاء بن أبى ميمونة عن أنس بن مالك عن أم سليم وأبى طلحة أنهما كانا يشربان نبيذ الزبيب والتمر يخلطانه فقيل له يا أبا طلحة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

کر کے نبیذ بنانے کو مکروہ تنزیہی جبکہ بعض حرام قرار دیتے ہیں۔ [۱]

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ آج کل جو بازاروں میں مختلف قسم کے ایک سے زیادہ اشیاء

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

نهى عن هذا فقال إنما نهى عنه للعوز في ذلك الزمان كما نهى عن الإقران(احكام القرآن جصاص، ج۴ص ۱۲۶، باب تحريم الخمر)

قال :حدثنا يوسف عن أبيه عن أبي حنيفة، عن أبي إسحاق، عن عقبة بن زياد، قال : سقاني ابن عمر رضي الله عنهما شربة فما كدت أهتدي إلى أهلي، فرجعت إليه من الغد فذكرت له ذلك فقال :ما زدناك على عجوة وزبيب (كتاب الآثار،لابی يوسف، رقم الحديث ۱۰۰۱)

[۱] ملحوظ رہے کہ امام نووی وغیرہ نے مرکب ومخلوط نبیذ کے مکروہِ تنزیہی ہونے کے قول کو جمہور کی طرف منسوب کیا ہے، اور شیخین (یعنی امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف) کے غیر مکروہ قرار دینے کے قول کو احادیث کے خلاف قرار دیا ہے، حالانکہ نشہ آور یا متغیر ہونے کی صورت میں حنفیہ بھی منع فرماتے ہیں، اور جواز ومباح یا غیر مکروہ ہونے کا قول اسی صورت تک محدود رکھتے ہیں، جبکہ اس قسم کے خدشات سے محفوظ ہو، لہٰذا شیخین (یعنی امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف) پر یہ الزام بظاہر درست معلوم نہیں ہوتا، ورنہ تو کراہتِ تنزیہی کے قول پر بھی ایک حیثیت سے اعتراض وارد ہوسکتا ہے، کیونکہ کراہتِ تنزیہی کا ارتکاب بھی گناہ نہیں ہوتا، اور اہلِ علم سے یہ بات مخفی نہیں کہ کراہتِ تنزیہی اور جواز کے مابین زیادہ تفاوت نہیں ہوا کرتا۔

قال أصحابنا وغيرهم من العلماء سبب الكراهة فيه أن الإسكار يسرع إليه بسبب الخلط قبل أن يتغير طعمه فيظن الشارب أنه ليس مسكرا ويكون مسكرا ومذهبنا ومذهب الجمهور أن هذا النهى لكراهة التنزيه ولايحرم ذلك مالم يصر مسكرا وبهذا قال جماهير العلماء وقال بعض المالكية هو حرام وقال أبوحنيفة وأبو يوسف في رواية عنه لاكراهة فيه ولابأس به لأن ما حل مفردا حل مخلوطا وأنكر عليه الجمهور وقالوا منابذة لصاحب الشرع فقد ثبتت الأحاديث الصحيحة الصريحة في النهى عنه فإن لم يكن حراما كان مكروها (شرح النووی على مسلم، ج۱۳ ص ۱۵۴، كتاب الاشربة،باب كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين)

شرب الخليطين والمنصف إذا لم يصر مسكرا ليس بحرام لكن يكره فالخليطان ما نقع من بسر أو رطب أو تمر أو زبيب والمنصف ما نقع من تمر ورطب وسبب الكراهة أن الإسكار يسرع إليه بسبب الخلط قبل أن يتغير طعمه فيظن الشارب أنه ليس مسكرا وهو مسكر(المجموع شرح المهذب، ج۲ ص ۵۶۶،باب ازالة النجاسة)

أ -الخليطان: ذهب المالكية إلى تحريم الخليطين من الأشياء التي من شأنها أن تقبل الانتباذ، كالبسر والرطب، والتمر والزبيب ولو لم يشتدا، لأن الرسول صلى الله عليه وسلم (نهى أن ينبذ الرطب والبسر جميعا) . والنهي يقتضي التحريم، إذا لم يكن هناك قرينة تصرفه إلى غير ذلك كالكراهة .أي أخذا بظاهر هذا الحديث وغيره يحرم الخليطان، وإن لم يكن الشراب منهما مسكرا سدا للذرائع .وقال الشافعية :يكره من غير المسكر :المنصف، وهو ما يعمل من تمر ورطب، والخليط :وهو ما

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

کے مرکب جوس ومشروبات تیار شدہ ملتے ہیں، اور مختلف پھلوں اور میووں کے تازہ جوس ومشروبات بھی بنا کر استعمال کرنے کا رواج ہے، تو حنفیہ کے نزدیک اس طرح کے مرکب نبیذ اور جوس کا استعمال جائز ہے، جبکہ وہ نشہ آور نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

شدید اور گاڑھے نبیذ کا حکم

پیچھے احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مختلف طرح کے نبیذ کا استعمال فرمانا اور باسی نبیذ سے پرہیز فرمانا اور اس کی وجہ کی تفصیل گزر چکی ہے، جس سے معلوم ہو گیا کہ شریعت کے پیشِ نظر یہ انتظام ہے کہ نشہ آور چیز بلکہ اس کے ابتدائی درجات واثرات سے بھی حتی الامکان دور ہی رہا جائے، اور اس کے قریبی اور دور کے امکان واحتمال سے بھی بچا جائے، اسی وجہ سے شروع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب بنائے جانے والے مخصوص برتنوں میں بھی نبیذ بنانے سے منع فرمادیا تھا، کیونکہ ایک تو اس وقت شراب سے نفرت دلانا پیشِ نظر تھا، دوسرے ان برتنوں میں خمیر (Yeast) کا اثر موجود ہونے کی وجہ سے نبیذ کو جلد شراب میں تبدیل ہونے کا امکان یا خطرہ تھا، یا ان برتنوں میں ہوا اور آکسیجن کی آمد ورفت نہ ہونے کی وجہ سے نبیذ میں

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

يعمل من بسر ورطب، لأن الإسكار يسرع إلى ذلک بسبب الخلط قبل أن يتغير، فيظن الشارب أنه ليس بمسكر، ويكون مسكرا، فإن أمن سكره ولم تكن فيه شدة مطربة فيحل .

وقال الحنابلة :يكره الخليطان، وهو أن ينبذ فى الماء شيئان، لأن النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن الخليطين وعن أحمد :الخليطان حرام، قال القاضى :يعنى أحمد بقوله " :هو حرام ."إذا اشتد وأسكر، وهذا هو الصحيح إن شاء الله، وإنما نهى النبى صلى الله عليه وسلم لعلة إسراعه إلى السكر المحرم، فإذا لم يوجد لم يثبت التحريم(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵ص ۱۹، ۲۰، مادة"اشربة")

قلت: ان القول بكراهة التنزيه، كما اختاره النووى، يجمع به بين الروايات جمعاً حسناً، فماورد فى ذلک من اثبات الخلط محمول على الاباحة، واحاديث الباب محمولة على كراهة التنزيه، وذلک خوفاً من الاسراع الى الاسكار، وان المكروه تنزيها قسم من المباحات، والله سبحانه اعلم (تكملة فتح الملهم، كتاب الاشربة، ج۳، ص ۵۱۵)

www.idaraghufran.org

جلدی تغیر پیدا ہونے اور خراب ہونے اور الکوحل پیدا یا جمع ہونے کا امکان تھا، جس کی تفصیل آگے مستقل مضمون میں آتی ہے۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر نبیذ تازہ نہ ہو، یا کسی نبیذ میں کچھ دن رکھے رہنے کی وجہ سے شدت پیدا ہوجائے، اور اس کے ذائقہ میں کسی حد تک تغیر آجائے، لیکن اس میں خمیر (Yeast) واُبال (Boil) پیدا ہوکر شراب نہ بنے، تو ایسے نبیذ کا کیا حکم ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ کئی احادیث وروایات سے شدید نبیذ اور اس میں پانی شامل کرکے اس کو پینا دونوں طرح ثابت ہے، بشرطیکہ اس کو پی کر نشہ پیدا نہ ہو، پھر بھی اگر کوئی ایسے نبیذ سے پرہیز کرے تو بہتر ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے، اور احادیث وروایات کے زیادہ موافق ہونے کی وجہ سے ہمارے نزدیک بھی یہی قول راجح ہے۔ [۱]

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ، فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهُ بِنَبِيذٍ صَنَعْتُهُ فِي دُبَّاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهِ فَإِذَا هُوَ يَنِشُّ.

فَقَالَ: اِضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطَ، فَإِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ (سنن ابی داؤد) [۲]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً روزہ رکھا کرتے تھے، تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افطار کے وقت آپ کے لیے نبیذ (یعنی کشمش یا کھجور کا مشروب)

---

[۱] واختلفوا ایضا فی النبیذ الشدید ، فقال ابوحنیفۃ:ھو حلال وان صار مسکرا، الا انہ لایشرب قدرالمسکر،وقال غیرہ: ھو خمر، قلیلہ وکثیرہ (اعلاء السنن ، ج ۱۷ ص ۸۲۸۸، کتاب الاشربۃ، باب حرمۃ الخمر)

[۲] رقم الحدیث ۳۷۱۶، کتاب الاشربۃ، باب کراھیہ النبیذ اذا غلی.

قال شعیب الانؤوط:حدیث حسن، ھشام بن عمار متابع، وخالد بن عبد اللہ بن حسین -وھو الدمشقی -روی عنہ جمع، وذکرہ ابن حبان فی "الثقات"، فھو حسن الحدیث(حاشیۃ ابی داؤد)

www.idaraghufran.org

لے کر گیا، میں نے اس (نبیذ) کو دباء (یعنی شراب کے مخصوص برتن) میں بنایا تھا، پھر میں اسے آپ کے پاس لے کر گیا، تو وہ اس وقت جوش مار رہا تھا تو (اسے دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے باغ میں بہادو، اس لیے کہ یہ اس آدمی کا مشروب ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا (ابوداؤد)

یہ مشروب جوش مارنے یا اُبال (Boil) پیدا ہونے کی وجہ سے نشہ آور ہو چکا تھا، جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل پسند نہیں فرمایا، اور اس نشہ آور مشروب کو اللہ اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والے لوگوں کا مشروب قرار دیا، کیونکہ اس طرح کا مشروب وہی لوگ استعمال کرتے ہیں، جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جس نبیذ میں خمیر (Yeast) وجوش یا اُبال (Boil) پیدا ہو جائے، تو وہ نشہ آور ہونے کی وجہ سے شراب کا حکم حاصل کر لیتا ہے، اور جائز نہیں رہتا۔ [1]

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيمَ نَشْرَبُ؟ قَالَ: لَا تَشْرَبُوْا فِي الدُّبَّاءِ، وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ، وَلَا فِي النَّقِيرِ، وَانْتَبِذُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَإِنِ اشْتَدَّ فِي الْأَسْقِيَةِ؟ قَالَ: فَصُبُّوْا عَلَيْهِ الْمَاءَ (سنن أبى داود) [2]

---

[1] قوله: (ينش) بفتح الياء التحتية وكسر النون: أى إذا غلى يقال: نشت الخمر تنش نشيشا إذا غلت (نيل الاوطار للشوكانى، ج۸، ص ۲۱۹، كتاب الاشربة)

(فتحينت فطره) أى طلبت حين فطره (فى دباء) أى قرع (ثم أتيته) أى رسول الله صلى الله عليه وسلم (به) أى بالنبيذ (فإذا هو ينش) بفتح الياء التحتية وكسر النون أى يغلى يقال نشت الخمر تنش نشيشا إذا غلت (اضرب بهذا الحائط) أى اصببه وأرقه فى البستان وهو الحائط (عون المعبود، ج۱۰، ص ۱۲۹، باب فى النبيذ إذا غلا)

[2] رقم الحديث ۳۶۹۶، كتاب الاشربة، باب فى الاوعية.

قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح (حاشية ابو داوٗد)

وقال الالبانى: قلت: وهذا إسناد صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن بذيمة وحبتر، وهما ثقتان (سلسلة الأحاديث الصحيحة، تحت رقم الحديث ۲۴۲۵)

Idara Ghufran

ترجمہ: عبدالقیس کے وفد نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم کس (برتن) میں (مشروب وغیرہ) پیا کریں؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ (شراب بنانے کے مخصوص برتنوں) دباء اور مزفت اور نقیر میں نہ پیا کرو، اور مشکیزوں میں نبیذ بنایا کرو، انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اگر مشکیزہ میں اس نبیذ کے اندر (کچھ زیادہ وقت گزرنے کی وجہ سے) شدت (یعنی گاڑھا پن) پیدا ہو جائے تو (کیا حکم ہے)؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں پانی ڈال دیا کرو (ابوداؤد)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيْذِ عَبْدُ الْقَيْسِ أَتَوْهُ، فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ رِيْفٍ، وَإِنَّا نُصِيْبُ مِنَ الْبَقْلِ فَأَمَرَنَا بِشَرَابٍ، فَقَالَ : اِنْتَبِذُوْا فِى الْأَسْقِيَةِ، وَلَا تَنْبِذُوْا فِى الْجَرِّ، وَلَا الدُّبَّاءِ وَلَا الْمُزَفَّتِ وَلَا النَّقِيْرِ، فَإِنِّىْ نُهِيْتُ عَنِ الْخَمْرِ، وَالْمَيْسِرِ، وَالْكُوْبَةِ- وَهِىَ الطَّبْلُ- وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَإِذَا اشْتَدَّ. قَالَ : صُبُّوْا عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَإِذَا اشْتَدَّ قَالَ : صُبُّوْا عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالَ : فِى الثَّالِثَةِ أَوْ فِى الرَّابِعَةِ : فَإِذَا اشْتَدَّ فَأَهْرِقُوْهُ (المعجم الكبير للطبراني) [1]

ترجمہ: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کے بارے میں سب سے پہلے عبدالقیس (کے وفد) نے سوال کیا، انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم دیہات کے رہنے والے ہیں، اور ہمیں سبزی و پھل حاصل ہوتے ہیں، تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اُن کے مشروبات (اور جوس استعمال کرنے)

---

[1] رقم الحديث ١٢٥٩٨، ١٢٥٩٩، ج١٢، ص ١٠١، شرح معاني الآثار، رقم الحديث ٦٤٧٨.

www.idaraghufran.org

کا حکم دیا، اور فرمایا کہ تم لوگ نبیذ مشکیزوں میں بنایا کرو، اور تم (شراب بنانے کے مخصوص برتنوں) جر اور دباء اور مزفت اور نقیر میں نبیذ نہ بنایا کرو، میں نے تمہیں شراب اور جوے، اور کوبہ یعنی طبل سے منع کر دیا ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے، انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اگر نبیذ میں شدت (اور گاڑھا پن) پیدا ہو جائے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس میں پانی ڈال لیا کرو، انہوں نے پھر کہا کہ اے اللہ کے رسول! اگر نبیذ میں شدت (اور گاڑھا پن) پیدا ہو جائے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس میں پانی ڈال لیا کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ جب شدت پیدا ہو جائے، تو تم اسے انڈیل دیا کرو (طبرانی، شرح معانی الآثار)

اور عبدالقیس وفد کے ایک صحابی کی روایت میں ہے کہ:

فَقَالَ: لَا تَشْرَبُوْا فِیْ نَقِیْرٍ، وَلَا مُزَفَّتٍ، وَلَا دُبَّاءٍ، وَلَا حَنْتَمٍ وَاشْرَبُوْا فِی الْجِلْدِ الْمُوْکٰی عَلَيْهِ فَإِنِ اشْتَدَّ فَاكْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ فَإِنْ أَعْيَاكُمْ فَأَهْرِيْقُوْهُ (سنن أبی داود) [1]

ترجمہ: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم (شراب بنانے کے مخصوص برتنوں) نقیر اور مزفت اور دباء اور حنتم میں نبیذ نہ پیا (اور بنایا) کرو، اور تم کھال کے مشکیزے میں نبیذ پیا (اور بنایا) کرو، پھر اگر نبیذ میں شدت (اور گاڑھا پن) پیدا ہو جائے؟ تو اس کو پانی سے توڑ دیا کرو (یعنی اس میں پانی ملا لیا کرو اور اگر وہ شدت تم سے ختم نہ ہو) تو تم اسے پھینک دیا کرو (ابوداؤد، ابنِ ابی عاصم)

---

[1] رقم الحديث ۳۶۹۵، كتاب الاشربة، باب فى الاوعية، الآحاد والمثانى، لا بن أبى عاصم، رقم الحديث ۲۹۳۴.

قال شعيب الارنؤوط: صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن من أجل أبى القموص زيد بن على. عوف: هو ابن أبى جميلة الأعرابى، وخالد: هو ابن عبد الله الواسطى الطحان (حاشية ابوداوٗد)

www.idaraghufran.org

اس طرح کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ [1]
جس کی سند کو بعض حضرات نے ضعیف کہا ہے، لیکن اس کی تائید دیگر احادیث وروایات سے ہوتی ہے۔ [2]

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مرسلاً اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے متصلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

لِيُنبِذْ أَحَدُكُمْ فِيْ سِقَائِهِ، فَإِذَا خَشِيَهُ فَلْيُشَجِّجْهُ بِالْمَاءِ (مصنف عبد الرزاق) [3]

ترجمہ: تم اپنے مشکیزے میں نبیذ بنایا کرو، پھر جب اس میں (شدت پیدا ہونے

---

[1] عن محمد بن سيرين, عن أبى هريرة, عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لوفد عبد القيس: لا تشربوا فى نقير, ولا مقير, ولا دباء, ولا حنتم, ولا مزادة, ولكن اشربوا فى سقاء أحدكم غير مسكر, فإن خشى شدته فليصب عليه الماء. لفظ ابن منيع (سنن الدارقطنى، رقم الحديث ۴۶۷۴)

[2] عن محمد بن سيرين، عن أبى هريرة، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم, أنه قال لوفد عبد القيس " : لا تشربوا فى نقير, ولا مقير, ولا دباء, ولا حنتم, ولا مزادة, ولكن اشربوا فى سقاء أحدكم غير مسكر, فإن خشى شرته فليصب عليه الماء " لفظ ابن منيع, ورواه جماعة عن نوح بن قيس, لم يذكروا فيه هذه اللفظة, فيشبه أن تكون من قول بعض الرواة وروى فى الكسر بالماء من وجه آخر عن أبى هريرة, وإسناده ضعيف (السنن الكبرى، للبيهقى، رقم الحديث ۱۷۴۳۰)

(باب ما جاء فى الكسر بالماء) ذكر فيه حديثا عن احد الوفد الذين وفدوا إلى نبى الله صلى الله عليه وسلم من عبد القيس ثم قال (الروايات الثابتة فى قصة وفد عبد القيس خالية عن هذه اللفظة وفى هذا الاسناد من يجهل حاله) - قلت - رواه أبو داود فى سننه باسناد رجاله ثقات معروفون ليس فيهم مجهول الا هذا الصحابى الذى هو من جملة وفد عبد القيس والصحابة عندهم عدول لا تضرهم الجهالة. وكذا قال البيهقى فى غير موضع وإذا كان كذلك فهذه اللفظة زيادة من ثقة فهى مقبولة - ثم ذكر البيهقى هذا الحديث من جهة أبى هريرة وفى آخره (فان خشى شربه فليصب عليه الماء) ثم قال (رواه جماعة لم يذكروا فيه هذه اللفظة فيشبه ان تكون من قول بعض الرواة) - قلت - هذا دعوى والراوى إذا كان ثقة قبلت زيادته كما تقدم (الجوهر النقى على سنن البيهقى للتركمانى، ج۸، ص ۳۰۲، وص ۳۰۳، باب ما جاء فى الكسر بالماء)

[3] رقم الحديث ۱۶۹۴۹، ورقم الحديث ۱۶۹۵۰، كتاب الاشربة، باب الظروف والأشربة والأطعمة.

www.idaraghufran.org

کی وجہ سے نشہ کے کچھ ابتدائی آثار پیدا ہونے کا) خوف ہوجائے، تو اس میں پانی ملالیا کرو (عبدالرزاق)

مطلب یہ ہے کہ اگر نبیذ کو کچھ زیادہ وقت گزر جائے، جس کی وجہ سے اس کے اندر شدت پیدا ہوجائے، اور اس میں نشہ کے ابتدائی آثار پیدا ہونے کا خوف ہوجائے، لیکن ابھی تک وہ شراب نہ بنے، یعنی اس میں سڑ کر اور خمیر اُٹھ کر (Fermented liquor) اُبال (Boil) پیدا نہ ہو، تو اس میں پانی شامل کرلیا کرو، تاکہ اس کی شدت اور گاڑھا پن ٹوٹ جائے، اور ختم ہوجائے، اور پھر اس کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ یہ حکم اسی وقت ہے، جب وہ شراب نہ بنے، کیونکہ شراب میں تو پانی ملا کر پینا جائز نہیں ہوتا۔ [1]

---

[1] فإن اشتد فاكسروه بالماء ، فإن أعياكم، فأهريقوه، وسنده جيد.
وقيل في الجواب :إن الاشتداد الغلظة، لا الإسكار، وهذا مهملٌ، لأن الاشتدادَ المستعمل في المسكرات، والأنبذة بمعنى المُسكر، كما في مسلم :حدثنا إسحاق بن إبراهيم، ومحمد بن أحمد بن أبي خلف، واللفظ لابن أبي خلف، قالا :أخبرنا زكريا بن عدي، قال :أخبرنا عبيد الله، وهو ابن عمر، عن زيد بن أبي أُنيسة، عن سعيد بن أَبي بُردة :حدثنا أبو بُردة عن أبيه، قال :بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلّم ومعاذاً إلى اليمن، فقال :ادعوا الناس، وبشّرا ولا تنفّرا، ويسّرا ولا تعسرا، قال :فقلت :يا رسول الله أفتنا في شرابين، كنا نصنعهما باليمن :البِتْع، وهو من العسل، ينبذ حتى يشتد، والمِزْر، وهو من الذرة، والشعير، ينبذ حتى يشتد، قال :وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أعطي جوامع الكلم بخواتمه، فقال :أنهى عن كل مسكر، أسكر عن الصلاة .وقيل :إن المراد بالاشتداد الحموضة.
وأقول :أيُّ فائدة في الإهراق في هذه الصورة؟ فإنَّ دفعَ الحموضة ممكن بالماء أيضاً، والماء المختلط بالنبيذ يكون أصلح من الماء القَرَاح، فأيُّ نفع في الإهراق؟(فيض الباري شرح البخاري، للكشميري، ج٦،ص١٦، كتاب الاشربة،باب شراب الحلواء والعسل)
ففي هذا الحديث إباحة شرب النبيذ .فإن قال قائل :إنما أباحه بعد كسره بالماء, وذهاب شدته. قيل له :هذا كلام فاسد, لأنه لو كان في حال شدته حراما, لكان لا يحل, وإن ذهبت شدته بصب الماء عليه .ألا ترى أن خمرا لو صب فيها ماء, حتى غلب الماء عليها, أن ذلك حرام .فلما كان قد أبيح في هذا الحديث الشراب الشديد, إذا كسر بالماء, ثبت بذلك أنه قبل أن يكسر بالماء غير حرام .فثبت بما روينا في هذا الباب, إباحة ما لا يسكر, من النبيذ الشديد, وهو قول أبي حنيفة, وأبي يوسف, ومحمد رحمهم الله تعالى(شرح معاني الآثار، تحت رقم الحديث ٦٤٨٣، كتاب الاشربة، باب ما يحرم من النبيذ)

اور حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِإِنَاءِ نَبِيْذٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ حَتّٰى تَرَفَّقَ، ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ (المعجم الكبير للطبرانی) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن میں نبیذ لایا گیا، جس میں آپ نے پانی ڈالا، یہاں تک کہ اس کی شدت ختم ہوگئی، پھر آپ نے اس کو نوش فرمایا (طبرانی، ابنِ قانع)

اس طرح کی احادیث وروایات اور سندوں سے بھی مروی ہیں، جن میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی روایت بھی ہے۔ [2]

اور ایک اور صحابی کی روایت بھی ہے۔ [3]

اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت بھی ہے۔ [4]

---

[1] رقم الحديث ٦٨٩، ج٢٠ ص ٢٩١، معجم الصحابة لابن قانع، رقم الحديث ١٦٨٥.
قال الهيثمی: رواه الطبرانی عن شيخه العباس بن الفضل الأسفاطی ولم أعرفه، وبقية رجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨١٦٣، كتاب الاشربة، باب فيمن يشرب من العصير الحلو ونحوه)

[2] حدثنا عبد الرحيم بن سليمان ، عن يزيد بن أبی زياد ، عن عكرمة ، عن ابن عباس، قال : أتی النبی صلى الله عليه وسلم السقاية ، فقال :اسقونی من هذا ، فقال العباس :ألا نسقيك مما نصنع فی البيوت ؟ قال :لا ، ولكن اسقونی مما يشرب الناس ، قال :فأتی بقدح من نبيذ فذاقه فقطب ، ثم قال :هلموا ماء ، فصبه عليه ، ثم قال :زد فيه ، مرتين ، أو ثلاثا ، ثم قال :إذا أصابكم هذا فاصنعوا به هكذا(مصنف ابنِ ابی شيبة، رقم الحديث ٢٤٣٣٧)

[3] عن عكرمة بن خالد ، عن رجل من آل الوداع ، قال :استسقى النبی صلى الله عليه وسلم وهو يطوف بالبيت ، فقال رجل :ألا نسقيك من شراب نصنعه ؟ فأتاه بإناء فيه نبيذ زبيب ، فقال :ألا أكفأت عليه إناء ، أو عرضت عليه عودا ؟ ثم شرب منه فقطب ، ثم دعا بماء فصبه فيه فشرب ؟ وسقى أصحابه(مصنف ابن ابی شيبة، رقم الحديث ٢٤٨٤٧)

[4] أخبرنا الحسن بن إسمعيل بن سليمان، قال :أنبأنا يحيی بن يمان، عن سفيان، عن منصور، عن خالد بن سعد، عن أبی مسعود، قال :عطش النبی صلى الله عليه وسلم

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

اورعبدالمطلب بن ابی وداعہ کی دوسری سندوں سے مروی روایات بھی ہیں۔ ؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

حول الكعبة فاستسقى، فأتي بنبيذ من السقاية، فشمه فقطب، فقال :على بذنوب من زمزم، فصب عليه، ثم شرب، فقال رجل :أحرام هو يا رسول الله؟ قال :لا وهذا خبر ضعيف لأن يحيى بن يمان انفرد به دون أصحاب سفيان، ويحيى بن يمان لا يحتج بحديثه لسوء حفظه، وكثرة خطئه(سنن النسائى، رقم الحديث ۵۷۰۳)

حدثنا يحيى بن يمان ، عن سفيان ، عن منصور ، عن خالد بن سعد ، عن أبى مسعود ؛ أن النبى صلى الله عليه وسلم عطش وهو يطوف بالبيت حول الكعبة ، فاستسقى فأتى بنبيذ من السقاية ، فشمه فقطب ، فقال :على بذنوب من زمزم ، فصب عليه وشرب ، فقال رجل :حرام هو يا رسول الله ؟ فقال :لا(مصنف ابن ابى شيبة، رقم الحديث ۲۴۳۳۹)

زيد بن الحباب ,عن سفيان الثورى ,عن منصور ,عن خالد بن سعد ,(ص476:) عن أبى مسعود ,قال :رأيت النبى صلى الله عليه وسلم أتى بإناء فيه نبيذ ,فأخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقطب ثم رده ,فتبعه الرجل ,فقال :يا رسول الله أحرام هو؟ , فأخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم دعا بذنوب من ماء زمزم فصبه فيه فشرب , ثم قال :إذا اغتلمت عليكم الأنبذة فاكسروها بالماء .لا يصح هذا عن زيد بن الحباب ,عن الثورى ,ولم يروه غير اليسع بن إسماعيل وهو ضعيف ,وهذا حديث معروف بيحيى بن يمان ويقال :إنه انقلب عليه الإسناد واختلط عليه بحديث الكلبى ,عن أبى صالح والله أعلم(سنن الدارقطنى، رقم الحديث ۴۶۹۷)

؎ عن الكلبى، عن أبى صالح ,عن المطلب بن أبى وداعة السهمى ,قال :طاف رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبيت فى يوم قائظ شديد الحر فاستسقى رهطا من قريش ,فقال :هل عند أحد منكم شراب فيرسل إلى؟ , "فأرسل رجل منهم إلى منزله فجاء ت جارية معها إناء فيه نبيذ زبيب ,فلما رآها النبى صلى الله عليه وسلم قال :ألا خمرته ولو بعود تعرضه عليه ,فلما أدنى الإناء منه وجد له رائحة شديدة فقطب ورد الإناء ,فقال الرجل :يا رسول الله إن يكن حراما لم تشربه فاستعاد الإناء وصنع مثل ذلك ,فقال الرجل مثل ذلك ,فدعا بدلو من ماء زمزم فصبه على الإناء ,وقال :إذا اشتد عليكم شرابكم فاصنعوا به هكذا .الكلبى متروك ,وأبو صالح ضعيف واسمه باذان مولى أم هانء(سنن الدارقطنى، رقم الحديث ۴۶۹۲)

عن الكلبى، عن أبى صالح باذان ,عن المطلب بن أبى وداعة ,قال :طاف النبى صلى الله عليه وسلم بالبيت ,وقال :اسقونى ,فأتى بنبيذ زبيب فشرب فقطب فرده ,فقلت: يا نبى الله أحرام هو؟ فوالله إنه لشراب ,فسكت فأعاد عليه فسكت ,فقال :يا نبى الله أحرام هو؟ فوالله إنه لشراب أهل مكة من آخرهم ,قال :ردوه ,وأمرهم أن يصبوا عليه الماء فجعل يمصه ,ويقول :صب ,ثم عاد حتى أمكن شربه ,فقال :اصنعوا به هكذا (سنن الدارقطنى، رقم الحديث ۴۶۹۳)

اورحضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی روایت بھی ہے۔ [1]

اوران کی اسناد پر محدثین نے کلام کیا ہے، مگر گزشتہ معتبر احادیث وروایات سے یہ مضمون ثابت ہے، جس کی وجہ سے یہ کلام اس مسئلہ میں نقصان دہ نہیں ہے۔ [2]

---

[1] عن الشيباني ، عن عبد الملك ، قال :سألت ابن عمر عن النبيذ الشديد ؟ فقال : جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم مجلسا بمكة ، فجاء ه رجل فجلس إلى جنبه ، فوجد منه ريحا شديدة ، فقال :ما هذا الذى شربت ؟ فقال :نبيذ ، فقال :جئنى منه ، قال :فدعا بماء فصبه عليه وشرب ، ثم قال :إذا اغتلمت عليكم أسقيتكم فاكسروها بالماء (مصنف ابنِ ابى شيبة،باب فى الرخصة فى النبيذ ، ومن شربه، رقم الحديث ۲۴۳۵۹)

إسحاق بن محمد بن الفضل الزيات ,نا يوسف بن موسى ,نا جرير ,عن أبى إسحاق الشيبانى ,عن مالك بن القعقاع ,قال :سألت ابن عمر عن النبيذ الشديد ,فقال: جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم فى مجلس فوجد من رجل ريح نبيذ ,فقال :ما هذه الريح؟ ,قال :ريح نبيذ ,قال :فأرسل فليؤت منه ,فأرسل فأتى به فوضع فيه رأسه فشمه ثم رجع فرده حتى إذا قطع الرجل البطحاء رجع ,فقال :أحرام أم حلال؟ ,قال: فوضع رأسه فيه فوجده شديدا فصب عليه الماء ثم شرب ,فقال :إذا اغتلمت أسقيتكم فاكسروها بالماء .كذا قال مالك بن القعقاع ,وقال غيره عن عبد الملك بن نافع بن أخى القعقاع وهو رجل مجهول ضعيف ,والصحيح عن ابن عمر ,عن النبى صلى الله عليه وسلم قال :ما أسكر كثيره فقليله حرام ,وقد تقدم ذكره(سنن الدارقطنى، رقم الحديث ۴۶۹۴)

[2] يحيى بن يمان، عن سفيان، عن منصور (ق-۱۷۳-أ)عن خالد بن سعد، عن أبى مسعود "أن النبى (صلى الله عليه وسلم) عطش وهو يطوف، فأتى بنبيذ من السقاية، فقطب، فقال له رجل : أحرام هو يا رسول الله؟ قال :لا، على بذنوب من ماء زمزم .فصبه عليه، ثم شرب وهو يطوف بالبيت ."رواه الدارقطنى وقال :هذا معروف بابن يمان، يقال أنه انقلب عليه الإسناد، واختلط عليه بحديث الكلبى، عن أبى صالح، ورواه اليسع بن إسماعيل، وهو ضعيف، عن زيد بن الحباب، عن الثورى، وقال النسائى وغيره :لا يحتج بيحيى بن يمان، لسوء حفظه وكثرة خطئه.

عمر بن على المقدمى، عن الكلبى، عن أبى صالح، عن المطلب بن أبى وداعة السهمى قال ": طاف رسول الله بالبيت فى يوم شديد الحر، فاستسقى، فأرسل رجل إلى امرأته، فجاء ت جارية معها نبيذ زبيب، فلما رآه النبى (صلى الله عليه وسلم) قال :ألا خمرتموه ولو بعود، فلما أدنى الإناء منه وجد له رائحة شديدة، فقطب، ورد الإناء ، فقال الرجل :يا رسول الله، إن يكن حراما لم نشربه، فاستعاد الإناء ، وصنع مثل ذلك، وقال الرجل مثل ذلك، فدعا بدلو من ماء زمزم، فصبه عليه، وقال :إذا اشتد عليكم شرابكم، فاصنعوا هكذا ."

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی معتبر سندوں کے ساتھ اس طرح کا مضمون مروی ہے۔

چنانچہ حضرت ہمام سے روایت ہے کہ:

أُتِيَ عُمَرُ بِنَبِيْذِ زَبِيْبٍ مِنْ نَبِيْذِ زَبِيْبِ الطَّائِفِ، قَالَ: فَلَمَّا ذَاقَهُ قَطَّبَ فَقَالَ: إِنَّ لِنَبِيْذِ زَبِيْبِ الطَّائِفِ لَعُرَامًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ فَشَرِبَ، وَقَالَ: إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْكُمْ فَصُبُّوْا عَلَيْهِ الْمَاءَ وَاشْرَبُوْا (مصنف ابنِ ابی شیبۃ) [1]

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس طائف کی کشمش کی نبیذوں میں سے ایک کشمش کی نبیذ لائی گئی، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چکھا، تو آپ نے (اس کے بدذائقہ ہونے کی وجہ سے) منہ بنایا، پھر آپ نے فرمایا کہ طائف کی کشمش کی نبیذ میں شدت ہوتی ہے، پھر آپ نے پانی منگا کر اس میں ڈالا، پھر آپ نے پیا، اور فرمایا کہ جب نبیذ تمہیں شدید معلوم ہو، تو تم اس پر پانی ڈال کر پی

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الكلبي ليس بثقة.

جرير، عن أبي إسحاق الشيباني، عن مالك بن القعقاع، قال " :سألت ابن عمر عن النبيذ الشديد، فقال :جلس رسول الله في مجلس، فوجد من رجل ريح نبيذ، فقال :ما هذه الرياح؟ قال :ريح نبيذ. قال :فأرسل، فائتونا منه .فأرسل، فأتي به، فوضع فيه رأسه فشمه، ثم رده حتى إذا قطع الرجل البطحاء، رجع فقال :أحرام هو يا رسول الله؟ فوضع رأسه فيه فوجده شديدا، فصب عليه الماء ثم شرب، فقال :إذا اغتلمت أسقيتكم فاكسروها بالماء ."

رواهما الدارقطني .وعبد الملك بن نافع مجهول .والشيباني يسميه مالك ابن نافع؛ وهو ضعيف.

ويروى نحوه من حديث ابن عباس.

قلت :لا يصح حديثه أيضا (تنقيح التحقيق في أحاديث التعليق للذهبي، ج۲، ص۳۰۴، وص۳۰۵، كتاب الاشربة)

[1] رقم الحديث ۲۴۳۴۸، كتاب الاشربة، باب في الرخصة في النبيذ ومن شربه، ورقم الحديث ۲۳۸۷۷.

www.idaraghufran.org

لیا کرو (ابنِ ابی شیبہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس طرح کے واقعات اور ارشادات دیگر کئی معتبر سندوں سے مروی ہیں۔ ل

ل عن همام بن الحارث ، قال :أتى عمر بنبيذ فشرب منه فقطب ثم قال :إن نبيذ الطائف له عرام ثم ذكر شدة لا أحفظها ثم دعا بماء فصب عليه ثم شرب قال أبو جعفر : وهذا لعمرى إسناد مستقيم ولا حجة له فيه بل الحجة عليه ؛ لأنه إنما يقال :قطب لشدة حموضة الشىء ومعنى قطب فى كلام العرب خالطت بياضه حمرة ، مشتق من قطبت الشىء أقطبه وأقطبه إذا خلطته وفى الحديث له عرام أى خبث ، ورجل عارم أى : خبيث (الناسخ والمنسوخ للنحاس، رقم الحديث ۹۴)

عن عثمان بن أبى العاص ,أن عمر مر على إداوة لرجل من ثقيف ,فقال :ائتونى بهذا النبيذ ,فأتى به فأخذه فوجده شديدا ,فقال :من رابه من هذا النبيذ شىء فليكسر متنه بالماء (سنن الدارقطنى، رقم الحديث ۴۶۸۶)

عن نافع بن علقمة ، قال :أمر عمر رضى الله عنه بنزل له فى بعض تلك المنازل فأبطأ عليهم ليلة فجىء بطعام فطعم ثم أتى بنبيذ قد أخلف واشتد فشرب منه ثم قال : إن هذا لشديد ثم أمر بماء فصب عليه ثم شرب هو وأصحابه (الناسخ والمنسوخ للنحاس، رقم الحديث ۹۱)

عن أبى وائل قال " :غزوت مع عمر بن الخطاب الشام، فنزلنا منزلا فجاء دهقان يستدل على أمير المؤمنين حتى أتاه، فلما رأى الدهقان عمر سجد له، فقال عمر ما هذا السجود؟ !قال :هكذا نفعل بالملوك .فقال عمر :اسجد لربك الذى خلقك . فقال :يا أمير المؤمنين، إنى صنعت لك طعاما فأئتنى فقال :عمر هل فى بيتك شىء من تصاوير العجم؟ قال :نعم .قال :لا حاجة لنا فى بيتك،ولكن انطلق فابعث إلينا بلون من الطعام، ولا تزدنا عليه .قال :فانطلق فبعث إليه بالطعام، فأكل منه، فقال عمر لغلامه : هل فى إداوتك شىء من ذلك النبيذ؟ قال :نعم .قال :فأتاه فصبه فى إناء ثم شمه فوجده منكر الريح، فصب عليه الماء ثلاث مرات، ثم شرب، ثم قال :إذا رابكم من شرابكم هذه فافعلوا به هكذا .ثم قال :سمعت رسول الله -صلى الله عليه وسلم- يقول :لا تلبسوا الديباج والحرير، ولا تشربوا فى آنية الفضة والذهب، فإنها لهم فى الدنيا، ولكم فى الاخرة ."هذا إسناد رواته ثقات (اتحاف الخيرة المهرة للبوصيرى، تحت رقم الحديث ۳۵۶۳)

عن سعيد بن المسيب ؛ أن قوما من ثقيف لقوا عمر بن الخطاب وهو قريب من مكة ، فدعاهم بأنبذتهم ، فأتوه بقدح من نبيذ فقربه من فيه ، ثم دعا بماء فصبه عليه مرتين ، أو ثلاثا ، فقال :اكسروه بالماء(مصنف ابن ابى شيبة، رقم الحديث ۲۴۳۴۹)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اس سے معلوم ہوا کہ گاڑھے اور متغیر نبیذ کو نشہ آور ہونے کی صورت میں پینا تو منع ہے، اور اس سے پہلے جائز ہے، اگرچہ اس میں پانی ملالینا مناسب ہے۔ ؎۱

حضرت عتبہ بن فرقد سے روایت ہے کہ:

قَدِمْتُ عَلٰی عُمَرَ، فَدَعَا بِعُسٍّ مِنْ نَبِيْذٍ قَدْ كَادَ يَصِيْرُ خَلًّا، فَقَالَ: اِشْرَبْ، فَأَخَذْتُهُ فَشَرِبْتُهُ، فَمَا كِدْتُ أَنْ أَسِيغَهُ، ثُمَّ أَخَذَهُ فَشَرِبَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا عُتْبَةُ، إِنَّا نَشْرَبُ هٰذَا النَّبِيْذَ الشَّدِيْدَ لِنَقْطَعَ بِهٖ لُحُوْمَ الْإِبِلِ فِيْ بُطُوْنِنَا أَنْ يُّؤْذِيَنَا (مصنف ابنِ ابی شیبة) ؎۲

ترجمہ: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو آپ نے نبیذ کا ایک بڑا پیالہ منگوایا جو سرکہ بننے کے قریب تھا (اور اس میں شدت پیدا ہوچکی تھی) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ پی لیجئے، تو میں نے آپ سے اس کو لیا، پھر اس کو پیا، تو مجھ سے وہ نگلا نہیں جارہا تھا، پھر آپ نے اس کو لے کر پی لیا، پھر فرمایا کہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

عن هزيل بن شرحبيل ، قال :مر عمر بن الخطاب على ثقيف فاستسقاهم ، فقالوا : أخبؤوا نبيذكم ، فسقوه ماء ، فقال :اسقوني من نبيذكم يا معشر ثقيف ، قال :فسقوه ، فأمر الغلام فصب ، ثم أمسك بيده ، ثم قال :يا معشر ثقيف ، إنكم تشربون من هذا الشراب الشديد ، فأيكم رابه من شرابه شيء ، فليكسره بالماء (مصنف ابنِ ابی شيبة، رقم الحديث ۲۴۳۷۲)

؎۱ وأمرهم باصلاحها بصب الماء عليها وهذا يدل على ان المحرم منها قدر مايبلغ حد الاسكار، ومالم يبلغ ذلك الحد بل يكون قليلاً حل شربها واما الثانى ففيه تفريق بين الخمر وكل مسكر سواه، فان الخمر نجسة حرام منه قليلها وكثيرها، واما سائر المسكرات فحرمتها منوطة ببلوغها حد الاسكار، واما قبل الاسكار فحلال، والى هذا اشار مولانا محمد يحيى المرحوم فى تقريره قوله: فان اشتد فاكسروه بالماء فيه حجة الامام حيث فرق بين الخمر وغيرها من المسكرات، فلوكانت سائر المسكرات مشتركا لها فى الحكم لما جاز السكر بالماء، فان النجس لايطهر بصب الماء، فعلم انها ليست بنجسته، وان حرمتها لعارض، السكر لايعينها بخلاف الخمر، انتهى (بذل المجهود، ج۱٦، ص۳۲، كتاب الاشربة، باب فى الاوعية)

؎۲ رقم الحديث ۲۴۳۴۷، كتاب الاشربة، باب فى الرخصة فى النبيذ ومن شربه.

www.idaraghufran.org

اے عتبہ! ہم یہی شدید نبیذ پیتے ہیں، تاکہ ہم اپنے پیٹوں میں اونٹ کے گوشت کو گلائیں، جو کہ ہمیں ایذاء پہنچاتا ہے (ابنِ ابی شیبہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ اونٹ کا گوشت جو ہم کھاتے ہیں، وہ اس شدید نبیذ سے جلدی ہضم ہو جاتا ہے، اور ایذاء کا باعث نہیں بنتا۔

اور حضرت عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ:

قَالَ عُمَرُ : إِنَّا نَشْرَبُ هٰذَا الشَّرَابَ الشَّدِيْدَ، لِنَقْطَعَ بِهٖ لُحُوْمَ الْإِبِلِ فِيْ بُطُوْنِنَا أَنْ يُّؤْذِيَنَا، فَمَنْ رَابَهٗ مِنْ شَرَابِهٖ شَيْءٌ، فَلْيَمْزُجْهُ بِالْمَاءِ (مصنف ابنِ ابی شیبۃ) [1]

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک ہم یہ شدید مشروب (نبیذ یا طلاء) اس لئے پیتے ہیں، تاکہ اپنے پیٹوں میں اونٹوں کے گوشت کو ایذاء پہنچانے سے روکیں، پس جس کو اپنے مشروب (ونبیذ) میں (تغیر پیدا ہونے یا شدت آ جانے کی وجہ سے نشہ کے کچھ ابتدائی آثار کا) کوئی شک ہو، تو اسے چاہئے کہ وہ اس کے ساتھ پانی شامل کر لے (ابنِ ابی شیبہ)

اور ایک روایت میں ہے کہ:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَزُوْرًا لِطَعَامِهِمْ، وَاَنَّ الْعَتِيْقَ مِنْهَا لِآلِ عُمَرَ، وَاِنَّهٗ لَايَقْطَعُ لُحُوْمَ هٰذِهِ الْإِبِلِ فِيْ بُطُوْنِهَا اِلَّا النَّبِيْذُ الشَّدِيْدُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى (کتاب الآثار للشیبانی، رقم الحدیث ۸۳۴، باب النبیذ الشدید)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک مسلمانوں کے

---

[1] رقم الحدیث ۲۴۳۴۶، کتاب الاشربۃ، باب فی الرخصۃ فی النبیذ ومن شربہ.

کھانے کے لئے اونٹیاں ہیں، اور اُن میں سے معمَّر (یعنی عمر رسیدہ) اونٹ، عمر کے اہل وعیال کے لئے ہیں (جن کا گوشت کچھ ثقیل ہوتا ہے) اور ان اونٹوں کے گوشتوں کی ایذاؤں کو پیٹوں میں شدید نبیذ ہی ختم کر سکتی ہے۔

امام محمد نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے (کتابُ الآثار)

یعنی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شدید نبیذ جائز ہے۔

اگر نبیذ کو کھجور سے تیار کیا گیا ہو، تو کھجور میں معدہ کو قوت بخشنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔

اور اگر نبیذ کو شہد سے تیار کیا گیا ہو، تو اس کے پیٹ ومعدہ کے لئے افادیت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

اور اگر نبیذ کو کشمش سے تیار کیا گیا ہو، تو کشمش کی خاصیتوں میں طبیعت کو نرم کرنا، معدے کو جلاء بخشنا، اور سدّ وں کو دُور کرنا جیسی چیزیں داخل ہیں (ملاحظہ ہو: بستانُ المفردات، صفحہ ۲۲۱)

اور اگر انگور کے رَس یا شیرہ کو پکا کر نبیذ بنایا گیا ہو، جس کو طلاء بھی کہا جاتا ہے، اور اس کا ذکر آگے آتا ہے، تو انگور کی خاصیتوں میں بھی سریعُ الہضم ہونا داخل ہے (ملاحظہ ہو: بستانُ المفردات، صفحہ ۶۰)

اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ رائے طبی تحقیق کے مطابق تھی۔

جلیلُ القدر تابعی حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ:

أَنَّ عُـمَـرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أُتِیَ بِأَعْرَابِیٍّ قَدْ سَکِرَ، طَلَبَ لَهٗ عُذْرًا فَلَمَّا أَعْیَاهُ لِـذِهَـابِ عَـقْـلِـهٖ، قَـالَ: أَحْبِسُوْهُ، فَإِذَا صَحَا فَاجْلِدُوْهُ، وَدَعَا بِـفَـضْـلَـةٍ فَـضُـلَـتْ فِیْ إِدَاوَتِهٖ،فَذَاقَهَا فَإِذَا نَبِیْذٌ شَدِیْدٌ مُمْتَنِعٌ، فَدَعَاء بِـمَـاءٍ فَکَسِرَهٗ (وَکَانَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُحِبُّ الشَّرَابَ الشَّدِیْدَ) فَشَـرِبَ وَسَـقٰی جُلَسَاؤَهٗ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا اکْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ اِذَا غَلَطَکُمْ شَیْطَانَهٗ.

قَـالَ مُـحَـمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی (کتاب

www.idaraghufran.org

الاثار لمحمد بن الحسن الشیبانی) [1]

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دیہاتی کو لایا گیا، جو نشہ میں مبتلا تھا، جس سے اس کی وجہ معلوم کی گئی، پس جب وہ عقل کے مغلوب ہونے کی وجہ سے عذر پیش کرنے سے قاصر ہوگیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اس کو قید رکھو، پھر جب اس کا نشہ دُور ہوجائے، تو اس کو کوڑے لگاؤ، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے برتن میں بچا ہوا مشروب منگایا، جس کو آپ نے چکھا، تو وہ شدید نبیذ نکلا، جس کو پینا مشکل تھا، تو آپ نے پانی منگوا کر اس کی شدت کو توڑ دیا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ شدید نبیذ کو پسند فرماتے تھے، پھر آپ نے اس کو نوش فرمایا، اور آپ کے ہم نشین ساتھیوں نے بھی نوش کیا، پھر فرمایا کہ جب شیطان تمہیں اس طرح کی غلطی کروادے (یعنی نبیذ شدید ہوجائے، جس کا پینا دُشوار ہو) تو اس کی شدت کو پانی سے توڑ دیا کرو امام محمد نے فرمایا کہ ہم یہی لیتے ہیں، اور یہی ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے (کتاب الآثار)

مطلب یہ ہے کہ شدید نبیذ پینا جائز ہے، بشرطیکہ نشہ پیدا نہ ہو، اور اگر کسی کو نشہ پیدا ہوجائے، تو اس کو قانونی سزا جو کہ کوڑوں کی شکل میں مقرر ہے، لگائی جائے گی، کیونکہ اس سزا کے جاری ہونے کا مدار نشہ ہونے پر ہے۔

اس کے علاوہ حضرت ابنِ مسعود اور بعض دیگر حضرات سے بھی شدید نبیذ کا استعمال کرنا اور بعض اوقات اس میں پانی شامل کر کے اس کی شدت کو توڑ کر استعمال فرمانے کی روایات ہیں۔ [2]

---

[1] رقم الحديث ۸۳۵، ص ۱۸۳، ۱۸۴، باب النبيذ الشديد.

[2] حدثنا أبو مسلم الكشي، ثنا عصمة بن سليمان الخزاز، ثنا حفص بن غياث، عن مجالد، عن الشعبي، عن عمه، قال :اختلفت إلى ابن مسعود سنة فما رأيته صائما يوما قط إلا في رمضان، وكان يشرب النبيذ الشديد في جر أخضر (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۸۸۷۶، ج۹ ص۱۷۷)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

مذکورہ احادیث وروایات سے معلوم ہوا کہ اگر انگور، کشمش یا کھجور وغیرہ کے غیر پختہ یا نیم پختہ مشروب ونبیذ میں شدت پیدا ہو جائے، لیکن ابھی تک اس میں اُبال وجھاگ پیدا ہو کر شراب نہ بنی ہو، تو اس وقت تک اس کو شراب کا حکم حاصل نہیں، اور اس کا پینا جائز ہے، پھر بھی اگر اس کی شدت کو پانی ملا کر توڑ لیا جائے، تو بہتر ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے نبیذ کو نشہ کی غرض سے یا نشہ پیدا کرنے کی بقدر استعمال کرنا جائز نہیں۔ [۱]

مذکورہ تفصیل سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آج کل بازار میں جو مختلف اشیاء کے گاڑھے غیر پختہ یا نیم پختہ جوس اور شربت، مربہ وخمیرہ جات وغیرہ دستیاب ہیں، جو کہ نشہ آور نہیں ہوتے، امام

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

قال الهيثمي: وإسناده فيه عصمة بن سليمان وعم الشعبي ولم أجد من ترجمهما (مجمع الزوائد، رقم الحديث ۳۵۴۹، كتاب الصلاة، باب فضل الصلاة على الصيام)

عن نافع، عن ابن علقمة، قال: أمر بنبيذ له فصنع في بعض تلك المنازل، فأبطأ عليهم ليلة، فأتي بطعام فطعم، ثم أتي بنبيذ قد أخلف واشتد، فشرب منه ثم قال: إن هذا لشديد ثم أمر بماء فصب عليه، ثم شرب هو وأصحابه (شرح معاني الآثار، رقم الحديث ۶۴۶۴)

[۱] لما قال عمر: "الثلثان نصيب الشيطان" استنبط منه ابو حنيفة عدم جواز المنصف اذا اشتد وغلا واسكر، لان نصيب الشيطان باق فيه، فهو في حكم عصير العنب غير المطبوخ، واستنبط منه ايضا، انه لو جعل في المثلث ماء واشتد وغلا لايكون خمرا، لان قوة الاسكار قد زالت منه بذهاب الثلثين، فلايكون هذا الاسكار من عصير العنب، بل من اجتماع العصير مع الماء ويكون حكمه حكم نبيذ التمر، وقد روى هذا عن ابراهيم النخعي، حيث قال محمد: اخبرنا ابو حنيفة، عن حماد، عن ابراهيم: انه كان يشرب الطلاء قد ذهب ثلثاه، وبقى ثلثه، ويجعل له منه نبيذ، فيتركه حتى اذا اشتد شربه، ولم ير ذلك باسا، قال محمد: وهو قول ابي حنيفة (اعلاء السنن، ج ۱۸، ص۳۷، كتاب الاشربة، باب النبيذ الشديد المسكر)

عن إبراهيم، عن علقمة، قال: سألت ابن مسعود عن قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسكر، قال: الشربة الأخيرة فهذا عبد الله بن مسعود قد روى عنه في إباحة قليل النبيذ الشديد من فعله، وقوله ما ذكرنا، ومن تفسير قول رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر حرام على ما وصفنا. وقد روى عن عبد الله بن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم ما يدل على هذا أيضا (شرح معاني الآثار، رقم الحديث ۶۴۷۷)

www.idaraghufran.org

ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ان کو استعمال کرنا جائز ہے، اور دلائل کے لحاظ سے یہی راجح ہے۔

ہر طرح کے برتن میں غیر نشہ آور نبیذ وجوس کی اجازت

شراب بنانے اور پینے کے لئے زمانۂ جاہلیت میں مخصوص برتن تھے، جن پر تارکول وغیرہ ایسی چیز چڑھادی جاتی تھی، تاکہ ہوا اور آکسیجن کی آمدورفت بند ہوجانے اور خمیر تیز اُٹھنے کی وجہ سے نشہ آور مادہ وجوہرایتھائل الکوحل(Ethyl Alcohol) زیادہ مؤثر اور جلدی بنے۔

جب شراب کی حرمت سے لوگوں کو پوری طرح بچانا اور نفرت دلانا اور شراب کی مشابہت سے بچانا اور شراب کو یاددلانے والی چیزوں کو دُور کرنا مقصود تھا، اس وقت ابتداء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب بنائے جانے والے مخصوص برتنوں کے استعمال اور ان میں نبیذ وغیرہ کے مشروب بنانے سے احتیاط کے پیشِ نظر منع فرمادیا تھا۔ [1]

اور چونکہ ہوادار برتنوں اور مشکیزوں وغیرہ میں شراب بننے اور نشہ آور ہونے کے امکانات کم تھے، اس لئے اس وقت اس طرح کے برتنوں میں نبیذ بنانے کا حکم فرمایا تھا۔ [2]

---

[1] عن عمرو بن مرة، حدثني زاذان، قال :قلت لابن عمر :حدثني بما نهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم من الأشربة بلغتك، وفسره لي بلغتنا، فإن لكم لغة سوى لغتنا، فقال :نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتم، وهي الجرة، وعن الدباء ، وهي القرعة، وعن المزفت، وهو المقير، وعن النقير، وهي النخلة تنسح نسحا، وتنقر نقرا، وأمر أن ينتبذ في الأسقية(مسلم، رقم الحديث ١٩٩٧ "٥٧")

وكانت هذه الظروف مختصة بالخمر فلما حرمت الخمر حرم النبي صلى الله عليه وسلم استعمال هذه الظروف، اما لان في استعمالها تشبها بشرب الخمر وتذكيراً له، واما لان هذه الظروف كانت فيها اثر الخمر، فلما مضت مدة اباح النبي صلى الله عليه وسلم استعمال هذه الظروف، كماسيأتي في احاديث الباب، فان اثر الخمر زال عنها، او لان الشيء حينما يحرم فان اللائق حينذاك ان يبالغ في التحريم ويشدد في الامر، ليتركه الناس مرّة، فاذا تركه الناس واستقر الامر يزول التشديد بعد حصول المقصود (تكملة فتح الملهم، ج٣، ص ٥١٩، كتاب الاشربة)

وكان تحريم الاوعية للاحتياط وسدا للذريعة (بذل المجهود، ج١٦، ص ٣٤، كتاب الاشربة، باب في الاوعية)

[2] وكان النهي عنه لكون الاشتداد يسرع في نبيذ الجر لانسداد مساماته، ولاكذلك نبيذ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

حضرت دیلمی سے روایت ہے کہ:

قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ لَنَا أَعْنَابًا فَمَاذَا نَصْنَعُ بِهَا؟ قَالَ: زَبِّبُوْهَا، قُلْنَا: فَمَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيْبِ؟ قَالَ: اِنْبِذُوْهُ عَلٰى غَدَائِكُمْ، وَاشْرَبُوْهُ عَلٰى عَشَائِكُمْ، وَانْبِذُوْهُ عَلٰى عَشَائِكُمْ، وَاشْرَبُوْهُ عَلٰى غَدَائِكُمْ، وَانْبِذُوْهُ فِي الشِّنَانِ، وَلَا تَنْبِذُوْهُ فِي الْقِلَالِ، فَإِنَّهُ إِنْ تَأَخَّرَ صَارَ خَلًّا (سنن النسائی) [1]

ترجمہ: ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس (غیر معمولی مقدار میں) انگور ہوتے ہیں، تو ہم اُن کا کیا کریں؟ تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اُن کو (سکھا کر) کشمش بنالیا کرو، ہم نے عرض کیا کہ ہم کشمش کا کیا کریں گے؟ تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کا صبح کے وقت نبیذ بنالیا کرو، اور اس کو شام کو پی لیا کرو، اور شام کو نبیذ بنالیا کرو، اور صبح کو پی لیا کرو، اور تم چمڑے کے مشکیزوں میں نبیذ بنایا کرو، اور (شراب کے مخصوص) بڑے گھڑوں میں نبیذ نہ بنایا کرو، کیونکہ وہ اگر دیر تک رہے، تو سرکہ بن جائے گا (نسائی)

مطلب یہ تھا کہ اس طرح کے مشکیزوں میں نبیذ کے زیادہ دیر موجود رہنے کی وجہ سے وہ شراب کے بجائے سرکہ بن جائے گا، اور ہوا دار ہونے اور ایتھائل الکوحل جمع نہ ہونے کی وجہ سے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الاسقية مع ان نبيذ الاسقية يعلم اشتداده بانتفاخ السقاء لكونها موكاة، ولايشعر بذلك اذا كانت جرة لانها لايمكن انتفاخه، وانما كان هذا ايضاً فى ابتداء الامر، ثم رخص فى الانتباذ فى كل ظرف الا ان من لم يبلغه الرخصة دام على التحريم كابن عمر وابن عباس (بذل المجهود، ج١٦، ص٢٦، كتاب الاشربة، باب فى الاوعية)

(عليكم باسقية الادم) اى جلود الحيوان (التى يلاث) اى يربط (على افواهها) ففيها فانتبذوا واشربو منها، فانها لاجل مساماتها لايسرع اليها الفساد، ويعلم بالانتفاخ اشتداد النبيذ فيها (ايضاً، ص٢٩)

[1] رقم الحديث ٥٧٣٦، كتاب الاشربة، باب ذكر ما يجوز شربه من الأنبذة، وما لا يجوز.

شراب نہیں بنے گا، اور جس طرح نبیذ کا استعمال جائز ہے، اسی طرح سرکہ کا استعمال بھی جائز ہے۔ [1]

پھر جب شراب کی حرمت پوری طرح لوگوں کے ذہنوں میں بیٹھ گئی، اور اس سے نفرت پیدا ہوگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح شراب بنانے کے مخصوص برتنوں کو استعمال کرنے اور ان میں غیر نشہ آور نبیذ ومشروب بنانے اور کھانے پینے کے لئے ان برتنوں کو استعمال کرنے کی اجازت دے دی۔

چنانچہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ، فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا (مسلم) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں (پہلے) چمڑے کے مشکیزہ (و برتن) کے علاوہ میں نبیذ بنانے سے منع کر دیا تھا، پس اب تم ہر قسم کے برتن میں پیو، اور تم نشہ آور چیز نہ پیو (مسلم)

چمڑے کے برتنوں کے رقیق اور پتلا ہونے کی وجہ سے اُن کے اندر موجود نبیذ میں جلدی تغیر اور نشہ پیدا نہیں ہوتا، اس لئے ابتداء میں شراب سے پوری طرح بچانے کے لئے چمڑے کے مشکیزہ وغیرہ میں ہی نبیذ بنانے کی اجازت دی گئی تھی، بعد میں دوسرے برتنوں میں بھی نبیذ بنانے کی اجازت دے دی گئی۔ [3]

---

[1] قال الشيخ :الشنان الأسقية من الأدم وغيرها واحدها شن، وأكثر ما يقال ذلك فى الجلد الرقيق أو البالى من الجلود، والقلل الجرار الكبار واحدتها قلة، ومنه الحديث إذا بلغ الماء قلتين لم يحمل خبثا (معالم السنن للخطابى، ج۴، ص ۲۷۱، ومن باب صفة النبيذ)

[2] رقم الحديث ۹۷۷ "۶۳" كتاب الاشربة، باب النهى عن الانتباذ فى المزفت والدباء والحنتم والنقير، وبيان أنه منسوخ، وأنه اليوم حلال ما لم يصر مسكرا.

[3] (ظروف الأدم) استثناء منقطع ;لأن المنهى عنه هى الأشربة فى الظروف المخصوصة، وليست ظروف الأدم من جنس ذلك ذكره الطيبى .قال الخطابى :وذلك أن الأشربة أوعية منتنة

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ، وَإِنَّ الظُّرُوْفَ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا وَلَا تُحِلُّهُ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (مسند أحمد، رقم الحديث ۲۳۰۱۶) [1]

ترجمہ: اور میں نے تمہیں مخصوص برتنوں کے استعمال سے منع کر دیا تھا، اور بے شک برتن (بذاتِ خود) کسی چیز کو حرام نہیں کرتے، اور نہ ہی کسی چیز کو حلال کرتے ہیں، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے (مسند احمد)

یعنی اب میری طرف سے تمہیں ہر طرح کے برتن میں نبیذ بنانے اور استعمال کرنے کی اجازت ہے، مگر نشہ آور مشروب جائز نہیں، خواہ کسی بھی برتن و پلانٹ میں تیار کیا اور بنایا جائے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ، فَانْتَبِذُوْا فِيْهِ، وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ (سنن ابن ماجه) [2]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں (شراب کے مخصوص برتنوں کے (کسی بھی طرح کے) استعمال سے منع کر دیا تھا، تو اب تم اُن میں مشروب بنا سکتے ہو، مگر ہر نشہ آور چیز سے بچنے کا اہتمام کرو (ابن ماجہ)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

قد يتغير فيها الشراب ولا يشعر به، فنهى عن الانتباذ فيها بخلاف الأسقية لرقتها، فإذا تغير الشراب لم يلبث أن ينشق، فيكون أمارة يعلم بها تغيره والفاء فى قوله :(فاشربوا) : معطوف على محذوف أى نهيتكم أولا عن ذلك فالآن نسخته "فاشربوا "(فى كل وعاء) : وقوله :(غير أن لا تشربوا مسكرا) : منصوب على أنه مستثنى منقطع، وتقريره أبيح لكم شرب ما فى كل إناء غير شرب المسكر (مرقاة المفاتيح، ج۷ص۲۷۵۷، كتاب الاطعمة، باب النقيع والانبذة)

[1] قال شعيب الارنؤوط:حديث صحيح (حاشية مسند احمد)

[2] رقم الحديث ۳۴۰۵، كتاب الاشربة، باب ما رخص فيه من ذلك.

قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح(حاشية ابنِ ماجه)

www.idaraghufran.org

اس طرح کی احادیث حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت علی، حضرت ابنِ عباس اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم کی سندوں سے بھی مروی ہیں۔ [1]

شروع میں جب شراب حرام کی گئی، اس وقت شراب کے ان برتنوں کے استعمال کو بھی ناجائز

---

[1] حدثنی عبد الله بن بريدة، عن أبيه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ": إنى كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها؛ فإنها تذكر الآخرة، ونهيتكم عن نبيذ الجر، فانتبذوا فى كل وعاء، واجتنبوا كل مسكر، ونهيتكم عن أكل لحوم الأضاحى بعد ثلاث فكلوا وتزودوا وادخروا (مسند احمد، رقم الحديث ٢٣٠٠٥)

قال شعيب الارنؤوط:حديث صحيح، وهذا إسناد قوى(حاشية مسند احمد)

عن عبد الله، عن النبى صلى الله عليه وسلم أنه قال " :إنى كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها، ونهيتكم أن تحبسوا لحوم الأضاحى فوق ثلاث فاحبسوا، ونهيتكم عن الظروف فانبذوا فيها، واجتنبوا كل مسكر "(مسند احمد، رقم الحديث ٤٣١٩)

قال شعيب الارنؤوط:صحيح لغيره(حاشية مسند احمد)

عن ابن مسعود، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال :إنى كنت نهيتكم عن نبيذ الأوعية، ألا وإن وعاء لا يحرم شيئا، كل مسكر حرام(سنن ابن ماجه، رقم الحديث ٣٤٠٦)

عن على، "أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن زيارة القبور، وعن الأوعية،وأن تحبس لحوم الأضاحى بعد ثلاث "، ثم قال " :إنى كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فإنها تذكركم الآخرة، ونهيتكم عن الأوعية فاشربوا فيها، واجتنبوا كل ما أسكر، ونهيتكم عن لحوم الأضاحى أن تحبسوها بعد ثلاث، فاحبسوا ما بدا لكم " (مسند احمد، رقم الحديث ١٢٣٦)

قال شعيب الارنؤوط:حاشية مسند احمد: صحيح لغيره.

عن ابن عباس، رضى الله عنهما، قال :نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن هذه الظروف، ثم رخص فيها نهى عن الدباء والحنتم والنقير والمزفت، ثم رخص فيها قال : اشربوا فيما شئتم واجتنبوا كل مسكر ونهى عن زيارة القبور، ثم قال :زوروها فإن فيها عظة ونهى عن لحوم الأضاحى فوق ثلاث، ثم رخص فيها قال مجاهد :قالت عائشة :إن كنا لنصبح، وإن العراق من لحوم الأضاحى بعد عشر، تعنى عندنا(مسند البزار، رقم الحديث ٤٩٢٩)

قال الهيثمى: رواه البزار، وفيه يزيد بن أبى زياد، وهو ضعيف يكتب حديثه، وبقية رجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ٨١٥٨، كتاب الاشربة، باب جواز الانتباذ فى كل وعاء)

عن النعمان بن بشير، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :اجتنبوا كل مسكر (المعجم الكبير للطبرانى، رقم الحديث ٩١)

Idara Ghufran

قرار دے دیا گیا تھا، اوران کو توڑنے کا حکم دے دیا گیا تھا، جن میں شراب بنائی جاتی تھی، تاکہ شراب سے پوری طرح اجتناب کیا جائے، اوراس سے کلی نفرت پیدا ہو، اور برتنوں سے شراب کا اثر بھی ختم ہوجائے، پھر بعد میں جب شراب سے بچنے کا پوری طرح اہتمام ہوگیا، تو ان برتنوں کے استعمال کی تو اجازت دے دی گئی، لیکن ساتھ ہی ہر نشہ آور چیز سے منع کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ:

ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَوْعِيَةَ الدُّبَّاءَ، وَالْحَنْتَمَ، وَالْمُزَفَّتَ، وَالنَّقِيرَ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ : إِنَّهُ لَا ظُرُوفَ لَنَا فَقَالَ: اِشْرَبُوْا مَاحَلَّ (ابوداؤد، رقم الحديث ۳۷۰۰، كتاب الاشربة، باب فى الاوعية) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء، اور حنتم، اور مزفت اور نقیر نام کے برتنوں کا ذکر فرمایا، ایک دیہاتی کہنے لگا کہ ہمارے پاس ان کے علاوہ دوسرے برتن نہیں ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ حلال اشیاء ان برتنوں میں پی سکتے ہو (ابوداؤد)

مذکورہ حدیث میں جن برتنوں کو مختلف ناموں سے ذکر کیا گیا ہے، یہ زمانۂ جاہلیت میں شراب بنانے کے لئے مخصوص تھے، جن پر تارکول یا تیل بالخصوص رنگ وغیرہ چڑھایا جاتا تھا، تاکہ ان میں بندرکھی ہوئی چیز میں جلدی اور گہرا و مؤثر نشہ سرایت کرجائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان برتنوں میں حلال وجائز یعنی غیر نشہ آور مشروب بنانے اور استعمال کرنے کی اجازت بیان فرمائی۔ [2]

---

[1] قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح (حاشية ابى داؤد)

[2] (والحنتم) سبز رنگ کی روغنی کھریا جیسی مرتبان "والحنتم وإن فسروها بالجرة الخضراء، ولكن لا يشترطُ أن تكونَ خضراءَ دائمًا .بل هذا بالنظر إلى الغالب (الدباء) " توبنری" (النقير) ما يُتخذُ من نقر أصل النخلة .و (المزفت) وهو المُقيَّر، والقِيرُ والقَارُ واحد .والزفت ليست ترجمته "رال "كما فى الغياث، بل هو نوع من الدُّهن يُجلب من البصرة .والنهى عن الانتباذ فى هذه الأوعية بخصوصها لأنه يُسرع فيها الإسكار، ثم ثبتت الرخصةُ فى الانتباذ فى كل وعاءٍ إذا لم يُسكر .رواه الترمذى فى الأشربة قال :إن ظرفًا لا يُحلُّ شيئًا ولا يُحرِّمه، وكل مسكر حرام .اهـ (فيض البارى، ج ۱، ص ۲۳۴، وص ۲۳۵، باب أداء الخمس من الإيمان)

www.idaraghufran.org

اس طرح کا مضمون اور بھی کئی احادیث میں آیا ہے۔ [1]

بہر حال مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ نبیذ کسی بھی قسم کے برتن میں بنانا اور پینا جائز ہے، بشرطیکہ وہ مشروب نشہ آور نہ ہو۔

اور جو حکم برتنوں کا ہے، وہی حکم آج کل مشروبات تیار کئے جانے والے پلانٹوں کا بھی ہے، کیونکہ وہ بھی جدید دور وانداز کے برتن ہیں۔ [2]

---

[1] عن الأشج العصری، أنه أتی النبی صلی الله علیه وسلم فی رفقة من عبد القیس لیزوره فأقبلوا، فلما قدموا، رفع لهم النبی صلی الله علیه وسلم فأناخوا رکابهم وابتدره القوم ولم یلبسوا إلا ثیاب سفرهم، وأقام العصری یعقل رکاب أصحابه وبعیره، ثم أخرج ثیابه من عیبته، وذلک بعین رسول الله صلی الله علیه وسلم، ثم أقبل إلی النبی صلی الله علیه وسلم فسلم علیه، فقال النبی صلی الله علیه وسلم :إن فیک لخلقین یحبهما الله ورسوله .قال :ما هما یا رسول الله؟ قال :الأناة والحلم .قال :شیء جبلت علیه أو شیء أتخلقه؟ قال :لا، بل جبلت علیه .قال :الحمد لله .قال :معشر عبد القیس ما لی أری وجوهکم قد تغیرت؟ .قالوا :یا نبی الله، نحن بأرض وخمة، وکنا نتخذ من هذه الأنبذة ما یقطع اللحمان فی بطوننا، فلما نهینا عن الظروف، فذلک الذی تری فی وجوهنا، فقال النبی صلی الله علیه وسلم :إن الظروف لا تحل ولا تحرم، ولکن کل مسکر حرام، ولیس أن تجلسوا فتشربوا حتی إذا ثملت العروق تفاخرتم فوثب الرجل علی ابن عمه فضربه بالسیف، فترکه أعرج .قال :وهو یومئذ فی القوم الأعرج الذی أصابه ذلک(مسند أبی یعلی، رقم الحدیث ۶۸۴۹)

قال حسین سلیم أسد: إسناده جید(حاشیة ابی یعلیٰ)

[2] الانتباذ فی الأوعیة:

الانتباذ :اتخاذ النبیذ المباح، وقد اتفق الفقهاء علی أنه یجوز الانتباذ فی الأوعیة المصنوعة من جلد، وهی الأسقیة، واختلفوا فیما سواها.

فذهب الحنفیة إلی جواز الانتباذ فی کل شیء من الأوانی، سواء الدباء والحنتم والمزفت والنقیر ، وغیرها، لأن الشراب الحاصل بالانتباذ فیها لیست فیه شدة مطربة، فوجب أن یکون الانتباذ فی هذه الأوعیة وغیرها مباحا .وما ورد من النهی عن الانتباذ فی هذه الأوعیة منسوخ بقوله صلی الله علیه وسلم :(کنت نهیتکم عن الأشربة فی ظروف الأدم، فاشربوا فی کل وعاء ، غیر ألا تشربوا مسکرا) وفی روایة (نهیتکم عن الظروف، وإن ظرفا لا یحل شیئا ولا یحرمه، وکل مسکر حرام) فهذا إخبار صریح عن النهی عنه فیما مضی، فکان هذا الحدیث ناسخا للنهی .ویدل علیه أیضا ما روی أحمد عن أنس، قال :(نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن النبیذ فی الدباء والنقیر والحنتم والمزفت) ، ثم قال بعد ذلک :(ألا کنت نهیتکم عن النبیذ فی الأوعیة، فاشربوا فیما

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

انگور وغیرہ کا غیر نشہ آور رَس وشیرہ یا جوس جائز ہے

انگور یا اس کے رَس وشیرہ سے جو شراب بنائی جاتی ہے، اس کے سخت اور حقیقی شراب ہونے میں فقہائے کرام کا کوئی اختلاف نہیں، اور انگور یا اس کے رَس سے جو شراب بنتی ہے، وہ عموماً دوسری چیزوں کے مقابلہ میں جلد بن جاتی ہے، اور جس طرح انگور کا کھانا جائز ہے، اسی طرح انگور کا رس یا شیرہ پینا بھی جائز ہے، جبکہ یہ تازہ ہو، اور اس کے زیادہ وقت ٹھہرنے کی وجہ سے اس میں اُبال (Boil) پیدا ہو کر شراب نہ بنی ہو۔

آگے اس کی کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

حضرت شراحیل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ : إِنَّ لِیْ أَرْحَـامًا بِمِصْرَ يَتَّخِذُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْأَعْنَابِ، قَالَ: وَفَعَلَ ذٰلِکَ أَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ: لَا تَكُوْنُوْا بِمَنْزِلَةِ الْيَهُوْدِ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا، وَأَكَلُوْا أَثْمَانَهَا. قَالَ: قُلْتُ: مَا تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ أَخَذَ عُنْقُوْدًا فَعَصَرَهُ، فَشَرِبَهُ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ، فَلَمَّا سِرْتُ، قَالَ: مَا حَلَّ شُرْبُهُ حَلَّ بَيْعُهُ (مسند احمد) [1]

ترجمہ: میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میرے کچھ رشتہ دار جو

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

شئتم، ولا تشربوا مسكرا، من شاء أوكى سقاءه على إثم) والقول بنسخ الانتباذ فی الأوعية المذكورة هو قول جمهور الفقهاء ، ومنهم الشافعية والحنابلة فی الصحيح عندهم، فلا يحرم ولا يكره الانتباذ فی أی وعاء. وقال جماعة منهم ابن عمر وابن عباس ومالک وإسحاق :يكره الانتباذ فی الدباء والمزفت، وعليهما اقتصر مالک، فلا يكره الانتباذ فی غير الدباء والمزفت .وكره أحمد فی رواية والثوری الانتباذ فی الدباء والحنتم والنقير والمزفت، لأن النبی صلى الله عليه وسلم نهى عن الانتباذ فيها، فالنهی عند هؤلاء باق، سدا للذرائع، لأن هذه الأوعية تعجل شدة النبيذ (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵، ص ۲۰، وص ۲۱، مادة "الاشربة")

[1] رقم الحديث ۱۶۰۶۶.

قال شعيب الارنؤوط:أثر حسن (حاشية مسند احمد)

www.idaraghufran.org

مصر میں رہتے ہیں، وہ انگوروں کی شراب بناتے ہیں، انہوں نے حیرانگی سے پوچھا کہ کیا مسلمان بھی یہ کام کرتا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! وہ فرمانے لگے کہ تم یہودیوں کی طرح نہ ہو جاؤ، ان پر چربی حرام ہوئی تھی، تو وہ اسے بیچ کر اس کی قیمت کھانے لگے، میں نے ان سے پوچھا کہ اس شخص کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے جو انگوروں کا خوشہ پکڑے اور اسے نچوڑے اور اس کا عرق (وشیرہ یا جوس) پی جائے، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، جب میں چلنے لگا تو حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس چیز کا پینا حلال ہے اس کی تجارت بھی حلال ہے (مسند احمد)

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ کبیر میں اس طرح روایت بیان فرمائی ہے کہ:

أَنِّیْ سَمِعْتُ مِنْ شَراحِیْلِ الْخَوْلَانِیّ، سَأَلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَیْعِ الْعَصِیْرِ؟ فَقَالَ: مَا حَلَّ شُرْبُهُ حَلَّ ثَمَنُهُ (التاریخ الکبیر للبخاری) [1]

ترجمہ: میں نے حضرت شراحیل خولانی سے سنا، انہوں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے انگور کے شیرہ کی بیع (وفروختگی) کے بارے میں سوال کیا، تو حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس چیز کا پینا حلال ہے، اس کی قیمت بھی حلال ہے (تاریخ کبیر)

اور حضرت عبداللہ بن مرہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِشْرَبِ الْعَصِیْرَ مَا لَمْ یَأْخُذْهُ شَیْطَانُهُ قَالَ: وَمَتٰی یَأْخُذُهُ شَیْطَانُهُ؟ قَالَ: بَعْدَ ثَلَاثٍ أَوْ قَالَ: فِیْ ثَلَاثٍ (مصنف عبدالرزاق) [2]

---

[1] رقم الحدیث ۲۷۱۶، ج۴ص۲۵۵، باب شراحیل.

[2] رقم الحدیث ۱۶۹۹۰، کتاب الاشربۃ، باب العصیر شربہ وبیعہ، مُصنف ابن أبی شیبۃ، رقم الحدیث ۲۴۳۳۴، فی شرب العصیر، من کرهه إذا غلا.

www.idaraghufran.org

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم انگور کے شیرہ کو اس وقت تک پی سکتے ہو، جب تک اس کو شیطان نہ پکڑے، انہوں نے معلوم کیا کہ اس کو شیطان کب پکڑتا ہے، تو حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین دن کے بعد، یا تین دن میں (عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ)

مطلب یہ ہے کہ تین دن بعد انگور کے شیرہ میں تغیر پیدا ہوجاتا ہے، اور وہ خراب ہونے یا شراب بننے لگتا ہے۔

اور یہ حکم ہر موسم کے اعتبار سے نہیں ہے، اور نہ ہی ان صورتوں میں ہے، جبکہ اس کے ساتھ کوئی ایسی چیز شامل کردی جائے، جس سے وہ خراب نہ ہو، اور نشہ آور نہ بنے، جیسا کہ آج کل بہت سے لوگ اور بہت سی کمپنیاں اس طرح کے جوس تیار کرتی ہیں اور اس کی تفصیل پہلے نبیذ کے بیان میں گزر چکی ہے۔

حضرت ایمن سے روایت ہے کہ:

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْعَصِيرِ؟ فَقَالَ: اِشْرَبْهُ مَا دَامَ طَرِيًّا (مُصنف ابن أبي شيبة) [1]

ترجمہ: میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو ایک آدمی نے آکر انگور کے شیرہ کے بارے میں سوال کیا، تو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک کہ وہ تازہ ہو، اس کو پی لیجئے (ابن ابی شیبہ)

انگور کے رَس کے تازہ ہونے کی صورت میں پینے کا حکم اسی لئے فرمایا کہ باسی ہونے سے اس میں نشہ یا شراب بننے کے آثار پیدا ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔

حضرت ہمام بن نافع سے روایت ہے کہ:

سُئِلَ طَاوُسٌ عَنْ بَيْعِ الْعَصِيرِ فَسَكَتَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ

[1] رقم الحديث ۲۴۳۲۷، كتاب الاشربة، في شرب العصير، من كرهه إذا غلا.

الصَّنْعَانِيُّ : مَا حَلَّ لَکَ شُرْبُهُ حَلَّ لَکَ بَيْعُهُ فَتَبَسَّمَ طَاوُسٌ وَقَالَ : صَدَقَ أَبُوْمُحَمَّدٍ (مصنف عبدالرزاق) [1]

ترجمہ: (جلیل القدر تابعی) حضرت طاؤس سے انگور کے شیرہ کی بیع کے بارے میں سوال کیا گیا، تو وہ خاموش رہے، اتنے میں عبدالرحمٰن بن یزید صنعانی نے کہا کہ جس چیز کا آپ کو پینا حلال ہے، اس کا بیچنا بھی حلال ہے، یہ سُن کر حضرت طاؤس مسکرائے، اورانہوں نے فرمایا کہ ابومحمد (صنعانی) نے سچ فرمایا(عبدالرزاق)

مطلب اس روایت کا بھی وہی ہے، جو حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں گزرا، کہ انگور کے جس شیرہ کا پینا جائز ہے، اس کی بیع بھی جائز ہے۔

حضرت داؤد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنِ الْعَصِيْرِ فَقَالَ : اِشْرَبْهُ فِيْ سِقَاءٍ مَا لَمْ تَخَفْهُ، فَإِذَا خِفْتَهُ فَاكْسِرْهُ بِالْمَاءِ (مصنف عبدالرزاق) [2]

ترجمہ: میں نے (جلیل القدر تابعی) حضرت طاؤس سے انگور کے شیرہ کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ آپ اُس کو مشکیزہ میں پی سکتے ہیں، جب تک کہ اُس میں (تغیر ونشہ کے آثار پیدا ہونے کا) خوف نہ ہو، اور اگر آپ کو اُس میں (تغیّر پیدا ہونے کا) خوف ہو، تو آپ اس کو پانی سے توڑ دیں (یعنی اس میں پانی ملالیں)(عبدالرزاق)

مطلب یہ ہے کہ انگور کے شیرہ میں اگر خمیر (Yeast) واُبال (Boil) پیدا ہو کر شراب نہ بنے، البتہ کچھ تغیر پیدا ہو جائے، تو اس میں پانی ملا کر پی لینا جائز ہے، جس سے اس کی شدت اور زور ٹوٹ جاتا ہے، اور نشہ کے آثار ختم ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابنِ شہاب زہری سے روایت ہے کہ:

---

[1] رقم الحديث ١٦٩٩٢، كتاب الاشربة، باب العصير، شربه وبيعه.

[2] رقم الحديث ١٦٩٨٩، كتاب الاشربة، باب العصير شربه وبيعه.

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: اِشْرَبِ الْعَصِيْرَ مَا لَمْ يُزْبِدْ (نسائی) ؎۱

ترجمہ: (جلیل القدر تابعی حضرت) سعید بن مسیّب نے فرمایا کہ شیرہ پیو جس وقت تک اس میں جھاگ نہ پیدا ہو (نسائی)

حضرت یزید بن عبداللہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بِالْعَصِيْرِ بَأْسًا مَا لَمْ يُزْبِدْ، فَإِذَا أَزْبَدَ نَهٰى عَنْهُ، وَقَالَ: إِنَّمَا يُزْبِدُ الْخَمْرُ (مُصنف ابن أبى شيبة) ؎۲

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیّب انگور کا شیرہ پینے میں اس وقت تک حرج نہیں سمجھتے تھے، جب تک کہ اس میں جھاگ پیدا نہ ہو جائے، پھر جب جھاگ پیدا ہو جاتی تھی، تو اس سے منع فرماتے تھے، اور فرماتے تھے کہ جھاگ تو شراب پھینکتی ہے (ابنِ ابی شیبہ)

حضرت ہشام بن عائذ اسدی سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْعَصِيْرِ، قَالَ اِشْرَبْهُ حَتّٰى يَغْلِيَ، مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ (نسائی) ؎۳

ترجمہ: میں نے (جلیل القدر تابعی) حضرت ابراہیم سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم اس کو اس وقت تک پی لو، جب تک کہ اس میں جوش واُبال (Boil) پیدا نہ ہو، جب تک کہ وہ متغیر (Altered) نہ ہو (نسائی)

جلیل القدر تابعین حضرت سعید بن مسیّب اور حضرت ابراہیم نخعی کے بارے میں مروی ہے کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ:

لَا بَأْسَ بِشُرْبِ الْعَصِيْرِ مَا لَمْ يَغْلِ . قَالَ سَعِيْدٌ : إِذَا غَلَاءَ، فَهُوَ خَمْرٌ اِجْتَنِبْهُ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِذَا غَلاَ فَدَعْهُ (مُصنف ابن أبى شيبة) ؎۴

ترجمہ: انگور کے شیرہ کے پینے میں کوئی حرج نہیں، جب تک کہ اس میں جوش

؎۱ رقم الحديث ۵۷۳۱، كتاب الاشربة، باب الوضوء مما مست النار)

؎۲ رقم الحديث ۲۴۳۲۴، كتاب الاشربة، فى شرب العصير ، من كرهه إذا غلا.

؎۳ رقم الحديث ۵۷۳۲،، كتاب الاشربة، باب الوضوء مما مست النار.

؎۴ رقم الحديث ۲۴۳۲۲، كتاب الاشربة ،باب فى شرب العصير، من كرهه إذا غلا.

www.idaraghufran.org

واُبال (Boil) پیدا نہ ہوجائے، حضرت سعید نے فرمایا کہ جب اس میں جوش واُبال (Boil) پیدا ہوجائے، تو وہ شراب ہے، اُس سے آپ اجتناب کریں، اور حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ جب جوش واُبال (Boil) پیدا ہوجائے، تو اُس کو آپ چھوڑ دیں (ابنِ ابی شیبہ)

عبدالملک سے روایت ہے کہ:

عَنْ عَطَاءٍ، فِي الْعَصِيرِ، قَالَ: اِشْرَبْهُ حَتّٰى يَغْلِيَ (سنن النسائی) [1]

ترجمہ: (جلیل القدر تابعی) حضرت عطاء نے انگور کے شیرہ کے بارے میں فرمایا کہ آپ اُسے اس وقت تک پی سکتے ہیں، جب تک کہ اس میں جوش واُبال (Boil) پیدا نہ ہو (نسائی)

حضرت داؤد سے روایت ہے کہ:

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِشْرَبْهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا أَنْ يَّغْلِيَ (سنن النسائی) [2]

ترجمہ: (جلیل القدر تابعی) حضرت شعبی نے فرمایا کہ تم شیرہ تین دن تک پی سکتے ہو، مگر یہ کہ اس میں جوش واُبال (Boil) پیدا ہوجائے (نسائی، ابن ابی شیبہ)

تین دن کی قید کی وجہ پہلے بیان کی جاچکی ہے۔

اس طرح کی روایات کئی اور تابعین سے بھی مروی ہیں۔ [3]

---

[1] رقم الحديث ۵۷۳۳، كتاب الاشربة، باب الوضوء مما مست النار.

[2] رقم الحديث ۵۷۳۴، كتاب الاشربة، باب الوضوء مما مست النار، مُصنف ابن أبى شيبة، رقم الحديث ۲۴۳۲۸، فى شرب العصير، من كرهه إذا غلا.

[3] عن دينار، عن الحسن، قال: اشرب العصير ما لم يتغير (مُصنف ابن أبى شيبة، رقم الحديث ۲۴۳۳۳، فى شرب العصير، من كرهه إذا غلا)

حدثنا بشير بن عقبة، قال: سألت ابن سيرين عن عصير العنب؟ فقال: عصير يومه فى معصرته، قال: اشربه فى يومه، فإنى أكره إذا حول فى إناء، أو وعاء، وقال: عليكم بسلافة العنب، فإنها أطيبه، فاشربه (ايضاً، رقم الحديث ۲۴۳۳۵)

عن شعبة، عن عمرو بن أبى حكيم، عن عكرمة، قال: اشرب العصير ما لم يهدر (ايضاً، رقم الحديث ۲۴۳۲۶)

Idara Ghufran

اس سے معلوم ہوا کہ انگور کا شیرہ وعرق اور جوس جائز ہے، جبکہ اُس میں تغیر پیدا ہو کر نشہ آور کیفیت نہ پیدا ہوئی ہو، اور اگر رکھے رکھے اس میں جوش واُبال پیدا ہو جائے، یا جھاگ بھی پیدا ہو جائیں، تو پھر وہ قطعی طور پر حرام ہو جاتا ہے، اور یہ غلیظ اور دیسی انداز کی حقیقی شراب بن جاتا ہے۔ [1]

اور اگر خمیر (Yeast) نہ اُٹھے، لیکن کچھ شدت پیدا ہو جائے، تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ شراب تو نہیں کہلاتا، اور اس کا زور توڑنے کے لئے اس میں پانی ڈال کر پینا جائز ہوتا ہے، جیسا کہ پیچھے شدید اور گاڑھے نبیذ کے بارے میں گزرا، لیکن اگر نشہ آور ہو تو اس کا پینا جائز نہیں ہوتا۔ [2]

اور جب انگور کے رَس وشیرہ یا جوس کا یہ حکم ہے، تو سیب، انار، مالٹا، آلو بخارا، ٹماٹر وغیرہ کے غیر نشہ آور جوس کا پینا بدرجۂ اولیٰ جائز ہے، اور آج کل اس طرح کے غیر نشہ آور جُوسوں کا استعمال دنیا بھر میں عام ہے، اور ان کو دنیا میں کوئی بھی نشہ آور قرار نہیں دیتا، اور نہ ہی ان کو شراب سمجھا جاتا ہے، اور شراب کا مفہوم، ان مشروبات سے بالکل جدا سمجھا جاتا ہے۔

نشہ آور مشروب کی ممانعت

کئی احادیث وروایات سے نشہ آور مشروب کی ممانعت اور حرمت ثابت ہے، خواہ وہ مشروب نشہ آور نبیذ کا ہو، یا نشہ آور شیرہ کا، اور خواہ وہ نبیذ یا شیرہ کچا ہو، یا آگ پر پکا لیا گیا ہو، بہرحال اگر وہ نشہ آور ہو تو اس کا استعمال جائز نہیں، ایسی کئی احادیث پہلے اپنے مقام پر گزر چکی ہیں، جن میں ہر نشہ آور چیز کو حرام وناجائز قرار دیا گیا ہے، اور بعض احادیث وروایات میں نشہ آور مشروبات یا مشروب کی ممانعت کی صراحت بھی آئی ہے، جن میں سے چند احادیث

---

[1] قال المازری أجمعوا علی أن عصیر العنب قبل أن یشتد حلال وعلی أنه إذا اشتد وغلی وقذف بالزبد حرم قلیله وکثیره (فتح الباری لابن حجر، ج ۱۰، ص ۴۳، قوله باب الخمر من العسل)

[2] غیر المطبوخ من الأنبذة حرام بإجماع الصحابة إذا غلی واشتد وقذف بالزبد (رد المحتار، ج ۶، ص ۴۵۳، کتاب الاشربة)

وروایات ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: کُلُّ شَرَابٍ أَسْکَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

(بخاری) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کرے، وہ حرام ہے (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَجُلاً قَدِمَ مِنْ جَیْشَانَ، وَجَیْشَانُ مِنَ الْیَمَنِ، فَسَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ یَشْرَبُوْنَهُ بِأَرْضِهِمْ مِّنَ الذُّرَةِ، یُقَالُ لَهُ: اَلْمِزْرُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: أَوَ مُسْکِرٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ (مسلم) [2]

ترجمہ: جیشان کا ایک آدمی آیا، اور جیشان یمن میں ہے، پھر اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مشروب کے متعلق سوال کیا، جو کہ اُن کے علاقہ میں لوگ مکئی سے تیار کیا ہوا پیتے ہیں، جس کو ''مِـزْر'' کہا جاتا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا کہ کیا وہ نشہ آور ہے؟ اس نے جواب میں کہا کہ بے شک وہ نشہ آور ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ آور (چیز) حرام ہے (مسلم)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مکئی کی شراب یا مشروب کے بارے میں پہلے یہ معلوم کیا کہ کیا وہ نشہ آور ہے؟ اور جب معلوم ہوا کہ وہ نشہ آور ہے، تب اس کو حرام قرار دیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ نشہ آور مشروب تو حرام ہے، اور جو مشروب نشہ آور نہ ہو، وہ حرام

---

[1] رقم الحدیث ۲۴۲، کتاب الوضوء، باب لا یجوز الوضوء بالنبیذ، ولا المسکر.

[2] رقم الحدیث ۲۰۰۲ "۷۲"، کتاب الاشربة، باب بیان أن کل مسکر خمر وأن کل خمر حرام.

www.idaraghufran.org

نہیں۔ [1]

حضرت دیلم سے روایت ہے کہ:

أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ، وَإِنَّا لَنَسْتَعِيْنُ بِشَرَابٍ يُصْنَعُ لَنَا مِنَ الْقَمْحِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُسْكِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا تَشْرَبُوْهُ. فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُسْكِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا تَشْرَبُوْهُ. فَأَعَادَ عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُسْكِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَلَا تَشْرَبُوْهُ. قَالَ: فَإِنَّهُمْ لَا يَصْبِرُوْنَ عَنْهُ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَصْبِرُوْا عَنْهُ فَاقْتُلُوْهُمْ (مسند احمد) [2]

ترجمہ: انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہم لوگ سرد علاقے میں رہتے ہیں، سردی کی شدت دور کرنے کے لئے ہم لوگ گیہوں کے ایک مشروب سے مدد لیتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ نشہ پیدا کرتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اسے نہ پیو، انہوں نے دوبارہ یہی سوال کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ نشہ پیدا کرتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اسے نہ پیو، انہوں نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ کیا وہ نشہ پیدا کرتا ہے؟ انہوں

---

[1] قوله :(كل مسكر حرام) ، هذا لا خلاف فيه.
وقال صاحب (التوضيح) : فيه :حجة على أبي حنيفة في تجويزه ما لا يبلغ بشاربه السكر مما عدا الخمر قلت :لا حجة عليه فيه، لأن أبا بردة قال عقيب تفسير البتع والمزر :كل مسكر حرام، يعني إذا أسكر، ولا يخالف فيه أحد(عمدة القارى، ج۱۸ ص۳، كتاب المغازى، باب بعث أبي موسى ومعاذ بن جبل إلى اليمن قبل حجة الوداع)

[2] رقم الحديث ۱۸۰۳۴.
قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح(حاشية مسند احمد)

www.idaraghufran.org

نے عرض کیا کہ جی ہاں! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اسے نہ پیو، انہوں نے عرض کیا کہ وہ (یعنی اس علاقے کے) لوگ اس سے باز نہیں آئیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اس سے باز نہ آئیں، تو ان سے قتال کرو (مسند احمد)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قتال کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ جب وہ بحیثیت حکمران آپ کی یا میرے متعین کردہ امیر وحکمران کی بات نہ مانیں، تو اس بغاوت کی وجہ سے تعزیراً ان سے قتال کریں۔ [1]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مشروب نشہ پیدا کرے، وہ جائز نہیں۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت ہے کہ:

قِيْـلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : شَـرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ، وَالْـمِـزْرُ مِنَ الشَّعِيْرِ، فَقَالَ : هُـمَـا يُسْكِرَانِ؟ قَالُوْا : نَـعَمْ، قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (مسند البزار، رقم الحديث ۳۱۰۴، ج۸ص۱۰۶، مسند ابی موسیٰ)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ ایک شراب شہد کی ہے، جس کو بتع کہا جاتا ہے، اور ایک شراب جَو کی ہے، جسے مزر کہا جاتا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا کہ کیا وہ دونوں نشہ پیدا کرتی ہیں؟ لوگوں نے جواب میں کہا کہ بے شک، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے (بزار)

اس حدیث کو اور محدثین نے بھی روایت کیا ہے۔ [2]

---

[1] قوله فقاتلوهم لالحرمته لالقطعية بل للتعزير على بغاوة الامام حيث لم ينتهوا النهية عن ارتكاب المحرم (بذل المجهود، ج۵، ص۳۳۳، كتاب الاشربة، باب ماجاء فى السكر)

[2] حدثنا يونس بن حبيب، قال :ثنا أبو داود، قال :نا شعبة، عن سعيد بن أبى بردة، عن أبيه، عن أبى موسى، قال :قلت :يا رسول الله، يصنع عندنا شراب من العسل، يقال له :البتع، وشراب من الشعير، يقال له :المزر، وهما يسكران، فقال :النبى صلى الله عليه وسلم :كل مسكر حرام وكذا رواه وكيع عن شعبة (مستخرج أبى عوانة، رقم الحديث ۷۹۴۲)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مذکورہ حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جو مشروب نشہ پیدا کرے، وہ تو حرام ہے، اور جو نشہ پیدا نہ کرے، وہ حرام نہیں، جبکہ اس میں حرام ہونے کی کوئی اور وجہ نہ پائی جاتی ہو۔

حضرت ابوالعلاء کی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

لَا تَشْـرَبُـوْا مَـا يُسَـفِّهُ أَحْلامَكُمْ، وَمَا يُذْهِبُ أَمْوَالَكُمْ (مُصنف ابن أبی شيبة، رقم الحديث ۲۴۳۶۶، كتاب الأشربة،باب فی الرخصة فی النبيذ)

ترجمہ: تم ایسی چیز نہ پیو، جو تمہاری عقلوں میں فتور پیدا کردے، اور تمہارے مالوں کو ضائع کردے (ابنِ ابی شیبہ)

حضرت عبداللہ بن ابی شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

فَاشْرَبُوْا مَا لَمْ يُسَفِّهْ أَحْلَامَكُمْ وَلَا يُذْهِبْ أَمْوَالَكُمْ (مصنف عبدالرزاق) [1]

ترجمہ: تم ایسی چیز پیو، جو تمہاری عقلوں میں سفاہت (یعنی فتور ونقص) پیدا نہ کرے، اور تمہارے مال کو ضائع نہ کرے (عبدالرزاق)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ جو مشروب عقل میں فتور یعنی نشہ پیدا کرے، اور مالوں کی

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

حدثنا أبو داود الحرانی، قال :ثنا يزيد بن هارون، قال :أنبأ شعبة، عن سعيد بن أبی بردة، عن أبيه، عن أبی موسى، أن النبی صلى الله عليه وسلم لما بعثه، ومعاذا إلى اليمن قال :أبو موسى يا رسول الله، إن أهل اليمن يصنعون شرابا من العسل، يقال له البتع يسكر، وشرابا من الشعير، يقال له المزر، يسكر قال :أعلموهم أن كل مسكر حرام(مستخرج ابی عوانة، رقم الحديث ۷۹۵۱)

حدثنا أبو داود قال :حدثنا شعبة، عن سعيد بن أبی بردة، عن أبيه، عن أبی موسى، قال: قلت :يا رسول الله يصنع عندنا شراب من العسل يقال له :البتع وشراب من الشعير يقال له :المزر، وهما يسكران فقال النبی صلى الله عليه وسلم :كل مسكر حرام(مسند أبی داود الطيالسی، رقم الحديث ۴۹۹)

[1] كتاب الاشربة، رقم الحديث ۱۷۰۱۲، باب ما ينهى عنه من الأشربة.

قال الهيثمی:رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحيح، خلا الحسين بن مهدی، وهو ثقة (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۱۶۱، كتاب الاشربة، باب فيمن يشرب من العصير الحلو ونحوه)

www.idaraghufran.org

اضاعت کا بھی باعث ہو، وہ جائز نہیں ہے، اور نشہ آور چیز میں دونوں باتیں جمع ہوتی ہیں۔

خلاصہ یہ کہ نشہ آور مشروب کی تو شرعاً اجازت نہیں، خواہ وہ کسی بھی چیز سے تیار شدہ ہو، اور جو مشروب نشہ آور نہ ہو، اور پاک ہو، اس کا پینا جائز ہے، خواہ وہ کسی بھی چیز سے تیار شدہ ہو۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے، اور مذکورہ احادیث وروایات کے مطابق ہے۔

آگ پر پکائے ہوئے انگور وغیرہ کے رَس، نبیذ ومشروب کا حکم

آج کل انگور، کھجور، وغیرہ اور بہت سے دوسرے پھلوں اور غلوں کے جوس آگ پر پکا کر تیار کئے جاتے ہیں، اور وہ نشہ آور نہیں ہوتے، اور آگ پر پکانے کا مقصد ان کو سڑنے، اور خراب ہونے سے بچانا، یا گاڑھا وغیرہ کرنا ہوتا ہے، بعض اہلِ علم حضرات کچھ فقہی عبارات کی وجہ سے اس طرح کے مشروبات کے حلال ہو پر شبہ کیا کرتے ہیں۔

حالانکہ اگر انگور، کھجور، سیب، آلو بخارا، مالٹا وغیرہ کے رَس وشیرہ کو یا اس میں پانی ڈال کر اور اسی طرح کشمش، منقیٰ، چھوارے، وغیرہ کے نبیذ کو آگ پر پکایا جائے، تو آگ پر پکا ہوا مشروب بھی اس شرط کے ساتھ پینا جائز ہے کہ وہ نشہ آور نہ ہو، اور اگر وہ نشہ آور ہو، تو پھر جائز نہیں۔

اور انگور وغیرہ کے آگ پر پکے ہوئے رَس وشیرہ کے مشروب (Concentrated juice of grapes) کو عربی زبان میں ''طلاء'' اور ''رُبّ'' کہا جاتا ہے، جو بعض اوقات زیادہ پکانے کی وجہ سے گاڑھا ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات گاڑھا نہیں ہوتا، اور بعض اوقات رکھے رہنے سے نشہ آور ہو جاتا ہے، جبکہ بعض اوقات نشہ آور نہیں ہوتا۔ [1]

---

[1] (س) وفی حدیث علی رضی اللہ عنہ أنہ کان یرزقھم الطلاء الطلاء بالکسر والمد: الشراب المطبوخ من عصیر العنب، وھو الرب .وأصلہ القطران الخاثر الذی تطلی بہ الإبل.

(س) ومنہ الحدیث إن أول ما یکفأ الإسلام کما یکفأ الإناء فی شراب یقال لہ الطلاء ھذا نحو الحدیث الآخر سیشرب ناس من أمتی الخمر یسمونھا بغیر اسمھا یرید أنھم یشربون النبیذ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

فقہائے کرام کی عبارات میں طلاء (یعنی آگ پر پکے ہوئے انگور وغیرہ کے رَس) کے بارے میں مختلف اقوال پائے جاتے ہیں، جن میں بظاہر تعارُض وٹکراؤ نظر آتا ہے، بعض اقوال سے حلال ہونا اور بعض سے حرام ہونا معلوم ہوتا ہے۔

اوراس کی وجہ یہ ہے کہ طلاء کا لفظ عام ہے، جو نشہ آور مشروب پر بھی بولا جاتا ہے، اور غیر نشہ آور مشروب پر بھی، اوراسی اعتبار سے دونوں طرح کے مشروبات کے حکم میں فرق ہوجاتا ہے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

المسكر المطبوخ ويسمونه طلاء ، تحرجا من أن يسموه خمرا.
فأما الذى فى حديث على فليس من الخمر فى شىء ، وإنما هو الرب الحلال .وقد تكرر ذكر الطلاء فى الحديث (النهاية فى غريب الحديث والاثر، ج۳، ص۱۳۷، مادة طلا)
فان طبخ بعد ذلک حتى يؤتدم به ويشرب ولالا يغلى فقد ارتب وهو الرب وأعقد وهو العقيد وكل شىء يطبخ حتى يثخن فقد أعقد أبو عبيد عقدته حتى عقد يعقد وهذا فى الفطران والرب والعسل ونحو ذلک أبو حنيفة ويسمى ذلک العقيد دبس العنب وهو الطلاء تشبيها بطلاء الابل صاحب العين الطبيخ(المخصص لابنِ سيدة، ج ٢ ص ٣٦٤، باب الخمر)
الطّلاء :بالكسر والمدّ لغة ما يطلى على العضو من الدواء ، والفرق بينه وبين الضماد أنّ الطّلاء يخصّ بالأشياء السّيّالة التى يحتاج فيها إلى الشّدّ، ويطلق أيضا على ما طبخ من عصير العنب حتى ذهب ثلثاه أو أكثر، ويسمّيه العجم بالفختج وبعض العرب يسمّيه الخمر .وفى الملتقى هو العصير إذا طبخ حتى كان الذاهب منه أكثر من النصف وأقل من الثلثين، كذا فى بحر الجواهر .وعند الفقهاء هو ماء عنب طبخ فذهب أقل من ثلثيه، فإن كان الذاهب النصف اختصّ باسم المنصّف، وإن كان أقل من النصف سمّى بالباذق وإن كان أكثر من النصف وأقل من الثلثين لم يسمّ باسم خاص . ويدخل فى الطّلاء الطبيخ وهو عصير العنب يصبّ الماء فيه ثم يطبخ قبل الغليان حتى يذهب ثلثاه ويبقى ثلثه، فيكون الذاهب من العصير أقل من الثلثين، وكذا يدخل فيه الجمهورى وهو الذى من ماء العنب يصبّ عليه الماء ويطبخ أدنى طبخة.
واعلم أنّ الطلاء اسم لكلّ ما غلظ من الأشربة شبّه بالطّلاء الذى يطلى به من قطران ونحوه ذكره فى المغرب .ولا شک أنّ الأشربة المذكورة يحصل لها غلظ بالطبخ وإن كان بعضها أغلظ من بعض، وهو بهذا المعنى شامل للمثلّث أيضا .بل صرّح فى الصحاح أنّ الطّلاء اسم للمثلّث لكن الفقهاء أرادوا به ما سوى المثلّث من الأشربة المسكرة المأخوذة، كذا فى البرجندى .وفى جامع الرموز الطّلاء ماء عنب خالص طبخ قبل الغليان بالشمس أو بالنار فذهب أقلّ من ثلثيه .فبقيد الخالص خرج الفختج والجمهورى .وقيل إذا ذهب بالطبخ ثلثه فطلاء أو نصفه فمنصّف انتهى(كشاف اصطلاحات الفنون والعلوم،لمحمد بن على ابن القاضى الفاروقى الحنفى التهانوى، ج٢،ص ١١٣٦، مادة طلاء)

لہٰذا حقیقت میں کوئی تعارُض وٹکراؤ نہیں۔ [1]

[1] فقہائے کرام کا اپنے اپنے اجتہاد کی روشنی میں اس بارے میں اختلاف ہے کہ انگور وغیرہ کے پختہ یا نیم پختہ رَس کا مشروب کب نشہ آور ہوتا ہے، اور کب نشہ آور نہیں ہوتا؟

اور یہ بات ظاہر ہے کہ اس بات کا تعلق اس کے فنی تجزیہ وتحقیق کے ساتھ بھی ہے، اور فنی تحقیق سے یہ بات طے شدہ ہے کہ آگ پر پکائے جانے سے انگور وغیرہ کے اس رَس والے مشروب میں مخصوص رِقت کے زائل وختم یا کم ہونے کی وجہ سے نشہ یا ایتھائل الکوحل (Ethyl Alcohol) والے بیکٹیر یا وجرثوموں کے پیدا ہونے کی صلاحیت کم یا ختم ہوجاتی ہے، لیکن کلی خاتمہ کتنی ڈگری اور کتنی مقدار پکانے پر ہوتا ہے، اس کا دارومدار مشروبات کے گاڑھا اور پتلا وغیرہ ہونے کی نوعیت اور آگ کی حرارت کی شدت وخفت پر ہے۔ تاہم بعض علامات ایسی ہیں کہ ان میں اس طرح کے بیکٹیر یا وجرثوموں کے پیدا ہونے کی صلاحیت کافی حد تک ختم ہوجاتی ہے، مثلاً جب کسی مشروب کو اتنا پکایا جائے، کہ اس کا دوتہائی حصہ خشک ہوجائے، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایات میں اس طرح کا ذکر ملتا ہے، اور وہ روایات آگے آتی ہیں۔

(قوله كذا الطلاء) كذا سماه بالطلاء فى الجامع الصغير ويسمى المنصف على ما فسره أبو الليث فى شرح الجامع الصغير ويسمى الباذق أيضا أو المنصف لذاهب النصف الباذق لذاهب ما دونه كما فى البرهان وإنما سمى بالطلاء لقول عمر -رضى الله عنه -ما أشبه هذا بطلاء البعير وهو القطران الذى يطلى به البعير إذا كان به جرب ذكره العينى.(قوله :وفى المحيط الطلاء اسم للمثلث وهو ما طبخ من ماء العنب حتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه وصار مسكرا قال الزيلعى وهو الصواب) لا وجه لتصويبه لا حكما ولا تسمية أما حكما فلأن المحكوم بحرمته فى الهداية والكافى والكنز هو العصير الذى ذهب أقل من ثلثيه وهو غير ما فى المحيط فإنه الذى ذهب ثلثاه ولا خلاف فى الطرفين وأما تسمية فلأن الطلاء يطلق بالاشتراك على أشياء كثيرة منها العصير الذى ذهب أقل من ثلثيه والذى ذهب نصفه والذى ذهب ثلثاه والذى ذهب ثلثه ويسمى بالطلاء كل ما طبخ من عصير العنب مطلقا فلا اعتراض على الكنز ولا على الهداية والكافى لا حكما ولا تسمية(حاشية الشرنبلالى على درر الحكام شرح غرر الاحكام، ج۲، ص۸۷، كتاب الاشربة)

قوله وشرب البراء وأبو جحيفة على النصف أما أثر البراء فأخرجه ابن أبى شيبة من رواية عدى بن ثابت عنه أنه كان يشرب الطلاء على النصف أى إذا طبخ فصار على النصف وأما أثر أبى جحيفة فأخرجه ابن أبى شيبة أيضا من طريق حصين بن عبد الرحمن قال رأيت أبا جحيفة فذكر مثله ووافق البراء وأبو جحيفة جرير وأنس ومن التابعين بن الحنفية وشريح وأطبق الجميع على أنه إن كان يسكر حرم وقال أبو عبيدة فى الأشربة بلغنى أن النصف يسكر فإن كان كذلك فهو حرام والذى يظهر أن ذلك يختلف باختلاف أعناب البلاد فقد قال ابن حزم إنه شاهد من العصير ما إذا طبخ إلى الثلث ينعقد ولا يصير مسكرا أصلا ومنه ما إذا طبخ إلى النصف كذلك ومنه ما إذا طبخ إلى الربع كذلك بل قال إنه شاهد منه ما يصير ربا خاثرا لا يسكر ومنه ما لو طبخ لا يبقى غير ربعه لا يخثر ولا ينفك السكر عنه قال فوجب أن يحمل ما ورد عن الصحابة من أمر الطلاء على ما لا يسكر بعد الطبخ وقد ثبت عن ابن عباس بسند صحيح أن النار لا تحل شيئا ولا تحرمه أخرجه النسائى من طريق عطاء عنه وقال إنه يريد بذلك ما نقل عنه فى الطلاء (فتح البارى لابنِ حجر، ج۱۰ ص۶۴، قوله باب الباذق)

حضرت ابوبُردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ. فَقَالَ لَهُمَا : بَشِّرَا وَيَسِّرَا وَعَلِّمَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا. فَلَمَّا وَلّٰى مُعَاذٌ. رَجَعَ أَبُوْ مُوْسٰى. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. إِنَّ لَهُمْ شَرَابًا مِنَ الْعِنَبِ يُطْبَخُ حَتّٰى يَعْقِدَ. وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيْرِ.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ مَا أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهُوَ حَرَامٌ (صحیح ابن حبان) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف (اپنا نمائندہ بنا کر) بھیجا، اور ان دونوں سے فرمایا کہ خوشخبری دینا، اور آسانی پیدا کرنا، اور تعلیم دینا، اور متنفر نہ کرنا، اور (آپس میں باہم متحد و) متفق رہنا، پھر جب معاذ رضی اللہ عنہ پیٹھ پھیر کر جانے لگے، تو حضرت ابوموسیٰ واپس آئے، اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! وہ لوگ انگور کا ایک مشروب پکاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ پک کر گاڑھا ہو جاتا ہے، اور ایک مشروب مزر نام کا جَو سے بنایا جاتا ہے، تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ چیز جو نماز سے نشہ پیدا کردے، وہ حرام ہے (ابن حبان)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انگور وغیرہ کا نبیذ یا شیرہ جو آگ پر پکایا جائے، اور وہ نشہ آور ہو جائے، وہ حرام ہے۔

اور یہ حدیث ان کثیر احادیث کے مطابق ہے، جن میں نشہ پیدا کرنے والے مشروب سے منع کیا گیا ہے۔

---

[1] رقم الحديث ۵۳۷۳، كتاب الاشربة، فصل فى الاشربة، ذكر السكر إذا تولد من الشراب الكثير حرم شراب قليله.

قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح على شرطهما (حاشية ابنِ حبان)

لہٰذا جو مشروب نشہ آور نہ ہو، وہ اس سے خارج ہے۔ [1]

حضرت یحییٰ بن عبید سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَاهُ قَوْمٌ. فَسَأَلُوهُ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ، وِشِرَائِهِ وَالتِّجَارَةِ فِيهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَمُسْلِمُونَ أَنْتُمْ؟ قَالُوا : نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهُ وَلَا شِرَاؤُهُ وَلَا التِّجَارَةُ فِيهِ لِمُسْلِمٍ وَإِنَّمَا مَثَلُ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ مَثَلُ بَنِى إِسْرَائِيلَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَلَمْ يَأْكُلُوهَا فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الطِّلَاءِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَمَا طِلَاؤُكُمْ هٰذَا الَّذِى تَسْأَلُونَ عَنْهُ؟ قَالُوا : هٰذَا الْعِنَبُ يُطْبَخُ ثُمَّ يُجْعَلُ فِى الدِّنَانِ قَالَ: وَمَا الدِّنَانُ؟ قَالُوا: دِنَانٌ مُقَيَّرَةٌ قَالَ : أَيُسْكِرُ؟ قَالُوا: إِذَا أُكْثِرَ مِنْهُ أَسْكَرَ قَالَ: فَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (صحیح ابن حبان) [2]

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے، جنھوں نے خمر (وشراب) کی خرید وفروخت کے بارے میں سوال کیا، تو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم مسلمان ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ جی ہاں، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسلمان کو خمر (وشراب) کی خرید وفروخت اور تجارت کرنے کی گنجائش نہیں، اور مسلمانوں میں سے جو شخص یہ حرکت کرے گا،

---

[1] (ع ق د) قوله العسل يطبخ حتى يعقد بفتح الياء وكسر القاف يقال أعقدت العسل إذا شددت طبخه فعقد وهو معقد وعقدت الحبل وغيره فهو معقود كذا ضبطناه عن متقنى شيوخنا وهو وجه العربية وضبطه بعضهم حتى يعقد على ما لم يسم فاعله وهو صحيح أيضا (مشارق الانوار، ج۲ ص ۹۹، مادة ع ق د)

فقال إنما حرم المسكر الذى يسكر عن الصلاة فأخبر صلى الله عليه وسلم فى هذا الحديث أن المحرم منه ما يوجب السكر دون غيره (احكام القرآن للجصاص، ج۴، ص ۱۲۵ ، سورة المائدة، باب تحريم الخمر)

[2] رقم الحديث ۵۳۸۴، كتاب الاشربة، فصل فى الاشربة.

قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح (حاشية ابن حبان)

www.idaraghufran.org

اس کی مثال بنی اسرائیل کے ان لوگوں کی طرح ہوجائے گی، جن پر چربیوں کو حرام کیا گیا تھا، تو انہوں نے ان چربیوں کو تو نہیں کھایا، لیکن انہیں بیچ کر ان کی قیمتوں کو کھانے لگے، پھر ان لوگوں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے طلاء کے بارے میں سوال کیا، تو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنے کون سے طلاء کے بارے میں سوال کررہے ہو؟ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ اس انگور (یا اس کے شیرہ) کو پکالیا جاتا ہے، پھر مٹکوں میں ڈال لیا جاتا ہے، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کون سے مٹکوں میں؟ انہوں نے جواب میں کہا کہ تارکول لگے ہوئے مٹکوں میں، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا وہ نشہ پیدا کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ جب وہ زیادہ مقدار میں ہو، تو نشہ پیدا کرتا ہے، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے (ابن حبان)

اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ ہے کہ:

ثُمَّ سَأَلُوا عَنِ الطِّلَاءِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَمَا طِلَاؤُكُمْ هٰذَا؟ إِذَا سَأَلْتُمُونِى فَبَيِّنُوا لِيَ الَّذِى تَسْأَلُونِى عَنْهُ، قَالُوا: هُوَ الْعِنَبُ يُعْصَرُ ثُمَّ يُطْبَخُ ثُمَّ يُجْعَلُ فِى الدِّنَانِ، قَالَ: وَمَا الدِّنَانُ؟ قَالُوا: دِنَانٌ مُقَيَّرَةٌ، قَالَ: مُزَفَّتَةٌ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أَيُسْكِرُ؟ قَالُوا: إِذَا أُكْثِرَ مِنْهُ أَسْكَرَ، قَالَ: فَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (السنن الکبریٰ للبیہقی) [1]

ترجمہ: پھر ان لوگوں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے طلاء کے بارے میں سوال کیا، تو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا یہ طلاء کون سا

---

[1] رقم الحدیث ۱۷۳۸۰، کتاب الاشربة والحد فیها، باب الدلیل علی أن الطبخ لا یخرج هذه الأشربة من دخولها فی الاسم، والتحریم إذا کانت مسکرة، مستخرج ابی عوانة، رقم الحدیث ۸۱۲۲.

www.idaraghufran.org

ہے، جس کے بارے میں تم مجھ سے سوال کرر ہے ہو؟ تم اس کی وضاحت کرو، انہوں نے جواب میں کہا کہ اس انگور کا شیرہ نکال لیا جاتا ہے، پھر اسے پکا لیا جاتا ہے، پھر مٹکوں میں ڈال لیا جاتا ہے، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کون سے مٹکوں میں؟ انہوں نے جواب میں کہا کہ تارکول لگے ہوئے مٹکوں میں، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا وہ تارکول لگے ہوئے مٹکے ہوتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا کہ جی ہاں، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا وہ نشہ پیدا کرتا ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا کہ جب وہ زیادہ مقدار میں ہو، تو نشہ پیدا کرتا ہے (تھوڑی مقدار سے نشہ نہیں ہوتا) تو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے (بیہقی، ابوعوانہ)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے انگور کے شیرہ کو صرف آگ پر پکے ہوئے ہونے کی وجہ سے حرام قرار نہیں دیا، اور نہ ہی اس کو خمر وشراب قرار دیا، بلکہ اس کے نشہ پیدا کرنے اور اس کے شراب بنائے جانے والے مخصوص برتنوں میں رکھنے کی بناء پر نشہ آور ہونے کی تفصیل معلوم کی، اور اس بنیاد پر ہی اس کو حرام قرار دیا، اور زیادہ استعمال کے نشہ آور ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اتنی غیر معمولی مقدار استعمال کی جائے کہ جتنی مقدار کسی حلال چیز کے استعمال کرنے سے بھی کچھ اثر پیدا ہو جاتا ہے۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ صرف آگ پر کسی مشروب کو پکا کر رکھ لینے کی وجہ سے وہ حرام نہیں ہو جاتا، تا آنکہ وہ نشہ پیدا کرنے والا نہ ہو۔

حضرت عطاء بصری سے روایت ہے کہ:

كُنتُ عِندَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الطِّلَاءِ - يَعْنِي الرُّبَّ -، فَقَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَشْرَبُهُ، وَيَرْزُقُهُ غِلْمَانَنَا، قُلْتُ: فَإِنَّهُمْ يَطْبُخُونَ وَهِيَ الْخَمْرُ قَالَ: إِنْ عَلِمْتَ أَنَّهَا خَمْرٌ فَلَا تَشْرَبْهَا قُلْتُ: فَالْجُبْنُ

قَالَ: يُؤْتٰى بِهٖ مِنَ الْعِرَاقِ فَنَأْكُلُهٗ، وَنُطْعِمُهٗ غِلْمَانَنَا، قُلْتُ: فَإِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ فِيْهِ الْمَيْتَةَ.

قَالَ: فَإِنْ عَلِمْتَ أَنَّ فِيْهِ مَيْتَةً فَلَا تَأْكُلْهُ (مصنف عبد الرزاق، رقم الحديث ۸۷۹۲، کتاب المناسک، باب الجبن)

ترجمہ: میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، تو آپ سے ایک آدمی نے طلاء یعنی شیرہ کے بارے میں سوال کیا، تو حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امیرُ المؤمنین (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اس کو پیتے تھے، اور ہمارے لڑکوں کو بھی پلاتے تھے، میں نے عرض کیا کہ لوگ اس کو آگ پر پکاتے ہیں، اور وہ خمر (یعنی شراب) بن جاتی ہے؟ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ کو یہ علم ہو جائے کہ وہ خمر (یعنی شراب) بن گئی ہے، تو اسے نہ پیو، میں نے کہا کہ پنیر کے بارے میں کیا حکم ہے، تو حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس عراق سے پنیر لایا جاتا ہے، جس کو ہم خود بھی کھاتے ہیں، اور اپنے لڑکوں کو بھی کھلاتے ہیں، میں نے کہا کہ وہ لوگ اس میں مُردار کو ڈالتے ہیں، تو حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ کو علم (ویقین) ہو کہ اس میں مُردار ہے، تو آپ اُسے نہ کھایئے (عبدالرزاق)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ آگ پر پکائے ہوئے شیرہ اور طلاء کو اور اسی طرح غیر مسلموں کے بنائے ہوئے پنیر کو استعمال کرنا جائز ہے، لیکن اگر آپ کے علم ویقین کے مطابق یہ مشروب خمر (یعنی شراب) بن جائے، یا آپ کے علم ویقین کے مطابق (نہ کہ شک وشبہ کے طور پر) پنیر میں مردار شامل ہو، تو اس صورت میں آپ اس کے مکلّف بن جاتے ہیں کہ اس کو استعمال نہ کریں۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ اگر انگور وغیرہ کا شیرہ آگ پر پکالیا جائے، مگر وہ نشہ پیدا نہ کرے، تو

وہ حرام نہیں، خواہ کتنی مقدار ہی پکایا گیا ہو۔ [1]

اس طرح کا مضمون حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے بھی مروی ہے۔

چنانچہ قرصافہ بنتِ عمر سے روایت ہے کہ:

دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَطَرَحَتْ لِیْ، وَسَادَةً فَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَتْ: نَجْعَلُ التَّمْرَةَ فِي الْكُوْزِ فَنَطْبُخُهٗ فَنَصْنَعُهٗ نَبِيْذًا فَنَشْرَبُهٗ فَقَالَتْ: اِشْرَبِیْ وَلَا تَشْرَبِیْ مُسْكِرًا (مصنف عبد الرزاق) [2]

ترجمہ: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی، جنہوں نے میرے لئے تکیہ رکھا، پھر ان سے ایک عورت نے نبیذ کے بارے میں سوال کیا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم کھجور کو کٹورے میں ڈال کر پکاتے ہیں، پھر ہم اس کا نبیذ بنا کر پیتے ہیں، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ اس نبیذ کو پی سکتی ہیں، لیکن نشہ آور ہونے کی حالت میں نہیں پی سکتیں (عبدالرزاق)

اس حدیث میں مذکور قُرصافہ بنتِ عمر کو بعض حضرات نے مجہول ہونے کی وجہ سے منکَر قرار دیا ہے، لیکن اس کی تائید گزشتہ اور بعض دیگر احادیث وروایات سے ہوتی ہے۔ [3]

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ جس مشروب کو آگ پر پکایا جائے، پھر اس کو رکھ دیا جائے، اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے، اس کا استعمال جائز نہیں، اور اگر نشہ نہ ہو، تو جائز ہے۔

حضرت یحيٰی بن عبید سے روایت ہے کہ:

ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ الطِّلاءُ، وَذَكَرُوْا طَبْخَهٗ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ

---

[1] والعلم لغة: اليقين، ويأتى بمعنى المعرفة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۹، ص۷۷، مادة "طلب العلم")

اليقين فى اللغة: العلم وإزاحة الشك، وتحقيق الأمر، وهو نقيض الشك (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۵، ص۲۸۷، مادة "يقين")

[2] رقم الحديث ۱۶۹۵۲، كتاب الاشربة، باب الظروف والأشربة والأطعمة.

[3] قرصافة: عن عائشة وعنها سماک، قال أحمد: حديثها منكر، ولا تعرف (بحر الدم فيمن تكلم فيه الإمام أحمد بمدح أو ذم ليوسف بن حسن الحنبلى، ج۱، ص۱۹۰، باب النساء)

www.idaraghufran.org

النَّارَ لاَ تَحِلُّ شَيْئًا، وَلاَ تُحَرِّمُهُ لِأَنَّ أَوَّلَهُ كَانَ حَلاَلاً (مصنف ابنِ ابی شيبة) [1]

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے طلاء کا ذکر کیا گیا، اور لوگوں نے اس کو پکانے کا بھی ذکر کیا، تو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک آگ کسی چیز کو حلال نہیں کرتی اور نہ کسی چیز کو حرام کرتی ہے، بے شک وہ شروع میں حلال تھا (ابن ابی شیبہ)

مطلب یہ ہے کہ نبیذ یا شیرہ کے صرف آگ پر پکنے سے وہ حرام نہیں ہوجاتا، بلکہ اپنی سابقہ حالت پر حلال ہی رہتا ہے، تا آنکہ اس کی سابقہ حالت بدل کر اس میں نشہ آور کیفیت پیدا نہ ہوجائے۔

اور یہ مسئلہ شریعت کے ایک اہم اصول کے مطابق ہے کہ اشیاء کے اندر اصل پاک وحلال ہونا ہے، لہٰذا جب تک یقین کے ساتھ کسی چیز کا حرام ہونا ثابت نہ ہو، اس وقت تک وہ حلال سمجھی جائے گی، اگر کسی بھی چیز کو آگ پر پکانے کی وجہ سے وہ حرام ہوجایا کرتی، تو آگ پر بے شمار چیزیں پکا کر استعمال کی جاتی ہیں، ان سب کا یہی حال ہوتا۔

لہٰذا کسی جوس یا شیرہ یا نبیذ کو آگ پر پکنے کی وجہ سے حرام نہیں کہا جائے گا، البتہ نشہ کی وجہ سے حرام کہا جائے گا، خواہ پھر وہ چیز کچی ہو یا آگ پر پکائی گئی ہو۔

حضرت عطاء سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا تُحِلُّ النَّارُ شَيْئًا، وَلَا تُحَرِّمُهُ قَالَ: ثُمَّ فَسَّرَ لِيْ قَوْلَهُ: لَا تُحِلُّ شَيْئًا لِقَوْلِهِمْ فِي الطِّلَاءِ، وَلَا تُحَرِّمُهُ (سنن النسائی، رقم الحديث ۵۷۳۰، كتاب الاشربة، ما يجوز شربه من العصير، وما لا يجوز)

ترجمہ: میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی

---

[1] رقم الحديث ۲۴۴۷۷، كتاب الاشربة، باب فى الطلاء من قال إذا ذهب ثلثاه فاشربه.

Idara Ghufran

قسم! آگ کسی چیز کو نہ تو حلال کرتی ہے، اور نہ حرام کرتی ہے، پھر اپنے قول کہ ''کسی چیز کو حلال نہیں کرتی'' کی تفسیر لوگوں کے طلاء (یعنی انگور کے آگ پر پکائے ہوئے شیرہ) کے بارے میں فرمائی، اور نہ اس کو حرام کرتی ہے (نسائی)

اس روایت کا مطلب بھی یہی ہے کہ صرف آگ پر پکنے سے کوئی حلال چیز حرام نہیں ہوتی، اور حرام چیز حلال نہیں ہوتی، البتہ اگر کوئی چیز نشہ آور ہو جائے، تو وہ حرام ہو جاتی ہے، خواہ وہ آگ پر پکنے کی وجہ سے ہو، یا آگ پر پکے بغیر ہو، جیسا کہ مفصلاً پہلا گزرا۔

حضرت شعبیؒ سے روایت ہے کہ:

كَانَ عَلِيٌّ يَرْزُقُ النَّاسَ الطِّلَاءَ فِيْ دِنَانٍ صِغَارٍ، فَسَكِرَ مِنْهُ رَجُلٌ، فَجَلَدَهُ عَلِيٌّ ثَمَانِيْنَ، قَالَ: فَشَهِدُوْا عِنْدَهُ أَنَّهُ إِنَّمَا سَكِرَ مِنَ الَّذِيْ رَزَقَهُمْ، قَالَ: وَلِمَ شَرِبَ مِنْهُ حَتّٰى سَكِرَ؟ (مصنف ابنِ ابی شیبۃ)[1]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو چھوٹے مٹکوں میں طلاء دیا کرتے تھے، پھر ایک آدمی کو اس سے نشہ چڑھ گیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو اسّی کوڑے لگوائے، لوگوں نے آپ کے سامنے یہ گواہی دی کہ اس کو اس طلاء سے نشہ ہوا ہے، جو حضرت علی لوگوں کو دیتے ہیں۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے اتنا طلاء کیوں پیا، جس سے اسے نشہ چڑھ گیا (ابن ابی شیبہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ نشہ کرنا تو ہر چیز سے منع ہے، اور کوڑوں کی سزا، نشہ کی بنیاد پر دی جاتی ہے، اور یہ ایک قضائی یا قانونی مسئلہ ہے، لہٰذا ہم طلاء پی کر نشہ چڑھنے والے کو بھی سزا دیں گے، جس کا مطلب یہ ہوا کہ طلاء پینا و استعمال کرنا تو جائز ہے، لیکن اس کی اتنی مقدار جائز نہیں کہ نشہ چڑھ جائے۔

---

[1] رقم الحديث ٢٨٩٩٧، كتاب الاشربة، باب النبيذ، من رأى فيه حدا.

اس طرح کا واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ومروی ہے۔ [1]

اس کے علاوہ کئی دیگر صحابہ وتابعین سے طلاء یعنی انگور وغیرہ کے آگ پر پکے ہوئے مشروب کا تناول واستعمال فرمانا ثابت ہے۔ [2]

---

[1] عن السائب بن يزيد، أنه أخبره أن عمر خرج عليهم، فقال :إني وجدت من فلان ريح شراب، فزعم أنه شرب الطلاء ، وأنا سائل عما شرب فإن كان يسكر جلدته، فجلده عمر الحد تاما (السنن الكبرىٰ للنسائى، رقم الحديث ۵۱۹۸)

محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم: أن عمر رضى الله عنه أتى بأعرابى قد سكر، طلب له عذرا فلما أعياه لذهاب عقله، قال: أحبسوه، فاذا صحا فاجلدوه، ودعا بفضلة فضلت فى اداوته،فذاقها فاذا نبيذ شديد ممتنع، فدعاء بماء فكسره (وكان عمر رضى الله عنه يحب الشراب الشديد) فشرب وسقى جلساؤه، ثم قال: هذا اكسروه بالماء اذا غلطكم شيطانه.

قال محمد وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ(كتاب الآثار لمحمد بن الحسن الشيبانى،رقم الحديث ۸۳۵، ص۱۸۳، ۱۸۴، باب النبيذ الشديد)

[2] عن على بن سليم ، قال :سمعت أنسا يقول :إنى لأشرب الطلاء الحلو القارص (مصنف ابنِ ابى شيبة، رقم الحديث ۲۴۴۷۱، باب فى الطلاء ، من قال إذا ذهب ثلثاه فاشربه)

عن سالم بن سالم قال :دخلت على أبى أمامة وهو يشرب طلاء الرب(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۴۷۲)

عن المغيرة بن المنتشر ابن أخى مسروق ، قال :قلت له :كان مسروق يشرب الطلاء؟ قال :نعم ، كان يطبخه ثم يشربه(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۴۷۴)

عن مغيرة ، عن شريح ؛ أن خالد بن الوليد كان يشرب الطلاء بالشام(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۴۷۶)

عن الحكم ، عن شريح ؛ أنه كان يشرب الطلاء الشديد(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۴۷۸)

عن على بن بذيمة ، عن أبى عبيدة ؛ أنه كان يشرب الطلاء عند مروان ، ما يحمر وجنتيه (ايضاً، رقم الحديث ۲۴۴۷۹)

عن الأعمش ، عن إبراهيم ؛ أنه كان يشترى الطلاء ممن لا يدرى من صنعه ، ثم يشربه (ايضاً، رقم الحديث ۲۴۴۸۰)

عن السدى ، عن شيخ من الحضرميين ، قال :قسم على طلاء ، فبعث إلى بقدر ، فكنا نأكله بالخبز كما نأكله بالكامخ(ايضاً، رقم الحديث ۲۴۴۸۱)

عن يزيد ، عن موسى بن عبد الله بن يزيد الأنصارى ، قال :كانت لعبد الرحمن بن بشر الأنصارى قرية يصنع له بها طعام ، فدعا ناسا من أصحابه فأكلوا ، ثم أتوا بشراب من

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

خلاصہ یہ کہ آگ پر پکا ہوا انگور وغیرہ کا رَس وجوس جائز ہے، بشرطیکہ اس کو پی کر نشہ پیدا نہ ہو، لیکن جیسا کہ گزرا کہ آگ پر کسی چیز کو پکانے سے اس کا مخصوص پتلا پن ختم ہونے اور شراب ونشہ پیدا کرنے والے جراثیم ختم یا کم ہوجانے کی وجہ سے اس کے شراب بننے اور نشہ آور ہونے کے امکانات کم ہوجاتے ہیں، اور اگر اس کو خوب پکا دیا جائے، تو اس کے امکان تقریباً ختم ہی ہوجاتے ہیں، اور ایسی چیز کو اگر آگ پر پکانے کے بعد ایک مدت تک رکھا جائے، تو وہ نشہ آور نہیں ہوتی، یعنی اس میں شراب ونشہ کے بیکٹیریا پیدا نہیں ہوتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واقعات وروایات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

چنانچہ حضرت حیان ازدی سے روایت ہے کہ:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ -أَنَّهُ كَتَبَ إِلٰى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ : إِنِّيْ قَدِمْتُ الشَّامَ، فَرَأَيْتُ بِهَا شَرَابًا شَرِبَهُ النَّصَارٰى فِيْ صَوْمِهَا، وَهُوَ الْعِنَبُ يَذْهَبُ ثُلُثَاهُ، وَيَبْقٰى ثُلُثُهُ يَذْهَبُ شَرُّهُ وَيَبْقٰى خَيْرُهُ، فَإِذَا أَتَاكُمْ كِتَابِيْ هٰذَا، فَاسْتَعِيْنُوْا بِهِ، وَارْزُقُوْهُ النَّاسَ (الاموال لابنِ زنجويه، رقم الحديث ٩٢٠، ج٢ص٥٥٧)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر کی طرف یہ لکھا کہ میں شام میں آیا، تو میں نے نصاریٰ کو روزے میں ایک مشروب پیتے ہوئے دیکھا، اور وہ انگور کا مشروب ہے (جس کو پکانے سے) اس کا دوتہائی (Two-thirds) حصہ ختم ہوجاتا ہے، اور ایک تہائی (One-thirds) باقی رہ جاتا ہے، اس کا شَر ختم ہوجاتا ہے، اور خیر باقی رہ جاتی ہے، اور جب تمہارے پاس میرا یہ مکتوب

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الطلاء ، وفيهم أناس من أهل بدر ، فقالوا :ما هذا ؟ قالوا :شراب يصنعه ابن بشر لنفسه، فقالوا :هو الرجل لا يرغب عن شرابه ، فشربوا(ايضاً، رقم الحديث ٢٣٣٨٢)
عن عطاء ، عن أبي عبد الرحمن ، عن علي ، قال :كان يرزقنا الطلاء ، فقلت له :ما هيئته ؟ قال :أسود ، يأخذه أحدنا بإصبعه(ايضاً، رقم الحديث ٢٣٣٨٣)

www.idaraghufran.org

آئے، تو تم اس مشروب سے مدد (وطاقت) حاصل کرو، اور وہ مشروب لوگوں کو دو

(ابنِ زنجویہ)

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی سے روایت ہے کہ:

كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَمَّا بَعْدُ فَاطْبُخُوا شَرَابَكُمْ حَتّٰى يَذْهَبَ نَصِيبُ الشَّيْطَانِ؛ فَإِنَّ لَهُ اثْنَيْنِ وَلَكُمْ وَاحِدٌ (السنن الكبرىٰ للنسائی) ؎1

ترجمہ: ہماری طرف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ لکھ کر بھیجا کہ تم اپنے مشروب کو اتنا پکاؤ کہ شیطان کا حصہ چلا جائے، کیونکہ اس کے لئے دو حصے ہیں، اور تمہارے لئے ایک حصہ ہے (سنن کبریٰ نسائی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس حکم نامہ کو بہت سے حضرات اور محدثین نے روایت کیا ہے۔ ؎2

؎1 رقم الحديث ۵۲۰۸، كتاب الاشربة، ذكر ما يجوز شربه من الطلاء وما لا يجوز.

؎2 عن أبي مجلز، عن عامر بن عبد الله، أنه قال :قرأت كتاب عمر بن الخطاب إلى أبي موسى :أما بعد، فإنها قدمت على عير من الشام تحمل شرابا غليظا أسود كطلاء الإبل، وإني سألتهم على كم يطبخونه، فأخبروني أنهم يطبخونه على الثلثين، ذهب ثلثاه الأخبثان، ثلث ببغيه، وثلث بريحه، فمر من قبلك يشربونه(سنن النسائى، رقم الحديث ۵۷۱۶)

عن أبي الهياج ؛ أن الحجاج دعاه فقال :أرني كتاب عمر إلى عمار في شأن الطلاء ، فخرج وهو حزين ، فلقيه الشعبي فسأله ، فأخبره عما قال له الحجاج ، فقال له الشعبي : هلم صحيفة ودواة ، فوالله ما سمعته من أبيك إلا مرة واحدة ، فأملى عليه :بسم الله الرحمن الرحيم ، من عبد الله عمر أمير المؤمنين إلى عمار بن ياسر ، أما بعد ؛ فإني أتيت بشراب من قبل الشام ، فسألت عنه كيف يصنع ؟ فأخبروني أنهم يطبخونه حتى يذهب ثلثاه ويبقى ثلثه ، فإذا فعل ذلك به ذهب رسه وريح جنونه ، وذهب حرامه وبقي حلاله ، قال عبد الله :وأراه قال :والطيب منه ، فإذا أتاك كتابي هذا فمر من قبلك فليتوسعوا به في أشربتهم ، والسلام(مصنف ابنِ ابى شيبة، رقم الحديث ۲۴۴۸۴، باب في الطلاء ، من قال إذا ذهب ثلثاه فاشربه)

عن داود، قال :سألت سعيدا :ما الشراب الذي أحله عمر رضي الله عنه؟، قال :الذي يطبخ حتى يذهب ثلثاه، ويبقى ثلثه(سنن النسائى، رقم الحديث ۵۷۱۹)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اس کے علاوہ کئی جلیلُ القدر صحابہ وتابعین سے اس طرح انگور وغیرہ کے رَس وجوس کا پکایا ہوا مشروب نوش فرمانا ثابت ہے کہ جس کا دوتہائی (Two-thirds) حصہ آگ پر پکنے سے ختم ہوجائے، اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔ ل

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

عن سويد بن غفلة، قال :كتب عمر بن الخطاب إلى بعض عماله :أن ارزق المسلمين من الطلاء ما ذهب ثلثاه، وبقى ثلثه(سنن النسائى، رقم الحديث ۵۷۱۵)

عن ابن سيرين قال كتب لنوح من كل شيء اثنان أو قال زوجان فأخذ ما كتب له وضلت عليه حبلتان فجعل يلتمسهما فلقيه ملك فقال له ما تبغى قال حبلتين قال إن الشيطان ذهب بهما قال الملك أنا آتيک به وبهما فقال له إنه لک فيهما شريک فأحسن مشاركته قال لى الثلث وله الثلثان قال الملک أحسنت وأنت محسان إن لک أن تأكله عنبا وزبيبا وتطبخه حتى يذهب ثلثاه ويبقى الثلث قال ابن سيرين فوافق ذلک كتاب عمر بن الخطاب(مصنف عبدالرزاق، رقم الحديث ۱۷۱۱۹)

ل عن عبد الله بن أبى أوفى، عَن علي بن أبي طالب رضي الله عنه :أنه كان يشرب من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه(الطب النبوى،لأبى نعيم الأصبهانى، رقم الحديث ۷۸۸)

عن أبي جرير ، عن النضر بن أنس ، قال :غزا أبو عبيدة بن الجراح فأتى أرض الشام ، فقيل لأبي عبيدة :إن هاهنا شرابا تشربه النصارى فى صومهم ، قال :فشرب منه أبو عبيدة(مصنف ابنِ ابى شيبة، رقم الحديث ۲۴۴۷۵، باب فى الطلاء ، من قال إذا ذهب ثلثاه فاشربه)

عن يعلى بن عطاء ، قال :سمعت سعيد بن المسيب، وسأله أعرابى عن شراب يطبخ على النصف، فقال :لا حتى يذهب ثلثاه، ويبقى الثلثُ(سنن النسائى، رقم الحديث ۵۷۲۲)

عن سعيد بن المسيب، أن أبا الدرداء ، كان يشرب ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه(سنن النسائى، رقم الحديث ۵۷۲۰)

عن أم الدرداء قالت :كنت أطبخه لأبى الدرداء حتى يذهب ثلثاه، ويبقى الثلث(السنن الكبرىٰ للنسائى، رقم الحديث ٦٨٣١)

عن أبي موسى الأشعرى، أنه كان يشرب من الطلاء ما ذهب ثلثاه، وبقى ثلثه(سنن النسائى، رقم الحديث ۵۷۲۱)

عن عبد الملک بن طفيل الجزرى، قال :كتب إلينا عمر بن عبد العزيز :أن لا تشربوا من الطلاء حتى يذهب ثلثاه، ويبقى ثلثه، وكل مسكر حرام(سنن النسائى، رقم الحديث ۵۷۲۷)

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

www.idaraghufran.org

اس طرح کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب انگور وغیرہ کے رَس وشیرہ کو اتنا پکا لیا جائے، کہ اس کا دوثُلُث آگ پر پک کر ختم ہوجائے اور جَل جائے، تو وہ مشروب حلال کہلاتا ہے، اور اس کے بعد اس کو رکھنے سے اس میں خمیر (Yeast) واُبال (Boil) وغیرہ پیدا ہوکر شراب ونشہ آور بننے کے امکانات تقریباً ختم ہوجاتے ہیں۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

عن قتادة أن أبا طلحة وأبا عبيدة ومعاذ بن جبل كانوا يشربون الطلاء إذا ذهب ثلثاه وبقى ثلثه يعنى الرب (مصنف عبدالرزاق، رقم الحديث ١٧١٢٢، مصنف ابن ابى شيبة، رقم الحديث ٢٤٤٦٠، فى الطلاء ، من قال إذا ذهب ثلثاه فاشربه)

حدثنا عبد الرحيم بن سليمان ، عن داود بن أبى هند ، قال :سألت سعيد بن المسيب عن الشراب الذى كان عمر بن الخطاب أجازه للناس ؟ قال :هو الطلاء الذى قد طبخ حتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه (مصنف ابن ابى شيبة، رقم الحديث ٢٤٤٦١، فى الطلاء ، من قال إذا ذهب ثلثاه فاشربه)

عن أم الدرداء ، قالت :كنت أطبخ لأبى الدرداء الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه فيشربه (ايضاً، رقم الحديث ٢٤٤٦٢)

عن ميمون ، عن أم الدرداء ، عن أبى الدرداء ؛ أنه كان يشرب من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه (ايضاً، رقم الحديث ٢٤٤٦٣)

عن أبان بن عبد الله البجلى ، عن رجل قد سماه ، قال :كان على يرزق الناس من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه (ايضاً، رقم الحديث ٢٤٤٦٤)

عن فضيل بن عمرو ، قال :قلت لإبراهيم :ما ترى فى الطلاء ؟ قال :ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه ، وما أرى بالمنصف بأسا (ايضاً، رقم الحديث ٢٤٤٦٥)

عن الحسن ، قال :اشرب ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه (ايضاً، رقم الحديث ٢٤٤٦٦)

عن أنس بن سيرين ، قال :كان أنس بن مالک سقيم البطن ، فأمرنى أن أطبخ له طلاء حتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه ، فكان يشرب منه الشربة على إثر الطعام (ايضاً، رقم الحديث ٢٤٤٦٧)

عن إبراهيم ، قال :اشرب من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه (ايضاً، رقم الحديث ٢٤٤٦٨)

[1] عن عمر بن الخطاب، حين قدم الشام، شكا إليه أهل الشام وباء الأرض أو ثقلها، وقالوا :لا يصلح لنا إلا هذا الشراب، قال :اشربوا العسل، قالوا :لا يصلحنا العسل، قال له رجل من أهل الأرض :هل لک أن أجعل لک من هذا الشراب شيئا لا يسكر، قال :نعم.
فطبخوه، حتى ذهب ثلثاه، وبقى ثلثه، فأتوا به إلى عمر بن الخطاب، فأدخل أصبعه فيه، ثم رفع يده،

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اور تحقیق کرنے سے ثابت ہوا کہ سائنسی اعتبار سے بھی اتنی مقدار میں اس رَس وشیرہ کے پکنے کے بعد اس میں ممکنہ حد تک سڑ کر نشہ آور جرثومے وبیکٹیریا پیدا ہونے کی صلاحیت ختم ہوجاتی ہے۔

اور بعض روایات وآثار سے صحابہ وتابعین کا انگور وغیرہ کے رَس وشیرہ کو دوتہائی (Two-thirds) حصہ کے بجائے نصف یعنی آدھی (Half) حد تک پکانے کے بعد بھی استعمال کرنا ثابت ہے۔

چنانچہ حضرت عدی بن ثابت سے روایت ہے کہ:

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاءَ عَلَى النِّصْفِ (مصنف ابن ابی شیبة) [1]

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ طلاء کو نصف حالت میں پکا کر پیا کرتے تھے (ابنِ ابی شیبہ)

اور خیثمہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ (مصنف ابنِ ابی شیبة) [2]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ طلاء کو نصف حالت میں پکا کر پیا کرتے تھے (ابنِ ابی شیبہ)

اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی سند سے، ولید بن سریع سے روایت ہے کہ:

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

فتبعه يتمطط، فقال: هذا الطلاء مثل طلاء الإبل، فأمرهم أن يشربوه، فقال عبادة بن الصامت: أحللتها والله، قال: كلا، والله ما أحللتها، اللهم إني لا أحل لهم شيئا حرمته عليهم، ولا أحرم عليهم شيئا أحللته لهم.

قال محمد: وبهذا نأخذ، لا بأس بشرب الطلاء الذى قد ذهب ثلثاه وبقى ثلثه، وهو لا يسكر، فأما كل معتق يسكر فلا خير فيه (موطا امام محمد، كتاب الحدود والسرقة، باب: نبيذ الطلاء)

[1] رقم الحديث ۲۴۵۰۸، كتاب الاشربة، باب من رخص فى شرب الطلاء على النصف.

[2] رقم الحديث ۲۴۵۱۱، كتاب الاشربة، باب من رخص فى شرب الطلاء على النصف.

Idara Ghufran

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلَاءَ الْمُنَصَّفَ (مسند ابی حنیفة، روایة ابی نعیم الاصبهانی) [1]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ طلاء کو نصف حالت میں پکا کر پیا کرتے تھے (مسندابی حنیفہ)

اور حضرت ایوب سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ (مصنف ابنِ ابی شیبة) [2]

ترجمہ: میں نے حضرت ابوعبیدہ کو طلاء کو نصف حالت میں پکا کر پیتے ہوئے دیکھا (ابنِ ابی شیبہ)

اور طلحہ بن جبر سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ أَبَاجُحَيْفَةَ يَشْرَبُ الطِّلَاءَ عَلَى النِّصْفِ (مصنف ابنِ ابی شیبة) [3]

ترجمہ: میں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کو طلاء کو نصف حالت میں پکا کر پیتے ہوئے دیکھا (ابنِ ابی شیبہ)

اور امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

وَرَأَى عُمَرُ، وَأَبُوْعُبَيْدَةَ، وَمُعَاذٌ، شُرْبَ الطِّلَاءِ عَلَى الثُّلُثِ وَشَرِبَ الْبَرَاءُ، وَأَبُوْجُحَيْفَةَ، عَلَى النِّصْفِ (بخاری) [4]

ترجمہ: اور حضرت عمر اور ابوعبیدہ اور معاذ نے تہائی حد تک طلاء پکا کر پیا ہے، اور حضرت براء اور حضرت ابوجحیفہ نے آدھی حد تک پکا کر پیا ہے (بخاری)

اس کے علاوہ جلیل القدر تابعی اور مشہور قاضی حضرت شریح اور جریر اور ابنِ ابزی اور محمد بن

---

[1] رقم الحدیث ۳۴۷، الباب الرابع والعشرون، باب الواو، الآثار، لأبی یوسف، رقم الحدیث ۱۰۰۶.

[2] رقم الحدیث ۲۴۵۱۵، کتاب الاشربة، باب من رخص فی شرب الطلاء علی النصف.

[3] رقم الحدیث ۲۴۵۰۹، کتاب الاشربة، باب من رخص فی شرب الطلاء علی النصف.

[4] کتاب الاشربة، باب الباذق، ومن نهی عن کل مسکر من الأشربة)

www.idaraghufran.org

حنفیہ اور قیس اور حضرت سعید بن جبیر اور حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت یحییٰ رحمہم اللہ سے بھی نصف حالت میں پکا ہوا طلاء نوش کرنا ثابت ہے۔ ۱؎

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر انگور وغیرہ کے رَس کو آگ پر اتنی مقدار نہ پکایا جائے کہ اس کا دوتہائی (Two-thirds) حصہ خشک ہوجائے، بلکہ اس سے کم مقدار میں پکایا جائے، مثلاً اس کا صرف نصف یعنی آدھا (Half) حصہ خشک ہو تو بھی اس کا استعمال جائز ہوتا ہے۔

مگر یہ شرط ہے کہ وہ نشہ آور نہ ہو۔ ۲؎

۱؎ عن الأعمش، عن الحكم، قال: كان شريح يشرب الطلاء على النصف، يشرب الطلاء الشديد، يعني المنصف (مصنف ابنِ ابی شیبة، رقم الحديث ۲۴۵۱۴، باب من رخص في شرب الطلاء على النصف)

عن الشعبي، عن شريح؛ أنه كان يشرب معه الطلاء على النصف، قال: فشرب وسقاني (ايضاً، رقم الحديث ۲۴۵۲۰)

عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير؛ أن جريرا كان يشربه على النصف (ايضاً، رقم الحديث ۲۴۵۱۰)

عن جعفر؛ أن ابن أبزى كان يشرب الطلاء على النصف (ايضاً، رقم الحديث ۲۴۵۱۲)

عن المنذر، عن ابن الحنفية؛ أنه كان يشرب الطلاء المقدى، يعني ما طبخ على النصف (ايضاً، رقم الحديث ۲۴۵۱۳)

عن إسماعيل، عن قيس، أنه كان يشربه على النصف (ايضاً، رقم الحديث ۲۴۵۱۶)

عن دينار الأعرج، عن سعيد بن جبير، قال: شرب عندي الطلاء على النصف (ايضاً، رقم الحديث ۲۴۵۱۷)

عن الأعمش؛ أن إبراهيم كان يشربه على النصف (ايضاً، رقم الحديث ۲۴۵۱۸)

عن الأعمش، عن يحيى، قال: رأيته يشرب الطلاء على النصف (ايضاً، رقم الحديث ۲۴۵۱۹)

۲؎ علامہ ابنِ حجر نے ابنِ حزم کے حوالہ سے فرمایا کہ انہوں نے انگور کے رَس کو دوتہائی حد تک پکانے کے بعد اس کا مشاہدہ کیا کہ وہ بالکل نشہ آور نہیں ہوتا، اور اگر نصف حد تک پکایا جائے، تو تب بھی نشہ آور نہیں ہوتا، اور اگر چوتھائی حد تک پکایا جائے تب بھی وہ نشہ آور نہیں ہوتا، بلکہ اگر اس کو صرف اتنا پکایا جائے کہ وہ منجمد رَس کی شکل میں ہوجائے، تب بھی نشہ آور نہیں ہوتا، اور اگر اتنی زیادہ مقدار میں پکایا جائے کہ اس کا صرف چوتھائی حصہ باقی رہ جائے، تب بھی وہ نشہ آور نہیں ہوتا، جس سے معلوم ہوا کہ تمام مشروبات کی حالت اس سلسلہ میں یکساں نہیں ہے، ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے، اور احادیث وروایات کے زیادہ مطابق ولائق ہونے کی وجہ سے یہی قول راجح معلوم ہوتا ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

اور حرام وحلال ہونے کا اصل دارومدار نشہ آور ہونے نہ ہونے پر ہے، نہ کہ پکنے پر۔

قوله وشرب البراء وأبو جحيفة على النصف أما أثر البراء فأخرجه بن أبى شيبة من رواية عدى بن ثابت عنه أنه كان يشرب الطلاء على النصف أى إذا طبخ فصار على النصف وأما أثر أبى جحيفة فأخرجه بن أبى شيبة أيضا من طريق حصين بن عبد الرحمن قال رأيت أبا جحيفة فذكر مثله ووافق البراء وأبو جحيفة جرير وأنس ومن التابعين بن الحنفية وشريح وأطبق الجميع على أنه إن كان يسكر حرم وقال أبو عبيدة فى الأشربة بلغنى أن النصف يسكر فإن كان كذلك فهو حرام والذى يظهر أن ذلك يختلف باختلاف أعناب البلاد فقد قال بن حزم إنه شاهد من العصير ما إذا طبخ إلى الثلث ينعقد ولا يصير مسكرا أصلا ومنه ما إذا طبخ إلى النصف كذلك ومنه ما إذا طبخ إلى الربع كذلك بل قال إنه شاهد منه ما يصير ربا خاثرا لا يسكر ومنه ما لو طبخ لا يبقى غير ربعه لا يخثر ولا ينفك السكر عنه قال فوجب أن يحمل ما ورد عن الصحابة من أمر الطلاء على ما لا يسكر بعد الطبخ وقد ثبت عن ابن عباس بسند صحيح أن النار لا تحل شيئا ولا تحرمه أخرجه النسائى من طريق عطاء عنه وقال إنه يريد بذلك ما نقل عنه فى الطلاء(فتح البارى لابنِ حجر، ج۱۰ ص۶۴، قوله باب الباذق)

وقد صح عندنا أن بجبال رية أعنابا إذا طبخ عصيرها فنقص منه الربع صار ربا خائرا لا يسكر بعدها كالعسل فهذا حلال بلا شك. وشاهدنا بالجزائر أعنابا رملية تطبخ حتى تذهب ثلاثة أرباعها وهى بعد خمر مسكرة كما كانت فهذا حرام بلا شك -وبالله تعالى التوفيق (المحلىٰ بالآثار لابن حزم، ج۱۱، ص۳۷۲، كتاب الأشربة وما يحل منها وما يحرم)

[1] وأبو حنيفة ما رأى من شرب الطلاء ، إلا الطلاء الذى كان يشربه أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه، وروى ابن أبى شيبة فقال :حدثنا عبد الرحيم بن سليمان ووكيع عن عبيدة عن خيثمة عن أنس رضى الله تعالى عنه، أنه كان يشرب الطلاء على النصف، وكذا :روى عن البراء وأبى جحيفة وجرير بن عبد الله وابن الحنفية وشريح القاضى وقيس بن سعد وسعيد بن جبير وإبراهيم النخعى والشعبى، وقال الطحاوى :حدثنا فهد قال :حدثنا أحمد بن يونس قال :حدثنا أبو شهاب عن ابن أبى ليلى عن عيسى أن أباه بعثه إلى أنس بن مالك فى حاجة فأبصر عنده طلاء شديدا(عمدة القارى للعينى، ج۲۳ص۲۰۰، باب إن حلف أن لا يشرب نبيذا فشرب طلاء أو سكرا أو عصيرا لم يحنث فى قول بعض الناس، وليست هذه بأنبذة عنده)

(وأما) المطبوخ من نبيذ التمر ونقيع الزبيب أدنى طبخة، والمنصف منهما فيحل شربه ولا يحرم إلا السكر منه وهو طاهر يجوز بيعه ويضمن متلفه، وهذا قول أبى حنيفة وأبى يوسف -رضى الله عنهما-، وعن محمد -رحمه الله -روايتان :فى رواية لا يحل شربه لكن لا يجب الحد إلا بالسكر، وفى رواية قال لا أحرمه ولكن لا أشرب منه (بدائع الصنائع، ج۵، ص۱۱۶، كتاب الاشربة، حد شرب الخمر وحد السكر)

www.idaraghufran.org

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ انگور، کھجور، شہد، سیب، کیلا، انناس، آم، امرود، مالٹا، گندم، مکئی، باجرہ، جو وغیرہ کے کچے اور پکے ایسے مشروب وجوس کا استعمال جائز ہے، جو نشہ آور نہ ہو، جیسا کہ آج کل بازار میں بھی مختلف اشیاء اور مختلف ذائقوں کے جوس دستیاب ہیں، اور اسی طرح ہر ایسے مشروب وجوس وغیرہ کا استعمال جائز ہے، جو نشہ آور اور ناپاک نہ ہو، بشرطیکہ اس کے استعمال میں اسراف وفضول خرچی اور حد سے تجاوز لازم نہ آئے۔

کولڈ ڈرنکس، چائے اور کیفین آمیز اشیاء کا شرعی وطبّی حکم

کولڈ ڈرنک، چائے (Tea) کافی (Coffee) اور ایسے قہوے، جن میں کیفین caffeine پائی جاتی ہے، شرعی اعتبار سے ان کا اعتدال کے ساتھ استعمال جائز ہے، اور اعتدال سے آگے بڑھنا یا اسراف سے کام لینا شرعی وطبی اعتبار سے نقصان سے خالی نہیں۔

ان چیزوں کی کثرت اور عادت، طبی اعتبار سے صحت کے لئے مناسب نہیں ہے، کیونکہ ان میں کیفین پائی جاتی ہے، جو اعصاب اور جسم کے فطری اور معتدل نظام میں تحریک پیدا کر کے اس کو تیز کرتی ہے، اور عادت ہو جانے کے بعد ان سے جان چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔[1]

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

---

[1] لا يضر شرب القهوة المأخوذة من البن حيث لا سكر فيها مع الإكثار منها، وإن كانت القهوة من أسماء الخمر فالاعتبار بالمسمى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۱، ص ۳۴۱، مادة "تسمية")

لم يتكلم على حكم قهوة البن، وقد حرمها بعضهم ولا وجه له كما فى تبيين المحارم وفتاوى المصنف وحاشية الأشباه للرملى . وقال شيخ الشارح النجم الغزى فى تاريخه ترجمة أبى بكر بن عبد الله الشاذلى المعروف بالعيدروس :إنه أول من اتخذ القهوة لما مر فى سياحته بشجر البن فاقتات من ثمره، فوجد فيه تجفيفا للدماغ واجتلابا للسهر وتنشيطا للعبادة، فاتخذه قوتا وطعاما وأرشد أتباعه إليه، ثم انتشرت فى البلاد . واختلف العلماء فى أول القرن العاشر، فحرمها جماعة ترجح عند هم أنها مضرة، آخرهم بالشام والد شيخنا العيتاوى والقطب ابن سلطان الحنفى وبمصر أحمد بن أحمد بن عبد الحق السنباطى تبعا لأبيه، والأكثرون إلى أنها مباحة، وانعقد الإجماع بعدهم على ذلك .وأما ما ينضم إليها من المحرمات فلا شبهة فى تحريمه اهـ ملخصا (ردالمحتار، ج۶، ص ۴۶۱، كتاب الاشربة)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا إِنَّـهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْن (سورة الاعراف، رقم الآيات، ۳۱)

ترجمہ: اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ نکلو، بے شک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا (سورہ اعراف)

اور قرآن مجید میں ہی ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

يَآ أَيُّهَا الَّـذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا إِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (سورة المائدة، رقم الآيات ۸۷)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

تنقسم الأشربة إلى قسمين :الأول :الأشربة الحلال :وهى كل شراب طيب، نافع، لا مضرة فيه ولا إسكار.والأشربة الأصل فيها الحل والإباحة إلا ما ورد الشرع بتحريمه.

والأشربة الحلال أنواع كثيرة لا يحصيها إلا الذى خلقها، ومنها: المياه .والألبان .والسمن .والزيت .والعسل .والزنجبيل .والنارجيل .والزعفران .والخل. والقهوة. والشاى. والعصير .والنعناع وغيرها من الأشربة التى خلقها الله لمصلحة الإنسان، وأمره بشربها بلا إسراف.

قال الله تعالى :(هو الذى خلق لكم ما فى الأرض جميعا ثم استوى إلى السماء فسواهن سبع سماوات وهو بكل شىء عليم)وقال الله تعالى :(يابنى آدم خذوا زينتكم عند كل مسجد وكلوا واشربوا ولا تسرفوا إنه لا يحب المسرفين.

الثانى :الأشربة المحرمة:وهى كل شراب خبيث، ضار، نجس، مسكر، مهلک، سام.

فكل شراب جمع هذه الأوصاف، أو بعضها، أو أحدها، فهو محرم لا يجوز شربه؛ لما فيه من الضرر على الإنسان.

ومن الأشربة المحرمة:الخمور ..والسموم ..والمخدرات ..والحشيش ..والدخان ..والشيشة ..والدم ..وبول الآدمى ..وبول محرم الأكل ..وكل شراب نجس ..وكل ما خالطته نجاسة وغيرها من الأشربة الخبيثة الضارة التى نهى الله عنها.

قال الله تعالى :(الذين يتبعون الرسول النبى الأمى الذى يجدونه مكتوبا عندهم فى التوراة والإنجيل يأمرهم بالمعروف وينهاهم عن المنكر ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبائث)

وقال الله تعالى :(ياأيها الذين آمنوا إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون إنما يريد الشيطان أن يوقع بينكم العداوة والبغضاء فى الخمر والميسر ويصدكم عن ذكر الله وعن الصلاة فهل أنتم منتهون.

وقال الله تعالى :(قل لا أجد فى ما أوحى إلى محرما على طاعم يطعمه إلا أن يكون ميتة أو دما مسفوحا أو لحم خنزير فإنه رجس أو فسقا أهل لغير الله به فمن اضطر غير باغ ولا عاد فإن ربک غفور رحيم (موسوعة الفقه الإسلامى لتويجرى، ج۴، ص ۳۳۹، وص ۳۴۰، الباب الثالث عشر)

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ حرام کرو، ان پاکیزہ چیزوں کو، جو تمہارے لئے اللہ نے حلال فرمادی ہیں، اور تم حد سے تجاوز نہ کرو، بے شک اللہ، حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا (سورہ مائدہ)

اطبائے کرام کا بھی یہی کہنا ہے۔

چنانچہ حکیم محمد سعید صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ:

شراب، افیون، گانجا، چرس، بھنگ وغیرہ، نشے کی چیزیں کہلاتی ہیں، اگرچہ چائے قہوہ اور تمباکو ان جیسے نشہ آور نہیں ہیں، لیکن چوں کہ ان کے استعمال سے بھی آدمی عارضی فائدہ محسوس کر کے ان کا عادی ہوجاتا ہے، اور زیادہ سے زیادہ، استعمال کر کے نقصان اٹھاتا ہے، اس لیے ان کو بھی نشہ آور چیزوں میں شمار کیا جاتا ہے (دیہاتی معالج، ص ۹۸، مطبوعہ: فضلی بک سپر مارکیٹ، اردو بازار، کراچی)

مزید لکھتے ہیں کہ:

شراب، بھنگ وغیرہ کے مانند چائے اور قہوہ نشہ لانے والی چیزیں تو نہیں ہیں، لیکن ان میں ایک خاص بات یہ ہے کہ جب کوئی آدمی دوسروں کی دیکھا دیکھی بار بار پیتا ہے، تو ان کا عادی ضرور ہوجاتا ہے، قہوہ بھی چائے کی طرح پیا جاتا ہے، دیہات کے لوگ ان سے بہت کم واقف ہیں، لیکن شہروں میں آمدورفت ہونے کی وجہ سے، بعض دیہاتی بھی چائے پینے لگے ہیں۔

چائے پینے سے بے شک بدن میں گرمی پیدا ہوتی ہے، تھکن دُور ہوکر، جسم میں چستی وچالاکی اور دماغ میں فرحت محسوس ہونے لگتی ہے، پسینہ اور پیشاب کھل کر آتا ہے، سردی لگ رہی ہو، تو جسم گرم ہوجاتا ہے، خراب آب وہوا کے ضرر سے حفاظت ہوتی ہے، لیکن جب اس کو بار بار عرصے تک بہ کثرت پیا جاتا ہے، تو بدن میں خشکی پیدا ہوجاتی ہے، قبض رہنے لگتا ہے، ہضم بگڑ جاتا ہے، نیند کم ہوجاتی ہے،

دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے، پیشاب بار بار آنے لگتا ہے، ہاتھ پاؤں کانپنے لگتے ہیں، اس لیے اس کی عادت ڈالنا ہرگز مناسب نہیں ہے، البتہ اگر سردی اور تھکن کو دُور کرنے کے لیے، کبھی کبھی پیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے (دیہاتی معالج، ص ۱۰۱، ۱۰۲، مطبوعہ: فضلی بک سپر مارکیٹ، اردو بازار، کراچی)

کیفین Caffeine ایک محرِّک مادہ ہے، جو دماغ اور اعصاب میں تحریک پیدا کرتا ہے، اور اس کو بھی علت یا عادت ولَت والی چیزوں میں شمار کیا جاتا ہے، اور اس کے محرِک اور عادت ولَت پڑنے والی چیزوں میں ہونے کی وجہ سے بعض ماہرین نے ایسی اشیاء کو جن میں کیفین کی غیر معمولی مقدار پائی جاتی ہے، منشیات میں شمار کیا ہے کہ اس کے چھوڑنے پر وِد ڈرال (withdrawal) ہوتا ہے، لیکن شرعی اعتبار سے یہ حرام چیزوں میں داخل نہیں، تاہم یہ کوئی باقاعدہ غذا نہیں، بلکہ ایک دوا کے درجہ کی چیز ہے، اور دوا کے بارے میں قاعدہ یہی ہے کہ اس کو بوقتِ ضرورت اور بقدرِ ضرورت استعمال کیا جایا کرتا ہے، اور اس کو بلاضرورت یا ضرورت سے زائد اختیار کرنا نقصان سے خالی نہیں ہوتا، جو کہ ایک طرح سے شرعاً اسراف یا حد سے تجاوز کہلاتا ہے، اور اس کے نقصانات، اس کے فوائد سے زیادہ ہیں۔

چائے کی طرح کافی میں بھی کیفین ہوتی ہے، اور کافی انگریزی کا لفظ ہے، انگریزی زبان میں اس کو Coffee اور فرانسیسی زبان میں cafe کہا جاتا ہے، اور اس کو عربی میں ''بُنّ'' کہا جاتا ہے، جس کی جمع ''بنن'' آتی ہے، یہ کافی دراصل قہوہ کی ایک قسم ہے، اسی لئے عربی زبان میں اس کو بعض اوقات قہوہ بھی کہہ دیا جاتا ہے۔

چائے کے مقابلے میں کافی میں کیفین کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے، جس کے نوش کرنے والے کو غیر معمولی تحریک پیدا ہوتی ہے، لہٰذا اس کی کثرت اور عادت بھی مناسب نہیں۔

ماہرین کے مطابق ایک کپ (ایک سو اسی ملی لیٹر) چائے میں کیفین کی مقدار 25 سے 80 ملی گرام تک ہوتی ہے۔

اور ایک کپ (ایک سو اسی ملی لیٹر) کافی میں کیفین کی مقدار 60 سے 140 ملی گرام تک ہوتی ہے۔

اور چائے یا کافی کی مختلف اقسام کی وجہ سے اس میں کیفین کا تناسب کم یا زیادہ ہوتا ہے، اسی طرح آگ پر پکنے اور نہ پکنے کی وجہ سے بھی تناسب میں فرق پڑ جاتا ہے، چنانچہ آگ پر پکی ہوئی چائے یا کافی میں کیفین کی مقدار اس چائے یا کافی میں کیفین کی مقدار سے زیادہ ہوتی ہے، جو پکائی نہ گئی ہو، بلکہ گرم محلول میں شامل کی گئی ہو، جیسا کہ شاشے میں ہوتا ہے۔

اسی طرح ڈی کیفنیٹڈ کافی (Decaffeinated Coffee) میں کیفین کی مقدار بہت کم ہوتی ہے، چنانچہ اس کافی کے ایک کپ (ایک سو اسی ملی لیٹر) میں کیفین کی مقدار 1 سے 6 ملی گرام تک ہوتی ہے۔

اور ایک کپ (ایک سو اسی ملی لیٹر) کوکا (Cocoa) میں کیفین کی مقدار 10 سے 50 ملی گرام تک ہوتی ہے۔

اور 12 اونس (Ons) کولا ڈرنک (cola drinks) میں کیفین کی مقدار 30 سے 65 ملی گرام تک ہوتی ہے۔

اور بعض دوسری کولڈ ڈرنکس مثلاً پیپسی (Pepsi) اور ڈیو (Dew) وغیرہ میں کیفین کی مقدار اور بھی زیادہ ہوتی ہے۔

اور 2 اونس (Ons) چاکلیٹ (chocolate) میں کیفین کی مقدار 20 ملی گرام تک ہوتی ہے۔

بعض جڑی بُوٹیوں سے اخذ کردہ چائے اور قہووں میں بھی کیفین ہوتی ہے۔

اور سبز چائے، جسے انگریزی میں Green tea اور عربی میں ’’الشای الاخضر‘‘ کہتے ہیں، اس کی پتی کو دوسری پتیوں (Black Tea,Olang Tea) کی طرح بھونا نہیں جاتا، اس لئے اس کا ہرا پن برقرار رہتا ہے، اور یہ کیفین سے کافی حد تک محفوظ ہوتی ہے، اور یہ ہضم

وجذب کے نظام کو تیز کرتی ہے، اور سرطان کے خلیوں کو بڑھنے سے روکتی ہے۔

کئی دوسری چیزوں کے قہووں میں بھی کیفین موجود نہیں ہوتی۔

کیفین کی زیادہ مقدار استعمال کرنے کی وجہ سے بے چینی، اضطراب، بے سکونی، ہیجان، بے خوابی اور دل ومعدے کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

بعض نفسیاتی امراض جیسے شیزوفینیا Schizophrenic اور مینیک ڈپریسو ڈس آرڈر Manic Depressive Disorder میں مبتلا افراد کی بیماریوں میں کیفین کے استعمال سے اضافہ اور بگاڑ پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

کیفین کو جب روزانہ 250 ملی گرام (یعنی روزانہ تقریباً تین کپ یا اس سے زائد چائے وغیرہ) استعمال کی جائے، تو یہ ایک ایسی عادت بن جاتی ہے کہ اس کے چھوڑنے سے وِد ڈرال کی علامات ظاہر ہوتی ہیں، مثلاً سر میں درد کا ہونا، چڑچڑاہٹ کا پیدا ہونا، کاہلی اور سستی کا واقع ہونا، اور جی کا متلانا وغیرہ۔

اس لئے عادت ہوجانے کے بعد کیفین والی اشیاء سے بچنا مشکل ہوجاتا ہے، لہٰذا شروع سے ہی ان چیزوں کی عادت نہ ڈالی جائے، اور ان چیزوں کے بجائے مفید اشیاء اور خاص کر مسنون نبیذ کا ناشتہ اور کھانے وغیرہ کے ساتھ اور دوسرے مواقع پر استعمال کیا جائے، جس میں فائدہ کے ساتھ سنت کا ثواب بھی حاصل ہوگا، جیسا کہ تفصیلاً پہلے گزرا۔

اور ماہرین کے مطابق کھجور وغیرہ کو پانی میں بھگو کر اس کا پانی یعنی نبیذ پینا جگر کی اصلاح اور طبیعت سے نشہ آور اشیاء کی گرانی دور کرنے کا باعث ہے۔

اس کے علاوہ دیگر مفید اشیاء (مثلاً سیب کے چھلکے، پودینہ، سونف، ادرک وغیرہ) کا قہوہ بھی چائے وغیرہ کی عمدہ متبادل صورت ہے۔

اللہ تعالیٰ اعتدال کو ملحوظ رکھنے اور سنت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

(باب نمبر۱۸)

تمباکونوشی (Tobacco and Smoking) کے احکام

تمباکو یا تنبا کو کو عربی زبان میں ”تبغ“ اور ”تتن“ یا ”تنباک“ اور انگریزی زبان میں ”Tobacco“ کہا جاتا ہے، جس میں حُقہ، بیڑی، سگریٹ نوشی اور ناک میں تمباکو چڑھانے اور منہ کے ذریعہ سے تمباکو کھانے اور نسوار کھانے یا ناک سے سونگھنے کی تمام صورتیں داخل ہیں، کیونکہ یہ تمباکونوشی کی مختلف شکلیں ہیں، اور آج کل تمباکونوشی کے بہت سے طریقے استعمال کیے جا رہے ہیں، جن میں پینے، سونگھنے اور کھانے وچبانے کی مختلف شکلیں ہیں، مثلاً مختلف طرح کے سگریٹ، حقہ، بیڑی، اور تمباکو کا منہ میں رکھ کر یا چوس کر استعمال کرنا، جس میں خشک نسوار، نمدار نسوار، عام نسوار، ست والی نسوار، سبز نسوار، کالی نسوار، گٹکا، کھینی، نرم پتہ، چیموں، مشری، مراس، پلگ، شمع، تمباکو ٹکیہ اور تمباک، پان، سپاری، اک مک، کھیوام، ماوا، ینگ، نرم پتہ، تمباکو چیونگم اور زرہ، اور خشک اور مائع نسوار کو باریک پیس کر خوشبودار فلیور ملا کر ناک کے ذریعے سونگھنا، اور پیسٹ کے طور پر استعمال کرنا، وغیرہ وغیرہ۔

تمباکونوشی کی معروف ومشہور شکلوں کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے۔

بیڑی وسگریٹ کی شکل میں تمباکونوشی Smoking

تمباکونوشی کی ایک شکل، بیڑی وسگریٹ نوشی کی شکل میں رائج ہے، جس کو انگریزی زبان میں Smoking کہا جاتا ہے، اور سگریٹ کو عربی زبان میں ”سیجارہ“ یا ”دخینہ“ یا ”دخان“ یا ”تدخین“ اور انگریزی زبان میں Cigarette کہا جاتا ہے۔

سگریٹ یا بیڑی میں دراصل کسی کاغذ، یا پتے وغیرہ میں تمباکو لپٹا ہوتا ہے، جس کو آگ میں سلگا کر اور منہ کے سانس کے ذریعہ سے دھواں کھینچ کر پیا جاتا ہے، دھواں منہ کے اندر لے

جا کر منہ اور ناک سے سانس کے ساتھ دھویں کو واپس باہر پھینکا جاتا ہے۔

بیڑی وسگریٹ، دنیا میں مختلف طرح کی رائج ہیں، بعض سستی، بعض مہنگی، بعض زیادہ مہنگی، اور تمباکو بھی مختلف طرح کے ہوتے ہیں، بعض ہلکے، بعض شدید، پھر بعض سگریٹ میں تمباکو کے ساتھ دوسری چیزوں کے ہلکے یا تیز اجزاء بھی شامل کئے جاتے ہیں، اور سگریٹ و بیڑی نوش بھی مختلف طرح کے ہیں۔

حُقّہ Hookah یا شیشہ کی شکل میں تمباکو نوشی

تمباکو نوشی کی ایک شکل، حقہ نوشی کی شکل میں رائج ہے، جس کو عربی زبان میں ’’نارجیلة‘‘ اور ’’الشیشة‘‘ اور فارسی زبان میں ’’قلیان‘‘ ’’قلیون‘‘ یا ’’غلیون‘‘ اور انگریزی زبان میں ’’Hookah‘‘ یا ’’Hubble‘‘ کہا جاتا ہے، اور بعض علاقوں میں اس کے لئے ہبلی ببلی hubbly-bubbly کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے۔

حقہ دراصل ایک آلہ ہوتا ہے، جس کے اوپر والے حصہ میں تمباکو آگ پر سلگا کر رکھا جاتا ہے، اور مخصوص نالی سے منہ لگا کر اندر کی طرف کو سانس کھینچنے کے نتیجہ میں پانی اور نالی سے گزرتا ہوا دھواں منہ میں داخل ہوتا ہے، اور سگریٹ وغیرہ کی طرح اس میں مختلف قسم کے تمباکو مفرد یا مرکب انداز میں استعمال کئے جاتے ہیں، اور حقہ نوشی کرنے والے بھی مختلف طرح کے ہوتے ہیں، حقہ کے ذریعہ سے تمباکو یا تمباکو کے کشید کردہ عرق کے ساتھ مختلف دوسرے انتہائی مضر اور زہریلے اجزاء وکیمیکلز بھی شامل کر کے حقہ نوشی کی جاتی ہے، اور اس طرح کی حقہ نوشی کو آج کل ہمارے عرف میں ’’شیشہ‘‘ کہا جاتا ہے۔

سگار Cigar کی شکل میں تمباکو نوشی

تمباکو نوشی کی ایک شکل، سگار کی شکل میں رائج ہے، جس کو انگریزی زبان میں ’’Cigar‘‘ اور عربی زبان میں ’’السیجار‘‘ اور فارسی زبان میں ’’سیگار‘‘ کہا جاتا ہے۔

یہ بھی تمبا کو یا سگریٹ نوشی کی ایک مخصوص صورت ہے، جس میں سگریٹ کے مقابلہ میں دیر تک سلگتے رہنے اور زیادہ تیز ہونے کی تاثیر پائی جاتی ہے، اور عموماً قیمت کے اعتبار سے بھی یہ سگریٹ کے مقابلہ میں مہنگا ہوتا ہے، اسی لئے سگریٹ کے مقابلہ میں سگار نوشی کرنے والوں کی تعداد میں کچھ کمی پائی جاتی ہے۔

پائپ کی شکل میں تمبا کو نوشی Tobacco pipe

تمبا کو نوشی کی ایک شکل مخصوص پائپ کے ذریعہ تمبا کو نوشی کی صورت میں رائج ہے، جس کو انگریزی زبان میں ''Tobacco pipe'' اور عربی زبان میں ''غلیون التدخین'' اور فارسی زبان میں ''پیپ'' کہا جاتا ہے، اس میں بھی سگریٹ کی طرح تمبا کو نوشی کی جاتی ہے، اور اس میں سگریٹ وحقہ کی طرح مختلف قسم کے تمبا کو، استعمال کئے جاتے ہیں۔

نسوار Naswar یا Niswar کی شکل میں تمبا کو نوشی

تمبا کو نوشی کی ایک شکل، نسوار کی شکل میں رائج ہے، ''نسوار'' کو بھی تمبا کو سے تیار کیا جاتا ہے، جس میں بعض اوقات دوسرے اجزاء بھی شامل کر لئے جاتے ہیں، اور اس کا استعمال ناک کے ذریعہ سونگھ کر یا ناک میں چڑھا کر بھی ہوتا ہے، جس کو انگریزی زبان میں ''Snuffing tobacco'' اور عربی زبان میں ''الشمة'' کہا جاتا ہے، اور بعض اوقات نسوار کا استعمال منہ میں رکھ کر یا چبا کر Chewing ہوتا ہے۔

نسوار کے اندر بھی اصل جوہر تمبا کو کا ہوتا ہے، اور اس میں بھی مختلف قسم کے ہلکے اور تیز تمبا کو شامل کئے جاتے ہیں، نسوار میں تمبا کو Tobacco کے علاوہ چونا Slaked lime بھی شامل ہوتا ہے، اور بعض اوقات شدت وتیزی پیدا کرنے کے لئے دوسری چیزوں کے اجزاء وکیمیکلز بھی شامل کئے جاتے ہیں، نسوار کا استعمال ناک کے ذریعہ سونگھنے یا چبانے کے علاوہ زبان کے نیچے یا مسوڑھوں کے ساتھ رکھ کر بھی ہوتا ہے، اس طریقہ کو انگریزی زبان

میں Dipping کہا جاتا ہے، جس میں زبان کے نیچے موجود شریانیں نسوار کے اجزاء یعنی نکوٹین وغیرہ کو جلد جذب کر لیتی ہیں، اور اس کے اثرات فوراً اندر منتقل ہو جاتے ہیں۔

پان Betel quids کی شکل میں تمباکو نوشی

تمباکو نوشی کی ایک شکل پان کی شکل میں رائج ہے، پان دراصل ایک مخصوص درخت (تنبول) کا غیر نشہ آور پتہ ہے، جس میں چھالیہ (Areca catechu) اور کتھا، چونا وغیرہ اور بعض اوقات تمباکو شامل کر کے منہ میں چبایا جاتا ہے، جس سے منہ میں غیر معمولی لعاب پیدا ہوتا ہے، اور یہاں ہماری مراد پان کے ساتھ تمباکو نوشی کرنا ہی ہے۔

پان یا نسوار کے ذریعہ تمباکو نوشی کی متبادل صورتیں آج کل مختلف خشک جوہر و اجزاء کی شکل میں بھی رائج ہوگئی ہیں، جن کو آج کل کی سادی زبان میں ہمارے یہاں ''گٹکا'' وغیرہ کا نام دیا جاتا ہے، اور اس میں بھی ہلکی اور تیز مختلف طرح کی قسمیں رائج ہیں، تمباکو نوشی کی یہ صورتیں منہ کے کینسر اور دیگر کئی بیماریوں کا باعث ہیں۔

تمباکو نوشی کے شرعی حکم میں اہلِ علم کی آراء

تمباکو نوشی کی یہ سب صورتیں نبی ﷺ اور صحابۂ کرام کے زمانہ میں رائج نہیں تھیں، بلکہ بعد میں ان کا رواج ہوا، اور بعض کے بقول دسویں صدی ہجری میں تمباکو نوشی کا آغاز ہوا۔ [1]

---

[1] التبغ (بتاء مفتوحة) لفظ أجنبى دخل العربية دون تغيير، وقد أقره مجمع اللغة العربية .وهو نبات من الفصيلة الباذنجانية يستعمل تدخينا وسعوطا ومضغا، ومنه نوع يزرع للزينة، وهو من أصل أمريكى، ولم يعرفه العرب القدماء .ومن أسمائه :الدخان، والتتن، والتنباک .لكن الغالب إطلاق هذا الأخير على نوع خاص من التبغ كثيف يدخن بالنارجيلة لا باللفائف .ومما يشبه التبغ فى التدخين والإحراق :الطباق، وهو نبات عشبى معمر من فصيلة المركبات الأنبوبية الزهر، وهو معروف عند العرب، خلافا للتبغ، والطباق :لفظ معرب .وفى المعجم الوسيط :الطباق :الدخان، يدخن ورقه مفروما أو ملفوفا -وقال الفقهاء عن الدخان :إنه حدث فى أواخر القرن العاشر الهجرى وأوائل القرن الحادى عشر، وأول من جلبه لأرض الروم (أى الأتراك العثمانيين) الإنكليز، ولأرض المغرب يهودى زعم أنه حكيم، ثم جلب إلى مصر، والحجاز، والهند، وغالب بلاد الإسلام (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٠، ص١٠١، مادة "تبغ")

www.idaraghufran.org

علاوہ ازیں تمباکونوشی کی مختلف صورتیں اور ہلکے یا تیز مختلف طریقے رائج ہیں، اور ان کا استعمال بھی سب لوگ یکساں طریقہ پر نہیں کرتے۔

اس وجہ سے تمباکونوشی کے شرعی حکم کی تعیین کے متعلق بعد کے اہلِ علم حضرات میں اختلافِ رائے پیدا ہوا۔

بعض نے تمباکونوشی کی مذکورہ صورتوں کو حرام قرار دیا، اور بعض نے مکروہ قرار دیا، اور بعض نے مباح وجائز قرار دیا۔

اور ہر ایک نے اپنی رائے پر دلائل بھی پیش کیے، اور اس موضوع پر بعض اہلِ علم حضرات نے مستقل رسائل بھی تحریر وتصنیف کیے، ہم اجمالی اور مختصر انداز میں اس سلسلہ میں پائے جانے والے مختلف اقوال کا ذیل میں ذکر کرتے ہیں۔ [1]

(۱)......تمباکونوشی کی حُرمت کا قول

بعض اہلِ علم حضرات نے تمباکونوشی کو حرام قرار دیا ہے، جن میں حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی فقہ سے تعلق رکھنے والے مختلف اہلِ علم حضرات شامل ہیں۔ [2]

ان حضرات نے تمباکونوشی کے حرام ہونے پر درجِ ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے۔

---

[1] الأحكام المتعلقة بالتبغ:

حكم استعماله: منذ ظهور الدخان -وهو الاسم المشهور للتبغ -والفقهاء يختلفون فى حكم استعماله، بسبب الاختلاف فى تحقق الضرر من استعماله، وفى الأدلة التى تنطبق عليه، قياسا على غيره، إذ لا نص فى شأنه.

فقال بعضهم: إنه حرام، وقال آخرون: إنه مباح، وقال غيرهم: إنه مكروه.

وبكل حكم من هذه الأحكام أفتى فريق من كل مذهب، وبيان ذلك فيما يلى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۰، ص۱۰۱، مادة "تبغ")

[2] القائلون بتحريمه وأدلتهم:

ذهب إلى القول بتحريم شرب الدخان من الحنفية: الشيخ الشرنبلالى، والمسيرى، وصاحب الدر المنتقى، واستظهر ابن عابدين أنه مكروه تحريما عند الشيخ عبد الرحمن العمادى.

وقال بتحريمه من المالكية: سالم السنهورى، وإبراهيم اللقانى، ومحمد بن عبد الكريم الفكون، وخالد بن أحمد، وابن حمدون وغيرهم. ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

(۱)......تمباکونوشی کی وجہ سے ابتداءً بہت تیز نشہ پیدا ہوتا ہے، اسی وجہ سے جس شخص کو اس کی عادت نہ ہو، اس کو تمباکونوشی کرنے سے چکر آتے ہیں، متلی ہوتی ہے، اور سخت جی گھبراتا ہے، اور شدید بے چینی ہوتی ہے، اور پھر رفتہ رفتہ عادت ہوجانے کی وجہ سے نشہ اور مذکورہ کیفیات کا احساس کم یا ختم ہوجاتا ہے، اور پھر یہ نشہ ایک ظاہری سرور اور لذت آمیز کیفیت سے تبدیل ہوجاتا ہے۔

جس سے معلوم ہوا کہ تمباکو، نشہ آور چیزوں میں داخل ہے، جن کو شریعت نے مخدرات یا مفترات کا نام دیا ہے، جیسا کہ بھنگ، افیون وغیرہ۔ [۱]

(۲)......تمباکو، بنیادی طور پر نشہ آور چیز ہونے کی وجہ سے شراب کے مثل ہے، اور اسی وجہ سے اول وہلہ میں اس سے نشہ پیدا ہوتا ہے، اور اسی وجہ سے اس کی تھوڑی مقدار کا استعمال بھی جائز نہیں۔

البتہ ان حضرات نے تمباکو کو ناپاک قرار نہیں دیا، اور نہ ہی اس کے پینے والے پر شراب نوشی کی اسّی کوڑوں کی شکل میں حد والی اسلامی، قانونی سزا جاری ہونے کا حکم لگایا۔ [۲]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ ومن الشافعية :نجم الدين الغزى، والقليوبى، وابن علان، وغيرهم.
ومن الحنابلة الشيخ أحمد البهوتى، وبعض العلماء النجديين.
ومن هؤلاء جميعا من ألف فى تحريمه كاللقانى والقليوبى ومحمد بن عبد الكريم الفكون، وابن علان .واستدل القائلون بالحرمة بما يأتى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۰، ص۱۰۲، مادة "تبغ")

[۱] أ -أن الدخان يسكر فى ابتداء تعاطيه إسكارا سريعا بغيبة تامة، ثم لا يزال فى كل مرة ينقص شيئا فشيئا حتى يطول الأمد جدا فيصير لا يحس به، لكنه يجد نشوة وطربا أحسن عنده من السكر.
أو أن المراد بالإسكار :مطلق المغطى للعقل وإن لم يكن معه الشدة المطربة، ولا ريب أنها حاصلة لمن يتعاطاه أول مرة .وهو على هذا يكون نجسا، ويحد شاربه، ويحرم منه القليل والكثير (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۰، ص۱۰۲، مادة "تبغ")

[۲] ب -إن قيل :إنه لا يسكر، فهو يحدث تفتيرا وخدرا لشاربه، فيشارك أولية الخمر فى نشوته، وقد قالت أم سلمة رضى الله تعالى عنها :نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل مسكر ومفتر قال العلماء :المفتر :ما يحدث الفتور والخدر فى الأطراف وصيرورتها إلى وهن وانكسار، ويكفى حديث أم سلمة حجة، ودليلا على تحريمه. ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

(۳)......تمباکونوشی کی وجہ سے صحت اور بطورِ خاص عقل کو ضرر ونقصان لاحق ہوتا ہے، چنانچہ اس سے دل پر بھی بُرے اثرات پڑتے ہیں، اور اعضاء وقویٰ میں کمزوری پیدا ہوتی ہے، اور اس کی وجہ سے جسم میں مختلف امراض اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، جیسا کہ کھانسی اور اس کے نتیجہ میں موت تک بھی واقع ہوجاتی ہے۔

اور اسی وجہ سے اطباء کا تمباکونوشی کے مضر اور صحت کے لئے نقصان دہ ہونے پر اتفاق ہے، اور اس کو اطباء نے سخت مہلک چیز قرار دیا ہے، اور اب تمباکونوشی کے مختلف نقصانات مسلسل تجربات کے بعد ظاہر ہوچکے ہیں، جس سے تمباکونوشی کا ناجائز وحرام ہونا معلوم ہوتا ہے۔ [1]

(۴)......تمباکونوشی میں اسراف، فضول خرچی اور مال کا بے جا ضیاع اور حقوق اللہ وحقوق العباد کا تلف کرنا لازم آتا ہے، جو کہ قرآن وسنت کی رُو سے گناہ، بلکہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ولكنه على هذا لا يكون نجسا ولا يحد شاربه، ويحرم القليل منه كالكثير خشية الوقوع فى التأثير، إذ الغالب وقوعه بأدنى شىء منها، وحفظ العقول من الكليات الخمس المجمع عليها عند أهل الملل (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٠، ص١٠٣، مادة "تبغ")

[1] ج -أنه يترتب على شربه الضرر فى البدن والعقل والمال، فهو يفسد القلب، ويضعف القوى، ويغير اللون بالصفرة، ويتولد من تكاثف دخانه فى الجوف الأمراض والعلل، كالسعال المؤدى لمرض السل، وتكراره يسود ما يتعلق به، وتتولد منه الحرارة، فتكون داء مزمنا مهلكا، فيشمله قوله تعالى :(ولا تقتلوا أنفسكم) وهو يسد مجارى العروق، فيتعطل وصول الغذاء منها إلى أعماق البدن، فيموت مستعمله فجأة . ثم قالوا :والأطباء مجمعون على أنه مضر، قال الشيخ عليش :أخبر بعض مخالطى الإنكليز أنهم ما جلبوا الدخان لبلاد الإسلام إلا بعد إجماع أطبائهم على منعهم من ملازمته، وأمرهم بالاقتصار على اليسير الذى لا يضر، لتشريحهم رجلا مات باحتراق كبده وهو ملازمه، فوجدوه ساريا فى عروقه وعصبه، ومسودا مخ عظامه، وقلبه مثل إسفنجة يابسة، فمنعوهم من مداومته، وأمروهم ببيعه للمسلمين لإضرارهم . . .قال الشيخ عليش :فلو لم يكن فيه إلا هذا لكان باعثا للعقل على اجتنابه، وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :الحلال بين والحرام بين، وبينهما مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس، فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه، ومن وقع فى الشبهات وقع فى الحرام، كالراعى يرعى حول الحمى يوشك أن يرتع فيه. هذا وفى المراجع الحديثة ما يثبت ضرر التدخين (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٠، ص١٠٣، مادة "تبغ")

حرام ہے۔

لہٰذا اس جیسی وجوہات کے پیشِ نظر تمبا کو نوشی ان حضرات کے نزدیک حرام ہے۔ [1]

(۲)......تمبا کو نوشی کی اباحت وجواز کا قول

بعض اہلِ علم حضرات نے تمبا کو نوشی کو مباح وجائز قرار دیا ہے، جن میں حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی فقہ سے تعلق رکھنے والے مختلف اہلِ علم حضرات شامل ہیں۔ [2]

ان حضرات نے تمبا کو نوشی کے مباح وجائز ہونے پر درجِ ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے۔

---

[1] د -فی التدخین إسراف وتبذیر وضیاع للمال، قال الشیخ علیش :لو سئل الفقهاء -الذین قالوا :السفه الموجب للحجر تبذیر المال فی اللذات والشهوات -عن ملازم استعمال الدخان، لما توقفوا فی وجوب الحجر علیه وسفهه، وانظر إلی ما یترتب علی إضاعة الأموال فیه من التضییق علی الفقراء والمساکین، وحرمانهم من الصدقة علیهم بشیء مما أفسده الدخان علی المترفهین به، وسماحة أنفسهم بدفعها للکفار المحاربین أعداء الدین، والسفه :بأنه فعل لا غرض فیه أصلا واللعب :فعل فیه لذة .وممن صرح بحرمة العبث فی غیر الصلاة صاحب کتاب الاحتساب متمسکا بقول الله سبحانه وتعالی :(أفحسبتم أنما خلقناکم عبثا) وصاحب الکافی متمسکا بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم :کل شیء یلهو به الرجل باطل إلا رمیة الرجل بقوسه، وتأدیبه فرسه، وملاعبته امرأته، فإنهن من الحق (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج ۱۰، ص ۱۰۲ الی ص ۱۰۴، مادة "تبغ")

[2] القائلون بإباحته وأدلتهم:

ذهب إلی القول بإباحة شرب الدخان من الحنفیة :الشیخ عبد الغنی النابلسی، وقد ألف فی إباحته رسالة سماها (الصلح بین الإخوان فی إباحة شرب الدخان) ومنهم صاحب الدر المختار، وابن عابدین، والشیخ محمد العباسی المهدی صاحب الفتاوی المهدیة، والحموی شارح الأشباه والنظائر.

ومن المالکیة :علی الأجهوری، وله رسالة فی إباحته سماها (غایة البیان لحل شرب ما لا یغیب العقل من الدخان ونقل فیها الإفتاء بحله عمن یعتمد علیه من أئمة المذاهب الأربعة، وتابعه علی الحل أکثر المتأخرین من المالکیة، ومنهم :الدسوقی، والصاوی، والأمیر، وصاحب تهذیب الفروق.

ومن الشافعیة :الحفنی، والحلبی، والرشیدی، والشبراملسی، والبابلی، وعبد القادر بن محمد بن یحیی الحسینی الطبری المکی، وله رسالة سماها (رفع الاشتباک عن تناول التنباک).

ومن الحنابلة:الکرمی صاحب دلیل الطالب، وله رسالة فی ذلک سماها (البرهان فی شأن شرب الدخان) کذلک قال الشوکانی بإباحته (الموسوعة الفقهیة الکویتیة، ج ۱۰، ص ۱۰۴، مادة "تبغ")

www.idaraghufran.org

(۱)...... تمباکو نوشی میں جب تک کہ کوئی دوسری نشہ آور چیز مثلاً افیون، بھنگ، وغیرہ شامل نہ ہو، اُس وقت تک یہ نشہ آور چیز شمار نہیں ہوتی، اور اس میں شراب کی طرح نشہ پیدا کرنے کی تاثیر نہیں پائی جاتی، کہ جس کے نتیجہ میں عقل مغلوب ہو جائے، اس لئے یہ ایک مباح وجائز چیز ہے۔

اور ابتداءً یا اول وہلہ میں جو اس کا اثر ہوتا ہے، وہ اس کی تیزی کی وجہ سے ہوتا ہے، نہ کہ نشہ آور ہونے کی وجہ سے، اس لئے جب تک اس سے نشہ پیدا نہ ہو، اس وقت تک تمباکو نوشی کو شراب کی طرح کا حکم دے کر حرام قرار دینا درست نہیں ہے۔

بالخصوص جبکہ قلیل اور تھوڑی مقدار میں اور احتیاط کے ساتھ استعمال ہو۔ [۱]

(۲)...... اشیاء کے اندر اصل مباح وحلال ہونا ہے، اور جب تک شرعی دلیل سے کسی چیز کا حرام ہونا ثابت نہ ہو، اس وقت تک وہ چیز فی نفسہٖ مباح وجائز سمجھی جاتی ہے۔

اور تمباکو نوشی کی حُرمت پر کوئی معقول شرعی دلیل قائم نہیں، لہٰذا مذکورہ اُصول کے

---

[۱] وقد استدل القائلون بإباحته بما يأتي:

أ -أنه لم يثبت إسكاره ولا تخديره، ولا إضراره (عند أصحاب هذا الرأى) وقد عرف ذلك بعد اشتهاره، ومعرفة الناس به،

فدعوى أنه يسكر أو يخدر غير صحيحة، فإن الإسكار غيبوبة العقل مع حركة الأعضاء ، والتخدير غيبوبة العقل مع فتور الأعضاء ، وكلاهما لا يحصل لشاربه .نعم من لم يعتده يحصل له إذا شربه نوع غشيان .وهذا لا يوجب التحريم .كذا قال الشيخ حسن الشطى وغيره .

وقال الشيخ على الأجهورى :الفتور الذى يحصل لمبتدء شربه ليس من تغييب العقل فى شيء ، وإن سلم أنه مما يغيب العقل فليس من المسكر قطعا؛ لأن المسكر يكون معه نشوة وفرح، والدخان ليس كذلك، وحينئذ فيجوز استعماله لمن لا يغيب عقله، وهذا يختلف باختلاف الأمزجة، والقلة والكثرة، فقد يغيب عقل شخص ولا يغيب عقل آخر، وقد يغيب من استعمال الكثير دون القليل (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٠، ص١٠٥ ، مادة "تبغ")

www.idaraghufran.org

مطابق اس کا فی نفسہ مباح وجائز ہونا قائم وبرقرار ہے۔ [1]

(۳)...... اگر تمباکو نوشی سے کسی کو ضرر ونقصان ہوتا ہو، تو اس سے سب لوگوں کے حق میں اس کا حرام ہونا لازم نہیں آتا، کیونکہ اولاً تو سب لوگ اتنی زیادہ مقدار میں استعمال نہیں کرتے کہ جو نقصان وضرر کا باعث ہو، دوسرے بعض لوگ دوا کے طور پر بھی اس کا استعمال کرتے ہیں، تیسرے بہت سی حلال وجائز چیزیں کچھ لوگوں کو مضر ونقصان دہ ہوتی ہیں، اور اطباء بھی بعض لوگوں یا مریضوں کو ان سے منع کرتے ہیں، مگر اس کے باوجود وہ چیزیں شرعاً حرام شمار نہیں ہوتیں۔ [2]

---

[1] ب -الأصل فی الأشياء الإباحة حتى يرد نص بالتحريم، فيكون فی حد ذاته مباحا، جريا على قواعد الشرع وعموماته، التی يندرج تحتها حيث كان حادثا غير موجود زمن الشارع، ولم يوجد فيه نص بخصوصه، ولم يرد فيه نص فی القرآن أو السنة، فهو مما عفا الله عنه، وليس الاحتياط فی الافتراء على الله تعالى بإثبات الحرمة أو الكراهة اللذين لا بد لهما من دليل، بل فی القول بالإباحة التی هی الأصل، وقد توقف النبی صلى الله عليه وسلم -مع أنه هو المشرع فی تحريم الخمر أم الخبائث -حتى نزل عليه النص القطعی، فالذی ينبغی للإنسان إذا سئل عنه أن يقول :هو مباح، لكن رائحته تستكرهها الطباع، فهو مكروه طبعا لا شرعا (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٠، ص١٠٦، مادة "تبغ")

[2] ج -إن فرض إضراره لبعض الناس فهو أمر عارض لا لذاته، ويحرم على من يضره دون غيره، ولا يلزم تحريمه على كل أحد، فإن العسل يضر بعض الناس، وربما أمرضهم، مع أنه شفاء بالنص القطعی (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٠، ص١٠٦، مادة "تبغ")

قلت :وألف فی حله أيضا سيدنا العارف عبد الغنی النابلسی رسالة سماها (الصلح بين الإخوان فی إباحة شرب الدخان) وتعرض له فی كثير من تآليفه الحسان، وأقام الطامة الكبرى على القائل بالحرمة أو بالكراهة فإنهما حكمان شرعيان لا بد لهما من دليل ولا دليل على ذلك فإنه لم يثبت إسكاره ولا تفتيره ولا إضراره، بل ثبت له منافع، فهو داخل تحت قاعدة الأصل فی الأشياء الإباحة وأن فرض إضراره للبعض لا يلزم منه تحريمه على كل أحد، فإن العسل يضر بأصحاب الصفراء الغالبة وربما أمرضهم مع أنه شفاء بالنص القطعی، وليس الاحتياط فی الافتراء على الله تعالى بإثبات الحرمة أو الكراهة اللذين لا بد لهما من دليل بل فی القول بالإباحة التی هی الأصل، وقد توقف النبی -صلى الله عليه وسلم -مع أنه هو المشرع فی تحريم الخمر أم الخبائث حتى نزل عليه النص القطعی، فالذی ينبغی للإنسان إذا سئل عنه سواء كان ممن يتعاطاه أو لا كهذا العبد الضعيف وجميع من فی بيته أن يقول هو مباح، لكن رائحته تستكرهها الطباع؛ فهو مكروه طبعا لا شرعا إلى آخر ما أطال به -رحمه الله تعالى-، وهذا الذی يعطيه كلام الشارح هنا حيث أعقب كلام

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

(۴)...... مال کا کسی مباح وجائز طریقہ پر استعمال کرنا حرام نہیں کہلاتا، ورنہ تو بے شمار مباح وجائز (مگر غیر مفید) چیزوں کے لئے مال کا استعمال کرنا بھی حرام کہلائے گا، جس کا کوئی بھی قائل نہیں۔ [۱]

(۵)...... بغیر شرعی مستند دلیل کے صرف عقل اور رائے کی بنیاد پر کوئی شرعی اور شدید وسخت حکم لگانا درست نہیں ہوتا۔

اور حُرمت کا حکم لگانے میں بے شمار ایمان اور دینداروں پر جو کسی بھی حیثیت سے تمباکو نوشی کرتے ہیں، فاسق اور کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے کا حکم لگانا لازم آتا ہے۔ [۲]

(۶)...... اگر تمباکو نوشی میں کچھ ضرر کی چیزیں پائی جاتی ہیں، تو بعض مفید چیزیں بھی پائی جاتی ہیں۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

شيخنا النجم بكلام الأشباه وبكلام شيخه العمادى وإن كان فى الدر المنتقى جزم بالحرمة، لكن لا لذاته بل لورود النهى السلطانى عن استعماله ويأتى الكلام فيه (قوله فإنه مفتر) قال فى القاموس : فتر جسمه فتورا لانت مفاصله وضعف، والفتار كغراب ابتداء النشوة،وأفتر الشراب فتر شاربه (قوله وهو حرام) مخالف لما نقل عن الشافعية فإنهم أوجبوا على الزوج كفايتها منه اهـ أبو السعود فذكروا أن ما ذهب إليه ابن حجر ضعيف، والمذهب كراهة التنزيه إلا لعارض .وذكروا أنه إنما يجب للزوجة على الزوج إذا كان لها اعتياد ولا يضرها تركه فيكون من قبيل التفكه، أما إذا كانت تتضرر بتركه فيكون من قبيل التداوى وهو لا يلزمه ط (ردالمحتار، ج٦ ص ۴۵۹، وص ۴۶۰، كتاب الاشربة)

[۱] د -صرف المال فى المباحات على هذا الوجه ليس بسرف؛ لأن الإسراف هو التبذير، وفسر ابن مسعود التبذير بأنه إنفاق المال فى غير حقه، فإذا كان الإنفاق فى حقه ولو مباحا فليس بسرف، ودعوى أنه إسراف فهذا غير خاص بالدخان (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۰، ص ۱۰۶، مادة "تبغ")

[۲] هـ -اتفق المحققون على أن تحكيم العقل والرأى بلا مستند شرعى باطل، إذ ليس الصلاح بتحريمه، وإنما الصلاح والدين المحافظة بالاتباع للأحكام الواردة بلا تغيير ولا تبديل، وهل الطعن فى أكثر الناس من أهل الإيمان والدين، والحكم عليهم بالفسق والطغيان بسبب شربهم الدخان، وفى العامة من هذه الأمة فضلا عن الخاصة، صلاح أم فساد؟ (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۰، ص ۱۰۶، مادة "تبغ")

www.idaraghufran.org

اسی وجہ سے بعض اہلِ علم حضرات نے تمباکونوشی کے ضَرَر کی وجہ سے حرمت کا فتویٰ دینے والے کی اتباع کو غیر واجب قرار دے کر رَد کردیا ہے، اور فرمایا کہ حرمت کا حکم لگانے والوں کا قول، جواز واباحت کا قول اختیار کرنے والوں پر حجت نہیں۔ [1]

لہٰذا اس جیسی وجوہات کے پیشِ نظر تمباکونوشی ان حضرات کے نزدیک جائز ومباح ہے۔

(۳)......تمباکونوشی کی کراہت کا قول

بعض اہلِ علم حضرات نے تمباکونوشی کو مکروہ قرار دیا ہے، جن میں حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی فقہ سے تعلق رکھنے والے مختلف اہلِ علم حضرات شامل ہیں۔ [2]

---

[1] و- حرر ابن عابدين أنه لا يجب تقليد من أفتى بحرمة شرب الدخان؛ لأن فتواهم إن كانت عن اجتهاد فاجتهادهم ليس بثابت، لعدم توافر شروط الاجتهاد، وإن كانت عن تقليد لمجتهد آخر، فليس بثابت كذلك لأنه لم ينقل ما يدل على ذلك، فكيف ساغ لهم الفتوى وكيف يجب تقليدهم؟

ثم قال :والحق فى إفتاء التحليل والتحريم فى هذا الزمان التمسك بالأصلين اللذين ذكرهما البيضاوى فى الأصول، ووصفهما بأنهما نافعان فى الشرع.

الأول :أن الأصل فى المنافع :الإباحة، والآيات الدالة على ذلك كثيرة.

الثانى :أن الأصل فى المضار :التحريم والمنع لقول النبى صلى الله عليه وسلم :لا ضرر ولا ضرار

ثم قال :وبالجملة إن ثبت فى هذا الدخان إضرار صرف عن المنافع فيجوز الإفتاء بتحريمه، وإن لم يثبت إضراره فالأصل الحل .مع أن الإفتاء بحله فيه دفع الحرج عن المسلمين، فإن أكثرهم يبتلون بتناوله، فتحليله أيسر من تحريمه، فإثبات حرمته أمر عسير لا يكاد يوجد له نصير .نعم لو أضر ببعض الطبائع فهو عليه حرام، ولو نفع ببعض وقصد التداوى فهو مرغوب.

قال ابن عابدين :كذا أجاب الشيخ محيى الدين أحمد بن محيى الدين بن حيدر الكردى الجزرى رحمه الله تعالى .وفى تهذيب الفروق :من عافاه الله من شربه واستعماله بوجه من الوجوه، لا ينبغى أن يحمل الناس على مختاره، فيدخل عليهم شغبا فى أنفسهم وحيرة فى دينهم، إذ من شرط التغيير لأمر ما أن يكون متفقا على إنكاره (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۰، ص ۱۰۴ الیٰ ص ۱۰۷، مادة ”تبغ“)

[2] القائلون بالكراهة وأدلتهم:

ذهب إلى القول بكراهة شرب الدخان من الحنفية :ابن عابدين، وأبو السعود واللكنوى .ومن المالكية :الشيخ يوسف الصفتى .ومن الشافعية :الشروانى.ومن الحنابلة :البهوتى، والرحيبانى، وأحمد بن محمد المنقور التميمى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۰، ص ۱۰۷، مادة ”تبغ“)

ان حضرات نے تمبا کونوشی کے مکروہ ہونے پر درجِ ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے۔

(۱)......تمبا کونوشی اور بطورِ خاص سگریٹ نوشی میں ایذاء پہنچانے والی بد بو پائی جاتی ہے، جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہے، اور ایسی چیز کو شریعت نے مکروہ قرار دیا ہے، جیسا کہ کچا پیاز، لہسن کھا کر دوسروں کو تکلیف پہنچانا مکروہ ہے۔

(۲)......تمبا کونوشی کی حُرمت شریعت کے ایسے دلائل سے ثابت نہیں ہوسکی کہ جو اس بارے میں واضح اور قطعی ہوں، البتہ بعض دلائل سے حُرمت کا صرف شک یا کراہت ثابت ہوتی ہے، اور ایسی چیز مکروہ ہی کہلایا کرتی ہے۔ [1]

لہٰذا اس جیسی وجوہات کے پیشِ نظر تمبا کونوشی، ان حضرات کے نزدیک مکروہ ہے، اور اس کے استعمال کی کثرت یا قلت اور استعمال کئے جانے والے تمبا کو کی شدت وخفت اور مضرت وغیرہ کے اعتبار سے کراہت کے حکم میں بھی شدت یا خفت کا حکم لگایا جائے گا، چنانچہ بعض صورتوں میں مکروہ تحریمی اور بعض صورتوں میں مکروہ تنزیہی کا حکم ہوگا۔

طبّی اعتبار سے تمبا کونوشی کے مضرّات ونقصانات

اب تک کی مذکورہ تفصیل تو تمبا کو کے شرعی حکم سے متعلق ذکر کی گئی ہے، جہاں تک طبی اعتبار سے تمبا کونوشی کا تعلق ہے تو ماہرین نے تمبا کو میں نکوٹین Nicotine پائے جانے کی وجہ سے اس کو عقل وصحت کے لئے نقصان دہ بلکہ اس کے متواتر استعمال کو انتہائی مضر اور مختلف بیماریوں کا سبب قرار دیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آج کل سگریٹ کی ڈبیوں پر بھی سرکاری ادارے ''وزارتِ صحت'' کی طرف سے واضح طور پر لکھا ہوتا ہے کہ ''خبردار! سگریٹ نوشی صحت کے لئے مضر یا منہ وغیرہ کے کینسر کا

---

[1] واستدلوا بما يأتي:

أ - كراهة رائحته، فيكره قياسا على البصل النيء والثوم والكراث ونحوها.

ب - عدم ثبوت أدلة التحريم، فهي تورث الشك، ولا يحرم شيء بمجرد الشك، فيقتصر على الكراهة لما أورده القائلون بالحرمة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ١٠، ص ١٠٧، مادة "تبغ")

باعث ہے''، اور اسی قسم کا مضمون تمباکو سے تیار شدہ گٹکا وغیرہ کی پیکنگ پر بھی ہوتا ہے، نیز حکومت کی طرف سے ہر کس وناکس کو اور ہر جگہ سگریٹ نوشی کی قانونی طور پر اجازت بھی نہیں، اور بعض ممالک میں صحت کے لئے مضر اور ایذاء رسانی وگندگی پیدا ہونے کے باعث پان اور گٹکا وغیرہ پر پابندی بھی عائد ہے، اور پان میں اگرچہ بعض اجزاء ایک حد تک مفید ہیں، لیکن تمباکو کے ساتھ اس کا استعمال بالخصوص جبکہ کثرت کے ساتھ ہو، مضر ونقصان دہ ہے، جس کا ضرر سگریٹ نوشی کے برابر بلکہ بقول بعض اس سے بھی زیادہ ہے۔

حکیم محمد سعید صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ:

تمباکو دیہاتی رہن سہن کا جزو بنا ہوا ہے، جب کسی کے ہاں مہمان آتا ہے، تو سب سے پہلے اس کے سامنے تمباکو نوشی کے لیے حقہ پیش کیا جاتا ہے، تقریبات میں حقہ پیش پیش ہوتا ہے، تھکا ماندہ کسان اور مزدور اپنی تھکن دور کرنا چاہتا ہے، تو وہ حقے کا آسرا لیتا ہے، غرض یہ کہ تمباکو کا استعمال دیہاتوں میں اتنا زیادہ ہے، کہ اس کا چھوڑنا محال ہے، تاہم یہ بتا دینا ضروری ہے کہ تمباکو ایک سخت زہریلی چیز ہے، اس سے جو زہر نکالا گیا ہے، وہ ''نکوٹین'' کہلاتا ہے، اور یہ اس قدر قوی زہر ہے کہ اس کے ایک دو قطرے، کتے یا بلی کو مارنے کے لئے کافی ہیں، تمباکو پینے والے اس کے عادی ہونے کی وجہ سے اس کے نقصانات کو نہیں سمجھتے، ورنہ درحقیقت اس کا زہر اندر ہی اندر اپنا کام کرتا رہتا ہے، اور انسان کے دل ودماغ پر خراب اثر ڈالتا ہے۔

جب کوئی شخص پہلے پہل تمباکو پیتا ہے، اس کا سر چکرانے لگتا ہے، دل دھڑکنے لگتا ہے، متلی ہونے لگتی ہے، یہی اس کی زہریلی علامتیں ہیں، جو اس زہر کے خون میں پہنچنے سے پیدا ہوتی ہیں، جب آدمی اس کو عرصے تک استعمال کرتا رہتا ہے، تو اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے، بینائی کم زور ہوجاتی ہے، اور ان کے علاوہ اور بھی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں، تمباکو پینے والے کی عمر گھٹ جاتی ہے، اگر بچے تمباکو پییں، تو ان

کی بڑھوتری میں خلل پڑ جاتا ہے۔

بعض لوگ سگریٹ اور بیڑی پیتے ہیں، بعض لوگ تمباکو پان میں ڈال کر کھاتے ہیں، یا اس کی ہلاس بنا کر سونگھتے ہیں، تمباکو استعمال کرنے کے یہ سب طریقے حقے کی تمباکو نوشی سے زیادہ بُرے ہیں، حقہ پینے کی صورت میں تمباکو کا بہت سازہر، حقے کی نَے اور حقے کے پانی میں رہ جاتا ہے، اس لیے وہ اس قدر نقصان نہیں پہنچاتا، جس قدر سگریٹ، بیڑی پینے، یا تمباکو کھانے اور سونگھنے سے پہنچتا ہے، اگر حقہ، کھانا کھانے کے بعد پیا جائے، تو اس کا نقصان کم ہو جاتا ہے، خالی پیٹ حقہ پینا زیادہ مضر ہے (دیہاتی معالج، ص۱۰۰، وص ۱۰۱، مطبوعہ: فضلی بک سپر مارکیٹ، اردو بازار، کراچی)

طبی ماہرین تمباکو نوشی کے متواتر نقصانات کے پیشِ نظر ایک طویل عرصے سے لوگوں کو تمباکو نوشی ترک کرنے کے بارے میں تلقین کر رہے ہیں۔

اور 31 مئی کو ہر سال دنیا بھر میں تمباکو نوشی ترک کرنے کا یومِ عزم منایا جاتا ہے، اس دن کی مناسبت سے ہر سال مختلف ادارے و شخصیات عوام کو تمباکو نوشی ترک کرنے کا پیغام دیتی ہیں، اور ساتھ ساتھ اس موذی اور قبیح عادت کو ترک کرنے کے لئے قانون سازی کی طرف بھی اشارہ کیا جاتا ہے۔

دنیا میں بہت سی حکومتیں، خصوصاً ترقی یافتہ ممالک اس بات پر زور دیتے ہیں کہ تمباکو نوشی کو صحت اور دیگر سماجی وجوہات کی بنا پر معاشرے سے ختم کر دیا جائے، کیونکہ تمباکو نوشی سے جڑی ہوئی بیماریاں صحت وتن درستی کے لیے بہت بڑا بوجھ ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ حکومتیں تمباکو کی مصنوعات سے حاصل ہونے والے محصولات بھی گنوانا نہیں چاہتیں، انہی وجوہات کی بنا پر تمباکو نوشی ابھی تک کسی ملک میں مکمل غیر قانونی قرار نہیں دی جا سکی، اس کے بجائے تمباکو نوشی کی حوصلہ شکنی کے لیے حکومتیں اس پر عائد محصولات کی مد میں اضافہ کرتی جا

رہی ہیں تا کہ ان سے زیادہ آمدنی حاصل کی جاسکے۔

نکوٹین Nicotine تمباکو کے پودے میں پایا جانے والا ایک محرک، زہریلا مادہ، اور تمباکو کا ایک اہم جزو ہے، جو صحت پر انتہائی مضر اثرات مرتب کرتا ہے، اور اس کا شمار منشیات میں ہوتا ہے، اگر چہ نکوٹین بذات خود زیادہ نشہ آور چیز شمار نہیں ہوتی، مگر جب اسے تمباکو میں موجود اور دیگر تیز مادوں اور کیمیکلز کے ساتھ ملایا جاتا ہے، تو یہ بہت نشہ آور چیز بن جاتی ہے، اور اسے عادت پڑنے کے بعد چھوڑنا مشکل ہوجاتا ہے، اور اس کو چھوڑنے پر وِدڈرال (Withdrawal) ہوتا ہے، یعنی طبیعت پر منفی اثرات پڑتے ہیں، جو اس کے منشیات میں سے ہونے کی علامت ہے۔

صحت کے بڑے بڑے خطرے تمباکو نوشی سے جڑے ہوئے ہیں، اور صحت کے دیگر برے اثرات کے ایک جم غفیر کے ساتھ ساتھ یہ دل کی بیماریاں اور سرطان کے خطرات میں حیران کن اضافہ کرنے میں پیش پیش ہے۔

تمباکو نوشی کے ذریعہ زہریلی نکوٹین Nicotine خون میں شامل ہوجاتی ہے، نکوٹین کی زیادہ مقدار سے خون کی نالیاں سکڑ کر تنگ ہوجاتی ہیں، جس کی وجہ سے دل کے امراض، بلڈ پریشر اور فالج کا خطرہ لاحق ہوتا ہے، اس کے علاوہ تمباکو نوشی اور نکوٹین سے منہ کا کینسر، لبلبے کا کینسر، پھیپھڑوں کا کینسر، دل کی بیماریاں، مثلاً دل کے دورہ، معدے کی بیماریاں، مثلاً معدے کا السر، آنکھوں کی بیماریاں، مسوڑھوں کی بیماریاں اور دانتوں کی بیماریاں لاحق ہوجاتی ہیں۔

وہ لوگ جو حالات سے آگہی رکھتے ہیں، اُن میں روز بروز تمباکو نوشی کے مضر اثرات کے بارے میں شعور بڑھ رہا ہے، اور جدید تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ تمباکو نوشی اور بطورِ خاص سگریٹ نوشی نہ صرف اُس شخص کے لیے نقصان دہ ہے، جو اِس عادت کا شکار ہے بلکہ اُن افراد کے لیے بھی نقصان دہ ہے جو اُس کے آس پاس موجود ہو کر دھواں سونگھتے ہیں،

جسے سیکنڈ ہینڈ سموکنگ Secondhand Smoking یا پیسِو سموکنگ Passive Smoking کہا جاتا ہے، یعنی جن کو تمبا کو کا اثر یا دھواں وغیرہ پہنچتا ہے، وہ بھی ایک طرح سے تمبا کو نوشی کے مضر اثرات سے دوچار ہوتے ہیں۔

نکوٹین Nicotine کی عادت چھڑائی جاسکنے والی مشکل ترین عادات میں سے مشہور ہے، نفسیاتی اور جسمانی دونوں لحاظ سے اس کو منشیات میں شمار کیا جاتا ہے اور اس کی عام دستیابی اس کو دوبارہ سے شروع کرنا بہت آسان بنا دیتی ہے، اسی وجہ سے ایک مرتبہ اگر کوئی نکوٹین کا عادی ہو جائے تو اس کے بعد عرصہ تک اس کی طلب کو یکسر ختم کرنا مشکل ہو جاتا ہے، اور اس کو چھوڑنے پر وِدڈرال (Withdrawal) ہوتا ہے۔

اطبائے کرام و ماہرین کے اس طرح کے تجزیات وتحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ تمبا کو نوشی بہر حال عقل وصحت کے لئے مفید نہیں، بلکہ مضر ہے، اس لئے تمبا کو نوشی کی کسی بھی قسم سے حتی الامکان ہر شخص کو اجتناب و پرہیز کرنا چاہئے، اور اس کی لت نہیں ڈالنی چاہئے۔

تمبا کو نوشی کے شرعی حکم کے متعلق خلاصہ وراجح قول

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ تمبا کو نوشی کے بارے میں اہلِ علم حضرات کی مختلف آراء ہیں، اور طبی اعتبار سے تمبا کو نوشی اپنی تمام شکلوں کے ساتھ عقل وصحت کے لئے کم وبیش انداز میں مضر ونقصان دہ ہے۔

اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ علم حضرات کا تمبا کو نوشی کے بارے میں مذکور اختلاف تمبا کو نوشی کی مختلف قسموں اور شکلوں اور اس کے استعمال کے طور وطریقوں کے مختلف ہونے پر مبنی ہے، اور یہ بعض صورتوں میں حرام اور بعض صورتوں میں مکروہ وغیرہ ہے۔

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب رحمہ اللہ نے تمبا کو نوشی کے بارے میں ایک جامع مضمون تحریر فرمایا ہے، جس سے مختلف حالتوں اور طریقوں کا حکم معلوم کیا جاسکتا ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

پینے والوں (یعنی تمباکو وحقہ نوشوں) کی مختلف غرضیں ہیں، مختلف مزاج ہیں، مختلف طور (طریقے) ہیں، اور مختلف خیال اور مختلف عادتیں ہیں۔

کوئی مرض کے لئے پیتا ہے، کوئی شوقیہ پیتا ہے، کسی کو کچھ نافع ہے، کسی کو مضِر (ونقصان دہ) ہے۔

کوئی پی کر منہ صاف کرتا ہے، کوئی سڑا لیتا ہے، کوئی احتیاط سے پیتا ہے، کوئی بے احتیاطی سے پیتا ہے۔

کوئی برا سمجھ کر پیتا ہے، کوئی اچھا جان کر پیتا ہے، یہاں تک کہ بعض روزہ میں پیتے ہیں اور کہتے ہیں روزہ نہیں ٹوٹتا۔

کوئی بہت کثرت سے پیتا ہے، کوئی کبھی کبھی پی لیتا ہے، بعض کو اگر ایک گھنٹہ نہ ملے بے چین ہو جاتے ہیں، بعضوں کو کئی کئی روز تک خیال نہیں آتا۔

پھر تمباکو میں بھی بعض اقسام بہت تیز اور مضِر (ونقصان دہ) ہیں، بعضی کم درجہ میں ہیں، کسی میں بو (یعنی بدبو) زیادہ ہے، کسی میں کم ہے، کسی میں نوبت نشہ یا فتور کی ہے، کسی میں نہیں، کوئی ایسی چیز کے ساتھ مرکب ہے جس سے اس کی خباثت کم ہو جاتی ہے، کوئی نہیں ہے (بلکہ ایسی چیز کے ساتھ مرکب ہے کہ اس کی خباثت میں اضافہ ہو جاتا ہے)

اسی طرح حقہ اور نیچہ میں بھی بعضے نیچہ (یعنی حقہ کی نالیوں) کے کپڑے پاک ہیں، کسی کے ناپاک، کسی کے مشتبہ، کوئی پیچوان ہے (یعنی حقہ پینے والی نالی لمبی اور لچک و پیچ دار ہوتی ہے) اس میں (تمباکو کا) اثر قلیل (اور تھوڑا) آتا ہے، کسی میں زیادہ آتا ہے، کوئی جلد جلد تازہ کیا جاتا ہے، کوئی کئی کئی دن تک سڑتا رہتا ہے، کوئی عام ہے، سب کا منہ لگتا ہے جیسے تکیوں (عام چوپالوں) کے حقے، کوئی (کسی ایک آدمی کے ساتھ) خاص ہے۔

غرض نہ سب پینے والے برابر، نہ سب تمباکو ایک طرح کے، نہ سب حقہ و نیچہ ایک قسم کے، سب متفاوت اور مختلف (اور اسی وجہ سے پھر) ہر ایک کا حکم جدا ہے۔

پس اگر کسی نے ضرورتِ شدید میں کسی مرضِ دشوار کے علاج کے لئے احتیاط سے

بطورِ دوا کے کبھی ایک آدھ بار پی لیا، چنداں جرم نہیں، اور جو بعد ازالہ (یعنی مرض دور ہونے کے بعد) بغیر ضرورت شوقیہ پی وے، جیسا آج کل شائع (اور رائج) ہے کہ یہی محفل کی زیب وزینت ہوگئی، اور اسی کی خاطر تواضع رہ گئی، اس کے نہ ملنے کی شکایتیں ہوتی ہیں کہ فلاں نے حقہ بھی نہ دیا، اور زبان سے چاہے برا کہتے ہوں، اور شاید دل میں بھی جانتے ہوں، مگر ظاہر میں بے باکانہ (اور برسرِ بازار ومحفل) اس کو پیتے ہیں، اور ذرا محجوب ومنقبض (یعنی شرمندہ اور نادم) نہیں ہوتے۔ اور آخر میں مضر (ونقصان دہ) بھی ہوتا ہے، اور منہ میں برابر بدبو آتی ہے، اور ہر دم منہ میں گھسا رہتا ہے، اور حواس میں بھی کدورت (بے اعتدالی، خواہ بے حسی کی شکل میں ہو، یا غیر معمولی تحریک کی شکل میں) آجاتی ہے، اور تشبہ اہلِ نار کے ساتھ ہے (یعنی آگ والوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے) کہ منہ اور ناک میں سے دھواں نکلتا ہے، اور خود دھواں اور آگ بھی آلہ (وذریعہ) عذاب کا ہے، اس کے ساتھ متلبس (اور چمٹے) رہتے ہیں۔

اس طور پر اس کا عادی ہوجانا، بسببِ اجتماع اِن امور کے بے شک برا اور سخت مکروہ ہے، پھر امورِ مذکورہ سابق کے تفاوت سے کراہت میں بھی تفاوت ہوگا (یعنی مذکورہ باتوں میں فرق کم زیادہ ہونے کی وجہ سے مکروہ کا درجہ بھی مختلف ہوگا)

اور بعضے پینے والے جو غیر احتیاط والے ہیں اور سڑے ہوئے حقے ناپاک نیچے، تیز تمباکو کو پیتے پیتے (ان کو) نشہ ہوجاتا ہے اور شراب کی سی مدہوشی ہوجاتی ہے، اس کی حرمت میں کوئی شبہ نہیں۔

حاصل یہ کہ کوئی حقہ زیادہ مکروہ، کوئی کم مکروہ، کوئی حرام، کوئی ضرورتِ شدیدہ میں بطورِ دوا کے ایک آدھ بار رَوَا (وجائز) اور اس تقریر پر ممکن ہے تطبیق، درمیان اقوال علماء وفقہاء کے جو مختلف ہیں، اس کے اباحت (جائز) وکراہت (مکروہ) وحرمت (حرام) میں، پس جیسا کسی نے موقع دیکھا (اور مشاہدہ کیا) ہوگا، ویسا کہہ دیا ہوگا۔

www.idaraghufran.org

بہر حال پینے والا اس کا گناہ سے خالی نہیں (یعنی اکثر حالتوں میں، نہ کہ کل حالتوں میں، نیز یہ امر بھی قابلِ تحقیق ہے کہ اس سے جو مزاج میں تغیر ہوتا ہے، وہ اثر تفتیر کا ہے مثل افیون کے، یا حدت کا مثل مرچ کے) اور اصرار گناہ پر سخت گناہ ہے، اور اکثر اہلِ کشف ورؤیائے صالحہ (یعنی صاحبِ کشف اور سچے خواب دیکھنے والے حضرات) کے اقوال (وارشادات) سے معلوم ہوا کہ اس کا پینے والا محفل مبارک نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں دخل نہیں پاتا، اور بعضوں نے اس کے پینے والوں کو معذّب (یعنی عذاب میں مبتلا) بھی دیکھا ہے، اعاذنا اللہ منہ، کسی نے کیا خوب کہا ہے، شعر:

تماکونوش راسینہ سیاہ است ۔۔۔ اگر باور نداری نے گواہ است

(امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۹۷ تا ۹۹، کھانے پینے کی حلال ومکروہ ومباح چیزوں کا بیان)

خلاصہ یہ ہے کہ عام حالات میں تمباکونوشی کے مکروہ ہونے میں تو شبہ نہیں، اور جب اس کا کثرت سے اور بے احتیاطی یا مزید تیز اور نشہ آور اجزاء وکیمیکلز کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے، تو پھر یہ کراہت، حرمت تک پہنچ جاتی ہے، یعنی مکروہِ تحریمی وحرام درجہ اختیار کر لیتی ہے۔ اور مکروہ، حرام وغیرہ ہونے کے مختلف اقوال، مختلف حالتوں اور طریقوں پر مبنی ہیں۔ [1]

---

[1] وخلاصة المرام فی المقام أنه لا شبهة فی اباحته وعدم تحريمه ولا ريب فی كراهة فإن كانت كراهة تحريمية كان الارتكاب من الكبائر لأن المكروه تحريماً قريب من الحرام على ما صرح به جمع من الاعلام وان عده بعضهم من الصغائر وان كانت تنزيهية كان ارتكابه صغيرة لكن يكون بالاصرار عليه واعتياده كبيرة فظهر أن شرب الدخان موجب لارتكاب الكبيرة على راى أكثر العلماء ذوى الشأن وهو الذى يدل عليه البرهان. ومن ذهب إلى الاباحة مع الخلو عن الكراهة فقوله لا يخلو عن شذوذ وخسران (ترويج الجنان بحكم شرب الدخان، مشمولة: مجموعة رسائل اللكنوى ج۲ ص ۳۰۸، وص ۳۰۹)

قدثبت بالادلة الواضحة والبراهين الساطعة ان شرب الدخان لايخلوعن اثم اىّ اثم فانه إن كان حراما فهو كبيرة اتفاقاً ولومرة واحدة يفسق به مرتكبه وترد شهادته وان كان مكروها تحريما فهو ايضاً كبيرة على المذهب الراجح. لكنها دون كبيرة ارتكاب الحرام الواضح وان كان مكروها تنزيها فهووان كان صغيرة كماانه كذلك على تقدير التحريمية عندجماعة لكنه بالاصرار والاعتياد يكون كبير. وبالجملة فمداومته والاصرارعليه لايخلوعن ارتكاب كبيرة اعاذنا الله منها ومن امثالها واما القول بالاباحة المطلقة الخالية عن مطلق الكراهة فقل من ذهب اليها وقول محكوم عليه بالشذوذ من جملة الاقوال الغير المعتمدعليها (زجر أرباب الريّان عن شرب الدخان، مجموعه رسائل اللكنوى، ج ۲ ص ۳۲۳)

پس جس تمباکو نوشی سے نشہ ہو جائے، اس کے حرام ہونے میں شبہ نہیں۔ ۱؎

اور کبھی کبھار احتیاط کے ساتھ تھوڑی مقدار میں بطورِ خاص دوا کے طور پر عام اور ہلکا پھلکا تمباکو استعمال کرنا شرعاً فی نفسہٖ مباح وجائز ہو سکتا ہے، بشرطیکہ اس کی عادت اور کثرت نہ ہو، اور یہ بات واضح ہے کہ ابتداء میں احتیاط کے ساتھ تھوڑی مقدار ہی استعمال کی جاتی ہے، جو بعد میں عادت اور کثرت سے تبدیل ہو جاتی ہے، اور پھر اس کو چھوڑنے سے طبیعت ونفس پر سخت گرانی ہوتی ہے، جس کو وِدڈرال (Withdrawal) کہا جاتا ہے۔

اور طبی اعتبار سے تمباکو نوشی کے عقل وصحت کے لئے مضر ونقصان دہ اور محرّک وعلت والا ہونے کے اعتبار سے ایک طرح منشیات میں سے اور مکروہ ہونے میں شبہ نہیں، اس لئے اس سے بہرحال اجتناب اور پرہیز کرنے میں ہی دنیا وآخرت کی عافیت وسلامتی ہے۔ ۲؎

مساجد اور علمی ودینی مجالس میں تمباکو وسگریٹ نوشی کا حکم

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا، حَتّٰى يَذْهَبَ رِيْحُهَا يَعْنِى الثُّوْمَ (مسلم) ۳؎

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یہ سبزی یعنی لہسن کھایا، تو

۱؎ والحق انه ان شرب بحيث اسكر اواضره فحرام والافلاوجه لتحريمه نعم لايخلوعن كراهة (زجر أرباب الريّان عن شرب الدخان، مجموعه رسائل اللكنوى، ج۲ ص ۳۲۰)

۲؎ قال اللقانى فى شرح الجوهرة الاختلاف المذكور فى حرمة الدخان وكراهته اذاكان الشرب خاليا عن سائرالمحرمات الشرعية حتى ان كان الشرب باختلاط النساء والامارد اوبمجامع السفهاء والاراذل اوبوجه مخل للمروء ة والعدالة اوبتناوله بالآت محرمة كقصب الذهب والفضة واوانيهما وبطريق ادارته على هيئة تشبه باصحاب الخمرفلا شبهة حينئذفى حرمة استعماله على هذاالطريق قطعاً انتهى (زجر أرباب الريّان عن شرب الدخان، مجموعه رسائل اللكنوى، ج ۲ ص ۳۲۷)

۳؎ رقم الحديث ۵۶۱ "۶۹"، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب نهى من أكل ثوما أو بصلا أو كراثا أو نحوها.

وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے، یہاں تک کہ اُس کی بو ختم نہ ہو جائے (مسلم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ، اَلثُّوْمِ -وقَالَ مَرَّةً: مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ آدَمَ (مسلم) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یہ سبزی یعنی لہسن اور ایک مرتبہ فرمایا کہ جس نے پیاز (Onion) اور لہسن (Garlic) اور آل پیاز وسبز پیاز (Leek) کھائی تو وہ (بدبو ختم ہونے تک) ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، کیونکہ فرشتوں کو ان چیزوں سے ایذاء (وتکلیف) پہنچتی ہے، جن سے انسانوں کو ایذاء (وتکلیف) پہنچتی ہے (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَكَلَ ثُوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا (بخاری) [2]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لہسن یا پیاز کھایا، تو وہ (بدبو دور ہونے تک) ہم سے الگ رہے، یا ہماری مسجد سے الگ رہے (بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

فَوَقَعْنَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تِلْكَ الْبَقْلَةِ اَلثُّوْمِ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا أَكْلًا شَدِيْدًا، ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّيْحَ فَقَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ شَيْئًا، فَلَا يَقْرَبَنَّا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ

---

[1] رقم الحديث ۵۶۴ "۷۴"، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب نهى من أكل ثوما أو بصلا أو كراثا أو نحوها.

[2] رقم الحديث ۵۴۵۲، كتاب الاطعمة، باب ما يكره من الثوم والبقول.

www.idaraghufran.org

النَّاسُ : حُرِّمَتْ، حُرِّمَتْ، فَبَلَغَ ذَاکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَیُّھَا النَّاسُ إِنَّہٗ لَیْسَ بِیْ تَحْرِیْمُ مَا أَحَلَّ اللّٰہُ لِیْ، وَلٰکِنَّھَا شَجَرَۃٌ أَکْرَہُ رِیْحَھَا (مسلم) [1]

ترجمہ: ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس سبزی لہسن والی جگہ پہنچے، اور لوگ بھوکے تھے، پس ہم نے بہت زیادہ لہسن کھالیا، پھر ہم مسجد میں گئے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی بو کو محسوس کیا، اور فرمایا کہ جس نے اس خبیث سبزی میں سے کچھ کھایا، تو وہ مسجد میں ہمارے قریب نہ آئے۔

یہ سُن کر لوگوں نے کہا کہ لہسن حرام کردیا گیا، حرام کردیا گیا، یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! مجھے اس چیز (یعنی لہسن) کو حرام کرنے کا اختیار نہیں، جس کو اللہ نے میرے لئے حلال کیا ہے؛ البتہ یہ ایسی سبزی ہے کہ جس کی بو کو میں ناپسند کرتا ہوں (مسلم)

اس قسم کا مضمون اور احادیث میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ [2]

اس قسم کی احادیث کے پیشِ نظر اہلِ علم حضرات نے فرمایا کہ مساجد اور دینی مجالس ومحافل میں تمباکو وسگریٹ نوشی کرنا جائز نہیں، خواہ فی نفسہٖ اس کو مباح یا مکروہ یا حرام قرار دیا جائے، کیونکہ جب کچا پیاز اور لہسن کھا کر بدبو دُور کیے بغیر مساجد اور دینی مجالس میں آنے سے بھی شریعت نے منع کیا ہے، تو سگریٹ نوشی کا بھی بدرجہ اولیٰ یہی حکم ہونا چاہئے، اور سگریٹ نوشی کے علاوہ تمباکو نوشی کی جتنی بھی ایسی صورتیں ہیں کہ جن سے بدبو پیدا ہوتی یا دوسروں کو گھن

---

[1] رقم الحدیث ۵۶۵ "۷۶"، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب نہی من أکل ثوما أو بصلا أو کراثا أو نحوھا؛ مسند احمد، رقم الحدیث ۱۱۵۸۳.

[2] عن جابر بن سمرۃ، عن أبی أیوب الأنصاری، قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا أتی بطعام أکل منہ، وبعث بفضلہ إلی، وإنہ بعث إلی یوما بفضلۃ لم یأکل منھا، لأن فیھا ثوما، فسألتہ: أحرام ھو؟ قال: لا، ولکنی أکرھہ من أجل ریحہ، قال: فإنی أکرہ ما کرھت (مسلم، رقم الحدیث ۲۰۵۳ "۱۷۰"، باب إباحۃ أکل الثوم، وأنہ ینبغی لمن أراد خطاب الکبار ترکہ، وکذا ما فی معناہ)

آتی ہے، ان سب کا یہی حکم ہے۔ [1]

غیر دینی اور عام مجالس ومواقع میں تمباکو وسگریٹ نوشی کا حکم

جو مجالس اور محافل نماز اور دین کے لئے نہ ہوں، جیسا کہ ولیمہ کی تقریبات یا عام بازار تو ایسی مجالس میں بعض حضرات نے تمباکو وسگریٹ نوشی کو مباح، بعض نے مکروہ اور بعض نے حرام

---

[1] حكم شرب الدخان فى المساجد ومجالس القرآن والعلم والمحافل:
لا يجوز شرب الدخان فى المساجد باتفاق، سواء قيل بإباحته أو كراهته أو تحريمه، قياسا على منع أكل الثوم والبصل فى المساجد، ومنع آكلهما من دخول المساجد حتى تزول رائحة فمه، وذلك لكراهة رائحة الثوم والبصل، فيتأذى الملائكة والمصلون منها، ويلحق الدخان بهما لكراهة رائحته -والمساجد إنما بنيت لعبادة الله، فيجب تجنيبها المستقذرات والروائح الكريهة -فعن جابر رضى الله عنه أن النبى صلى الله عليه وسلم قال :من أكل البصل والثوم والكراث فلا يقربن مسجدنا، فإن الملائكة تتأذى مما يتأذى منه بنو آدم .
قال ابن عابدين :يمنع فى المسجد أكل نحو ثوم وبصل ونحوه مما له رائحة كريهة، للحديث الصحيح فى النهى عن قربان آكل الثوم والبصل المسجدَ قال الإمام العينى فى شرحه على صحيح البخارى :قلت :علة النهى أذى الملائكة وأذى المسلمين.
قال ابن عابدين :ويلحق بما نص عليه فى الحديث :كل ما له رائحة كريهة مأكولا أو غيره.
ونقل ابن عابدين عن الطحطاوى :إن الدخان ملحق بالبصل والثوم فى هذا الحكم.
وقال الشيخ عليش المالكى :لا شك فى تحريم شرب الدخان فى المساجد والمحافل لأن له رائحة كريهة، ونقل عن مجموع الأمير فى باب الجمعة :أنه يحرم تعاطى ما له رائحة كريهة فى المسجد والمحافل.
وفى الشروانى على تحفة المحتاج :يمنع من دخول المسجد ذو الرائحة الكريهة، كآكل البصل والثوم، ومنه ريح الدخان المشهور الآن.
كذلك لا يجوز لشارب الدخان دخول المسجد حتى تزول الرائحة من فمه، قياسا على منع آكل الثوم والبصل من دخول المسجد حتى تزول الرائحة .واعتبر الفقهاء أن وجود الرائحة الكريهة، عذر فى التخلف عن الجمعة والجماعة، إذا لم يفعل ذلك قصدا لإسقاط الجماعة.
ولا يختص المنع بالمساجد، بل إنه يشمل مجامع الصلاة غير المساجد، كمصلى العيد والجنائز ونحوها من مجامع العبادات، وكذا مجامع العلم والذكر ومجالس قراء ة القرآن ونحوها.
هذا مع اختلاف الفقهاء فى منع من فى فمه رائحة الدخان من دخول المسجد، أو مجامع العبادات، ومجالس القرآن، فحرمه الحنفية والمالكية، وكرهه الشافعية والحنابلة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٠، ص١٠٨، وص١٠٩، مادة "تبغ")

Idara Ghufran

قرار دیا ہے، خاص طور پر جبکہ شریعت نے منہ صاف رکھنے اور دوسروں کو ایذاء رسانی سے بچانے کا حکم بھی دیا ہو تو عام مجالس میں بھی کراہت میں شبہ نہیں۔

اور اگر کسی موقع پر سگریٹ نوشی کی قانوناً ممانعت ہو، تو پھر بہرحال قانون شکنی جائز نہیں۔ [1]

تمباکو وسگریٹ کی بیع اور کاشت کا حکم

تمباکو اور سگریٹ کی بیع اور کاشت کے ناجائز، مباح یا مکروہ ہونے میں اہلِ علم حضرات کا اختلاف ہے۔

جو حضرات تمباکو اور سگریٹ نوشی کو حرام قرار دیتے ہیں، ان کے نزدیک اس کی بیع اور کاشت بھی ناجائز ہے، اور جو حضرات تمباکو وسگریٹ نوشی کو مکروہ قرار دیتے ہیں، ان کے نزدیک مکروہ ہے، اور جو حضرات تمباکو وسگریٹ نوشی کو مباح قرار دیتے ہیں، ان کے نزدیک مباح ہے، وہ الگ بات ہے کہ اگر کوئی صرف دوا وغیرہ کے طور پر کاشت وبیع کرے، تو پھر مباح

---

[1] كذلك اختلف الفقهاء بالنسبة للمجامع التى ليست للصلاة أو الذكر أو قراء ة القرآن . وذلك كالولائم ومجالس القضاء .فأفتى بإباحته فى مجالس القضاء الشيخ محمد مهدى العباسى الحنفى شيخ الأزهر ومفتى الديار المصرية.

وقال الشيخ عليش المالكى :يحرم تعاطيه فى المحافل.

وكرهه الشافعية والحنابلة.

أما الأسواق ونحوها، فقد قال الإمام النووى :يلحق بالثوم والبصل والكراث كل ما له رائحة كريهة من المأكولات وغيرها، وقاس العلماء على المساجد مجامع العبادات ومجامع العلم والذكر والولائم ونحوها.ثم قال :ولا يلتحق بها الأسواق ونحوها (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٠، ص ١٠٨، وص ١٠٩، مادة "تبغ")

وفى الحديث وجوب طاعة ولاة الأمور وهى مقيدة بغير الأمر بالمعصية كما تقدم فى أوائل الفتن والحكمة فى الأمر بطاعتهم المحافظة على اتفاق الكلمة لما فى الافتراق من الفساد الحديث الثانى (فتح البارى للعسقلانى، ج١٣، ص١١٢، قوله باب قول الله تعالى أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولى الأمر منكم)

أجمع العلماء على وجوبها فى غير معصية وعلى تحريمها فى المعصية نقل الإجماع على هذا القاضى عياض وآخرون (شرح النووى، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء فى غير معصية وتحريمها فى المعصية)

www.idaraghufran.org

وجائز ہونے میں اختلاف نہ ہوگا، اور عام حالات میں مکروہ ہونا راجح ہوگا۔ ۱

۱ حكم بيع الدخان وزراعته:

كان الاختلاف بين الفقهاء بالنسبة للدخان هو فى بيان حكم شربه، هل هو حرام أو مباح أو مكروه؟ وكان التعرض لبيان حكم بيعه أو زراعته قليلا.

على أنه يمكن أن يقال فى الجملة :إن الذين حرموه يستتبع ذلك عندهم حرمة بيعه وزراعته، والذين أباحوه يباح عندهم بيعه وزراعته .يقول الشيخ عليش من المالكية :الحاصل أن الدخان فى شربه خلاف بالحل والحرمة، فالورع عدم شربه، وبيعه وسيلة لشربه، فيعطى حكمه .

ونورد فيما يلى ما أمكن العثور عليه من أقوال فى ذلك:

من الحنفية نقل ابن عابدين عن الشرنبلالى :أنه يمنع من بيع الدخان ، ومن المالكية، ذكر الشيخ عليش :ما يفيد جواز زراعته وبيعه، فقد سئل فى الدخان الذى يشرب فى القصبة، والذى يستنشق به، هل كل منهما متمول؟ فإذا أتلف شخص شيئا من أحدهما مملوكا لغيره يكون عليه الضمان، أو كيف الحال؟

فأجاب :نعم كل منهما متمول؛ لأنه طاهر فيه منفعة شرعية لمن اختلت طبيعته باستعماله وصار له كالدواء ، فكل منهما كسائر العقاقير التى يتداوى بها من العلل، ولا يرتاب عاقل متشرع فى أنها متمولة، فكذلك هذان، كيف والانتفاع على الوجه المذكور والتنافس حاصلان بالمشاهدة.

فإذا أتلف شخص شيئا من أحدهما مملوكا لغيره كان عليه الضمان، وقد أفتى بعض المتأخرين بجواز بيع مغيب العقل بلا نشوة، لمن يستعمل منه القدر اليسير الذى لا يغيب عقله، واستظهر فتواه سيدى إبراهيم اللقانى.

كذلك سئل الشيخ عليش :عن رجل تعدى على بصل لآخر أو جزر أو خس أو دخان أو مطلق زرع قبل بدو صلاحه، فماذا يلزمه؟ وهل يعتبر وقت الحصاد، أو ما يقوله أهل المعرفة؟ وإن كان بعد بدو الصلاح فما الحكم؟

فأجاب :إن تعدى على الزرع قبل بدو الصلاح أغرم قيمته يوم التعدى على الرجاء والخوف، وإن تأخر الحكم عليه بالغرم حتى رجع الزرع لحاله سقطت عنه القيمة ويؤدب المفسد، وإن تعدى بعد بدو الصلاح أغرم قيمته يوم التعدى على البت.

ومن الشافعية :جاء فى حاشية الشبراملسى على نهاية المحتاج :يصح بيع الدخان المعروف فى زماننا؛ لأنه طاهر منتفع به أى عند بعض الناس.

وجاء فى حاشية الشروانى على تحفة المحتاج ما ملخصه جواز بيعه.، للخلاف فى حرمته ولانتفاع بعض الناس به .كما إذا كان يعلم الضرر بتركه، وحينئذ فيصح بيعه.

ولم نعثر على نص فى مذهب الحنابلة، لكن جاء فى كشاف القناع ما يمكن أن يستفاد منه جواز بيعه قياسا .قال :السم من الحشائش والنبات، إن كان لا ينتفع به، أو كان يقتل قليله، لم يجز بيعه، وإن انتفع به وأمكن التداوى بيسيره جاز بيعه، لما فيه من النفع المباح (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٠، ص١٠٩، وص١١٠، مادة "تبغ")

www.idaraghufran.org

تمباکو وسگریٹ کی طہارت ونجاست کا حکم

اصولی اعتبار سے تمباکو، سگریٹ اور پان ونسوار پاک چیز شمار ہوتی ہے، جب تک کہ اس میں دوسری ناپاک ونجس چیز شامل نہ ہو، بلکہ افیون وغیرہ بھی پاک ہے۔ [1]

تمباکو وسگریٹ نوشی سے روزہ فاسد ہونے کا حکم

روزہ کی حالت میں قصداً وعمداً تمباکو وسگریٹ نوشی کرنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، اور بعض حضرات کے نزدیک اگر رمضان کا ادائی فرض روزہ ہو، تو جان بوجھ کر اس عمل کا ارتکاب کرنے سے قضاء کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہوتا ہے۔ [2]

لیکن اگر منشیات کا استعمال منہ، ناک کے بغیر مثلاً ٹیکہ لگا کر کیا جائے، تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

---

[1] حکم الدخان من حیث الطهارة والنجاسة: صرح المالكية والشافعية بطهارة الدخان.
قال الدردير :من الطاهر الجماد، ويشمل النبات بأنواعه.
قال الصاوی :ومن ذلک الدخان.
وفی نهاية المحتاج قال الشبراملسی فی الحاشية :يصح بيع الدخان المعروف فی زماننا؛ لأنه طاهر منتفع به. وورد مثل ذلک فی حاشية الجمل وحاشية الشروانی وحاشية القليوبی.
هذا وقد ذكر القرافی فی الفرق الأربعين " :قاعدة المسكرات والمرقدات والمفسدات "
(تنبيه) تنفرد المسكرات عن المرقدات والمفسدات بثلاثة أحكام :الحد، والتنجيس، وتحريم اليسير .والمرقدات والمفسدات لا حد فيها ولا نجاسة، فمن صلى بالبنج معه أو الأفيون لم تبطل صلاته إجماعا . هذا وبعض من حرم الدخان وعلل حرمته بالإسكار فهی عنده نجسة قياسا على الخمر.
ولم نعثر على نص فی مذهب الحنفية، إلا أن قواعدهم تدل على أن الدخان طاهر، فقد قال ابن عابدين :الأشربة الجامدة كالبنج والأفيون.
لم نر أحدا قال بنجاستها، ولا يلزم من الحرمة نجاسته، كالسم القاتل، فإنه حرام مع أنه طاهر.
كذلک لم نعثر على نص فی مذهب الحنابلة، إلا أنه جاء فی نيل المآرب :المسكر غير المائع طاهر (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۰، ص ۱۱۱، مادة "تبغ")

[2] اتفق الفقهاء على أن شرب الدخان المعروف أثناء الصوم يفسد الصيام لأنه من المفطرات.
كذلک يفسد الصوم لو أدخل الدخان حلقه من غير شرب، بل باستنشاق له عمدا، أما إذا وصل

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

زوج کا زوجہ کو تمباکو نوشی سے منع کرنے کا حکم

اگر کسی کی بیوی تمباکو نوشی کی عادی ہو، تو اکثر اہلِ علم حضرات کے نزدیک اس کے شوہر کو اسے منع کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے، کیونکہ یہ شوہر کی ایذاء وتکلیف کا باعث ہے۔ [1]

اوراس کے برعکس اگر کسی کا شوہر تمباکو نوشی میں مبتلا ہو، تو قواعد سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی کو بھی اس سے منع کرنے کا حق حاصل ہونا چاہئے، کیونکہ اس سے بسا اوقات بلکہ عموماً بیوی کو بھی ایذاء وتکلیف پہنچتی ہے۔ [2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

إلى حلقه بدون قصد، كأن كان يخالط من يشربه فدخل الدخان حلقه دون قصد، فلا يفسد به الصوم، إذ لا يمكن الاحتراز من ذلك.

وعند الحنفية والمالكية :إن تعمد ذلك فعليه القضاء والكفارة .

وعند الشافعية والحنابلة عليه القضاء فقط، إذ الكفارة عندهم تكون بالجماع فقط فى نهار رمضان.

وكذلك يفطر الصائم بمضغ الدخان أو نشوقه، لأنه نوع من أنواع التكييف، ويصل طعمه للحلق، ويتكيف به الدماغ مثل تكيفه بالدخان الذى يمص بالعود.

وهذا ما صرح به المالكية، وقواعد المذاهب الأخرى لا تأباه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۰، ص ۱۱۱، وص ۱۱۲، مادة "تبغ")

[1] حق الزوج فى منع زوجته من شرب الدخان:

يرى جمهور الفقهاء (الحنفية والمالكية وأحد وجهين عند الشافعية والحنابلة) أن للزوج منع زوجته من كل ما له رائحة كريهة، كالبصل والثوم، ومن ذلك شرب الدخان المعروف؛ لأن رائحته تمنع كمال الاستمتاع، خصوصا إذا كان الزوج لا يشربه.

والوجه الثانى عند الشافعية والحنابلة :أنه ليس له منعها من ذلك لأنه لا يمنع الوطء (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۰، ص ۱۱۲، مادة "تبغ")

[2] وفى شرح العلامة الشيخ إسماعيل النابلسى والد سيدنا عبد الغنى على شرح الدرر بعد نقله أن للزوج منع الزوجة من أكل الثوم والبصل وكل ما ينتن الفم.

قال :ومقتضاه المنع من شربها التتن لأنه ينتن الفم خصوصا إذا كان الزوج لا يشربه أعاذنا الله تعالى منه .وقد أفتى بالمنع من شربه شيخ مشايخنا المسيرى وغيره اهـ .وللعلامة الشيخ على الأجهورى المالكى رسالة فى حله نقل فيها أنه أفتى بحله من يعتمد عليه من أئمة المذاهب الأربعة (ردالمحتار، ج ۶، ص ۴۵۹، كتاب الاشربة)

www.idaraghufran.org

زوجہ کی تمباکو نوشی کے نفقہ کا حکم

اگر کسی کی بیوی تمباکو نوشی میں مبتلا ہو، تو حنفی فقہ سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم حضرات کے نزدیک اس کے شوہر پر اس کی تمباکو نوشی کا خرچہ، نان نفقہ میں شامل ہو کر واجب نہیں ہوتا۔ اور بعض دوسرے سلسلہ کے اہلِ علم حضرات کے نزدیک واجب ہوتا ہے۔ [1]

بیماری کے علاج معالجہ کے لئے تمباکو نوشی کا حکم

اگر کسی کو کوئی بیماری لاحق ہو، تو اس کا تمباکو سے علاج معالجہ کرنا یعنی دوا کرنا بہت سے فقہائے کرام کے نزدیک جائز ہے، جیسا کہ نشہ آور چیز اور افیون وغیرہ کے متعلق بھی حکم ہے۔ [2]

مذکورہ حکم تو ایک اصولی درجہ میں تھا، جہاں تک ماہر طبیب کے مشورہ سے علاج اور بیماری (مثلاً گیس وغیرہ) دور کرنے کی غرض سے تمباکو وسگریٹ نوشی کا تعلق ہے، تو اس بارے میں

---

[1] التبغ فی نفقة الزوجة:
يرى بعض الشافعية والحنابلة أن الزوجة إن اعتادت شرب الدخان تفكها وجب على الزوج توفيره لها ضمن حقها فی النفقة .ويرى الحنفية أنه لا يلزمه ذلک وإن تضررت بتركه، قال ابن عابدين : لأن ذلک إن كان من قبيل الدواء أو من قبيل التفكه، فكل من الدواء والتفكه لا يلزمه.
ولم يصرح المالكية بذلک، إلا أن قواعدهم كالحنفية فی أن الدواء والتفكه لا يلزم الزوج (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۰، ص ۱۱۲، مادة "تبغ")

[2] حكم التداوی بالتبغ:
من القواعد العامة التی أجمع عليها الفقهاء أن الأشياء المحرمة النجسة المنصوص عليها كالخمر لا يجوز التداوی بها.
أما ما لا نص فيه فإنه يختلف باختلاف اجتهاد الفقهاء .
فمن قال بنجاسة الدخان وأنه يسكر كالخمر لا يجوز عنده التداوی به.
لكنه عند جمهور الفقهاء طاهر ويجوز التداوی به، كما يؤخذ ذلک من نصوصهم .وهذا إذا كان يمكن التداوی به.
قال الشيخ عليش المالكی :الدخان متمول، لأنه طاهر فيه منفعة شرعية لمن اختلت طبيعته باستعماله وصار له كالدواء ، فهو كسائر العقاقير التی يتداوی بها من العلل (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۰، ص ۱۱۲، وص ۱۱۳، مادة "تبغ")

www.idaraghufran.org

سمجھ لینا چاہئے کہ اس غرض کے لئے تمباکو وسگریٹ نوشی کرنے کے لئے کچھ شرائط مقرر ہیں، مثلاً یہ کہ سگریٹ کے علاوہ اس سے بہتر دوسرا متبادل علاج آسانی میسر نہ ہو، اور تمباکو و سگریٹ نوشی کے بعد اپنے منہ کی اچھی طرح صفائی کرلے اور منہ کی بدبو جلد از جلد دور کرنے کی کوشش کرے، اور اس کے بغیر مساجد اور عام مجالس میں حاضر نہ ہو۔

نیز یہ کہ عام مجالس اور تقریبات میں دوسروں کے قریب بیٹھ کر تمباکو وسگریٹ نوشی سے پرہیز کرے (کہ یہ دوسروں کی ایذا اور تکلیف کا باعث ہے) اور جتنی مقدار علاج کے لئے درکار ہو اُس پر اکتفاء کرے (جیسا کہ دوسرے علاج معالجہ اور دوائیوں کے بارے میں اصول ہے کہ صرف مرض کی حالت میں ہی دواء کو استعمال کیا جاتا ہے، مرض دور ہونے کے بعد نہیں خصوصاً جس چیز میں منفی اور نقصان دہ پہلو یعنی Side Effect بھی غالب ہو) لِاَنَّ الضَّرُوْرَۃَ یُتَقَدَّرُ بِقَدْرِ الضَّرُوْرَۃِ۔ [1]

بعض لوگ عادت ہوجانے کی وجہ سے تمباکو وسگریٹ نوشی کے چھوڑنے پر نفسیاتی بے چینی کو

---

[1] یتفرع على الحرمة والاباحة والكراهة وعدم الكراهة استعماله للتداوى فمن أباحه بلاكراهة إباحة للتداوى بلامزاحمة وكذامن اباحه بكراهة تنزيهاإجازة للتداوى ضرورة وأمامن حرمه اوكرهه تحريما منعه مطلقاًإلابشروط مذكورة فى موضعها ولذاقال "صاحب النصيحة" (وهوممن اختارالحرمة) اعلم انه اذا ثبت حرمته بالدلائل المذكورة فلايجوزشربه للتداوى إذاأمربه الطبيب الحاذق المسلم وله شروط مقررة فى الفقه قال فى النصاب : التداوى بالخمراوبحرام آخران لم يتيقن فيه الشفاء لايجوزبلاخلاف ، لان الحرمة بيقين لا تترك بالشك وان تيقن بالشفاء وله دواء سواه لايجوز ايضا لعدم تحقق الضرورة وان تيقن الشفاء ولادواء سواه قيل :لايجوزلقول ابن مسعود : إن الله ماجعل شفاء كم فيما حرم عليكم وقيل : يجوزقياساعلى شرب الخمرحالة العطش والجواب ان لم يبق محرما للضرورة فلايكون الشفاء فى الحرام فللمحتسب أن يبعث إلى الأطباء أمينا ليستوثق عليهم ان لايأمروامريضا بالتداوى بالمحرمات إلابماذكرمن الشروط انتهى مافى النصاب ......ثم إذاأمرالطبيب المسلم الحاذق بشرب الدخان للتداوى فلا يجوزللشارب ان يحضرعقيب الشرب بلافصل فى المساجد والمجالس ،بل يغسل فاه ويزيل نتنه ثم يحضروأشدقباحة وأقوى حرمة أن يشرب الدخان الخبيث فى المجالس أوالمساجد لأنه وإن جازشربه لضرورة التداوى لكن لم يجزشربه فى المساجد والمجالس إذلاضرورة فى شربه هناك انتهى كلامه (زجر أرباب الريّان عن شرب الدخان، مجموعة رسائل اللكنوى ج ۲ ص ۳۲۶، وص ۳۲۷)

Idara Ghufran

بیماری اور اس کے استعمال پر حظِّ نفس کو علاج اور دواء کا درجہ دے دیتے ہیں، حالانکہ اولاً تو یہ بے چینی حقیقی بیماری کے مفہوم میں داخل نہیں، ورنہ تو ہر گناہ کے عادی شخص کو گناہ کی عادت چھوڑنے میں نفسیاتی طور پر اس قسم کی پریشانی ہوا ہی کرتی ہے۔

دوسرے ماہرین کی تحقیق کے مطابق تمباکو وسگریٹ نوشی حقیقی سکون کے بجائے جسمانی اور فطری نظام کو اعتدال سے ہٹا کر متحرک اور متاثر کرتی ہے، مگر بعض لوگوں نے اس بے چینی کو سکون کا درجہ دے دیا ہے، شریعت نے ایسے موقع پر مجاہدہ کر کے نفس کا مقابلہ کرنے اور نفس کی خواہش کو دبانے کا حکم دیا ہے اور ظاہر ہے کہ مجاہدہ نفس کی بے جا خواہشات کو دبانے کے لئے ہی ہوا کرتا ہے۔

تمباکو وسگریٹ نوشی کے مرتکب کی امامت کا حکم

جو حضرات تمباکو وسگریٹ نوشی کو حرام یا مکروہ قرار دیتے ہیں، انہوں نے تمباکو نوشی اور بطورِ خاص سگریٹ نوشی کے مرتکب کی امامت کو مکروہ قرار دیا ہے، خصوصاً جبکہ وہ کھلے عام اور مداومت کے ساتھ اس کی عادت بنالے۔

جبکہ بعض حضرات نے مکروہ قرار دینے سے اتفاق نہیں کیا۔ [1]

---

[1] إمامة شارب الدخان :نقل ابن عابدين عن الشيخ العمادى أنه يكره الاقتداء بالمعروف بأكل الربا، أو شيء من المحرمات، أو يداوم الإصرار على شيء من المكروهات، كالدخان المبتدع فى هذا الزمان (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۰، ص۱۱۳، مادة "تبغ")

ويكره الاقتداء بالمعروف بأكل الربا أو شيء من المحرمات، أو يداوم الإسرار على شيء من البدع المكروهات كالدخان المبتدع فى هذا الزمان ولا سيما بعد صدور منع السلطان اهـ .ورد عليه سيدنا عبد الغنى فى شرح الهدية بما حاصله ما قدمناه، فقول الشارح إلحاقا له بالثوم والبصل فيه نظر، إذ لا يناسب كلام العمادى، نعم إلحاقه بما ذكر هو الإنصاف .قال أبو السعود :فتكون الكراهة تنزيهية، والمكروه تنزيها يجامع الإباحة اهـ .وقال ط :ويؤخذ منه كراهة التحريم فى المسجد للنهى الوارد فى الثوم والبصل وهو ملحق بهما، والظاهر كراهة تعاطيه حال القراءة لما فيه من الإخلال بتعظيم كتاب الله تعالى اهـ (ردالمحتار، ج۶ ص۴۶۰، وص ۴۶۱، كتاب الاشربة)

وبالجملة إن ثبت فى هذا الدخان إضرار صرف خال عن المنافع فيجوز الإفتاء بتحريمه وإن لم

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

تمباکو وسگریٹ نوشی کی وجہ سے وضو فاسد نہ ہونے کا حکم

تمباکو وسگریٹ نوشی کیونکہ اکثر حضرات کے نزدیک ناپاک چیز نہیں، اور نہ ہی اس کے استعمال سے بذاتِ خود وضو فاسد ہونے یا ٹوٹنے والی کوئی بات پائی جاتی ہے، اس لئے تمباکو وسگریٹ نوشی کی وجہ سے وضو فاسد نہیں ہوتا، جب تک کہ کوئی دوسری وجہ وضو فاسد کرنے والی نہ پائی جائے۔

البتہ اگر کوئی شخص اس طرح کے تمباکو وسگریٹ نوشی کا ارتکاب کرے، کہ جس سے اس کو نشہ ہوجائے، اور ہوش وحواس زائل ہوجائیں، اور نیند کی طرح اعضاء پر پکڑ نہ رہے، اور اس کے اعضاء ڈھیلے پڑ جائیں، مثلاً چال ڈھال بے ڈھنگی ہوجائے، تو پھر وضو ٹوٹ جائے گا، کیونکہ ہوش وحواس کا زائل ہونا بھی وضو ٹوٹنے کے اسباب میں سے ہے، اور یہ بات ظاہر ہے کہ عام تمباکو یا سگریٹ نوشی سے یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

يثبت انتفاعه فالأصل حله مع أن فى الإفتاء بحله دفع الحرج عن المسلمين فإن أكثرهم مبتلون بتناوله مع أن تحليله أيسر من تحريمه وما خير رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أمرين إلا اختار أيسرهما وأما كونه بدعة فلا ضرر فإنه بدعة فى التناول لا فى الدين فإثبات حرمته أمر عسير لا يكاد يوجد له نصير نعم لو أضر ببعض الطبائع فهو عليه حرام ولو نفع ببعض وقصد به التداوى فهو مرغوب ولو لم ينفع ولم يضر هذا ما سنح فى الخاطر إظهارا للصواب من غير تعنت ولا عناد فى الجواب ، والله أعلم بالصواب كذا أجاب الشيخ محيى الدين أحمد بن محيى الدين بن حيدر الكردى الجزرى رحمه الله تعالى (تنقيح الفتاوىٰ الحامدية، ج۷ص۴۲۶، مسائل وفوائد شتى من الحظر والإباحة وغير ذلك)

[1] اتفق الفقهاء على أن السكر ناقض للوضوء (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۳، ص۳۹۳، مادة "وضوء")

عدد الفقهاء نواقض الوضوء ، وهى فى الجملة :خروج شىء من أحد السبيلين، وخروج نجس من غير السبيلين، وزوال العقل (السكر -الجنون -الإغماء) ، والنوم (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۱، ص۱۵۰، مادة "نقض")

أما السكر والجنون والإغماء فدليل نقض الوضوء بها أنها أبلغ فى إزالة المسكة من النوم، لأن النائم يستيقظ بالانتباه، بخلاف المجنون والسكران والمغمى عليه(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۷، ص۱۱۶، مادة "حدث")

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مگر یہ بات اپنے مقام پر پہلے ذکر کی جا چکی ہے کہ مساجد اور دینی مجالس میں تمباکو وسگریٹ نوشی کا ارتکاب کرنا جائز نہیں، اور اسی طریقہ سے تمباکو وسگریٹ نوشی کی وجہ سے اگر منہ میں بدبو پیدا ہوگئی ہو، تو نماز پڑھنے سے پہلے منہ کی بدبو کو زائل کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے، جس کی تفصیل احادیث کی روشنی میں پہلے گزر چکی ہے، اور اگر کوئی تمباکو وسگریٹ نوشی کے بعد پورا وضو ہی کرلے، تو اور اچھی بات ہے، کیونکہ بعض حضرات کے نزدیک تمباکو وسگریٹ نوشی گناہ یا مکروہ ہے، اور گناہ یا مکروہ فعل کا ارتکاب کرنے کے بعد وضو کر لینا مناسب ہے۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ وكذا السكر ينقض الوضوء أيضا في الأحوال كلها في الصلاة وغيرها (الجوهرة النيرة، ج ١ ص ٩، كتاب الطهارة)

واختاروا في نقض طهارته أنه الذي في مشيته خلل وكذا في يمينه أن لا يسكر أطلقه فشمل من سكر مكرها أو مضطرا فطلق (البحر الرائق، ج٣ص ٢٦٦، كتاب الطلاق)

والسكر ينقض الوضوء أيضاً؛ لأنه سبب لخروج الحدث بواسطة استرخاء المفاصل، فيقام مقام خروج الحدث احتياطاً.

بعد هذا الكلام في حده وذكر بعض المشايخ في شرح المبسوط أن حد السكران هنا ما هو حد السكران في باب الحد، وهكذا ذكر الصدر الشهيد رحمه الله في واقعاته، فإنه قال :إن كان لا يعرف الرجل من المرأة ينتقض وضوءه، وهذا الحد ليس بلازم إذا دخل في بعض مشيته تحرك، فهو سكر ينتقض به وضوءه، كذا ذكر شمس الأئمة الحلواني رحمه الله، وهو الصحيح، وهذا لأن السكر إنما أوجب انتقاض الوضوء لكونه سبباً لخروج الحدث بواسطة الغفلة وزوال المسكة، فلما دخل في مشيته تحرك فقد زالت المسكة والله أعلم (المحيط البرهاني في الفقه النعماني، ج ١ ص ٦٩، كتاب الطهارات، الفصل الثاني)

[1] يجب على النمام أن يتوب إلى الله تعالى بالندم والتأسف على فعله ليخرج بذلك من حق الله سبحانه وتعالى.

وينظر التفصيل في مصطلح (توبة) وقال الشيرازي :يستحب الوضوء من الضحك في الصلاة ومن الكلام القبيح ، لما روى عن عبد الله بن مسعود -رضي الله عنه -أنه قال " :لأن أتوضأ من الكلمة الخبيثة أحب إلي من أن أتوضأ من الطعام الطيب . "وقالت عائشة -رضي الله عنها ":- يتوضأ أحدكم من الطعام الطيب ولا يتوضأ من الكلمة العوراء يقولها "، وقال ابن عباس -رضي الله عنهما ":-الحدث حدثان حدث اللسان وحدث الفرج وأشدهما حدث اللسان.

قال النووي :وحمل الشيرازي هذه الآثار على الوضوء الشرعي الذي هو غسل الأعضاء المعروفة، وكذلك حملها ابن المنذر وجماعة من أصحابنا.

وقال ابن الصباغ :الأشبه أنهم أرادوا غسل الفم، وكذا حملها المتولي على غسل الفم، وحكى

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

آخر میں عرض ہے کہ بندہ کئی سالوں سے پان کے ذریعہ تمبا کونوشی کی ایک حد تک عادت میں مبتلا تھا، لیکن اس کتاب کو تحریر و مرتب کرتے وقت تمبا کو کی قباحت وشناعت اور نقصانات کا دل ودماغ پر گہرا اثر ہوا، اور اسی دوران جبکہ ابھی اس کتاب کے مسودہ کی آخری اور حتمی نظرِ ثانی (پروف ریڈنگ) جاری تھی، تو بندہ نے مذکورہ تمبا کونوشی سے اجتناب کا اہتمام کرلیا ہے، اور آئندہ کے لئے اس سے بچنے کا پختہ عزم بھی ہے، اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرمائے۔آمین۔

فقط

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

محمد رضوان

مؤرخہ ۱۷/ ربیع الآخر/ ۱۴۳۵ھ بمطابق 18/ فروری/ 2014ء بروز منگل

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الشاشي في المعتمد كلام ابن الصباغ ثم قال :وهذا بعيد بل ظاهر كلام الشافعي أنه أراد الوضوء الشرعي. قال :والمعنى يدل عليه لأن غسل الفم لا يؤثر فيما جرى من الكلام وإنما يؤثر فيه الوضوء الشرعي، والغرض منه تكفير الخطايا كما ثبت في الأحاديث، فحصل أن الصحيح أو الصواب استحباب الوضوء الشرعي من الكلام القبيح كالغيبة والنميمة والكذب والقذف وقول الزور والفحش وأشباهها (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۴۱، ص ۳۷۴، مادة "نميمة")

اختلف الحنابلة في انتقاض الوضوء بأكل الطعام المحرم:

فقد ورد عن الإمام أحمد :ينقض الوضوء الطعام المحرم، وعنه :ينقض اللحم المحرم مطلقا، وعنه ينقض لحم الخنزير فقط.

وقال أبو بكر :وبقية النجاسات تخرج عليه.والمذهب عند الحنابلة أنه لا نقض بأكل ما سوى لحم الإبل من اللحوم، سواء كانت مباحة أو محرمة كلحوم السباع، لكون النقض بلحم الإبل تعبديا؛ فلا يتعدى إلى غيره.

قال المرداوي :ظاهر كلام المصنف أن أكل الأطعمة المحرمة لا ينقض الوضوء ، وهو صحيح، وهو المذهب، وعليه الأصحاب (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۳، ص۳۹۷، مادة "وضوء")

Idara Ghufran

(خاتمہ)

شراب ومنشیات سے نجات کے لئے اسلامی ہدایات

شراب نوشی اور منشیات کے استعمال اور دنیا بھر میں عام ہوجانے کے باعث ہر سنجیدہ ملک کی حکومت اور ذمہ دار ادارے وافراد، شراب اور منشیات سے نجات کے لئے مختلف کوششیں اور تدبیریں کرتے ہیں، لیکن وقت کے ساتھ ساتھ شراب اور منشیات کے استعمال میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے، اور وہ کوششیں اور تدبیریں زیادہ کارگر ومؤثر ثابت نہیں ہوتیں۔

مگر اسلام کی طرف سے پیش کردہ چند ہدایات وتعلیمات ایسی ہیں کہ اگر ان پر عمل پیرا ہوا جائے، تو شراب اور منشیات سے کافی حد تک حفاظت ونجات حاصل ہوسکتی ہے۔

ذیل میں اس طرح کی اسلامی ہدایات وتعلیمات کو مختصر واجمالی انداز میں ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱)......شراب نوشی ومنشیات کے مواقع سے اجتناب

شراب ومنشیات سے نجات وحفاظت کے لئے اسلام کی پیش کردہ پہلی ہدایت وتعلیم یہ ہے کہ شراب اور منشیات کے استعمال کے مواقع سے دور اور کنارہ کش رہا جائے، اور شراب اور منشیات میں مبتلا لوگوں کی صحبت سے اجتناب کیا جائے، خاص طور پر بچوں کو ابتداء سے ہی ایسے مواقع وماحول اور سوسائٹی سے بچا کر رکھا جائے، شراب ونشہ کی عادت ولت پڑنے میں شراب ومنشیات والے ماحول اور ایسے افراد کی صحبت وسوسائٹی بہت اہمیت وتاثیر رکھتی ہے، جس کے سدِ باب کا شریعت میں اہتمام کیا گیا ہے، اور اس کی تفصیل باب نمبر ۹ میں گزر چکی ہے

(۲)......شراب ومنشیات کی تھوڑی مقدار سے بھی اجتناب

شراب ومنشیات سے نجات وحفاظت کے لئے اسلام کی پیش کردہ دوسری ہدایت وتعلیم یہ ہے

کہ شراب اور منشیات کی تھوڑی مقدار کے استعمال سے بھی بچا جائے، کیونکہ ابتداء میں شراب اور منشیات کی تھوڑی مقدار اور اس طرح کی چیزوں کا اتفاقاً شوقیہ استعمال کیا جاتا ہے، اور اس وقت اس کے نقصانات ومضرات اور شوق واتفاق کے عادت بن جانے کے نتائج ظاہر نہیں ہوتے، بعد میں یہی چیز کثرت اور عادت سے تبدیل اور ٹولرنس اور وِدڈرال وغیرہ پر منتج ہوجاتی ہے، اور سب کچھ تباہ وبرباد کر کے، بلکہ قبر میں پہنچا کر دَم لیتی ہے، جس کی تفصیل باب نمبر ۸ میں گزرچکی ہے۔

(۳)......ہر نشہ آور چیز کے استعمال سے اجتناب

شراب ومنشیات سے نجات وحفاظت کے لئے اسلام کی پیش کردہ تیسری ہدایت وتعلیم یہ ہے کہ ہر نشہ آور چیز بلکہ ہر قسم کی منشیات سے بچا جائے، خواہ وہ زیادہ اور تیز مسکِر ونشہ آور ہو، یا ہلکی نشہ آور ہو، جسے شریعت کی زبان میں ''مخدِّر'' یا ''مفتِّر'' کہا جاتا ہے، کیونکہ نشہ کی ابتداء ہلکی پھلکی نشہ آور اشیاء intoxicant، مخدّرات یا مفتّرات (مثلاً تمباکو نوشی وغیرہ) سے ہوتی ہے، جو بعد میں ترقی کر کے تیز نشہ آور چیزوں تک پہنچادیتی ہے، اسی وجہ سے اسلام میں ہر نشہ آور چیز سے منع کیا گیا ہے، اور مفتر ومخدر سے بھی روکا گیا ہے، جس کی تفصیل باب نمبر ۷ اور باب نمبر ۱۲ میں گزرچکی ہے۔

(۴)......شراب ومنشیات کے دوا کے طور پر استعمال سے اجتناب

شراب ومنشیات سے نجات وحفاظت کے لئے اسلام کی پیش کردہ چوتھی ہدایت وتعلیم یہ ہے کہ حتی الامکان شراب اور منشیات کو دوا کے طور پر استعمال کرنے سے بھی بچنے کا اہتمام کیا جائے، اور اس سلسلہ میں علاج معالجہ کے لئے غیر نشہ آور متبادل تدابیر واسباب تلاش واختیار کئے جائیں، کیونکہ دنیا بھر میں بے شمار منشیات کا استعمال بازاروں میں دستیاب نشہ آور دوائیوں وغیرہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے، اور اس سلسلہ میں ماہرین کے تجربات ومشاہدات

بہت زیادہ ہیں کہ بہت سی دوائیاں علاج معالجہ کے طور پر تیار کی گئیں، مگر ان کا نشہ کے طور پر استعمال بڑھ گیا، اور نوبت کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔

اسلام میں اس کا سدِ باب اس طرح کیا گیا کہ شراب اور نشہ آور چیز سے علاج نہ کرنے کی ہدایت دی گئی، اور حتی الامکان نشہ آور چیز سے بطور دوا بھی بچنے کا حکم دیا گیا، اور دردوں وغیرہ کے لئے ''حجامہ'' Cupping Therapy کی شکل میں مسنون عمل تجویز کیا گیا اور اچھے اخلاق کو اختیار کرنے اور بداخلاقی سے بچنے کا حکم دیا گیا، تاکہ منشیات کے استعمال کی طرف توجہ و کشش نہ ہو، جس کی تفصیل باب نمبر ۵ اور باب نمبر ۶ میں گزر چکی ہے۔

(۵)......حجامہ Cupping Therapy کا اہتمام

شراب ومنشیات سے نجات وحفاظت کے لئے اسلام کی پیش کردہ پانچویں ہدایت وتعلیم یہ ہے کہ حجامہ Cupping Therapy کا اہتمام کیا جائے۔

دماغی ونفسیاتی بیماریوں کے لئے ''حجامہ'' Cupping Therapy ایک مؤثر اور مسنون علاج ہے، بلکہ اس کے ذریعہ سے نشہ کی عادت کو بھی کافی حد تک ختم کیا جاسکتا ہے، نیز اکثر منشیات پر مشتمل دوائیوں کا مقصد، شدید دردوں کا علاج ہے، اور دردوں کے لئے ''حجامہ'' Cupping Therapy ایک انتہائی مؤثر ومفید ترین علاج ہے۔

لہٰذا شراب اور نشہ سے بچنے اور حفاظت کے لئے کسی مستند ماہرِ فن سے، حجامہ Cupping Therapy کرانا چاہئے۔

(تفصیل کے لئے ہماری کتاب ''حجامہ یا سینگی کے فوائد واحکام'' ملاحظہ ہو)

(۶)......شراب ونشہ کے نقصانوں اور وبالوں کی تبلیغ وتعلیم

شراب ومنشیات سے نجات وحفاظت کے لئے اسلام کی پیش کردہ چھٹی ہدایت وتعلیم یہ ہے کہ شراب اور نشہ کے متعلق اسلام وماہرین کی طرف سے جن وعیدوں وعذابوں اور مضرات

ونقصانات کا ذکر کیا گیا ہے، ان کو ملاحظہ کیا جائے، اور مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعہ سے تحریراً وتقریراً ان کی تعلیم وتبلیغ کا اہتمام کیا جائے، جس کی تفصیل اس کتاب کے مختلف ابواب میں گزر چکی ہے۔

(۷)......صبر وشکر کا اہتمام

شراب ومنشیات سے نجات وحفاظت کے لئے اسلام کی پیش کردہ ساتویں ہدایت وتعلیم یہ ہے کہ لوگوں کو اچھے اخلاق خاص کر صبر اور شکر کو اپنانے پر ابھارا جائے، اور ان خصلتوں کے لوگوں میں پیدا کرنے کی کوششیں کی جائیں، کیونکہ شراب یا منشیات کا استعمال عام طور پر یا تو کسی رنج وغم اور حادثہ وغیرہ پیش آنے کے سبب سے کیا جاتا ہے، اور یا پھر خوشی کے موقع پر مستی اور سرور حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے، اور اس سلسلہ میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ رنج وغم کے موقع پر صبر وہمت سے کام لیا جائے، اور خوشی ونعمت کے موقع پر شکر ادا کیا جائے، بلکہ اگر کسی کو شراب یا کسی نشہ آور چیز کی عادت پڑ گئی ہو، تو اس کو چھوڑنے کے لئے بھی صبر وہمت سے کام لیا جائے، جس کی کچھ تفصیل باب نمبر ۵ میں گزر چکی ہے، اور مزید تفصیل ہماری دوسری کتاب ''اصلاحِ اخلاق اور حفاظتِ زبان'' میں مذکور ہے۔

(۸)......غصہ ومایوسی سے اجتناب

شراب ومنشیات سے نجات وحفاظت کے لئے اسلام کی پیش کردہ آٹھویں ہدایت وتعلیم یہ ہے کہ غصہ اور مایوسی سے بچا جائے، کیونکہ شراب یا نشہ کا مقصد بسا اوقات کسی چیز پر غصہ آنا یا مایوسی پیدا ہو جانا ہوتا ہے، اور اسلام میں جہاں ایک طرف غصہ سے اجتناب کرنے اور غصہ کو دبا کر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، اسی کے ساتھ مایوسی سے بھی بچنے کا حکم دیا گیا ہے، اور ہر حال میں اللہ کی طرف سے رحم وکرم کا امیدوار رہنے کی تعلیم دی گئی ہے، جس کی کچھ تفصیل باب نمبر ۵ میں گزر چکی ہے، اور ہماری اصلاحِ اخلاق سے متعلق مذکورہ کتاب میں بھی مذکور ہے۔

(۹)......شراب ومنشیات کے بجائے متبادل اشیاء کا انتخاب

شراب ومنشیات سے نجات وحفاظت کے لئے اسلام کی پیش کردہ نویں ہدایت وتعلیم یہ ہے کہ شراب ومنشیات کے بجائے غیر نشہ آور، پاکیزہ مشروبات اور اشیاء کا انتخاب واستعمال کیا جائے، چنانچہ اسلام نے شراب کے بجائے مختلف قسم کے نبیذ، جوس ومشروبات اور سرکہ وغیرہ جیسی مفید ونافع چیزیں تجویز کی ہیں، اس کے علاوہ دوسری بے شمار غیر نشہ آور اشیاء دنیا میں ایسی ہیں، جو شراب ومنشیات کا ذائقہ اور افادیت وغیرہ کے اعتبار سے نعم البدل شمار ہوتی ہیں، جس کی تفصیل باب نمبر ۱۶، ۱۷ میں گزر چکی ہے۔

(۱۰)......شراب ونشہ پر حد وتعزیزی سزاؤں کا نفاذ

شراب ومنشیات سے نجات وحفاظت کے لئے اسلام کی پیش کردہ دسویں ہدایت وتعلیم یہ ہے کہ شراب اور منشیات کے استعمال پر جو قانونی سزائیں حد یا تعزیر کی شکل میں تجویز کی گئی ہیں، ان کو حکومتی سطح پر نافذ کیا جائے، اور مؤثر بنایا جائے، تاکہ شراب نوشی اور منشیات کے استعمال پر لوگوں کی جرأت میں کمی واقع ہو، جس کی تفصیل باب نمبر ۱۴ میں گزر چکی ہے۔

تِلْکَ عَشَرَةٌ کَامِلَةٌ.

فقط

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ.

محمد رضوان

مؤرخہ ۲۲/ ربیع الآخر/ ۱۴۳۵ھ بمطابق 23/ فروری/ 2014ء بروز اتوار

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

Idara Ghufran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسلسلہ: اصلاح وتزکیہ

وساوِس اور حقائق

قرآن وسنت، فقہاء ومحدثین اور اہلُ السنۃ والجماعۃ کی تعلیمات وہدایات کی روشنی میں وسوسوں کی حقیقت اوران کے احکام، وسوسوں کی اقسام وانواع، وسوسوں کے گناہ ہونے نہ ہونے کا حکم، وسوسوں پر عمل اوران کی تصدیق کے نتائج ونقصانات، وہم اور مالیخولیا کی بیماری کی حقیقت اوراس سے متعلق واقعات، ایمان، گناہ، ناپاکی، حرمت، طہارت، استنجاء، وضو، غسل، نماز، طلاق اور خواب وغیرہ سے متعلق وسوسوں پر تفصیلی کلام، پاکی وناپاکی اور حلت وحرمت سے متعلق اہم اصول اور مسائل، اورناپاک چیز کو پاک کرنے کی سہل وآسان صورتیں، وسوسوں کے ضرر ونقصان سے حفاظت کا طریقہ۔

مصنّف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

Idara Ghufran

www.idaraghufran.org